بعون خالق اکبر

خلاصۃ التواریخ

مصنفہ

منشی المناشی سجان رائی بھنڈاری ساکن بٹالہ

بہ تصحیح

احقر العباد ظفر حسن بی۔ اے اسسٹنٹ سپرنٹینڈنٹ محکمہ آثار قدیمہ

در سنہ ۱۹۱۸ء

در مطبع جی اینڈ سنز دہلی بقالب طبع در آمد

ملنے کا پتہ: مولوی ابرار حسن صاحب سنبھلی وردانہ۔ مراد آباد۔ (ممالک متحدہ آگرہ و اودھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حمد و سپاس بے قیاس اوس خدائے عزوجل کا جو لفظ کن سے تمام مخلوقات ارضی و سماوی کو عالم وجود میں لایا اور درود نا محدود اوس ذات ستودہ صفات پر جس کی شان میں لولاک لما خلقت الافلاک آیا۔

امابعد خلاصۃ التواریخ کے متعدد حوالہ جات سرسید احمد خان مرحوم و مغفور کی مشہور و معروف کتاب آثار الصنادید میں پائے جاتے ہیں جو آثار قدیمہ دہلی پر بہترین کتاب ہے اور انہی حوالہ جات سے یہ قدیم تاریخ میری علم میں آئی۔ عرصہ کی جستجو کے بعد ایک قلمی نسخہ تاریخ مذکور کا دستیاب ہوا جس کے مطالعہ سے مجھے اسکی اہمیت اور دلچسپی کا پتہ چلا اور یہ خواہش ہوئی کہ کاش یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائقین تاریخ کے ہاتھوں میں پہنچ سکے۔ مگر اس کام کی اہمیت اور دشواریوں سے میں ناواقف نہ تھا اور مجھ سے بے بضاعت شخص کی یہ خواہش اس کی حیثیت اور مرتبہ سے کہیں بالاتر تھی۔ لیکن اذا اراد اللہ شیأً ھیأ اسبابہٗ میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار جناب معلی القاب انریبل **ڈبلیو۔ ایم۔ ہیلی** صاحب بہادر سی۔ ایس۔ ای۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس دام اقبالہ چیف کمشنر صوبہ دہلی سے کیا اور قلمی نسخہ کتاب مذکور کا معائنہ کے واسطے پیش کیا۔ صاحب ممدوح نے جن کا علمی مذاق اور تاریخی دلچسپی شہرہ آفاق ہے اور محتاج بیان نہیں میرے معروضات کو نہایت شوق سے سماعت فرمایا اور کتاب مذکور کی طبع اور شائع کرنے کی ترغیب دیکر میری ہمت افزائی فرمائی۔ اور نیز اس امر

ہر قسم کی اعانت کا وعدہ فرمایا چنانچہ آنجناب نے ریاست جیپور کو ایک خط تحریر فرمایا کہ اگر دربار کے کتب خانہ میں خلاصۃ التواریخ کا کوئی قلمی نسخہ ہو تو مجھے اس کے مطالعہ اور مقابلہ کی اجازت دی جائے۔ ریاست سے حسب المراد جواب آیا مگر اس اثنا میں حسن اتفاق اور خوش قسمتی سے مجھے اوس کے کئی دیگر نسخے بہم پہنچ گئے اور ریاست جیپور کی فیاضی سے مستفید ہونا میں نے زیادہ ضروری تصور نہ کیا جس سے میری ادائیگی فرایض منصبی میں بھی نقصان کا احتمال تھا۔ بعدہٗ میں نے جناب **سر جان ہیوبرٹ مارشل صاحب بہادر** کے۔ ٹی۔ سی۔ آئی۔ ای بہ القابہ ڈائرکٹر جنرل محکمہ آثار قدیمہ کو جو اوس زمانہ میں کشمیر میں تشریف فرما تھے اس کتاب کی اشاعت کے ارادہ کی اطلاع کی اور آنجناب سے اعانت اور صلاح کا متمنی ہوا۔ جناب ممدوح نے میرے اس کام کو استحسان کی نظر سے دیکھا۔ نیز گذشتہ موسم سرما میں جب آنجناب بتقریب دورہ دہلی تشریف لائے تو میرے تمام قلمی نسخہ جات کا جنسے کتاب مذکور کی تصحیح عمل میں آئی ہے معائنہ کیا۔ اور بیش قیمت علمی نکات اور قابل قدر مشوروں سے اس ناچیز کو مستفیض فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ان ہر دو ممدوحین کی عنایت اور ہمت افزائی میری شامل حال نہ ہوتی تو میں اس کتاب کے طبع اور شایع کرنے میں سعی و کوشش تو درکنار اسکا خیال بھی دل میں لانے سے قاصر رہتا۔ اگرچہ کہ اونکی ذات میرے اظہار تشکر سے کہیں بالا و ارفع ہے تاہم میں یہ اپنا فرض تصور کرتا ہوں کہ اس موقع پر ان ہر دو محسنین کے شکریہ کا اظہار کروں اور جو انکا الطاف و کرم بزرگانہ میرے شامل حال ہے اوسکا اعتراف کروں **بیت**

اجر سے دہد خدائے کہ کرد است یاوری   با آنکساں کہ یاور و ناصر نداشتند

ترتیب کتاب ہذا کسی پرانی کتاب کے شایع کرنے کے لئے یہ نہایت اہم و ضروری ہے کہ اوس کی تصحیح و مقابلہ متعدد مختلف نسخہ جات سے عمل میں آئے جن کی نسبت یہ گمان و شبہہ نہو کہ وہ ایک ہی قلمی نسخہ سے نقل کی گئی ہیں اور نیز جن کی صحت و قدامت کا کافی اطمینان ہو۔ چنانچہ کتاب ہذا کے شایع کرنے میں مینے بھی اِس اصول کو پیش نظر رکھا اور خدا کے فضل و کرم سے مجھے اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی یعنی اس تاریخ کی جو امتداد زمانہ سے غیر معروف اور کمیاب ہو گئی ہے مجھے پانچ عدد قلمی نسخے دستیاب ہوئے۔ نسخہ جات مذکورہ بالا میں اگر کہیں اختلاف پایا گیا ہے تو تمام نسخوں کی مختلف عبارات کو فٹ نوٹ میں درج کر دیا گیا ہے اور متن میں مختلف فیہ عبارت پر حرف "ن" تحریر کیا گیا ہے۔ دیگر کتب تاریخ کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں جن کی فہرست مقدمہ ہذا کے آخر میں شامل ہے۔

قلمی نسخہ جات | ناظرین کی آگاہی کے لیے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اون پانچوں نسخہ جات کا مثلاً ذکر کیا جائے جن سے اِس کتاب کی تصحیح و مقابلہ عمل میں آیا ہے۔ ان پانچوں نسخوں میں ایک نسخہ خاص امتیاز رکھتا ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہوگا شہنشاہ اورنگ زیب کے سنہ جلوس میں لکھی گئی اور اس میں اس بادشاہ جہجاہ کی تخت نشینی اور اوس کے بعد شاہ شجاع و داراشکوہ کے تعاقب کے واقعات تک بحث کی گئی ہے مگر تعجب انگیز امر یہ ہے کہ سوائے اس نسخہ کے قریب قریب تمام قلمی نسخوں میں جو ابتک مورخین کو دستیاب ہوئے ہیں آخر میں بے سلسلہ واقعات شہنشاہ اورنگ زیب کی وفات کا ذکر وتاریخ چند سطور میں بہایت اجمال کے ساتھ تحریر ہے۔ پروفیسر ڈوسن صاحب نے بھی (تاریخ ہند مصنفہ ایلیٹ صاحب جلد ہشتم صفحات ۵-۷) خلاصۃ التواریخ پر بحث کرتے ہوئے اسکا ذکر کیا ہے اور اونکی رائے ہے کہ یہ اندراج کسی کاتب کی طرف سے ہے جس نے شروع ہی زمانہ میں جب یہ تاریخ لکھی گئی نقل کرتے وقت اسکا اضافہ کردیا اور بعدہٗ جتنی کتابیں نقل ہوئیں اون میں اسکا اعادہ ہوتا رہا۔ میرے زیر مطالعہ تین نسخوں میں بھی یہ واقعہ درج ہے جس کو میں نسخہ مسلّہ سے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

"القصہ آخر الامر بتاریخ بست و ہشتم ذیقعدہ ۱۱۱۸ ہجری بعد انتظام مہام روز مبارک جمعہ بعد سہ پاس روز حضرت پادشاہ جنت آرامگاہ در عمر نود و یک سال و ہفدہ روز دو گھڑی پیمانہ عمر لبریز نمودہ مدت سلطنت پنجاہ سال و دو ماہ و بست و ہشت روز در ملک دکن در شہر احمد نگر این معنی بوقوع آمد"

سب سے پہلے مجھے یہ ہی نسخہ دستیاب ہوا تھا یہ خط شکستہ میں لکھا ہوا قدرے بوسیدہ مگر مکمل ہے اور سب نسخوں سے زیادہ قدیم اور نسبتاً صحت کے ساتھ ہے۔ واقعات مذکورہ بالا کو پیش نظر رکھکر اگر میں کہوں تو غالباً بیجا نہوگا کہ اب تک اِس کتاب کے جسقدر قلمی نسخے مجھے یا دیگر مؤرخین کو دستیاب ہوئے ہیں اون سب سے زیادہ مستند ہے۔ اسکا طرز تحریر بھی دلچسپی سے خالی نہیں یعنی کاتب نے ہر صفحہ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرکے ان ہر دو حصوں کو بیاضی صورتوں میں لکھا ہے اور صفحہ کے شروع و آخر و وسط میں دو دو سطریں معمول کے موافق کتابی طرز پر تحریر کی ہیں اِس طور پر ہر صفحہ میں چھوٹی و بڑی کل سطور کی تعداد ۲۸ سے ۳۰ تک ہے تعداد اوراق ۲۱۳ تقطیع ۱۲ انچ × ۸ انچ شروع کے اصل دس اوراق ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کتاب میں سے تلف ہوگئے تھے مگر بعدہٗ کسی نے اونکو نقل کرکے داخل کتاب کردیا ہے۔ نواں ورق کتاب کے آخر میں جہاں اوجہ

ان جنپر غیر متعلق کتاب کچھ تحریر ہے چسپاں نہ ہے۔ اس لحاظ سے اصل ورق صرف ۱۰ ضائع ہوئے ہیں۔ اصل کتاب کے ختم پر ذیل کی عبارت میں سنہ کتابت درج ہے۔

"بتاریخ نوزدہم ربیع الثانی سنہ احد معز الدین عالمگیر ثانی پادشاہ غازی مطابق سنہ یکہزار و یکصد و شصت و ہشت ہجری روز یکشنبہ وقت یکپاس شب گذشتہ صورت اتمام پذیرفت۔ تمت تمام شد کار من نظام شد،

قاریا بر من مکن چندین عتاب
گر خطائے رفتہ باشد در کتاب"

یہ نسخہ میری ملکیت ہے اور دہلی میں دستیاب ہوا تھا۔

(۲) نسخہ دویم خط نستعلیق میں ہے۔ یہ نہایت اچھی حالت میں ہے۔ تعداد اوراق ۵۰۵ تقطیع ۹ انچ × ۶ انچ اور ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں خاتمہ پر یہ عبارت درج ہے جس میں سنہ کتابت تحریر ہے۔

"ھذا الکتاب خلاصۃ التواریخ تصنیف منشی المنشی سجان رائے بہنڈاری ساکن بٹالہ منمضاف صوبہ پنجاب بتاریخ بست و ششم شہر شعبان المعظم روز شنبہ سنہ یکہزار و دوصد چہار بالا ہجری و سنہ جلوس میمنت مانوس شاہ اکبر ولد حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی در عہد مہاراجہ دہراج راج راجہندر سری سوامی جگت سنگھ بہادر در بلدہ سوامی جیپور بر وز شنبہ صورت اتمام این کتاب پذیرفت زیادہ خیر

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم

سمت راجہ بکرماجیت یکہزار و ہشت صد شصت و چہار"

کاتب نسخہ ہذا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہندو تھا کہ اوسکو سنہ ہجری ٹھیک معلوم نہ تھا اور سنہ جلوس اکبر شاہ ثانی غالباً اوس کے سہو سے رہگیا ہے۔

آخری صفحہ کے نیچے کے حاشیہ پر تعداد اوراق بدین عبارت درج ہے "میزان کل ۵ جزا ورق"۔

یہ نسخہ بھی میری ملکیت ہے اور لکھنؤ سے دستیاب ہوا تھا۔

(۳) نسخہ سویم میں ۴۹۵ ورق ہیں تقطیع ۹ ½ انچ × ۵ ½ انچ اور ہر صفحہ میں ۱۴ سطریں۔ خط نستعلیق ہے۔ سنہ تحریر اوسکا مٹا ہوا ہے۔ خاتمہ پر یہ عبارت درج ہے۔

"تمت تمام کار من نظام شد کتاب خلاصۃ التواریخ بتاریخ نوزدہم جمادی الاول سنہ ... روز جمعہ بوقت دو پہر باتمام رسید"

یہ نسخہ بھی میری ہی ملکیت ہے اور اخی معظم جناب مولوی ابرار حسن صاحب کی وساطت سے مرادآباد میں دستیاب ہوا تھا +

(۴) نسخہ چہارم خط نستعلیق میں لکھا ہوا کرم خوردہ مگر مکمل ہے اسمیں ۲۸۲ ورق ہیں تقطیع ۱۱½ انچہ × ۷½ انچہ اور ہر صفحہ میں ۲۰ سطریں۔ اس میں سنہ تحریر نہیں۔ خاتمہ پر یہ عبارت تحریر ہے۔

"تمت تمام شد کتاب خلاصۃ التواریخ تصنیف منشی المناشی سجان رائے بھنداری ساکن بٹالہ کہ در علوم ہندی و فارسی و سنسکرت دستگاہ داشت"

یہ نسخہ جناب سید احسن شاہ صاحب رئیس سردھنہ ضلع میرٹھ و تحصیلدار گونڈہ کی ملکیت ہے۔ آنجناب نے براہ عنایت مقابلہ کے واسطے مرحمت فرماکر کتاب ہذا کی اشاعت میں عملی طور پر دلچسپی کا اظہار فرمایا جسکا میں تہ دل سے مشکور ہوں +

(۵) نسخہ پنجم غیر مکمل ہے یعنی اس میں صرف شاہجہان پادشاہ کے عہد سلطنت اور اوس کے معزولی تک ہے (دیکھو صفحہ ۴۹۰) شروع کے بھی تین صفحے کم ہیں۔ تعداد اوراق موجودہ ۳۰۸ ہے تقطیع ۱۰½ انچہ × ۶ انچہ تعداد سطور معین نہیں یعنی شروع میں تقریباً نصف کتاب تک تو ایک صفحہ میں ۱۸ یا ۱۹ سطریں ہیں لیکن بعدہ تعداد سطور بڑھتی گئی ہے اور آخر میں ۲۴ و ۲۵ تک پہنچ گئی ہے۔ خط شکستہ ہے یہ نسخہ سینٹ اسٹیفنس کالج دہلی کی لائبریری میں ہے اور میں صاحبان کالج مذکور بالخصوص مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب پروفیسر عربی کی اس نوازش کا نہایت ممنون ہوں کہ اوسکو مقابلہ کے واسطے عنایت فرمایا +

مصنف | مصنف کے متعلق نفس کتاب سے کچھہ استنباط نہیں ہوتا حتی کہ اوس کے نام کا بھی پتہ نہیں چلتا شروع میں گو کہ ایک طویل دیباچہ ہے جس میں وجہ تالیف کتاب اوسکا نام و سنہ تالیف اور ایک کثیر تعداد تواریخ فارسی و سنسکرت کا ذکر ہے جنسے کتاب مذکور کے لئے مواد اخذ کیا گیا ہے۔ لیکن مصنف نے اپنے متعلق صرف اسقدر اظہار پر اکتفا کیا ہے کہ جب سے اوسنے ہوش سنبھالا ناظمان امور مملکت و مال و صاحبان کارگاہ دولت و اقبال کی ملازمت میں رہا (ملاحظہ ہو صفحہ ۶) نسخہ جات ۲ و ۳ و ۴ کے اختتام پر البتہ کاتبوں نے اوسکا نام منشی سجان رائے بھنڈاری ساکن بٹالہ تحریر کیا ہے۔ پروفیسر ڈوسن صاحب نے (تاریخ ہندوستان مصنفہ ایلیٹ صاحب جلد ہشتم صفحہ ۵) اس نام کو سبحان رائے پڑھا ہے اور بٹالہ کو پٹیالہ۔ دیباچہ میں چونکہ علاوہ سنہ جلوس اورنگ زیب و سنہ ہجری کے سنین ہندی بھی پائے جاتے ہیں اسلئے یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف کوئی ہندو ہے۔ بہر حال یہ طے شدہ امر ہے کہ اسکا مصنف سجان رائے بٹالوی ہے۔ اب یہ امر تنقیح طلب

رہتا ہے کہ اوس نے اپنا نام پردہ خفا میں کیوں رکھا۔ درانحالیکہ عام رواج کے مطابق دیباچہ میں اوسکا اظہار ضروری تہا۔ ظاہرا اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ سجان رائے محض ایک معمولی اور غیر معروف شخص تہا جسکو اپنے اظہار نام سے یہ امید نہو سکتی تہی کہ اوس کی تصنیف یا تالیف کی کچھ قدر و قعت بڑہ جاتی۔ اور نیز یہ کہ اوسکو خود اس سے حصول شہرت و عزت مدنظر نہ تہی بلکہ اوسکا مقصود محض اظہار حقیقت حال تہا جو ایک مورخ کا نصب العین ہونا چاہیے۔ ان امور کو پیش نظر رکھکر ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اوس کے بیانات بیشتر رطب ویابس سے پاک اور اصل واقعات پر مبنی ہونگے بالخصوص پادشاہ اورنگ زیب کے زمانہ کے حالات جبکہ وہ اکثر واقعات کا خود شاہد متصور ہے +

نفس کتاب

خلاصۃ التواریخ سنہ ۴۰ جلوس اورنگ زیب مطابق سنہ ۱۱۰۷ ہجری (سنہ ۹۶-۱۶۹۵ء) میں تحریر ہوئی اور مصنف نے دو سال اوس کی تالیف و ترتیب میں صرف کی۔ یہ کتاب مخصوص دہلی کی تاریخ ہے جسمیں اس سلطنت کے ابتدائے قیام یعنی زمانہ جدھشٹر سے تا وقت تحریر کتاب کل راجگان و سلاطین کا حال بالتفصیل درج ہے۔ دیگر سلطنتوں کا تذکرہ بہی اوس موقعہ پر جبکہ وہ مفتوح ہوکر سلطنت دہلی میں شامل ہوئیں بالاجمال کیا گیا ہے۔ مصنف نے کتاب مذکور کو پاکیزہ و رنگین عبارت فارسی میں لکھا ہے اور استعارات و کنایات و اشعار برمحل و موقعہ سے اوسکو زیب و زینت دی ہے۔ بلحاظ حالات و مطالب کتاب ہذا تین حصوں میں منقسم ہوتی ہے۔

حصہ اول۔ جغرافیہ مملکت ہند بزمانہ سلطنت شہنشاہ اورنگ زیب۔

حصہ دویم۔ حالات راجگان ہند من ابتدائے سلطنت راجہ جدھشٹر پانڈو تا زمانہ سلطنت راجہ پرتہی راج المعروف برائے پتھورا۔

حصہ سویم۔ حالات پادشاہان اسلام از زمانہ سلطنت ناصر الدین سبکتگین تا زمان پادشاہ اورنگ زیب +

حصہ اول بہت زیادہ قابل قدر ہے جس میں ہندوستان کا جغرافیہ بزمانہ شہنشاہ اورنگ زیب معہ اوس کی پیداوار اور حالات باشندگان کے درج ہے اور نیز منجملہ اٹہارہ صوبجات کے جنپر کہ سلطنت مغلیہ اوس زمانہ میں منقسم تہی ہر ایک صوبہ کا بیان جداگانہ شرح و بسط کے ساتھ تحریر ہے یعنی اونکے خاص خاص شہر اور دلچسپ مقامات و عمارات اور اونکے مصنوعات اور نیز مسافات دریا کا ذکر ہے مصنف نے اسی پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ ہر صوبہ کے سرکار اور محالوں کے نام معہ زر مالگذاری کے تحریر میں لایا ہے گویا کہ یہ حصہ آئین اکبری کا ایک ضمیمہ ہے جس سے اوس میں جدید معلومات کا

اضافہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر قابل ذکر پنجاب کا جغرافیہ ہے اور اوس میں بھی صوبہ لاہور اور مصنف کے وطن پرگنہ بٹالہ کا جو بیشتر مصنف کی ذاتی واقفیت پر مبنی ہے۔

حصہ دویم بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اِس میں راجگان ہند اور بالخصوص حکمران دہلی کے نام اونکے ازمنہ حکومت اور مختصر حالات سلطنت مندرج ہیں یہ غالباً فارسی کی پہلی شایع شدہ تاریخ ہے جو قدیم تاریخ ہند پر روشنی ڈالتی ہے اگرچہ اوس زمانہ کے واقعات عموماً قصہ و کہانی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔

حصہ سویم بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ اِس میں بیشتر واقعات تو دیگر تواریخ سے جن کی فہرست مصنف نے دیباچہ میں دی ہے اخذ کیے گئے ہیں لیکن شہنشاہ اورنگ زیب اور اوس کے بھائیوں کی باہم خانہ جنگی کے بسیط حالات سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور نیز مصنف کے ذاتی واقفیت کی بنا پر وہ مستند متصور ہیں۔ خلاصۃ التواریخ غالباً پہلی قدیمی تاریخ ہے جس میں پادشاہان اسلام کے حالات ایک ہندو کے قلم سے تحریر ہوے ہیں اور جو اب زیور طبع سے آراستہ ہو کر شایقین تاریخ کے سامنے پیش ہوتی ہے۔ چونکہ یہ امر بین ہے کہ یہ کتاب پادشاہ وقت کے زیر اثر تحریر نہیں ہوئی اس لئے اہل نظر کے لیے وہ بہترین ذریعہ معلومات ہوگی اور نیز اوس سے یہ پتہ چلیگا کہ اب سے دو ڈہائی سو برس پہلے ایک ہندو مورخ کی پادشاہان اسلام اور خصوصاً اپنے ہم عصر پادشاہ اورنگ زیب کے متعلق کیا راے تھی۔

معذرت | بادی النظر میں کسی پرانی کتاب کا شایع کرنا کچھ زیادہ دشوار معلوم نہیں ہوتا مگر جن صاحبان نے اس کام کو کما حقہ انجام دیا ہے وہ اون دقتوں سے بخوبی آگاہ ہیں جو متعدد نسخوں کے حصول شکستہ اور بدخط تحریرات کے پڑھنے۔ اور اغلاط کتابت کی تصحیح کرنے بالخصوص ناموں کی تحقیق و صحت میں پیش آتی ہیں۔ جبکہ پرانے زمانہ کے کاتب نقطوں اور مرکز دینے کی پابندی سے بری تھے۔ مختلف نسخوں کے مقابلہ کرنے میں جو محنت اور وقت درکار ہوتا ہے وہ محتاج بیان نہیں خصوصاً جبکہ اڈیٹر نے اس کام کو محض شوقیہ اور اوس وقت میں انجام دیا ہو جو اوس کے فرایض منصبی ادا کرنے کے بعد دماغی و جسمانی آرام و آسایش کے لیے ملتا ہے۔ مجھے اس امر کا کلی احساس ہے کہ یہ کام میری تنہا محنت اور کوشش سے کسی طرح انجام نہیں پا سکتا تھا اگر میرے اعزا و احباب جن میں کہ تاریخی مذاق خواہ طبیعتاً یا میری صحبت سے پیدا ہو گیا ہے میرا ہاتھ اس میں نہ بٹاتے بالخصوص جبکہ یہ کتاب پانچ مختلف قلمی نسخوں کے مقابلہ کے بعد شایع ہو رہی ہے۔ اسلیے میرا فرض ہے کہ جن اعزا و احباب نے میری اس کام میں

اعانت فرمائی ہے اونکا فرداً فرداً اسم وار شکریہ ادا کرون۔ میں جناب **پیر ولایت شاہ صاحب۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اسسٹنٹ ماسٹر عربک ہائی** اسکول دہلی۔ و مولوی **اشفاق علی صاحب** منشی سپرانٹینڈینٹ حلقہ شمالی کی بیش بہا اور قابل قدر اعانت کا شکریہ کے ساتھہ اعتراف کرتا ہوں اور نیز عزیز برادران **حافظ محمد حسن بی۔ اے** و مقبول حسن و **فضل حسن** و **بشیر احمد** کا ممنون ہوں جنہوں نے مقابلہ نسخہ جات قلمی و تصحیح پروف و ترتیب فہرست اسمامیں میری بہت زیادہ مدد کی۔ مین اپنے والد صاحب جناب قبلہ و کعبہ **مولوی شریعت اللہ صاحب** و اخی معظم جناب **مولوی ابرار حسن صاحب** سکریٹری ہیوٹ مسلم ہائی اسکول مراد آباد کی اعانت کا بہی دل سے معترف ہوں جن کی متبحر قابلیت علمی نے متعدد بار میری مشکل کشائی فرمائی حقیقت یہ ہے کہ خدائے برتر کو اس ناچیز سے اس کتاب کی اشاعت کرانا ہی منظور تہا کہ یہ اسباب جمع ہوگئے ورنہ کجا میں اور کجا یہ دشوار کام۔

کتاب ہذا کی تصحیح و مقابلہ ماہ جون ۱۹۱۷ء میں شروع ہوا تہا اگرچہ کہ اس مین بہت زیادہ زمانہ صرف نہیں ہوا اور امید کی جاتی تہی کہ سنہ مذکور کے اختتام تک وہ طبع ہوکر شایع ہو سکے گی۔ لیکن کاپی نویسی اور بعدہ چہپنے میں جو دشواریاں لاحق ہوئین اونکا وہم و گمان بہی نہ تہا اور حقیقت یہ ہے کہ مجہے بارہا اوس کی تکمیل میں مایوسی کا خوف ہوا۔ انہی بے عنوانیون کی وجہ سے مجہے دلی صدمہ و افسوس ہے کہ جس شان کے ساتھہ میں اس کتاب کو پبلک کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا نا کام رہا اور غلطیاں بہی جو لیتہو کے ساتھہ لازم و ملزوم کا حکم رکھتی ہین رہگئین باوجودیکہ تصحیح پروف میں کوئی دقیقہ محنت اور توجہ کا فروگذاشت نہیں ہوا۔ اگرچہ کہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے تاہم مجہے امید ہے کہ ناظرین میری مشکلات پر توجہ فرماکر سہو و خطا سے چشم پوشی کرینگے ❖

دہلی
۱۱ر اگست سنہ ۱۹۱۸ء

ظفر حسن - بی۔ اے

فہرست کتب تواریخ کہ حوالہ انہا در کتاب ھذا دادہ شدہ

۱۔ اکبر نامہ۔ مصنفہ شیخ ابوالفضل علامی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۷۱-۱۸۸۶ء۔

۲۔ اقبال نامہ جہانگیری۔ مصنفہ معتمد خان بخشی جہانگیر بادشاہ مطبوعہ کالج پریس کلکتہ سنہ ۱۸۶۵ء۔

۳۔ آئین اکبری۔ مصنفہ شیخ ابوالفضل علامی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۷۲-۱۸۷۷ء۔

۴۔ بادشاہ نامہ۔ مصنفہ ملا عبدالحمید لاہوری مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۶۷-۱۸۶۸ء۔

۵۔ تاریخ پنجاب۔ مصنفہ سید محمد لطیف مطبوعہ سنٹرل پریس کلکتہ سنہ ۱۸۹۱ء (انگریزی)۔

۶۔ تاریخ فرشتہ۔ مصنفہ ملا محمد قاسم ہندو شاہ مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ سنہ ۱۹۰۵ء۔

۷۔ تاریخ فیروز شاہی۔ مصنفہ شمس سراج عفیف مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۶۰ء۔

۸۔ تاریخ فیروز شاہی۔ مصنفہ ضیاء الدین المعروف بضیاء برنی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۶۲ء۔

۹۔ تاریخ ہند۔ مؤلفہ سر ایچ۔ ایم۔ ایلیٹ صاحب مطبوعہ ٹربنر کمپنی لندن سنہ ۱۸۶۷-۱۸۷۷ء (انگریزی)۔

۱۰۔ توزک جہانگیری مطبوعہ علیگڈھ سنہ ۱۸۶۴ء۔

۱۱۔ تیمور نامہ۔ مصنفہ مولانا عبداللہ ہاتفی (قلمی)۔

۱۲۔ شاہ جہان نامہ۔ مصنفہ ملا محمد امین قزوینی (قلمی)۔

۱۳۔ طبقات اکبری۔ مصنفہ مولانا نظام الدین احمد مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۸۷۵ء

۱۴۔ طبقات ناصری۔ مصنفہ ابو عمر منہاج الدین عثمان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۴ء +

۱۵۔ ظفرنامہ۔ مولفہ مولانا شرف الدین علی یزدی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۸۷-۱۸۸۸ء +

۱۶۔ عالمگیرنامہ۔ مصنفہ منشی محمد کاظم مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۸ء +

۱۷۔ فتوحات فیروزشاہی۔ مصنفہ شہنشاہ فیروزشاہ (قلمی) +

۱۸۔ مآثر الامرا۔ مولفہ نواب صمصام الدولہ شاہ نوازخان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۸۸-۱۸۹۱ء +

۱۹۔ مآثر عالمگیری۔ مصنفہ محمد ساقی مستعدخان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۷۱ء

۲۰۔ مفتاح التواریخ۔ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ نول کشور پریس کانپور ۱۸۶۷ء

۲۱۔ منتخب اللباب۔ مصنفہ محمد ہاشم خان المخاطب بہ خافی خان نظام الملکی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۹-۱۸۷۴ء +

۲۲۔ منتخب التواریخ۔ مصنفہ عبدالقادر بن ملوک شاہ بداونی مطبوعہ کالج پریس کلکتہ ۱۸۶۵-۱۸۶۹ء +

فہرست مضامین کتاب خلاصۃ التواریخ

اذکار — صفحات

اذکار	صفحات

اذکار	صفحات

صفحات

اذکار

اذکار

صفحات

اذکار | صفحات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقاش نگارخانہ کاینات و مصور کارگاہ ممکنات چون اقتضا آن کرد کہ صورت پیرائے عجایب ابداع و چہرہ آرای غرایب اختراع گردد بوحدت ارادی اربعہ عناصر را باوجود تضاد فطری و تخالف طبعی باہم امتزاج و اختلاط دادہ برنگ امیزی ارادت کبریا و صنع انگیزی کلک قضا انواع نقوش غریبہ و اشکال عجیبہ بر مرقع تکوین نگاشت و اشباہ متنوعہ و تمثال مختلفہ را برار زنگ کون نقش بست یعنی بقدرت ابداعی و صنعت اختراعی گوناگون خلقت و رنگارنگ آفرینش از مکامن خفا بمنصہ شہود و از جلباب عدم بعرصہ وجود آوردہ انسان را اشرف المخلوقات و اعظم الموجودات مشاہدہ[1] بدایع صنایع و مظاہر شرایف لطایف خویش فرمودہ و بعنایات نمایان و تلطفات شایان باصرہ بینائی شگرف کاریہاے جہان و سامعہ شنوای نیرنگ سازیہای جہانیان و شامہ کامیابی شمایم عطریہ و ذایقہ چاشنی گیری لذایذ اغذیہ و لامسہ شناسای سرد و گرم و دانائے سخت و نرم کرامت[1] کرد و بکلید سی و دو دندانہ زبان قفل از گنجینہ باطنش برکشود و مشعل دانش و عقل در شبستان ضمیرش برافروخت تا بوسیلہ جمیلہ اینقدر تائیدات و تمدیدات بر شرایف و کوایف انفسیہ[2] و سایر سرایر کونیہ اطلاع یافتہ پی بمطلب اصلی و مقصد حقیقی کہ عبارت از حقیقت و معرفت الہی بودہ باشد تواند برد و بدستیاری آن بر رتبہ والا و درجہ اعلی انسان کامل فایز تواند شد منظومہ

صانع بیچون کہ ترا آفرید ۔۔۔ با تو بگویم کہ چرا آفرید

تا بشناسائی او پی بری ۔۔۔ گوہر مقصود بدست آوری

---

(۱) مرحمت کرد (۲) الہیہ

اما چون نفس امارہ ہوا و ہوس زیان کارہ کہ بطریق توامان ہمراہ انسان است عنان اختیار از دست در ربودہ و مرات ضمیر را بزنگ غفلت و پندار اندودہ در سلسلہ تعلقات و علایق دنیای بے ثبات می اندازد و ازینجہت او مجبور استعداد بودہ از شاہراہ مقاصد معنویہ بیراہ رفتہ پای بند خلاب اسباب صوریہ می باشد و برای گرد آوری مواد دنیا و تمشیت امور مافیہا و مطلوبات جسمانی و مرغوبات نفسانی ہزاران خیالات باطلہ و تمنیات لاطایلہ بسان امواج دریا مواج از دل برمی انگیزد و بحصول آن کوششہای کششہاے موفورہ و اضطراب و شتاب نامحصورہ بجا آوردہ از وجدان درلجۂ ضلالت و از فقدان در گرداب ملامت می افتد و ضمیمہ آن از فرط محبت و الفت عیال و اطفال و خویش و اقارب کمند پیچ در پیچ بر گردن جان مضبوط ساختہ عمر گرانمایہ را کہ بدل ندارد و عوض آن بدست نیاید بہمین آئین در ترہات بآخر میرساند نظم

گر نیک نظر کنیم ایدل ہستیم ز اصل کار غافل
بیفائدہ ہر کہ عمر درباخت چیزی نخرید و زر بینداخت

خوشا بیدار دلے روشن ضمیری کہ محکوم نفس امارہ نبود و خاطر از خطرات لایعنی و اپرداختہ دنیا و اسباب آن را محض خیال و خواب داند و زندگانی را نقش بر آب تصور نماید و اوقات عزیز را در طاعت ایزدی صرف نمودہ بانوار شمع عرفان شبستان ضمیر منور سازد مثنوی

سعادت ز طاعت میسر شود دل از نور طاعت منور شود
ز طاعت بود روشنائی جان کہ روشن ز خورشید باشد جہان

دربیان خاصان درگاہ ایزدی و تعریف آفرینندہ عالم

آفرینندہ موجودات و پیدا کنندہ مخلوقات بارادت ازلی و قدرت لم یزلی بمنطی کہ گوناگون عالم و رنگارنگ عالمیان را بعرصہ ہستی چہرہ افروز ساختہ ہمان نمط مذاہب متنوعہ و مشارب مختلفہ در جہانیان بظہور در آوردہ و بنا بر استحکام ادیان در ہر دیار و ہر فریق یکے از خاصان جناب صمدیت را بخلعت بشری مخلع گردانیدہ ادرا انقدر قدرت عطا فرمودہ کہ عارف دقایق عقول و نفوس و کاشف حقایق معقول و محسوس بودہ از احوال اجرام علوی و اجسام سفلی و اخبار ماضی و حال و استقبال بعالیات آگہی دادہ و مظہر معجزات عجیبہ و کرامات غریبہ گشتہ پردہ کشائے اسرار غیب و چہرہ آرای سرایہ لاریب گردیدہ و بالہام ربانی کتاب آسمانی بدست داشتہ خلایق را ہادی و داعی ایزد

پرستی ورهنمون راه خداشناسی گشت وبحکمت الهی درکتاب وکلام معجز فرجام او هزاران میمنت
وبرکت بظهور پیوست که بعد رحلتش نیز طوایف انام پیروی ومتابعت از دست نداده از
کار[1] نامیش وتکرار اعجاز کرامتش محض سعادت وعین عبادت میدانند ازینجاست
که هر فرقه مذهب خودرا از واردات درگاه الوهیت وادامر بارگاه ربوبیت تصور نموده اند
ومهار دربینی دل وگلوبند برگردن جان می اندازند ودین وآئین دیگران محض ترهات پنداشته
رحمت ایزدی مخصوص بجان[2] خود منسوب میسازند وایذای مخالف کیش واجرای آئین خویش
استرضای ایزد توانا می انگارند اری این سجایای عامیان هرگروه است که پی بمطلب اصلی نبرده
تعصب را عبادت می پندارند اما خاصان هرطایفه که از لمعه انوار عرفان شبستان ضمیر ایشان
روشن گردیده ورایحه معرفت بمشام جان شان دررسیده رحمت[3] واسعه جهان آفرین مخصوص
بقومی تصور نکرده بسان لمعان مهرمنیر وفیضان مطر[4] مطیر فیض بخش جمیع طوایف تصور میکنند و
از تعصب وتعند برکران بوده با دوست همرنگ وبا دشمن بی جنگ زیست مینمایند وران اتفاق
دارند که هرگروه از تائیدات ایزدی وتمدیدات صمدی خالی نیست ومیدانند که
از تلون حکمت الهی وتنوع قدرتهای نامتناهی ست که با اینهمه ظهور وآشکارای جلبابی چند برروی
معرفت وشناسای خویش تعبیه ساخته طبقات خلایق را درمناقشات مذاهب ومباحثات
مشارب انداخته. **بیت**

درحیرتم که دشمنی کفر ودین چراست　　　از یک چراغ کعبه وبتخانه روشن است

الحاصل هریک از قافله سالاران هر فریق ومشعله داران هر طریق بمقتضای روشندلی وصفای
درونی باصطلاح خویش روح سخن بقالب الفاظ درآورده ملبغت دل پذیر چهره افروز عالمی شده
اند که کلید بیت المقصود عرفان وگنجینه کشای شناخت یزدان توانند بود وپیداست که هیچکس در
هیچ طریق بدون تحصیل وتکمیل علم کامیاب مقصد معنوی ومطلب اصلی نگشته ونخواهد گشت الحق
علم است کشاف اسرار کونی والهی مشاهد شواهد سفیدی وسیاهی پرده کشای راز انفسی وآفاقی
چهره نمای رموز تقییدی واطلاقی ذریعه ادراک کمالات صوریه ومعنویه واسطه احراز مرادات دینیه
ودنیویه تیغ فهم وفراست راسنگ فسان وطبع زنگ آلود بیهنری را مصقله وسوهان وشب دیجور باطن
بی دانشان راچراغ افروز دانش شبستان ضمیر کور باطنان راشمع آرای بینش بینائی ونابینایان عالم

---

(۱) ن: کار (۲) بجان (۳) رحمت (۴) ابر

نقشست را سبب ظهور بنانی و انگشتان عرصه بیدانش را عصای خردبخشی و خرد افزائی مشعله ایست نتیج حسنات حال و مال مشعله ایست نیز و زبان وادی فضل و کمال مشعله ایست بمرات اہل حال تمثال رائیه ایست مشام بواطن ارباب جمال و جلال **مثنوی**

تاج سر جمله هنرهاست علم	قفل کشائی همه درهاست علم
علم بود گوهر و باقی سفال	آن چو حقیقت دگران چون خیال
علم گزین [illegible] عمارت مگیر	هر چه ضروریست بان شغل گیر
آنچه ضروریست چو حاصل کنی	بهر عمارت [illegible] دل کنی

بر اثبات شرف و کرامت علم حجتی ساطع و دلیلی قاطع این است که [illegible] محبس ظهور و حدوث و امکان و پابند سلسله کون و مکان را باقتدارت اند بپرواز جسمانی چون طایر [illegible] بر افلاک رفته دقایق حقایق متوطنان عالم علوی را توانند دریافت [illegible] طی الارض بهم رسانیده بر عرصه تمام روی زمین و عروج جبال و قعر دریا و دشت [illegible] شتافته تمام احوال عالم سفلی معلوم توانند کرد و اینهمه حقیقت جنبش و گردش آسمان و طلوع و غروب ستارگان و سعادت و نحوست زمان و حالات جهان و جهانیان و کیفیت کمیت دریای عمان بوسیله علم دریافته به دقایق اسرار و حقایق میتوان اطلاع یافت و همچنان برروی دریا خرامیدن و بر سطح هوا پریدن و از حبس نفس دل را از غم ربودن و بخلع بدن روح خود را در پیکر دیگری انتقال نمودن و از سیمیا به تبدیل صورت پرداختن و به کیمیا از خاکستر طلا ساختن و با فسون عالم اجنه را به تسخیر در آوردن و از طلسمات دلهای خلایق مسخر کردن و بجادو بر سرایر ضمایر جهانیان واقف گردیدن و معالجه افتادگان بستر بیماری را شفا بخشیدن و سایر سحرسازی و نیرنگ پردازی و بدایع بدایع علوم میتوان بظهور آوردن پس چنانچه این همه علوم مشکل و فنون نادره از عدم بمنصه شهود می آید همانا که بوسیله جمیله آن حصول مرتبه عرفان و درجه شناخت یزدان نیز قریب الوقوع است **مثنوی**

چو شمع از پی علم باید گداخت	که بی علم نتوان خدا را شناخت
بنی آدم از علم یابد کمال	نه از حشمت و جاه و مال و منال
برد دامن علم گیر [illegible]	[illegible] بدار [illegible]

[illegible]

بیاموز هنر علم گر عاقلی   که بے علم بودن بود غافلی

در بیان تالیف این نسخه مسمی بخلاصة التواریخ

جهان پیمایان بادیه [illegible] دراز تعلقات دره گرایان مرحلهٔ نشیب و فراز دنیای بی ثبات
آگهی [illegible] ستر انست که شغلی چند از قسم شکار و قمار و [illegible] سرود و افغان [illegible]
و گذرانیدن [illegible] استعمال اصناع و اصراف و امثال آن مانوس طبع و مالوف مزاج ساخته
در زمان [illegible] کسب و مشاغل ضروریه [illegible] بدان اشتغال دارند و بدین [illegible]
[illegible] آن مایه را که از [illegible] داشتن آن محتاج بشوق [illegible] میکند [illegible] و هوشمندان هشیار [illegible]
و صاحبان [illegible] فرخنده فرجام که بهره از سعادت و عادت عبادت دارند این نوع مشاغل [illegible]
محض تضییع اوقات و نقاب بر چهره شاهد معنویات میدانند و میفرمایند که چون همه کس همت
آن ندارد که بالکلیه از علایق دنیوی ترک توانند نمود اما اگر توفیق رفیق گردد با وجود [illegible]
[illegible] بودن و در شروع هر کار اسم آفریدگار بر زبان آوردن و دست در کار [illegible]
[illegible] داشتن شغلی شریف تر و امری لطیف تر است و اگر چنین نباشد باری در وقت فرصت
از امور ضروریه به تسبیح و تهلیل و یاد رب الجلیل پرداختن کار نشاتین ساختن است [illegible]
مطالعهٔ کتب حقیقت و طریقت مشاغل و به مضامین آن عامل بودن کامیابی دنیا و عقبی [illegible]
از آن پس مشغلهٔ کتب اخلاق موجب تزکیه نفس و تصفیه باطن منبع حسنات حال و مال است
سپس مطالعه کتب تواریخ شغلی است بر منصهٔ شهود انجمن دانش را چهره آرا و بزم خرد را پرده گشا
و امریست در جلوه گاه ظهور هوش افزائی را کار پرداز و چراغ خلوت [illegible] را روغن انداز در اظهار
احوال پادشاهان ماضیه و بیان حقیقت فرمان روایان گذشته جام جمشید است و آینه سکندر
و در گذارش فنای عالم و عالمیان و عدم بقای جهان و جهانیان شاهدیست بدلایل واضح
خوشا دانشوری بخت بیدار و فرخنده منشی سعادت اطوار که باین شغل شگرف قیام ورزیده
بدریافت ماجرای راه پیمایان مرحلهٔ عدم و سرگذشت گذشتگان ازین عالم عبرت پذیرفته
از خواب غفلت بیدار شود و بیوفائی دنیا و لا بقائی ما فیها تعین دانسته اوقات عزیز را که
معدوم البدل و مقصود العوض است صرف امور فانی و متلذذات جسمانی نگرداند و [illegible]

[illegible]

توشهٔ اخروی و استکمال امور معنوی که عبارت از یاد رب العباد است اشتغال ورزد و بداند که
هرگاه از شاهان مالک نداره جهاندار ان نامدار با قبایل گران و وزرای کاروان و عساکر بیکران و خزاین
بی پایان دار عظمت و جلالت و شوکت و ایالت ره نورد مسلک فنا شدند و اثری ازان نامداران
بجریدهٔ روزگار نماند تا بسایر اناس چه رسد. مثنوی

آه ازین منزلی که در پیش است — که گذرگاه شاه و درویش است
نه ازین دام میتوان جستن — نه ازین مرگ میتوان رستن
گر خوری همچو خضر آب حیات — تشنه لب جان دهی درین ظلمات
گر چو عیسی شوی بچرخ برین — عاقبت جاکنی بزیر زمین
گرچه یوسف بار ج ماه روی — ناگهان سرنگون بچاه رسی
آنکه جاوید هست و بود یکی است — تا ابد واجب الوجود یکی است

ازانجا که این هیچمدان از آنجهت که از عنفوان ظهور تمیز و شعور بملازمت ناظمان امور مملکت و مال
و صاحبان کارگاه دولت و اقبال پیشهٔ خطوط نویسی که عبارت از منشیگری بوده باشد بسر برده
بمقتضای این فن و تقاضای شوق و سرزاولی ارزو اکثر نسخهٔ تواریخ بمطالعه در اورده بهره فزادان
اندوخته چنانچه کتاب رزم نامه ترجمه مهابهارت که از تواریخ هند بزرگ تر و معتبر تر مشتمل بر احوال
پاندوان و کوروان و اسلاف انهاست و حسب الحکم حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه
مولانای عبد القادر بدایونی و شیخ محمد سلطان تهانیسری باهتمام نقیب خان که سرامد تاریخ دانان بود
از سنسکرت بفارسی مترجم نموده و علامی فهامی شیخ ابو الفضل خطبه ان را بطرز مرغوب بقلم اورده
و ترجمه هرنبس پران که ماجرای احوال سری کشن و نسب و نامه اسلاف را جهاو عابدان ما غنیه
ازان ظاهر است و آنرا حسب الحکم محمد اکبر بادشاه مولانای تبریزی بتحریر در آورده و ترجمه
رامایین که متضمن بر احوال سری رام چند از کتب مشهور است و جامع مذکور از سنسکرت
بفارسی در آورده و ترجمه بهاگوت جوگ نشسٹ که بسا داستان عجایب و سخنان
غرایب از حقایق و معارف در وست و بموجب امر بادشاه زاده دارا شکوه آنرا شیخ احمد
و دیگر فضلا بفارسی در آورده اند و نسخه گل افشان ترجمه سنگاسن بتیسی متضمن احوال راجه
بکرماجیت که مخترع آن برج پندلت وزیر راجه بهوج است و نسخه پدماوت مشتمل بر حقیقت
رای رتن سین مرزبان چتور که بنا بر پدماوت زوجه خود با سلطان علاؤ الدین والی دهلی محاربه نمود

ونسخہ راجاولی کہ مصر بہ یادہرا سامی راجہا بخط ہندوی نوشتہ وان را ساہو رام خلاصہ مریدان گسائین ولیرام بعبارت مرغوبہ بفارسی درآوردہ ونسخہ راجترنگنی کہ پنڈت رگھناتھ احوال راجہائے والاشان ورایان رفیع المکان بالتفصیل بسنسکرت نگاشتہ وان راملا نامی عماد الدین بفارسی ترجمہ نمودہ وتاریخ سلطان محمود غزنوی کہ در ممالک ہند آغاز ظہور اسلام از سلطان ناصر الدین سبکتگین پدر بزرگوار اوست وآنرا مولانائے عنصری بقید کتابت درآوردہ وتاریخ سلطان شہاب الدین غوری کہ حکومت راجہا ورایان از ابتدائے خلافت او از ہندوستان منقطع گشتہ وتاریخ سلطان علاء الدین خلجی کہ از سلطان ہند مشہور است وتاریخ فیروز شاہی تصنیف مولانائے ضیاء الدین وتاریخ افاغنہ محتوی بر احوال سلطان بہلول لودی ونسل او وحقیقت شیر شاہ افغان سور واولادش کہ آن را حسین خان افغان تصنیف نمودہ سلسلہ جمیع افغانان بہ بنی اسرائیل برادران مہتر یوسف کنعانی رسانیدہ وکتاب ظفر نامہ متضمن فتوحات حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان از تصانیف زبدہ فضلا مولانائے شرف الدین علی یزدی و کتاب تیمور نامہ کہ مولانای ہاتفی برادرزادہ مولانای عبد الرحمن جامی در سلک نظم کشیدہ وتاریخ بابری[1] کہ حضرت بابر بادشاہ احوال خجستہ مآل خود را خود بزبان ترکی بہ تسطیر درآوردہ اند و میرزا خان خانخانان عبد الرحیم آن را بفارسی مترجم نمودہ وکتاب اکبر نامہ کہ علامی فہامی شیخ ابوالفضل احوال سلسلہ علیہ حضرت ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر تا حضرت آدم علیہ السلام بعبارات واستعارات دل پذیر بقلم درآوردہ وتاریخ اکبر شاہی تصنیف شیخ عطابک قزوینی واکبر نامہ تصنیف شیخ الہداد منشی مرتضے خان وطبقات اکبری از تصنیفات خواجہ نظام الدین احمد اکبر شاہی کہ جامع بسیارے تواریخ ہندوستان است واقبال نامہ جہانگیری مشعر بر احوال بادشاہان والاشان از حضرت صاحب قران تا نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ کہ معتمد خان عرف محمد شریف بعبارت واضحہ بتحریر درآوردہ وجہانگیر نامہ کہ جہانگیر بادشاہ احوال خود را بعبارات بادشاہانہ نگاشتہ اند وتاریخ شاہجہان تصنیف وارث خان کہ علامی سعد اللہ خان آن را باصلاح درآوردہ وتاریخ عالمگیری کہ میر محمد کاظم منشی احوال سعادت اشتمال حضرت ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی از ابتدائے برآمدن از دکن بقصد جنگ داراشکوہ ونصرت بر برادران وجلوس براورنگ خلافت لغایت سالہ جلوس مقدس بعبارات دل پذیر بقلم درآوردہ وتاریخ کشمیری متضمن احوال چہارہزار

---

[1] واقعات بابری۔

سال کہ مولانائے شاہ محمد شاہ ابادی از لغت کشمیری بفارسی در اوردہ و تاریخ بہادر شاہی مشتمل بر احوال سلاطین ولایت گجرات احمد آباد و ولایت سند المشہور بہ تہتہہ و تاریخ سلاطین ولایت ملتان و مالوہ و دولت آباد و دکن و جونپور و بنگالہ و اودیسہ کہ در ازمنہ مختلف ان ممالک از تصرف اورنگ نشینان دہلی برامدہ و بر ہریک ولایت حاکمی جداگانہ استقلال یافتہ بود و حقیقت ہر ولایت و ہر فرمان روا ازان تواریخ ظاہر است و دیگر تواریخ ہند و فرس مطالعہ این ہیچدان در امدہ بخاطر ناقص رسید کہ ازان تتبع تواریخ انتخاب نمودہ نسخہ مختصری متضمن احوال فرمان روایان ماضیہ ہندوستان درست ساختہ بذریعہ حصول انبساط گرداند بنای علی ہذا خلاصہ مضامین ہر نسخہ مشتمل بر شمہ از ماجرائے احوال ہر فرمان روا را از ابتدائے راجہ جدہشتر پاندوان کہ در عالم گیری و رعیت پروری و خدا شناسی و ایزد پرستی کارسازیہا بروی کار آوردہ لغایت راجہ پتہورا کہ خاتمہ سلطنت جماعہ ہنود اوست اسمائے راجہای عالی مقدار و رایان والا اقتدار بطریق اختصار و انتقال امر سلطنت از قومی بقومی دیگر بتحریر در اوردہ و اسامی سلاطین مسلمین از سلطان ناصر الدین سبکتگین کہ بادی مراسم اسلام در ہندوستان از وست شروع نمودہ اندک از احوال ہرکدام یعنی جلوس بر اورنگ جہانبانی و صرف زندگانی بصفات حسنہ یا ایات ذمیمہ و حکومت روائے بعدل و انصاف یا بظلم و اعتساف و بسبب فرو رفتن کوکب زندگیش در ہبوط فنا و طلوع ستارہ طالع دیگرے از مشرق ارتقا لغایت محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بصفحہ بیان اوردہ این کتاب را بخلاصۃ التواریخ موسوم گردانید و عبارات و استعارات این نسخہ بدیعہ را از کتب دیگران دزدی نہ کردہ بقدر لیاقت و استعداد خویش بتسطیر در اوردہ و ابیات مناسب حال بعضی از طبع ناقص و اکثرے از اشعار شعرائے نامدار کہ بر محل و بدیہہ بخاطر رسیدہ برنگاشت و این مجموعہ استعارات و عبارات را دو سہ مرتبہ باصلاح در اوردہ در مدت دو سال درست ساختہ در سنہ چہلم عالمگیری مطابق یک ہزار و یکصد و ہفتم ہجری و ہزار و ہفتصد و پنجاہ و سہ سنہ بکرماجیت و ہزار و ششصد و ہزدہم سنہ سالباہن و چہار ہزار و ہفتصد و نود و ہفت گذشت کلجگ مرتب گردانید آدمی زادہ ہرچند دانش بلند داشتہ باشد بمقتضائے بشریت از سہو و خطا خالی نیست درین صورت امید از منشیان سخن نگار و دانشمندان فرخندہ اطوار انست کہ در وقت سیر و مطالعہ این نسخہ اگر عبارتی و استعارتی

ہند جمع عالی نیفتد و یا درسنہ و احوال و فرمان روائی تفاوت ظاہر شود یا آئین نسخہ و ترتیب
اب ناخوش ادیا فقرات نادرست و مضامین ناموزون معلوم گرد و بہ ہیچ زدی و کم
طرتی این احقر العباد مضاحک و استہزا نفرمانید و از روے لطف و کرم عیب پوشی کنند و
سان بزرگان خطاپوش اصلاح فرمایند مثنوی

طمع دارم کہ گر ناگہ شگر فی — بخوانند زین سلاطین نامہ حرفی
درین نامہ اگر بیند خطائی — نیارد بر سر من ماجرائی
ز روے لطف در اصلاح کوشد — و گر اصلاح نتواند خموشد

نظیم مملکت سخن دل پذیر و تنسیق الفاظ و معانی بے نظیر اصایب رائے دبیر خامہ روشن ضمیر در تسطیر تعریف و توصیف کشور ہندوستان جنت نشان

ہندوستان ملکیست وسیع و ولایتی است بس فراخ کہ ولایت دیگر بعشر عشیر ان نرسد
وجود وسعت و فسحت ہمہ جا آباد و در ہر جانب و ہر ضلع امصار و بلاد و قصبات و قریات
رباطات و قلعجات مشتمل بر مساجد و معابد و خوانق و صوامع و سایر عمارات دل کشا و باغات
رح افزا و شجرات دلکش و زراعات سبز و خوش و جویبار روان و انہار جریان است
در ممالک دیگر این نوع آبادی و معموری کمتر نشان مے دہند و در ممالک و مشارع متعارفہ
روی ہر نہر و نالہ قنطرہ استوار و بر دریا کشتیہا طیار و بمسافت ہر کرو میناراہائے بلند
ارت[1] کردہ و دربیل مسلک پس اند و فرسنگ سراہا بعمارات متین برائے نزول و آرامش
سافرین و در ہر سرائے اشیائے اغذیہ و اشربہ و ادویہ و عطریہ و آلات و ادوات
طلوبہ موجود و مہیا بتمامی راہ دورویہ راستہ درختان سایہ گستر و میوہ دار و چاہہا و تالاب
و آبگیرہا و غدیرہا لبالب از آب خوش گوار رہگرایان در ظل درختان تفرج کنان و میوہ خوران
آب سرد نوشان گویا بر خیابان بوستان قطع راہی کنند و سوداگران و تاجران و سایر رہ نوردان

(۱) علامت۔

بی بیم دزدان ورهزنان مال واثقال خود از مسافت های بعیده سلامت بمنزل مقصود میرسانند
وازین مملکت جانب شرق بنگاله وسمت جنوب دکن وطرف غرب تهته بدریای شور
اتصال دارد وبصوب شمال کوهی است کلان که انتهای آن بسان دریای عمان پیدا نیست
اگر در جمیع ممالک بهار نوروزی وایام فروردی از لطافت ونزاهت هوا وعشرت ومسرت اهل
آن باعتدال لیل ونهار وطراوت ونضارت روزگار مشهور است اما در هندوستان هوای
برسات که آغازش از انجام جوزا وانتهایش تا ابتدای میزان می شود وسرآمد تمامی بهارها و
هوای جان فزا است گوهر افشانی ابر بهار عرصه زمین وسطح آسمان را فرومی نشاند ورشحات
سحاب سراسر زمین را ابروی تازه می بخشد هوا در روزی گوناگون بهار بر روی کار می آرد وفلک هر روز
زنگارنگ کسوت برتن خویش میگذارد وآسمان بسان عروسان پرده بر روی خود می نهد و باد
مانند دایه مقنعه از روی بر می کشد ماه وزهره از غرفه چرخ رو برون می آرد و دایه سحاب بر چهره
آن شاهدان نقاب می بندد وابر بکردار عشاق گریه آغاز می نماید وصاعقه رقیب وار لب
بخنده می کشاید آب رودستانه خرامش آغاز د و باد از سلسله بند در پایش می اندازد
سرو از مستی رقص می کند چنار از طنز دستک میزند گل از شادی بخنده درمی آید بلبل زبان بزمزمه
میکشاید باغ وراغ از فیض بخشی هوا سرسبز گشته نسخه باغ ارم میگردد وکوه و دشت از
لطافت وقت کسوت سبز پوشیده دم مساوات بگلشن جنت میزند **بیت**

بهار سبز و جهان سبز و گلستان سبز است به هر کجا نگری تا به آسمان سبز است

نزاهت هوا هوای فروردی را هوا خواه خود می سازد ولطافت باد پندار از نسیم نوروزی می برانداز
رنگینی آسمان در نظر نظارگیان رنگین تر از گلشن بهار می نماید وتازه روی زمین در چشم تماشائیان
زیباتر از گلزار می ورآید کنار جوهای دیجوار سبزهای خودرو مانند خوبان نوخط مخطط میشود
ولب غدیر دل پذیر از نباتات نوخیز بسان جعد دل آویز از ماهرویان مجعد میگردد وعالم عالم
خضرات از کتم عدم بعرصه وجود می درآید وجهان جهان نباتات از پرده نیستی جلوه می نماید و
دلهای افسرده از نشاط تازه چهره می افروزد وخاطر پژمرده را انبساط بی اندازه رومیدهد
وپیران را نشاء برنای سرخوش میکند وجوانان را باده عیش مست میسازد واهل حرص و
طمع که دایما کمر تردد بسته دارند پای دردامان قناعت کشیده آرامش می پذیرند وسیاحان
گیتی نورد از تردد ها بازمانده بمکانی آسایش می گیرند **مثنوی**

زمین پوشیده تشریف حیاتی — هوا داده با درروح نباتی
عروسان فلک در پرده سازی — عجوز عالم اندر حقه بازی
زفیض ابر گشته بوم و بر سبز — زده مرغان نوای سبز در سبز
نوای بلبل و آواز دراج — شکیب عاشقان راکرده تاراج
نوای سازخوش آواز بلبل — فگنده شورشش در لاله و گل
گوزن وگور در هر مرغزاری — همه شادی کنان از بهره باری

وکثرت بارش موجب افزونی زراعات وافزایش حاصلات وارزانی غله وابادانی الکه[1] است اگرچه در بعضی اقطار زراعات بر چاههای شود ودر لختی اطراف اراضی سیلابه هم هست اما اکثر زمین الهی که عبارت از بارانی بوده باشد واقعه شده ازین جهت اکثر مدار بر باران ست و بیشتری زمین صلاح وسپس ربع که در سالی دو مرتبه بلکه بعضی جا زیاده بران مزروع می شود اگرچه کان الماس ویاقوت وطلا ونقره ومس وسرب واهن ونمک وغیره درین کشور هست که محصول ان بضبط می در اید لیکن بیشتر مدار حاصلات بزراعات است واقسام غله که شماره ان بقلم در نیاید پیدا میگردد وجمیع غلات این ملک لذیذ وخوش طعم است اما برنج سکهداس سرامد جمیع اجناس است خوبی ولطافت ان ازحد قیاس[2] متجاوز ومرغوب ذائقه بادشاهان وامیران وسایر الناس است ودر ملایمت وحلاوت بےنظیر وبخوشبوئ وخوش مزگی دلپذیر دولتمندان بخت ور ودوستان طبیعت پرور غذای بهتر وطعامے خوشتر ازان نشان نمی دهند بیت

ذائقه سنجان حلاوت طلب — یافته زو لذت وشامه طرب

ازرنگارنگ میوه هائے ربیعی وخریفی باکمال عذوبت ولطیفی اگر تفصیل برنگارد کتابے علیحده باید اگرچه انگور وخربوزه وتربوزه وانار وسیب وشفتالو وانجیر وغیر ذالک بهتر از ولایت می شود اما میوه مخصوص هندوستان کتهل درلذت بےبدل وڈتهل بحلاوت ضرب المثل واناناس بخوش مزگی وخوشبوئے روشناس وکیله حلوا امرود[3] شریفه حلاوت اند ودوناریل عدیم المثال وکونله وسنگتره درمزه بی عدیل وکنار شیرین کار است وازکنار صحرائے چه نولید که خود را بر همه کس وقف کرده نهالش دامان صادر ووارد میگیرد واز ثمرات خویش فیض می بخشد

---

(۱) پرگنه. (۲) بیرون ازحد قیاس. (۳) الود ؟

و دیگر گوناگون میوہا است کہ بشمار در نیاید بیت

نوائین میوہائے نوشش پرور — بلذت برگی بر آب دیگر

وسرامد میوہائے این ولایت انبہ است کہ از رنگ وترکیب خوش ولہامی ربایند واز شامہ دلکش مشام جان ہامی اشتاید از شیرینی وعذوبت مزہ قند ونبات می دہد بلکہ از حلاوت پہلو بہ آبحیات می زند زیراکہ نعمت بی بدل است عزیز دلہا گشتہ وازبسکہ بر جمیع میوہا سرفراز است مکان خود بلند ساخته شجر دلفریبش از بلندی سر بفلک میکشد واز فیض بخشی ظل کرامت بر سایہ نشینان می گسترد وشگوفہ آنرا مولا گویند وبار اورا انبا نامند مثنوی

نغزک خوش نغزکن بوستان	نغزترین نعمت ہندوستان
نادرہ صنع حق آمد پدید	نعمتی از عالم بالا رسید
پیر وجوان ہر دو خریدار او	طفل بجان عاشق دیدار او
میوہ بباغ ار نہ یکے دہ بود	پختہ شود خوردنش آنگہ بود
میوہ نغزک ہمہ ز آغاز تر	تاحد انجام سزاوار خور
ہر شجر او بفلک سر شدہ	گنبد افلاک مدور شدہ
باغ وی آرامگہ دوستان	زیب دہ کشور ہندوستان

دیگر نیشکر است سرچشمہ قند ونبات وشیرہ ان ہمشیرہ آبحیات بشیرینی وسیرابی بر جمیع میوہا سرافراز د بہ بلندی وگردن فرازی علم افراز گرایش مانند گرہ آرزو بر دلہای مردم نشستہ واز بسیاری شیرین کاری او ذائقہ طالبان شیرین گشتہ از سیرابیش حدیقہ خواہش تشنگان سیراب واز عذوبتش مذاق نوشین لبان نوش یاب سربلند ازین است کہ مولودش بر جمیع اغذیہ از شیرینی سربلندی دارد وفیض بخش ازین روست کہ نتیجہ اش بہ ولایت دور دست بطریق تحفہ فیض میرساند بیت

از مزہ گرد آمدہ دروے نبات — خام خضر پختہ چو آب حیات

اگرچہ نباتات وسبزہا کہ بزبان ہند ساگ گویند آنقدر است کہ بشمار در نیاید اما از نعمت ہائے بے بدل برگ تنبول سبزہ ایست سرسبز ساز انجمن سبز بختان برگی است برگ بخش دلہای برگ طلبان رنگ آرائے مجلس ارباب دول نکہت پیرائے مشام اہل محفل مرغوب

در اشتاید

طبع غنی و فقیر عزیز و ہلاے صغیر و کبیر فیض بخش طبیعت پیر و جوان گوارائے مزاج ہر تندرست
و ناتوان بدرقہ ہاضمہ طعام ازالہ علل اقسام سازگار جمیع امزجہ مددگار تمامی ادویہ سیماب کشتہ
کہ دم مساوات باب زندگی میزند اعانت از و میخواہد سبزان ہند از و سرخروئے حاصل نمودہ
خون ریزی و عاشق کشی می نمایند **مثنوی**

اگرچہ ہند سیر از گلرخان است — در انجا سبزہ بالادست پانست
گلی از گلستان ہند چیدم — چنین سبزے گلو سوزی ندیدم
شدہ آئین طراز بزم سازی — بخوبان کردہ طرح بوسہ بازی
زبان گل چین شود از صحبت او — سخن رنگین شود از مدحت او

مثنوی

نادرہ برگی چو گل بوستان — خوب ترین نعمت ہندوستان
طرفہ نباتے کہ چو شد در دہن — خویش چو حیوان بدر آید ز تن
خوردن آن بوئے دہن کم کند — سستی دندان ہمہ محکم کند
سیر خورد گرسنہ در دم شود — گرسنہ را گرسنگی کم شود
برگ کہ باشد بدرختان فراخ — زود شود خشک چو افتد ز شاخ
برگ عجب بین کہ گسستہ ز بر — در پس شش ماہ بود تازہ تر

گوناگون گلہائے بویا و رنگا رنگ شقایق مطرا از گل سرخ کہ ان را گلاب گویند و یاسمین و نرگس
و سوسن و لالہ و زنبق و بنفشہ و ریحان و رعنا و زیبا و نافرمان و تاج خروس و قلفہ و عباسی و خطمی
و ارغوان و صدبرگ و داودی و غیر ذلک آنچہ در ایران و توران و ولایت دیگر میباشد ہمہ
درین ملک است اما تفصیل گل ہا کہ مخصوص ہندوستان است از اندازہ و شرح و بیان افزون
اگرچہ سیوتی و چنپہ و موگرہ[(۱)] و موتیہ و رائے بیل و چنبیلی و کیوڑہ و مولسری و کرن پھول و کرنہ
و ہارسنگار و جوئی و نواڑی و کنور بیل و گل زعفران و آفتابی و کنول و جعفری و رتن پیچ و رتن مالا
و کریل و کدہل و کنیر و سودرسن و جببکرونده و سرشت و بہلادہ و سرس و دوپہریا و دیگر
گوناگون گلہا ہر یک از بوئے خوش و رنگ دل کش نگہت بخش مشام و تازگی رسان نظر است
لیکن کیوڑہ و کیتکی لطافت و نزاہت دیگر دارد ازینکہ گل مشام تمام ارباب مجلس نگہت می پذیرد

(۱) موگرہ

و تمام خانه بلکه حوالی ان معطری شود بوے ان بزودی زایل نمیگردد و این گلها در ایران و توران
و اطراف ان پیدا نیاید **مثنوی**

هر گل بالا که ده بوستان | بیشتری هست بهندوستان
ان گل هندی که چمن کرد راست | نے بخراسان که بعالم نخاست
سیوتی خوش که کشیدش گلاب | از همه زو بو بهمه روی آب
مولسری خورد و بزرگ از هنر | خورد و بزرگ از هنرش بهره ور
گشت ز سرشت گل برتان نژاد | گل بزمین گونه زر وام داد
پنجه کشاده گل لعل از پله | عرق بخون ناخن شیر یله
نے غلطم نافه وے نیم خام | چیزی ازان مشک و دگر خون تمام
غرق سپر گشت ز نیلوفر آب | بر سپرش قبه سیم از حباب
کیوڑه هر برگ چو سیم سفید | عود از و سوخته در مشک بید
ماند چو در جامه نسیمش مقیم | جامه بماند که بماند نسیم
یک گل بیلا دو ده دیگر درون | گل ز گل و گل ز گل آمد برون

بے شایبه تکلف رائے بیل و چنبیلی به نکهت رسانی دماغ و فرحت بخشی مزاج مشهور است
خصوص وقتی که ان شاهد ان گلشن رعنائی و دلبران چمن زیبائی در سلک ازدواج کتخدائی
درایند و مولود مسعود بعالم وجودی درایند یعنی قلیل حسن افزائی سمن عارضان پریرو و جمال
پیرای گل چهرگان عنبرین موابروے سرو قدان گلعذار تاب گیسوے نسرین بدنان شیرین
گفتار شامه ان از شمایم عنبر به تر و رایحه ان از روایح مشک خوشتر شمیم بهارے در پیش
ان بوے خجالت میکشد و عرق گل از شرم ان غرق عرق انفعال میگردد **بیت**

نسیمش مغز جان را فرحت افزا | شمیمش جان فزا و روح پرور

اگرچه در بعضی اقطار این دیار اسپ بهتر از اسپان عراقی و عربی میشود اما از جانوران
این ملک فیل از عجایبات است در سیرت و صورت بے عدیل و در قد و قامت عدیم المثل
در تنومندی و بالائی کوه رسا و در قوت و توانائی بے همتا چنانچه صورت مهیب ان مثل جانور
دیگر نیست مانند خرطوم بجاے بینی بدرازی سه چهار درعه و گوش بپهنائی که غلهفشان باشد
و دندان بطول یک درعه در رنگ بدن سیاه چون قیر است سفید که ان را عاج گویند و

وجسامت ان به پهنائی تا هشت درعه وبلندی تا پنج درعه اکثر بوده به تیزروی وتندروی
از اسپ عراقی گوی برده وبدلیری ودلاوری او شیر نر بخاک سپرده با این همه قوت و
قدرت موری را نیازارد ودرمستی کار هشیار بجا آرد و بر سخن نیوشی گوش پهن داشته واز
بینی خود چشم تنگ ساخته تنگ چشمی باین فراخ حوصلگی ندیده وهشیاری بدین مستی نشنیده
چون نفس از خرطوم بازگذار و گرد بادی پدید اید وچون نفس بجانب خود کشد بر زمین خاک
افتد همواره خاک بازی کند و در سواری ازان باز اید دولت مندان بخت بیداران را زیب
صفوف وزینت پیکار میدانند ودانایان ازمون کار در روز هیجا یک فیل جنگی را برابر هزار
سوار جرار تصوری کنند مثنوی

چو بند دعــزم جنگ از خشمگینی ‎ ‎ ‎ عدد از دست او افتد به بینی
چنان از پر دلی آماده جنگ ‎ ‎ ‎ که رو ئین تن شده از پهلوش رنگ

هشیار منشی که اگر طفل در رهگذار پیش قدمش آید بخرطوم برداشته در گوشه بگذارد وهیب
نرساند بدمستی که اگر چند روز برای خوردن واشامیدن نیابد از شورش مستی نیارامد[۱] وخود
سری نگذارد پارسا وضعی که در نسل خویش مانند حیوانات دیگر شهوت نراند حیا ورزی که در حضور
آدم باماده فیل جماع نکند عالی همتی که با فیل کوچک نیاویزد وماده را نیازارد وپر قوتی که درختان
عالی وعمارات قوی را برانداز دو شجاع ودلیری که در کار زار هر چند تیر وتفنگ بر و بارد
رخ نگرداند مبارز ودلاوری که در پیکار اسپ را با سوار از زمین بردارد وبر زمین اندازد۔

مثنوی

پیل چو خرطوم بر اسپ افگند ‎ ‎ ‎ بر کند از خاک وبیخاکش زند
پیل بجائے که بجنبد زجا ‎ ‎ ‎ پشت هزار اسپ کند زیر پا
قیمت یک فیل هزار اسپ وبیش ‎ ‎ ‎ گرد و هزار اسپ یکے فیل بیش
اسپ بهر خانه بود در سپاه ‎ ‎ ‎ فیل بجز شاه ندارد نگاه
پیل بیک حمله صف بشکند ‎ ‎ ‎ در صف پیلان که شکست افگند

اگر چه کارنامهاے این شکوه پیکر بدیع منظر زاید الوصف است اما آویزش پیلان
مست عربده جو تند خو وپیچش خرطوم بخرطوم وتصادم دندان بر دندان وصدمات پیشانی

(۱) باز نیاید*

بر پیشانی و حملہ ہائے عنف باہمدیگر وکوشش وکشش از طرفین وجدا شدن از ہمدیگر وپس رفتن و باز دویدن وبہم رسیدن گویا دو کوہ باہم می آویزند وجانثاری فیلبانان وجان دادن یکے ونشستن دیگرے علی الفور بجائے او وکشادن وبستن فیل درعین ہنگامہ آویزش و سردادن آتشبازی وباز داشتن فیل را از جنگ وبدستی زایل گردانیدن بہ بیم کجک وفرمان پذیر کردن باشارہ انگشت پا از بدایع تماشا است این نادرہ کار بعد شصت سال جوان میشود ومانند انسان یکصد وبست سال عمر طبعی دارد وپس از ہزدہ ماہ وضع حمل مادہ او میگردد وتولد وتناسل در صحرا است دربدیہ اصلاحی شود اگر مادہ ابستن از صحرا آورند واو بچہ زاید بمالک یمن ندارد القصہ تعریف فیل کہ از عجایب مخلوقات وغرایب موجودات است درحیز قلم مقطوع اللسان وامکان زبان قاصر بیان نگنجد مثنوی

بوصف او نہم از طبع بالا — معانی بر سر ہم پیل بالا
بود سر حلقۂ اقبال مندان — ہمہ او را حریف آید بدندان
زخرطومش بچیر اینم کار است — کہ ہم مار است وہم سوراخ مار است
نہ خرطوم ست طومار است گویا — گہی می پیچد وگہ میکند وا

ونیز کرگدن جانوریست قوی ہیکل بدیع شکل دم وچہار پا وتنہ عقب او بشکل فیل وگردنش دراز مانند گردن شتر وچشم وگوش ودہان بسان گاو زہی نقش طرازے نقشبند نگارستان قدرت کہ چندین صور دریک پیکر نقش بستہ عجایبات حکمت خویش بمنصہ ظہور جلوہ گر گردانیدہ جسد او سخت تر از روئین کہ تیر وتفنگ وشمشیر ونیزہ بر وکارگر نمی شود ویک شاخ بالای پیشانی دارد کہ کار خنجر وسنان از وبظہور می آید واین جانور بدیع پیکر از مادہ ونر بکثرت قوی وتوانائی بر جانوران صحرا غالب است توالد وتناسل ان نیز در صحرا می شود گرفتار کردنش خالی از اشکال نیست در شکار سلاطین وخوانین[1] خال خال می آید بیت

بہیکل چو فیل وبقوت ہزبر — بہ تندی چو سیل وخرامش چو ابر

دیگر جاموش صحرائی کہ بتہور ذاتی وجرات اصلی وفطری گوے از فیل ومان بردہ وشیر ژیان را شکار خود کردہ سلاطین والا شکوہ برائے مشاہدہ تماشائے عجایب چندین از جاموش صحرائے بر شیر میگذارند وآن تہور منشان بے محابا می دوند یکے از انہا شیر را بر شاخ خود

(۱) خوانین

برداشته بجانب دیگری اندازد و دیگران نیز بهمین آئین نوبت بنوبت کارپردازی میکنند حتی که ان شاه حیوانات را بخاک ہلاک می اندازند موجب حیرت نظارگیان می شود واین شکار خاصه ہندوستان است وہمچنین اویزه جانوران باہمدیگر از عجایب تماشایست خصوص اویزه جاموشان شہری حیرت افزاے نظارگیان تماشا طلب است واز ماده جاموش که بزبان روزگار گاؤمیش خوانند چه نویسد از قدمش ہزاران میمنت ظاہر و رنگ سیاہش واقع نظر بدگہر پستان او سرچشمه شیر و جغرات شیر او ہمشیره آبحیات **بیت**

چو گاؤمیش بدیدم بدل یقین کردم | که آب چشمه حیوان درون تاریکی است

دیگر گاؤ گجراتی از نہایت جلدی سیماب وار بیقرار و از غایت تندی مانند باد تیز رفتار اسپ عراقی که به تیزروی مشہور است بگرد او نمی رسد و جمازه گرم رو که بمنازل نوردی شہرت دارد چند منزل عقب او می ماند میگویند در ولایت گجرات احمدآباد بعضی عیار پیشه بر عرابه گاوان سوار شده قطاع الطریق نموده مال و امتعه مردم بغارت می برند و اسپ سواران به انہا نمی توانند رسید عرابه ایست که ان را ہل گویند سواری ان خاصه ہندوستان است درگرمی و سردی و باد و باران آرام بخش سواران است چہارتن بفراغت سوار می شوند گویا در ثاق نشسته و با وجود سفر در حضر ہستند و باسایش و ارامش تمام قطع مسافت بعید میکنند و از عرابه چہارپایه یعنی رتھه که بانواع آراستگی و پیراستگی قابل سواری ملوک است چه نویسد که اوصافش بتحریر درنمی آید۔ **مثنوی**

ساخته از حکمت کاراگہان | خانه گردیده بگرد جہان
نادره حکم خداے حکیم | خانه روان خانه نیانش مقیم

واز مخترعات عجیب دانش وران این دیار گھڑیال است که موازنه ساعات و دقایق شبان روزی ازو دریافت می کنند جامی به بلندی و فراخی دوازده انگشت از مس ساخته و در زیران سوراخی خورد که میل زرین یکباشگی بدرازی پنج انگشت ازان درگذرد می برارند واز راه ان سوراخ در و آب درایدد در یک گھڑی تالب جام می رسد و طاسی از آب پر کرده ان جام را دران میگذارند چون جام از آب پر شود و اندازه گھڑی و پاس شبان روزی می گیرند واز برنج و دیگر فلزات ریخته طبقی تابه اساسطبر تر خورد و بزرگ سازند و ان را آویخته دارند و بعد گھڑی آوازی کنند ہریک از روز و شب را چہار بخش کرده ہرکدام را پہر گویند و

درکاهش و افزایش شب و روز پهر از نه گهڑی زیاده و شش گهڑی کم نبود بقول حکما سیصد
و شصت دم آدم تندرست را یک گهڑی و شبانه روز مست و یک هزار و ششصد دم باشند
القصه چون گهڑی آخر شود طاس هفت جوش را از میخ کوب بصدا اورند و بار دوم دو بار و
همچنان چون پهر سپری شود بشماره گهڑیهای گذشته از سر نو بنوازند و کمتر در یکے
از یک تا چهار اندازه پهر وانمایند اگر پهر هشت گهڑی باشد در دو پهر بیست و شش بار بنوازند
و نیز دو شیشه را دهان مقابل هم بسته در یکے از انقدر ریگ می اندازند که در یک گهڑی ریگ از زد
برامده در شیشه دیگر درآید و شیشه ریگ را جانب شیشه خالی واژگونه می نهند و در سفر اندازه
گهڑی از وی گیرند۔

از علوم هندی چه نگارد که تفصیل ان تحریر در نیاید از انجمله آنکه **بید** اسمانی کتابست گویند
که در عالم غیر از آب چیزے نبود و بقدرت بدیع ایزد بدایع آفرین گل نیلوفر از آب پدیدار
گشت و از میان آن گل برهما که ذریعه آفرینش اوست در پیکر انسانی چهره بر افروخت
و بالقاے ربانی از زبان الهام ترجمان او بید که وسیله هدایت عالمیان تواند بود برامد تا حال
که صد هزاران سال منقضی شده در هندوستان رواج دارد **اوپنکهید** پیران برهما که
از روشندلی و صفاے درونی معانی و تفاسیر بید متضمن توصیف و توحید واحد مطلق و
حقیقت و معرفت یگانه برحق بر نگاشته این نسخه را بظهور آوردند **کهٹ شاستر** یعنی
شش کتاب که پسران و پیرزادهاے برهما از معانی بید استنباط نموده حقایق و معارف
ایزد بیچون بدلایل و براهین ظاهر کرده اند این علمی است از الٰهی و طبیعی و ریاضی و منطق و مناظره
و این هر شش نسخه را بایکدیگر در بعضی مقدمات اتفاق و در برخی امور اختلاف واقعه شده
مباحثات و منافقات بسیار که هریک از دانش دران والافطرت بقدر دانائی و فهیدگی
خویش درمیان آورده از تفاصیل ان کتابها نوشته اند نخستین **نیاے شاستر** پدید
آرندان سوامی نیایک خلاصه ان برکارج و کارن و کرتا یعنی فعل و سبب و فاعل است
و میگویند بدون این هر سه امر هیچ چیز موجود نمیتواند شد چه فعلی را فاعل حقیقی بدون سبب
نمی کند و هر چه می خواهد میکند معبود است عبد را نخواست در اول و اوسط و آخر اختیار نیست
چنانچه کلال آوندی را بوسیله گل مے سازد و بر وسیله که گردد که دیراے کالبد مے که ساخت
ساخت گل و آوند را مجال نیست تا گوید که چنین کن و چنین مکن همچنان مخلوق را از اراده خالق

حقیقی در خلقت خود هیچ اختیار نیست مجبور است و معذور **دویم بیشیک شاستر**
سوامی بکناد این همین دانش را بر روی کار آورده مدار بر وقت است یعنی زمانه را می پرستند
و می گویند هر چه است زمانه است بی زمان چیزی بوجود نیاید و از دلایل اوست اگر کشاورز که
بر وقت نگاه ندارد هر چند کوشد از کشت بار نیارد همچنان نتیجه عمل بی زمان اثر نه بخشد **سیومین**
سانکهه شاستر سوامی کپل گذارش نموده او حق را از باطل بقوت تیز جدا می کند محسوسات را انا تما
و روح را اتما گویند هر چه از محسوسات بنظر می آید فنا پذیر است و روح باقی است سعی کند که اتما
از انا تما تجرید پذیرد و به پرم اتما یعنی روح الارواح پیوندد **چهارمین پاتنجل شاستر** این
نگرفت دانش را سوامی پتنجل ظاهر ساخته حبس **نفس** خاصه اوست و صاحب این خرد[لاکو] د
دانای این دانش را بسبب ضبط دم نور باطن را مشاهده نموده بر سطح هوای پرد و بر روی دریا
می خرامد و بر خطرات ضمایر مردم واقف می شود و خبر حال و استقبال و ماضی می دهد **پنجمین بیدانت**
شاستر که سوامی بیاس دیو پدید آورده دانایان این دانش والا صاحب توحید می باشند
وحدانیت و حدیت نیکو شناخته دوی را از پیشگاه نظر بر انداخته اند عرصه گفت و گوی این
علم بغایت وسعت دارد میگویند که عالم عالم ذات اوست و این کثرت بینش از وهم نیست هر چند
عالم از وست اما همه اوست چنانچه زیور با زر و کوزه با گل و موج با آب و تاب با آفتاب
نسبت دارد همچنان موجودات را با او نسبت است **ششمین میمانسا شاستر** که سوامی
جمن بر روی کار آورده و مقدم بر جمیع شاستر است و تمامی اهل تعلق بران عمل دارند و می گویند
نتیجه هست عمل است چه کشاورز تا نکارد نه درود و هر کس هر چه کاشت همان بر داشت یعنی
این همه عشر و بشر و نیک و بد و بهشت و دوزخ نتیجه عمل است **دهرم شاستر** یعنی هژده
سمرت که ابنای وسایر بر همارزید استخراج نموده اند مشتمل بر کار کرد هر روزه هر چهار برن
یعنی برهمن و چهتری و **بیس** و سودر و هر چهار اشرم یعنی برهمچرج و گرهست و وان پرست
و ستیاس و انواع ریاضات و عبادات و گوناگون صیام و خیرات و چاره گری عصیان و ذلات
و انفصال دعاوی و مناقشات و اقسام عدالت و نیکوکاری و آن را در فارسی فقه گویند
کرم بپاک بحرف عمل است حیرت افزای آدمی زادرا از عوارض بدنی یعنی خطا و صرع
و جذام و برص و بواسیر و نواسیر و تپ دایمی و اسهال دایمی و سنگ مثانه و جراحت خوره

[illegible]

و ورم وفالج ورعشه وسرسام وچرخس ونابینائی وناشنوائی وگنگی ولنگی وکوری
ویک چشم وسقم اعضا وغیر ذالک رو میدهد شناسندگان این علم وقوع هر یک ان را بر گذارند
که از نتایج فلان اعمال وولادت پیشین است وچاره گری یکیک ان از روی کتاب گونا
گون خیرات وصیام گذارش کنند وبقدرت ایزد کارساز ازان چاره اندوزی‌ها رو می‌دهد
هژده پران یعنی تواریخ متضمن بیان حال ونفوس قدسیه وعالم ملکوت وشرح پیدائی
جهان وجهانیان ووقوع قیامت صغیر وکبیر وگوناگون کردار نیک وسخاوت وعدالت ودهشهای
عابدان وفرمان روایان والاشکوه بیاکرن علمی است از نحو وصرف در تحقیق لغات
والفاظ وترکیب حروف مرکب ومفرد اگرچه این علم را به سیس ناگ که بقول اهل هند تخته
زمین بر دوش اوست ودیگر قدسی نژادان نسبت میدهند اما بعضی دانش وران والافطرت[۱]
ضوابط استوار کرده بر طالبان این فن کار آسان کرده اند چهند در بیان مراتب نحو ومفهومات
الفاظ وتراکیب حروف وشایستگی عبارات ومدارج استعارات اگرچه این ضوابط را
اهل عرب نیک استوار کرده اند اما فضلای هند درین باب کوشش فراوان بجا آورده
دشوار بها آسان نموده اند بیدک بدیا یعنی علم حکمت وطبابت مشتمل بر احوال تمام بدن
از موی سر تا ناخن پا ودریافت گرمی وسردی مزاج از نبض دست راست وشناخت انواع
مرض وبیماری وودواسازی وچاره پردازی ودرست داشتن طبیعت وافزودن قوای بدنی
اگرچه بانی ان بیاس دیو است اما دانش وران دیگر از وعجایب نسخ استخراج کرده رواج
داده اند جوتک بدیا یعنی علم نجوم متضمن دریافت صعود ونزول کواکب وخروج ودخول
انجم در بروج ودانستن کسوف وخسوف وگردش وجنبش افلاک وسعادت ونحوست
زمان ونیک وبد طالع انسان اگرچه ارباب فرس این علم را بتوریت وانجیل نشان میدهند
اما اهل هند ظهور ان از آفتاب جهان افروز تصور می‌کنند وبقولی استخراج آن از بید
میدانند ساندرک بدیا یعنی علم قیافه دریافت احوال نیک وبد آدمی‌زاد از خطوط دست
وسواد پیشانی وچین جبین وخط وخال ودیگر اعضا ورفتار وگفتار واوضاع واطوار لیلاوتی
علمی است در بیان گوناگون حساب ودقایق حقایق هندسه ان را بیاکرن جوتک گویند
سگن بدیا از گویای مردم واوازه وکوشش وطیور شگون گرفته از سوانح حال ومال اطلاع

[۱] والافطرت

مید ہند و دانایان این دانش دین مالک فراوان سُر بدیا دانندگان این علم شگرف از روانی انفاس که
هر روز از چهار پاس تا سوراخ بینی زمان معین است احوال و نیک و بد سایل گذارش می نمایند
اگم بدیا در گذارش گوناگون افسون و جادو واندوختن منافع وانداختن زیان وفراهم آوردن اموال
و دوست داری و دشمن گدازی و چاره جن گزندگان و پری زدگان وغالب آمدن بر عالم اجنه
و معالجه اقسام بیماری ها اندرجال گنجینه علمی است از انواع نیرنجات و طلسمات و تسخیر قلوب
و فریفتن مردم و اعمال سردستی و نادره کاری و تبدیل صورت یعنی سیمیا و تدخیل روح در پیکر
دیگر یعنی خلع و دیگر عجایبات و غرایب رس بدیا یعنی کشتن سیماب و زر و سیم و مس و مانند
ان و ساختن از خاکستر طلا و نقره کیمیا و اکسیر عبارت از انست کامرو بدیا دانشی است
از افسون مار و کژدم و دیگر گزندگان و رهائی دادن از گزندان ها و حاضر ساختن انهار ها فسون و
گذارش نسبت مارها و ستایش انها شربدیا[1] دانائے انواع تیر انداختن و تیراندازی که انبید
دویم استنباط کرده اند طرفه تر انکه کاملان این فن از یک تیر بقوت علم چندین تیر استخراج کرده
دشمن گدازی کنند رتن برچها شناخت لعل و مروارید و زمرد و دیگر جواهر زواهر
دگرگوناگون سنگریزه و پیدایش و خاصیت درج هر یک مایک بدیا ساختن خانها و انواع
عمارات و هر گونه را خاصیت و بر آوردن نهرها و غیر ذلک سنج شاستر دانستن فیل
و دریافت عمر طبعی و بیماری و نگاهداشتن تندرست و اقسام خاصیت شال هوتر شناخت
اسپ و عیوب و بیماریها و گوناگون معالجات گاندهرپ بدیا که انبید سویم بعرصه
ظهور آمده یعنی موسیقی از گفتن و نواختن و اصول و فروع ان گوناگون نغمه و ساز و روش
رقص که ان را سنگیت گویند نٹ بدیا یعنی بازی گری که به تیز دستی شگفت کارها داز رسن
بازی غرایب نمودارها کنند و شگرف معلق بازند خاصه زنان ایشان و به نیروے افسون
نظربند کنند و آدم را بند بند جدا ساخته بهمان زمان باز درست سازند شگرفتی این داستان
تجربه راست نماید رشک بدیا علمی است بس شگرف در دانستن احوال مردان و شناخت
گوناگون زنان و هنگامه عشق و محبت اتان کام شاستر که ان را کوک شاستر نیز گویند در طرز
پیوستن در معدن هشتاد و چهار گونه و سود و زیان هر کدام و مغلوب ساختن زنان در مجامعت

---

[1] و هنر بدیا ٭

درویشان هند

نخستین صنف سناسیان صاحبان معارف وحقایق وپیوندگسلان سلسلهٔ علایق ژولیده مویان ریاضت کیش وخاک آلودگان افاضت اندیش از مستلذات جسمانی وحظات نفسانی واپرداخته سراپا برهنه بریاضات شاقه ومجاهدات سخت قیام می ورزند اگرچه تن ظاهر خاکستر آلود دارند اما مرات باطن از تجلیات انوار الهی نورپذیر[1] می سازند وهرچند کاخ استخوانی را بخیت می دهند لیکن عمارات معنوی استوار می کنند ازان خاک نشینان جمعی مهر خموشی برلب نهاده از مجاهدهٔ نفس فرصت حرف زدن ندارند وفریقی هر دو دست راکه پیشکاران بدن عنصری اند از امور بدنی واپرداخته ومایل باسمان گذاشته دامن مقصود اصلی بچنگ می آرند وبعضی خود را معکوس بدرخت اویخته نفس اماره زیان کاره را در آتش ریاضت می سوزند چندی رو بسوے آسمان داشته نظر بر آفتاب دوخته دارند اگرچه دیدهٔ ظاهر بین از دید جهانیان واکشیده اند اما بدیدهٔ باطن تماشاے باطن[2] می بینند وبرخی بپا ایستاده شب وروز در مقام عبادت بسان کوه ثابت قدم وراسخ دم می باشند درین **صنف** مردان[3] طریق خدا جوے انواع طریقه اینقه دارند واقسام تام اقوام هستند وآنچنان ریاضت شاق وعبادات مالایطاق میکشند که از طاقت بشری وقدرت انسانی زیاده باشند اگر تفصیل طاعات وشرح اقوام نگارد داستان دراز میشود **دویمین** صنف جوگیان صاحب حال وقال بیاد رب العباد اشتغال دارند واکثر ازین طایفه بقوت ریاضت وزور بازوی عبادت در هوامی پرند وبرسطح دریا می خرامند واز حبس نفس دراز عمر می شوند واز علم خلع بدن روح خود را در پیکر غیری می اندازند واز علم سیمیا تبدیل صورت می کنند واز دانستن کیمیا خاکستر طلا می سازند وبتسخیر دلهاے خلایق اشتغال دارند عالم اجنه را بفرمان پذیری خویش می آرند وبتقتضاے صفاے باطن بر سرایر ضمایر عالمیان واحوال جهانیان واقف می شوند وافتادگان بستر بیماری را صحت وشفاے بخشند وانواع سحرسازی وجادوپردازی بر خوبی کالمی کنند[؟] اگرچه از طایفه سناسیان نیز بعضی برچنین علوم قادر هستند اما قوم جوگیان بیشتر بدین[4] علم مشهور اند **سومین** صنف بیراگیان مرتاضان زنده دل وطاعت ورزان علایق گسل[؟]

(۱) پرنور (۲) عالم ... (۳) اگرم روان (۴) امور

آزادگی در بر و کلاه وارستگی بر سر گذاشته سجاده عبادت گسترده دارند درین صنف نیز
اقسام اقوام هستند و بنام هر مقتدی قومی علیحده است اکثری ازین سالکان مسالک حقیقت
و رهروان راه طریقت سرود و نغمه بزبان هند بعبارات و استعارات بدیعه و مضامین
و معانی غریبه در مدح و ستایش آفریدگار از عبادات عظمی می شمرند و بعضی از چاشنی ذوق
و وجدان عرفان ایزد منان در رقص و چرخ آمده عارج معارج حقایق می شوند و چندے
به تسبیح و تهلیل قصد داشته زبان حال و قال را در ذکر حضرت جل شانه و سلطانه می کشایند
و شطری بطریقه جلیه قعود ورزیده در مراقبه بتصور خاص چشم حق بین دوخته می دارند
برخی بمطالعه کتب حقیقت الحقایق که عبارت از بیدانت شاستر و غیر ذلک بوده باشد
مشغول گشته بدریافت اسرار وحدت واحد حقیقی مرات ضمیر حقایق دان را روشن تراز
خورشید می سازند **چهارمین صنف** او دانسی از معتقدان بابانانک بطریق و آیین مقتدای
خویش به نیایش و ستایش آفریدگاری پردازند خلاصه عبادت این گروه مطالعه اشعار مرشد
خویش است که بسرود و نغمه میگویند و زمزمه دلفریب می برارند(۱) و خود را و مستمعان را بهره ور
و نصیبه ور می سازند **پنجمین صنف** جتی سرپوره ریاضت سخت می کنند حتی که تا چهل روز صایم
بوده از اکل و شرب ضروری که قوام بدن و ثبات نفس بدو است احتراز دارند و چهار ماه برسات
یکجا مقام کرده حرکت نمی کنند که مبادا در رفتار باعث آزار حشرات گردد و خلاصه عبادات اینها
نگاهبانی جانداران است پا افزار ازینجهت نمی پوشند که بجان داری آزاری نرسد احداث
چاه و باغ مذموم می دانند که بوسیله آن بجانداری آزار میرسد شبانگاه چراغ روشن
نمی سازند و آتش نمی افروزند و طعام برای خود نمی پزند و آب از چاه نمی برارند و آب و طعام
از خانه مریدان بدریوزه آورده می خورند شبانگاه اصلا چیزے نمی خورند و از خوردن میوه
و ترکاری مثل بادنجان و توری و چنار و سبزیها احتراز دارند چه اعتقاد این جماعة انست
که این چیزها حکم جان دارد و غیر از پارچه لابد چیزے با خود ندارند و آفریننده مخلوقات را
قبول نکنند و قول مجتهدان این بدکیشان است که چنانچه گیاه خود بخود می روید و کارنده آن هیچکس
نیست همچنان توالد و تناسل انسان و حیوان و دیگر جانداران خود بخود از قدیم است و نیز عقوبت
عاقبت را منظور ندارند و می گویند که انسان مجموعه چهار عنصر است بعد گسسته شدن پیوند عنصری

(۱) سرایند ؛

هر یک عنصر بذات خویش داخل میشود پس عقوبت بکدام کس می شود بدین سبب آب و آتش مردگان بعنوانی که در مذهب دیگر منظور است درست نمی دانند و میگویند که اگر در چراغ مرده روغن اندازند هیچ فایده مترتب نمی شود موے سر و ریش ستردن و مقراض کردن گناه و بدست خود کندن عبادت می دانند و عمده ریاضت ایشان بے غسل و بے مسواک و ناشسته رو و ناپاک بودن است اگر دست ببول و براز الایند ناپاک نمی دانند درین صورت اہل کیش براہمہ که قایل بر آفریدگار و ثواب و عقاب عاقبت و تروج ارواح مردگان ہستند این فرقه را قبول نمی دارند و با اہل این آئین صحبت داشتن و سخن کردن مذموم می دانند و میگویند که اگر طرفی فیل مست آدم کش زنجیر گسل می آمده باشد و از طرف دیگر سرویره بیاید بر روے ان فیل مست باید رفت و بطرف سرویره قصد نشاید کرد و نیز براہمه فریق دیگر را که از خود مذاہب اختراع کرده قبول نمی کنند برہمان کیش قدیم که موافق بید از آغاز آفرینش رواج یافته معتقد ہستند اگر شخصی از مخالف کیش در براہمه بیاید ان را در مشرب خود نمی آرند اگر شخصی از مشرب ایشان برگشته مذہب دیگر بگیرد و خواہد که از و باز گردد ان را نیز قبول نمی کنند و درین کیش چہار آشرم است یعنی چہار آئین **اول** برہمچرج یعنی کدخدا نشود و بتحصیل و تکمیل علوم صوری و معنوی پردازد **دویم** گرہست یعنی کدخدا شده بامور تعلقات اشتغال ورزد **سویم** بان پرست یعنی چون حالت کہولت رسد و یا پسر را فرزندی تولد شود ترک تعلقات نموده معه زوجه در صحرا رفته بعبادت معبود حقیقی مقید گردد و غیر از میوه صحرائی غذا نکند **چہارم** سنیاس یعنی از ہمه دست باز کشیده بعبادات شاقه پردازد و چہار برن است یعنی چہار فرقه **اول** برہمن آئین او بید خواندن و علوم حقیقی آموختن **دویم** چہتری بفرمان روائی عدالت بادشاہانه و سپاہانه بسر بردن **سویم** بیش سودا و سود و دیگر کسب پرداختن **چہارم** شودر خدمت ہر سه فرقه مذکور نمودن القصه اہل ہندوستان ہمه صاحب عقل و دانش و خوش پوش و خوش خورش فرخنده خو شگفته و ستوده اخلاق مظہر اشفاق سخاوت ورزیده طرز انصاف گزین نیکو آئین وفادار حیا اطوار از بدی بدکرداری برکنار از کجروی و کج منشی پرہیز گار براستی و درستی ساز گار **نظم**

مردم او ہمه فرشته سرشت … خوش دل و خوش خوی چو اہل بہشت

بزہمہ نزدیک دل وگرم خون | رفتہ چو جان در تن مردم درون
ہر سر مو بر تن ایشان ہنر | آمدہ در موے شگافی بسر
ہرچہ ز صنعت بہمہ عالم است | ہست در ایشان ز زیادت ہم است

در داد و ستد راستکاری اہل این دیار بشابہ ایست کہ ہرچند بیگانہ و نا آشنا صد ہزاران نقود را بے حضور این وان و بدون شہادت فلان و بہمان بطریق امانت بصرافان بسپارد ان راستی منشان عند الطلب بلا تعلل و توقف و اصل میسازند وطرفہ ترانکہ بنابر خوف مسالک مہالک شخصی مبلغہائے نقد بمسافت دہ روز دیک نتواند برد صرافان راستکار از وزر تحویل خود گرفتہ پارہ کاغذ بخط ہندی بدون مہر و لفافہ بنام گماشتہائے خویش کہ در اطراف ممالک بامصار و بلاد دوکان راستی اراستہ دارند نوشتہ می دہند وان را بزبان این دیار ہنڈی گویند و گماشتہائے این نیک معاملگان ہرچند مسافت دو صد فرسنگ درمیان باشد۔ بموجب ان خط بلا حجت و اکراہ زرادا ساختہ معاملہ داد و ستد درست می سازند و غریب ترانکہ اگر ان خط کہ از پارہ کاغذ بیش نیست سوائے مکان معہودہ خواہند کہ بفروشند بہمان قدر نقود بفروخت میرود و مشتری ان خط اندکی تمتع از بایع یافتہ بر طبق ان زر از مکان معہود می گیرد عجب ترانکہ اگر تاجران بسبب طرق بادیہ اقمشہ و امتعہ و دیگر اموال و اثقال حوالہ ان مردم کنند ان نیک اندیشان وجہہ اجرت گرفتہ اموال انہا بجنس در قرار گاہ بسلامت رسانیدہ بمالکان عاید ے نمایند وان را بزبان این مردم بیما گویند مثنوی

بہ از راستی در جہاں کار نیست | کہ در گلبن راستی خار نیست
تو در کار خود راستی برگمار | کہ ہم رستہ گردی وہم رستگار

ہمچنین سپاہ این دیار جانفشان و جانستان تہور اندیش جلادت کیش نمک شناش حق اساس است در عرصہ کارزار گوہر شجاعت را وفائے انہا فروغ دیگر و بد و روز سختی جوہر وفاداری ایشان جلائے دیگر ظہور کند چون کار دشوار پیش آید ان را اسان طور فرد اندوہ انجام دہند و روز ہیجا اگر غنیم غالب آید دل نہاد جانفشانی گشتہ عار گریختن سخت تر از مردن دانند مثنوی

سپاہے قوی ترز فولاد ہند | ز بے باکی آمادہ چون جیب رند

همه خانه زاد کمان چون خدنگ　　چو شمشیر جوهرنما روز جنگ
نه از مرگ شان باک و از تیغ تیز　　نه از آب بیم و نه ز آتش گریز
بمردی یگانه بکوشش گروه　　بر زخم سندان بر حمله کوه

اکثر از کوهستانی که از جاده اطاعت حکام انحراف می ورزند هنگام محاربه چندی از معتبران
را برزنان خود وا نی گذارند اگر حکام غالب می آیند و این مردم را امید زندگی منقطع میشود
آن معتمدان سنگین دل عورات را بشمشیر حمیت میگذرانند یا در آتش غیرت خاکستری سازند
و آن پرده گیان ناموس دوست در غایت ثبات و قرار بلا اکراه و کشاده پیشانی نقد جان
نثار کنند و این امر را جوهر گویند و بعضی زنان مردانه کیش وفا اندیش بعد فوت شدن شوهر
همت والا به پاس ناموس و حفظ محبت برگماشته به هم مراسم مهر و وفا تهیه اسباب
سوختن[1] و ترتیب سوا و همراهی پرداخته رخت عروسی برخود آراسته و جامه و تن
بغالیه آغشته پروانه وار و مردانه کردار با پیکر بیجان شوی فرخنده عاقبت یا بیکی از پارچهای
پوشش او خود را در آتش محبت خاکستر ساخته رقم سعادت دوام بنام خود در دفتر روزگار
ثبت میکنند و خط عشق و محبت ابدی خویش بر صفحه ادوار میگذارند بیت

سوزند بهم ز عشق سیراب　　همچون دو فتیله خورده یکتاب

و زنان که پس از شوهر خود زنده میمانند بمقتضای وفاداری و حیا دوستی از لذات خوردن
و آشامیدن و تمتعات لباس خوش و زیور پوشیدن خود را باز میدارند و بسان درویشان
ریاضت کیش بمجاهده نفس پرداخته در لیالی و ایام بطاعات صیام و عبادات آفریننده طوایف
انام بایاد و خیال شوهر فرخنده فرجام زندگی باتمام می رسانند و هرچند نوجوان باشند و در همان
شب عروسی بیوه شوند شوهر دیگر گرفتن و مره دیگر بر ساده عروسی نشستن در دین و آئین
خود جایز نمیدانند و ارتکاب آن را گناه کبری و رسوائی دنیا و عقوبت عقبی میخوانند قطعه

نخشبی عصمت زنان نرغیست　　تاکدام اند اندرین قسمت
نیست اندر زنان صاحب حسن　　هیچ پیرایه به از عصمت

از حسن دل آویز و جمال فتنه انگیز این دیارچه نویسد که قلم در تحریر مدارج آن دیوانه وار
بهر عرصه کاغذ می غلطد و الفاظ و معانی بتقریر معارج آن پروانه وار در حوالی شمع بسر میگردد
پاکیزه دلبران هند هر یک در حسن و خوبی طاق و به دلبری و محبوبی شهره آفاق هریک

[1] زار راه عقبی؟

ماہروشکین مو مودوضع پریشی ہر یک غزلان مرغزار طنازی وتدروکوہسار فتنہ سازی ہر یک طاؤس جلوہ کبک رفتار سرو قامت گل رخسار ہر یک عشوہ سنج کرشمہ ساز دلفریب ہر یک زہرہ طلعت ماہ جبین زیبا صورت[1] نازنین ہر یک درجلوہ گاہ ظہور ہوش ربائی را آمادہ و دلفریبی را چالاک ہر یک بمنصہ شہود عاشق کشی رامستعد وخونریزی رابی باک

مثنوی

خونی نگہان کرشمہ کوشان	ہم خنجر دہم نمک فروشان
مہوش صنمان زتاب رخسار	مہتاب نمودہ در شب تار
نازک بدنان چنانکہ دانی	دُرکردہ بگوشش شان گرانی
رعنا قدشان بجامہ زیبی	گل دستہ بدست دلفریبی
ازعشوہ برفتہ خانمانہا	واز خندہ شگافتہ کردہ جانہا
شاہنشہ حسن[2] فوج درفوج	طوفان کرشمہ موج درموج

القصہ صفات حمیدہ ساکنان ہندوستان ولطافت ونزاہت این ملک بہشت نشان مستغنی از بیان است خامہ مدعانگار تحریر یان بکوتاہی خودگواہی دادہ وزبان سخن گذاز تقریر ان بتقصیر خویش نفیر میزند جائیکہ ارسطو دانشان پیشین وافلاطون منشان سابق اندکی از بسیار ویکے از ہزار وصف ان را نتوانستند نوشت من ہیچمدان را چہ لیاقت وکدام قابلیت کہ بنگارش خصوصیات وگذارش حالات ان تواند پرداخت ومصداق اوصاف الائی اینملک آنست کہ ساکنان ممالک دور دست از اصغائے خوبیہائے ان ترک اوطان مالوفہ نمودہ درین ملک رسیدہ توطن اختیار میکنند وروی وزنگی وفرنگی وعربستانی وایرانی وتورانی ہمہ ہندوستانی میشوند ومفلسان بتونگری وبی نوایان بدولت می رسند۔

مثنوی

پیرایہ درو جوان گردد	دست فاقہ گہرفشان گردد
آنچنان خورمی درو ارزان	کہ بانرخ خویشش گردد گران

تمام ہندوستان معہ صوبہ بنگالہ وکہن وقندہار کہ تفصیل ان درین نسخہ اندراج نیافتہ مشتمل بربست صوبہ ویکصد ونود ودو سرکار وچہار ہزار ویکصد وپنجاہ وددو محال وہشت

(۱) خلقت۔ (۲) عشوہ۔

ارب و شصت و هشت کرور و بست و شش لک و هشتاد هزار و پانصد و هفتاد و سه دام[1] چون اندکے از احوال هندوستان تحریر درآمد شمه از هر صوبه نیز برای سیرابی سخن بقلم درآوردن ضروراست +

صوبهٔ دارالخلافت شاهجهان آباد

از اکثر تواریخ هندی و فارسی چنان بمطالعه درآمده که در زمان سالف تختگاه فرمانروایان هندوستان هستناپور بر کنارهٔ دریائے گنگ بود وسعت و صنعت آن شهر که در آن زمان داشت بسیار از بسیاری نویسند اگرچه تا حال آباد است اما آنقدر آبادی ندارد و در ایام فرمان روائے پاندوان و کوروان چون در میان فریقین تخالف و تنازع رو داد پاندوان از هستناپور در شهر اندرپت بر کنار دریائے جمنا انتقال کرده دارالسلطنت خود مقرر کردند بعد امتداد ایام در سنه چهارصد و چهل بکرماجیت راجه انگپال تونور نزدیک اندرپت شهر دهلی آباد کرد و پس از آن رائے پتهورا در سنه یکهزار و دو صد و کسرے بکرماجیت قلعه و شهری بنام خود ساخت سلطان قطب الدین ایبک و سلطان شمس الدین التمش در قلعهٔ رائے پتهورا می بودند و سلطان غیاث الدین بلبن قلعه دیگر اساس نهاده در سنه ۶۶۶ هجری بمرزغن موسوم گردانید و سلطان معزالدین کیقباد در سنه ۶۸۶ هجری بر ساحل دریائے جمنا شهری دیگر مشتمل بر عمارات دل کشا آباد کرده کیلوکهری نام نهاده چنانچه امیر خسرو در کتاب قران السعدین می ستاید و سلطان جلال الدین خلجی شهر کوشک لعل و سلطان علاؤالدین کوشک سیری آباد کرده تختگاه نمودند سلطان غیاث الدین تغلق شاه در سنه ۷۲۵ هجری تغلق آباد شهرے طرح انداخت و سلطان محمد فخرالدین جونا پسرش مصری دیگر اساس نموده بلند ایوانی متضمن هزار ستون برافراخت و دیگر منازل دل کشا از سنگ رخام بکار رفت و سلطان فیروز شاه در سنه ۷۵۵ هجری فیروزآباد شهری بزرگ طرح انداخته دریائے جمنا بریده نزدیک بوی آن گردانید و سه کروهی فیروزآباد کوشکی دیگر مشتمل بر منارهٔ جهان نما برافراخت و تلها بر کوهچه قایم است و عوام الناس آن را لاٹهه فیروز شاه گویند و سلطان مبارک شاه مبارک آباد بنا نهاده و حضرت نصیرالدین محمد همایون بادشاه در سنه ۹۳۸ هجری قلعه اندرپته

[1] هفتاد دام و (۲) سنه ... - اکبرنامه جلد اول صفحه ۲۲ +

تعمیر و ترمیم منوده دین پناه نام نهاده تختگاه مقرر فرمودند و شیر شاه افغان شهر علاحی را که
کوشک سیری مشهور بود ویران کرده مصری دیگر طرح انداخت و سلیم شاه پسرش در
سنه ۹۵۳ هجری قلعه سلیم گڈه تعمیر کرده که تا حال در میان دریاے جمنا محاذی ارک شاهجهان آباد
قایم است اگرچه این فرمان دهان هر کدام شهری احداث کرده دار السلطنت قرار دادند
اما در اطراف ممالک تختگاه فرمان روایان هندوستان دهلی مشهور بود در سنه ۱۰۴۸ هجری مطابق
سنه دوازدهم جلوس والاحضرت شهاب الدین محمد شاه جهان بادشاه غازی صاحب قران
ثانی نزدیک دهلی شهرے آباد کرده شاهجهان آباد موسوم گردانید و از آباد گردیدن این مصر
جامع جمیع شهرهای سلاطین پیشین که بتعلق در آمده از نام افتاده بشهر شاهجهان آباد موسوم و مشهور
گردید بمسطی که دریاے دیگر از دخول در گنگ گنگ نام می یابد قلعه ارک ان از سنگ سرخ به
استحکام تمام اتمام یافته مشتمل بر عمارات نزهت ایات و انواع قصور فرحت گنجور و اقسام
اماکن طراوت مکامن و گوناگون نشیمن راحت مکمن و چندین ایوان فیض نشان و نهرهاے
جریان و تالابهاے کلان و حوضهاے وسیع و فوارهاے رفیع و گلشن هاے همیشه بهار
و اشجار پر اثمار که هر مکان یاد از بهشت میدهد و هر قطعه ان پهلو بفردوس می نهد که هر قصرش
زیباتر از قصر قیصرے نماید و هر ایوانش مانند ایوان کسرے دلها می رباید **مثنوی**

چو جنت بر زمینش هر مکانے — بود در هر مکانی بوستانے
خیابانش چنان عشرت سرشت است — که گویا که چهار راه بهشت است
هوایش دل کشا و دل نشین است — طراوت خانه زا داین زمین است

و پیرامن ان خندق عریض مالامال از آب زلال بحدی صاف که دانه ریگ ان در شب
تار نمودار و انقدر ژرف که ماهیانش باهی زمین پهلو نشین **مثنوی**

در تابش ز صفا ریگ خرد — کور تواند بدل شب شمرد
عمق در و کار بجاے رسید — کز ته ان گشت زمین ناپدید

دریاے جمنه شرق رویه پابوس ان قلعه شرف و افتخار یافته بهزاران آب و تاب میرود
و نهر که ازین دریا از کوه سرمور بریده آورده اند کوچها و بازارها رونق افزای شهر و فیض بخش شهر نشست
و درون دولت خانه والا رسیده تالابها و حوضها را لبالب و گلشنها و باغها را مطرا میدارد

---

(۱) بار دار

وازفوارها برامده تماشاے عجیب بروے کار می آرد

هرسو نهری دران گلستان   خیزان افتان چو خیل مستان

حصار شهر پناه از سنگ و صاروج اساس یافته و دران از دایره قیاس افزون و اندازه
آبادانی درون و بیرون ان از احاطه بیان بیرون مردم از روم و زنگ و شام و فرنگ و انگریز
و ولندیز و دین و عربستان و عراق و خراسان و خوارزم و ترکستان و کابل و زابلستان و خطا
و ختن و چین ماچین و کاشغر و قلماستان و تبت و کشمیر و سایر ولایات هندوستان
دران مصر جامع توطن گزیده و اینجا گفته اند که اصل زبان هندوستان از همین جاست
اموخته بکار و پیشه خود ها اشتغال دارند ترتیب معموریش بسان فقرات نثر باهم موافق
و امین ابادانیش مانند اشعار منظم بایکدیگر مطابق عمارات دل کشایش در جمال خوبی و
زیبائی منازل جانفزایش در غایت فرح بخشی و مسرت ارای کوچهایش چون خیابان گلشن
بازینت و زیب صحن هر محله اش صحن بستان زیبا و دل فریب در هر خانه و منزل
حدایق همیشه بهار در هر کوچه و برزن انهار لبلب از آب خوشگوار اراسته بازارش
چون اراسته جواهر رخشان و دلاویز زیب دو کانش مانند بیت ابروے دلبران
بهجت انگیز و دران بازار که جامع نفایس و نوادر هر دیار و اسباب غریبه بنادر و امصار
و اشیاے عجایب روزگار است طرفی لعل بدخشان لالی و یواقیت درخشان دُرّ غرر
عمان و لولو لالا و مرجان و دیگر جواهر زواهر بحر و کان در بیع و شرا می درآید و طرفی انواع
اقمشه و امتعه و اسلحه و اشیاے اغذیه و اشربه و اجناس ادویه گوناگون و عطریات
و آلات مطلوبه بحد بیحد فروخت میرود و طرفی رنگارنگ میوه خشک و تر هر دیار
مذاق ذایقه سنجان غذا دوست را شیرین و حلاوت آگین می سازد و طرفی فیلان
نامدار و اسپان باد رفتار و شتران تیز رو و باربردار و دیگر دواب هزار در هزار بایع و
مشتری را تمتع میدهند و هر روز هنگامه خرید و فروخت هر چیز گرم می شود و اژدحام
فروشندگان و خریداران زیاده از حصر شمار میگردد و حتی که اسباب تجملات پادشاهی
و درخوت کارخانجات سلطنت دریکروز سرانجام میتواند شد و ساز مطلوبه صد هزار سپاه
در ساعتی بلا تعلل سامان میتواند یافت **مثنوی**

عراقی و خراسانی زحد بیش   نهاده پیش خرد سرمایه خویش

فرنگی از فرنگستان رسیده | نوادر از بنادر پیش چیده
نشستہ ہر طرف گوہر فروشی | براوردہ ز دریا ہا خروشی
فتادہ ہر طرف صد لعل رخشاں | بود در ہر دو کان لعل بدخشاں
براماد از برائے امتحانی | متاع ہفت کشور از دوکانی

اگرچہ در ہر کوچہ و بازار و ہر صحن و برزن مساجد و معابد و خوانق و مدارس کہ عالمیان ازاں بہرۂ دنیا و عقبیٰ و فایدہ صورت و معانی حاصل مینمایند تعمیر یافتہ اما در وسط مصر مسجد جامع بادشاہی در سنہ ہزار و شصت ہجری مطابق سال بست و چہارم شاہجہانی از سنگ سرخ باستحکام تمام اساس پذیرفتہ چندان بلند و رفیع کہ بانگ موذنش در گوش افلاکیان میرسد و انقدر وسیع کہ عالمی درون ان میگنجد بلندی منزلش رتبہ اوج شریعت ارجمندی محرابش سجدہ گاہ اہل طریقت گنبد ہایش تا گنبد آسمان سر کشیدہ و منارہایش با وج فلک رسیدہ و درہایش چون درہائے اہل ہمت بر روے ہمگنان کشودہ و در درونش بسان درون پاک درونان بفیض بخشی امادہ و ایوان حجرہایش عبادت کدہ ارباب ریاضت بروج نشیمنہایش درس گاہ اصحاب افاضت صحنش مانند ضمیر صاف دلان از کدورت پاک و حوضش بکردار حوصلہ والا ہمتان فیض ناک **مثنوی**

صحنش فیض دیگر میتواں یافت | ز حوضش اب کوثر میتواں یافت
ز رفعت آسماں یک پایۂ او | مہ و خورشید زیر سایۂ او
رواقش قبلہ اہل یقین است | نظیر مسجد اقصیٰ ہمین است

از جملہ عمارات خیر انجام حمام بادشاہی است زہی حمام خوش مقام نزہت ارتسام کہ ہوایش مانند ہوائے نوروزی روح پرور و بسان ایام فروردی فیض گستر گرم خانہ اش گرمی بخش ہنگامہ فرحت و سرد خانہ اش باعث آرام طبیعت رخت کہنش از اعتدال دم مساوات بہوائے جنت می زند و گنبدش با گنبد چرخ برین پہلوی ہمسری نہد حرارتش مانند حرارت غریزی تندرستی می افزاید و از برودتش برودت بدنی و تنومندی رو مینماید آفتاب بارزوے برجش برج بہ برج فلک سرگردان ماہتاب را برائے دفع سردی خویش ہوا داری او و جان ہر کہ در وقتش می دراید گرم و سرد زمانہ می آزماید و در رنگ آزادگان از لباس تعلق بیرون ات

---

(۱) کالاھ

می آید وبسان گوشہ نشینان طریق خلوت می پیماید ہیچو پاک۔ سرشتان طریقہ پاکیزگی و صفائی پیش نہادمی نماید بسا بیماریہا است کہ از حمام دفع میشوند مانند اختلال دماغ وگرانی اعضا وخمیازہ خمار وکسل بدن وبسا فرحتہاست کہ از وحاصل میگردد ہمچو فرحت مزاج و طراوت دماغ وتازگی دل وپاکیزگی تن استزاج آب و آتش ازجملہ مشکلات است طرفہ مقامی کہ دراں آب و آتش ممزوج میشود ہیچ مکان غیراز باد وخاک نباشد نادرہ مکانی کہ دران باد وخاک دخل ندارد مثنوی

ہم آب وآتش دروسازگار | بود باد خاک از درش بر کنار
دروآسمانست حمام نام | مہ وآفتابست گل خام خام
درین عالم از اعتدال مزاج | طبایع بہم یافتہ امتزاج

القصہ شہریست درکمال وسعت ونسحت ومصریست دارالخلافہ ومرکز مملکت سیاحان ہفت اقلیم وسیاحان ربع مسکون باین فراخی وکثرت آبادی شہری برروی زمین نشان نمی دہند شہراستنبول تخت گاہ خنکار روم کہ درکلانی وبزرگی مشہور است بعشرعشیر ان نمیرسد وشہر قزوین و اصفہان دارالخلافہ والی ایران کہ درلطف وخوبی شہرت دارد بخاک ان نمی ارزد وشعرائے مظہر بلاغت وکمال وفصحائے ارباب حال وقال دربیان خوبیہائے این مصر بیمثال نظم ونثر اشعار دل پذیر گفتہ اند ازانجملہ آنکہ مثنوی

شہر اعظم بہشت راست نشاں | مرکز ہند و تختگاہ شہان
چون سواد بہشت طرب افزا | ہمچو باغ بہار روح فزا
ساکنانش ہمہ خلعت فرزند | فاضل ونکتہ دان و دانشمند
ہمہ فیروز جنگ وملک ستان | ہمہ مقبول طبع شاہجہان
ہمہ باجاہ ومنصب خانی | ہمہ بازیب وفر سلطانی
ہمہ مانند بوعلی ماہر | ہمہ باخیل قدسیان ذاکر
ہمہ مرہم نہ دل خستہ | ہمہ از جور دہر وارستہ
ہمہ دا ود لحن خوش آواز | ہمہ در فن کار خود ممتاز
ہمہ یوسف رخ و زلیخا شوق | ہمہ فرہاد طبع وشیرین ذوق
ہمہ با شخص کام ہم آغوش | ہمہ از بادہ خورمی مدہوش

قدون حواشی این مصر بزرگ مقابر بسیاری از سلاطین پیشین است اما مشهورتر مقبره
حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاه است که در کیلوکہری کیقباد بر ساحل دریائے جمنا
واقع شده و مقابر امرا و وزرا و علما و فضلا که ہر یک در زمان خویش شہرت کمال داشتند
با حدایق و ریاض آنقدر است که در شمار نیاید و شہر یست جداگانه از خوابستگان فرو رفتگان
و ہمچنان مزارات مظہر برکات بسیاری اولیاست که شماران بتحریر در نگنجد از انجمله دو سه
گرد ہی مصر خوابگاه خواجه قطب الدین محمد بختیار کاکی بن خواجه کمال الدین احمد موسی است
گویند که زاد بوم ایشان فرغانه است در خورد سالی جذبه الہی بخود در کشیده و حضرت خضر را
گذر افتاد و مرات ضمیر ابخلا یافت و در ہزده سالگی در عالم خواب از خواجه معین الدین چشتی
رتبه خلافت یافته مسافرت اختیار کرده در بغداد رسیده از بسیار اولیائے اندیار
فیض اندوخت و بملتان وارد شده شیخ بہاء الدین ذکریا را دریافت و در زمان فرمان
روائے سلطان شمس الدین التمش بآرزوئے دیدار حضرت خواجه معین الدین چشتی مرشد
خود بدہلی آمد و آن مرشد حقیقی بالہام ربانی از اجمیر بقصد ملاقات ایشان در دہلی رسیده
و ہر دو باریافته درگاه الہی از مواصلت یکدیگر مسرور شدند و چندگاه باہم صحبت داشتند پس
از روزے چند خواجه معین الدین باجمیر شتافتند و ایشان در دہلی اقامت ورزیده فراوان
فیض بعالمیان رسانیدند بعد مدت صبحی چہار دہم ربیع الاول سنه ۶۳۳ ہجری جہان گذران را
پدرود نمودند و دیگر دران نزدیکی مزار منظہر انوار شیخ نظام الدین اولیا معروف محمد بن احمد
دانیال است ایشان در خطه غزنین سنه ۶۳۳ ہجری سعادت ولادت یافتند و چون
بحد تمیز رسیدند از اتفاقات در بداؤن رسیده علوم رسمی اندوخت چون در میان
مباحثه غالب بود بنظام محفل شکن مشہور گردید و در بست سالگی بقصبه اجودہن رسیده
از شیخ فرید الدین گنجشکر ارادت گرفت و کلید گنجینه معنوی بدست آورده برائے رہنمونی
مردم رخصت دہلی یافت و بسیاری از طالبان فیض اندوخته بوالا پایگی رسیدند چنانچه
شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی و امیر خسرو در دہلی و شیخ علاء الحق اخی سراج در
بنگاله و شیخ وجیه الدین یوسف در چندیری و شیخ یعقوب و شیخ کمال در مالوه
و مولانا غیاث الدین در دہار و مولانا مغیث در اوجین و شیخ حسام الدین در گجرات

وشیخ برہان الدین غریب وخواجہ حسن در دکہن ودر بسیاری محال دیگر از خلفائے
ایشان مشہور بودند تا حال اولاد وخلفائے ہریک دران ممالک برہنمائے خلق کامران
ہستند القصہ حضرت ایشان چاشتگاہ چہارشنبہ ہژدہم ربیع الثانی سنہ ۷۲۵ ہجری
ازینجہان فانی بعالم جاودانی رحلت نمودند ودر ہندوستان برتبہ ولایت از جمیع اولیائے
شہرت تمام دارند وسلسلہ علیہ این باریافتگان درگاہ ایزدی بجناب پیر پیران حضرت
میران محی الدین عبد القادر گیلانی میرسد میگویند کہ ایشان از سادات حسینی ہستند و
بچہار واسطہ بحضرت شیخ شبلی میرسند نزدیک بغداد دیہی است جیل نام مسکن آنحضرت
ازینجہت ایشان را جیلانی ونیز گیلانی پندارند در چہارصد وہفتاد ویک ہجری سعادت ولادت
یافت در علوم رسمی وحقیقی یگانہ روزگار گردیدہ از شیخ ابوسعید مبارک خرقہ ولایت
پوشیدہ بزرگی حال وشگرفی مقال وخوارق عادات وبوارق کرامات ایشان جہان
را فرو گرفت وعالم عالم اہل مقاصد صوری ومعنوی از اطراف گیتی رسیدہ ربقہ عقیدت
در گردن جان انداختہ کامیاب شدند وحضرت ایشان در سنہ پانصد وشصت و
یک ہجری در نود سالگی ازین عالم فانی بجہان جاودانی شتافتند از رحلت ایشان
لغایت این نسخہ پانصد وپنجاہ سال منقضی میشود کہ تا حال نام فرخندہ فرجام زندہ است
وہر طرف از اطراف عالم طوایف انام روز بروز اعتقاد زیادہ دارند بالجملہ سی کروہی
شاہجہان آباد قصبہ پانی پت از شہرہائے متقدمین است دران شہر مزار شیخ شرف
ابو علی قلندر واقع شدہ شیخ پچہل سالگی در دہلی آمدہ بزیارت خواجہ قطب الدین محمد بختیار
سعادت اندوخت وبست سال علوم صوری اموخت چون جذبہ الہی دررسید وآئینہ
باطن روشن گردید ہگی دانش ناہموار در آب جمنا انداختہ مسافرت اختیار کرد ودر
روم رفتہ شمس الدین تبریزی ومولانائے رومی کہ مثنوی معنوی ازوست و دیگر
اولیائے آن دیار را دریافتہ بہرہ وافر اندوخت وبعد سیر ممالک مراجعت نمودہ
بپانی پت عزلت گزیدہ وہمانجا رحلت بعالم جاودانی فرمود وبسا خارق عادات ایشان
یادگار ومزار مظہر انوار زیارتگاہ اہل روزگار است سہرند از شہرہائے قدیم
از اعمال سامانہ سلطان فیروز شاہ در زمان فرمان روائے خویش سنہ ہفتصد
وشصت ہجری آن را از سامانہ جدا ساختہ پرگنہ علحدہ مقرر ساخت وروز بروز

آبادی و رونق ان زیاده گشت اگرچه دران خطه بسیاری از نزدیکان درگاه الهی خوابگاه اند
اما از اولیاے زمان حال شیخ فرید الدین ثانی و شیخ محمد معصوم کابلی دران شهر آسوده
اند و این هر دو اولیاے عظام در زمان حضرت شاهجهان بادشاه بهدایت خلایق کامروا
بودند و طوایف انام ارادت آورده بهره دینی می اندوختند اکنون از اولاد ایشان سجاده
نشین هستند در سادهوره خوابگاه شاه قمیص است که در زمان خویش رتبه ولایت داشت
و در سنام مزار شیخ نبوی که زیارت گاه خلایق است در هانسی که معموره باستانی است
مزار شیخ جمال الدین خلیفه شیخ فرید الدین گنجشکر القصه درین صوبه مزارات اولیاے کرام
انقدر است که بشمار در نیاید بهمین قدر پسند کرد و چون از نگارش امکنه شریفه اولیاے سلمین
واپرداخت اکنون اندکی از اماکن هنود که درین صوبه واقع است گذارش مینماید در بست
کروهے سهرند نزد دامن کوه گهات بهوانه معبد یست مشهور به بهیا دیوی از قدیم پرستش
گاه اهل هند است در سنه چهارم عالمگیری فدایخان کوکه از امراے بزرگ بود آن را
وطن خود قرار داده به پنجور نام نهاده بموجب حکم دارا جه انجا که ابا عن جد ریاست داشت
اخراج نموده باغی مطبوع مشتمل بر پنج درجه پست و بلند طرح انداخت و عمارات دلکشا
و نشیمن هاے فرحت افزا احداث نموده نهرابی که از دامن کوه بر جوشد دران باغ آورده
از میان فوارها گذرانیده نمودارى عجیب و جلوه گاهی غریب است فراوانی و لطافت
گل سرخ انجا که عبارت از گلاب باشد مشهور نگارنده این نسخه در ایام بهار بتفرج آن
باغ رفته بود دران روز چهل من گل گلاب بوزن عالمگیری در گلاب خانه آورده بودند در روز
بروز در افزایش بود دسی کروهی سهرند جنوب رویه تهانیسر شهر یست از متقدمین و در
نزدیکی ان کولابیست بس عظیم کورکهیت نام در کتب هندوان را ناف زمین گویند و مینویسند
واقعه آفرینش جهانیان دران مکان میدانند و آن را از امکنه شریفه دانسته تغسل دران
کول از مثوبات عظیم می پندارند اگرچه دایما غسل ان ثواب است اما در روز کسوف و خسوف
عالم عالم طوایف انام از خاص و عام و از صغیر و کبیر مذکر و مونث از اکناف گیتی و اطراف
ممالک مسافتهاے بعید قطع نموده ازدحام میکنند و انواع نقود و اجناس علانیه
و مخفیه خیرات می دهند هر چند ممسک و بخیل یا تهی دست و مفلس بوده باشند دران روز
بران مکان زیاده از قدر و توان سخاوت می ورزند و سواے کولاب مذکور تا می غدیرها

وانگیر یا حوض یا چاه یا حواشی شهر واکثر اماکن دریاے سرستی کہ نزدیک ان شہر میگذرد
ونام ہر مکان کہ ہریک بنام عابدان متقدمین منسوبست درکتب قدیم مسطور ماندہ اندہ
چہل ہشت کردہ بزرگ می شمارند ازینجہت پاندوان وکوروان کہ مقتداے اہل ہند بودند
درین سرزمین کارزار کردہ شربت شہادت چشیدند چہل کروہے دارالخلافہ شمال رویہ سنبہل
شہر متقدمین است ودر دہر منڈ سکانی است پرستشگاہ پستانی گویند کہ شخصی اخرین ظہر
انوار الہی از وپدید خواہد آمد وپیوست ان نانک متا جاے است کہ مریدان ومعتقدان
بابانانک ہجوم نمودہ نیایش بجا آورند ودران طرف شمالی کوہ است کہ ان راکمایون گویند
کان طلا ونقرہ ومس وسرب واہن وزریخ وزنگار دردست واہوی مشکین وگا وقطاس
وکرم پیلہ وباز وشاہین واسپ گوت وعسل سفید فراوان وزمینداران انجا بسبب صعوبت کوہ
وبکلی مسکن از فرمانروایان ہند انحراف دارند درین صوبہ بزرگ دو دریاست نخستین(۱) جمنا
سرچشمہ ان ظاہر نیست بقول سیاحین ممالک بعد برامدن ازچین قطع کوہسار دشوار نمودہ
در ولایت بشہر میرسد گویند کہ درین ولایت طلا بسیار می شود واکثر سنگریزہ تاثیرات
پارس دارد کہ از مساس ان مس واہن ودیگر فلزات طلا میگردد وچون ان سنگ شناختہ
نمیشود ازینجہت مردم ان دیار بزو گوسفند وگا ونعل اہن برپابستہ برکوہہا بچراگاہ میگذارند
اکثر اوقات نعل چرندگان از مساس ان سنگ طلا می شود وحاکم ان ولایت ظروف ونقارہ
ودیگر آلات ہمہ از طلا دارد القصہ این دریا از انجا گذشتہ در ولایت سرمور میرسد
مرزبان انجا بخواقین ہند وامرا ووزرا براہ دریاے کشتیہا برف بطریق سوغات ارسال
داشتہ بدین وسیلہ اظہار اطاعت نمودہ خود را وولایت خود را در امان میدارند بدین
جہت در عوام الناس اور ابرفی راجہ میگویند ونزدیک شہر سرمور این دریا از کوہ برآمدہ بر
زمین مسطح میرسد ودرین مکان حضرت شاہجہان بادشاہ بر ساحل این بحر زخار دولتخانہ عالی
احداث فرمودند وامرایان والاشان ودیگر بندہاے بادشاہی ہریک در خور حالت ورتبت
خویش عمارت نمودہ ومعمورہ دل کشا برروے کار آمدہ مخلص پور موسوم گردید وحضرت
بادشاہ اکثر اوقات بسیر ان مکان فرحت نشان تشریف فرمودہ انبساط وافر حاصل مینمودند
وازہمین مکان شاہ نہر کہ نصف دریاے جمنا توان گفت براوردہ بدار الخلافہ

(۱) یکے

شاہجہان آباد بردہ اند کہ نفع بخش مزروعات اکثر پرگنات و طراوت رسان باغات حوالی
دار الخلافہ و فیض بخش کوچہ و بازار و رونق پیرائے دولتخانہ بادشاہی است و دریائے مذکور
بعد بر آمدن از کوہ اکثر محال را رونق دادہ پایان شہر شاہجہان آباد میرسد قلعہ ارک متضمن نشیمنہائے
دلکشا و عمارات امرایان برکناران واقع است و از انجا گذشتہ بمسافت پانزدہ فرسنگ
پایان شہر متھرا و گوکل و بندرابن میرسد بعدہ بمستقر الخلافہ اکبر آباد می آید درین مصر نیز عمارات
بادشاہی و خوانین بر ساحل دریاست و از انجا گذشتہ از پایان شہر و قلعہ اٹاوہ بعد ازان از
شہر کالپی روان می شود پس ازان بشہر اکبرپور زادوبوم راجہ بیربر اکبرشاہی می آید و عمارات راجہ
مذکور برفعت و وسعت و متانت برکنار واقع شدہ و دریائے چنبل نزدیک شہر اکبرپور
و دریائے بیتوہ و دوسان و دیگر دریاہا از جانب گوند وانہ آمدہ بتفاوت یکدیگر در جمنا واصل
میشوند و از انجا بمحال ملکوسہ گذشتہ پایان قلعہ الہ آباد بآب گنگ اتصال می یابد و دریں
گنگ از سرچشمہ ان ہیچکس واقف نیست اما اعتقاد اہل ہند انکہ از بہشت نازل میشود
و شرح ان در کتب قدیمہ معتبرہ مندرج ست بعد صدور از بہشت و نزول بر کوہ کیلاش و
بر آمدن از انجا در ولایت چین میرسد چنانچہ در شاہنامہ فردوسی مرقوم است کہ عمارات
سنگین شاہزادہ سیاوش بن کیکاوس شاہ داماد افراسیاب بر کنار گنگ بود بعد بر آمدن
از چین در کوہستان بدری ناتھ مے آید و مکان ہماچل (۱) یعنی محوطہ برف کہ اہل ہند گداختن
بدن عنصری در آن جا نجات اخروی میدانند چنانچہ پاندوان کہ مقتدائے اہل این دیار
بودند ابدان خود را بدانجا گداختہ اند در ہمین کوہ واقعست درین کوہستان سواحل دریا انقدر
بلند است کہ آب بدشواری بنظر در می آید و عبور کشتیہا نمی شود در اماکن مقررہ رسنہائے
سطبر بر اشجار ہر دو کنار محکم بستہ بطرز قنطرہ تعبیہ میکنند و از بالائے آن آمد و شد مردم
می شود و آن را بزبان این دیار جہنکہ گویند و طوائف انام از اطراف ممالک کہ بقصد طواف
بدری ناتھ میروند و چنین قنطرہ گاہے ندیدہ اند از عبور آن خوف مندمی باشند و بیمناک
میگذرند القصہ ان دریا از کوہ بدری ناتھ بر آمدہ پایان شہر سری نگر بمسکن مرزبان
ان ولایت می رسد و از انجا جاری شدہ از پایان ڈہکی کیش گذشتہ در مکان ہردوار از
کوہ بیرون می آید اگرچہ بموجب کتب معتبرہ دریائے گنگ از آغاز تا انجام معبود است

(۱) ہماچل ؛

اما هردوار را از جمیع امکنه بزرگ تر نوشته اند و هر سال در روز تحویل آفتاب به برج
حمل که ان را بیساکهی گویند خلایق از هر طرف آمده ازدحام میکنند خصوص در سالی که مشتری
در برج دلو میرسد وان را کنبهه نامند و بعد دوازده سال می آید عالم عالم طبقات خلایق از
مسافتهاے بعیده رسیده هجوم می نمایند و دران مکان اغتسال و خیرات اموال و تراشیدن
موے سر در بعضے از مثوبات و انداختن استخوان مردگان درون گنگ رستگاری اهل ممات
می پندارند و اب ان را بطریق ارمغانی بدور دستها می برند طرفه تر انکه اگر سالها در ظرف بماند
بد بو و دگرگون نشود و بے شایبه تکلف اب خوشگوارش مانند دل اهل دلان از کدورت
پاک و بسان ضمیر مقبلان فیض ناک در عذوبت و شیرینی باب کوثر دم مساوات میزند
و در لطافت و گوارائی باب سلسبیل پهلو می زند و از کمال نزاهت با جمیع امزجه سازگاری
مینماید و فواید بسیاری از و بر روے کار می آید یعنی سقیم المزاج را صحت و شفا و بیماریهاے
مزمن را فایده دوامی بخشد صحیح المزاج را فربهی و تندرست را فرحت بظهور می آرد و معده
غلیظ را صفائی و آتش غریزی را فروغی میدهد اشتها را افزایش و قوت باه را اعانت میکند
روے کهربائی را لعل گون و چهره زعفرانی را ارغوانی می سازد زهے دولت که سلاطین
هندوستان و امراے والاشان بهر جا که باشند اب گنگ میخورند بالجمله این دریا بعد
برامدن از هردوار بمحل بارهه سادات رسیده پایان قصبه هستناپور که در زمان سابق
دارالسلطنت بود چند فرسخ در عرض و طول آبادی داشت میرسد و ازانجا نزدیک قصبه
گده مکتیسر وانوپ شهر و کرنباس و سورون و بداؤن که اکثر مشهور است و در قنوج که شهر
قدیم است رسیده رونق افزای اندیار می شود و ازانجا جاری شده بعد گذشتن از
سینورا[1] ج پور و کجوه و مانکپور و شهزادپور و دیگر محال پایان قلعه اله آباد میرسد و دراینمکان
دریاے جمنا با چند دریاے دیگر آمده ملحق میگردد و سی کروهی ان شهر بنارس می آید و از
نزدیک چنارگده و چند محال دیگر گذشته تا رسیدن پایان بلده پتنه هفتاد و دو دریاے
کشتی رو از جانب کوه جنوب و شمال آمده بتفاوت یکدیگر جابجا اتصال می یابد و داخل دریاے زخار
ناپیداکنار میگردد و این همه دریا بگنگ موسوم می شود و ازانجا بجهانگیرآباد و اکبرنگر[2]
عرف راج محل و مقصودآباد و میرداد پور و خضراباد گذشته پایان شهر جهانگیرنگر ڈهاکه میرسد

---

(۱) سراج پور (۲) اکبر پور

وبعد فرسنها دو بخش می شود یکی بسوی مشرق رفته پدماوتی نام یافته به نزدیک بندر چاتگانون بدریای شور حاصل میگردد و دیگری رو بجنوب آورده سه لخت میشود یکی را سرستی و دویمی جمنا و سیومی راگنگا نامند و سویمی هزار شعبه شده نزدیک بندر ساتگانو بدریای عمان می پیوندد سرستی و جمنا نیز همانجا اتصال می یابد واز سیاحان ممالک چنان استماع یافته که در بدایت برآمدن دریای گنگ از کوه و غایب شدن بدریای شور مردم سکنه کنارش جمیع تمرد و فساد اندیشه و دزد و قطاع الطریق خونخوار و خلق آزار هستند ازانجاکه از غسل این دریا گناهان ازبدن مردم جدا می شوند و همانا که آن عصیان بطریق تناسخ برکنارش در پیکر او میان توالد یافته مصدر این نوع امور مذموم میگردند بالجمله درین صوبه آب و هوا باعتدال نزدیک وکشت کار بارانی و سیلابی و بعضی جا چاهی و برخی جا کاشت سه فصله می شود و میوه ایرانی و تورانی و هندوستانی گوناگون وگلهای بویا فراوان و عمارات عالیه از سنگ و خشت میگردد وجانب مشرق صوبه اکبر آباد و مغرب صوبه لاهور و جنوب اجمیر و شمال کوهستان کمایون از پلول جانب اکبر آباد تا لودیانه ساحل دریای ستلج طول صد و شصت کروه واز سرکار ریواری تا کوه کمایون عرض صد و چهل کروه واقع است سرکار شاه جهان آباد و سهرند وحصار فیروزه و سهارن پور و سنبهل و بداون و ریواری و نارنول هشت سرکار مشتمل بر دو صد و بست و نه محال و هفتاد و چهار کرور و شصت و سه لک و سی و پنجهزار دام داخل این صوبه است

صوبه مستقر الخلافه اکبر آباد

آگره دهی بود از توابع پرگنه بیانه سلطان سکندر لودی در زمان فرمان دهی خویش آن را مکان دلکشا دانسته تختگاه مقرر کرد و شهری مطبوع طرح انداخت پس ازان آن شهر به بادل گڈه مشهور گشت وبعد آن حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه آن را وسط ممالک محروسه تصور فرموده قلعه سنگین باستحکام اساس نهاد و بی همتا مصری اکبر آباد نام بوسعت و فسحت آباد گردید که جهان دیدگان چنین قلعه متین و شهر بزرگ کمتر نشان دهند آب جمنا تا چهار کروه ازمیانه شهر میگذرد و بهر دو طرف عمارات عالیه وکاخهای دلفریب تعمیر یافته و مردم هر جنس و هر دیار درو آباد و کالای هفت کشور خرید و فروخت می شود وگوناگون میوه خصوص خربوزه ایرانی و تورانی و رنگارنگ گلها و برگ تنبول بس شایسته بهم می رسد

وہوائے دل کشا دارد اگرچہ نادرہ کاران ہر پیشہ وکاریگران ہر فن در صنعت خویش ممتاز اند
اما کار چوب طلا ونقرہ بر چیرہ و دیگر پارچہا نادر میباشند و از ممالک دور دست تاجران آنرا خرید
می برند وتمتع یاب میشوند القصہ این مصر بجمیع خوبیہائے آراستگی دارد و اکثر مزارات اولیائے
عظام وفضلائے کرام در دست مقبرہ منورہ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ وحضرت
شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ در نزدیکی آن مصر واقع ست بیانہ در پاستانی زمان
سترگ مصری بود قلعہ مستحکم دارد سابقاً اسیران عصیان ہندرا دران قلعہ نگاہ میداشتند
نیل وحنا بس گزین می شود وانبہ بعضی قریب یک سیر پیدائی دارد سیکری نام دہی از توابع
بیانہ بود دوازدہ کروہی اکبرآباد حضرت محمد اکبر بادشاہ باشارہ زبدہ اولیائے کرام شیخ سلیم
قلعہ سنگین وعمارات متین ومساجد و مدارس وخوانق احداث فرمودہ بفتح پور موسوم کردہ از تخت گاہ
قرار دادند وپیوست ان کولابیست بزرگ در عرض طول دو کروہ کہ خلایق ازاں فیض میگیرند
وصفہ والا مینار عالی وآویزہ گاہ فیلان وجولانگاہ بر کنار ان واقع است ودران نزدیکی کانی
است از سنگ سرخ ستونہا وتختگاہ و دیگر مطلوبہ عمارات بہر اندازہ کہ خواہند ازاں بر می
آید گوالیار از نامور دژہاست خوش آب وہوا متانت وحصانت آن مشہور زندانیان منسوب
سیاست را درون آن نگاہ دارند خوش زبانی باشندگان ونغمہ سرائے خنیاگران وجادو نغمی
سرایندگان ودلفریبی شاہدان آنجا مشہور ودران دیار چند جا کان آہن واقع شدہ ودران شہر
مزار شیخ محمد غوث است کہ در زمان خود رتبہ ولایت داشت کالپی شہریست بر ساحل دریائے
جمنا خوابگاہ بسیار اولیاست نبات آنجا مشہور[1] ودر تودہ بہم غاریست کہ کان مس وفیروزہ دارد
اما خرج بر دخلش فزونی میکند متھرا شہریست پاستانی بر کنار دریائے جمنا زادگاہ سری کشن
ودر ہندوانہا شرافت آن بسیار نوشتہ اند واز آغاز آفرینش پرستشگاہ دانند اکنون معبد
کیشورائے مشہور وآنرا بحکم عالمگیر بادشاہ انداختہ مسجد مقرر کردہ اند بر روئے دریائے جمنا
عبد النبی خاں فوجدار زینہ زیبا التعمیر نمودہ زیب افزائے شہر وفیض بخش شہریان شدہ وآن
مکان را بسرانت گوبند وبیز در وسط شہر مسجد عالی احداث نمودہ اسم خویش روشن ساخت
قنوج پاستانی شہریست بر کنار دریائے گنگ آب وہوا ومیوہ خوب دارد ودر مکن پور تابع
پرگنہ بلہور سرکار قنوج خوابگاہ شیخ بدیع الدین المشہور بشاہ مدار دشہبازاست کہ از

[1] بلہور

اولیاے بزرگ ہند بود وخلایق کثیر از خاص و عام باینجناب اعتقاد دارند و در سالی یکمرتبہ طوایف انام از ممالک دور دست باعلمہاے زرین آمدہ و ازدحام می کنند و نذرات می گذرانند و چند روز ہجوم مردم و تماشاے غریب میشود و در زمان سلطان ابراہیم شرقی در ۸۲۰ھ ازانجا مطلبی در اصل کم شدہ و گزین ترین این صوبہ دو دریاست یکے جمنا کہ تفصیل ان سابقاً تحریر در آمدہ و دیگرے چنبل کہ از حاصل پور تابع مالوہ برامدہ و از بیست کروہے اکبرآباد و حدود بہدا ور و محال سرکار ایرج گذشتہ نزدیک اکبرپور تابع کالپی بدریاے جمنا داخل میشود القصہ این صوبہ شرقی گہاتم پور شمالی دریاے گنگ جنوبی چندیری غربی پلول واقع است دراز از گہاتم پور تابع الہ آباد تا پلول معمولہ صوبہ شاہجہان آباد صد و ہفتاد کروہ و پہنا از قنوج تا چندیری مضاف صوبہ مالوا صد کروہ سرکار اکبرآباد و باری و الور و تجارہ و ایرج و کالپی و سہندوں و قنوج و کول و بروہ و تندا ور و گوالیار وغیرہ چہاردہ سرکار مشتمل بر دو صد و شصت و ہشت محال و نود و ہشت کرور و ہژدہ لک و شصت و پنجہزار و ہشتصد دام داخل این صوبہ است ◆

صوبہ و سبعہ فیضہ الہ آباد

در کتب ہندی نام این صوبہ پراگ می نویسند و در عرف ترپنی نیز گویند درمیان دریاے جمنا و گنگ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ قلعہ سنگین باستحکام تمام و گزین کاخہا اساس نہادہ و شہری طرح انداختہ الہ آباش موسوم فرمودند و حضرت شاہجہان بادشاہ در خلافت خود بالہ آباد مامور فرمودند دریاے گنگ و جمنا پایان قلعہ باہم می پیوندد و چشمہ از قلعہ برامدہ بدریاے مذکور واصل میشود در عرف ان را سرستی گویند بدین جہت اینمکان را ترپنی نامند یعنی اتصال سہ دریا اما در کتب ہند برامدن سرستی ازانجا مندرج نیست و دران قلعہ درختی است متقدمین کران را اکہی برگویند یعنی پایدار و در ہندی نامجات می نگارند کہ ان درخت دایما برقرار است و تا انقراض عالم بے زوال خواہد بود بفرمودہ حضرت نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ ان را قطع کردہ تا بہ آہن پیمان محکم نمودہ بودند بحکمت ایزدی ان درخت ازان تا بہ آہن سر برآوردہ بالاے گرفت القصہ اہل ہندان مکان را معبد متقدمین و شریف ترین و بادشاہ معبدہا می دانند و در ایام زمستان کہ آفتاب بہ برج جدی میرسد و ان را مکر گویند طوایف انام از اطراف گیتی آمدہ ہجوم می کنند و تا یک ماہ اقامت ورزیدہ و ہر روز غسل می پردازند و ہر کدام بقدر امکان

بفقرا و مساکین خیرات میدهند و نیز مبلغی سراسامی بسرکار بادشاهی ادامی سازند چون بپوند عنصری
گسیختن درینجا نیک میدانند ازینجهت در پیشین زمان بعضی مردم بقصد رستگاری آخرت و
حصول مامول و آرزوے دیگر خویشتن را در اره میدرا ور دند در عهد سلطنت حضرت شاهجهان
بادشاه این عمل منع کردند سی گروهی آن شهر بنارس که در هندی تا هیا بارانسی نوشته اند چون
درمیان دریا برنه واسی واقع شده بدین تقریب بدان نام مشهور و کاشی هم نگاشته اند شهریست
متقدمین کمان آسا اباد و دریائے گنگ بسان زه میگذرد و آن را بمهادیو منسوب کرده پرستش
گاه قدیم میدانند و معدن فضیلت و جامع فضلاے مدرسه طلبه علم هند است برهمنان
ارباب فضل و بیدخوانان صاحب حال و قال توطن دارند و از ممالک دور و نزدیک برهمنان و
برهمن زادگان بقصد تحصیل و تکمیل علوم دران مصر جامع اقامت می گیرند مستفید و مستفیض می
شوند و اکثرے از آزادگان و وارستگان بتوفیق ایزد سبحان ترک علایق دنیوی نموده بآرزوے
تهی کردن قالب که در کتب سلف رستگاری عقبیٰ نوشته اند توطن گزیده بیاد رب العباد اشتغال
دارند و نیز پیران کهن سال و مریضان گسسته امال باراده مردن رسیده جان بجان آفرین میدهند
و پیوست انمکانی است برکناره دریاے گنگ هرگاه که مشتری به برج اسد میرسد کوهچه از میان
دریا پدیدار گردد تا یک ماه بپاید و مردم فراوان پرستش میکنند و ان نمودار یست از بدایع قدرت
ایزدی چناده سنگین دژیست بر فراز کوه در بلندی و استواری کم همتا دریاے گنگ از پایان
گذرد و در نزدیکی ان گروهی سراپا برهنه در صحرا بسر برند و به تیراندازی و نخچیر افگنی روزگار
گذرانند کالنجر قلعه ایست سنگین بر کوه آسمان سا سرآغاز ان کس نگوید و دران چشمها بر جوشند
و فراوان کولاب دارد و معبدگاه بهیرون که شگرف داستانها ازان برگذارند در دست و پیوست
ان درخت زاریست بس انبوه انبوس و میوهاے خودرو و بسیار فیل صحرائے ازان جنگل بدام اورند
و نزدیک ان کان اهن است و از بعضی جا الماس ریزه بدست اید و مردم ان دیار بجوهریابی میشوند
جونپور بزرگ شهریست سلطان فیروزشاه ان را در زمان فرمان روائی خویش بنام سلطان محمد فخرالدین
جونا بنی عم خود اباد کرده چون در میان متمردان واقع شده فوجدار انجا را دایما بگردن کشان آماده
محاربه باید بود و خونریزی و سفاکی باید نمود القصه تمام این صوبه اب و هوا سازگار و گوناگون گل و
میوه خصوص خربوزه و انگور فراوان و گشت کار گزیده شود و موتیه کمیاب و جواری و باجره ناپدید و
پارچه جهونه مهرگل و غیر ذلک نیک پیدا گردد و همین دریاے گنگ و جمنا فارند و کین و سرجو و

وبهره وغیره است طول از سنبهل جون پور تا کوه جنوبی صد و شصت کروه عرض از گذر چوسا دریائے گنگ تا گهاتم پور صد و بست کروه شرقی صوبه بهار غربی صوبه اکبر آباد شمالی صوبه اوده جنوبی باندوگڈه و سرکار الهٰ آباد و جون پور و غازی پور و بنارس و چناده و کالنجر و کورا و مانکپور غیره شانزده سرکار مشتمل بر دو صد و چهل و هفت محال و سی و هفت کرور و شصت لک و شصت و یکهزار دام داخل این صوبه است ؛

صوبه اوده

اوده شهریست بزرگ و متقدمین ان را در هندی نامجات اجودهیا گویند زادگاه راجه رام چند نوشته اند و بستن او قنطره بر روے دریائے شور و رفتن در لنکا با عساکر بیشمار بوزنه و خرس و کشتن راون مرزبان انجا و آوردن زوجه خود را که در قید راون با عصمت و عفت محفوظ بود مشهور است و تاریخ راماین در شرح شگرفکاریها و عجایب کارنامه اوست واز یں رو کران شهر نگاه راجه رام چند بود از گزین معابدی دانند و یک کروهے ان دریائے گهگهر بدریائے سرجو پیوسته پایان قلعه میگذرد و در سواد شهر خاک بیزی میکنند و طلا بر می گیرند و دران شهر تربت شیث بن حضرت ادم و ایوب پیغمبر علیهم السلام زیارت گاه اهل اسلام است و در رتن پور مزار کبیر یافنده است که در زمان سلطان سکندر لودی در بنارس از کثرت یاد در البلاد از شهرستان صوری راه بدار الملک معنوی برده بود و بسا اسرار معرفت و دقایق رموز حقیقت در اشعار هندی از و در طوایف انام خاص و عام یادگار بهرایچ شهریست بزرگ متقدمین بر ساحل دریائے سرجو سواد و شش بس دل کش تربت سالار مسعود از خویشاوندان قریب سلطان محمود غزنوی در جب سالار برادر سلطان تغلق شاه و پدر سلطان فیروز شاه والی هندوستان درانجا است طوایف انام از دور دستها با علم زریں بزیارت می آیند و انجمنها می آرایند و فراوان نذوری گذرانند و در نزدیکی شهر موضعی است دو کون از دیه با نزدار الفلوس و از شمالی کوهستان فراوان چیزها بر پشت آدمی و بر اسپ کونت بار کرده می آند طلا و مس و سرب و مشک و قطاس و عسل و چوک ترش که از آب ترنج و لیمون بجوش آورده بر ساخته روئ بنا دکه در هندی بکهر گویند و اتار دانه و زنجبیل و فلفل دراز و کهربا و ریوند و ونگ هندی و نمک و انگوزه و زهر مهره و شیشه دوا و فند و موم و پشمینه و باز و بحره و شاهین و باشه و دیگر اشیائے

کوہستان دران موضع بفروخت میرود و چندماه علی التواتر مجمع عظیم می شود و سوداگران از
اطراف آمده خریداری میکنند و بہره یاب می شوند نیمکہار نام ور قلعه ایست بزرگ دریای
گودی پایان ان میگذرد و نزدیک ان حوضی است منسوب به برہما از درونه چنان بر جوشد
وگردش نماید که ادمی دروفروشدن نتواند و ہرچه در اندازند بیرون افتد وان را از معابد بزرگ
دانند و کتب ہندی که از گردش چرخ دوار و انقلاب ازمنه دا دواره و بعدم نہاده بود
عابدان دانشور بمقتضاے روشندلی و فرط آگاہی برکنار ان حوض بتازگی بمنصه ظہور اورده
فیض رسان عالمیان شده اند دران نزدیکی کولاب است سرچشمه تنگ ابی نیک که بدریاے
گودی پیوندد و یک گز پہنا و چہار انگشت ژرف برہمنان بید خوان افسونہا خوانده پرستش
گری نمایند بقدرت قادر مطلق حقیقی ناگہان از ریگ پیکرہا دیو پدید آید و مردم مشاہده
امر شگرف کنند و زود ناپدید گردد و ہرچه از برنج و غیر ذلک اندازند اثری از و نماند و پیوست
ان سرزمین است وان را چرمتی خوانند در جوشش ہوا شعله آتش خود بخود بر افروزد و
شگفت افزاید لکھنؤ بزرگ شہریست برکنار دریاے گودی شیخ میناکه مردم راگمان ولایت
بدوست درانجا اسوده اند و سوریج کنڈ معبدیست از دور دست خلایق بران فراہم آیند قصبه
بلگرام خوش آب و ہواست اکثر مردم انجا خوش فہم و سرود سرا ہستند و درانجا چاہی است
ہرکه چہل روز علی الاتصال اب ان اشامد شناسای و حسن منظری افزاید القصه تمام انصوبه
آب و ہوا خوش و گل و میوه فراوان دارد و کشت و کار خوب میشود خاصه برنج سکہداس و
مدہکر و جہنوه در سپیدی و تازگی و خوشبوئی و گوارائی کم ہمتا شالی سه ماه پیشتر از ہمه جا ہندوستان
بکارند و آغاز خشکی سیلابہا از دریاہا برخیزد و اب زمین ہا را فرو گیرد و ہرچند آب افزاید ساق
شالی نیز فزایش پذیرد و دراز گردد و اگر پیش ازانکه خوشه گیرد سیلاب جوش زند بار نیارد و
گاؤمیش صحرائی فراوان شود چون دشت و صحرا زیر اب آید جانوران صحرائی به پشتہا برایند
و مردم از گوناگون شکار عشرت اندوزند بزرگ دریاے سرجو و گہگر دسئی و گومتی و رودیست
طول این صوبه از سرکار گورکہپور تا قنوج صد و سی کروه و عرض از شمالی کوه تا سد جہت تابع
اله آباد صد و پانزده کروه خاور رویه صوبه بہار باختر قنوج شمالی کوہستان جنوبی مانکپور و
سرکار اوده و گورکہپور و بہرایچ و خیرآباد و لکھنؤ پنج سرکار مشتمل بر یک صد و نود و ہفت محال
و بست و شش کرور و چہل و پنج لک و چہل ہزار دام داخل این صوبه است

صوبه بهار عرف پتنه

نه دارالحکومت این صوبه است مصریست بزرگ برساحل دریائے گنگ بیشتر عمارات
خال پوش باشد که بزبان ان دیار کهپریل گویند سی کروهی این مصر جانب جنوب دامنه کوه
معبدگاه است که اہل ہند از دور دستها رسیده بارواح نیاگان فرو رفته خیرات دهند خصوص
رچله دی که آفتاب به برج قوس برسد بیشتر مردم دران مکان میرسند و روح نیاگان را از
خواندن افسونها و رسانیدن غله و اب خشنود می سازند واین عمل را از عبادات وحسنات خود
بتنگاری فرو رفتگان میدانند پیوست ان کان سنگ مرمر است از و زیورها برسازند و کاغذ
رب شود در سرکار مونگیر از دریائے گنگ تا کوه دیوارے سنگین کشیده اند وان را سرحد بنگاله
رشمارند و درین سرکار در دامن کوه بیج ناتهه مکانی است منسوب بمهادیو امری عجیب بظهوری پیوندد
رباعث حیرت ظاهر بینان میتواند بود یعنی درون معبدگاه درختی پیپل واقع شده که از آغاز
پیدای ان ہیچکس نشان نمی دهد از خدمه ان معبد ہرکس را باخراجات لابد احتیاج می افتد خود را
زخوردن واشامیدن باز داشته زیران درخت نشسته بحصول مامول بجناب مهادیو مناجات
مینماید بعد دو سه روز ازان درخت برگی مخطوط بخط ہندی رقمزده کلک غیب متضمن تنخواه
سلغی برائے خواهش گر بجانب یکے از سکنه اکناف گیتی صادر می شود هرچند که مسکن ان پانصد
روه باشد اسم او و فرزندان او و زوجه و اسم پدر وجد او و سمت وملک و وطن و دیگر علامات
صحیحه او از خط ان برگ ظاهر میگردد و رئیس و خدمه مطابق ان بر کاغذ جداگانه نوشته میدهند
وان را ہندوی بیجناتهه گویند و خواهشگران ہندوی را گرفته بموجب علاماتی که دران نوشته
مندرج است بمکان مرقومه میرسد وان شخص که به ہندوی مینویسند بلا عذر وحیله زر واصل
میسازد چنانچه برنگارنده این صحیفه زنارداری ہندوی بیجناتهه آورده بود سعادت خود دانسته
ادائے زر کرده زناردار را خشنود گردانید عجب تر آنکه دران معبد غاریست رئیس خدمه در
سالی یکمرتبه روز سیورات یعنی شیوبرت دران غار میرود واز درون ان خاک برداشته بهر یک
از خدمه میدهد بقدرت قادر مطلق بقدر نصیب هرکدام ازان خاک طلا می شود تربهت از دیربا
دار علم وجامع ہندی فضیلت است اب وهوا گزین دارد حشرات انجا تا یکسال دگرگون نشود
و خوش مزه مانند شیر فروشش اگر اب بشیر امیزد از غیب گزندی باو رسد گاو میش چنان شود

کران را شیر نتواند شکار کرد هنگام بارش اهو وگوزن وشیر بسبب کثرت اب یک جا بابادی در اید مردم بچالش گری وصید افگنی نشاط برگیرند در سرکار چنپارن تخم ماش در زمین نار انده بریزند وبی رنج کشت کار بروید ودر جنگل فلفل ودراز بسیار میشو در رهتاس قلعه ایست بر فراز کوه اسان سار دشوار گذار ودوران چهار ده کروه وبران کشت کار شود فراوان چشمه برجوشد ودر هرجا چهار گز بر کنند اب پدید آید وکولاب ها بهنگام بارش افزون از دولیست و بشارها چشم وگوش برافروزد القصه در صوبه تابستان بس گرم شود وزمستان نزدیک باعتدال وبیش از دو ماه بجامه پخته داز احتیاج نبود وریزش ابر شش ماه شود وهمه سال این مرز از کثرت دریاها سبز وشاداب باشد وباد تند بوزد وگرد بر نخیزد وکشت کار گزیده شود خاصه شالی در خوبی وچیدگی کم همتا کساری نام غله بسان مثر هندوستان بکار برند ورنجوری اورد ونیشکر فراوان گزیده باشد برگ تنبول خصوص مگهی بسیار نازک وخوش رنگ وبی جرم وخوشبو ونیک مزه ومیوه فراوان خصوص کتهل چنان بزرگ باشد که یک کس بدشواری بردارد وچکند نام گلی است مانند گل دهاتوره بس خوشبوی جای دیگر نشان نمی دهند شیر بس گزیده وارزان بود واسپ وشتر کمیاب وفیل شایسته بسیار بهم رسد وبز بربری وخصی بس گزین واز غایت فربهی نیارد راه رفت بچارپایی برداشته برند طوطی وخروس جنگی نام ور شود وگوناگون شکار نشاط افزا واقسام پارچه پیدای باید وششیه زرافشان گونه گونه برسازند اگرچه دریاها بسیار است اما گزین ترین گنگ گویند دریای سون از جانب جنوب می آید وچشمه ان وچلا وزبده از یک بوته نزدیک گده جوش برزنند زبده بجانب دکهن روان شده وسون وچلا بدین سمت آمده بگنگ واصل شده وسرجو از کوه شمال آمده نزد منیر بگنگ پیوندد وگندک نیز از کوه شمال می آید ونزدیک حاجی پور داخل گنگ می شود هرکه اب ان نبوشد گلو اماسد ورفته رفته برابر نار جیل شود وان را جاغور گویند خاصه خوردان را وتا چهل کروه ازان دریا سالگرام بزید وان سیاه سنگیست از مظاهر ایزدی وفراوان گونه باشد نام علحده علحده برگویند وپرستشگری کنند کرمناسا از کوه جنوب روبه رسیده درگذر چوسا بگنگ اتصال یابد ان را نکوهیده شمرند ودر وقت عبور ازان دریا احتیاط بکار برند تا قطره ازان آب ببدن نرسد پن پن از جنوبی کوه برآمده نزدیک پتنه بگنگ درمی شود وگویند که هفتاد ودو دریای کشتی رو تا بلده پتنه از جانب جنوب وشمال آمده بگنگ اتصال یابد وخورد رودها از شمار بیرون نیست طول این صوبه از گدهی تا رهتاس صد وبست کروه وعرض از ترهت تا شمال کهار صد ود

کروه خاور رویه بنگاله غرب رویه اله اباد و اوده و شمال و جنوب کوه بزرگ سرکار بهار و حاجی پور
و مونگیر و چنپارن و سارن و ترهت و رهتاس و غیره هشت سرکار مشتمل بر دو صد و چهل محال
و سی و هشت کرور و هفت لک و سی هزار دام داخل این صوبه است ۞

صوبه عمده بنگالا

دارالایالت این صوبه شهر ڈهاکه که جهانگیرنگر است وسعت و فسحت کمال دارد و بخوبی و لطافت
درچند کروه اباد و اسباب و اشیای هفت کشور از و پیدا و مردم هر قوم از هر ملک در و ساکن
نام اصلی این ملک بنگ بود چون فرمانروای پیشین بسبب کثرت آب در هرجای خیابانی به
پهنای بست درعه و بلندی ده درعه بسته اند وان را ال نامند به پیوستگی ان بنگالا
زبان زد افاق گردید هوا گرما باعتدال نزدیک و سرمایش کم و میانه ثور شروع بارش شود تا شش
ماه ریزش گردد و زمین ها باب فرو شود وان خیابان بیرون اب بماند بیشتر کشت کار شالی است
و چندین گونه شود اگر از هر یکدانه بگیرند سبوی بزرگ برامود گردد و در یک قطعه زمین شالی سه بار
کارند و درووند و کم تر گزند رسد و چندانکه اب افزاید بیشتر ببالد و خوشه باب درنشود چنانکه کارا گاهان
یک خوشه را شصت دست اندازه برگرفته اند رسم ضبط و غله بخشی نیست ادای مال واجب بی نسق
است رعایا در سالی هشت ماه محصول را پایه پایه ادا سازند و مراسم فرمان پذیری بجا ارند بیشتر خورش
برنج و ماهی بود و گندم و جو و جز ان گوارا نیاید بلکه رسم نان خوردن نیست با دنجان و سبزی و برنج
پخته و راب سرد نگاه دارند وان را روز دوم غذا کنند نمک بسیار عزیز باشد و از دور دست اورند
دگران فروشند و گل و میوه فراوان و فوفل چنان شود که از خوردن ان لب ها سرخ گردد الماس
و زمرد و عقیق و ابریشم از بنادر فراوان اید بنگاله لیشب درست سازند و لختی چنان کنند که
در یکی پنجهزار روپیه بخرج رود و دیر بپاید و برخی حصیر انچنان باشد که از ابریشمی بهتر نماید
و بوریا بافند که ان را سیتل پاتی گویند و دران ولایت آمد و شد بر کشتی است خاصه هنگام
بارش و در خشکی به سنگاسن که در ره نوردی درون ان نشستن و دراز کشیدن و خوابیدن شایستگی
بود و بهر و بر فرازان جهت تابش و بارش گزین سرپناهی برسازند و سواری فیل هم عشرت دهد و
اسپ سواری کم و دران ملک مدار کار بر زنان باشد مرد و زن برهنه باشند و خوجه سرا بیشتر

ازین دیار براید و سہ گونہ می باشد اول صندلی او را ہر سہ عضو از بیخ برند و ایلسی نیز گویند دویم
باندامی قدری الت فعلی داشتہ باشد سویم کافوری خصیتین او را در ہنگام خوردی بمالش نابود گردانند
یا برارند و چنان برگذارند کہ جز ادی ہر جاندارے کہ خصی شود سر کشی از و فرو نشیند و ادم زا درا
بیفزاید چنانچہ از زشت خوئی و بدگوئی خواجہ سرایان پیداست **لکھنوتی** شہریست باستانی
نخستین دار الملک بود حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ در زمانے کہ دران ملک نزول
اجلال فرمودند ہوائے ان را خوش فرمودہ بہ جنت اباد موسوم نمودند قلعہ بس استوار دارد
شرقی ان کولابی است بزرگ اگر در بند او شکستی برود شہر اب در شود سرکار **سلہٹ** درونہ کوہہا
ستیر انجا مشہور و میوہ سون ترہ نام نارنگی رنگ لیکن از و بالیدہ تر و بس شیرین و چوب
چینی فراوان و درخت عود افزون در انجام بارش ان درخت را بریدہ بر زمین اندازند بعد چند
گاہ اندازہ خامی و پختگی گرفتہ اورند و درین دیار خواجہ سرایان بسیار تر سازند و در سرکار
گھورہ گھاٹ ابریشم و پارچہ تاٹ بند و اسپ گوت و خواجہ سرایان فراوان بود و ہندی
میوہ بسیار و سرکار **بگلا** بر ساحل دریائے شور است در حواشی قلعہ درخت زار یست سر آغاز
ماہ ہلالی تا چہار دہم دریا بموج خیز در اید و امواج بسان کوہ برخیزد و نموداری شگرف و
تماشائے عجیب شود و از پانزدہم تا اخیر ماہ پایہ پایہ بکاہد و نزدیک ان **کامروپ** است
کہ ان را کانرو گویند و حسن ظاہری زنان انجا بس فراوان خصوص جادوگری و طلسم سازی و سحر
و شعبدہ پردازی از اندازہ بیش و شگرف داستانہا برگذارند یعنی بہ نیروی جادوگری خانہ برارایند
ستون و سقف ان از ادم برسازند و ان ادمیان زندہ باشند و مجال دم زدن و حرکت ندارند
و نیز بقوت سحر سازی از ادم چارپایہ و پرندہ برسازند تا ادم را بسان وحش دم و گوش برارند و ہر
کرا خواہند تسخیر قلوب نمودہ در فرمان خویش ارند و از جنبش و ارامش افلاک گرانی و ارزانی غلات
و درازی و کوتہی عمر ہر کدام اگہی دہند ان ابستن تمام شہور را شکم دریدہ فرزند بیرون ارند و برانید
احوال مولودی برند و دران حدود شگرف درختی است چون بہ برند شیرین ابی از و تراود
و تشنگان را سیراب سازد و درخت دیگر است کہ انبہ و نیز انگور بیار اورد و دران دیار
گلی است کہ پس از برکندن افزون از دو ماہ پژمردہ نشود و رنگ و بو زایل نگردد و دانہ حمایل
برسازند پیوست ان ولایت اسام است بسیار وسیع مرزبان انجا راجون روزگار سپری گردد
خاصان او مرد و زن گشادہ پیشانی زندہ فرو شوند و ہر کہ وارث نداشتہ باشد جمیع احوال

باو مدفون کنند و در نزدیکی ان ولایتی است که ان را مہاچین گویند از شہر خان بالغ که دار الملک
این ولایت است تا دریائے شور بمسافت چہل منزل رودی بریده اند و ہر دو کنار بسنگ
و چونه بر اورده سلطان سکندر رومی ازین حدود بان دیار رفت سیر تمام ان ولایت نموده براه
دریا بر امد و بموجب امر سلطان سکندر حکما و الا دانش طلسمی پنجه دست ادم بر روے دریائے شور
نہاده اند که چون جہاز انطرف میرود باشاره منع می کند که بدین سمت میا درمیان مشرق و جنوب
فراخ ملکی است ارخنگ نام بندر بکالو از دست فیل بسیار شود و سفید فیل ہم پیدا ی یابد
و اسپ و شتر و خر گران ارز دگاو و گاومیش اصلا نبود و جانوریست ابلق که ازین ہر دو بہره دارد
و بگونا گون برآید و شیر او بخورند کیش ساکنان ان بر خلاف ہند و مسلمین است خواہر خود را بلکه توام
را بزوجیت برگیرند و تنہا از مادر حقیقی پرہیز دارند دانش کیش ریاضت اندیش را والی گویند
از تہدید او بیرون نشوند رسم الیست که در دیوان زنان سپاه حاضر شوند و مردان بکورنش بیایند
بیشتر سیاه فام و کوسه باشند و نزدیک ان ملکی است که ان ماچین خوانند یک سوئے ان ولایت
خشکی است کان یاقوت و الماس و طلا و نقره و مس و نفط و گوگرد دران و ساکنان ان ولایت
را بقوم مگهه بر سرکان اویزش رود القصه این ولایت بغایت وسعت دارد گزین ترین دریائے
گنگ است درستایش ان کتابها نوشته اند دویم برہم پوتر است از خطا بکوچ اید و از انجا
سرکار بار و بار را سیراب سازد و بشور دریا در شود طول این صوبه از بندر چاٹگانو تا گڈہی چہار صد
کروه و عرض از شمالی تا پایان سرکار مدارن دو صد کروه مشرق رویه دریائے شور غرب صوبه
بہار شمال و جنوب کوه کلان سرکار تانده و فتح اباد و جنت اباد و سلیمان اباد و بنگالہ تا جہور
و پنجره و بار بک اباد و بار و بار و سنار گانو و سلہت و چاٹگانو و شریف آباد و سلیمان آباد و گہورا
گہات و مدارن وغیره بیست و ہفت سرکار مشتمل بریک ہزار و یکصد و نه محال و چہل و شش
کرور و ہشت و نه لک دام و چہار ہزار و دو صد توپ و چہار ہزار و چہار صد کشتی داخل این
صوبه است ❖

صوبه عشرت سرشت اودیسه

بیست و نه قلعه پخته دارد و اب و ہوایش سازگار است ہشت ماه بارش و سه ماه زمستان و
یک ماه تابستان شود و میوه و گل فراوان باشد خاصه گل نسرین بس نازک و خوشبو و کیوره

صحرا صحرا برگ تنبول گوناگون و بیشتر کشت کار شالی و خوراک مردم برنج و ماهی و بادنجان و
سبزی است شبانگاه پخته نگاهدارند و روز دیگر غذا کنند و بر برگ درخت تار بفولادی قلم
نامها نویسند و خامه بشت برگیرند و کاغذ سیاهی کمتر بکار برد و خوجه سرا درین دیار نیز بر سازند
دیار چه گزین بهم رسد و داد و ستد بکودی شود ان ریزه خرمهره سفید است که از شور دریا پدید آید
چهاران را گنده نامند بر سمت جنوب و ساحل دریاے شور در شهر پرسوتم پور تبخانه جگناتهه است
که راجه اندرمن احداث نموده و تاریخ بناے ان زیاده از چهار هزار سال ظاهر می شود و پیوست
ان تبخانه ایست منسوب بآفتاب خراج دوازده ساله ان ملک بران خرج شده بود و بلندی دیوار
صد و پنجاه دست و پهناے نوزده دست است سه دروازه دارد و دور بینان دشوار پسند
از دیدن ان بحیرت در شوند و در نزدیک آن ملکی است تریاراج که مردان زنان اساتن بصندل
آلایند و زیور بر بندند و زنان جز ستر عورت نپوشند و بسیاری پوشش از برگ درخت سازند
و یک زن در هفته چند شوهر برگیرد و زنان ان ملک در وقت مجامعت بسان مردان بالا شوند
و مردان را زیر کنند و همه کار و بار مردان را زنان سازند بمحاربه و مجادله پردازند و کشت کار کنند
طول این صوبه یکصد و بست کروه و عرض صد کروه سرکار جلیسر و بهدرک و کتک و کلنگ
دنڈامپت و غیره پانزده سرکار مشتمل بر دو صد و سی و دو محال و چهل[1] کرور و یک لکهه و پنجهزار دام
داخل این صوبه است •

صوبهٔ خجسته بُنیاد اورنگ آباد

از بعضی تواریخ بمطالعه درآمده که در ازمنهٔ سابقه این شهر به دهار انگر می مشهور بود و بعد ازان دیوگیر
مشهور گشت چون سلطان محمد فخر الدین جونا والی دهلی تمام ملک دکن بضبط در آورد قلعه دیوگیر را
دولت آباد نام نهاده دار السلطنت مقرر گردانید بعد سلطان محمدان ولایت بالکل از تصرف
فرمان روایان دهلی بدر رفت بعد سه صد سال در عهد خلافت حضرت شاهجهان بادشاه قلعه دولت آباد
بتسخیر درآمد چون حضرت اورنگ زیب عالمگیر در ایام شاهزادگی بصوبه داری دکن تعین گردیدند
در نزدیکی قلعه مذکور در مکانی که قصبه کهرکی[2] بود شهر اورنگ آباد طرح انداخت و بے شائبه تکلف
شهریست در غایت وسعت و مصریست در نهایت فسحت هوایش بسان هواے بهشت دلربا

---

(۱) چهل کرور و چهل و یک لکهه دام • (۲) کرکی •

معتدل و بگرد او ایام بہار اروے بہشت فرحت بخش جان و دل باد ش چون باد بہاری طرب انگیز و بہجت افزاوبش مانند نثار بادہ قوت دہ و راحت پیرا ہر فصلش ہمچو فصل گل تازگی اور روزگار دہر جوش سرمایہ ارایش ربیع و بہار زمستانش ہوائے نوروزی وارد تابستانش بہار ربیع بروی کار اور واز اغاز جوزا لغایت سنبلہ چہار ماہ ریزش ابری شود واز ہر قسم میوہ در کمال عذوبت پیدا ئے یا بد بعضی میوہ نوعیت کہ در ولایت دیگر نباشد و گونہ گونہ گلہائے معطر در باغات و صحر است کہ بشمار در نیاید وغلات ان قدر وافر کہ دایماً نرخ ارزانی دارد وانواع اقمشۂ بہا وجواہر وزواہر گران قیمت و اقسام نوادر سواحل وبنادر ونفایس بحر و براز ان مصر بہمرسد وسکنہ ان خوش باش ونیکو معاش وصاحب ثروت ودول وارباب نعم وتمول و حسن ودلاویز نازنینان وجمال دلفریب مہ جبینان تحریر در نگنجد طول صد وپنجاہ کروہ وعرض صد کروہ ہشت سرکار مشتمل بر ہشتاد محال وپنجاہ ویک کرور وشصت ودولک وہشتاد ہزار دام داخل این صوبہ است ✦

صوبہ برار

ملکی است میان دو کوہ جنوبی آب وہوا وکشت کار نیکو[1] ارد درین ملک چودھری را دیسکھہ وقانونگو را دیس پاندی ومقدم را پتیل وپتواری را کل کرنی[1] گویند فیل صحرائے فراوان باشد پتنار گدھ سنگین قلعہ ایست بر پشتہ سہ طرف ان را دو رود بگرفتہ کہیرلہ حصار یست سنگین بر زمین در میان ان کوہچہ ایست بدو نمایش کنند در چہار گردہی چاہی است استخوان ہر جانداری کہ در وافتد سنگ شود نزدیک میل گدہ چشمہ ایست در وچوب وجزان ہر چہ افتد سنگ شود ودر بیراگدہ کان الماس است وپارچہ صورت ناک نیک بافند ودر اینداور ونرمل کان فولاد جزان وسنگین اوند ہائے دل گزین تراشند وشگفت خروس چنانکہ استخوان وخون سیہ فام باشد وان مرغ را کرک نات گویند لب یار بزرگ پرستش گاہ است آنرا بشن گیا گویند واین حوضی است چشمہ وار بس ژرف بعد از وپہنا یک کروہ وگرداو بلند کوہ اب شود دارد ایہا گینہ وصابون وشورہ از وپدید آید وفراوان محصول بر دہد ودران نواحی میمون باشد ودرین صوبہ بسیار رود ہاست بہترین گنگ گوتمی کہ ان را گوداوری گویند گنگ ہندوستان را بہا دیو نسبت مید ہند واین را بگوتم کہ عابد مشہور بود شگرف افسانہای

[1] کرکی

او برگذارند وپس نیایش کنند از کوه سہا نزدیک ترنبک برجوشد و از ولایت احمدنگر گذشته
به برار درآید و به تلنگانه رود و در انطرف بدریاے شور درشود چون کوکب مشتری به برج اسد آید
مردم از دور دستہا اجتماع عظیم کنند و این مجموع در اطراف ممالک مشهور است و دیگر تاپی و
تپتی است بہر دو نیز نیایش کنند دیگر پورنا از نزدیک دیولگانو ترا ود و دیگر سران دوازده کروه بالاتر
از چشمه تاپی برآید دیگر منیا نزدیک دیولگانو جوش برزند القصه طول این صوبه از پتاله تا ہیراگده
دو صد کروه و عرض از بیدر تا ہندیه صد و ہشتاد کروه خاور رویه ہیراگده باختر مهکرآباد و
شمالی ہندیه جنوبی تلنگانه ده سرکار مشتمل بر دو صد محال و شصت کرور و ہفتاد و دو لک و ہفتاد
ہزار دام داخل این صوبه است ٭

صوبه خاندیس

برہان پور مصریست بزرگ دار الملک این صوبه بر ساحل دریاے تپتی گوناگون مردم صنا
ہنر در آباد و در حواشی ان باغات دل کشا فراوان صندل و عود و انواع میوه گوناگون گلہاے
پیداے یابد و در تابستان گرد بسیار برخیزد ٭ در بارش گل و لاے فراوان بود کشت کار بیشتری
جواری و در برخی جا شالی و برنج گزیده شود و برگ تنبول بسیار و پارچه سر یصاف و الفه و بهیرون
نیک بافند و چانگ دیو[1] دہیست نزدیک او دریاے تپتی و پورنا با ہم پیوندد و ان مکان را
بزرگ نیایش گاه دانند و چکرتیرتهه خوانند و بالجمله درین صوبه رود بار فراوان گزیده ترین تاپی از میان
برار و گوندوانه برجوشد و پورنا نیز از ہمانجا برخیزد و دریاے گرنی و تپتی نزد چوپره با ہم اتصال برگیرد
دان پکل را بزرگ دانسته مردم از دور دستہا به نیایشگری آیند این ولایت بنام غریب خان مرزبان
خاندیس مقرر کرده بودند در عہد خلافت حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه چون قلعه آسیر
به شمشیر ہمت شیخ ابو الفضل علامی تسخیر در امد و ان ولایت بشاہزاده دانیال خلعت ودیم حضرت
بادشاه مرحمت گشت بر وفق حکم معلی بدانديس موسوم گردید اکثر زمین داران این صوبه کولی
و بهیل و گوند طول از بورگانو کر ہند یه پیوسته است تا تانگ که متصل بولایت احمدآباد است
ہفتاد و پنج کروه و عرض از جامود پیوست به برار تا پال که بمالوه اتصال دارد پنجاه کروه خاور
رو یه برار و باختر و شمالی مالوه جنوبی جالنه و پنج سرکار مشتمل بر یکصد و دوازده محال و چهل و چہار

---

(۱) چانگ دیو ٭

کرور و سی و شش لک و نوزده[1] هزار دام داخل این صوبه است +

صوبه مالوه

اوجین شهریست بزرگ باستانی تختگاه راجه بکرماجیت که تا حال در هند وستان سنه او
مینویسند دران عصر بود و وسعت که دران وقت بوده بسیار از بیار نوشته اند دریاے شیوپرا
پایان او میرود و گزین پرستشگاه برشمرند و شگفت انکه گاه گاه موجه شیر برزند و مردم اوند ها
از و پر اموده اورند و بکار برند و بقدرت الهی بارها چنین بظهور امده **چندیری** از بزرگ شهرهاے
باستانی است قلعه سنگین و سیصد و هشتاد و چهار بازار و سیصد و شصت فراخ سرا و
دوازده هزار مسجد دارد و گوناگون مردم در وا باد **توهن** قصبه ایست بر ساحل دریاے توا زبده چشمه
ابی در و نمودار گردد و بتخانه ایست بزرگ اگر در و نقاره نوازند اواز بیرون نشود و هیچ کس نشنود
مندو شهریست سترگ دور قلعه او دوازده کروه و مناره هشت منظری در میان د. زمان سابق
چندگاه دار الحکومت بود عمارات عالیه یادگار پیشینان و مزارات سلاطین خلج در و دست شگفت
انکه گنبد مزار سلطان محمود پور سلطان هوشنگ در تابستان اب تراوش نماید و مردم بدو گروند و
گویند که دران دیار سنگی پدید آمد که هر چه از فلزات بدو رسد زر گردد وان را بزبان هند پارس
گویند **دهار** قصبه ایست در زمان پیشین تختگاه راجه بهوج و دیگر فرمان روایان والا شکوه بود
القصه درین صوبه آب و هوا معتدل است در زمستان بجامه پخته دارو تابستان باب شوره
احتیاج کم شود و چهار ماه بارش لختی بسردی گراید و شبها بالاپوش ارزو افتد زمین این صوبه
نسبت بمرزهاے دیگر لختی بلند و همه کشت پذیر و هر دو فصل گزین شود گندم و خشخاص و نیشکر
و انبه و خربزه و انگور بهتر شود و در بعضی جا خصوص در حاصل پور تاک در سالی دو مرتبه بر دهد
و برگ تنبول عجایب باشد و در اکثر بیابان فیل فراوان که و مه فرزندان خود را تا سه سالگی افیون
بخورش دهند و جمیع مردم دکشاورز و بقال و اهل حرفه و صناع و غیر ذلک بید ست افزار
جنگ نباشند و گزین دریاے این صوبه نربده و سپرا و کالی و سنده و بتیم و گودی و شیوپرا
است و در هر دو سه کروه رودے بس صاف و سبک و بر کناره هر یک بیدها خودرسته و
گلهاے رنگین و خوشبو و سنبل و در صحرا اکولا بهاد درخت دارها و سبزهاے فراوان طول این

---

(1) چهار کرور و سی و شش لک و نوزده هزار دام +

صوبه از پایان گذه تا باسواره دو صد و چهل کروه و عرض از چندیری تا ندربار دو صد و سی کروه شرقی باندهو غربی گجرات و اجمیر شمالی نرور جنوبی بگلانه سرکار اجین درایسین و چندیری و سارنگپور و بیجاگذه و مندو و گاگرون و کوبری دهندیه وغیره دوازده سرکار مشتمل بر سیصد و نه محال و سی و شش کرور و نو لک و هفتاد هزار دام داخل این صوبه است +

صوبه دار الخیر اجمیر

اجمیر شهریست قدیم و مصریست باستانی پیوست ان قلعه بهتلی یادگاریست از راجه بهتل فراز کوهچه بسیار دشوار گذار و پیوست شهر کولابی است اناساگر سه کروه مدور و بس ژرف بسیاری جانوران ابی نهنگ وغیر ذلک درو و عمارات بادشاهی بر کنار آن و مزار پر انوار خواجه معین الدین چشتی علیه الرحمته درون شهر بر دامن کوه بر ساحل کولاب جهالره واقع است این خواجه پور غیاث الدین حسن از زبده سادات حسینی است در سال پانصد و سی و هفت هجری در قصبه سنجر از دار سجستان سعادت ولادت یافته و در پانزده سالگی پدر بزرگوار ایشان انجهانی شد ابراهیم قندوری راکه از نزدیکان درگاه الهی بود برو نظر افتاد جذبه الهی درگرفت درحبت وجوی رهنموی گرویده و در هرون تابع نیشاپور بصحبت خواجه عثمان چشتی رسیده بریاضت اشتغال ورزید و در بست سالگی از شیخ عبد القادر گیلانی یعنی حضرت میران محی الدین قدس الله سره فیض اندوخت و در سنه پانصد و هشتاد و هشت هجری که سلطان شهاب الدین غوری فتح هندوستان کرده در دهلی آمده بقصد عزلت در اجمیر رسید و از دم گیری ایشان گروه(۱) گروه مردم بهره برگرفتند روز شنبه ششم ماه رجب سنه ششصد و سی هجری بملک تقدس خرامش نمودند مزار مقدس زیارت گاه خلایق است سه کروه اجمیر پهکر نام کولاب است بس بزرگ اندازه ژرفای ان را هیچکس نشان نمیدهد پرستش گاه متقدمین است و بموجب کتب هندوان را مرشد جمیع معبد تصور کنند و اعتقاد دارند که اگر شخصی غسل و طواف تمامی امکنه شریفه روی زمین کرده باشد تا انکه درین کولاب غسل ننماید ثمر ثواب نیست
چتور قلعه ایست مشهور از اعمال این صوبه کان جست در گوگنده توابع ان و معدن مس در چین پور علمه ماندل واقع است و ان قلعه در تصرف رانا بود حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه

(۱) گروه یا گروه +

خود تسخیر ان متوجہ شدہ بود محاربات و مجادلات بسیار فتح نمودہ چنانچہ این داستان مشہور است در زبان پیشین سردار انجار اول گفتند ے اکنون از دیر باز راناگویند و خود را از قوم گہلوت از نژاد نوشیروان عادل گویا نند چون نیاگ ایشان در موضع سیود انبگاہ ساخت از ینجہت الحال سیسودیا[1] مشہور شدند و برہمنی تیمارداری ایشان کردہ بود درینصورت برہمن نیز گویند و مقرر است کہ رانا را در وقت جلوس بر مسند ریاست قشقہ از خون ادم دہند در سانبھر نمک بس گزیدہ شود نزدیک شہر غدیر است بزرگ چہار کروہ طول و یک کردہ عرض اب این بغایت شور و درون غدیر بسیاری قطعات زمین بسان شالی مایہ است زمین را از کلند کندہ نرم کردہ از آب ان غدیر ملبب سازند بعد پانزدہ شانزدہ روز کہ زمین اب را جذب میکند تمام قطعہ زمین نمک امود می شود ان را از کلند ہا کندہ بر کنار انداختہ آب می پاشند خاک از و جدا می شود نمک صاف بر می آید نیلگون و سرخ و سفید می شود و چندین لک روپیہ را ہر سال بفروخت می رود و محصول ان بسرکار بادشاہی بضبط در می آید درین صوبہ اکثر بوم ریگستان و اب دور ے برآید مدار کشت کار بر ریزش ابر است جوار ے و باجرہ و موٹھ فراوان ہفتم ہشتم حصہ غلہ بدیوان میدہند نقدی رواج کم است و مزروعات ربیع قلیل زمستان نزدیک باعتدال و تابستان بسیار گرم اکثر جا کوہ جنوبی و جاہائے دشوار گزار و ساکن قوم کچھواہہ و راتہور و دیگر راجپوتان و سرکشی الجماعۃ اکثر از ریگستان است کہ چند در چند فرسخ اب ندارد و عساکر بادشاہی بسبب بے آبی یکبارگی نتواند در اماکن انہا رسید طول این صوبہ از انبر تا بیکانیر و جیسلمیر صد و شصت و ہشت کروہ و عرض از نہایت سرکار اجمیر تا بانسوارہ صد و پنجاہ کروہ مشرق رویہ مستقر الخلافہ اکبرآباد و غرب رویہ دیپالپور تابع ملتان شمالی قصبات شاہجہان آباد جنوبی گجرات احمدآباد و سرکار اجمیر و چتوڑ و رنتھنبور و جودہ پور و ناگور و سروہی و بیکانیر ہفت سرکار مشتمل بر یکصد و بست و سہ محال و پنجاہ و پنج کرور و سہ لک[2] و شصت ہزار دام داخل این صوبہ است +

صوبہ دار البرکات[3] گجرات

از تواریخ ولایت گجرات خصوص از تاریخ سلطان بہادر شاہ والی ان ولایت چنان مطالعہ

(۱) سیسودیا۔ (۲) پنجاہ کرور و سہ لک و شصت ہزار دام۔ (۳) نزہت آباد +

درآمده که در زمان باستان تختگاه شهر پتن و چندین چانپانیر بود و چون سلطان احمد بن سلطان محمد بن سلطان مظفر شاه در سنه هشتصد و دوازده هجری سریر آرای فرمانروائی گشت بر کنار دریای سابرمتی قلعه متین و عمارات نوآئین و شهری بوسعت طرح انداخت و با حمداباد موسوم گردانیده دارالسلطنت مقرر ساخت و چون او مدت سی و دو سال دستشاه فرمان روائی کرد در ایام حکومت خویش بابادی و معموری ان کوشید از نیجهت شهری عظیم گردید و بیرون ان سیصد و شصت معموره بر نمط خاص که هر یک را پوره گویند اباد گشت و ناگزیر[1] شهرها در هر یکی پیدا هزار مسجد و خانقاه و مینار با کتابهای شگرف در وست و در پوره رسول اباد مزار شاه عالم بخاریست که بولایت شهرت داشتند و طوایف انام از مریدان و معتقدان بجا ابست القصه درین مصر سقف خانها بیشتر کهپریل و دیوار از خشت و چونه و برخی از عاقبت بینی سنگین بنیاد نهاده و دیوار کاواک برسازند و نهانی راه میگذارند که در وقت ضرور ازان راه بدر رفته نجات خود نمایند و بعضی ارباب متمول ته خانه درست ساخته تمام عمارت خانه را از چونه و گچ آنچنان تعبیه کنند که آب باران پاک و صاف در ته خانه که بیان حوض میسازند میرسد وان را بزبان آن ملک تانکه گویند و تمام سال ان آب میخورند نقاشان و خاتم بندان و دیگر هنرپیشگان بیر صدف را چنان کار بندند که خط خوش نمودار گردد و قلمدان و صندوقچه و جزان برسازند و زرتاری پارچه از چیره و فوطه و جامه دار و مخمل و زربفت و تات بند و غارا گزیده بافند و گوناگون قماشش روم و فرنگ و ایران را تقلید نمایند خصوص قطنی نیکو بافند و بدور دستها بارمغانی برند و شمشیر و جمدهر و کهپوه و تیر و کمان شایسته سازند خرید و فروخت جواهر و زواهر بسیار شود و نقره از ولایت روم و عراق آورند در خوش هوائی و یافت گزیده کالای بی همتاست سه کروهی احمد آباد بتوه[2] قصبه ایست دلکشا خوابگاه اکثر اولیای خصوص مزار قطب عالم پدر شاه عالم بخاریست پارچه باندازه دست بران افتاده بعضی چوب و بعضی سنگ و بختی آهن تصور کنند و شگرف داستانی برگذارند پتن شهریست باستانی در سوالف ایام تختگاه سلاطین انولایت بود دو قلعه متین دارد یکی سنگین و دیگری خشتی دران سرزمین گاو گزیده پیدا ئی یابد چانپانیر گزین دژیست بر کوهچه نیکروه بلند چند دروازه دارد یک جا قریب شصت گز بریده تخته بند گردانیده اند و هنگام کار بردارند چند گاه تختگاه بود[illegible] از تا مور

---

(۱) پاکیزه تر (۲) بتوره.

بنادر است و چند بندر دیگر از توابع او دریائے تپتی نزد او بگذرد و ہفت کروہے بدریائے شور
در شود گوناگون میوه خاصه اناناس فراوان و گلہائے رنگارنگ وافر و تیل خوشبوئے ہرگونه گزین پدید
آید قومی زردشتے کیش از فارس آمده بنگاه ساخته ہنگامه آتش پرستی بآئین خویش گرم دارند
میان سورت و بندر بارکوہستانست آبادان را بگلانه گویند ولایت معموره خوش آب و ہواست
انواع میوه خاصه شفتالو و سیب و انگور و اناناس و انار و ترنج و انبه خوب شود و ہفت قلعه
نامور دارد از انجمله سالیر و مولیر مشہور و زمیندار از قوم کھواہا راتہور است بہروچ قلعه گزین دارد
و دریائے نربدا از پایان گذشته بدریائے شور پیوندد و از بنادر مشہور است و چند بندر دیگر
باو متعلق گوناگون پارچه بافند خصوص انچه مشہور و بازرگانان باطراف گیتی برند سرکار سورتھ ملک
جداگانه بود مرزبان آنجا پنجاه ہزار سوار و یک لک پیاده داشت بفرمان روائے احمدآباد نیایش
بجی کرد خانخانان اکبرشاہی آن ملک را بوافتی در ضبط در آورد از بندر گوگہه تا بندر ارامرا صد و بست
و پنج کروه طول و از سردہار تا بندر دیو ہفتاد و دو کروه عرض دارد ہوائے او سازگار و
میوه و گل بسیار از بسیار و انگور و خرپوزه نیز میشود و این ولایت نه تخت است و ہر جا
الوسی جداگانه از افزونی درخت زار و درہم پیچیدگی کوہستان طریقه گردن کشی دارند جونه گڈه
سنگین وثزیست در نہایت متانت و حصانت سلطان محمود والی گجرات بعد محاربه فراوان
آن را بزور گرفت و نزدیک آن قلعه دیگر احداث کرد گرنال قلعه بالائے کوه فراوان چشمه دارد
و بزرگ معبدیست نیز در نزدیکی آن رود بہادربا دریائے شور پیوندد و ماہی چنان نازک شود
که اگر زمانے در تاب آفتاب نہند بگدازد و دران نواحی شتر و اسپ گزیده شود **سومنات**
پرستشگاه قدیم و در اکناف شہرتی تام دارد و سه کروہی آن دریائے شور است پنج بندر باو متعلق
و چشمه سرستی از نزد او برآید و آنمکان را از بزرگ ترین اماکن شمارند مشہور است که پیش ازین که
قریب پنجہزار سال میگذرد و پنجاه و شش کرور اوم از قوم جادوان درمیان دو دریا که سرستی
و ہرن باشد خندا خند بادیده در افتاده فروشدند و در نیم کروہے سومنات سبہالکا مکانی
است بزرگ سری کشن را از دست صیادی تیر بپا رسیده و بر کناره دریائے سرستی زیر
درخت پیپل انجہانی شدند آن را پیپل نیز گویند و بزرگ معبد دانند در قصبه **مول** معبدیست
منسوب بمہادیو و ہر سال پیش از برسات در روز معین جانوری که بزبان ہند سنگہه[1] گویند

---

(۱) مکہه یا پنکہه ؟

پدید آید اند کی خورد و از کبوتر و بوئے گندہ دہر نگ سفید و سیاہ بر فراز معبد نشیند و عشرت کنند و بغلطد و نقد زندگانی بسپرد وان روز مردم شہر فراہم آمدہ گوناگون خوشبوئے بسوزند و از مقدار سپیدی و سیاہی او اندازہ بارش گیرند از سیاہی باریدگی و از سفیدی خشکی تفول کنند پیوست ان **دوارکا** کہ ان راجگت نیز گویند معبدیست مشہور چون سری کشن از متہرا برامدہ دران مکان رفتہ توطن گزیدہ بود ازینجہت بزرگ نیایش گاہ دانند نزدیک ان قصبہ **کاتھی** است مسکن قوم اہیر از کیش ہنود خارج اند پختہ ہمہ کس بخورند حسن فراوان دارند چون حاکم نو درانجا میرسد پیمان بر میگیرد کہ از ناپارسائی زنان مواخذہ نکند ان زنان اختیار آبادی میکنند والا قصد برامدن دارند و ترک وطن میسازند متصل ان زمینی است بدرازی نود کروہ پیشتر از موسم باران دریائے شور بجوشد وان زمین را فرو گیرد چون بارش فرو نشیند رفتہ رفتہ ان زمین خشک گردد و نمک فراوان شود و کچھ ولایتی است جداگانہ عرض و طول ان دو صد و پنجاہ کروہ مغرب رویہ سند است و بیشتر ریگستان شتر و بز بسیار شود اسپ تازی نژاد ان ولایت مشہور است گویند بازرگانی براہ دریائے اسپان عربی می اورد ناگہان جہاز بر شکست و صد اسپ او بر تختہ بکنارہ برامدہ درین ولایت رسیدہ تا حال نسل ان اسپان دران حدود است القصہ درین صوبہ ہوا معتدل بیشتر ریگستان است و کشت کار جواری باجرہ و مدار خورش بران مزروعات ربیع کمتر شود گندم و دیگر غلات از مالوا و اجمیر و برنج از دکن اورند پیرامون مزروعات و باغات ز قوم برنشانند و حصاری حصین بر دی کار اید درین صورت این دیار دشوار گذار است و از انبوہی درخت بشکار عشرت نتوان کرد از افزونی درخت انبہ وغیرہ یک بستان توان شمرد و از پتن تا برودہ صد کروہ انبہ زار است و شیرین بر دہد برخی از خامی شیرینی اورد و انجیر گزیدہ شود و خرپوزہ در زمستان و تابستان بہم رسد انگور گل بسیار در صحرا یوز فراوان کہ ہر سال در دام اورند و بصید فنگی اموزند گاوان دیار در خوش منجی و تنومندی و نیکو رفتاری و تیزروی مشہور است جفتی پانصد روپیہ و افزون ارزد و ہمہ روز پنجاہ کروہ در نوردد گزین رودہائے ان ولایت سابرمتی و باترک دہندی و نبدہ و تپتی و سرستی وہرن است و دو چشمہ الیست کہ ان را جمنا و گنگا گویند طول این صوبہ از برہان پور تا دوارکا سیصد و دو کروہ عرض از جالور تا بندر دمن دو صد و شصت کروہ مشرق رویہ خاندیس و مغرب رویہ دوارکا کہ بر ساحل دریائے شور است و جنوبی کروہ بہر جا پویہ سنگی دارد

شمالی جالور وایدر جنوبی بندر دمن وکهنبایت سرکار احمداباد وپتن وناندوت وبهروچ وبروده وچانپانیر وگودهره وسورتهه واسلام نگر عرف بارنه سرکار مشتمل یک صد ونود وهشت محال سیزده بندر وپنجاه وهشت کرور وسی وهفت لک ونود هزار دام داخل این صوبه است +

صوبه ٹھٹھه

درین ولایت در پاستان زمان برهمن اباد نام شهری بزرگ تختگاه بود قلعه ان هزار وچهار صد برج داشت هریک بفاصله یک طناب بعد ان ادپور پایه تخت گردید از برج وباره ان فراوان نشان دهند پس ازان دیول اکنون ٹھٹھه ودیبل دارالحکومت است شهری بزرگ جامع جمیع اشیا خاصه مرواریداجناس بنادر فراوان ودرین ولایت سوم بخش از کشاورز برگیرند وکان نمک واهن فراوان محصول دهره ورشش کروهے کان سنگ زرد است بقدر بایست دراز وکوتاه بریده بکار عمارت برند اکثر مدار برکشتی است وبسیار گونه باشد از خورد وبزرگ چهل هزار خواهد بود وشکار گورخر ونیز خرگوش وکوته پاچه وخوک وماهی فراوان مدار خورش بر برنج وجغرات وماهی است وماهی ساقاق ساخته وکشتیها را براموده به بنادر واطراف برده سود برگیرند وازروغن برکشند وبکار کشتیها آید وقسمی از ماهی است که ان را پلوه گویند بخورش مزگی ولذت بخشی کم همتا از دریائے شور در سند آید وان را بدام اورند غیر ازین دیار جائے دیگر ان ماهی نشان ندهند وجغرات گزیده شود تا چهار ماه مزه ان برنگردد وگل فراوان ومیوه گوناگون خاصه انبه خوب شود در صحرا خربوزه خورد بهم رسد جگرخواره این دیار مشهور ترفی الآفاق است بنظر وافسون جگر مردم خصوص جگر طفلان بربایند تخصیص در وقت طعام خوردن برهمه کس بنظر او زیاده دخل دارد وبعضی گویند که او را گاه گاه حالتی رو دهد بر هرکس که نظر انداز دبیخود گردد دران حال جگرش بربایند وبهم پشتگان بخش کرده بخورد وپیمانه زندگی ان بیخود لبریز گردد وجگرخواره هرکرا بخواهد مانند خود سازد وپاره ازان بخورش در دهد و افسون براموزد وبرگفتار که جانداری درنده صحرائی است سوار شود وبقوت افسون او را رام گرداند واز دور دستها خبر اورد وچون گرفتار آید دانندگان ساق پایے او شگافته

---

(۱) اسروہے +

دانه بسان انار دانه برارند و بخوردن افت رسیده دهند بقدرت الهی بهی[1] یابد و این جگر خوارگان نوعی
جادو و افسون میدانند اگر سنگ اسیا بگلو بسته در دریا انداخته شوند فرو نمیشود و در آتش نمی سوزند
اما دانایان کار چون میدانند که یکی ازانها را ازین روش باز دارند بر هر دو شقیقه او داغ می
نهند و چشم ان را بنمک انباشته در خانه تا چهل روز او بخته دارند و طعام بے نمک بخورش
دهند و برخی افسون خوانند ازین عمل از جگر خواره افسون خود فراموش می شود و از روش خویش
باز می آید و جگر خواره اکثرے از زنان می باشند و بعضے مرد و اسیب این خدا ناترسان
به چشم خود دیدم که جگر طفلان نونهال باغ زندگی را بر بایند اگرچه این خدا فراموشان در هر بلاد می
باشند و اما در بلاد تهتهه بیشتر باشند هفتاد کروہے تهتهه **هنگلاج** مکانی است منسوب
درگا میان شمال و غرب نزدیک دریائے شور از دشواری راه بیابان و نایابی آب و رهزنی قوم
بهیل رسیدن هر کس دران مکان دشوار است مگر بعضی از فقیر خاصه شناسی سراپا برهنه
اختیار گرسنگی و تشنگی نموده درانجا رسیده پرستش گری نمایند و درآمد و شد که زیاده از پانزده روز
می کشد تصدیعه بسیاری می یابند[2] سرکار **سیوستان** تابع این صوبه است برکنار دریائے سند
و درین حدود کولابی است بزرگ دو روزه راه درازدان را مچهور خوانند و بر فراز آب زمینها
ساخته برخی از ماهی گیران سکونت دارند و زندگی خود به بیشتر ماهی گیری بسر برند چنانچه در ولایت
کشمیر نیز بر روے اب دل زمین میسازند و درین صوبه از حدود ملتان و اوچ تا تهتهه و کچ مکران
شمال رویه کوهہائے خارا بلند و مساکن اقوام بلوچ و بعضے افغان و جانب جنوب از اوچ
تا گجرات کوه هائے ریگ و مواطن گروهی که بنگاه رئیس انها جیسلمیر است و از دیگر اقوام اچهوت
و از بهکر تا نصیر پور و امرکوت مردم سیسوده[3] و جاریجه و دیگران توطن دارند و بزرگ ترین
دریائے سند است بازرگانان از ملتان و بهکر اموال و اثقال براه دریا بر کشتیها به تهتهه می برند
بلکه مسافران و متردوان بل عساکر گران بدان راه دریا بجانب تهتهه میروند کم وقتی خواهد بود که
براه خشکی لشکرهائے گران بر... نوردان طرف شوند اما از دشواری جنگل و نایابے آب تصدیعه
می کشند طول این صوبه از بهکر تا کچ مکران دو صد و پنجاه کروه و عرض از قصبه بدین تا بندر لاهری
صد کروه شرق رویه گجرات احمداباد غرب رو کچ مکران شمال بهکر جنوب دریائے شور سرکار
تهتهه و سیوستان و نصیر پور و امرکوت چهار سرکار مشتمل بر پنجاه و هفت محال و پنج بندر...

(۱) اشتها (۲) می نمایند (۳) سوده

وچہل و نہ لک و ہفتاد و ہزار دام داخل این صوبہ است +

صوبہ دار الامان ملتان

صوبہ دار الامان ملتان از شہرہائے پاکستان است و قلعہ خشتین دارد و ہر گونہ مردم در آباد
و گوناگون اشیائے ہر دیار بہ بیع و شرا میرو و اسپ تازی نژاد براہ قندہار از عراق سوداگران
مے ارند و دران شہر بفروخت می رود و ہوائے زمستان باعتدال نزدیک تابستان گرما
افراط دارد و بارش کم و اہل ان زبان لاہور و سندہ امیختہ دارند قالی و شطرنجی گلزار و چہینت
بہ تقلید بندر نیکو سازند و درون قلعہ خوابگاہ شیخ بہاء الدین ذکریا المشہور بمخدوم العالم واقع است
و بر مزار مظہر انوار گنبد بلند از خشت و چونہ برافراختہ اند این شیخ پور شیخ وجیہ الدین محمد
بن شیخ کمال الدین علی شاہ قریشی در سال پانصد و شصت و پنج ہجری در کوٹ کرور سعادت ولادت
یافت در خوردسالی ایشان پدر بزرگوار رحلت نمود شیخ بدانش اندوزی اشتغال ورزیدہ
علوم رسمی تحصیل کردہ اختیار سفر نمود و بعد سیر ایران و توران در بغداد رسیدہ بشیخ شہاب الدین
سہروردی ارادت اوردہ و پایہ خلافت یافت شیخ عراقی و میر حسینی از و فیض برگرفتند و از بغداد
در ملتان رسیدہ اقامت ورزیدہ بسیاری از معتقدان ارادت اوردند و فیض یاب شدند با شیخ
فرید الدین گنجشکر فراوان دوستی داشت و مدتی باہم بودند ہفتم ماہ صفر سال ششصد و شصت
ہجری نورانی پیری نامہ سربمہر اوردہ بدست شیخ صدر الدین خلف ایشان بدرون فرستاد
حضرت شیخ ان نامہ را برخواند و جان بحق تسلیم نمود و از چہار کنج خانہ او از بلند شد کہ دوست
با دوست پیوست بسا داستان شگرف حیرت افزا از ان حضرت بر زبان صغار و کبار است
ثانی دیار شیخ صدر الدین عارف پور شیخ بہاء الدین ذکریا در سنہ ہفتصد و نہ ہجری رحلت نمود
شیخ رکن الدین پور شیخ صدر الدین عارف و شیخ یوسف کردیزی و شیخ موسیٰ گیلانی و شمس الدین
تبریزی و بسیاری از اولیائے دران شہر سعادت بہرا سودہ اند و مزار مظہر انوار ہر یک زیارت
گاہ خلایق است چہار کروہے ملتان جنوب رویہ سید زین العابدین پدر سلطان سرور است
در ایام تابستان مردم از اطراف برائے زیارت امدہ مجمع عظیم کنند و چہل کروہے ملتان
غرب رویہ دامن کوہ بلوچستان الطرف دریائے سندہ خوابگاہ سلطان سرور است
این سیدزادہ در اغاز بہ تائے بریاضات شاقہ و عبادات مالایطاق بر نفس امارہ زیان کارہ

غالب آمده و به برکات ان مرات ضمیر انجلا یافت و بانوار شمع عرفان شبستان باطن روشنی گرفت باتفاقی که رو داد بقوم جست کهوکهر آویزش گردید سلطان سرمد و میان دهو دا برا درش درجه شهادت یافتند بی بائی زوجه انحضرت تاب جدائی نیاورده رخت هستی بربست و میان راجا خلف ایشان که خورد سال و یتیم ماند نیز آنجهانی شده در دامن کوه مدفون شدند و بمزار شهید شهرت گرفت از اتفاقات حسنه تاجرے از قندهار بست(۱) ملتان می آمد چون نزدیک مزار مسطور منزل کرد ناگهان پائے شترش بشکست تاجر از بر داشت باران شتر عاجز آمده بمزار شهید نذر بست بارادت آلهی همان وقت پائے شتر درست شد و تاجر اعتقاد آورده نذر با یفا رسانیده محمل بر شتر بسته راهی گشت و این مقوله نادر در اطراف مشهور گردید و ازان زمان ان مزار بزرگ وار زیارت گاه خلایق گشت و علاوه ان سه کس یکے نابینا و دویم مبروص و سویمی نامرد مجاورت مزار اختیار کرده استدعا دفع علل خود نمودند بقدرت ایزدی نامرد رجولیت و مبروص تندرستی و نابینا بینائے یافت و موجب مزید اعتقاد طوایف انام گردید و این سانحه غریبه شهرت پذیرفت چون نابینائے مذکور راکاه و کلنگ در بادی النظر بنظر در آمده ان سه کس بدین نام مشهور شدند و اولاد انها را که مجاورت مزار دارند تاحال کاه و کلنگ نامند القصه عالم عالم طبقات خلایق از اطراف ممالک و اکناف گیتی بطواف ان مزار پر انوار رسیده نذرات میگذرانند و استدعائے حصول مرادات میکنند بحکمت ایزد جان بخش مرام(۲) خلایق حاصل میشود علی الخصوص در برامد ایام زمستان از هر طرف مردم بسیاری می آیند از شهر ملتان تا مزار که فاصله زیاده از چهل کروه واقع است تمام راه آدم اموه دی شود و هجوم خلایق دران راه انقدر میشود که بتحریر راست نیاید در قصبه اوچ خوابگاه شیخ جلال پور سید محمود بن سید جلال بخاری مشهور بمخدوم جهانیانست شب برات هفصد و هفت هجری بعرصه وجود آمد مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود است از شیخ رکن الدین ابوالفتح سهروردی نیز خلافت یافت و در دهلی شیخ نصیر الدین چراغ دهلی را دیده فراوان فیض اندوخت چهارشنبه عید قربان هفصد و هشتاد و پنج اینجهی پیکر بر انداخت درویشان ملنگ و دودائے سراپا برهنه از مریدان ان جناب در هر جانب هستند و ذکر جلی مینمایند و در شهر پتن عرف اجودهن سرکار دیپالپور خاور رویه ملتان خوابگاه شیخ فریدالدین گنجشکر پور جلال الدین سلیمان از نژاد فرخ شاه کابلی است

(۱) بدین سمت سے آید (۲) مرام بخش مراد۔

زاد بوم ایشان قصبه کهوتوال نزدیک ملتان واقع است در سر آغاز برنائی بدانش اموزی رسمی
سرگرم بود و در ملتان اتفاق خواجه قطب الدین محمد بختیار را دریافته فراوان فیض اندوختند
بهمپای ایشان در دهلی آمده بارادت کامیاب گشت و بعضی گویند که بدستوری خواجه از ملتان
بقندهار و سیستان رفت و بتحصیل علوم پرداخت بعد ان بملازمت خواجه در دهلی رسیده
سخت ریاضت ها و آویزش با نفس اماره نموده فیروزمند گشت و برخصت خواجه در قصبه هانسی
آمده اقامت ورزیده خواجه قطب الدین در وقت رحلت فرمود که خرقه و عصا وغیره انچه از پیر
رسیده بشیخ فرید الدین سپارند شیخ از اصغای این معنی از هانسی بدهلی امده امانت برگرفته مراجعت
نموده در پتن طرح اقامت انداخت و فراوان کسان از فیض بخشی ایشان کامیاب شدند چون
از برکات نظر کیمیا اثر ایشان تودهای خاک شکر گردید گنج شکر مشهور شدند روز شنبه پنجم محرم
سال ششصد و شصت و هفت هجری در پتن جهان ناپایدار را پدرود نمود القصه سرکار دیپالپور
تابع این صوبه است قوم وتو و دوگر و گوجر وغیر ذالک دران سرزمین سکونت دارند و بتمرد و
تفتن مشهور چون در ایام بارش دریای بیاه و ستلج در محال این سرکار رسیده بر سطح زمین
چند فرسخ در چند فرسخ پهن و عریض میگردد اکثر اطراف ان نواحی زیر اب می آید و هر سال
طوفان نوح دران نواح بظهور میرسد و بعد بدر رفتن اب از بس رطوبت و سیرابی در تمام ان سرزمین
جنگل انبوه سر برمی ارد حتی که پیاده بدشواری قطع راه میکند تا بسوار چه رسد بدین جهت ان دیار را
لکهی جنگل میگویند و مفسدان مسطوره بتقویت دریا که در اماکن و مساکن انها چند لخت شده
جاریست و پناه جنگل دشوار گذار که فرسخها طول و عرض دارد مصدر مفسدی و قطاع الطریقی و
دزدی میشوند و دست امرای بادشاهی بتادیب و تخریب انها نمی رسد و درین دیار زمستان
باعتدال و تابستان بافراط شود و در خریف زراعت جواری و در ربیع گندم پیدا میشود یاد غوب روه
ملتان در پنج کروهی ان روی اب چناب ولایت بلوچان است درین الوس دو رئیس هستند یکی
دوداے که یکصد و سی هزار سوار و پنجاه هزار پیاده با خود دارد و دیگرے هوت که بست هزار سوار و
سی هزار پیاده را سردار است و هر دو با یکدیگر تخالف و تنازع دارند و بر سر حدود آویزش کنند
واز قبول اطاعت بادشاهی واداے پیشکش مقرری خود را و ولایت را در امان میدارند و
وکلای هر دو کس در دار الحکومت ملتان حاضر بوده بتقدیم احکام بادشاهی و اقدام او امر صاحب
[illegible]

وامنیت از دزد و رہزن مشہور است گویند کہ ولایت ملتان درعہد خلافت سلطان علاءالدین ثانی والی دہلی از تصرف او بدر رفتہ بقوم لنگاہ تعلق یافتہ بود سلطان حسین لنگاہ فرمان روائے ملتان در زمان حکومت خود از کرور کوت تا مانکوت در جاگیر ملک سہراب وغیرہ بلوچان کہ از کیچ مکران نزد او رسیدہ بودند مقرر ساختہ بود اما درعہد خلافت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ راجہ تودرمل دیوان اعلی ان ولایت را بر بلوچان مسلم داشتہ درمیان خراسان وہندوستان یرک محکم مقرر ساخت ودر حدود وہر دو کشور رسد باستحکام انداخت جنوب رویہ ملتان بھکر قلعہ ایست متین وحصنی است حصین در باستانی نامہائے منصورہ می نویسند دریا سندہ با پنج رود پنجاب یکجائے گزیدہ در حواشی ان قلعہ میرسد و دو لخت شدہ دو حصہ جانب جنوب ویک حصہ طرف شمال قلعہ مسطور میگذرد حصانت ومتانت ان فی الاکناف مشہور است لشکر ہارا یکبارگی بر و دست یافتن دشوار دران دیار تابستان با فراط وباران کم شود میوہ گزین باشد میان سیوی و بھکر دشتی است فراخ ہنگام تابستان سہ ماہ سموم دارد چون دریائے سند درچند سال از جنوب بشمال گراید وابادی دیہات خراب سازد ازینجہت خانہ از چوب وخس ساختہ بسر برند ورواج عمارت پختہ وخام کم است طول این صوبہ از فیروزپور تا سیوستان چہارصد کروہ وعرض از خطپور تا جیسلمیر صد وبست وپنج کروہ و درازی از صدگہرہ تا کیچ مکران ششصد وشصت کروہ خاور رویہ پیوستہ بسرکار سہرند غرب رویہ کیچ مکران شمالی شورکوت جنوبی صوبہ اجمیر سرکار ملتان و دیپالپور و بھکر سہ سرکار شتمل بر نود و شش محال بست وچہار کرور وچہل وشش لک وپنجاہ وپنجہزار دام داخل این صوبہ است ٭

صوبہ دارالسلطنت لاہور

لاہور مصریست متقدمین برکنار دریائے راوی آبادی انرابہ لو خلف راجہ رام چند نسبت میدہند در بعضی تواریخ لہور ولہاور نیز مینویسند چون از گردش چرخ دوار بعد امتداد دوار در ارکان آبادی ان انہدام رو داد قلیلی نشان معموری ماند دارالحکومت این ولایت شہر سیالکوت گردید بعد ازانکہ سلطان محمود غزنوی فتح ہندوستان نمود ملک ایاز کہ منظور نظر سلطان و در خوبی وفراست بے ہمتا بود بہ آبادی آن شہر متوجہ شدہ قلعہ پختہ احداث نمود وشہری تجدید آباد گردید خسروشاہ و سلطان خسرو ملک پسرش از اولاد سلطان محمود بتازگی فتح این ولایت

کرده لاهور را دار السلطنت کردند وتا سی وهشت سال دار الحکومت اولاد سلطان بود وبعد ان احدی از سلاطین هند دران شهر اقامت نور زیده ابادی از رونق بر افتاد پس از مدت تاتار خان از امرائے سلطان بهلول لودی دار الحکومت نمود بعد ان کامران مرزا خلف حضرت بابر بادشاه دران مصر اقامت ورزیده باعث وفور ابادی گردید پس ازان حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه درعهد خلافت خویش به ابادی ان توجه فرموده قلعه متین(۱) شهر پناه و دولتخانه احداث نموده بتازگی رونق بخشید بعد ان حضرت نور الدین محمد جهانگیر بادشاه عمارت عالیه که بالفعل موجود است تعمیر فرموده مدتے از نزول اقبال ذریعه وفور رونق شدند واز عمارات منازل بادشاهزادگان وامرائے والاشان خصوص عمارت آصف خان عرف ابوالحسن بن اعتماد الدوله که بوسعت وفسحت بسیار است ازدیاد آبادی گردید ودر زمان حضرت شهاب الدین محمد شاهجهان روز بروز نموی افزود ودرعهد حضرت محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی چون دریائے راوی بجانب شهر رو نهاد واز صدمات ان باکثر عمارت و باغات آسیب رسید درسنه [illegible] جلوس والا برائے تعمیر بند مستحکم که سد انهدام عمارات تواند [illegible] بصدور پیوست فرمان پذیران بند بدرازی دو کروه باستحکام تمام بستند و محافظت شهر سد عالمگیری اساس سد سکندری بروے کار آوردند و [illegible] آراسته لب دریا را بمثال لب خوبان دلفریب ساختند و خوانین والاشان نشیمن هائے دلکشا ومنازل فرح افزا مشرف بدریا احداث نموده زینت افزائے شهر شدند واز ابتدائے سال چهارم لغایت حال که زیاده از چهل سال میگذرد ودر هر سال [illegible] تعمیر از [illegible] بادشاهی میشود وبرائے بندوبست مبلغی کلیه بخرج میرود بے شائبه تکلف شهریست بزرگ ومصریست سترگ در وسعت وآبادی وانبوهے مردم مانند این مصر کم نشان دهند گوناگون هنر پیشگان هر دیار وهرگونه صنعت گران روزگار سکونت دارند واجناس هفت کشور واشیائے بحر وبر بتجرید فروخته میرود اگرچه در هر کوچه وبازار مساجد بسیار از بسیار است اما برکنار دریا مجازی دولتخانه والا حضرت عالمگیر بادشاه مسجدی عالی از سنگ بنا فرموده اند که زیاده از پنج لک روپیه بران صرف شده دیگر در وسط شهر مسجد جامع وزیر خان عرف حکیم علیم الدین شاهجهانی بر رخساره مصر خال زیبا افتاده ودرین مصر خوابگاه زبدة العلمائے عظام میر علی حجویریست که فضیلت را

---

(۱) خشتی

با ولایت ہم آغوش داشت واز غزنین ہمراہ سلطان محمود آمدہ در لاہور رخت ہستی بربست
وسلطان فتح لاہور را از برکات قدوم ایشان میدانست ونیز دیگر نزدیکان جناب صمدیت در ان
شہر آسودہ اند ومقبرہ معظمہ حضرت جہانگیر بادشاہ از روی دریاے راوی نزدیک شاہدرہ واقع است
ومقابل آن مقبرہ اصف خان ابوالحسن جہانگیریست اگرچہ در حواشی شہر فراوان باغ دل کشا و
ہزاران گلشن فرحت افزا است اما باغ شالامار کہ حضرت شاہجہان بادشاہ بتقلید باغ کشمیر احداث
فرمودہ اند دل فریب نظارگیان است چون اندکی از شہروار سلطنت بقلم امدہ برائے سیرانی
سخن شطری از قصبہ جات این صوبہ مینویسد کہ دو ابہ بست جالندھر قصبہ ایست باستانی
در نزدیکی آن خوابگاہ ناصرالدین کہ در زمان خویش رتبہ ولایت داشت ودر ایام تابستان خلایق
بزیارت مزارش ہجوم می ارند ونیز در حوالی آن قصبہ مزار شیخ عبداللہ سلطان پوریست کہ بفضایل
کمالات مشہور ومعروف ودر زمان فرمان روائی سلیم شاہ بخطاب شیخ الاسلامی مشہور و
معروف ودر عہد خلافت ہمایون بادشاہ ومحمد اکبر بادشاہ مخدوم الملک خطاب یافتہ بود
ودرین دوابہ قصبہ بجوارہ نیز متقدمین است سریصاف وادرس ودوریہ وپنج تولیہ وجہونہ
وچیرہ سفید وفوطہ طلادار ودیگر پارچہ نیک گزیدہ می شود وجہینت دولائی وکار بادلہ در سلطان پور
بہتر کنند ودر دوابہ باری ہیبت پورپتی پرگنہ ایست اسپ عراقی آسا ورانجا پیدا ے یابد
بعضے را دہ ہزار وپانزدہ ہزار روپیہ قیمت می باشد ودر چک گورو ہرگوبند از توابع پتی
ہیبت پور باغ وتالاب خوبی است ودر روز بیساکھی خلایق کثیر ہجوم می ارند ودر دو سہ کروہے
ان رام تیرتھ معبد متقدمین واقع است وچند کروہے ان بٹالہ قصبہ ایست دل کشا ومعمورہ ایست
خوش آب وہوا بانی این شہر راے رام دیو بھتی است کہ زمیندار کپورتھل ورئیس قوم خویش بود
گویند کہ نوبتے بحکمت الہی در پنجاب توئی طوفان جوشش بہ نزدکہ از دریاے ستلج تا دریاے
چناب تمام زمین اب نشین وعمارت قصبات ودیہات منہدم وبسیاری ذی حیات منعدم
گردیدہ بعد رفع طوفان مدتے ان سرزمین ویران بودہ بعد مدت در بعضے جا ابادی صورت
گرفت چون مغول بلخ وکابل در ہر سال بر ولایت پنجاب ترکتازی مینمودند ازینجہت این
ولایت خراب وہر طرف ویرانہ وعالم عالم زمین خرابہ میماند وحاصلات ومزروعات چندان
نبود در عہد سلطان بہلول[1] لودی کہ تتار خان صوبہ دار لاہور گردید راے رام دیو بھتی بجو ا ک تنکہ

[1] وفاتش درہم اسکندر لودی ۔

تمام پنجاب را از تاتار خان اجاره گرفت و باتفاقی که رو داد بشرف اسلام مشرف گشت و باعث
پیش امداد او شد و در سنه هشتصد[١] و هفتاد و هفت هجری و یک هزار و پانصد و بست و دو بکرماجیت
باجازت تاتار خان قصبه بتاله که دران مکان ویرانه و جنگل بود اباد گردانید وجه تسمیه انکه در هنگام
طرح شهر شگون خوب نشد از انجا موقوف کرده در نزدیکی ان بر پشته بنائے معموره انداخت چون
بزبان پنجاب مبادله را بتاله گویند بنابر[٢] تبدیل جا این شهر به بتاله موسوم گردید و جنگل بری نموده
بسیاری دیهات طرح انداخت و زراعات بکار رفت و پرگنه مقرر گشت رفته رفته الحال بجائے
رسیده که حاصلش بچهل خانه گنج قارون میرسد و گنج پرویز دم مساوات میزند و در بدایت حال
آبادی قصبه چندان نبود شمشیر خان خوجه سرا که در زمان محمد اکبر بادشاه کروری ان پرگنه بود
عمارات حاکم نشین و تالابی فیض امود و باغے مطبوع احداث نموده رونق افزا گردانید و روز
بروز آبادی شهر افزونی پذیرفته معموره دلفریب گشت بعد ان شیخ مشایخ کروری از احداث
عمارات متعدد و باغ دلفریب باعث وفور ابادی گشت اکنون در عهد عالمگیر بادشاه مرزا
محمد خان که الحال خطاب وزیر خانی دارد و در زمان بودش خدمت امانت این پرگنه سنه دوازدهم
عالمگیری دکاکین بازار پخته ساخته و بانکی رائے[٣] و سجان سنگه قانونگوے[٤] و پسران ایشان
منازل دل فریب و کاروان سرا و پوره تعمیر نموده و نیز قاضی عبدالحی عمارات سنگین و بازار و کاروان
سرا و مسجد جامع و باغ احداث کرده باعث افزونی رونق و معموری شده و گنگا دهر خلف
میرانند و بیر چاهے پخته ساخته برجهره. تاتار خان نیز باغ انداخته و نیز باغچه و چاه و زینه دار سواد قصبه
بر راه لاهور احداث نموده چون اب این هر دو چاه باب گنگا دم مساوات میزند از نتیجه بانی
ان را گنگا دهر گویند اگرچه در حواشی شهر حدایق مطرا و ریاض فرحت افزا بسیار است اما امر سنگه
قانونگوے باغے بتقلید شالامار پست و بلند مشتمل بر سه مراتب بغایت مطبوع ساخته و
مرتبه بالا مشرف بر تالاب شمشیر خان است و از طراوت و نظارت نظر فریب نظارگیان و
فرح بخش تماشائیان و درون شهر و حوالی[٥] ان خوابگاه بسیاری اولیا است مثل زبده واصلان
درگاه باری شهاب الدین بخاری و شاه خراب و شاه اسمعیل و شاه نعمت الله و شیخ الهداد که
هر یک در زمان خویش رتبه ولایت داشتند و دو کروهے در موضع سالی مزار شاه بدرالدین
است که سلسله ایشان به پیر پیران حضرت میران محی الدین میرسد و چهار کروهے بتاله در موضع

(١) هشتصد و هفتاد و هشت (٢) بسبب (٣) بانکی رام (٤) قانونگویان (٥) جوهر

دیپالی وال تابع کلانور مزار مظهر انوار شاه شمس الدین دریائی است که از واصلان درگاه احدیت
بود از خوارق عادات ایشان طرفه نقلهاے حیرت افزا کنند از انجمله آنکه در زمان حیات ایشان
دیپالی نامی هندو از خدام و نزدیکان بود نوبتی ایام غسل گنگ در رسید و طوایف هنود روانه
شدند دیپالی بجناب حضرت رخصت سفر گنگ خواست آنحضرت رخصت ندادند و فرمودند
که روز معهود که بر گنگ جمع میشود بیا و دادند چون آن روز در رسید دیپالی التماس نمود فرمودند
که چشم بپوش چون او چشم بپوشید خود را بکنار گنگ دید و به برادران و خویشان خود که پیشتر رفته بودند
ملاقات کرد و باتفاق آن جماعه غسل نمود و همگنان او را در انجا دیدند همان زمان او چشم وا کرده خود
را بملازمت آنحضرت دیده حیران کار خویش گردید بعد ازان که برادرانش از سفر گنگ بمساکن رسیده
او را در توطن دیدند هر کدام بر زبان آوردند که دیپالی در سفر همراه ما نبود اما بر همه باتفاق او غسل گنگ
کردیم و نیز در وقت مراجعت همراهی نکرده در پیشتر از ما بمسکن رسیده آخر الامر بر حقیقت کار
واقف شده بر ظهور خارق عادت آن ولایت پناه حیران شدند و بدیع تر آنکه بعد چند سال
از ارتحال آن واصل درگاه ایزد متعال درودگران بامر حاکم کلانور درخت سرس[۱] که نزدیک مزار
بود بریده براے کار عمارت لخت لخت ساختند بقدرت ایزدی ناگهان آوازی مهیب
برآمد و زمین بتزلزل گردید و تنه آن درخت خود بخود برخاسته ایستاده و درودگران از سنوح
این سانحه هولناک گریختند و آن تنه درخت باز سرسبز شده برگ و شاخ برآورد و این قصه
نادره در اکناف گیتی مشهور گشت و باعث ازدیاد اعتقاد طوایف انام بجناب آن زبده اولیاے
عظام گردید و اکنون مزار مظهر انوار زیارت گاه صغار و کبار است و در هر شب جمعه علی الخصوص شب
جمعه ماه نو خلایق کثیر مذکر و مونث از نزدیک و دور بطواف می آیند و نذرات نقد و جنس و شیر و
برنج و مالیده و روغن و شکر امو میگذرانند و هر کدام باز زوے حصول مامول نذری بندند و
بارادت الهی مرادات حاصل میشود و برخلاف مزارات اولیاے دیگر خدمه و مجاوران مزار جماعه هنود
از اولاد دیپالی مذکور هستند هر چند اهل اسلام بمدافع جماعه هنود سعی کرده میکنند چون نظر خاص
آنحضرت بر دیپالی مذکور بود پیش نمیرود و تا حال همان جماعه بمجاورت قیام دارند در نزدیکی آن
دهیان پور مکانی است که سر امد ارباب حال و قال و مورد فیوضات ایزد ذوالجلال بابا لال
در انجا سکونت داشت و در زمان خویش صاحب عرفان و شناساے یزدان و در گذارش حقیقت

---

(۱) شلیپ ه

ت مرزبان بحر امواج گوناگون سخنان بود و اکثرے از طوایف انام از خاص و عام مرید
ندا و ہستند و اشعار ہندی آنرا کہ در حقایق و معرفت و وحدانیت گفتہ است ورد و ظیفہ
دارند و بادشاہزادہ دارا شکوہ در ایام حیات خود اکثر اوقات بان معارف آگاہ ملاقات کردہ
ن معرفت الٰہی درمیان مے آورد چنانچہ از محاورات طرفین چندر بہان منشی شاہ جہانی نسخہ
ی بعبارت مرغوب بقید قلم آورد دوازدہ کروہے بٹالہ برلب دریائے راوی بمکان بابا
۔ است کہ تاحال اولادش درانجا سکونت دارد و در زمان خویش قافلہ سالار سالکان حقیقت
ملہ دار طریق طریقت مظاہر تجلیات انوار الٰہی مشاہد اشراقات اسرار نامتناہی بود و اشغا
ی در حقیقت حق وحی مطلق گفتہ وحدانیت الٰہی بعبارات واضحہ و استعارات لایحہ ثابت
ہ وگویند کہ این برگزیدہ آفاق در سنہ ہزار و پانصد و بست و شش بکرماجیت مطابق ہشتصد
تاد ہجری در زمان سلطان بہلول لودی در مکان تلونڈی رائے بہوئہ سعادت ولادت
ز ہمانجا در خانہ جدامادری می بود چون درازل مورد فتوحات الٰہی بود در خورد سالگی[1] علامات
ت و کرامات و آیات خارق عادات از و بمنصہ ظہور رسید و بسیاری مردم اعتقاد آوردند و
اطراف گیتی را سیر کردہ در قصبہ بٹالہ آمدہ کدخدا گردید و در دہی از دیہات بٹالہ برآب دریائے
ی اقامت ورزیدہ غلغلہ خداشناسی و تاثیر کلامی شہرت پذیرفت و عالم عالم خلایق از اطراف
ب آمدہ مرید شدند و از نزدیکان انجناب مردانہ نام مطرب بود کہ اشعار این مقرب درگاہ
بیگار در سرود و نغمہ بآئین دلفریب گفتہ مردم را در دام عقیدت می آوردو ان پیشوائے
شناسان در عہد سلطنت سلیم شاہ افغان در عمر مابین ہفتاد و ہشتاد سالگی جہان گذران را
ود نمود اگرچہ لکھمیداس نام خلف رشید داشت اما چون دولت معنوی نصیب او نبود لہذا
ہ نام کھتری عرف ترہن را کہ از مصاحبان دمساز و نزدیکان ہمراز بود گورو انگد خطاب
رہ در وقت نزع قایم مقام خود گردانید او مدت سیزدہ سال سجادہ نشین بودہ رحلت نمود
ن پسر نداشت امرداس عرف بھیلہ را کہ دامادش بود بر سجادہ نشاند او مدت بست و دو سال
ہمائے خلق پرداختہ قالب تہی کرد اگرچہ اولاد داشت اما در وقت رحلت رامداس عرف
رہی دامادخود را بجائے خود نشاند و ہفت سال سجدہ گاہ مریدان بود بعدہ ان گورو ارجن خلف
سجادہ نشین گشتہ بعد مدت بست و پنج سال رخت ہستی بربست پس او گورو ہرگوبند خلف

(۱) دہ سالگی

رشید سی و هفت سال سجاده ارائے گردید بعد رحلتش گورو هررائے که گوردته نام پدرش در ایام حیات گورو هرگوبند پیمانه عنصری پر کرده بود بجائے جد بزرگوار نشسته هفده سال معتقدان را رهنمائے نمود بعد او گورو هرکشن پسرش خورد سال سه سال بر سجاده نشست پس او تیغ بهادر خلف خورد هرگوبند یازده سال سجاده نشینی نمود آخرالامر در قید امرائے بادشاهی ورد(۱) در سنه ۱۰۸۱ هجری مطابق هفدهم عالمگیری حسب الحکم عالمگیر بادشاه در شاهجهان آباد کشته شد الحال که این نسخه بتحریر می در اید گورو گوبند رائے خلف گورو تیغ بهادر از مدت بیست و دو سال سجاده نشین است(۲) القصه از مریدان و معتقدان بابانانک اکثرے صاحب حال و مقبول المقال و اهل ریاضات و مستجاب الدعوات می باشند خلاصه عبادت اینطایفه مطالعه اشعار مرشد خویش است که بسرود و نغمه میگویند و زمزمه دل فریب می سرایند اکثر کدورت علایق از خاطر زایل ساخته و پرده ظلام عوایق از دل برانداخته اند خویش و بیگانه در نظر ایشان یکسان و دوست و دشمن نزد شان برابر با دوستان یکرنگ و با دشمنان بی جنگ زیست میکنند اعتقادی که این فریق بر مقتدائے خویش دارند در طوایف دیگر کم نشان یافته میشود بنام مرشد خویش که همواره ورد زبان دارند در خدمت صادر و وارد عبادت عظمی میدانند اگر شخصی نیم شبی وارد شود و اسم بابانانک درمیان ارد هرچند بیگانه و نا آشنا بلکه دزد و رهزن و بد افعال بوده باشد اورا برادر و دوست انگاشته خدمت درخور حال بجا ارند و در کروهے بتاله اهل مکانی است منسوب بسوامی کارتک خلف مهادیو معبد پاستانی است درینجا غدیریست بزرگ که ابش از لطافت و گوارائے باب کوثر دم مساوات می زند در اوایل تا اواسط میزان که زمان اعتدال لیل و نهار و موسم مسرت اهل روزگار است هزاران هزار درویشان ریاضت کیش و بسیار از بسیار مرتاضان اغماضت اندیش دران مکان نزول کرامت میکنند و طبقات خلایق از وضیع و شریف صغیر و کبیر مؤنث و مذکر از اطراف ممالک امده تا شش روز اجتماع مینمایند از کثرت دانبوه طوایف انام هجوم از دحام خاص و عام فرسنگ در فرسنگ میگردد و جمعی از زیارت و مصاحبت درویشان خدا آگاه بمطلب دنیوی و اخروی کامیاب می شوند و فریقی از مواصلت و مجالست دوستان هنگام مسرت و انبساط آرایند و گروهے از مشاهده هجوم اصناف مردم بر بدایع قدرت آفریدگار جل شانه پی می برند و جماعتی از نظاره جمال ماه رویان پری پیکر

(۱) سنه هجری با سنه جلوس مطابقت ندارد سنه هفدهم جلوس عالمگیری موافق ۱۰۸۴ هجری می باشد (۲) منتخب التواریخ

بزعوسے خویش حاصل میسازند وطبقہ از طبیعت پروران غذا دوست بانواع خوردنیہا معدہ
اشتہای مشتعل میکنند وطایفہ از رنجوران سقیم المزاج بمیامن دعای خدا اندیشان داروے شفا
بسے فائق می ارند ودران مجمع طرب افزا طرفی در راستہ بازار دو رویہ انواع خوردنیہائے
رنگارنگ شیرینہائے واقسام میوہ ربیعی وخریفی باکمال عذوبت ولطیفی بر خوانہا وسبدہا
می چینند وطرفی انجمن نغمہ وسرود وہنگامہ رقص وتقلید مسرت بخش ناظرین ومستمعان میگردد
طرفی نظر لعبتان بذلہ سنج وقصہ خوانان فصاحت نشان از نادرہ گوییہا قہقہہ افزای تماشائیان
میشوند وطرفی پہلوانان قوی بازو وجوانان آہنین پنجہ درکشتی گیری کارنامہ رستم واسفندیار
بجای آرند وطرفے بازیگران نادرہ کار از ہنرپردازیہا ورسن بازیہا بدایع وصنایع بظہور میرسانند
وطرفے اقسام تصویرہائے بینظیر از جوانان بزم ورزم وفیلان کوہ نشان واسپان قوی ہیکل و دیگر
گوناگون تصاویر ثانی ارژنگ ومانی بر دیوارہا نصب کردہ نظارگیان را چون صورت دیوار محو تماشا
می سازند وطرفے بازار بیع وشرا وانواع اسلحہ ویراق واقسام ادوات مطلوبہ مردان و زنان
وآلات بازی طفلان گرم می شود وہوے ہائے مردم وشور وغوغائے خلایق وآواز کوس و
دہل وطنبور ودف وچنگ وغیرہ گوش فلک را کر وکثرت گرد وغبار چشم آسمان را پر می سازد
بے شایبہ تکلف تماشائے بر روئے کار می آید کہ فلک ہزاران چشم بنظارہ آن مے کشاید
وکواکب را بمشاہدہ آن حیرت می افزاید خورشید کہ دمے از سرگردی نمی آساید بتماشائے آن
مجمع بر آسمان ایستادہ میشود وماہ کہ انجمن افروز شب است برائے نظارہ آن روزانہ
سر از دریچہ مشرق می برارد سیاحان ربع مسکون وسیاران کوہ وہامون چنین مجمع واین قسم
تماشا در اماکن دیگر نشان نمیدہند اہل بتالہ اکثر بمسافت صد فرسنگ از مسکن خود ودر حکومت
وکامرانی وناز ونعم بودہ باشند در ایام این ہنگامہ البتہ ارزوی رسیدن بران مجمع میکنند چون
زاد وبوم نگارندہ این نسخہ دلکشائے بتالہ است لہذا اندکے از احوال آن شہر فیض بہر واین
ہنگامہ پرمسرت اورا بہ تسوید در آوردن ضرور دانست ودر ہمین دوابہ پنجاہ کروہے بتالہ
بسمت شمالی درمیان کوہستان کانگرہ قلعہ ایست درحصانت ومتانت مشہور وپایان
قلعہ نگرکوٹ مکانی است منسوب بہ بہوانی زیارت گاہ متقدین در سال دومرتبہ یکے ایام
مہرہ دہلی در ماہ فروردی مردم از دور ودست بہا را میکیا لسطے گردہ بزیارت می آیند وکام دل

برمی گیرند و شگفت تر آنکه بعضی بخواهش روائے زبان ببرند برخی را در چند ساعت و بعضی را
بعد دو سه روز باز درست شود و طرفه تر آنکه دران مکان بعضی سر از تن جدا کنند و رفیقان باز سر
بر تن او گذارند بحکمت الہی از سر نو زندگی یابند و دو کروہے نگرکوت جوالا مکھی جای است که چند جا
مشعل اما شعله آتش سر بر زند و دران مکان نیز خلایق بزیارت روند انواع اجناس دران شعله
اندازند خاکستر شوند و ان را خجستگی دانند در دوابه رچنا شہر متقدمین **سیالکوت** است و ان را
شلکوت[1] گفته اند آبادی ان به راجه شل طغائی پاند و آن نسبت میدہند چنانچه در کتاب مہابہارت
که از تصنیف ان قریب پنجهزار سال میگذرد ذکر معموره و راجه مسطور در داخل است و نیز ان
را سیالکوت گفته براجه سالباہن منسوب میسازند و قلعه پخته از و یادگار است و در زمان سابق دار الحکومت
ولایت پنجاب بود و دو سه کروه آبادی داشت اکنون بسیالکوت شهرت دارد و از جمیع قصبات
اینصوبه در ابادی افزون است سلطان شهاب الدین غوری چون مرتبه پنجم در سنه پانصد و ہشتاد[2]
ہجری بقصد تسخیر لاہور امده محاصره کرد و بران دست نیافت بسیالکوت رسیده[3] قلعه کہنه
را بتجدید مرتب و تعمیر کرده لشکر خود گذاشته بود و بعد امتداد ایام راجه مانسنگه اکبر شاہی که
که فوجدار جمون و جاگیردار سیالکوت بود بترمیم قلعه و رونق شہر توجه برگماشت پس ازان صفدر خان
جہانگیری که او ہم فوجدار جمون بود و این پرگنه در جاگیر داشت قلعه و برج را بتازگی عمارت کرد و بعد
ان اکثر حکام مرمت نمودند القصه این شہر فیض آمود بجمیع خوبیہائے آراستگی دارد و عمارت
قانونگویان قوم بدہیره و بعضی مردم دیگر بغایت مطبوع و دلکشا است و درین شہر کاغذ
نیکو می شود و خصوص کاغذ مانسنگہی و ہم حریری و خاصه جہانگیری بس نیک و خوش قماش و
سفید و صفا دیرپا سازند و باطراف می برند و کارچکن از ابریشم و کلابتون از قسم بافته و چہره
و فوطه و سوزنی و عد شقه و دستار خوان و خوانپوش در اوتی بوته دار و کلابتون موزون می شود و
ہر سال قریب لکهه روپیه از کارچکن دوزی به بیع و شرا می آید و در اکناف گیتی میرود و نیز جمدہر
و کتاره و برچها بہتر میکنند و در حواشی این شہر باغات مطرا و فرح افزا است خصوص باغ نظر
بہوت و از ہر قسم میوه پیدائی یابد و پایان ان ناله ریک که از کوه جمو بر جوشد جاریست و ان
ناله بعد بر امدن ازان شہر در ده کروہے زمین پہن میشود و کہیلری نام یابد و در اطراف متفرق شده
از نام می افتد در ایام برسات که این ناله طغیان می نماید جمیع مردم سیالکوت از اکابر و اصاغر

سراپا برہنہ ولنگ بستہ ومشک چرم در برکردہ شادان وفرحان دران نالہ آب بازی میکنند اگر
نفسی از ساکنان ان شہر دور دست باشد دران ایام البتہ بیاد آب بازی آن شہر مسرور الوقت
میشود و دران خطہ دل کشا خوابگاہ امام علی الحق خلف امام زین العابدین است گویند کہ باتفاقی
بسیاری از اہل اسلام از عرب بقصد جہاد در ہندوستان آمدہ باتفاقی کہ روداد بسیالکوت
رسیدہ باہنود جنگ کردہ درجہ شہادت یافتند اکنون مزار مظہر انوار ایشان زیارت گاہ
صغار وکبار است ودران شہر فیض امود دار العلوم وجامع علما ومعدن فضل ومسکن فضلا است
اگرچہ در زمان محمد اکبر بادشاہ زبدہ ارباب حال وقال مولانائے کمال الدین حسین خلف
از زبان کشمیر رنجیدہ در سنہ نہصد وہفتاد ویک ہجری بسیالکوت رسیدہ بتدریس طلبہ
علم اشتغال ورزیدہ رواج علم دران شہر گردانیدہ اما در عہد خلافت شاہجہان بادشاہ افضل
فضلا اکمل العلما مظہر طبع مستقیم مولوی عبد الحکیم کہ بحر مواج فضل وکمال ودر فضایل وافادت
بےہمال بود بیشتر ترویج علوم گردید و بر بعضی کتب حاشیہ تصنیف نمودہ محلل معانی مشکلہ گردید
وطلبہ علم از ممالک دور ونزدیک در مدرسہ متبرکہ ایشان رسیدہ فیض یاب شدند وبعد
رحلت ایشان مقتدائے اہل اللہ رہنمائے خلق اللہ مولوی عبد اللہ خلف دویمی ان مغفور
رونق افزائے مدرسہ ورہنمائے طلبہ علم اشتغال ورزیدہ فضایل معنوی را با علوم ثوری ہمدوش
ودرویشی را با فضیلت ہم آغوش گردانیدہ از افزونی حسن اخلاق ورہنمونی طبقات خلایق
این بزرگ را امام وقت گفتندی در سنہ ۱۰۶۶ [؟] عالم گیری بعالم جاویدی شتافتند واز دہ کروہ سیالکوت
دہونکل مکانی است منسوب سلطان سرور اگرچہ دایما زیارت گاہ خلایق است اما در ایام
بستان طوایف انام از اطراف ممالک می آیند ونذورات می گذرانند تا دو ماہ دران مکان
ہجوم بسیاری شود و پانزدہ کروہی سیالکوت پور منڈل درمیان جمون مکانی است منسوب
بہادیو در روز نزول آفتاب بہ برج حمل کہ ان را بیساکہی گویند عالم عالم خلایق از اطراف گیتی
آمدہ مجمع عظیم میکنند ورا جہائے کوہستان بشوکت وشان رسیدہ تودہ قبق بلند بستہ
تیراندازی مینمایند وتماشائے غرایب بر روے کار می آید وازان مکان دریا دیگ جوش می زند
وبعد برآمدن از انجا از حد دیہات پرگنہ ظفر وال وہمینگر وپسرور ودامن آباد گذشتہ پایان
پل شاہ دولا کہ بر شاہراہ واقع است میرسد واز پرگنہ دولت آباد وبہرا آباد وہمیش وفرید آباد

---

۱۶ سنہ ۲۶ ؎ ۱۲ ؎ پورمنڈل ؎

وغیرہ گذشتہ در دریائے راوی واصل می شود وان پرگنہ را ویگ راوی گویند درجمون کان قلعی است سنگ ریزہ از دریائے توی کہ پایان جمون می گذرد براوردہ واتش دادہ قلعی میسازند وو رسفیدی وحلکی و دیرپاسے مانندان قلعی برائے دیگرنشان ندہند وسودھرہ قصبہ ایست متقدمی برلب دریائے چناب درعہد حضرت شاہجہان بادشاہ امیرالامرا علی مردان خان پیوست قصبہ مسطور شہری موسوم بابراہیم اباد بنام خلف خود احداث نمودہ باغی مطبوع طرح انداختہ کردم ساوات بباغ شالامار میزند وعمارات عالیہ تعمیر نمودہ وشش لک روپیہ بران عمارات وباغ وشہری کہ از دریائے توی برائے باغ اوردہ از صرف شدہ ودہی ازدہیات سودھرہ از سرکار بادشاہی برائے مرمت باغ وشہر مذکور بطریق انعام التمغا بنام امیرالامرا مقرر است ودر دوابہ چونہت گجرات قصبہ ایست کہ درعہد خلافت محمد اکبر بادشاہ اباد شدہ دہیات از پرگنہ سیالکوٹ جدا کردہ پرگنہ علیحدہ نمودہ اند در ابتدا این قصبہ چندان رونق نداشت چون زبدہ اولیائے شاہ دولا دران قصبہ استقامت اختیار کردہ تالاب ہا وچاہہا ومساجد احداث نمودہ برروے رود چناب کہ ازجانب کوہستان امدہ بمعمورہ مذکور اسیب میرسانید قنطرہ بست موجب از دیاد ابادی وافزونی رونق گشت گویند شاہ دولا در بدایت حال غلام کہا بدہرہ ساکن سیالکوٹ بود ومحبت فقرائے باب اسد داشت خصوص بجناب حضرت میان سیدنا رحمۃ اللہ تا خدمت بسیار بجای اورد چون وقت انتقال میان سیدنا دررسید نظر فیض اثر بر شاہ دولا انداخت واز تاثیرات ان حالت او بطرز دیگر شد وبانوار عرفان شبستان باطن روشن گشت واز سیالکوٹ انتقال کردہ در گجرات آمدہ رحل اقامت انداخت از بس کہ روشن دل بود خزاین غیب نمودار سے گشت و در بسیاری اماکن عمارات وقنطرہ طرح انداخت خصوص پیکر دہی امن اباد جانب لاہور برروے دریائے دیگ در شاہراہ پل باستحکام تمام بستہ کہ از احدی صاحب دولتان چنین عمارت متین نشود در ایام حیات ان ولایت پناہ عالم عالم خلایق از اطراف گیتی بزیارت می آمد واز نقد وجنس فراوان نذورات میگذشت وان دانائے اسرار غیب زیادہ ازانچہ نذر دری اوردند بزایران ودیگر خواہشگران عطای فرمودند وہرروز انقدر دست بذل وسخا کشادہ میداشت کہ سخاوت تمام عمر حاتم عشر عشیران نشود بالآخر درسنہ ہفدہم عالمگیری ۱۰۸۷ ۲ ہجری بعالم بقا رحلت فرمودہ ودر نزدیکی ان شہر مزاران بزرگوار زیارت گاہ طبقات

رحمۃ اللہ سید بابا

خلایق است و القصبه پیشگاه هرگونه مردم وجامع اجناس هر دیار و اشیاے نادرهٔ روزگار
است شمشیر و جمدهر نادری سازند و کار چکن زیاده از سیالکوت می شود و درین دیار اسپ عراقی
اسا پیدا ے شود که بعضی را تا ده هزار روپیه قیمت شود و در دوابه سندساگر نمک سنگ متصل
شمس اباد از دامن کوه می برارند نمکینی و لطافت ان از نمکهاے روے زمین شهرت تمام ارد
وان را نمک سنده گویند یعنی در دوابه سنده پیدا می یابد بقدرت ایزد بدایع ازین تمام کوه
از نمک واقع شده که طول آن صد کروه منتها وز نشان مے دهند در ظفرنامه و اکبرنامه
ان راکوه جوده نوشته اند جوده نامی رئیس قوم جنجوهه بود که بنام او این کوه مشهور شده و تا
حال اولاد او در پرگنه کرچهاک ونند نه و کهتیاله وغیره که در دامن کوه واقع است سکونت و
ریاست دارند بالجمله جمعی که اهنار الاشنه کش نامند براے براوردن نمک مقرر هستند در دامن
کوه نقبی زیاده از دو صد سیصد در عمیق برآورده هر یکے سراپا برهنه چراغی در دست
و کلندی بر کتف گرفته درون نقب ظلمت آمده در رفته کلوتی مقدار سه من نمک کنده وبر
پشت نهاده بیرون می ارند و از ناظمان این امر اجرت گرفته متمتع میشوند از بس که اشتغال کمال
درین کار دارند ان مردم را رفتن دران تاریکی و کندن ان نمک و بر آوردن آن بیرون نقب
هیچ بیم و تصدیع بخاطر نمی رسد و بحکمت الهی درون نقب در ایام تابستان گرمی و در زمستان
سردی نمی باشد و در جمیع بهار اعتدال دارد اگرچه بسیار اماکن است که نمک از انجا می برارند
اما کهوهره و کهیوره هردو نقب کلان نزد شمس آباد واقع شده که هر سال چندان لکهه من نمک
ازان می براید و محصول ان معه حاصلات امکنه دیگر به کار بادشاهی ضبط می شود و بسیاری
از هنر پیشگان از نمک طبق و رکابی و سرپوش و چراغدان میسازند و پیوست ان گچ شیرین کر
بسفید کاری درون عمارت ارباب دولت بکار رود و از سنگ ان نیز رکابی و آبخوره و غیر ذلک
می سازند و در نزدیکی آن در حدود دکهیاله کهنا چهه گولابی است که ژرفای ان کسی نشان ندهد ان را
معبد قدیم می دانند در ایام بزرگ مثل در آمدن آفتاب به برج حمل وغیر ذلک طوایف هنود
بقصد تغسل هجوم کنند اعتقاد انکه زمین دو چشم دارد چشم راست کولاب بهکر نزد اجمیر و
چشم چپ این کولاب است بالاے همین کوه هفت گروهے قلعه رهتاس ریاضت کده
بالناتهه جوگی است که ان را تلمه گویند و چهار کروه بلند واقع شده در ایام معهود خصوص روز
شیورات بکرونده است منسوب بمهادیو در بره امد زمستان خلایق کثیر و طوایف جوگیان

---

(۱) کهتانر (۲) بله

ازدحام میکنند و نمایش گری بکار می برند چون شمه از اماکن مشهور پنج دوابه بتحریر در امد حقیقت
شش دریاے این صوبه که بمیان پنج دوابه حایل است بتسطیر در اوردن ضرور است اولین دریاے
ستلج که ازکوه بهوتبت برجوشد و از حدود ولایت کلو بشهر میگذرد و بعد ان بکوه سیر[۱] کند حدود کهلور
رسیده اون ولایت را از سه طرف حایل میشود مرزبان کهلور بتقویت این دریا و بصعوبت کوهها و محکمی
مسکن خود که شهر بلاسپور دارالایالت اوست از امراے بادشاهی انحراف دارد و ان دریا
بعد بر امدن از کوه دو شعبه شده از پایان ماکوال که مسکن گورو گوبند راے است و کیرت پور
که گورو هرگوبند و گورو دهرراے درانجا سکونت داشتند گذشته تا رسیدن نزدیک قصبه روپر
یکجا می شود و ازانجا پایان قصبه ماچهی وارہ گذشته لودهانه میرسد در منجمل شاه گذر واقع است
وازانجا نزدیک قصبه تلون و پهلور[؟] گذشته متصل موضع بوه از اعمال پرگنه سلطان پور پتی بدریا
بیاه می پیوندد و مابین این هردو دریاے دوابه بست جالندهر و نهروال گویند دومین دریاے
بیاه نیز در کوهستان بهوتبت از میان تالاب برجوشد از پایان قصبه کلو گذشته در قصبه
منڈی میرسد و از حدود ولایت سوکیت سیمن و چلمو ڑی جاری شده پایان شهر هندون که مسکان
بودن فوجدار کوهستان است میرسد پس ازان حدود دهوال و سیبه و گوالیار میگذرد ولایت
گوالیار اگرچه چندان وسعت ندارد اما راجه انجا بتقویت این دریا و صعوبت کوه از امراے
بادشاهی اکثر اوقات انحراف میورزد و ان دریا ازانجا از کهات نور پور گذشته از کوه بر می
اید و بر زمین سطح رسیده از پایان کانواهن که شکارگاه مقرری بادشاهی است و قصبه و میله
گذشته پایان شهر گوندوال میرسد و در این مکان شاه گذر مقرر است وازانجا گذشته نزدیک
موضع بوه بدریاے ستلج اتصال یابد و این هردو دریاے از قصبه فیروزپور و محمدوت میگذرد
وازانجا در حدود محال سرکار دیپالپور رسیده در ایام بارش بهن می شود و بعد گذشتن از
دیپالپور دو شعبه می شود یکے بجانب جنوب رفته ستلج نام گردد و دیگرے بطرف شمال براه قبوله
کهای و لبدی و انجرا پذیرفته بیاه نام یابد و این هردو شعبه پس از چند فرسخ باز باهم پیوندد و از حدود
فتح پور کهرور و غیره در گذشته کهلوکهاره نام یابد و در حد بلوچان بدریاے سند که راوی و چناب
و بهت نیز در و واصل است منتهی میشود و اینهمه دریا سند نام یابد و در حدود بلوچان رسد
سویم دریاے راوی است در میان بیاه و این دریا دوابه باری انچه مشهور است و راوی از کوه بهیش

---

[۱] سیر کند

تابع ولایت چنبه که مکانی است منسوب بهادیو پرستشگاه قدیم برجو شده و پایان شهر چنبه دار الایالت
مرزبان میگذرد وان ولایت از بارش برف هواے کشمیر و کابل دارد واکثر میوه شیرین و لطیف پیدا
یابد مرزبان انجا از وسعت ولایت وکثرت جمعیت وصعوبت کوهها واستواری جا دم استقلال
میزند وان دریا سد راه لشکر پادشاهی است بعد برامدن از چنبه بحدود ولایت بسوسلی[(۱)] گذشته پایان
قصبه شاهپور تابع قصبه نورپور میرسد شاه نهر که بباغ شالامار واقع لاهور میرود و نهر دویم که به پرگنه
پتهان و سیویم بتاله و چهارم به پرگنه مینی هبیت پور میرود وازنزدیک شاه پور که ازان دریا براورده
اند ازین نهرها بمزروعات محال بسیار نفع میرسد وان دریا ازانجا روان شده ازحدود پرگنه پتهان
دکاتهوه وکلانور و بتاله و پرسر در دامن اباد و دیگر محال گذشته رونق افزائی دار السلطنت لاهور
میشود و پایان عمارت بادشاهی شاهگذر واقع است وازانجا برامده بحدود دستهوان و فرید اباد
دوبک رادی و میه گذشته متصل سرائے سدهو بست کروہے ملتان بدریائے چناب و بهت
که یکجا میرود داخل میگردد و چناب نام می یابد چار این دریائے چناب درمیان رادی واین دریا
دوابه چینا شهرت دارد چناب را در کتب هندی چندر بهاگا نویسند برامدن چندر بهاگا از ولایت
چین نشان میدهند چون ازحدود ولایت چنبه گذشته به کشتوار که زعفران انجا مشهور است میرسد
دریائے بهاگا از جانب تبت امده ملحق میگردد و چندر بهاگا نام میگردد وازانجا به روهتاس پهول
عبور کرده وازنزدیک کوه ترکتا تابع جمون که مکان منسوب به بهوانی مشهور است گذشته پایان
اساراپان واکهنور بصداب وتاب ازکوه بدر می آید درین مکان تماشائے عجایب وسیرگاه
غرایب است واب ان ازکمال لطافت باب حیات همسری میجوید وازین معنی است که آب چناب
وآب حیات تجنیس خطی واقع شده بعد گذشتن ازان مکان هزده لخت شده میرود وتا رسیدن
پایان قصبه بهلول پور بمسافت دوازده کروه بازیکجا می گردد وازدیهات پرگنه سیالکوت و پایان
قصبه سودهره گذشته بوزیراباد میرسد چوب سال این دیار که مشهور است سوداگران براه
همین دریا از کوهستان چنبه وغیره بوزیراباد می آرند و نفع یاب میشوند وکشتی ها ازان چوب
مرتب کرده بطریق تجارت براه دریا بجانب بهکر وتهته می برند ودر مکان وزیراباد شاهگذر واقعه
است بعد ازان پایان این قصبه جاکوتا بوڑیانه و بهوته مرل و هزاره میگذرد و قبر هیر درانجا که بعشق
مسماة هیر شهرت یافته واهل پنجاب که بمحبت و اشفتگی این هر دو نقشهاے بدیعه واشعار عجیبه

(۱) بسوہلی - بسولی +

لبتہ سرود ونغمہ دل فریب میکنند چہار کروہے ہزارہ برلب دریا واقع است بعد گذشتن ازانجا
نزدیک شہر چند توت کہ شہر متقدین است ازمیان دو کوچہ میگذرد وتماشائے عجایب است
ودرین شہر مزار شاہ برہان کہ بولایت شہرت داشت وخلایق کثیر اعتقاد دارند واقع است
وازانجا جاری شدہ نزدیک قصبہ جھنگ سیالان مسکن مساۃ ہیر کہ درعشق رانجھا مشہور است
بدریائے بہت اتصال یافتہ پیشتر میرود ونیچین دریائے بہت مابین چناب واین دریائے
دوآبہ چونتھہ مشہور است وبہت کوہستان تبت از حوضی برجوشد ودر شہر کشمیر رسیدہ
ازمیان بازار وکوچہ میگذرد وجا بجا در شہر قنطرہ تعبیہ یافتہ واکثر باغات دل کشا وعمارات فرح
افزا وسیر گاہہائے دل پذیر واماکن بے نظیر بر ساحل ان واقع است وبعد برامدن از کشمیر در
حدود پکھلی دریائے کشن گنگ درین رود واصل می شود وازانجا پایان قصبہ وانکلی دارالایالت
سرگروہ گکھران میرسد وازانجا از مہرپور وغیرہ حدود گکھران گذشتہ پایان قصبہ جہلم کہ درین
محل شاگذر واقع است میگذرد وجہلم نام می یابد وازانجا از کرچہاک وننہ وشمس آباد وبہیرہ
وخوشاب وخوردخانہ گذشتہ نزدیک قصبہ جھنگ سیالان باب چناب می پیوندد وچناب نام می یابد
ششمین دریائے سند مابین بہت واین دریائے ولایت پوتہار دوابہ سندساگر مشہور است
واین رود میان ہندوستان وکابلستان وزابلستان حایل است سرچشمہ ان ظاہر نیست
اما بقول سیاحان از ولایت قلماق برجوشد واز حدود کاشغر وتبت وکافرستان وحدود
ولایت کشمیر وپکھلی ودنتور گذشتہ بادلکہ یوسف زئی میرسد وپایان قلعہ اٹک بنارس دریائے
نیلاب باچندر رود دیگر از جانب کابل آمدہ اتصال می یابد از بس کہ دران مکان عرض کم دارد
تنگ وتند بصلابت ومہابت میرود حتی کہ نظر نظارگیان بران قرار نمیتواند گرفت بصارت بینندگان
خیرگے میکند واز تموج وتلاطم ان زہرہ ماہیان اب می شود واز صدمات لرزہ وقارش سینہ
سنگ لخت لخت می گردد ودرینجا شاگذر مقرر است بسبب تندروی اب کشتی از تیر تیزتر رفتہ
در طرفۃ العین بان ساحل میرسد وجانب مغرب برلب دریا سنگ سیاہی است کہ جلالیہ نام
دارد بعضی اوقات بان سنگ خونخوار کشتی متصادم شدہ شکست می یابد وکشتی نشینان غرقہ
دریائے فنا می شوند ازینجہت دایماً کشتی ہارا از وخوف میباشد اگرچہ برزبان عوام الناس است
کہ بالائے آن سنگ مزار بزرگوار است کہ جلالیہ نام داشت اما وجہ تسمیہ انچنان استماع یافتہ کہ

که در زمان محمد اکبر بادشاه جلالیه نام افغان مفسدی وگردن تابی و رهزنی مشهور بود نوبتی حضرت بادشاه
بقصد سیر و شکار کابل ازین دریا عبور میفرمودند ناگهان کشتی جواهرخانه خاصه بسنگ مذکور تصادم
نموده بشکست بر زبان حضرت بادشاه گذشت که این سنگ هم جلالیه گردید ازانجا که سخن بادشاهان
بادشاه سخن است ازان زمان ان سنگ جلالیه نام یافت و مقارن ان عمارات سنگین راجه هود بیست
که در زمان سالف فرمان روائے آن ولایت داشت و برساحل دریائے جانب مشرق قلعه
اٹک واقع است صادر و وارد را سوائے درامد و برآمد قلعه راه دیگر نیست عمارات دل کشا
مشرف بدریا خصوص نشیمنهائے حاکم نشین بر دیواری حصاران برلب دریا بغایت فرح
افزاست و این معموره معتدل الهوا درمیان هندوستان و کابلستان برزخی است که این
روئے طرز و اطوار و زبانی هندوستانی و ازروئے مسکن افغانان و ائین و زبان افغانی است
القصه ان دریا ازان مکان برامده از کوهستان افغان ختک وغیره گذشته درحدود افغانان بنبل
به زمین سلح میرسد و ازانجا حدود بلوچان و ملتان میگذرد و پنج دریائے پنجاب که همه بعضلم درامده
از کوه شمالی برمی آید و انطرف ملتان بتفاوت یک دیگر درحد و دبلوچان باین دریای پیوندد و بهر
سند نام می یابد و بجر زخار میگردد و ازانجا پایان قلعه بهکهر دو لخت شده قلعه را درمیان میگیرد
وبدین سبب باستحکام و صعوبت مشهور است و ازانجا براه ولایت سیوستان بمحال تهته
می درایدسی گروهی بلده تهته که بندر لاهری مشهور است بدریا شور منتهی میگردد باالجمله صوبه لاهور
ولایتی است خوش آب وهوا وملکی است درخوبیهائے بے همتائے تابستان بسیار گرم و
زمستان بهندوستان سرد خربوزه و تاک بسان ایران و توران و انبه مانند هندوستان و برنج
بهتر از بنگاله و نیشکر خوب تر از دکن باشد اکثر مدار باب یاری چاه است هنرپیشگان متقدمین چرخی
مرتب کرده اند که سیصد و شصت چوب خورد و کلان و زیاده از صد کوزه خود بران بکار برده
وان را بجکت جر ثقیل جفت گاو بگردش در آرد چندین صد من اب از یک گردش دران کنده
ازچاه براید و بزراعات نفع بخشد و مدار زراعت خریف و ربیع وارزانی غله بر بارش است و
در بعضی امکنه خصوص بر دریائے بیاه و بهت ریگ شوی نا بیند طلا برمی اید و در کوه شمالی در بعضی
جاکان نقره و مس و روئین وجسد براید و برارندگان را نفع بخشد و محصول ده سرکار بادشاهی و هند
طول این صوبه از اب ستلج تا دریائے سند صد وهشتاد کروه و عرض از بهیره تا چوکندی هشتاد
وهفت کروه شرق رویه سهرند و غرب سوملتان و شمال کشمیر و جنوب بیکانیر پنج سرکار بینے

پنج دوا به مشتمل بر سیصد و شانزده محال و هشتاد و نه کرور و سی و سه لک و هفتاد هزار دام داخل این صوبه است +

صوبهٔ دل پذیر کشمیر

دار الملک این ولایت سرینگر باز ویر اباد و چهار فرسنگ آبادی داشت دریاے بہت بهار
واپچه از میان بگذرد و گوناگون صنعت گران و هنرمندان و هنرپیشگان و دانش وران هر کسب و
پیشه و فضلا و علما سکونت دارند اقسام پشمینه خاصه شال بس گزیده شود و در صنعت کشور بطرق ارمغانی
رود و سقرلات از پشم سازند بس ملایم و خوشنما شود و درمه و پٹو نیک بافند رسم بازار کشتر ورنبگاه
خرید و فروخت را هنگامه گرم دارند عمارات خانها همه چوبین چهار آشیانه و افزون بسازند و در اشیانه
پائین چارواو برخے اسباب و دویم اسایش جا سویم و چهارم برائے رخت خانه و از بسیاری
چوب و خس زمین کارخ سنگین و خشتی نسازند و دیوار بند رسم نیست همه خانه از چوب سازند و
بر فراز سقف لاله کارند و در ایام بهار شگفت نمایش جلوه دهد مار و کژدم و دیگر جان ازار در شهر
نباشد کیک و سپش و پشه و مگس فراوان نزدیک شهر کولابی است بس بزرگ چند فرسنگی راز
وان را دل گویند همه سال پر آب بالطافت و گوارائی واب او بروزگاران گنده نشود و یک طرف
ان بپرگنه بهاگ پیوسته است اگر چه مردم بارگران بر پشت گرفته کریوه نوردی کنند اما
فراوان مدار بار کشتی برکشتی است در ینصورت ملاح و درودگر را دکان گرم و فراوان برهمن اباد
اگر چه املک را زبانی خاص است لیکن دانش نامها بزبان سنسکرت وخط هنید نویسند و بیشتر
بر برگ توز که درخت خاص دار الملک است برنگارند و هگی کهن نامها بران نوشته و سیاهی
چنان سازند که بشست و شو نرود و اگر چه اهل هند هگی انولایت را پرستشگاه دانند و شگرف
داستانها برگذارند اما بعضی امکنه بزرگ تر نوشته اند نزدیک سنده براری چشمه الیست ششماه
خشک باشد و در روز معین کشاورزان بدان سرزمین به نیایش روند و گوسفند و بز سپاس گذاری
بکار برند بقدرت الهی اب بر جوشد و مزرعات پنج موضع سیراب گردد چون بنیادی گراید باهمین
پیشین نیازمندی کنند اب کم شود و نزدیک ان اب چشمه الیست گوگرناگ نام آب آن بس سرد
و سبک و گوارا اگر گرسنه بنوشد سیر گردد و از سیری اشتها اورد در موضع تمین پوره دوازده هزار

بیگه زمین زعفران زار نظر فریب و دشوار پسندان است آخر ماه فروردی و همگی اردی بهشت ایام کشت کاران قلبه رانده زمین را نرم گردانند و چند قطعه زمین اماده کاشت سازند و پیازهای زعفران بخاک درنشانند بیک ماه سبز گردد و در آخر ماه الهی بکمال رسد از یک وجب زیاده نباشد تنه سفید فام باشد چون بر بالا برآید آغاز گل کند یکی از پس دیگری تا هشت گل عشرت افزا در دو شش برگ سوسنی و میان آن شش ستاره زرد گون و سه لال فام و زعفران از سه پسین و چون گل آخر گردد سبزی بر تنه پدید آید از یکبار کاشت شش سال گل بر دهد در سال اول کم شود دویم ده سی برآید سیوم بکمال رسد تا شش سال پیازچه‌ها بکنند اگر همانجا نگاه دارند پایه کمی پذیرد و لیکن برآورده بدیگر جا بکارند در موضع زیول چشمه و حوضی است آنرا معبد شمرند چنان پندارند که تخم زعفران ازان پدید آید و در آغاز کشت کار بدان چشمه ستایش نمایند و شیر گاو دران ریزند اگر ریخته بآب فرونشیند فال نیکو برگیرند و زعفران خوب دلخواه شود و اگر برروی آب ماند فال نکوهیده است در میان تبت کلان غاریست و درون آن از یخ پیکریست امرنات نام بزرگ پرستشگاه انگارند چون ماه تحت الشعاع برآید دران غار حباب وارے از یخ پدیدار گردد و هر روز قدری افزاید تا پانزده روز بدو گز الهی برسد چون ماه بکمی گراید آن پیکر نیز کاستن گیرد و انجام ماه اثری نماند آن را پیکر مهادیو دانند و برآمد کارها را دست مایه دانند و شکرناگ چشمه ایست همه سال خشک باشد ماهی که تاریخ نهم آن روز جمعه افتد دران روز برجوشد و از صبح تا شام روان شود و فراوان مردم هجوم آورند پاپهنال بتخانه ایست منسوب بدرگا هرکس که از حال خود و دشمن آگهی طلبد برنج پخته در آوند پر سازد یکی بنام خود و دیگرے بنام دشمن درون بتخانه نهد و سر آن را ببندند روز دیگر نیایش کنان بر و پیش حال نماید هرکه بگل و زعفران آسوده بود کار او بشایستگی گراید و آنکه پر خس و خاشاک باشد حال او تباه گردد و شگفت آنکه در خصومتی که شناسائی حق دشوار باشد هر کس را دروغ یا دزد داده بدان معبد فرستند و هر دو جانب دران رسم گردانند هرکدام دست بران مالد هر که حق با او است جانور در [illegible] بزید و دیگرے بیرود بوسر حوضی است بیست گز در بیست گز اب از درون آن برجوشد هرکس از نام او سال و نیک و بد حال خویش آگهی جوید دیگ سفالین پر از برنج کرده نام خود بکنار آن نویسد و سربسته دران چشمه اندازد پس از چند گاه آن دیگ بخودی خود برروی آب آید آنرا بگشایند اگر برنج خوشبو و گرم باشد آن سال شایسته و خجسته باشد و اگر گل آلای و خس و خاشاک آلوده باشد حال دگرگون شود در کوتهار چشمه ایست یازده ماه خشک باشد هرگاه مشتری باسد رسد در پنجشنبه بجوشد و در هفت روز خشک گردد و در پنجشنبه دیگر باز آید تا یک سال چنین باشد در موضع سلهاما

درخت داریست عقاب بران برنشیند و پر کلی ازانجا برگیرند و خورش بدان جانور سفر دزنا کاموچشمه
الیست نیله ناگ نام برگیرند حوض او چهل بیگه اب بغایت صاف کبودی نماید و ان را نیایش گاه
انگارند و دیگر واو بسیاری رخت هستی باتش دردهند و شگفت انکه ازو فال برگیرند جوز را چهار بخش کرده
درو اندازند اگر طاق بر افراز ماند نیکو شمرند ورنه تباه انگارند و در پیشین زمان کتابی ازان پدید آمد آن را
نیل متهه خوانند چگونگی کشمیر و خواص و معابد بتفصیل در دهند رحست چنین گویند که در زیر آب شهریست
اباد و عمارات عالیه دارد و در زمان فرمان روائی مدو شاه برهمنی در سے شد و بعد از دو سه روز بدی کم
و تحفه هاے می اورد و خبرها میداد و در دامن ان دو چشمه دو گز از یک دگر جدا او دیگی فراوان سرد و دیگری
بس گرم از ایستش گاه شمرند و استخوانی کلنخ کالبد را در انجا خاکستر گردانند میان کوه کولابی است
بزرگ استخوان و خاکستر مردگان اندازند وان را وسیله تقرب الهی پندارند و اگر درو گوشت جانوران
افتد برف و باران سخت در گردد و در موضع پاروا چشمه الیست که بر وصان روز یکشنبه سحرگاه
باب رود تن شوینده و تندرستی یابند نوسر نام معبدیست منسوب بمهادیو هر که بزیارت گری رود
او ان الات پرستش گری بگوش ش آید و کس نداند که از کجا است نزدیک ان پیوست
به بتت خورد کولابی است بزرگ او را نام دوره بست و هشت کروه دریاسے بهت در وریزد و
لختی ناپدید گرد و نزدیک کرگانو دره الیست سویم نام درانجا ده جریب زمینی است چون مشتری باسد
رسد تا یک ماه چنان گرم شود که درخت بسوزد دیگ پر کرده بزمین گذارند پز د پیوست ان قصبچه الیست
اباد کمراج ده او یک سو بکاشغر پیوند و دغرب رو یه پکلی است در گذر هاسے اب پوست درخت بر
بگسترند و بر اطراف ان سنگ نهند تا اب نبرد پس از دو سه روز بر داشته باقتاب گذارند چون خشک شود
بر فشانند طلا ریزه تا دو سه تولچکی برایدده و دیگر بدو پیوسته گلگت ان نیز بکاشغر پیوندند و درانجا طلا بتماک
شوی بدست آورند و در ره راه از یا مون دریای است از ولایت دگدو می آید پدمنی نام انرو طلا
بر ستانند و بر کناران سنگین معبدیست ان را اسارو گویند بدرگا منسوب است و بس بزرگ افتد
و دهر اشتی شکل بچهه بجنبش در اید سرکار پکلی داخل انصوبه است سی پنجکرو دراز و بست و پنجکرو پهنا باران توران برف
بارد و سرما بیشتر شود و ریزش ابر مانند هندوستان و از سه دریا فیض برگیرند کشن گنگ و بهت
و سنده وزبان این دیار نه بکشمیر ماند نه بهندوستان و نه بزابلستان نخود و جو بیشتر شود و زرد الو شفتالو
و چهار مغز خود رو باشد و میوه گشتی رسم نیست جانور شکاری و اسپ و اشتر و گاو و گاومیش بیانه بزو خروس

ما دارد و

فراوان القصہ کشمیر دل کشائی کلی است اگر یک باغ ہمیشہ بہار یا یک قلعہ آسمانی پایہ بر خوانند سزاست
واگر عشرت گاہ سبکروحان و خلوت کدہ گوشہ نشینان بر گویند رواست ابہائی خوشگوار و ابشار ہائے
سامعہ افروز و جلگہائے روح افزا و گلہائے طراوت اما بہمہ جا کہ شمارہ ان از تحریر افزون خاصہ گل
سرخ و بنفشہ و نرگس خودرو صحرا صحرا و بہار و خزان بس شگرف و بنیر شاہ الو و شاہ توت فراوان
میوہ مشہور و خربوزہ و سیب و شفتالو وزردالو و تربوز بس نیک و انگور اگرچہ بسیار است لیکن گزیدہ کم
و بیشتر بر درخت توت باشد توت کم خورند و برگ او بکرم پیلہ بکار آید تخم او از گلگت و تبت خورد آورند
با انبوہی شالی گزیدہ کم باشد گندم ریزہ سیاہ فام کم بود مونگ کمتر خورند نخود و جو بس ناپدید زمین سیلابی
و للمی است در تمام صوبہ عمل غلہ بخشی سہ تودہ ضبط زمین و دادوستد زر و سیم رسم نیست و جزوی از
سایر جہات نقد جنس را بخروار پیمایند کدی اسا گوسفندی باشد از اہنڈ و گویند بس نازک و خوش خو
و گوار اریزہ اسپان زور آور کہ بکوہ گذار بسیار فیل و شتر نباشد گاو سیاہ رنگ بدہیئت لیکن شیر و روغن شایستہ
دارد و بیشتر خورش برنج و ماہی و شراب گوناگون سبزی وان را خشک کردہ نگاہ دارند برنج پختہ را شب
گذارند و روز دیگر بخورند و باوجود بسیاری مردم دلی سرمایہ زندگی دزدی و دریوزہ گری کم و زبونی زیست
سکنہ آن مرز بوم مشہور پشمش پوست یک جامہ چند سال بکار برند دران ولایت بست و شش
راہ از ہندوستان رود لیکن راہ بہنبر و پکلی گزیدہ اما نخستین نزدیکتر شعبہ دار و بیشتر در آمد لشکر از راہ
پیر پنجال اگر بران بہار گاہ گذرد و کوہ کما انکشند و ساعت ابر و باد بر جوشد و برف و باران ریزد و طول این ولایت
از قنبر تا دریائے کشن گنگ صد و بست کروہ عرض ہشتاد کروہ شرقی پرستان و دریائے چناب شرقی
وجنوبی پاتہال و کوہ شرقی و شمالی تبت کلان غربی پکلی و دریائے کشن گنگ غربی و جنوبی ولایت گکھران
غربی و شمالی تبت خورد و ہر چہار طرف اسمانی کوہ چہل و شش محال مشتمل بر دوازدہ کرور و شصت و دولک
و ہشتاد و پنجہزار دام و دو ہزار و چہار صد پرگنی داخل این صوبہ است ٭

صوبہ دار الملک کابل

کابل از گزین مصرہائے باستانی است پشنگ بن لورین فریدون طرح انداختہ و از آبادی آن
بموجب تواریخ تا حال کہ این نسخہ تحریر می آید دو ہزار و یکصد سال و کسرے منقضی مے شود قلعہ ستوار
و ارد و مارکسان بر فراز کوہچہ است و کوہ بینی کہ آن را ہصار عقابین نیز گویند مشرف آن واقع شدہ

در دامنه آن انگ‌هاے دل فریب و چمن زارهاے دل آویز و باغهاے گل آمیز است خاصه باغ
شهر آرا که بشاه لالان شهرت دارد و حضرت بابر بادشاه در سال نهصد و بست و پنج هجری طرح
انداخته و نزدیکی آن باغ جهان آرا که حضرت جهانگیر بادشاه در سال هزار و شانزدهم هجری احداث نمود
در گذرگاه بدلب جو مقبره حضرت بابر بادشاه و هندال میرزا خلف آنحضرت و محمد حکیم میرزا خلف محمد همایون
بادشاه واقع است و در حوالی این مصر دو دریاے عشرت افزا میندکی از الندری آید و از میان باغ
شهر آرا و جهان آرا و کوچهاے شهری گذرد و آن را جوے خطیبان خوانند و دیگرے از جانب غزنین
می‌رود و آمده از تنگی ده یعقوب گذشته از پیش دروازه لاهوری میرود و آن را جوے پل مستان گویند آبش
گوارا و صاف است بیماران را صحت بخشد تومان دامنه کوه که آن را پنجاب کابل گویند فراوان گل و میوه‌هاے
دل کشا و خزان بے همتا دارد خاصه لمغان و کاهدره فرزه و استرغچ و استالف و غیر ذلک اماکن فرح افزا
و سیرگاه متقدمی سلاطین است بجانب بلخ تومان غوربند واقع شده رنگ آمیزی ریاحین دلآویزی
شقایق آن از گلستان بیر و بشت سی و سه گونه لاله بر دید و از ختمی بوے گل سرخ آید آن را لاله بویا نامند و
کان نقره و لاجورد نزدیک است و کوه ریگ دار نیست آن را خواجه ریگ روان گویند در تابستان
آواز نقاره و دهل ازین ریگ زار بر آید و این تومان بر روے لشکر توران و حدود بلخ سد مستحکم است
و تومان ضحاک و بامیان از آثار پیشینیان است و دوازده هزار سمج دران حدود نشان میدهند که
درمیان کوه چاهها کنده و دنگی اند دران اماکن ساخته اند در موسم زمستان مال و اثقال در درون آن
نگاهداشته با فراغت بسر برند و در موضع سمجی قهر نیست و درمیان آن تابوتی و در درون آن یکی از غنودگان
خواب واپسین گویند که در زمان چنگیز خان که زیاده از پانصد سال میگذرد این بزرگ درجه شهادت
یافته تا حال جسد ایش در تابوت درست است و زیارت گاه مردم و این تومان و سنجر بر روے
بدخشان متانه محکم است بجانب قندهار از تومان غزنین که آن را زابل گویند در زمان پاستان
تختگاه سلاطین خراسان بود خصوص پاے تخت سلطان ناصر الدین سبکتگین و سلطان محمود غزنوی
و سلطان شهاب الدین غوری و نیز خوابگاه حکیم سنائی و بسیاری اولیاست از کثرت برف و شدت
سرمان را با به تبریز و سمرقند نشان دهند دران حدود روئین فراوان پیدا شود و هندوستان را دود
در نزدیکی آن چشمه ایست که اگر قاذورات دران افتد شورش ابر و برف پدیدار گردد و این تومان
بر زمستے تعدد و قندهار است و آن را دروازه ایران گویند تومان رگهد و اکثر افغان نشین است و
نزدیک آن در موضع باده خواب سجنه چشمه ایست که آن را گنگا گویند و در کتب هندی بهار کل نویسند هیا

بزرگ دانند و در رودملین دران مکان خلایق ہجوم کنند اب ان چشمہ نیز بسان اب گنگا
اگر مدتی دراو ندگذارند دگرگون و بدبو نشود و تومان مندراور و علی شنگ برروے کافرستان است
و بومیان ان را کافر گویند درانجا مزار حضرت لام پدر حضرت نوح است و ان بزرگوار را ملک
ہم نویسند چون مردم اندیار کافرا ملین ہم گویند ازینجہت ان نواہی را لمغان خوانند تومان بجراو
پر از کافران است چلغوزہ انجا مشہور دران حدود جانوریست ان را رده پران گویند از مسکن
خود یکدو درعہ پرواز کند و نیز موشی است کہ بوے مشک ازو اید تومان نیکبہار در زمانہ سلطنت
جوے شاہی مشہور بود و دارو غہ نشین ادینہ پور در عہد حضرت محمد اکبر بادشاہ بر کنار دریا
نیلاب شہر جلال اباد احداث نمودہ اگرچہ میوہ فراوان شود اما انار انجا مشہور است و دیگر
ان باغ صفا کہ بہار باغ شہرت دارد و باغ وفا از اثار حضرت محمد اکبر بادشاہ است
انار بیدانہ انجا مشہور درین حدود برف نبارد و سرما چندان نشود و کافر در کوہ و کوہ نکس
کافران از انجا نزدیک است تومان بجور جانب کاشغر گل قلعہ حاکم نشین از قدیم است
ہواے ان گرم و سرد افزون و ہگی ان نواحی در دشت و کوہ مسکن افغانان در حواشی قلعہ
بجور مواطن مغول است کہ خود را از قوم عرب قرار دہند گویند کہ سلطان سکندر رومی ہنگام
عبور درین اولکہ چندے از خویشان خود گذاشتہ بود تا حال اولاد انہا سکونت دارد
و برافغانان غالب اند این تومان بست و پنج کروہ طول و دہ کروہ عرض دارد و تومان
سواد نیز جانب کاشغر است فراوان درہ دارد گرما و سرما بسیار نشود اما برف بارد لیکن
در دشت زیادہ از دو سہ روز نپاید و در کہسار ہمہ سال بماند زمستان و بہار و بارش بسان
ہندوستان شود گلہاے توران و ہند در و بنفشہ و نرگس خودرو صحرا صحرا
و اقسام میوہ خودرستہ شفتالو و ناشپاتی انجا مشہور و باز و جرہ و شاہین گزیدہ
بہر سد و کان اہن نیز و قصبہ منگلپور حاکم نشین و این تومان چہل کروہ طول پانزدہ
کروہ عرض دارد و ہگی بنگاہ یوسف زئی است تومان بگرام ان مشہور بہ
پشاور جانب ہندوستان است انگور و شفتالو و خربوزہ بتوران ماند و گرمی
و سردی و بہار و خزان و بارش بسان ہندوستان و برنج سکہداس
بہتر از بنگالہ شود و زراعات فراوان و غلات وافر پیدا می باید تمام این
تومان بنگاہ افغانان مہمند و غیر ذلک است طریق مال گذاری برعیت گیری

دارند پشاور شهر قدیم است که در کتب متقدمین پرشاور و فرشاور نیز نویسند
در نزد یکی آن کورکهتری معبد جوگیان مشهور بود در عهد شاهجهان بادشاه منهدم شده
امروز تیرتهه بس دل کشای است که جوگی و سنیاسی و بیراگی و دیگر
درویشان در حواشی تالاب که چشمه سار است عمارات دل فریب اماکن
دل آویز احداث نموده اقامت دارند تومان بنکشاب بجانب ملتان واقع
است مساکن بسیاری از قوم افغانان وسعت بسیار دارد مزروعات فراوان
خاصه شالی الفقدر پیدائے یا بد کر بولایت دیگر هم میسرود و کان آهن و نمک
دران حدود القصه درین صوبه زمستان سخت شود اما گزند نرساند و در تابستان
بدون پوشش نتوان غنود و بدستور توران برف بسیار بارد و در دشت
چهار ماه و بر کوهها دایما باشد ستایش آب و هوائے و ایام بهار تحریر راست
نیاید گوناگون میوه نشاط افزاید اگرچه انگور اقسام است اما صاحبی
وحسینی و قندهاری و کرنکالی لطافت دیگر دارد از جمله زردالوها میر محمودی و تیپی
و میرزائی و از خربوزه ها کوک نبات و ماهتابی و کله کرکی و باشینی و ناشپاتی
و عبری و دود چراغ گزیده تر است و از گوناگون زراعت گندم و جو زیاده
است از زرع جو بیاری سویم حصه دارد و از نبات دلی و هم حصه میدهند و از
انگور و نور تحفه نقد بیه واصل کنند و حاصل سر درختی معاف است و بآئین
قدیم از گل معصفر چیزے نمیدهند و دانه معصفر را سویم حصه ادا سازند
و بسان سمرقند و بخارا پرگنه مشتمل بر تپهجات و قریات را تومان نامند و ساکنان
این صوبه یازده زبان دارند هندی و فارسی مغولی ترکی افغانی پشائے پراچی
گبری برکی لمغانی عربی در نواحی کابل مغول سکونت دارند رعیت گیری
و مال گذاری کنند عورات این قوم بر مردان غالب هستند در زمان عقد
بستن کابین نوشتن امر محال که شایان عصمتیان نباشد و پرده نشینان را
سنز و نوبیانیده میگیرند و بطور خود بسیر باغات و غسل حمام میروند و از
شوهران چندان خوف ندارند و بعضی زنان را دیدم که یکے را گذاشته شوهر
دیگر کرده و در عمر خویش تا پانزده و بیست را بشوهری گرفته باشند و درین

صوبه قوم بزرگ و جماعه کثیر هزاره و افغان است هزاره خود را مغول از نژاد چغتائی
خان بن چنگیز خان قرار دهند از غزنین تا قندهار و از تومان میدان تا حدود
بلخ در محال مشکله و جبال مزلقه سکونت دارند اکثر اماکن و مساکن
این جماعه غیر عملی است و افغانان خویشتن را اولاد بنی اسرائیل برادران مهتر
یوسف علیه السلام میشمارند افغان نام بزرگ ایشان بود او سه پسر داشت
یکی سربن دویم غرغشت سویم بتن و ازین هر سه شاخها پدید آمد و هر قبیله
بنام یکی از نیاگان روشناس گردید اولس ترین و برتیچ و میانه و خرشبین
و شیرانی و اوره مروکاسی و جبند و خویشگی و کتانی و خلیل و مهمند و صافی
و محمدزئی و یوسف زئی و داودزئی و کلیانی و ترکلانی به سربن پیوندد و اولس
سورانی و جیلم و اورکزئی و آفریدی و جکانی و ختکی و عبدالرحمانی و کررانی
و کاکر و عربانی مسوانی و پنی و تارن بغرغشت گراید و اولس شیرزاد و
خضرخیلی و لنری و لودی و نیازی و لوحانی و سوری و سروانی و کهکهوری به
بتن نسبت دهند و اقوام دیگر از اولاد اینهاست که بقلم درآمد و اینهمه اقوام از
دریای سنده تا کابل صد کروه و از حدود قندهار و ملتان تا سواد که
بحدود کافرستان و کاشغر پیوندد و زیاده از سیصد کروه مساکن دارند به
تقویت کهسار دشوارگذار بامرای پادشاهی نیایش نکنند چون شاهراه
باختیار اینهاست بعضی بطریق انعام از صوبه دار و کوتی بطریق راهداری
از مسافران بر راس اسپ و شتر و گاو میگیرند و بعضی اوقات دست تطاول
بمال و اثقال کاروانیان و دیگر رهنوردان درازی کنند و مسافران را بزبردستی
و دزدی بدست آورده غلام میسازند و میفروشند آدم دزد در ممالک
دیگر کم خواهد بود و افغانان تمامی آدم دزد هستند و جمیع ممالک کابل باین
قوم تعلق دارد و از بلده پشاور سه راه بکابل میرود یکی راه نیکشاب است
شعاب صعاب بسیار و مسافت بعید دارد و لشکرها به صعوبت میگذرد و
دویم راه کهیبر که در جلال آباد بشاهراه می پیوندد و این راه هم از تنگی دره ها و صعوبت
کریوه ها و کمی آب و دست بروی افغانان باعث آزار و اضرار مسافران است

سیوم راه ملی مسجد است و خیبر از چشمه جمشید که بجرود مشهور است تا دهکه کنار
نیلاب بمسافت هژده کروه واقع است و کریوه خیبر تا دو کروه بدشواری گذشته
می شود اما این راه نسبت بمسالک دیگر سهولت دارد و آمد و شد عساکر و
کاروانان بهمین راه است از دهکه تا منله سی کروه کروه و کریوه اصلا نیست و از منله
تا کابل چهل کروه هر چند کتل دارد اما چندان دشوار نیست و کابل هر چهار طرف
کریوه بلند دارد و یکبارگی درآمد غنیم دشوار اگرچه این صوبه چندان حاصل ندارد
اما خردوران آن را دروازه هندوستان قرار داده اند ازینجهت والی هندوستان مبلغ
معتدبه بخرج سپاه آنجا میفرستند و سرحد ولایت توران و ایران درامان میماند
و در زمان سابق که کابل از والیء هند بیرون بود تورانیان بر اطراف هندوستان
ترک تازی می نمودند درین صورت ولایت پنجاب ویران و خراب می بود اما از
زمانیکه هند و کابل در تصرف یک فرمان روا درآمده باعث آبادی پنجاب و
امنیت تمام هند شده طول این صوبه از اتک بنارس تا هندوکوه صد و
پنجاه کروه و عرض از قراباغ قندهار تا چغتان سرا صد کروه شرق رویه دریای سنده
و غرب رویه غور شمالی اندراب و بدخشان و هندوکوه جنوبی فرمل و نغز و کرکر
و هر چهار طرف همه کوهستان است زمین مسطح و هموار کم اما مزروعات
بهمه جاست هشت سرکار مشتمل بر سی و شش تومان و دو کرور
و شصت و پنج لک و بست هزار دام داخل این صوبه است بالجمله چون اندکی
از کیفیت هندوستان و صوبجات بتحریر درآمد اکنون شمه از احوال
فرمان روایان این دیار از ابتدای پاندوان بقلم سوانح نگار درآوردن و باخبار
خوانان ارمغان گذاشتن ضرور است +

بید خوانی هندوی مشک فام قلم بلاغت شیم در معبد گذارش شمه از احوال فرمان روایان هندوستان از ابتدای راجه جدهشتر پاندوان

ازکتب تواریخ هندیه خصوص از مهابهارت که تاریخی است بزرگ تر و از جمیع صحف معتبر تر چنان بظهور پیوسته که سلطنت هندوستان از آغاز آفرینش جهان در خاندان والاشان پاندوان و کوروان بوده و سلسله اسلاف ایشان علی الاتصال فرمان روائے و جهان کشای نموده اند چون نوبت سلطنت براجه بچترسج که جد پاندوان بود رسیده بدستور نیاگان خویش بعدالت گستری و رعیت پروری جهانبانی نموده جهان گذران را پدرود نمود واحدے از اولادش نماند که مهام جهانداری بنظام آورد و اعیان دولت باهم مشورت نموده بجناب سرامد عارفان خداشناس سوامی بیاس التجا آورده بذریعه آن کشاف رموز معانی از عورات راجه سه پسر بهم رسانیدند گویند که چون زن اولین راجه تاب دیدن پیکر مهیب آن خداآگاه نیاورد چشم خود پوشیده بود از آنجهت از وی پسری نابینا بوجود آمد نام او دهرتراشت نهادند و زن دویمی را از مشاهده طلعت تابان آن عارف معارف یزدان رنگ زرد گردیده بود از وی پسری که بدنش تمام زرد بود بعالم شهود شتافت نامش پاند گذاشتند یعنی زرد رنگ و پسر سیوم بدر نامی از پرستاری ولادت یافت چون دهرتراشت پسر کلان نابینا بود و بدر کنیزک زاده بود از آنجهت امر سلطنت به پسر میانگی که پاند بوده باشد قرار گرفت چراغ مرده این خاندان باز روشن گردیده و گلشن پژمرده سلطنت بتازگی طراوت یافت و راجه پاند بقوت سرپنجه شجاعت و زور شمشیر همت بر مخالفان غالب آمده و اطراف ممالک به تسخیر در آورده نام نامی اسلاف و اسم گرامی خویش روشن گردانید چون شکار دوست و عشرت طلب بود اکثر اوقات در صحرا رفته بشکار اشتغال داشتی روزی بعادت معهود بقصد صید افگنی بیابان نورد بود ناگهان دو آهو نر و ماده باهم صحبت داشتند راجه نوعی تیر جگر دوز زد که آهو از ماده جدا شده بر زمین افتاد و آن آهو نبود عابدی بود مرتاض بان پیکر در آمده با زن خویش مباشرت داشت در حالت نزع بر زبان آورد که ای بیزد تعالی میخواهم که چنانچه ما را در زمان وصال جانان بیجان کرده تو هم در وقت صحبت همخوابه خویش بمرگ شوی راجه از وقوع این حادثه غمناک گردیده دود تحیر بدماغ او پیچید اما چه کند که تیر از شست جسته

وکارازوست رفته بود از دعای بدان عابد مردان خود صحبت زن بتقین عالمته ترک جهانبانی نموده وصحرا رفته بعبادت وریاضت اشتغال ورزید امازبی اولادی خویش ولش ملالت اندود می بود چون هردو زوجه او در صحرا رفیق طاعت بودند روزی بزوجه کلان که کنتی نام داشت گفت که هرکس که بی اولاد بمیرد ودر دوزخ می رود در دین مادرست وجایزاست که اگر شخصی اولاد نداشته باشد یاقادر بر پیدا کردن اولاد نشود از برهمن فرزند حاصل نماید چنانچه پدر من بی اولاد رحلت نمود بصلاح بزرگان تو الدمن وبرادران من از بیاس دیو گردید آن عورت پاسخ داد که اگر برسر من تیغ آبدار ببارد ممکن نیست که بامرد بیگانه صحبت دارم اما چون افسونی از عابد مرتاض اموخته ام که از عالم ملکوت هرکس را بخواسته باشم طلبداشته فرزند حاصل نمایم راجه ازین سخن خوش وقت شده درین باب اجازت داده آن عورت را در خلوت فرستاده خود بدروازه بپاسداری قیام داشت وآنچنان احتیاط بکار برد که مظنه رسیدن آدم در انجا نباشد بقدرت قادر مطلق آن زن از درون خانه آبستن شده بیرون آمده راجه را مژده داد بعد نه ماه پسر والاگهر زائیده نام فرخنده فرجام اورا جدهشتر نهادند نوبت دوئیم همین آئین آبستن شده پسری بغایت زبردست قوی هیکل زائید نام او بهیم سین گذاشتند در روز ولادت او واقعه غریب وقوع یافت که ناگهان در آن صحرا شیری مهیب در آمد مردم ازو خوف خورده فریاد برداشتند کنتی ترسناک شده بی اختیار برخاست وبهیم سین از بغل او جدا شده بر سنگ کلان افتاد از ضرب آن طفل سنگ لخت لخت گردید این معنی باعث تعجب گشت راجه پاند دانست که این طفل بغایت زورمند خواهد شد نوبت سوئیم همین نمط ارجن ولادت یافت در آن وقت آواز از آسمان برآمد که چنانچه در عالم علوی اندر فرمان رواست درجهان سفلی این پسر حکم ران خواهد گردید ودر محاربات هیچکس حریف او نخواهد شد واز زوجه دوئیم راجه بهمین عنوان نکل وسهدیو بطوئق توامان بوجود آمدند واین هر پنج برادر در حسن خوبی وقوت ودلاوری نظیر نداشتند وراجه باین پسران در صحرا می بود وامور سلطنت را دهرتراشت برادر کلان که نابینا بود در هستناپور سرانجام میداد چون زوجه دهرتراشت آبستن شد بعد از دو سال مضغه گوشت از شکم او بدر آمد که از آهن هم سخت بود زن دهرتراشت حیران شده میخواست که آن مضغه را براندازد در آن حال بیاس حاضر شده فرمود که از آن پسران نامدار خواهد برآمد زنهار آن گوشت را ضایع نسازند بعد از ان بموجب امر بیاس آب سرد بر آن پاشیدند از وصد لخت شد هر لخت را در کوزه روغن جدا جدا انداخته باحتیاط نگاه داشتند وبعد دو سالی آن کوزه ها را وا کردند از هر یک کوزه پسری برآمد واز همه کلان تر درجودهن[(۱)] بود گویند وقتی که درجودهن از کوزه روغن مطلی

---

(۱) جرجودهن

له اندراج یافته بود بیرون آمد زمین را کافته بسان خر بانگ برداشت ازان آواز خران و شغالان و کرگسان و زاغان بزمین و در هوا فضـــ(؟) یاو بر آوردند و در هوا غبار پیدا شد ظهور این حالت موجب حیرت نظارگیان گشت سوای صد پسر مذکور جهه(۱) نامی از زوجهٔ دیگر ولادت یافت که همگی یک صد و یک پسر بوده باشند خلف بزرگ او جرجودهن ره(؟) بدکتیر وسنان و شمشیر برد کارگزنی شده و در شجاعت و قوت دعوی انفراد داشت چون راجه پاندو را ان صحرا خت هستی بموجب دعای عابد بسبب صحبت زن که خود را از شهوت نتوانست ضبط کرد بربست زنان خود دستش همراهی آن بسوخت عابدان و زاهدان که در بیابان همسایگی بودند هر پنج پسر و زن کلان راجه را در هستناپور رسانیدند اکثر مردم پسران را قبول نکردند و بعضی قبول میکردند خصوص درجودهن پسر کلان دهرتراشت میگفت که چون راجه پاند بسبب نفرین عابد ترک صحبت زنان کرده بود ایشان را چگونه فرزندان راجه تصور توان کرد دران وقت سروش از غیب آواز داد که اینها پاندوان هستند یعنی پسران راجه پاند که بنمط بدیع بذرایع ملایکه بعالم وجود آمده اند بعد چنین آواز گل از هوا بر سر ایشان بارید و صدای نقاره و بوق و غوغای عظیم از جانب آسمان برخاست تمامی مردمان هستناپور از استماع این آواز حیران شده پاندوان را قبول کردند و بهیکم پتامه که عم پدر ایشان بود سایه مرحمت و پرورش بر سر آنها انداخته معلمان دانشور و استادان فرخنده سر برای تربیت و آموزگاری مقرر نمود پاندوان بمقتضای دانش خداداد و خردمندی مادرزاد در اندک فرصتی اکثر صحایف بید و دانشنامها برخواندند و تمامی علوم تیراندازی و کمانداری و رسوم نیزه بازی و تیغ گذاری آموخته بحد کمال رسانیدند چنانچه جدهشتر که از همه کلان بود در صفات خجسته و اوصاف مستحسنه و راستی و نکوی و خردمندی و خوشخوی مشهور گردید

بیت

نکوروی و نیک اختر و نیک خوی	بدل راست بازو بلب راستگوی
نه رایش به تدبیر محتاج غیر	نه امضای رایش بجز محض خیر
بگیتی ندیده کسی رنج ازو	دل راستان راستی سنج ازو
باین دانش و رای و تمکین و فر	گمانم نه آید که باشد بشر

و بهیم سین از جدهشتر خرد و بسیار پر قوت و زورمند بود که درختان قوی را از جا بر میکند و فیلان کوه پیکر را برداشته بر زمین می افگند و در علم گرزبازی و هنگامه رزم سازی و جنگ مشتی و هنر کشتی نظیر خود نداشت **نظم**

---

(۱) جلیجن(؟) جهه ساجیجی(؟)

بران زور هرگز نباشد هژبر	دو پایش بخاک اندرون سر بابر
چو اوخشم گیرد برو زنبرد	به پیشش چه پیل و چه شیر و چه مرد
چو آوردی آهنگ برکارزار	نکردی برو تیغ فولاد کار
نبود آدمی بود شیر عرین	که بادا بران شیر مرد آفرین

وارجن از بهیم سین خوردبود در قوانین کمانداری وآئین تیراندازی از استادان روزگار و تیر اندازان کامل عیار درگذشت و علم این علم در عرصه ربع مسکون برافراخت وکوس ناموری این هنر در هفت اقلیم نواخت و این علم را بچندین عنوان بکمال رسانید یعنی یک تیر انداختی هزاران تیر از و استخراج نموده جان گزای اعدا نمودی و نیز اگر خواستی تیرهای مستخرج در هوا متصل بسته سد راه باد و باران شدی و هزار تیر آن قدر آتش برافروختی که هر نیک و بد را سوختی و همچنین از تیر طوفان باد وخاک وآب هویدا ساختی واز تاثیرات آن معاندان را برخاک هلاک انداختی واز جانب عدوان اگر هزاران تیر برو آمدے آن را از تیرهائے خویش در هوا براندے و در رزمگاه افسون پردازی و سحرسازی نموده گاهی بلند و گاهی پست و گاهی فربه و گاهی لاغر بنظر دشمنان درآمدے و زمانی بصورت مهیب نمودار شدی و ساعتی از نظر غایب گشتی و این علم خاصه اهل ملکوتست که تیرهائے انداخته بقوت افسون چنین کارهائے نادره بروی کار می آورند والا حوصله بشری و مدرکه انسانی کجا طاقت ازتکاب وادراک امثال این امور عجیبه تواند داشت چون ارجن ملک نژاد و قدسی نهاد بود وقوع این قسم نادره کاریها از و بدیع نتوان شمرد نظم

همان ارجن پهلوان شیردل	که از تیر او گشت گردون خجل
خدنگش دل دشمنان بشکند	اگر کوه باشد زبن برکند
خداوند او را چه سان آفرید	بروآفرین کو چنان آفرید
جهان آفرین تا جهان آفرید	چو ارجن بگیتی نیامد پدید

وهمچنین نکل و سهدیو برادران غیر مادری ایشان در سواری اسپ و فیل و عرابه و در قواعد نیزه بازی و تیغ اندازی و سایر لوازم سپه سالاری بی همتا بودند بیت

به نیروی مردی و فرهنگ خویش	بگردون برافراخت اورنگ خویش

واینها هر پنج برادر بهمدیگر نوعی اخلاص و یگانگی داشتند که گویا آفرینندهٔ بدایع موجودات یک روح را تجربه ساخته در پنج قالب انداخته و جدهشتر برادر کلان را هر چهار برادر خورد

صاحب ومخدوم وولی نعمت وخدای مجازی تصور نموده سر موازتقدیم امرش عدول نکروندی و سرناخن خلاف مرضی او بعمل نیاوروندی وداد عیش وعشرت دادندی نظم

چو نیک اختری کز بخت فیروز شود پیش بزرگان خدمت اندوز
کسی کس بخت ودولت پای گیرد بچشم بختیاران جای گیرد

درجودهن پسر کلان دهرتراشت از دید وشنید اوصاف حمیده پاندوان حسد بر خصوص زور وقوت بهیم سین آتش عنا و در کانون سینه اش مشتعل گردید از آنجا که دشمن گدازی آئین دین سلطنت است او باندفاع پاندوان وانقطاع رشته زندگی آنها ساعی بوده بارها بقصد هلاک بهیم سین که آنرا از همه زبردست وزورآور میدانست در سیر وشکار که باتفاق یک دیگر در صحرا میرفتند زهر داو چند مرتبه او را در خواب یافته دست وپا محکم بسته در دریای گنگ انداخت اما چون حفظ وحراست الهی شامل حال او بوده اراده دشمن پیش نرفت وور هر مرتبه سلامت ماند چون دهرتراشت جدهشتر را بهمه وادی قابل دانسته ولیعهد نموده مدار کار جهانبانی در قبضه اقتدار او گذاشته بود درجودهن زیاده حسد برده به پدر پیغام کرد که مارا از سلطنت محروم کرده اند من تاب اطاعت جدهشتر ندارم بهمین زمان خود را میکشم دهرتراشت خاطرداشت پسر منظور داشته مقرر کرد که نصف ولایت بعهده درجودهن باشد وجدهشتر مع برادران خویش در برناوه رفته بر نصف ولایت حکومت کند بنابرین مشورت جدهشتر را رخصت شهر برناوه داد پیش ازان که جدهشتر دران شهر برسد درجودهن کسان خود را فرستاده تلقین کرده بود که عمارات از صمغ وقیر وریسمان وغیره ذلک تعمیر کنند وبعد از آنکه پاندوان دران جا رسیده طرح اقامت اندازند قابو یافته آتش درو نهند تا آنها سوخته خاکستر شوند فرمان بران بموجب فرمان بعمل آورده عمارات صمغ وقیر بطریق مستر یعنی ستر ومخفی تعمیر نموده پاندوان بعد رسیدن درآن مکان از دغل وحیل معاندان واقف گردیده نقبی درآن خانه زده راهی درست کرده شبی بدست خود آن عمارت را آتش داده از راه نقب بدر رفتند وبهیل زنی با پنج پسر خود که دران جا آمده بود سوخته خاکستر گردید کسان درجودهن سوختن بهیل زن وپسرانش را خاکستر گردیدن پاندوان با والده خویش تصور نموده مژده هلاک آنها به درجودهن رسانیده موجب مسرت او شدند پاندوان بعد برآمدن ازان مهلکه در صحرا رسیده بلباس زاهدان در معابد واماکن متبرکه میرسیدند وبسیر ممالک روسپری شدند ودیو وعفریت را میکشتند وشیر وکرگدن را شکار میکردند تا آنکه در شهر کنپله رسیدند راجه دروپد مرزبان آنجا دختر صاحب جمال در حسن وخوبی بی مثال داشت ودران ایام دختر بحد بلوغ رسیده بود راجه دروپد

بآئین نیاگان خویش فرمانروایان روی زمین راطلبداشته جشن عالی ترتیب داده بود تا هرکس راکه
آن دختر پسند کند در عقد زوجیت او درآید و آن را در زبان هندی سوینبر گویند و راجه مسطور چوبی کلان
بسان قبق درمیان ایستاده کرده ماهی طلا برآن بسته و دیگ کلان از روغن پرکرده زیر چوب بر
دیگدان گذاشته و کمانی درغایت بزرگی و سختی نهاده و شرط نموده بود که هرکس این کمان را سازه
کرده ماهی از بالای چوب به تیر زده در آن دیگ روغن اندازد آن دختر در مناکحت او درآید روز
دیگر تمام راجهای در آن عرصه درآمده بتقدیم نظر تقید ورزیدند احدی از عهد این شرط نتوانست برآمد
پاندوان بصورت گدایان درگوشه تماشائی بودند در آن وقت ارجن برآمده کمان راکه درغایت سختی بود زه
کرده آنچنان تیر زد که ماهی طلا از بالای قبق جدا شده در دیگ روغن افتاد آنگاه دخت راجه درویدرا که
درو پدی نام داشت از میان چندین راجه های والاشکوه بزور بازوی قوت گرفت نظارگیان
وقوع این قوت و جسارت آن گداوش حیران ماندند و احدی را یارای آن نشد که مقاومت
با او توان کرد تقدیر ازلی برآن رفته بود که آن دختر را پنج شوهر شوند لهذا پاندوان هر پنج برادر بموجب
امر مادر خویش آن را در زوجیت خود ها درآوردند هر یک هفتاد روز نوبت مقرر کرد چون در هستناپور
خبر رسید که پاندوان حیات هستند و دخت راجه درویدرا بزور گرفته اند دهرتراشت حسب الصلاح ارکان
و اعیان کسان خود فرستاده ایشان را طلبیده شفقت پدرانه بجا آورد و باز ولایت را منقسم نموده نصف
بر درجودهن پسر خود بحال داشت و نصف به پاندوان مرحمت کرده با یک دیگر ایشان عهود و مواثیق و
روابط اخلاص درمیان آورده پاندوان را رخصت داد که در شهر اندرپت بر ساحل دریای جمنا که تا فی الحال
آن شهر بدهلی مشهور گردید رفته اقامت ورزند راجه جدهشتر در آن شهر رسیده باجرای احکام
حکومت مقید شد و بزور شمشیر و قوت مردانگی اکثر ممالک بتسخیر درآورده فرمانروایان اکناف گیتی را فرمان پذیر
گردانید چون دولت و مکنت بسیار بهم رسید جگ راجسو بوجه احسن که اجداد او را میسر نشده بود باتمام رسانید
جگ راجسو باصطلاح هند عبارت از عبادت عظمی است که انواع اطعمه بچندین هزار برهمن میدهند
و ظروف طلا و نقره با نجماعه خیرات می کنند و افسونها خوانده اقسام اغذیه و عطریه و اجناس نفیسه
در دهان عم العناصر انداخته خاکستر می سازند و عمده ترین از شرایط این جگ آنست
که راجهای روی زمین جمع آمده تمامی امور خدمات حتی که آب کشی و طعام پزی و دندشوی و دیگر جزویات
بذات خود بجا می آرند این عبادت آن را میسر شود که حکمش بر هفت کشور جاری باشد چون راجه
جدهشتر را فرمانروای گیتی مطیع و منقاد بود این جگ حسب المدعا بانجام رسید درجودهن نیز

دین جگ آمده شریک کار شده بود از دیدن شوکت و دولت راجه جدهشتر عداوت کهن و حسد فزمن بتازگی در دل او ما خراشید چون رخصت شده در هستناپور رسید این درد دل را با رفیقان خویش درمیان آورده در برانداختن بنیاد دولت راجه جدهشتر مشورت کرده صلاح همگنان بران افتاد که انجمن قمار بازی آراسته و مقام دغل پیراسته ملک و مال از و باید گرفت بنا برین صلاح راجه جدهشتر را از اندرپت طلبداشته بعد درازی سخن مجلس قمار ترتیب داده کعبتین تذویر درمیان آوردند چون تقدیر قادر مطلق بران رفته بود که راجه جدهشتر با برادران سرگشته بادیه ادبار و آبله پای بیابان افتقار گردد با وجود آن قدر عقل و دانش مغلوب فریب آن دغابازان گردیده شروع بقمار کرده خزینه و دفینه و نقود و اجناس و جواهر زواهر از اندازه بیقیاس و سایر اسباب سلطنت و شهریاری و تجملات ریاست و نامداری و ملک و مال و اسپان و افیال درباخت و از جمع اموال و خزاین دست خالی ساخت ابیات

طبعی بقمار یافت مایل　　افتاد بورطهای هایل

دانگه زپی قمار بازی　　گسترده بساط فتنه سازی

بنشست و در خزینه بگشود　　راهی بقمار خانه پیمود

شد گرم مقامر فسون ساز　　زد نقش دغل حریف کجباز

هردم بفریب جادوانه　　میباخت قمار[1] را بهانه

او ساده دل و حریف بیکار　　او خفته دماغ فتنه بیدار

آشفته خرد شد و نظر باخت　　تا مال و منال خویش درباخت

چون کرد زمال و گنج و بار　　بر ملک فتاد نوبت کار

شد هرد و زدست فتنه پامال　　نی ملک باو بماند و نی مال

بر باخت باو سپهر ناساز　　کج باخت بد و حریف کجباز

بنشست بلا بخانه روبی　　برخاست عدو بپای کوبی

چون از ملک و مال چیزی نماند آنچنان مسلوب العقل گردید که هر چهار برادر و بعد ازان خود را پس ازان دروپدی را که زوجه هر پنج برادر بود نوبت بنوبت درباخت وقوع این امر موجب حیرانی نظارگیان و باعث بدنامی او گردید دوشاسین[2] برادر درجودهن سنگدلی و بی آزرمی نموده دروپدی

(۱) خزانه را خزانه (۲) دوساسن

راموکشان وهرزه گویان دران انجمن آورده حسب الامر درجودهن خواست که برهنه کند و آن وقت
آن عفیفه حایض بود بجناب ایزد تعالی که ستار العیوبست مناجات کرده استدعای حفظ ستر خویش
نمود و تضرع وزاری او بدرگاه مجیب الدعوات مستجاب گشت چون دوشاسین بی ازرم پارچه از
بدن او برگرفت بقدرت الهی پارچه دیگر بر وظاهر شد بهمین آئین دوشاسین لباس آن عفیفه برمی
آورد واز غیب کسوت دیگر بر و مرحمت میشد چندانکه دوشاسین از برآوردن پارچه ها مانده شده آن قدر
پارچه از بدن آن عفت سرشت برآمد که از حد حصر افزون بود بالضرور(۱) دوشاسین دست از و باز کشید
درسان حال بر حاضران انجمن عجب حالتی گذشت همه کس از دیدن آن بی ازرمی چشم بر بستند و بر
درجودهن و دوشاسین و رفیقان آنها زبان لعنت برکشادند درجودهن ازین سخنان هیچ بخاطر نیاورده
باوجود گرفتن ملک و مال بران قرار داد که یک بازی دیگر باید باخت اگر جدهشتر بر د هرچه از ملک
و مال باخته است باز از ان او باشد و اگر درین مرتبه هم بازد او دوازده سال معه برادران در صحرا
بگذراند و سال سیزدهم در معموره بطریق اختفا بسر برد اگر دران سال ظاهر شود باز دوازده سال در
بیابان بوده باشد راجه جدهشتر که عقل او از دست رفته بود و بخت خفته بدین شرط باز بازی
کرد قضاءً درین مرتبه نیز این بازی را درباخت و بایفای وعده رخصت شده معه برادران و
درروپدی راه صحرا پیش گرفت دران حال کرن که عمده بدخواهان پاندوان بود از روی ظرافت گفت
که ای درروپدی بهمراه پاندوان چرا میروی بملازمت راجه درجودهن باش و در زوجیت مروی
مقرر خواهد کرد که آن مرد ترا بقمار نبازد و نیز دوشاسین تمسخر بزبان آورد که پاندوان حکم خواجه سرایان دارند
همراه آنها چه خواهی کرد یکی از ما بشوهریت خود قبول کن تا با سودگی بگذرانی همچنان بدگویان بدخو سخنان
باستهزا و طنز می گفتند و خنده می کردند پاندوان شرمنده و سر افگنده می بودند بهیم سین میخواست
که بزور بازوی خود انتقام از ان هرزه گویان بگیرد اما راجه جدهشتر دران باب اجازت نداد و بموجب
شرط از هستناپور برآمده معه برادران رو بصحرا نهاد گویند که چون پاندوان از ان شهر برآمدند ناگهان
زمین بلرزه درآمد و برق و صاعقه بدون ابر ظاهر شد لغزید و با آنکه روز گرفتن آفتاب نبود تمام منکسف
گشت و در روز ستاره از آسمان بکمال مهابت افتاد و هر کنار هستناپور بگردید و جانوران
صحرای بجانب آبادی آمدند و شغالان در روز ببازار شهر رسیده فریاد کردند کرگسان بالای دروازه
نشسته آواز نمودند و گل نیلوفر بر درختان بیابان بشگفت و آب دریا بالا رویه رفت و درختان میوه

(۱) الالاخر

بی موسم واوندو ماده گاو خرکره و دیگر حیوانات بچه غیر جنس زائیدند و دیگر شگونها که باعث مهابت بوده باشد نمودار گردید دانایان شگون و واقفان اسرار ظهور و بطون گفتند که از وقوع این علامات در اندک زمانی به پسران دهر تراشت آفات و بلیات پدید خواهد آمد بلک به نتیجه بدکاریها نیست و نابود خواهند شد بالجمله پاندوان در صحرا رفته یکایک درین طرح اقامت انداختند پس از چند سال ارجن بقوت ریاضت خویش در اندرلوک که عبارت از مکان فرمانروای عالم ملکوت باشد رفت و راجه جدهشتر با برادران دیگر قدم تردد در راه گذاشته تمامی امکنه شریفه و بقاع متبرکه که عبارت از تیرتهها باشد طواف کرده سیر عالم نمود و ارجن پنجسال در اندرلوک بوده اقسام فنون تیراندازی از ملائک اموخته با سباب و تجملات بسیار آمده با برادران ملحق گردید پاندوان دوازده سال در بیابان محن و شاق بی پایان گذرانیدند وقائع غریب و سوانح عجیب بانها عاید گشت و سال سیزدهم در شهر بیراتهه رسیده نام خودها تبدیل نموده نوکر راجه بیراتهه شدند کسان درجودهن هرچند جست وجو نمودند ایشان را هرگز نیافتند چون سیزده سال بانقضا رسیده خودها را ظاهر نموده پیغام بدرجودهن فرستادند که حصه ولایت ما را مرحمت سازد او از روی رعونت قبول نکرد باز پیغام نمودند که اگر زیاده نه باشد برای تمشیت امور معشیت و تحصیل قوت هر پنج برادر را پنج موضع که کنهل و کرنال و اندری و برناوه واندرپت بوده باشد عنایت نمائید تا بران قانع باشیم و کار بجنگ و پرخاش نکشد درجودهن از روی جهالتی که داشت بنابر اجلی که او را نزدیک رسیده بود با آنکه پاندوان این قدر لجاجت کشیدند و بر پنج موضع قناعت کردند صلح قبول نکرد و قرار بر جنگ داده از اطراف عالم راجهای و رایان والاشان که با و محبت و اتحاد یا اطاعت و انقیاد داشتند باعانت و امداد طلب داشت راجه جدهشتر نیز خویشان و منتسبان و اخلاص مندان خود را که فرمانروای ممالک بودند باستمداد و استعانت طلبید در اندک فرصتی فرمانروایان والاقدر و رایان عالی مقدار و بهادران صف شکن و دلاوران شمشیرزن و تهمتان شیرافگن و تیغ زنان فیل تن و پهلوانان سخت کوش و جوانان هنر برخروش و یلان فیل پیکر و پردلان شیر جگر و مبارزان رزم اندیش و شجاعان شجاعت کیش و یکهتازان شیران بیشه بسالت و نهنگان دریای جلادت و مردان میدان دغا و گردان عرصه هیجا بودند چون کواکب آسمان و ریگ بیابان و قطران باران و برگ درختان بیرون از حد حصر و شمار با تجملات حرب و پیکار و اسباب جنگ و کارزار و فیلان نامدار و اسپان باد رفتار از اطراف ممالک و اکناف مملکت از هر دو طرف آمده کار طلب شدند حتی که اجتماع این قدر عساکر در هیچ معرکه نشان نمیدهند نظم

فراوان سپه جمع شد پیش ازین	ندیده کسی لشکری بیش ازین
نمودار شد لشکر بیک بخت	چو ریگ بیابان و برگ درخت

سپاهی بکثرت فزون از شمار — سپاهی ز مور و ملخ بی شمار
همه تیغ داران و خنجر گذار — ظفر پیشگان و تسلط شعار
سپاهی ز ریگ بیابان فزون — وز اندیشه هر محاسب برون
سپاهی چو آشفته پیلان مست — همه نیزه و گرز و خنجر بدست
نه بد بر زمین پشه را جایگاه — نه اندر هوا باد را ماند راه
ز بس جوش لشکر به بی راه درآ — بسیط زمین تنگ شد بر سپاه

چون ساعت گورکهیت که اکنون به تهانیسر شهرت دارد و شریف ترین اماکن و بزرگ ترین معابد واقع شده و بقول دانشمندان هند برهما که ذریعه آفرینش جهانیان اوست به بدایع قدرت صانع بی آلت دران امکنه شریفه از گل نیلوفر بعالم وجود آمده با لقای ربانی همان جا عالمیان را بعرصه شهود آورده انتظام آرای عالم تکوین و ایجاد و نظام پیرای سلسله کون و فساد گردید و اعتقاد ان جماعت آنکه هر کس از اهل نفوس دران محل قالب عنصری تهی کند از آمدن دوباره در دنیا که عبارت از تناسخ بوده باشد نجات یابد و در عقبی بهشت برین نصیب او شود لهذا آن مکان فیض نشان را برای کارزار مقرر کرد عرصه پیکار چهل و هشت کروه مقرر گردید و از طرفین افواج چون دریاے موج از پی هم می رسید و لبسان عساکر ملح نیرون از حد قیاس نمودار می گردید از کثرت گرد و غبار چهره زمین و آسمان ناپیدا و از بسیاری جوش و خروش آثار شور محشر هویدا بو و صداے نقاره رعد آواز و خروش بوق زلزله انداز و غلغلهای زهره گداز و آواز دهل قیامت ساز لرزه در زمین و زمان انداخت و هوی های لشکر و شور غوغای لشکریان گوش فلک کر ساخت نظم

برآمد ز هر دو سپه بوق و کوس — زمین آهنین شد فلک ابنوس
برلرزید کوه و بجنبد دشت — غریو از نهم آسمان درگذشت
درای جگر تاب و فریاد زنگ — ز سر مغز می پرد از روی رنگ
ز شر یاد زهره گاو و دم — هژبران بصحرا رهے کرده گم
ز غریدن کوس خارا شگاف — برافگند سیمرغ در کوه قاف
بتیره بغرید چون تند شیر — درآمد برقص اژدهاے دلیر
ز غریدن کوس خالی دماغ — زمین لرزه افتاد در کوه و راغ
خروشیدن کوس رویین کاس — نوشنده را داد در جان هراس

زشوریدن نالہ کرنا ــــــے | درافتاد تپ لرزہ در دست و پای
تو گوئی کہ باد قیامت وزید | زمین پارہ شد آسمان بر درید

یا زوان لشکر خود را ہفت بخش کردہ افواج ہراول و چنداول و جرنغار و برنغار و قول و طرح و نفرہا معین کہ باید ترتیب دادہ رو بہ پیکار آوردند نخستین بھیم سین در میدان آمدہ آنچنان نعرہ ہیبت بر زد کہ زلزلہ در زمین و غلغلہ در زمان افتاد و از آن آواز ہولناک فیلان و اسپان خون ریختند و اکثر مخالفان ترسان و لرزان گریختند و گرز گران بدست گرفتہ و بر سر گردانیدہ بیک ضرب چندین ہزار عرابہ را با سواران برہم ساخت و فیل و اسپ را بر داشتہ بر زمین انداخت و آدمی را بر آدمی زدہ بکشت و بسیاری را از مشت استخوانہا بر شکست نظم

ہمان بھیم دیو افگن و پیل تن | کہ از گرز کہ را بکندی ز بن
یکی نعرہ زد در میان گروہ | تو گفتی بلرزید دریا و کوہ
بکوبید گوپال گرز گران | چو پولاد را سنگ آہنگران
کسی را کہ دیدی فگندی چو مور | بکندی سر کش را بکید ست زور
بیک زخم کان بھیم آہستہ کرد | صد افگند و صد کشت و صد خستہ کرد
ہزار و صد و شصت مرد جسیم | بیک ضرب شد خستہ از دست بھیم

و ارجن نیز نعلی کہ شیر ژیان بگلہ گوسپندان در آید در افواج اعدا در آمدہ سلک جمعیت مخالف درہم گسیخت و تیر خارا شگاف خون ہزاران ہزار کس بر زمین ریخت گروہ گروہ مخالف بر خاک ہلاک انداخت و از آواز بوق آثار صور قیامت نمودار ساخت نظم

چو رعد خروشان در آمد بجوش | ز ایوان کیوان گذشتہ خروش
خروشی بر آمد کہ کیوان شنید | تو گوی کہ صور قیامت دمید
نہ استاد کس پیش ارجن بجنگ | بجستند با او کسی نام و ننگ
گریزان شدند آن دلیران ہمہ | چو از شیر غریدہ آہو رمہ

ہمچنین در جودہن افواج خود را ترتیب و تسویہ نمودہ حلقہائے فیلان با کجم و برگستوان آراستہ عقب ہر فیل پنجاہ سوار و پس ہر سوار ہفت پیادہ بر گماشتہ تا ہر گاہ فیلان را بر معاندان بگذرانند سواران و پیادہ ہا از دنبال روان[1] شدہ کار پردازی نمایند و عساکر خود را بیا سداری بھیکھم پتامہ در ونا اچارج

(۱) برامدہ

دکرن و دو شاسین و شکن پنج بخش گردانید این بهادران میدان وغا و مبارزان عرصه هیجا در رزمگاه آمده تیلی که شیر آن بومه را یا بازصف کلنگ را پریشان ساز صفوف پاندوان را متفرق گردانیدند و اکثر را به تیر خارا گذار و شمشیر آبدار بر خاک انداخته جوهای خون روان ساختند نظم

چون شیران جنگی در آویختند | ز تن جوی خونها همی ریختند
یکی جنگ کردند برسان شیر | نشد هیچکس هرگز از جنگ سیر

علی الخصوص بهیکم پتامه کارپردازیها نموده نوعی جنگ کرد که احدی را تاب مقاومت با و نماند گویند که هر روز ده هزار کس را بقوت سرپنجه شهامت و زور بازوی شجاعت بر خاک هلاک می انداخت و ده روز علی التواتر جنگ مردانه نمود آنچنان نبرد مردانه نمود که زیاده از یک لک عرابه سوار و فیل سوار و اسپ سوار از دست او کشته شدند نظم

در افگند خود را در آن کارزار | چو شیری که گور افگند در شکار
به هر گام سی گام بستی زجا | بهر زخم فیلی فگندی ز پای
بهر ضرب چندی فگندی نگون | بهر زخم جوی براندی ز خون
بکشت از دلیران یک صد هزار | همه رزم سازان همه نامدار

بهمین آئین بهادران رزم ساز و دلاوران تیغ باز که تشنه آب زلال جانستانی و طالب[(۱)] مطالب جانفشانی بودند از هر دو طرف رو بعرصه پیکار آورده هر یک مبارز خود طلب کرده پسر با پدر و مرید با مرشد و شاگرد با استاد و برادر با برادر و دوست با دوست و دشمن با دشمن در آویخته بسان دیوانگان و مستان از هوش رفته جنگ می کردند و بهم بگرز خمها زده از دست یکدیگر کشته می شدند و آنچنان کارنامه بظهور آوردند که ملایک از عالم ملکوت بتماشای آن در رسیدند و کواکب بر افلاک بهزاران چشم نظارگی بودند و زبان تحسین و آفرین بر بهادران جانفشان میکشودند و مدح و ثنای دلاوران جانستان می نمودند نظم

چو صف های گردان بیاراستند | یلان هم نبردان خود خواستند
دهاده برآمد در آن رزمگاه | تو گفتی برآمیخت خورشید و ماه
چکاچاک برخاست از هر دو سوی | ز خون شد همه بوم که جوی جوی
بدرّانید بر سر جای مهر | همه منتظر تا چه آید سپهر

از کثرت خونریزی جوهای خون روان گشت و از بسیاری خون باری گرد و غبار عرصه پیکار فرو نشست

(۱) طلب ب.

ودر ہر گوشہ عرصہ عرصہ نبرد انگیزی حلقہ و طوق و دیگر زیور زرین چندین از کشتگان جدا شدہ افتاد کہ تمام رزمگاہ
بسان عروسان پر زیور گشت و ہر طرف ان قدر شمشیر و نیزہ و کمان و سنان از دست مردگان بر زمین آمد کہ
تمام عرصہ قورخانہ گردید و از وفور نقشہای مختلفہ و فرط صورتہای متضادہ تمام آن زمین نگارخانہ چین می نمود ہر جا
فیل و اسپ و پیادہ بسان مہرہای شطرنج بیجان افتادہ ہر سر و دست و پا و دیگر اعضای مردگان آنقدر
جدا جدا بودند کہ جای پا نہادن نماند و زاغ و زغن و کرگس و عقاب بہ بوی گوشت از راہ دور آمدہ چنگل ارزو
و منقار تمنا بر آموزند و شغال و کفتار و دیگر جانوران گوشت خوار روزی فراخ و طعمہ ابدیافتہ مسرور شدند بقول
فضلای ہند جائیکہ جنگ عظیم می شود و دہ لک کس کشتہ می گردند یک قالب بیجان برقص می درآید و یک تن بے سر
تردد می نماید این جنگ نوعی گردید کہ اکثر قالب بیجان بسان مستان برقص در آمد و درین جا بیشتری تن بیجان
و بی سر مانند مبارزان در تردد و جولان بودند و ہر طرف فریاد و بزن بزن و کش کش برمی آمد و از ین آواز
ہولناک جان از تن شنوندگان بدر می رفت نظم

برار است رزمی کہ خورشید و ماہ	ندیدست ہرگز چنین رزم گاہ
ببارید چندان نم خون ز تیغ	کہ باران ببارد بسالی ز میغ
ہمہ ریگ شد زیر فعل اندرون	چو کرپاس آہار دادہ بخون
بیابان بکردار جیحون بخون	یکی بی سر و دیگری سرنگون
بیابان سراسر ہمہ کشتہ بود	ہمہ دشت از کشتگان بستہ بود
بیابان چو دریای خون شد درست	تو گوی ز روی زمین لالہ رست
ز بس کشتگان شد چنان روی دشت	کہ پویندہ را راہ دشوار گشت
ز بس کشتہ افتادہ در کوہ و دشت	فلک گفت بس بس کہ از حد گذشت

تا ہژدہ روز علی الاتصال محاربہ و مجادلہ سخت و مقابلہ و مقاتلہ صعب از ہر دو طرف روی داد کہ شرح مبارزت
ہر یک از مبارزان جانفشان در دفتر گنجایش ندارد و از آنجا کہ در دیوان کدہ ازل منشیان قضا منشور فرمانروا
بطغرای عزای فتح و نصرت بنام نامی راجہ جدہشتر درست کردہ بودند بزور بازوی اقبال و قوت سرپنجۂ طالع لایزال
بر درجودہن و دیگر مخالفان غالب آمد و روز ہژدہم درجودہن از ضرب گرز گوہ شکن بھیم سین با قبیح ترین حال
قالب تہی کردہ و مکافات اعمال شنیعہ خود کہ نسبت بحال پاندوان بنی عم نمودہ بود بسزا رسید و نیز برادران
و خویشان و منتسبان او کہ با وی ناہنجار بہار رفیق بودند بجزای افعال رسیدہ رخت ہستی بر بستند و درین
جنگ ہفت کھیونی از جانب پاندوان و یازدہ کھیونی از طرف کوروان کہ ہمگی ہژدہ کھیونی بودہ باشد و

کھونی باصطلاح اہل ہند عبارت است از بست و یک ہزار و سہ صد و ہفتاد فیل سوار و بقدر ہمین عرابہ سوار و یک لک و نود و شش ہزار و سہ صد و سی اسپ و سہ لک و ہشت ہزار و پنجاہ پیادہ کہ تعداد یک کھوہن پنج لک و چہل و ہفت ہزار و یک صد و بست نفر باشد و باین حساب ہگی و تمامی لشکر طرفین نود و ہشت لک و چہل و ہشت ہزار و یک صد و شصت نفر آدم سوای فیل و اسپ و شتر و غیرہ ذلک در عرصہ پیکار آمدہ بودند از ان جملہ ہمگی یازدہ کس کہ ہر پنج برادر پاندوان شش کس دیگر باشند زندہ ماندند دیگر ہمہ در عرض ہژدہ روز بعرصہ تلف در آمدہ راہ پیمای مرحلہ مرگ شدند و از بس کہ عالم عالم ذی حیات و جہان جہان اہل نفوس بر خاک ہلاک افتادند فرشتگان از قبض ارواح و منکر نکیر از پرسش سوال و جواب عاجز ماندہ شدند و آن قدر شجاعت مندان رزم ساز درجہ شہادت یافتند کہ در بہشت برین جای برایشان تنگ شد بی شایبہ تکلف کارزاری بروی کار آمد کہ تا در کارخانہ تکوین صنف انسان صورت ایجاد پذیرفتہ بدینگونہ پیکار نشان نمید ہند و در صحف تواریخ اسلاف امثال این محاربات بدایع از فرمان روایان پیشین بقلم نیاوردہ اند لغایت تسوید این نسخہ چہار ہزار و ہشت صد و سی و پنج سال منقضی می شود تا حال این محاربہ ضرب المثل محاربات عظمہ سلاطین والا اقتدار است بل آثار استخوان و امثال آن در ان مرز معاینہ می گردد **نظم**

بہ پیوست جنگی گرانسان نشان	نداوند گردان و گردن کشان
ز زان گونہ پیکار آمد پدید	کہ مشروح گرددبگفت و شنید

از وقوع شدن این نوع جنگ عظیم و کشتہ شدن خلایق بیشمار کہ از ہر دیار بامداد و اعانت طرفین آمدہ بودند در امصار و بلاد و قصبات و قریات اطراف گیتی نوعی ماتم روی داد کہ بتحریر و تقریر راست نمی آید ہر طرف مادران از درد پسران و زنان از حادثہ شوہران و خواہران از قضیہ برادران و دیگر عورات از غم خویشاوندان خروش دل خراش و نالہ جان تراش بر آوردند و نام ہر یک از کشتگان بر آوردہ شیون و فغان نمودند از غایت قہر بر جستند و از طپانچہ رخہا بخستند و از درد درونی موہا بر کندند و آہنگ نالہ باوج فلک رسانیدند و نفیر جان گداز بلند ساختند و خون جگر از چشمہا ریختند چو دریا دریا اشک خونین باریدند و شعلہ شعلہ آہ آتشین بلند کردند و حالتی بنیاد نہادند کہ فلک از دیدن آن تحیر و تاسف خوردی و کواکب بہزاران چشم بر حالت ایشان گریستی بسیار عورات ماتم زدہ[1] تاب افراط غم نیاوردہ قالب تہی نمودند و بیشتر زندگانی و بال دانستہ خود با دتش انداختہ خاکستر کردند و فریقی از این مصیبت ترک

(۱) ان - بان مردہ

اکل وشرب نموده تارک زندگانی گشتند وگروهی بنا بر فرط الم از بام بلند افتاده جان نثار شدند نظم

از شدت غم جهان بجوشید	صد فتنه زمان زمان بجوشید
غم سوخت درون یگان یگان را	ماتم کده شد جهان جهان را
آشوب قیامت از جهان خاست	شیون ز زمین و آسمان خاست
بگرفت فلک ستاره باری	بنشست ملک بسوگواری

بالجمله اگرچه راجه جدهشتر اساس زندگانی مخالفان از پا انداخته فتح ونصرت یافت اما از فروشدن عالم عالم ذی حیات خصوص از کشته گردیدن برادران وخویشان ودوستان ومنتسبان بالتخصیص بزرگان ومریدان ومرشدان واستادان بسیار افسوس کرده نظر بر بی بقای دنیا و بی وفائی مافیها انداخته دل از تعلقات برگرفت بلک از زندگانی سیر گردید خواست که ترک علایق نموده تلافی وتدارک این عصیان بعبادات شاق وریاضات مالایطاق پردازد لیکن بهیکم پتامه در رزمگاه افتاده رمقی از حیات داشت نصایح دل پذیر ووعظ بی نظیر او را از ان وادی باز داشته بتقدیم احکام سلطنت وجهانداری بعدالت گستری ورعیت پروری وشرح انواع تصدقات وخیرات که تفصیل آن در کتابها نگنجد رهنمون گردید راجه جدهشتر بموجب امر آن مظهر فضایل وکمالات وهادی وادی جلایل ملکات دل نهاد عامر سلطنت شده در هستناپور که دار السلطنت بود بملازمت وسر تراشت عم بزرگوار خود رسیده از کشته شدن درجودهن ودیگر پسرانش عذرها خواسته بعد گرفتن اجازت از زینت افزای اورنگ فرمانروای وزیب پیرای سریر جهان کشای گردیده باتفاق هر چهار برادر خورد که کارنامه مردانگی هریک مشهور است اکناف گیتی را در حوزه تصرف در آورده فرمان روایان روی زمین را فرمان پذیر خویش گردانید نظم

شیران جهان شکار کرده	در مورچگان کنار کرده
بخشش بابد و یار همدم	عهدش بطرب وطفل توام

چون بیاس دیو براجه جدهشتر فرموده بود که اگر جگ اسومید بتقدیم رساند سافع خدوک خاطر که از کشته شدن برادران وخویشان دارد وتیز کفارت جرایم متحقق وموهومه میتواند شد باصطلاح هند این جگ عبارت است از عبارات مخصوص آن بسی نمط است که بقصد تسخیر ربع مسکون اسپی که بچندین اوصاف موصوف باشد بدون بند وریسمان مطلق عنان می سازند وفوجی از بهادران صف شکن و دلاوران تیغ زن دنبال آن تعین میکنند و آن اسپ باراده خویش در اکناف عالم سیر می کند وحکام

هر دیار از امدنش خبر یافته باستقبال شتافته اقبال اطاعت و ایصال پیشکش میکنند و در صورتی
که احدی از حکام اطراف از اقبال اطاعت انحراف ورزد و آن اسپ را بر بند و عساکر متعینه دنباله
اسپ باستیصال و گوشمال آن بی اعتدال می پردازد و بهمین آئین فرمانروایان اکناف عالم را مطیع نموده
بمکان خود می رسد و این جگ آنرا میسر شود که حکم او بر تمام عالم جاری باشد چون راجه جدهشتر بر تمامی راجهای
هفت اقلیم غالب آمده بود حسب الامر بیاس دیو بتقدیم جگ اسومید مقید شده مصالح مطلوبه
فراهم آورده و اسپ موصوف بصفاتی که در کتب نوشته اند یعنی نقره خنگ باشد و هر دو گوش آن
سیاه باشد بهم رسانیده بقاعده معین سر داده ارجن برادر خورد با افواج قاهره دنبال تعین کرد
اسپ در هر ولایت که میرسید حاکم آنجا باستقبال آمده قبول اطاعت می نمود و احدی را یارای آن نبود
که سر از انقیاد بر تافته تخلف و انحراف تواند ورزید نظم

هر جا که جنبیتش رسیده … اقبال برهنه پا دویده
حکمش چو بفرق برنهد پیک … در جامه راجها فتد کیک
از مشش بظفر هزبر و نخچیر … دولت بقیاس شیر و زنجیر
هر قلعه که او به تیغ بکشاد … از موم نهاد و قفل فولاد

تا آنکه ارجن دنبال اسپ سیر اکناف عالم نمود و فرمانروایان هفت کشور را مطیع و منقاد کرده نقود
اجناس بیرون از عد و قیاس از هر دیار برسم پیشکش بدست آورده بعد از یکسال بملازمت راجه
جدهشتر رسیده مورد تحسین و آفرین گردید و راجه این جگ را بآئین معین بتقدیم رسانیده آن
قدر خیرات داد که برهمنان اطراف ممالک و فقرای و مساکین از آز و نیاز بی نیاز شدند و از حضیض افلاس
و تنگدستی بر آمده باوج توانگری و تمول رسیدند نظم

شربت جودش مزاج تنگدستی را دوا … خسته افلاس را فیض عطایش غمگسار
بی تکلف بی تصنع از حضیض آید باوج … هر که بود از بینوای در مقام افتقار

بعد انفراغ ازین جگ عظیم بامور جهانبانی پرداخته عرصه عالم را چون آفتاب عالمتاب در پرتو
حمایت و رعایت گرفته از شعشعه انوار عدالت و نصفت منور گردانید کافه رعایا و عامه برایا در مهد
امن و امان درآمد و ولایت رونقی تازه یافته آباد گردید در عهد او باران بروقت و بر وفق خواهش
عالمیان می بارید آفت و قحط و دوبار نمیماند زمین کشت پذیر و خرابه تمام و کمال … می شد
زراعات و دانه بالیده پذیرفته ربع بیشتر می داد و شجرات سر سبز و شاداب بوده گل بو یاد میوه لذت

امامی برادر دو وحوش وطیور در کمال قربی وخوش دلی سیر وطیر میکردند اہل حرفه وصنایع از مکاسب خود ها
سودمندی بودند وبعبادات وطاعات اکتساب محاسن صفات اشتغال می داشتند رسم دزدی و رہزنی وکینه
وفساد وفتنه رخت ہستی برمی بست امنیت وجمعیت واختلاط ومحبت طرح اقامت می انداخت جہانیان
دربحر وبر باغ وراغ داد عیش وعشرت می دادند وغم واندوه وبخل وامساک از دلها برمی انداختند **نظم**

زراهی نه درچشم عشرت غبار   زباغی نه درپای امید خار
بمیدان دولت فلک اندرخش   زمین کامیاب و زمان کام بخش

عدالت نوعی رواج یافت که شیر وگوسفند از یک منهل آب می خوردند و باز و دراج دریک مقام آرام
میگرفتند **رباعی**

زعدل او شده باز سفید جفت کلنگ   زامن او شده شیر سیه رفیق شغال
نه این درازکند در زمین در پنجه   نه آن فرازکند در هوا بدو چنگال

سخاوتش بحدی بود که هر روز هشتاد هزار برهمن از مایده افضال او معده خواهش ممتلی می ساختند و
محتاجان روزگار در عرصه آرزو سمند مرادی تاختند **بیت**

بهرکس که روی عطایش رسید   دگر نسل او تنگدستی ندید

راستی وراست گوی آنچنان داشت که درتمام زبان را بلوث دروغ نیالوده وغیر از راستی حرفی بر زبان
نیاورده چنانچه درین وادی روایت چند مشهور است **بیت**

راستی را پیشه خود کن مدام   تا شوی در هر دو عالم نیک نام

حق اندیشی وخداشناسی او بنهجی بود که تا این زمان فرقه هنود بر دین وآئین او عمل می کنند وتذکار حقایق
واوصاف بزرگی او از عبادات می شمرند **بیت**

کامل همه راز نقص بیرون آرد   یک شمع هزار شمع روشن سازد

نیک نامی وفرخنده فرجامی او بنمطی که تا حال چار هزار وهشت صد و سی وشش سال می گذرد و تاریخ
جلوس او معبر او رنگ جهانبانی در جرایده روزگار و تقاویم اهل هند مرقوم گردد والحاصل اوصاف حمیده و
صفات پسندیده واخلاق حسنه وایات مستحسنه وجلایل شمایل وجزایل خصایل آن سرآمد پیشگان
روزگار را از حد تحریر افزونست **رباعی**

زرج راجه بود خامه زبان کوتاه   فغان که قصه بلند است و نردبان کوتاه
زکنگره شرف پیش طاق ایوانش   کمند دانش ما راست ریسمان کوتاه

و آن راجہ فلک درجہ تقدیم خدمت دہرتراشت عم بزرگوار خود سعادت دانستہ و حصول رضامندی او را بجمیع امور مقدم داشتہ تمامی مہمات جہانبانی بموجب امرش سرانجام میداد و خزاین و کارخانجات در حکم او مقرر کردہ آنچنان خدمت میکرد کہ دہرتراشت در زمان سلطنت پسران خود این نوع حکومت و فراغت نکردہ بود چون شانزدہ سال بدینمنوال گذشت روزی بھیم سین کہ دہرتراشت را ملاقی خواست بزور تمام آنچنان بر بازوی خود دست زد کہ آواز آن دور رفت و بزبان آورد کہ این بازوی من ہمانست کہ یک صد پسر دہرتراشت را بہ باک آنہا بکشت دہرتراشت از استماع این سخن غمناک گشت و زیادہ ازان تاب بودن در انجا نیاورد بیت

برندہ تر است گاہ بیداد شمشیر زبان ز تیغ فولاد

ازینجہت ترک تعلقات نمودہ معہ زوجہ خود وکنتی مادر پاندوان و پدر و برادر خویش در صحرا رفتہ بعبادت و ریاضت اشتغال ورزید بعد سہ سال بر کنار تالاب تہانیسر و بقولی در ہردوار گنگ جہان گذران را پدرود نمود چنانچہ بیاس دیو این ہمہ حقیقت را و احوال پاندوان و کوروان و نیاگان ایشان و دیگر حکایات بدایع بہ تفصیل تحریر در آوردہ کتاب مہابھارت متضمن بر دہ باب مشعر بر یک لک اشلوک درست کردہ ازانجملہ ہشتاد و شش ہزار اشلوک در شرح حقیقت و طریقت و آیین خداجوئی و خداطلبی و قوانین ایزدپرستی و یزدان شناسی و بیان نصایح عدالت و سخاوت و روایات دین مذہب و آیات و حکایات نادر و عجایب و کیفیت کہنگی عالم و موجودات عالمیان و بست و چہار ہزار اشلوک مشتمل بر محاربات دلاوران جانفشان و مجادلات بہادران جانستان است و وجہ تسمیہ این کتاب آنست معنی مہا بزرگ و معنی بھارت جنگ است چون مذکورات جنگ عظیم در مطاوی و محاذی آن اندراج یافتہ ازین جہت باسم مہابھارت موسوم گردیدہ و دیگر آنکہ چون پاندوان و کوروان از اولاد راجہ بھرت ہستند کہ سلسلہ اجداد ایشان بہ پانزدہ واسطہ براجہ مذکور میرسد و او راجہ عظیم الشان جہانیان ہفت کشور بودہ ازین سبب این کتاب را مہابھارت نام نہادند و بیاس دیو درین کتاب ولادت والدہ خویش و زادن خود بطرز غریب بقلم آوردہ تفصیل این بطریق اجمال آنکہ راجہ عظیم الشان در چندی اقامت داشت روزی در صحرا بکثرت شکار می پرداخت دران حال او را از یاد و خیال زوجہ خویش کہ با او اخلاص بسیار داشت شہوت غالب آمد آب منی ازو جدا شد راجہ ان آب منی را در برگ درختی انداختہ حوالہ شاہین کہ بان شکار میکرد نمودہ فرمود کہ در حرم سرا رفتہ بزوجہ او برساند شاہین کہ بقدرت الہی شعور

آدمیان داشت حسب الامر راجه آن برگ را بمنقار گرفته به پرواز درآمد در اثنای راه شاهین دیگر او را
دیده دانست که طعمه در منقار اوست از نجهبت رسیده با او در آویخت اتفاقاً آویزه آن هر دو
شاهین بالائے دریائے جمنا بوده در آویزش آن جانوران آب منی از ان برگ ریخته در دهان ماهی
افتاد و بارادت الهی ماهی حامله گشت بعد از ده ماه ماهی بدام صیاد آمد چون صیاد شکم ماهی بشگافت پسری
و دختری بطریق توامان بدر آمدند ماهی گیر حیران شده آن پسر و دختر را بملازمت راجه برده حقیقت
بعرض رسانید راجه پسر را بفرزندی خود گرفته مین که در سنسکرت ماهی را گویند نام نهاده چون کلان شد
ولایت کنار دریائے ستلج بجاگیرش مرحمت ساخت و آن ولایت بنام او ماچهی واره شهرت پذیرفته
و راجه دختر را قبول نکرد ماهی گیر آن را بفرزندی خود پرورش نمود چون بوی ماهی از بدنش می آمد ازین
جهت او را مچهودری گفتندی و کشتی خوردی گرفته صادر و وارد را از دریائے گذرانیدی و از
هیچکس چیزے نگرفتی چون مدتے بگذشت و آن دختر بحد بلوغ رسید روزے پاراسر بن سکنت
بن بشست بن برهما که از باریافتگان درگاه ایزدی بود بر دریا عبور کرده حسن و جمال بیمثال دختر
ماه تمثال دیده مبتلا گشت و در تکلیف صحبت نمود دختر از صلابت و مهابت عابد ترسیده التماس
نموده که ما را تقدیم امر شریف مجال انحراف نیست اما از مردمانی که ایستاده اند شرم دارم پاراسر
بقوت ریاضت خویش افسونی بکار برده ابر سیاه پیدا کرده عالم آنچنان تاریک گشت که هیچکس
را پشت دست بنظر نمی آمد در آن حال بآن ماه تمثال صحبت داشت چون فارغ شد همان زمان[1] دختر
حامله شده همان لحظه پسری سعادت ولادت یافت و همان وقت آن پسر والا گهر بسان جوانان
چهارده ساله گردید پدر و مادر را تعظیم کرده رخصت حاصل نموده در جنگل رفت و بعبادت معبود حقیقی
مشغول گشت نام سعادت فرجام آن را بیاس دیو نهاده و از مشگرنی تصرفات پاراسر هیچکس
از صحبت بآن دختر و ولادت پسر آگهی نیافت و غنچه بکارت او همچنان ناشگفته ماند و بوے ماهی
از بدنش ببوے خوش مبدل شد این همه مقدمات که بتحریر درآمد زیاده از یکپاس نکشید و ثانی
الحال آن دختر در عقد زوجیت راجه سنتن در آمد و راجه چهتر برج جد بزرگوار کوروان و پاندوان ازو
حاصل شد القصه بیاس دیو بعد ولادت در صحرا رفته بعبادت شاق و ریاضت مالایطاق اشتغال
ورزیده از واصلان درگاه حق و باریافتگان جناب حی مطلق گشت و از موهبت الهی و کثرت طاعات
باطن حقایق مواطن نوعی انجلا پذیرفت که علم لدنی حاصل کرده و بر علم الهی و طبعی و ریاضی و منطق و مناظره و سایر علوم

---

(۱) لحظه

متعارفه وغیر متعارفه اطلاع کمال یافته چهره اسای اسرار آسمانی وصورنمائی سرایر معانی گردیدا گرچه
درهدایت ظهور عالمیان بید موجب آواز غیب از زبان الهام ترجمان برهما که ذرایع آفرینش مخلوقات
است بیدها را بیاس دیو آن را چهار لخت ساخت، هر یک را باسمی موسوم گردانید یعنی سیام بید ورگهه
بید واتهربن بید وجربید وآن هر یک را در عالمیان شایع ساخت وکتب(۱) دیگر که پران وپسرزاده های
برهما از بید استنباط کرده اند از انقلاب ادوار وگردش دوار بعضی از آن رو بانعدام نهاده بود
باز بر صفحهٔ وجود آورده بتجدید وترتیب داد وکتاب مهابهارت که جامع جمیع کتب هند است وحقیقت
آفرینش اهل افلاک واهل خاک وظهور عالم وعالمیان واحوال پاندوان وکوروان وحکایات بدیعه درو
مندرج از تصانیف اوست ونیز بیدانت شاستر که علم الهی ومناظره بهتر از آن نشان نمیدهند
او بظهور آورده وحدت واحد حقیقی به بهتر آیین گذارش نموده از انجمله آنکه یک حسن دلاویز
است که از چندین هزار پرده جلوه ظهوری دهد وبر گلیمی پهنا در گوناگون رنگ چهره می افروزد مثنوی

هستی واجب یکی آمد بذات	هست تعدد زشیون وصفات
بحر یکی موج هزاران هزار	روی یکی آئینه ها بی شمار

داعتقاد دانشمندان این دیار آن ست که از صحف فقه که آن راسمرت گویند ونسخ وتواریخ که پوران
نامند وکتب حقیقت که گیان خوانده وصحایف حکمت ونجوم ودیگر دانش نامهای قدیمه انچه بیاس دیو
بتازگی رواج داده منظور ومعتبر وعمل بر آن محض بندگی وعبادت ونتیجه آخرت ست وسوای آن هرچه
سخن آرایان نکته طراز وهنگامه سرایان سخن ساز از نور علمیت وفضیلت یعنی کتب ورسایل
واکثر اقوال ومسایل از خود اختراع کرده اند شایان اعتبار ونتیجه بخش اخروی نیست ونیز اعتقاد
آن جماعت آنکه آن مقتدای واصلان درگاه الهی خلعت هستی جاوید بر دوش داشته تا حال
در عالم علوی وسفلی سیار است سبحان الله آن اهل زمانه(۲) از کارخانه عنایات ایزدی چه قدر قدرت
مرحمت شده بود که قادر بر ارتکاب امور شگرف وکارهای سترگ می توانستند شد مصداق این
معنی آنکه بیاس دیو نوعی قدرت داشت که از امور ماضی واستقبال واسرار حال ومآل آگهی
داشت وانچه میخواست بعرصه ظهور می آورد چنانچه عجائبات خوارق آن یگانه آفاق در کتب معتبره
مندرج است وهم چنین از سری کشن وبهیم وارجن وکرن ودرجودهن ودیگر بهادران فیل افگن کارهای
عجیب وامور سترگ منقول است که زمانیان حال از شنیدن آن درگرداب تعجب وورطه تحیر

(۱) م گزشته (۲) براهین

فرومیروند و آن را از اندازه طاقت بشری بیرون دانسته در تصدیق آن می ایستند چنانچه شرح شگرفکاری
آن نامداران در کتاب مهابهارت تفصیلاً اندراج پذیرفته آری از نیرنگی مشیت ایزد بدایع آفرین و تلون
ارادت خالق زمان و زمین است که در هر دوری خلقت جهانیان بطرز دیگر و در هر عصری آفرینش زمانیان
بنوع دیگر ظهور آورده عجائبات قدرت خویش بمنصه ظهور جلوه گری سازد چنانچه علمای و حکمای هند بموجب کتب
معتبره و صحف قدیم برآن قایل هستند که مدار گردش روزگار بوقلمون بر چهار دور است اول ست جگ
هفده لک و بست و هشت هزار سال و اهل آن دور از غنی و فقیر و صغیر و کبیر بصفات راستی
و راستکاری و دیانت و پرهیزگاری و بکمال زور و قوت موصوف می باشند و عمر طبعی آن
مردم یک لک سال است دوم تریتا جگ دوازده لک و نود و شش هزار سال و درین دور عمر و
قوت و قامت و صفات حسنه نسبت دور اول دهم حصه باقی می ماند و عمر طبعی مردم ده هزار سال می باشد
سویم دواپر هشت لک شصت و چهار هزار سال و درین دور نیز عمر و قوت و نیکوکاری ها نسبت دور دویم
نه حصه زایل می گردد و عمر طبعی هزار سال می شود چهارم کلجگ چهار لک و سی و دو هزار سال و درین دور
هم از عمر و اوصاف نیک بدستوری که نوشته اند دهم حصه باقی می ماند و عمر طبعی صد سال است و این
دور از جمیع ادوار زبون و فاسد قرار داده اند و اهل این زمانه از صفات حسنه دور و بآیات ذمیمه نزدیک
می باشند و ازین جهت است که اهل ادوار سابقه قدرت و قوت بسیار داشتند و موافق آن ازمنه
مصدر امور عظیمه می شدند و اهل این زمانه که قادر بران گیر و دار و اعمال نمی توانند شد آن را از طاقت
بشری زیاده تصور نموده در بحر حیرت فرو میروند و این ادوار تا انقطاع رشته عالم که امتداد آن
بیرون از حیطه شمار و افزون از حد قیاس نشان می دهند مانند گردش چرخ علی التواتر میرسد
و در وقت رسیدن دور دیگر بسان تبدیل بهار و خزان اطوار مردم بر محاسن صفات یا بقبائح آیات
بروشنی که بقلم آمده تبدیل می یابد و اوضاع مردم بطرز دوری که میرسد میگردد چون پاندوان در اواخر
دور دواپر بودند در اندک مدت آن دور بانقضا رسید و عمل و دخل دور کلجگ گردید و اوضاع و اطوار
زمانیان برگردید و علامات زمانه فاسد نمودار گشت چنانچه قصه نادره نقلیست که پیش از نزول
دور کلجگ شخصی در هستناپور که مصری عظیم بود خانه سنگین از شخصی خریده شروع عمارت نمود
قضا را بسیاری نقود از طلا و نقره از زیر زمین آن خانه برآمد چون تا هنوز زمان حق شناسی
بود آن شخص بفروشنده خانه گفت که من اینخانه از تو خریده ام نقود و دفینه که از آن برآمده تعلق بتو
دارد آن مرد پاسخ داد که من خانه را با آنچه در دست بدست تو فروخته و اکنون آن بفروخت درآمده

مارا هیچ دخلی نیست اگر این زر نصیب من بودی آن روز ظاهر شدی که آن خانه در تصرف من بود مرا
که آن خانه ملکیت تست این نقود نیز از آن تو بوده باشد آن هر دو شخص بدینگونه بهمدیگر وا گویا نموده
احدی با نقود دست نمی کرد حتی که با یک دیگر پیچیده این سانحه غریبه را در عدالت گاه راجه جدهشتر
آوردند راجه که دانای اسرار غیب بود بخاطر آورد که عنقریب دور کلجگ میرسد نیت مردم بنیکو
نخواهد ماند بان هر دو شخص فرمود که بالفعل این نقود بطریق امانت بوده باشد بعد چند روز قضیه
را فیصل داده خواهد شد چون در اسرع اوقات دور کلجگ در رسید وطرز و وضع مردم دگرگون
گردید آن هر دو بایع و مشتری خانه مسطور برای نقود مذکور برخلاف گفت گوی سابق باهمدیگر مناقشه
در پیش نمودند یعنی بایع دعوی میکرد که من خانه را فروخته ام نه نقود و دفینه و مشتری میگفت که
من خانه را با عمله آن خریده قیمت داده ام این نقود تعلق بمن دارد چون این مقدمه باز در محکمه
عدالت راجه رجوع گشت و دعوی طرفین معکوس بدعای نخستین بظهور پیوست بیقین دانست
که برگشتگی اوضاع مردم بسبب نزول کلجگ است ازین جهت دل از تعلقات برداشت ایضاً دران
ایام خبر هلاکت تمامی جادوان و رفتن سری کشن و بلبدهر ازین جهان فانی بشرحی که در کتاب مهابهارت
مذکور مرقوم است بسمع راجه جدهشتر رسید قبای حیات در برش تنگ آمد و عالم در نظرش تاریک گردید
و باخود قرار داد که ترک سلطنت نموده توشه آخرت بسازد لهذا پرچهت بن ابهمن بن ارجن را
که از اولاد هر پنج برادر غیر از او وارث نبود قشقه فرمان روائی بر پیشانی او کشیده ججهه بن دهرتراشت
را وزیر مدار علیه کرده ترک جهانبانی نمود و گوشواره از گوش و حمایل جواهر از گردن و بازو و لباس
شاهی از تن بر آورده پوست درخت پوشید و برادرانش نیز متابعت او کردند همه باتفاق یکدیگر
از شهر برآمده رو بصحرا نهادند مرد و زن هستناپور عقب ایشان میرفتند و بی اختیار گریه
می کردند راجه همه را دلاسای نموده وداع ساخت و هر پنج برادر و سمات دروپدی زوجه ایشان
بجانب مشرق روان شده سیر ولایت بنگاله و آن حدود نموده در دکهن آمدند و تمام آن ممالک را گشته
بگجرات رسیدند و ازانجا بدوارکا رفته از یاد سری کشن و بلبدهر گریه کردند و ازانجا سیر ولایت تهته
و ملتان و پنجاب نموده در کوه بدری ناتهه رفته ریاضات شاق و عبادات مالایطاق کشیده بکفارت
عصیان و ابرای گناهان که برادران و خویشان را کشته بودند خودها را در محوطه برف که آن را هماچل
گویند فرو هشتند و ابدان خودها را بکشاده پیشانی مانند برف گداختند و در دنیا نیک نامی جاوید و در
آخرت رتبه بلند یافتند و راجه جدهشتر در برف گداخته نشد با بدن بشتی[1] به بهشت

(۱) عنصری

برین واصل گشت **مثنوی**

بر دند و بر دند نیکی بسے چنین نیک نامی نبرده کسے
زہی نیک نامی کہ تا این زمان چو خورشید روشن بود نام شان

ایام سلطنت پاندوان و کوروان مدت یک صد و بست و پنج سال ازان جملہ طرفین باتفاق یکدیگر هفتاد و شش سال و در جودهن بعد اخراج پاندوان سیزده سال و راجہ جدهشتر بعد جنگ مهابهارت سی و شش سال *

راجہ پرچھت بن ابهمن بن ارجن در زمانی کہ پاندوان را با کوروان محاربہ رو داد پسران هر پنج برادر تمامی در رزمگاه کشتہ شدند پاندوان بسبب بے اولادی گسستہ خاطر و شکستہ دل گشتند و تخم هزاران غم در مزرعہ دلها کاشتند از عنایت ایزدی امیدها می داشتند چون تقدیر قادر مطلق بران رفتہ بود کہ مدت متمادی فرمان روائی در نسل پاندوان بوده باشد لهذا امر از شمہ قدرت صمدیت بمنصہ ظهور جلوه گر گردید یعنی در آن وقت کہ ابهمن بن ارجن در جنگ بار تیچ کہ آن را چکابو[1] گویند کشتہ شد زوجہ او حاملہ بود و بعد از انقضائے مدت معهود از بطن آن عفیفہ خلف والا گوهر سعادت ولادت یافت نام آن را پرچھت نهادند پاندوان کہ از نسل نا امید بودند انواع شادمانی کردند شب دیجور ناامیدی را صبح حصول امید دمید و شام اندوه ظلماتی را سحر سرور نورانی در رسید آب رفتہ در جو آمد مراد خفتہ بیدار گردید **بیت**

بعد نا امیدی بسے امید هاست در پس ظلمت بسے خورشید هاست

الحق فرزند بیست مینای چشم امید فروغ دیده مراد جاوید زیب صحیفہ زندگانی زینت چراغ کامرانی شمع شبستان امانی و امال شجره بوستان مقصود حال و مال حیات مستعار را معاوضہ زندگی ناپایدار را ابدال **قطعہ**

نماند نام در دوران کسے را کہ فرزندی نماند یادگارش
ازان نام صدف در گوش باشد[2] کہ می پایند[3] در شاهوارش

القصہ پرچھت در صورت و سیرت بی همتا و در زور و قوت یکتا گردید بعد ازان کہ پاندوان بتعلیم کہ نوشتہ شد رخت هستی بر بستند سریر آرای جهانبانی گشتہ باحیائے مراسم عدالت و نصفت و افشائے لوازم مروت و رافت عالم و عالمیان را رونق تازه و مسرت بے اندازه بخشید

(۱) چکابو (۲) ماند (۳) ماند

واز داد گستری و رعیت پروری نام نیاگان و اسم خویش روشن گردانید **بیت**

آسوده جهان بدولت او | افروخت نظر بطلعت او

بسان راجه پاندو نیاگ خود شکار دوست بود اکثر اوقات در صحرا رفته بشکار اشتغال داشت واز احوال رعایا خبر گرفتی و محافظت عابدان که در بیابان بعبادت مشغول بودند نمودی چون مدتی بدین نمط گذشت روزی بعبادت معهود بعزم شکار سوار شده صحرا نورد و هامون گرد گردید با شیر و فیل و وحوش و طیور پرداخته جانوران شکاری را سرداد پلنگ برق آهنگ در صید نیله وزنگ قوت ناخن و چنگ نمودار ساخت و سیاه گوش مانند سیاه چشمان جادو کوش به تسخیر نخچیر پرداخت سگ باد تگ مثل اجل بر سر خرگوش و روباه رسیده و آهو آهو گیر بخداع و فریب آهوان را اسیر گردانید باز بلند پرواز و شکار تا ج چنگل در از کرده و چره بجرات ذاتی دراج را بچنگل آورد و شاهین بشکار کلنگ کار پردازی بکار برد و چرغ بسد نمط بلند پروازی اشکار را کرد بحری با مواج بال و پر چندین مرغان در بر رفتا انداخته سره بسیاری طایران بی سر ساخت شکره و در جانسکری جانوران نظارگیان را تماشا کرده باشه باشندگان هوا را بر زمین آورده حیرت افزای تماشایان گشت از آواز طبل و بهای مرغابیان مانند آه دردمندان بر افلاک رفت واز غوغای شکاریان صفهای کلنگان مثل ابر از وزش باد متفرق گشت در سطح هوا صفوف طیور از چنگل شاهین و باز باز رفته و در عرصه زمین صفوف وحوش از نخچیر و سیه گوش بدر نجست گروهی به تیر و تفنگ گوزنگ بر خاک هلاک انداخت و جمعی بناوک و خدنگ نیله و گوزن را بی جان ساخت **نظم**

بصحرا آهو از تیر جفا کیش | چو شاخ خویش می پیچید بر خویش
کشیده چهره دستان به کمان تیر | چو شیر افتاده در دنبال نخچیر
گروهی بندیوزان برکشوده | گروهی تیغ برگور آزموده
گروهی از سگان برداشته قید | بنعره تیز کرده در پی صید
گروهی باز را پرواز داده | کلنگان را بچنگل باز داده

در اثنای [illegible] آهوی تیر از دست راجه خورده با وجود زخم صید دید راجه تعاقب کرده آنقدر تردد کرد که از لشکر خویش جدا افتاد و از بسیاری تگ و دو مانده گشت و تشنگی بر وغالب آمد برای آب بهر طرف گام شتاب میزد قضا را گذارش بر آستانه درویش ریاضت کیش افتاد

آن خدا اندیشش دران ویرانه بر سجادهٔ طاعت قیام و بر مصلی عبادت قعود مے ورزید و معتکف گوشه ریاضت و منزوی زاویه اناضت بوده اوقات عزیز را در یاد رب العباد بسری برد فرخدا آگاهی از جبین مبین او واضح و شکوه عرفان الٰہی از پیشانی نورانی او لائح بود محاسن سفید بر گرد چهره نورانیش مانند خط شعاعی از نور خورشید ظاهر و فروع حقیقت از ناصیه خاکستر آلودش بسان انس از نیه باهر نظم

در خاک شگفته بوستانی — در گرد نهفته آسمانے

از خلق نشسته بر کناری — در دلق گسسته همچو تارے

راجه آن عابد عبادت کیش را دیده از اسپ فرود آمده طلب آب نمود آن آزاد از قید قیل و قال بتقریب جناب ایزد متعال از بسکه مستغرق عبادت بوده هرگز نه دانست که چه کس است و چه می گوید راجه را که از آتش تشنگی سوزان بود نایره غضب و قهر شعله زدن باری بیجان را که دران حوالی افتاده بود بگوشه کمان برداشته در گلوے آن زاهد انداخته از ان مکان بمسکن خویش راهی گردید درویش خدا اندیش همچنان بر مصلاے ریاضت قیام می داشت و مار در گلویش آویزان بود از چند روز خلعت آن عابد در گوشه عبادت مشغول بوده و گویند از تخم این زاهد و شکم آهو ماده که این قصه مشهور است پیدا گشته و بر سر خود همچو آهو شاخ داشت از ینجهت او را[1] سرنگی گفتندی یعنی بر سر شاخ دارد اتفاقاً دران روز از عبادتی که در پیش داشت فارغ شده شادان و فرحان بقصد ملازمت پدر بزرگوار می آمد یکی از دوستانش گفت که این قدر بشادمانی می آئی مگر نشنیده که راجه پریکهت مار مرده در گردن پدرت انداخته است سرنگی بر حقیقت واقف شده خشمناک گشت و بر کنار آب رفته غسل کرده بجناب حضرت صمدیت مناجات نمود که هر کس مار در گردن پدر من انداخته است بعد هفت روز تهچنگ[2] مار او را گزیده بر خاک هلاک انداز و تضرع او بدرگاه ایزدی مستجاب گشت چون از مناجات فارغ گشته بملازمت پدر بزرگوار رسید و دید که بهمان نمط در ریاضت مستغرق است و مار مرده در گردنش آویخته از دیدن این حال به آواز بلند آن قدر گریه کرد که پدرش از ان خیال باز آمد سرنگی گفت ای پدر هر کس که در گردن تو مار انداخته من او را دعای بد کردم پدرش غضبناک گشته گفت بسیار بد کردی که بر همچو راجه عادل رعیت پرور که رعایا برایا در سایه دولت او آسوده اند همچو دعاے بد نمودی و بسیار اعتراض‌ها بسیار کرده یکی از خادمه خویش را نزد راجه فرستاده بر نیات قدم سفر گردانید از استماع این خبر راجه ساده و غم عاید حال گردید یکی آنکه در خدمت عابد مرتاض مصدر

(۱) و ستگی تهکهه (۲) تهچک

گستاخی شده و دویم آنکه بموجب دعای درویش زاده مستجاب الدعوات بعد هفت روز جهان گذران را پدرود
باید نمود آنگاه خادم درویش را رخصت کرده بمشورت ارکان دولت و اعیان مملکت ستونی از چوبکان
درمیان دریای گنگ ایستاده کرده بنائی[(۱)] عمارت که رسیدن مار در آنجا متصور نباشد بران احداث
نموده با مصاحبان دانش پیشه و دانایان خرد اندیشه دران حصار محفوظ پناه برد که تا انقضای ایام
دعای بد دران حصن حصین بوده باشد و در حواشی آن جمعی کثیر از افسون خوانان و مارگیران و دیگر نگاه
بانان مقرر کرده قدغن نمود که بدون حکم مگس را هم نگذارند که دران مکان تواند رسید و دارویی که برای
دفع زهر مار مجرب بود نزد خود موجود داشت و دران ایام غیر از یاد رب العباد بهیچ نپرداخت و اصلا چیزی
نخورد تا شش روز بدین نمط گذشت چون روز هفتم در رسید بهجنگ مار بحکم آفریدگار بصورت آدم گشته بقصد هلاک
راجه روانه گشت در اثنای راه گنت[(۲)] دهنتر نام حکیم که بمقتضای حکمت کامله خویش از افتادگان بستر یأس
و ناامیدی را بدم عیسوی جانی تازه و حیاتی از سر نو عطا کردی علی الخصوص مارگزیدگان را تریاق حیات بخش بکار بردی
و در دفع زهر مار اعجاز مسیحا بروی کار آوردی با بهجنگ ملاقی شد مار ازو پرسید که کیستی و کجا میروی حکیم گفت
شنیده ام که راجه را ماری بدعای بد درویش زاده قاهر الکلام خواهد گزید میروم تا آن راجه را که از عدالتش زیر
دستان در مهد امن و امان هستند بعد از آنکه مار گزد به داروسازی و افسون پردازی باز زنده گردانم افعی
گفت آن مار که راجه را خواهد گزید منم اگر تو این قدر قدرت داری که گزیده مرا باز زنده گردانی بالفعل این
درخت را بزهر خویش خاکستری سازم تو افسون خود را بامتحان درآر این بگفت و آن درخت را که مانند
چتر سلاطین مورد از فیض بخشی بخلایق ظل گستر بوده از غایت بلندی شاخش به طوبی رسیده و
بیخ او تا شاخ گاو زمین دویده **منظومه**

گذشته شاخ از این فیروزه کاخش — ملایک گشته کنجشکان شاخش
چو سکان صوامع سبز پوشی — ز جنبش تیز وجدی پرخروشی
ستاده در مقام استقامت — فگنده بر زمین ظل کرامت
پی تسبیح هر برگش زبانی — بنام ایزد عجب تسبیح خوانی

فی الفور زهر آتش کردار خاکستر ساخت حکیم گنت دهنتر بلا تعلل و اهمال بیامن فسونی که اعجاز مسیحائی
نمودن گفت از آن خاکستر باز آن درخت را بطرزی که ایستاده بود درست نمود چنانکه چند آدم بر شاخهای
او هیزم می بریدند و انواع طیور که بران آشیان داشتند و اقسام حشرات از قسم مور و مگس و غیر ذلک

---

۲۱۱ بارد ر [illegible]

که بالائے اعضای میدوند همه راکه خاکستر شده بودند تجدید راست کرده خلعت هستی بتازگی پوشانید چنانچه
او میان بدستور سابق به بریدن هیزم و جانوران نغمه سرائی و نوا سنجی و حشرات بحرکات اشتغال ورزیدند بهجنگ
اژدها از مشاهده این کار پردازی و سحر سازی در گرداب حیرت فرو رفته باخود گفت که بحکم حکیم علی الاطلاق[1] راجه
را بنهانخانه عدم باید فرستاد اگر این حکیم مسیحا دم پیش راجه خواهد رسید هلاک کردنش دشوار است فکری باید کرد
که حکیم نزد راجه نرسد انگه کنت دهنتر را التعریف نموده گفت که تو نزد راجه بغرض و مقصد میروی که او را از
زهر من خلاص داده زر و مال بگیری هر چه می خواسته باشی همین جا از من بگیر و رنج سفر و رسیدن
نزد راجه بر خود اختیار مکن کنت دهنتر باخود فکر کرد که اگر اجل راجه رسیده است شاید که از افسون من
خلاص نشود و بر تقدیری که از حکمت من منفعت رسد شاید بمن چیزی رعایت نکند این نقد را که بهجنگ
بحسب خواهش بمن رعایت می نماید از دست گذاشته برای نسیه محنت کشیدن محض ابلهی است
پس کنت دهنتر مغلوب طمع و حرص گردیده با بهجنگ گفت که هر چه میخواهی بده تا ازین جا بمسکن خود
مراجعت کنم بهجنگ خوش وقت شده جواهر زواهر باو مرحمت کرده گفت که خاصیت این جواهر این
است که هر چه از و درخواست کنی بی تحاشی از و استنباط شود و دیگر با تو شرط می کنم که هرگاه مرا طلب
کنی نزد تو حاضر شوم و خدمتی که فرمائی بتقدیم آن منت کشم کنت دهنتر آن جواهر را گرفته برگشت
و بمسکن خویش معاودت نمود بهجنگ بجمعیت خاطر روانه شده در هستناپور رسیده دید که راجه
در جائے محفوظ اقامت ورزیده و مارگیران و افسون گران و اطبا و حکما بر اطراف آن نشسته اند و
نوعی احتیاط بکار می برند که احدی بر گرد آن نمی تواند گردید در فکر شد که چگونه نزد راجه رسیده کارش
باتمام رساند از انجا که برهمنان بید خوانان نزد راجه آمد و رفت داشتند بهجنگ فرزندان خود را طلب
داشته هر یک را بصورت برهمن آراسته و میوه بدست هر کدام داده بسان برهمنان دیگر از دربانان
و نگاهبانان اجازت گرفته اندرون فرستاد و خود بصورت کرمک خورد بر آمده در میان یکے از
میوها که بدست فرزندان داده بود نشسته پنهان گشت و فرزندانش که بصورت برهمنان متمثل شده
بودند نزد راجه رسیده دعا کردند و میوها بطریق تحفه گذرانیدند راجه آن میوه را بامرا و وزرا ایثار کرد
و منجمله یک میوه آخرین که در ان بهجنگ مار پنهان بود برائے خود بر داشت و از ان کرمک خوردی
برآمد راجه آن را دیده بحاضران انجمن گفت که هفت روز که کدویش زاده گفته بود گذشت و
اکنون که آفتاب فرو می رود شاید که گفته آن برهمن زاده دروغ بشود و اگر همین کرمک بهجنگ باشد

---

[1] اطلاق

بایدکه مرا بگزد آنگاه بطوق استهزا آن کرمک را برداشته بر پس گردن خود نهاده دران وقت بهجنگ خود را از نهایت عظمت و مهابت نمودار کرده بر راجه پیچید و گردن خود را بلند برداشت و سر خود را بگردن راجه نهاده بگزید و متوجه هوا گشت چنانچه تمام مردم می دیدند و از تاثیرات زهر آن مار دران مکان آتش درگرفت و برهمنانی که در صحبت راجه بودند بتعجیل ازانجا بدر آمدند و آتش تمام آن خانه را معه راجه بسوخت و ستونی که بران عمارت کرده جای برای بودن راجه ساخته بودند بضرب تمام افتاده منطقی که از صدای آواز می برآید از آن ستون آواز مهیب برآمد دران شب ساکنان هستناپور از کمال دهشت خواب نکردند روز دیگر جسد[1] سوخته راجه را برآورده در آب گنگا انداختند و گریه و زاری و ماتم داری نمودند هرچند راجه بتدارک این امر تدبیری انگیخته خود را بمکانی کشیده بود که رسیدن ظاهر خیال درانجا متصور نه بود و پریدن مرغ فکر بر غرفه[2] آن در وهم نمی گنجید امانیری که از شست قضا برخیزد از هفت سپر تدبیر انسان درگذرد و خدنگی که از کمان تقدیر برجهد از هفت جوشن مشورت آدمی بیرون رود و حکم محکم سبحانی و امر مبرم یزدانی بر نمی گردد خواه در بیشه شیران باش خواه در حصار آهنین محفوظ شو

منظومه

حارث و بواب تو بر بدسگال	بسته پی حفظ تو راه خیال
لیک نیارند بمکر و حیل	بستن آن رخنه چو آید اجل
ور بود آید اجل از کمین	شیشه عمر تو زند بر زمین
نقد حیات تو بغارت برد	خصم ترا بخت بشارت برد

چند روز که راجه دران حصن حصین بود باستماع ماجرای احوال اسلاف خویش و کتب حقیقت آن حقایق که اهل هند آن را بیدانت شاستر گویند و اصغای آن مثمر نجات از تعلقات است و منتج رستگاری از عذاب عقبی اشتغال می داشت و کتاب بهاگوت که مشتمل بر جلایل علوم حقیقت و طریقت متضمن احوال سری کرشن که نزد ارباب هند معتبر و بزرگ تر است و بی شایبه تکلف آدمی از استماع کماهی و دریافت چگونگی آن از قید علایق نجات می یابد و شبستان ضمیر بانوار شمع معرفت روشن می گردد در همان ایام برای کامیابی راجه یک جهت فیض اندوزی عالمیان از زبان الهام ترجمان سوامی سکهدیو بن بیاس دیو که دران مکان انیس صحبت و رفیق انجمن بود برآمده و ازان زمان در جهان و جهانیان مشهور گشته

مدت سلطنت راجه پریچهت شصت سال +

راجه جنمجه بن راجه پریچهت بعد ازان که راجه پریچهت بنوعی که نوشته شد رحلت نمود

---

(۱) استخوان (۲) اشرفه +

امرا و وزرا باتفاق یکدیگر راجہ جنمجہ را کہ خلف بزرگ او بود جانشین کردند ہمگنان اطاعت و بندگی او قبول نمودہ کمر خدمت بر بستند این راجہ با وجود خورد سالی انچنان ضبط و ربط احکام سلطنت و بند و بست اطراف مملکت کرد کہ احدی را یارائے تخلف و انحراف نماند و رعایا و برایا در مہد امن و امان درآمد و ممالک آباد و رونق پذیر گشت و مفسدان و گردن کشان حلقہ عبودیت در گوش جان انداختند و رہ زنان و دزدان دست از مردم آزاری باز کشیدند بعد از چند گاہ راجہ در ولایت شمال لشکر کشیدہ فرمان روایان آن دیار را کہ سر از خط اطاعت کشیدہ بودند بعد محاربہ مطیع و منقاد گردانید و ممالک مفتوحہ[1] آنہا در قبضہ خویش آوردہ مراجعت بدار السلطنت ہستناپور نمودہ دران وقت اونک نامی عابد کہ در زمان خویش بفضل و کمال مشہور بود در مجلس راجہ وارد گشت راجہ ہو رودان عابد سعادت انگاشتہ کمال احترام بجا آوردہ عابد گفت کہ اے راجہ این کدام اعمال[2] نیک است کہ بعمل می آری و راجہای را کہ با تو ہیچ بدی نکردہ اند رنجانیدہ ولایت انہا میگیری و محاربات کردہ بندہائے خدا را میکشی و طوائف انام را پا مال حوادث نمودہ مظلمہ دنیا و آخرت بر خود می پسندی و امرے کہ بر ذمہ تو لازم است و بتقدیم آن نیکنامی دنیا و فرخندہ فرجامی عقبی است بخاطرت نمیرسد راجہ از استماع این سخن در گرداب حیرت فرو رفتہ بر زبان آورد کہ آن کدام کار ضرور یست کہ مرا باید کرد عابد فرمود کہ پدر ترا کہ بغایت نیکو کار و عدالت شعار و رعیت نواز و ظالم گداز بود بہجنگ مار کشتہ و تو با وجود قدرت و قوت انتقام خون پدر بخاطر نیاوردی اگر عیوض خون پدر بہجنگ را بالقصاص رسانی نام نیک تو تا انقراض زمان روشن خواہد بود راجہ را گفتار عابد اثر کرد و بے اختیار آب از دیدہ بریخت و چون غیرت درویش جوش زد با نتقام خون پدر بخاطر آورد کہ بہجنگ را معہ تمامی ماران خاکستر گرداند بلکہ تخم ماروا ژدہا از مزرعہ ہستی معدوم سازد چہ افعی کشتن و بچہ اش نگاہ داشتن کار خردمندان نیست

منظومہ

زغیرت بدست آیدت نام و ننگ	زغیرت مرا خود واری بہ چنگ
چنین گفت آن مرد بیدار بخت	کہ از غیرت آید بکف تاج و تخت

بنابر اندیشہ دانایان زمان و برہمنان بید خوان کہ در افسون دانی و بید خوانی نظیر و عدیل نداشتند و بقوت افسون ساکنان عالم علوی را کہ بالا دست منوہنان جہان سفلی اند میتوانستند برزمین آوردن بلکہ بزور علوم آفتاب و ماہتاب را کہ ضیا بخش عرصہ روزگار ہستند

---

(۱) مقبوضہ (۲) افعال

میدانستند مانند لوحه چوب بے نور کردن بدرگاه خویش حاضر آورده مصالح و اسباب کشتن
ماران آنچه مطلوب بود همه را موجود کرده باتفاق وزرائے والاشان و برهمنان افسون دان محوطه
آتش ترتیب داده افسون خوانی آغاز کردند تا از تاثیرات افسونات و میامن طلسمات طرفه تواحش
و رعبی در نهانخانه دلها صفوف مار داژدها افتاد و عجب وحشتی و شورشی در شهرستان زندگانی
صفوف آن گروه روی داد که از سوراخهائے زمین و غارهائے کوه بلک از عالم بالا و تحت الثری بآمده
خود بخود پروانه وار دران خرمن نار افتاده جان بجان آفرین میدادند و آنچنان بتعجیل می آمدند که در
راه بایکدیگری می پیچیدند و بسبب اضطراب نفس هرکدام بندے شد اولا بست هزار مار آمده سوخت
بعد ازان یک لک پس ازان یازده لک و سپس آن کرور پس آن مرتبه بمرتبه ده کرور و بعد آن بیشمار
مار رسیده خاکستر شدند ازان جمله جمعی بچهره اسپ بودند و فریقی بسان فیل خرطوم داشتند و
گروهے را مانند آدمیان گوش و بینی بود و اکثرے را دو سر و سه سر و چهار سر بودند و بعضی بمقدار یک کروه
و دو کروه و سه کروه دراز بودند و بعضے بهر صورت که میخواستند می برآمدند و بهر جا که اراده میکردند
می رفتند این چنین طوائف ماران آن قدر سوختند که از روغن بدن ایشان جوئیها روان شد
و نوایر آتش بغایت بلند گردید و دود آن بگردون گردان پیچید و از تصرفات افسون برهمنان
در ارکان جمعیت سیس ناگ[1] که بقول هند تخته زمین بر یک سر از هزار سر او قائم است اختلال
افتاده و آن حامل غبرا خواست که بار زمین از دوش خود انداخته خود را دران آتش اندازد لیکن
اراده ایزد جهان آرائے بران رفته بود که تخته غبرا یکبارگی شکسته نگردد و تخم ماران از مزرعه
جهان معدوم مطلق نشود سیس ناگ بمکان خویش متمکن ماند دران وقت استیک نامی درویش
که صاحب حال و قال و مظهر فضل و کمال بود در انجمن راجه وارد گشت بعد از ادائے دعا
و ثنائے بے انتها عفو تقصیرات ماران از راجه درخواسته شفیع گردید و حسب الاستدعائے
آن درویش خدا اندیش آتش غضب راجه فرونشست و هنگامه جان کاهی و جانستانی[2] بر
شکست و بقیه ماران ازان آتش جان ستان جان بر شدند و گویند که بهجنگ مار نیز که آتش
انتقام برائے او افروخته شده بود و اصناف ماران بطفیل او خاکستر شدند بشفاعت
عابد نجات یافت مثنوی

دل ز نور عفو روشن مے شود ۞ وز نسیمش سینه گلشن مے شود

---

(۱) سیکہ ناگ (۲) جان ستانی

دوست دار غفور را پروردگار　　　　انچه ایزد دوستدار د دوست دار

راجه بعد انصرام این امر بزم والا مجلس عالی ترتیب داده چندین هزار برہمن را مطعومات نفیسه و خلعت فاخره و نقدیات وافره داد و دات طلا و نقره مرحمت ساخت و حکام اکناف گیتی را که درین جشن حاضر شده بودند لوازم ضیافت درخور حال هرکدام بجا آورده بعطائے فیلان نامدار و اسپان باد رفتار و جواهر بسیار و اشیائے نادره هر دیار خوشنود کرده رخصت اطراف داد چنانچه این جگ راجه جنمجه تا حال که چهار هزار و هفتصد سال و کثری منقضے میشود مشهور و معروف است و الحق این راجه مرتکب امرے گشته که نیاگان او که هر یک قدرت رسیدن بر افلاک و رفتن در قعر زمین داشتند مصدر این امور نشده بودند و اوچگونه مظهر این امر شگرف نشود که کارفرمایان قضا از روز ازل تقدیم این امر عظیم و تتمیم این مهم جسیم بنامش مقرر کرده بودند چنانچه کاشفان اسرار ماضی و استقبال و واقفان سرایر حال و مال پیش از وقوع این امر در صحائف تاریخ هند بنام او مندرج نموده بودند **بیت**

زمام خویش بتوفیق او سپرد قضا　　　　عنان خویش بتدبیر او بداد قدر

القصه بعد از انفراغ این مهم خطیر راجه بانتظام مهام جهانبانی اشتغال ورزیده عدالت را رواج داد و عالم را رونق بخشید پس از انقضائے مدت متمادی اتفاقاً روزے بیاس دیو در انجمن راجه وارد گشت از آن دانائے اسرار غیب راجه سوال کرد که اجداد من یعنی پاندوان مقتضائے دانش خداداد عدم بقائے عمر زندگانی و ظهور فنائے دولت و کامرانی میدانستند و از امور ماضی و حال و استقبال واقف بودند اینهمه عرصه کارزار آراستن و تیغ خونخوار آختن و برادران و خویشان را تلف ساختن و اساس هستی اکثرے ذی حیات را از پا انداختن چه معنی داشت بیاس دیو لب بپاسخ بگشاد که بارادت ایزدی همچنان شدنی بود که بمنصه ظهور رسید راجه گفت که آنها باوجود آن قدر قدرت چنان شدنی را چرا رفع نکردند بیاس دیو جواب داد که از آفریدها کیست که تقدیر آفریدگار را تواند رفع کرد بندگان را هرگاه از امر خداوند مجازی مجال انحراف نیست از امر مبرم خداوند حقیقی کرا یارا ایست که عدول تواند کرد **بیت**

چو از کمان قضا و قدر رسد تیری　　　　یقین که باز نگردد به هیچ تدبیری

بالفعل امرے از پرده غیب عاید حال تو خواهد شد و گناهے عظیم ناخودخواهی گشت من علاج آن را بتو میگویم که اگر میتوانی آن امر را که در حق تو تقدیر رفته است رفع کن راجه در

گرداب حیرت فرو رفته پرسید که آن چه بلاست که سرنوشت ماست خدا را بر حال من رحم کن وعلاج آن بفرما تا در تدارک آن بپردازم و پیش از وقوع تدبیر مدافع آن سازم
بیت علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد — دریغ سود ندارد چو رفت کار از دست
بیاس دیو بمقتضای آگهی از امور حال و مال گذارش نمود که در فلان تاریخ سوداگری اسپ زیبا منظر و خوشخرام بدرگاه تو خواهد آورد باید که تو آن اسپ را بنظر خویش نسپاری و بر تقدیر دیدن آن را خریداری نکنی و در صورت خریدن بران سوار نشوی و اگر سوار خواهی شد آن اسپ ترا بلا توقف در بیابان خواهد برد و دران بیابان عورتی صاحب جمال بنظر تو خواهد در آمد باید که مبتلای حسن او نشوی و او را از دواج خود نیاری و بر تقدیر تزویج د اوردنش در خانه محکوم حکم او نشوی و در صورتی که آن عورت را در خانه خود آورده مامور امرش خواهد گردید گناه عظیم از تو بمنصه ظهور خواهد رسید بیاس دیو بعد از اظهار این معنی از نظر غایب شد قضا را در روز معهود تاجری اسپ پری جمال دیو پیکر چون نسیم تگاور ومانند کوه تناور قدش بسان قد دلبران آراسته زنگش مانند رنگ روز و شب پیراسته رفتارش بکردار رفتار ماهرویان فرح افزا جولانش تیز تراز باد صبا و رنگ و دو باد صرصر را در اول قدم پس میگذاشت واز نقش نعل زمین پر هلال مے ساخت هنگام جلوه کردن گرد دستنبا بر چهره آفتاب می افشاند و عنان را که کار عالم وابسته باو ست زیر پاے خود میداشت **منظومه**

چو وحشی گور در صحرا تگاور — چو مرغ آب در دریا شناور
بوقت حمله برق آسا جهنده — بگاه پویه چون صرصر دونده
اگر سایه فگندی تازیانه — برون جستی زمیدان زمانه

بر درگاه راجه حاضر آورد طوائف انام از خاص وعام بواسطه آن ازدحام آوردند و این خبر براجه رسید چون امرے از پرده غیب بایستی بظهور آمد ناظران قضا نقاب بر روی عقل و دانش راجه انداخته بران آوردند که بے اختیار براے دیدن اسپ از حرم سراے خویش بیرون آمد اسپی دید در غایت خوبی و زیبائے و بنهایت مرغوبی و رعنائی که دیده اهل روزگار مثل آن ندیده و گوش ارباب زمانه مانند آن نشنیده بے تامل نزدیک رسیده و بے توقف بران سوار گردید **بیت**
برق کردار بر براق نشست — تازیش زیر رو تازیانه بدست

بمجردی که راجه براسپ برامد آن ابر رفتار برق کردار بر جسته در طرفة العین راجه را در
بیابان هول انگیز و صحرای بلا خیز که روز روشن آدمی از سایه خویش می ترسید و از کثرت
اشجار خار دار بر راهروان راه گم میگردید و از تشابک اغصان سمند اندیشه را گذار دشوار بود و صوت
سهگین سباع و وحوش از دل مستمع هوش می ربود **بیت**

وهم زان افتان وخیزان رفتی ار رفتی بپا   عقل زان ترسان و لرزان دادی ار دادی نشان

رسانید راجه دران بیابان هولناک رسیده متعجب شده بر خود لرزید و چپ و راست دید ناگهان
طاوس مرغزار طنازی و تذرو کوهسار عشوه سازی یعنی نازنین چهارده ساله که ماه چهارده از
رشک حسن و جمال بی مثالش تن بکاهستگی داده و آفتاب بر فلک چهارم از غیرت رخسار پر انوارش
در تپ و تاب افتاده بنظر در آمد راجه بمجرد[1] نگاه خونریزش بی خود گردید و از کرشمه جانستانش عنان
اختیار از دست داد و سلطان عشق بر کشور دلش استیلا آورد و سپهدار محبت بر عرصه صبرش
ترک تازی نمود و لشکر شیدائی شهرستان عقل دست تاراج بر کشاد و علم آشفتگی بر
ساحت سینه بلند گشت بی اختیار از اسپ فرود آمده بپهلوی آن دلربای هوش فریب
نشسته پرسید که ای سرو جویبار رعنائی بدین حسن و زیبائی از کدام گلشنی و ای گوهر
درج محبوبی بدین جمال و خوبی از کدام عالمی **قطعه**

آفاق را گردیده ام مهر بتان ورزیده ام   بسیار خوبان دیده ام لیکن تو چیزی دیگری
تو از پری چابکتری و زبرگ گل نازکتری   از هر چه گویم خوشتری حقا عجائب دلبری

آن جادو نگار عشوه سنج بتبسم شیرین و تکلم نمکین بآئین دلبران کرشمه ساز و نازنینان غمزه
پرداز حسب و نسب خویش و باعث رسیدن بیابان گذارش نمود راجه از ادای نازنین و گفتار شیرین
او زیاده مبتلا و آرزومند گشته همانجا بآئین و دین هنود بان ماه جبین عقد زوجیت بسته آن
خرمن گل را حمائل وار بکنار کشیده چست در بر گرفت و عارض سیمین او را بارزوی تمام بوسید
و از لعل نوشین او رحیق کامرانی نوشید و از کلید بی دندانه قفل مراد بر کشاد و در حقه مقصود لولوی
سیماب گون انداخت بشقت مباشرت گوهر بکارت بشگافت و صفحه بستر از خون لعل گون رنگین ساخت

منظومه

یکچندبه دران کرشمه سازی   کردند و غنچه بوسه بازی

(۱) بیک نگاه ۔

ناهید باماه شد ہم آغوش | باہم دو صنم غنود ہم دوش
گشتند بجلوہائے گستاخ | پیچید دو نخل شاخ درشاخ
گندم بہ جانجوشہ سر گم | اینجا ہمہ خوشہ شد بگندم
افتاد بحجلہ نگارین | اندر شفق از شہاب پروین

راجہ بعد تقدیم مراسم زفاف مہار سمند آرزو را در جولانگاہ مراد تاخت آن نازنین را بدار السلطنت آوردہ بر جمیع نسوان حرم سرا رتبہ او بلند ساخت و بر تمامی زنان رانی ساختہ بکامرانی پرداخت و محکوم حکم او گردیدہ سر موی خلاف امرش بعمل نمے آورد و ہرگاہ کارگذاران قضا و قدر میخواہند کہ امرے از جلباب خفا بمحل ہائے ظہور جلوہ گر گردانند نخستین اسباب آن را از نہانخانہ مشیت بمنصہ بروز میرسانند تا آن امر بے تعذر بجلوہ گاہ شہود در آید چون راجہ را بارادت ایزدی مصدر گناہے عظیم بایستی شد و بوسیلہ آن عورت این امر سرنوشت او بود اتفاقاً روزے جماعۂ برہمنان بر مائدہ پرفائدہ راجہ حاضر آمدند نعمتہائے بے شمار و خورشہائے بسیار و طعامہائے شیرین خوردنیہائی نمکین و ترش و انواع مطعومات و مشروبات و اقسام حلویات و مربیات کہ مذاق طبیعت پیران را لذت بخشد و ذائقہ آرزومندان را حلاوت دہد بقصد حصول ثواب پیش آنجماعۂ حاضر آوردند

نظم

زہر نعمتے کاید اندر شمار | فرو ریختہ کوہے از ہر کنار
خورشہائے الوان ز اندازہ بیش | بخوانہائے زرین نہادند پیش

آنجماعہ از ہر لقمہ کام آرزو را کامران میکردند و ذائقۂ تمنا را شیرین کام مینمودند در اثنائے آن حال آن نازنین یعنے رانی[1] کہ باعث صد گونہ بلا و سرمایہ آفت ہا بود قامت قیامت انگیز را بزنگارنگ حلل زینت بخشیدہ و بر بدن سیمین اقسام عطر و غالیہ مالیدہ ابروے ہلال را از وسمہ و چشم جادو نگاہ را از سرمہ بیاراست چہرہ زہرہ لب بگلگونہ و دندان مروارید حسب نبسی پیراست و انواع علاقہ دُرر و زر و زیور مرصع از جواہر زواہر ضمیمہ حسن و جمال خویش نمود رشتہ جواہر درخشان بہرہ و عارض تابان دامہائے برائے دل عاشقان تعبیہ گردانید پیغولہ گوہرین بر موی عنبرین زنجیر بہت پائے بندان ترتیب داد از زلف مسلسل مار حلقہ وار بجان گزائے جانگدازان آویخت و از جنبش خلخال نغمہ سرا افسون جادو ساز بدلفریبی دلدادگان برخواند مروارید حلقہ بینی

---

[1] (۱) ناری

نزدیک عارضی گوئی ستاره پهلوی ماه نشسته و گوشواره مکلل متصل رخساره گویا دو ماه تابان بدو خورشید درخشان اتصال یافته

نظم

نمود از طرف عارض گوشواره — قران افگنده مه را با ستاره
بدور عارض آن ماه پاره — ثریا سان نموده گوشواره
ز دستانها و ساعد دیدرونق — ز زر کرده دو ماهی را سطوق
مرصع موے بندش گرقفا بود — هزاران عقد گوهر را بها بود
نیارم بیش ازین از زیب داد — که شد خلخال و اندر پایش افتاد
بزیور حتو که وصف آن پری کرد — که زیور را جمالش زیوری کرد

بسان طاوس طناز با هزاران کرشمه و ناز از پرده برون آمده روے بر روے برهمنان گردید واز روے شوخی و طنازی کرشمه سنجی و عشوه سازی آغاز نها گویا قیامت با نگاه جادو ساز ش هم آغوش و بلا پچین جبین او دوشا دوش بود جماعت برهمنان بمجرد نظاره آن ماه پاره از سنان مژگان و تیغ ابرو و تیر نگاه و خنجر غمزه مجروح شده دست از طعام باز کشیدند و همه فریفته جمال بے مثال او گشته مانند پیکر تصویر و صورت دیوار حیران ماندند و بسان پری زدگان از دیدار آن پری رخسار در رنگ سایه بر خاک افتاده از خود رفتند و بیخود گشتند

نظم

چون برق نگه بدل زند تاب — صد سینه اهنی کند آب
معشوق چو چهره برفروزد — عاشق چه کند اگر نه سوزد
سخت است بدور روے زیبا — دل در کف وانگهی شکیبا
کو عقل که رو برو بر آید — کو صبر که در برابر آید

راجه از مشاهده این حال بران فریق خشمناک گردید و تیغ غیرت بر فسان غضب تیز کرده تامی برهمنان را در طرفة العین بر خاک هلاک انداخت و خون آن بے گناهان را بناحق ریخت و بال دنیا و نکال عقبی بر خود گرفت

نظم

چو خشم آیدت بر گناه کسے — تامل کنش در عقوبت بسے
به تندی سبک دست بردن به تیغ — بدندان گزد پشت دست دریغ

بعد وقوع این امر راجه با خود بسیار افسوس کرده گریه و زاری آغاز نهاد و میگفت که از من آنچنان فعلے شنیع بوقوع آمده که نیکو کارے تمام عمر زائل گشت و گنهگاری عاقبت

بظهور پیوست ازین غم و غصه تخم ندامت در مزرعه دل میکاشت اما پشیمانی او هیچ سود نداشت و آن حال بیاس دیو حاضر گشته گفت ای راجه با آنکه من ترا ازین امر واقف کرده بودم چرا شدنی را نتوانستی رفع کرد راجه نادم گشته زبان تعذر کشود و بتضرع و خشوع التماس نمود که این گناه کبیر و جرم عظیم که از من بوقوع آمده چگونه تدارک و تلافی آن گردد تا در آخرت بعقوبتی ماخوذ نشود بیاس دیو گفت تلافی این گناه خیرات بسیار باید کرد و کتاب مهابهارت را که مشتمل بر اسرار حقیقت و طریقت متضمن امور خداشناسی و ایزد پرستی و مشعر بر احوال پاندان و محتوی بر بدائع حکایات است بسمع دل اصغا کنی لهذا راجه خزاین و دفاین و تمامی اسباب و اموال بفقرا و مساکین و غربا و محتاجان خیرات کرده کتاب مذکور را از زبان فصاحت بیان سناتن که شاگرد رشید بیاس دیو بود بگوش دل باعتقاد تمام ارادت انتظام مسموع نموده از گناهان بجلوه گذشت و از آن زمان کتاب مهابهارت در عالمیان مشهور و شایع گردید راجه بعد انفراغ این امر بانتظام مهام جهانداری قیام ورزید بعد مدت کوکب زندگی او در مغرب فنا فرو رفت و ده بهوا ارتحال انتقال نمود مدت سلطنت هشتاد و چهار سال

راجه اسمند بن راجه جنمیجه ازانجا که از ابتدای راجه اسمند احوال نسل پاندوان مفصل بمطالعه در نیامده و آنچه از زبانی بعضی مردم استماع یافته شایان اعتبار ندانسته درین نسخه داخل نکرده اسامی هر یک را با قید مدت سلطنت که از بعضی نسخه بنظر در آمده ضمیمه این مضمون نمودن بمنتظران اخبار سلاطین ماضی آگهی دادن ضرورت دانست القصه بعد رحلت راجه جنمیجه خلف بزرگ او جانشین گشته جهان آرای و ممالک پیرای گردید و بسان نیاگان خویش طریقه رعیت پروری و دادگستری پیش نمود مدت سلطنت هشتاد و دو سال و دو ماه

راجه ادهن بن راجه اسمند مدت هشتاد و هشت سال و دو ماه زیب افزای اورنگ جهانبانی و زینت پیرای سریر کشورستانی گردید

راجه مهاجسی بن راجه ادهن مدت هشتاد و یکسال و یازده ماه تخت فرمانروا را زیب و وساده گیتی پیرا آرایش بخشید

راجه جسرتهه بن راجه مهاجسی مدت هفتاد و پنج سال و دو ماه سرافرازی بخش تاج فرماندهی و بلندی ده چتر ظل اللهی گشت

راجه وشت وان بن راجه جسرتهه مدت هفتاد و شش سال و سه ماه کوس جهان آرای و مملکت پیرای بلند آوازه ساخت.

راجه اوگرسین بن راجه وشت وان مدت هفتاد و هشت سال و هفت ماه رایت فرمانروای در ساحت جهان آرای برافراخت

---

(۱) هشتاد و

راجه سوبین بن راجه اوگرسین مدت هشتاد سال نقاره جهانگیری و ممالک ستانی نواخت.

راجه سوست سین بن راجه سوبین مدت شصت و پنج سال و ده ماه اعلام جهانبانی در عرصهٔ گیتی ستانی بلند ساخت

راجه رسمی[1] بن راجه سوست سین. مدت شصت و نه سال و پنج ماه رونق افزائے عالم و جمعیت پیرائے عالمیان گشت.

راجه برجهیل بن راجه رسمی مدت شصت و چهار سال و هفت ماه جهان را معمور و آباد و جهانیان را مسرور و شاد ساخت.

راجه سوتپال[2] بن راجه برجهیل. مدت شصت و نه سال و یکماه رعیت پروری و عدالت گستری نیکنامی یافت

راجه نرهردیو بن راجه سوتپال مدت پنجاه و یکسال و یازده ماه در معموری اطراف ممالک و آبادی اکناف گیتی کوشید

راجه سوجرت بن راجه نرهردیو مدت چهل و دو سال و یازده ماه بحسن سلوک و نیکوی معاشرت زندگانی راند

راجه بهوپ بن راجه سوجرته مدت پنجاه و هشت سال و سه ماه[3] عدل و انصاف را رواج داده رعیت نواز ظلم گداز گشت

راجه سوبن بن راجه بهوپ پنجاه و پنج سال و هشت ماه فرمان روائے بعدالت و مملکت پیرائے بنصفت نمود

راجه میدهاوی بن راجه سوبن. مدت پنجاه و دو سال و نه ماه طوائف انام و طبقات خلائق را در امن و امان داشت.

راجه سرون چتر بن راجه میدهاوی مدت پنجاه سال و هشت ماه[4] اطراف عالم را معمور و اکناف گیتی را آباد ساخت

راجه بهیکم بن راجه سرون چتر. مدت چهل و هفت سال و نه ماه رعیت پروری و عدالت گستری و دشمن گدازی و مخلص نوازی نمود

راجه پدهارت بن راجه بهیکم. مدت چهل و پنج سال و یازده ماه سپاه و رعیت را خوشنود و اطراف مملکت را معمور داشت

راجه وسوان بن راجه پدهارت مدت چهل و چهار سال و نه ماه در رفاه احوال رعایا و امنیت و رفاهیت برایا کوشید

راجه اونی بن راجه وسوان. مدت چهل و چهار سال و دو ماه در تسخیر قلوب جهانیان و ترفیه احوال عالمیان همت گماشت

راجه اینی پر بن راجه اونی مدت پنجاه و یک سال بر مفارق جهانیان ظل مرحمت و سایهٔ عدالت انداخت

راجه وندپال[5] بن راجه اینی پر مدت سی و هشت سال و نه ماه رعایا و برایا را در ظلال عدالت میداشت

راجه ورسال بن راجه وندپال مدت چهل و دو سال و سه ماه همت والانهمت در ربائش گردن کشان و سیه تابان گماشت

راجه شنباک[6] بن راجه ورسال مدت سی و شش سال در تادیب و تجزیب ظالمان و قلع و قمع مفسدان ساعی بود.

---

(۱) پرسمی (۲) ست پال (۳) هشت ماه (۴) سه ماه (۵) وندمان (۶) سیناک.

راجہ کہیم بن راجہ شنباک مدت پنجاہ وہشت سال و پنج ماہ انتظام مہام ممالک و
سلطنت و اتمام مرام خلایق نمود

راجہ کہیمن بن راجہ کہیم چون در سرانجام مہام سلطنت کاہل و بتقدیم مراسم عدالت داہل بود در معاملات مالی و ملکی نمی پرداخت بے
پروائے ولاوبالی شعار خود ساخت ازانجا کہ ایزد جہان آرائے نظام امور جہانیان بوجود مسعود
فرمان روایان عظیم الشان منوط گردانیدہ جلوہ عہود جہانبانی و انتظام مہام مملکت رانی و امن
وامان عالم و عالمیان و جمعیت و رفاہیت جہانیان وابستہ بہ ہوشیاری و آگاہی والی
ولایت و جد و جہد مالک مملکت منحصر داشتہ پادشاہے کہ از امور بادشاہے غفلت
ورزد و بے پرواز ید بر آئینہ سلطنتش دیر نپاید بلک زندگانیش زود بسر آید بیت

چو شہباز ماند زپروائے ملک ۔۔۔ بود ہر سرے را تمنائے ملک

درین صورت امرا و وزرا سر از اطاعت راجہ بر تافتہ بسروا نام وزیرش کہ دست تصدی در امور جہانبانی
دخزاین و دفاین و دیگر کارخانہ جات قوی مطلق داشت در ساختند و او را امیدوار سلطنت نمودند
آن وزیر بطمع سلطنت و حب حکومت و حرص دنیا سالک مسلک بے حقیقتے و بے
وفائے گشتہ بہ قابوئے کہ یافت و بہ تقریبی کہ دست داد راجہ کہیمن را کشتہ سر پیرارای
فرمان روائے گردید مدت سلطنت راجہ کہیمن چہل و ہشت سال و یازدہ ماہ ازانجا نسل
پانڈوان کہ از ابتدائے راجہ جد ہشتر لغایت راجہ کہیمن مدت یکہزار و ہشت صد و
شصت و چہار سال سی تن بطنا بعد بطنا فرمانروائے کردند منقطع گردید و امور جہانبانی
برقوم دیگر منتقل گردید راجہ بسروا کہ از پایہ وزارت بدرجہ سلطنت رسید بعد اتمام کار راجہ
کہیمن بر تخت جہانداری جلوس نمود و بسر انجام مہام سلطنت اشتغال ورزید چون احوال
این راجہ و اولادش مفصل ظاہر نیست لہذا باختصار پرداختہ اسم ہر یک و مدت سلطنت
بقید تحریر مے درارد مدت سلطنت راجہ بسروا ہفدہ سال و چہار ماہ

راجہ سورسین بن راجہ بسروا بعد پدر والاقدر اورنگ جہانبانی را زیب و زینت داد مدت سلطنت چہل و دو سال و ہشت ماہ

راجہ بیرساہ بن راجہ سورسین سریر آرائے سلطنت گردیدہ عالمیان را در پناہ دولت خویش
آورد مدت جہانبانی پنجاہ و دو سال و دو ماہ

راجہ آہنگ ساہ بن راجہ بیرساہ تخت نشین جہاندار گشتہ ظل افگن بر مفارق عالمیان گشت

مدت سلطنت چهل وهفت سال ونه ماه

راجه پریچهت بن راجه آهنگ ساه جهان آرا و مملکت پیرا گشته زندگانی برام خود نمود مدت سلطنت شصت سال و یازده ماه

راجه درتهه بن راجه پریچهت کامیاب سلطنت وجهانبانی شده عدالت گستری و رعیت پروری نمود مدت سلطنت چهل وچهار سال و سه ماه.

راجه سوده پال بن راجه درتهه برامر سلطنت فرمانروا وکامروا گردید واز عدل و انصاف جهانیان را خوشنود ساخت مدت سلطنت سی سال و سه ماه

راجه پورمت بن راجه سوده پال در انتظام مهام گیتی ستانی پرداخته مقصودیاب گردید مدت سلطنت چهل و دو سال و دو ماه۔

راجه سنجی بن راجه پورمت در امور جهانبانی قیام ورزیده رعیت نوازی نمود مدت سلطنت سی و دو سال و سه ماه

راجه امرجود بن راجه سنجی فرمان روائے مملکت بوده کامروائے خلائق گردید مدت سلطنت بست و هفت سال و چهار ماه

راجه ابن پال بن راجه امرجود کوس مملکت ستانی نواخته عدالت پیرائے را رواج داد مدت سلطنت بست و دو سال و یازده ماه

راجه سروهی بن راجه ابن پال نقاره عالمگیری بلند آوازه ساخته مملکت پیرائے گشت مدت سلطنت چهل وهفت سال وهفت ماه۔

راجه پدارتهه بن راجه سروهی رایت فرماندهی برافراخته عالمیان را امان بخشید مدت سلطنت بست و پنج سال و پنج ماه۔

راجه بدهمل بن راجه پدارتهه بعد جلوس بر اورنگ جهانبانی بعیش و عشرت پرداخته از امور کل غافل گردید بنگ خوردن و به بدخوی وبدگوئی بسر بردن شعار خود ساخت واز کثرت بنگ بیهوش گشته بامرا و وزرا سلوک ناهنجار کرد کیف بنگ اگرچه در ابتدائے حال سرخوش ومفرح دارد وخیالات رنگین وفکرات نوائین برروئے کار می آرد اما آخر کار آدمی را ضائع میسازد واز عقل ودانش دور وبه نسیان وبیهوشی نزدیک میگرداند بشرط مدا ومت دمزاولت آن سودائے دماغ ومالیخولیائے مزاج بظهور میرسد رعب و دهشت بر طبیعت استیلا می نماید فراست و فرزانگی زوال می پذیرد مردی و مردانگی اختلال می یابد بهانا که بنگی متلون مزاج و متنوع احوال می باشد غیر از درشت گوئے و زشت خوئے کاری ندارد احسان ومروت مردم را در حق خود بدی می انگارد در عوض اخلاص ومحبت عناد وعداوت بظهور می آرد حق نشناسی وکفران نعمتے پیشه خود دارد حلاوت عسل و مرارت حنظل مساوی می انگارد بسا بنگی را دیدم وآزمودم که بنابر افراط این کیف از صاحب دولتے بمفلسی

واز توانگرے بہ تہیدستی رسیدند واز گلشن اہلیت درخارستان بدخوے افتادند بنگی را بسان سگ عوعو کردن وماندن باہنگ ناہموارہ زدن ناچار یلک نسل بنگے را بطناً بعد بطناً بدخو و بدگو بعالم وجود بر آمدن بے اختیاریست **قطعہ**

بنگ خوردن کسے کہ عادت کرد — دو علامت ازو شود ظاہر

حسن اخلاق میرود ازوے — زشت خوے ازو شود باہر

بالجملہ راجہ مذکور از افراط بنگ خوردن بارکان دولت طریقہ بدگوئی درپیش کرد و از مہام جہانبانی غفلت وکسالت ورزید وبیرماہ وزیر ش نظر بر بے پروائی او داشتہ بقابوے وقت کارش باتمام رسانیدہ والی ولایت ومالک مملکت گردید مدت سلطنت راجہ بدہل سی ویکسال وہشت ماہ از ابتداے راجہ ببرو اکہ بعد نسل پاندوان بسلطنت رسیدہ بود لغایت راجہ بدہل چہاردہ تن مدت پانصد ویکسال جہان آرائے وحکومت ہندوستان نمودہ جہان گذران را پدرود کردند واز ینجا نسل راجہ ببروا منقطع گشتہ امر سلطنت بقوم دیگر انتقال یافت

بیت

نیک وبد روزگار دیدیم گذشت — افسانہ این وآن شنیدیم گذشت

راجہ بیرماہ کہ از پایہ وزارت بسلطنت رسید مدت سلطنت سی وپنج سال

راجہ جنجاب سنگہ بن راجہ بیرماہ مدت سلطنت بست وہفت سال وہفت ماہ۔

راجہ نبرکہن[1] بن راجہ جنجاب سنگہ مدت سلطنت بست ویک سال +

راجہ مہی پت بن راجہ نبرکہن مدت سلطنت بست وپنج سال وچہار ماہ۔

راجہ مہابل[2] بن راجہ مہی پت مدت سلطنت سی وچہار سال وہشت ماہ

راجہ سروپ دت بن راجہ مہابل۔ مدت سلطنت بست وہشت سال وسہ ماہ

راجہ مترسین بن راجہ سروپ دت مدت سلطنت بست وچہار سال وسہ ماہ۔

راجہ سکہدان[3] بن راجہ مترسین۔ مدت سلطنت بست وہفت سال ودو ماہ

راجہ جیتمل بن راجہ سکہدان۔ مدت سلطنت بست وہشت سال ویازدہ ماہ

راجہ کل مک بن راجہ جیتمل مدت سلطنت سی ونہ سال وچہار ماہ

راجہ کلمن بن راجہ کل مک مدت سلطنت چہل وشش سال

راجہ سرمردن بن راجہ کلمن مدت سلطنت ہشت سال ویازدہ ماہ

راجہ جیون جات بن راجہ سرمردن مدت سلطنت بست وشش سال

---

(۱) سترکہن (۲) بہابل (۳) سکنوان۔

راجه هری جک بن راجه جیون جات. مدت سلطنت سیزده سال و دو ماه
راجه بیرسین بن راجه هری جک. مدت سلطنت سی و پنجسال و دو ماه.
راجادهت بن راجه بیرسین چون بر تخت جهانبانی نشسته بمقتضائے مستی برنائے و غرور رفتار
رواشے از امور مملکت غافل گشت و اصلا بکار مالی و ملکی نمی پرداخت و بعیش و عشرت گذرانیدن
و دایما در حرم سرا بودن شعار خود ساخت فی الواقع ریعان برنائی و عنفوان جوانی آشوبگاه بے
خردے و زمان نادانی و هنگام وزیدن تند باد صرصر نفس حیوانی و پا لغز پارسا گوهرے و مظهر
امور شیطانی و از روے لذات نفسانی و خواهش حظات جسمانی و تمنائے حصول کامرانی
و مبتغاے آمال و امانی و ابتغاے درازی عمر زندگانی است دانشوران از مونکار فرموده اند که فرمان
روایان را غفلت امریست مذموم از جمیع امور کاهلی فعلی است بدتر از تمامی افعال شجر دولت
را تبر و نهال سلطنت را اره بسا بادشاهان بسبب غفلت و کاهلی از سریر سلطنت بر حصیر گدائی
و از اوج دولت بحضیض افلاس رسیده اند القصه چون بے پروائی و لاابالی راجه بر همه
مشهور گردید دندهر وزیر پرسش نظر بر نارسائی او انداخته بارکان دولت و اعیان مملکت
اتفاق نموده و از صحایف و تواریخ راجهاے پیشین تغلب و تسلط وزراے سابقه و رسیدن
آنها ازپاے وزارت برتبه سلطنت واقف گشته از روے استیلاے که داشت راجه ادهت
را مسافر ملک نیستی نموده خود سریر آراے جهانبانی گردید مدت سلطنت راجه ادهت بست
و سه سال و یازده ماه از ابتداے سلطنت راجه بیرما لغایت سلطنت راجادهت شانزده تن مدت
چارصد و چهل و شش سال بامور سلطنت پرداختند ازینجا نسل راجه بیرما منقطع گردید بیت

سرانجام گیتی همین است و بس وفاے نکرده است با هیچ کس

راجه دندهر از وزارت کامیاب سلطنت گردیده مدت چهل و یکسال و شش ماه جهانبانی
نموده کوس رحلت نواخت.

راجه سین دهوج بن راجه دندهر مدت چهل و پنج سال و سه ماه بسلطنت پرداخته ازین جهان رفت.
راجه مهی گنگ بن راجه سین دهوج مدت چهل و یکسال و دو ماه کامروائے جهانبانی نموده جهان گذران را پدرود نمود.
راجه مهاجود بن راجه مهی گنگ مدت سی سال و سه ماه جهانبانی و کامرانی کرده رخت هستی بربست.
راجه ناتهه بن راجه مهاجود مدت بست و هشت سال بامر سلطنت اشتغال ورزیده پیمانه زندگانی لبریز کرد.
راجه جیون راج بن راجه ناتهه مدت چهل و پنج سال و هفت ماه بمهام جهانداری

قیام ورزیده ودیعت حیات سپرد +

راجه اودی سین بن راجه جیون راج مدت سی وهفت سال و پنج ماه عالم آرائے نموده رحلت کرد

راجه انند جل بن راجه اودی سین مدت پنجاه ویکسال فرمان روائے نموده بملک آخرت شتافت +

راجه راج پال بن راجه انند جل بعد جلوس او رنگ جهانبانی کمر همت بملکستانی بسته بزور تیغ و سرپنجه شجاعت اکثر ملک به تسخیر در آورده فرمان روایان را فرمان پذیر خویش گردانید ازانجاکه دنیا باده ایست مظهر مستی واستکبار و مثمر بوالهوسی واستجبار راجه مذکور بنا بر هجوم لشکر وتسلط بر سلاطین اطراف به بدمستی زندگانی میکرد وحکام دیگر را در خاطر نیاورده بهمه کس متکبرانه و بدمستانه سلوک مے نمود **بیت**

باسباب دنیا چنان غره شد — که خورشید در پیش او ذره شد

فرموده حکمائے پیشین وآزموده بزرگان عاقبت بین است که هرکه سر کبر و رعونت بر آسمان برد همانا که در کمتر زمانه همان سرش بزمین افتاده بخاک برابر گردد وهر کس که از مستی دولت وجاه دستار کج نهاده متکبر گردید زود کرفلک کجرفتار همان دستار در گردنش انداخته سر برهنه در مذلت وخواری افگند **مثنوے**

تکبر عزازیل را خوار کرد — بزندانِ لعنت گرفتار کرد

چو دانی تکبر چرا مے کنی — خطا مے کنی و خطا مے کنی

مصداق این مقوله آنکه سکونت نامی که بر قلیلے ملک دامنه کوه کمایون تصرف داشت واز خراج گذاران راجه بود بامرائے رکن السلطنت ووزرائے موتمن الدولة اتفاق نموده بر سر راجه راج پال لشکر کشید چون ارادت ایزدی بران بود که کاهے را بر کوہے منظفر گرداند ومورے را بر مارے نصرت دهد باتفاقے که روداد سکونت غالب آمد وراجه راج پال در رزمگاه کشته شد **منظومه**

چو نیرو فرستد به تقدیر پاک — زمورے به مارے رساند هلاک

که در جنگ فیروزی از اختر است — نه از گنج وبسیارے لشکر است

مدت سلطنت راجه راج پال بست وشش سال از ابتدائے راجه دند هر تا غایت راجه راج پال نه تن سیصد وچهل وهفت سال فرمان روائے کردند واز ینجا سلسله راجه دندهر منقطع گردید وامر سلطنت بدیگران انتقال یافت **بیت**

بس نامور بزیر زمین دفن کرده اند — کز هستیش بروے زمیں جز نشان نماند

راجه سکونت کوہی چون والیٔ ولایت و مالک مملکت گردید بر خود مغرور گشته به امرا و وزرا
سلوک ناهنجار در پیش نمود و باده سلطنت بر مزاج او گوارا نیفتاد و ازانجا که جهانبانی وابسته
باخلاق حسنه و اوصاف مستحسنه و اعمال پسندیده و افعال گزیده و حوصله فراخ و همت عالی
و نیت درست و برداشت فراوان و شجاعت فطری و سخاوت جبلی و عدالت گستری و عطوفت
ورزے است راجه مذکور چون ازین صفات خالی و به پست فطری و کم همتی و کم حوصلگی و
کم خردی و تنگ ظرفی و بدسلوکی و ناهنجاری و بدحالی آماده بود کارهاے که شایان فرمان
روایان نباشد و افعالے که بسلاطین ننگ و نعل مے آورد و از بسکه بکوکنار میل بسیار داشت
بنابر افراط این کیفیت از عقل و دانش دور و به بیخبرے و بیدانشی نزدیک گردید اگرچه
جمیع مکیفات مردود اهل دانش است اما کوکنار مذموم ترین کیفها است جوان را پیر و صحیح المزاج
را رنجور میکند بگلشن جوانی خزان پیری در چاشت گاه[1] شباب زوال شیب میرساند آفتاب
جبینان را گرفتار کسوف ناتوانی مے سازد و ماهرویان را در محاق ضعف مے اندازد و از
تاثیرات آن رگهاے بدن مانند تارهاے مسطر نمایان مے شود و بر صفحه چهره همچو کاغذ ژولیده
کنجلک اظاهر مے گردد و بیداری شب و نیم خوابے روز رنجوری می آرد و شاهین خواب طائر هوش
را گاهے در چنگل میگیرد و گاهے مے گذارد و بے شائبه تکلف آدمی را سیرت[2] کوکنار از امور دنیا
غافل و از کار عقبے ذاهل میکند و از لذات خورش و آرامش خواب باز میدارد و از صورت و شکل
اصلی مسخ مے سازد و اینچنان در پوست مے افتد که ترک زندگانی آسان باشد و ترک از وی مشکل
بالجمله راجه از روے بیخبرے با برایا و رعایا راه معدلت نسپرد و بلکه طریقه جور و جفا در پیش نمود و ارکان
دولت و اعیان مملکت که از سلوک ناهنجارش متشکی بودند در اندک فرصت از و منحرف شدند
و این اخبار در ممالک مشهور گشت **بیت**

پاس دارے بعدل و داد بود — ظلم شاهی چراغ و باد بود

راجه بکرماجیت والی اوجین بر اختلال احوال راجه بدمآل و گردن تابے امرا و وزراے او
آگاه گشته بالشکر ظفر طراز و عساکر عدو گداز متوجه اندرپت یعنے دهلی گردید راجه سکونت از
استماع این خبر صفوف پیکار آراسته آماده مدافعه گشت هر دو لشکر باهم پیوسته آتش

(۱) شبانگاه (۲) شرب

کارزار برافروختند بهادران شجاعت پیشه و دلیران شهامت اندیشه جنگی نمودند که رنگ از دل
صمصام رفت و تیر کلمهٔ زه برزبان راند کمان بر بازوے نشان قربان گشت و خنجر بکلام آفرین زبان
برکشاد از باد حملهٔ بهادران سرهاے مردان از نهال قامت چون برگ ریزان بهار و خزان
میریخت و تار و پود حیات مبارزان مانند رشتهٔ اطناب از هم میگسیخت از آب تیغ دلیران چمن چمن
گل زخم می شگفت و بر دست و بازوے دلاوران هر لحظه قضا آفرین می گفت از انجا که مقاومت
با فیل دمان نه امکان پشهٔ ضعیف بنیان و ستیزه با شیر ژیان نه یاراے آهوے ناتوان است
راجه سکونت تاب محاربه نیاورده شکست یافت و در رزمگاه کشته شد و راجه بکرماجیت مظفر
و منصور گشت. **نظم**

غزالے که جوید نبرد از پلنگ — شود خاک از خون او لاله رنگ
تذروے که بروے سر آید زمان — به پیکار شاهینش آید گمان

مدت سلطنت راجه سکونت چهارده سال ❖

راجه بکرماجیت بن گندهرپ سین در بیان ولادت راجه بکرماجیت و شرح احوال او در بعضی نسخه اختلاف
بسیار دیده و شنیده میشود در اکبرنامه و دیگر تواریخ مے نویسند که آبا عن جد فرمان رواے اوجین بودند و پدرش
گندهرپ سین نام داشت اما آنچه از نسخهٔ ترجمهٔ سنگهاسن بتیسی که مشتمل بر احوال سعادت
اشتمال آن راجه قوی اقبال نقل آورده اند بمطالعه در آمده این است وقتے که اندر فرمان
رواے عالم ملکوت در مقام خویش بزم طرب و نشاط آراسته داد عیش و انبساط مے داد و آن
حال گندهرپ سین خلف او به یکی از حوراے که در آن بزم رقص مے کردند مبتلا گشته نگاه
عاشقانه و مشتاقانه نمود راجه اندر ازین جهت که آن حور منظور نظرش بود از معاینهٔ این حال
بر آشفت و از غیرت جلال براے خلف خویش دعاے بد کرد که از عالم علوی فرود افتد و بجهان
سفلی در آمده روزانه بصورت خر و شبانه بشکل آدمی بوده باشد و هر گاه راجه والا سلطنے
جسد خری او را در آتش سوزان انداخته خاکستر گرداند باز بصورت اصلی در آمده از عالم ناسوت
در جهان ملکوت که مسکن مالوف اوست باز انتقال نماید بقدرت قادر مطلق همان زمان گندهرپ سین از
مکان خویش جدا شده بصورت خر در آمده در تالاب متصل دهارانگری واقعه دکن که راجه
... آن زمان آنجا بود افتاد و در درون آب اقامت ورزیده بخاطر آورد که دختر راجه این شهر
را ... خواست تا بوسیلهٔ آن جسد خری در آتش بیفتد و ازین عالم انتقال نمایم و ... اند

بود کہ بہ ہمنے بقصد غسل بکنارہ آب در رسید وگندہرپ سین آواز کرد کہ اے برہمن من گندہرپ سین
پسر راجہ اندرم درین آب اقامت دارم براجہ این ولایت پیغام کن کہ دختر خود را بمن پیوند گرداند
تا ہر مقصودے کہ داشتہ باشد بانجام رسانم درصورتے کہ ازین امر انحراف ورزد این شہر را
زیروزبر سے سازم برہمن در آمزوزاین آواز باور نکرد چون دو سہ روز علے الاتصال ہمیں نمط
آوازے از آن تالاب شنید ناگزیر راجہ و ہارانگرے را برین امر غریب اطلاع داد راجہ متعجب
شدہ بکنارۂ تالاب رفتہ این آواز بے واسطہ بگوش در آورد و گفت اگر فی الواقع تو گندہرپ سین
خلف راجہ اندر ہستی و قدرت سرانجام مہام و مرام خلائق داری فی الفور حصار آہنی برد و راین
شہر درست ساز تا تصدیق بر قول تو کردہ دختر خود را در زوجیت تو در آوردہ شود گندہرپ
سین قبول کردہ بجہت حصول این مامول بجناب ایزد واہب العطایا مناجات کرد بقدرت معمار
حقیقی کہ وقوع امثال این امور غریبہ از و میتوان شمرد ہمان شب بدون وساطت معمار
وحداد حصار آہنی باستحکام تمام در دور شہر پدید آمد

نظم

سہ فرسنگ بالا و پہنا چہل | بجائے نہ دیدند ز و آب و گل
ہمین آہنین بارہ بود و بس | بعالم چنیں قلعہ نشنید کس

سنوح این سانحہ غریبہ باعث تعجب خلائق گردید و راجہ دہار حیران ماندہ بموجب قرارداد
دختر خود را در زوجیت گندہرپ سین دادن و ایفائے وعدہ نمودن ناچار داشتہ برکنار تالاب
رسیدہ آواز کرد کہ گندہرپ سین از ظہور این خارق بر گفتار تو اعتماد و اعتبار کردم از آب بیرون
بیا تا بر طبق وعدہ دختر خود در عقد تو در آوردہ شود گندہرپ سین از اصغائے این آواز بہ ہیئت
خری از آب بیرون آمدہ خود را نمودار ساخت راجہ از دیدن او در گرداب حیرت فتاد و در
عرق خجالت گشت و با خود گفت اگر دختر را باین خر پیوند دہم از شماتت و بدگوے امثال
واقران اندیشہ دارم و اگر ازین امر انحراف مے ورزم این قدسی نژاد قدرتے دارد کہ مارا و اہل
شہر را برخاک ہلاک انداز د گندہرپ سین بر اسرار ضمیر راجہ واقف شدہ گفت کہ مارا بہ پیکر
خرے دیدہ غم مخور حکمت آفریدگار بران رفتہ کہ روزانہ باین ہیئت ہستم و شبانہ بصورت
آدمی متمثل میشوم بالضرور راجہ دہار از امرش یارائے عدول ندانستہ دختر خود را بزوجیت
او در آورد گندہرپ سین روز در پیکر خر بودہ در طویلہ گاہ مے خورد و ہر شب در جسم انسان در
آمدہ بشبستان خاص رفتہ بزوجہ خود عیش و عشرت مے کرد اما راجہ دہار از شماتت یاوہ

گویان وزبان طعنه هرزه سرایان خجل ومنفعل مے بود وداہا در تدارک این امرمے کوشید قومتی
گندهرپ سین بطریق دوام بوقت شب جسد خرے گذاشته بصورت آدمی درآمده درون حرم
سرا رفته بود راجه قابو یافته ورطویله آمده جسد خرے او را بدست آورده در آتش سوزان انداخته
بخاکستر گردانید گندهرپ سین همان وقت از حرم سراے بیرون آمده گفت که اے راجه
وقتے که اندر بمن دعاے بد کرده چنان گفته بود هرگاه این بدن خرے را راجه عظیم الشان بسوزاند
من باز ازین عالم بمکان اصلے خود واصل شوم درین صورت از تو درحق من عنایت غایت
مصروف شده که این پیکرے که باعث نکال ووبال من بود بسوزانیدے پیش ازین کبیر
من بهرتهری نام از پرستار ولادت یافته اکنون که دختری تو حامله است بکرماجیت نام پسرے
ازو بوجود خواهد آمد که قوت هزار فیل داشته باشند ونام این هردو پسر برصفحه روزگار
تا انقراض زمان خواهد ماند چون ایام دعاے بد اندر از حال من آخر شد ومارا در عالم
علوی بمکان خویش باید شتافت از شما رخصت مے شوم این را بگفت وبجانب آسمان روانه
گشته از نظر غایب گردید راجه از سنوح این سانحه غریبه حیران شده تاسف خورد که خدمت
این ملکی نژاد که از اتفاقات حسنه درین جا وارد گشته بود بواقعی بجا نیاوردم ونیز خوف
بخاطر راه یافت که پسرے ازین دختر پیدا خواهد شد که هزار فیل را قوت خواهد داشت اگر
او درین ملک متسلط گشته بزور بازوے خود سلطنت ما را بگیرد مقاومت با وشکل خواهد
بود پس نگاهبانان تعین فرمود که هرگاه ازان دختر پسر ولادت شود باید که حاضر گردانند
تا کارش باتمام رسانیده شود دخترش از فراق گندهرپ سین در آتش غم مے سوخت چون شنید
که نگاهبانان تعین شده اند اندیشه کرد که پسر مرا که عنقریب بعرصه وجود مے در اید بکشند
غم بالاے غم عاید حال او گردید وزندگانی بر وو بال گشت وزیاده ازین تاب حزن واندوه
نیاورده شکم خود را از کارو بر دریده تار پود هستی گسیخت وازین روکه ایام وضع حمل نزدیک
رسیده بود ونیز ارادت ایزد جهان افرین بران اقتضا داشت که آن پسر در عرصه
گیتی بوجود آمده کارهاے که از اندازه بشری بعید باشد بظهور رساند از شکم آن عورت
پسر زنده برآمده بسان نوزادگان گریه آغاز نها د نگاهبانان همان وقت آن پسر را نزد
راجه برده حقیقت مردن مادرش وبرآمدن آن از شکم گذارش نمودند راجه از رفتن
گندهرپ سین تاسف داشت ورنبوالا از مردن دختر خویش بدمیظ زیاده افسوس نموده

براحوال آن یتیم طفل رحم آورده نظر تربیت بروگماشته دایهائے شیر دار مهربان دل برائے پرورش تعین نمود وآن را بکرماجیت نام نهاد **قطعه**

نخشبے برصغیر کن شفقت — کیست کو این دقیقه فهم کند
نیست بے رحم تر ز شیر کسے — شیر هم برصغیر رحم کند

وهچنین در پرورش وتربیت بهرتهری برادرغیر مادرے بکرماجیت توجه مے گماشت هردو برادر چون کلان شدند ازین جهت که علامات رشد وکامرانی و کاردانی از ناصیه حال سعادت اشتمال بکرماجیت پیدا واثارات سلطنت وجهانبانی ازخطوط دست او هویدا بود راجه درحق او زیاده شفقت مے نمود بعدازانکه بحد بلوغ رسیده ولایت مالوه باقطاع او مقرر گردانید بکرماجیت التماس کرد که برادر کلان من بهرتهری پست باوجود او لایق نیست که من امر حکومت برخود بگیرم ایالت بنام برادر کلان مقرر شود ومن بامر وزارت او خواهم پرداخت راجه التماس او پسندیده حکومت مالوه به بهرتهری مقرر کرده هردو برادر را بآن ولایت رخصت نمود بهرتهری دران ولایت رسیده شهر اجین را دارالایالت نموده حکومت مے کرد وبکرماجیت بامر وزارت قیام داشته نظم ونسق مهات از قرار واقعی مے نمود این هردو برادر بزور پنجه دلاوری ومردانگی وقوت فراست معززانگی اکثر ولایات جوار در حیطه تصرف درآوردند وفرمان روایان را فرمان پذیر کردند حکم انها بر اکثر ممالک جاری گشت وشهر اجین آن قدر وسعت یافت که سیزده کروه طول و نه کروه عرض آبادی گردید از انجا که راجه بهرتهری را باهلیه خویش که اننگ سیتا نام داشت وآن را پنگلا نیز گفتندے الفت بسیار بود اکثر اوقات درون حرم سرائے ماندی وبراے بکامرانی بوده نرد عشق ومحبت باختے و بامور مالی وملکی کمتر پرداختے وتمام مدارالمهامی فرمان روائے برسر بکرماجیت برادر خود گذاشته بود بکرماجیت براجه از روے مصلحت ونصیحت گفتے که مدام درون حرم سرا بودن واز مهات جهانداری غفلت ورزیدن مناسب نیست ملکه جهان چه برائے انکه مدار کار بر بکرماجیت بود وچه بنابرآنکه او راجه را از بودن اندرون منع میکرد از بکرماجیت آزرده شده بسخنان سخت ودرشت راجه را برین آورد که بکرماجیت را از پیش خود اخراج گرداند چون راجه نادان محکوم حکم آن زن خانه برانداز بود بالضرور برادر خود را که ازجان عزیز ومدار ممالک بر او بود از ملک خود بدر کرد وآن مسلوب الذکا ومطیع ومغلوب النساے نظر

بر روابط واخلاص برادرے بکرده وتقدیم(۱) خدمات ونظم ونسق او بخاطر نیاورده اورا برائے
حصول رضامندئ زن اخراج نمود **نظم**

عزیزان را کند کید زنان خوار | بکید زن شود دانا گرفتار
زکید زن دل مردان دونیم است | زنان را کیدہائے بس عظیم است
زن از پہلوے چپ شد آفریده | کس از چپ راستی ہرگز ندیده

چون مدتے برین بگذشت زنار داری بتقویت ریاضت ثمری بدست آورد که از خوردن
آن زندگانی جاودانی حاصل گردد واو آن ثمرا بمشورت عورت خود بامید حصول مواد معیشت
بطریق تحفه از نظر راجه بهرتهری گذرانیده بمراد خویش کامیاب گشت راجه ازبس که بزوجه خویش
کمال محبت داشت آن میوهٔ حیات بخش را برانی ارزانی نمود چون رانی فاجره در دام محبت
میر آخورے سرکار گرفتار بود آن هدیهٔ عدیم المثال را باو رسانید ومیر آخور آن تحفه بدیع را به قحبه
لاکها(۲) نام که پابند زنجیر عشق او بود گذرانید آن لولے بخاطر آورد که حیات ابدی اورا باید که نیکوکار
وپرہیزگار بوده باشد مارا همین قدر زندگانی که در تبه کاری وبدکردارے گذشته ومے گذرد
وبال است همان بهتر که این تحفه نادر را برائے راجه که از عدالت ونصفت او رعایا وبرایا در امان
است پیشکش نمایم تا زندگانی ابدی راجه منتج آسایش وآرامش عالمیان تواند بود پس لولے آن
ثمر بے نظیر را بنظر راجه گذرانید راجه آن را شناخته در لجه حیرت فرو رفت چون به تحقیق این امر
پرداخت وبرماجرائے او واقف گشت راز نهانی رانی از پرده برون افتاد رانی مغلوب یاس
وهراس گشته خود را از بام بلند فرو انداخته قالب تهی ساخت وبدرکات اسفل السافلین فرو رفت راجه
بجهت آن عورت فاجره ندامت کشیده بر عمر گذشته تاسف نمود واز مردن او مسرور گشت **بیت**

زن بد را برادر مرده بهتر | غم کار زنان ناخورده بهتر

ودر بعضے نسخ متقدمین مقدمه عشق رانی بمیر آخور ومردنش بدین تقریب مرقوم نیست
آن عورت را از عصمتیان قرار داده ومردن آن را بدین نمط نوشته اند که روزے راجه بهرتهری
بقصد شکار سوار شده بود در نزدیکے موضعے دید که عورتے باپیکر بے جان شوهر خود قصد
همراهی نموده بسان عصایم شوهر پرست وعفایف پارسا سرشت خود را در خرمن آتش سوزان
انداخته شگفته رو وکشاده پیشانی خاکستر گردید راجه از مشاهده این حال بر عالی همت آن فرخنده
مآل آفرین کرده بمسکن خویش رسیده ماجرائے احوال او پیش رانی گذارش نموده تعریف همت

---

(۱) تقدیم مهام ملک وتنظیم مهمات (۲) لاکها بیسوا ۔

آن عورت منوررانی برزبان آورد که ثبات محبت و فرط عصمت زنان پارسا گوہر اقتضائے آن
دارد که بعد مردن شوہر محتاج سوختن نگشته بالتعلل قالب تہی نماید راجه این سخن در خاطر داشته
برائے امتحان دعوائے رانئے که درین وادی داشت تدبیرے مے انگیخت روزے
کسان بموجب تلقین راجه از شکارگاه نالان و فریادکنان تند و تیز در شہر آمده برزبان آوردند
که راجه را با دیو محاربه رو داد و دیو غالب آمده راجه را بر خاک ہلاک انداخت و این خبر برانی
رسانیده کسوت خاصه که بخون آلوده آورده بودند برائے تصدیق گذرانیدند رانی که در عشق
و محبت ثابت قدم بود و راسخ دم امتیاز بر صدق و کذب نکرد و بمجرد استماع این خبر
قالب تہی نموده دعوی خود را که در محبت داشت باثبات رسانیده نیک نامی جاوید یافت

بیت

خوش آنکه براه عشق جان داد عشق است که جان باو توان داد

و در بعضے نسخه چنان نواشته اند که راجه بهرتهری دو زوجه داشت و در دام عشق ہر دو
گرفتار بود عورتے که از تقریب محبت میرا خود را از بام افتاده بود و قالب تہی کرد انگ سپتا نام
داشت و آن فاجره بدکردار بود و این که از خبر مردن راجه بے توقف جان بجان آفرین داد
پنگلا نام داشت که در عشق راجه ثابت بود القصه راجه بهرتهری از مردن آن زن فاجره از روے
غیرت یا از روئے وفات این زن صالحه از عبرت ترک سلطنت کرده راه پیائے بادیه تجرید
گردید و بعبادت رب العباد اشتغال ورزیده ریاضات شاق کشیده بهدایت ہادئے
مطلق شمع حقیقت در شبستان باطنش روشن گشت و از واصلان درگاه احدیت و نزدیکان
جناب صمدیت شد و از نتیجه ثمرے که ذکر آن بتحریر آمده یا از کثرت ریاضت زندگانی جاوید یافت
و بقول اہل ہند تا حال در خلعت ہستی بوده بطریق اخفا در عالم سفلی سیار است **بیت**

بسر وقت شان خلق کے ره برند که چون آب حیوان بظلمت درند

بالجمله چون راجه بهرتهری بدر رفت و ولایت از فرمان روائے که محارست خلق از دیوان
زبردست که دران زمان غالب بودند تواند نمود خالی گردید از اطراف ممالک دیو و عفریت
دست تطاول بر خلق الله دراز کردند و در شهر اوجین بیر بیتال نام دیوی که سر حلقه دیوان
مردم آزار و سر آمد عفریتان آدم خوار بود رسیده بجرم آزارے و جان شکارے بر داخت
اکثرے از باشندگان آن شہر شکار عفریت شدند و اکثرے رو بفرار نهاده جان

خود بسلامت بر دند و شهر اوجین که در آبادی و معموری بروے زمین ثانی نداشت و در رونق و زیبائے دم مساوات بشهر اندرمیزد ویران و بے رونق گردید آرے ولایت بے والی و ملک بے مالک حکم تن بے سر دارد. **بیت**

جهان بے جهانبان تن بے سر است　　　تن بے سر از خاک ره کمتر است

چون بسیاری از اهل شهر اوجین طعمه دیو مردم خوار گردید اعیان و ارکان بمشورت یک دیگر به عفریت التماس نمودند که براے خوراک خویش نوبت قرار دهد تا یک کس بنوبت خویش حاضر شده دران روز ذریعه عدم اتلاف[(۱)] دیگران گردد دیو این معنے قبول نموده فرمود که هر روز یکے از شهریان بنوبت خود بمکان حاکم نشین رسیده بر تخت سلطنت جلوس نماید و تجملات جهانبانی بادر جوع شود و آن کس تمام آن روز در اجراے احکام حکومت و دار و گیر بسر برد و امرا و وزرا و طوائف انام در اطاعت او باشند چون روز باخر رسد در وقت شب آن فرمان روا ے یکروزه خوراک من بوده باشد هم گنان بحسب ضرور این امر جلیل القدر قبول نموده نوبت بر اهل شهر قرار دادند هر روز یک کس نوبت بنوبت بادشاه یک روزه شده لقمه دیو آدمی خوار مے شد و جمیع شهریان بسان مرغان مطبخ محبوس مطموره هلاکت و آماده مرگ بودند الله الله اگر نظر بر احوال جهانیان انداخته شود بهمین آئین تمامی ذی حیات و اهل نفوس را که بر عرصه روزگار بوجود آمده اند بنوبت خویش پنجه عفریت اجل و چنگل دیو مرگ گرفتار باید شد و هیچ کس را رخصت اقامت دائمی و اجازت سلامت ابدی نداده اند خوشا و الانجهی که بر کار و بار دنیا و مافیها نظر نکرده و خود را آماده مرگ انگاشته اوقات عزیز را که بدل ندارد بیاد رب العباد صرف نماید و بیطالت و کسالت نگذراند

نظم

جهان اے برادر نماند بکس　　　دل اندر جهان آفرین بند و بس

مکن تکیه بر ملک دنیا و پشت　　　که او چون تو بسیار پرورده کشت

القصه چون مدتے به همین نمط منقضی گردید از اتفاقات حسنه جماعة نقل غله که به زبان عرف بنجاره گویند از جانب ولایت گجرات در نزدیکے شهر اوجین رسیده بر لب دریا منزل ساخت و بکرماجیت برادر راجه بهرتهری که بموجب اغواے رانی اخراج یافته بود.

ز(۱) اهلاک

چنانچہ سابقاً تحریر در آمدہ در گجرات رفتہ نوکر بنجارہ شد دران فریق رفیق سفر بود
چون شب نقاب ظلام بر عالمیان انداخت شغالان بعادت خویش فریاد نمودند از انجملہ
شغالے بزبان خود گفت کہ بعد دو سہ ساعت آدم مردہ درین دریا مے آید چہار لعل بے بہا
در کمرش و یک فیروزہ قیمتی در انگشتری اوست ہر کس کہ آن مردہ را برآوردہ بخوردن من دہد
سلطنت روئے زمین نصیب او شود بکرماجیت بمقتضائے دانش خداداد بر سرا سرار السنہ
مختلفہ وحوش و طیور اطلاع داشت آواز شغال استماع نمودہ فی الفور بدریا در آمدہ منتظر گردید
بعد دو ساعت دید کہ مردہ در آب مے آید شناکردہ آن را برگرفت و از برآمدن لعل و
فیروزہ ازان پیکر بیجان بر صدق گفتار شغال کہ مانند سروش غیب آواز دادہ بود تصدیق
کردہ آن مردہ را بر کنارہ دریا انداخت تا طعمہ شغال راست گو شود و بر قول آن ملہم غیبی اعتبار
کردہ امیدوار سلطنت گردید بروز دیگر برائے تماشائے شہر اوجین کہ مسکن مالوف او بود در ہر کوچہ
باز ارگشت مے کرد تا آنکہ سیر کنان بر دروازہ کلالے در رسیدہ دید کہ تجملات بادشاہی
بر درگاہ او حاضر است ارکان دولت و طبقات خلائق ازدحام آوردہ اند و مے خواہند کہ پسر
کلال را کہ بموجب قرار داد عصریت نوبت او بود بر فیل سوار کردہ برسم معہود بجانب تخت گاہ
برند پدر و مادرش گریہ کنان و موئے کنان و نوحہ زنان و خاک بر سر افگنان بر دروازہ ایستادہ
اند بکرماجیت از مشاہدہ این حال حیران گشت کہ ایا رجوع تجملات سلطانی ہسیت و در شادی
گریہ و نوحہ از بہر کیست چون استفسار حقیقت نمود برین معنے واقف گشتہ بر احوال پیری
کلال و جوانی پسرش ترحم نمودہ گفت کہ اے پیر مرد زنہار غم مخور و نالہ مکن کہ بجائے پسر تو من
پیش دیو حاضر مے شوم و از تائیدات ایزد متعال اور امی کشم تا خلق اللہ از ظلم او نجات یابد و مارا
ثواب حاصل گردد در صورتے کہ او مارا مے کشد بہشت نصیب من خواہد شد کہ عوض غیری
خود را کشتن مے دہم کلال و دیگر مردمان گفتند کہ مایان را چگونہ لائق باشد کہ مسافرے را ناحق
طعمہ دیو مردم خوار گردانیم بر تقدیرے کہ امروز ترا عوض کلال زادہ بفرستیم فردا عوض دیگری
را کرا خواہیم فرستاد ہمان بہتر کہ بآئین دیگران کلال زادہ ہم بنوبت خویش رفتہ حاضر شود بکرماجیت
درین وادی مطارحہ بسیار نمودہ مبالغہ از حد گذرانید و نوبت کلال زادہ برخود گرفت و بآئین
مقرر کسوت بادشاہانہ برخود راست کردہ عطریہ نفیسہ مالیدہ سلاح و یراق در بر انداختہ
بر فیل کوہ شکوہ سوار شدہ بتوزک و تجمل تمام شادیانہ نوازان در قلعہ رفتہ بر سریر

جہانبانی اجلاس نمودہ زیب و زینت داد و اعیان و ارکان کمر اطاعت بربستہ ہر کدام بقدر مراتب بجاے خود ایستادہ و در تقدیم اوامر عالیہ تقید ورزیدند حسب الحکم اعلیٰ انواع خورد نیہاے حلاوت آمود و شربتہاے لذت اندود آوردہ بر دروازہ قلعہ کہ راہ آمدن عفریت بود آمادہ و مہیا کردند انوار بادشاہی از ناصیہ احوال سعادت اشتمال او معائنہ کردہ تمام روز بوظائف دعوات سلامتی ذات فرخندہ صفات موظف شدند عفریت بعادت معہود بوقت شب بقلعہ در آمدہ اقسام خوردنیہاے دیدہ بمیل تمام خوردہ و از لذت آن خوشوقت گردید بعد از ان اندرون رفتہ دید کہ جوانے زیبا منظر بر تخت نشستہ است بکر ماجیت بمجرد دیدن عفریت از تخت برخاستہ بہ پیکار او تیار گردید و بدلاوری و دلیری تمام آمدہ در آویخت ہر دو باہم کشتی گرفتند گاہے عفریت غالب مے شد و گاہے بکر ماجیت او را مغلوب میکرد چون کار از کشتی و جنگ مشتی در گذشت بکر ماجیت خواست کہ با شمشیر آبدار کار آن نابکار باتمام رساند عفریت او را از بردست و قوی جنگ و دلاور و آمادہ جنگ دانستہ بخاطر آورد کہ با این جوان در جنگ بس نمیتواند آمد ہمان بہتر کہ صلح کردہ شود و راہ نجات جستہ اید درین صورت دست از مجادلہ باز داشتہ بزبان آورد کہ اے جوان نسبت دیگران تو ضیافت من خوب بجا آوردی بحلاوت آن جان بخشی تو کردہ بلکہ براے خاطر داشت تو تمام سکنہ این شہر را از جان گزاے بہل کردم و با تو عقد محبت بستم اکنون ازین جا بدر رفتہ بجاے دیگرے روم سلطنت این ولایت بتو ارزانی باد کہ سواے تو دیگری قابلیت این امر جلیل القدر ندارد و ہرگاہ مہمے بتو روے دہد مارا یاد خواہی کرد کہ بلا توقف حاضر شدہ مراسم رفاقت بتقدیم رسانم بکر ماجیت گفت عوض خون مردم قصد ہلاک تو داشتم اکنون را بطہ محبت درمیان آوردے بہل ترا کردم چون فیما بین روابط اخلاص مربوط شدہ از ینجا بدر شو ہر گاہ کہ ضرور خواہد بود ترا طلب داشتہ خواہد شد بعد چنین محاورات عفریت از انجا بدر رفت و سحر گاہ کہ مردم درون قلعہ آمدند بکر ماجیت را زندہ دیدہ حیران ماندند و بر زندگانی آن مسافر شادمانیہا کردہ و در تمام شہر اطلاع دادند امرا و وزرا دران مکان رسیدہ بر حقیقت سلامت ماندن آن جوان بزور و قوت خویش و رفع بلیہ عفریت مردم خواران شہر واقف شدہ باخود اندیشیدند کہ این قدر قوت و قدرت از اندازہ حال مردم این زمانہ زیادہ است ہمانا کہ این جوان از نژاد ملائک یا از صلب فرمان روایان فیروز اقبال و یا بکر ماجیت برادر راجہ بہرتہری خواہد بود چون استفسار احوال نمودند ظاہر گشت

کہ فی الواقع بکرماجیت است کہ رانی اورا اخراج کردہ بود و بسبب انقضائے تباہی ایام شناختہ نے شد و ازین مژدہ جان فزا بغایت اقصیٰ خوش وقت شدہ مراتب حمد و سپاس بجناب حضرت صمدیت بجا آوردند کہ تسلط و تظلم عفریت آدم خوار رفع گشت و وارث این ملک برادر جگر جہانبانی شکن گردید ارکان دولت و اعیان مملکت و جمہور سکنہ و عموم متوطنہ او چین کمر اطاعت و عبودیت بر میان جان بستہ در اقدام اوامر قدسیہ و احکام مطاعہ قیام ورزیدند و دران خطہ دل کشا و معمورہ فرح افزا در ہر کوچہ و برزن و در ہر خانہ و بازار جشن عیش و شادی آراستہ و بزم مبارکی و مبارک بادی پیراستہ شد حدیقہ مرادات عالمیان شگفتگی پذیرفت و روضہ حاجات جہانیان گل گل شگفت و باغ جہان رونق از سر گرفت و گلشن روزگار طراوت بتازگی یافت و زمین و زمان را وقت خوش شد و کون و مکان را مسرت رو داد و عالم پیر را جوانی پدید آمد و جہان دلگیر را شادمانی حاصل گردید **بیت**

زمانہ بزم عشرت ساز کردہ — فلک دریائے بہجت باز کردہ
نواسازان نواہا ساز کردند — سرود بیغمے آغاز کردند
ز بس عیش و نشاط و شادمانی — جہان را تازہ شد رسم جوانی

سرایندگان خوش نوا و مطربان شیرین ادا بآواز دل نواز و اصوات روح پرواز دلہا را در ربودند و چنگیان ارغنون ساز و طنبورچیان خوش آواز از زبان تار نغمات دل نواز بر کشیدہ دل غریبے را کار فرمودند و رامشگران مہ عذار و نازنینان خورشید دیدار ہنگامہ رقص گرم کردہ بچرخ در آمدند کہ فلک از حیرت تماشا قطب وار بر جا ماند و از جستی و چالاکی پا کوفتند کہ زمین آسمان کردار در جنبش در آمد و از صدائے دستک مرغ خرد را از آشیانہ دماغ پرواز داد و از گردش حلقہ چشم عشوہ و سنج صبر و قرار از دلہا در گردش آوردند **بیت**

بہر گردش چشم دلربائے — بر گردش دل زند صلائے

صدائے نقارہ شادی و خروش کوس مبارک بادی مسرت پیرائے دلہائے غمگین گردید و آواز نفیر و غلغلہ نائے بچرخ ہفتمین پیچید **نظم**

خروش کوس با بانگ نائے برخاست — زمین چون آسمان از جائے برخاست
جہان گردید یکسر خورمی دوست — فلک بر در بید از خورمی پوست

چون ایام ہولے بود کہ آن جشنی ہندی است مشہور از گلال افشانی تمام انجمن گلشن

ارغوانی کردند و اخضران پاشی مجلسیان گونه زرد گرفت و بیان گلعذاران را در چمن حسن سرخرو نمود و تیل مشکین مویان را آب و تاب داده گلاب گرد بیان را آبروے تازہ بخشید عطر نگہت بخش دماغ اہل بزم گردید ارگجہ از لطافت چون عشق صندلے بدنان در سینہ جا کرد لخلخہ چون نسیم بہار مشام جان را معطر ساخت بخور ہاے مشک پرور دماغ افروز گیتی شد بخار ہاے عنبر اسود مشام عالم معنبر گردانید عطریات ارواح را قوت بخشید و از شامہا جانی تازہ بقالب دمید صبا نافہ کشا بود و ہوا الخلخہ سا نسیم عطر انگیز بود و شمیم عنبر بیز **بیت**

زبس نکہت بزم سیرفت دور | فلک نافہ مشک بود از بخور

القصہ بعد زیب پذیری سریر فرمان روائے از جلوس آن راجہ فلک درجہ امراے والاشان و وزرائے کار روان از حسن سلوک و سپاہ و رعیت از نیکوے معاشرت و غربا و زیر دستان از عدالت و فقرا و مساکین از سخاوت او خورسند و بہجت مند شدند معدلت را روز بازار گرم گردید نصفت آئین تازہ یافت مدح و ثنائے آن نیک اختر بر زبان صغار و کبار جاری و دعائے بقائے آن فرخندہ سیر بر السنہ اہل روزگار ساری گشت در ایام حکومت او باران بروقت باریدن گرفت و اصلا قحط و وبا رو ندادہ در ولایت او احدی مفلس و گرسنہ نماند ہیچکس در مال غیرے دست نیانداخت راہ ظلم و ستم مسدود و رہزنی و دزدی نابود گردید **منظومہ**

زعدلش جہان راچنان امن گشت | کہ ایمن شد از خائنان کوہ و دشت
امان در زمانش بجائے رسید | کہ منسوخ شد رسم قفل و کلید

و آن والا گوہر بمقتضائے وفور فراست و فرزانگی بر دقایق سایر صنایع مدققہ و مشکلہ و حقائق جمیع علوم متعارفہ و غیر متعارفہ واقف بود و بر السنہ مختلفہ سکنہ اکناف عالم و بر زبان وحش و طیر اطلاع داشت و از دوز آگہی بر اسرار افلاکیان و سرایر ضمایر خاکیان پے مے برد و از امور ماضی و حال و استقبال اطلاع مید اد **بیت**

خردہ بینی کہ ثنا سائے ازل تا ابد است | مو بمویش ہنر و حرف بحرفش خرد است

از بسکہ شجاعت فطری و مبارزت جوہری داشت بزور پنجہ بازوے مردانگی و قوت فرط فرزانگی تمامے ممالک وسیع دکن و اودیسہ و بنگ و بہار و گجرات و سومنات را فتح کردہ فرمان روایان آن ممالک را فرمان پذیر خویش گردانید و در آخرہا ولایت اندر پت کہ اکنون بہ دہلی شہرت

وارد تسخیر در آورده راجه سکونت را در معرکه کشته تا کابل و آن ممالک بسکه خویش رائج ساخت چنانچه مقدمه کشته شدن راجه سکونت سابقا گذشته و ازبس که تائیدات یزدانی و تجدیدات صمدانی قرین حال فرخنده مال آن ملکی نژاد بود و نیت بخیر و همت عالی داشت حاجات ارباب حوائج و مرادات اهل احتیاج بخوشترین وجهی بانجام میرسانید و احدی از درگاه عالیش محروم و ناامید نمی رفت اگر شخصی مهمی و مطلبی که سرانجام آن از اندازه قوت بشری و احاطه دریافت عقلی بیرون بوده باشد پیش او رجوع آوردی از علو همت فراخ حوصلگی بوجه احسن سرانجام دادی چنانچه بسیاری از حکایات غریبه و مقدمات عجیبه در حاجت روائی محتاجین و کام بخشی مساکین و جلائل شمائل و جزائل خصائل آن نامدار در محافل سلاطین عالی مقدار و بر زبان اهل روزگار مذکور و در صحف اکناف عالم مندرج و مسطور است علی الخصوص نسخه سنگهاسن بتیسی محتوی بر احوال فرخنده مال او مشهور و موجب تصنیف این نسخه بطرز غریب نوشته اند که چون راجه بکرماجیت ازین جهان فانی بعالم جاودانی رحلت نمود بعد تمادی ایام در ۵۴۲ سنه راجه بهوج که او هم بمحاسن صفات و مکارم ایات متصف بود بر حکومت ولایت مالوه استقلال یافت و وزیری برج پنڈت نام از فرط دانش کلید عقل راجه و مدارعلیه ملک او بود چنانچه حکایات بدایع آن راجه و وزیرش نیز شهرت تمام دارد اتفاقاً راجه بهوج بقصد شکار بصحرا رفته بود دید که جمعی از طفلان خورد سال کودکی را بادشاه یکی را وزیر و دیگری را کوتوال و سائر عمله و فعله سلطنت قرار داده طفلانه ببازی پرداخته اند و آن شاه طفلان بر پشته نشسته بسان بادشاهان بصلابت و مهابت در اجرای اوامر حکومت و احکام عدالت می پردازد و از رسیدن راجه اصلا پروائی نکرد. و مشهور شده بود که آن فرمانروای بازیچه در مقدمه دزدی لعل بی بها آنچنان معدلت را کار فرموده که از هیچ بادشاهی رفیع الشان بروی کار نیامد چنانچه این داستان مشهور است راجه بهوج از شنیدن این مقدمه و دیدن حکم رانی آن طفل متعجب گشت و از روی غیرت فرمود که آن را نزدیک بیارند چون از آن پشته فرود آوردند شکوه راجه برو غالب آمد طفلانه در گریه و زاری افتاد و حسب الامر راجه آن را بر آن پشته بردند بدستور اولین شان حکومت در وپیدا شد و هراس راجه از دلش ناپدید گشت راجه فرمود که وقوع این همه تاثیرات این پشته است بر طبق حکم عالی چون آن پشته را بشگافتند تختی مرصع در غایت زیبائی و رعنائی

برآمد به یقین پیوست که از تاثیرات این اورنگ جهانبانی طفلے خورد سال عدالت و حکم رانی
مے کرد راجه بهوج از مشاهده آن تخت خوش وقت شده در دارالسلطنت آورده خواست
که بران جلوس نماید گویند که سی و دو صورت زیبا بران تخت منقوش بود بقدرت ایزد
متعال صورتے از جمله آن تصاویر بزبان آمده گفت که اے راجه بهوج این سریر سلطنت
از راجه بکرماجیت است تو وقتے برین قدم گذار که بسان آن راجه مصدر امور سترگ شوی
راجه بهوج بزبان آمدن پیکر تصویر حیران گشته استفسار نمود که کدام کار عجیب از راجه
بکرماجیت بوقوع آمده آن پیکر حکایت عجیب از راجه بکرماجیت که در حالت فرمان روائے
مرتکب امر شگرف شده بود بیان کرد و بهمین عنوان هر یک ازان تصویرات بے جان سی و دو
حکایات نادره گذارش نموده حیرت افزائے راجه بهوج شدند و بیج پنڈت وزیرش
که در فضائل کمالات مشهور وقت خویش بود آن حکایات عجیبه را بزبان سنسکرت بتحریر در
آورده کتاب مسمے بسنگهاسن بتیسی درست کرده و ازان زمان تا حال آن حکایات غرایب
در اطراف ممالک مشهور گشته بے شائبه تکلف استماع آن باعث تعجب مے شود و عقل بشری
در حیرت مے افتد که آن راجه والا همت چگونه نادر برارتکاب چنین امور مشکله گردیده که از اندازه
قدرت بشریت زیاده است. **بیت**

امثال این غریب دگر هم عجیب تر   بسیار کرد همت آن راجه دادگر

ازانجا که دانشمندان روزگار و والا خردان هر دیار مقرر کرده اند که هر کس ازفرمان
روایان گیتی ستان مصدر امور سترگ و مظهر کارهائے شگرف شود و بجهانگیری و عالم آرائے
و عدالت و نصفت عدیم النظیر گردد تاریخ جلوس او بر اورنگ جهانبانی و ایام در اطراف ممالک
شائع گردد که هر آئینه موجب نظام سررشته داد و ستد جهانیان و قوم سلسله امور عالمیان
تواند بود و چندین راجهائے عظیم الشان و رایان رفیع المکان و خواقین(1) عالی مقدار و سلاطین
بلند اقتدار در هندوستان گذشته تاریخ هر ایک ازانها تا ایام فرمان روائے مشهور بود
و بعد انقضائے حکومت شان چنانچه آنها از صفحه هستی رو بعالم نیستی آوردند تاریخ انان
نیز منعدم گردید مگر تاریخ راجه جدهشتر باندوان که مخلوق باخلاق مسطوره بود تا حال مشهور
است چنانچه سابقا تحریر درآمد چون راجه بکرماجیت بصفات ستوده در حاجت روائے خلائق

(1) خواقین ۱۲

وممالک ستانی مشہور گشت تاریخ جلوس او برا ورنگ فرمان روائے مالوہ بقولے روز تسخیر ولایت دہلی وکشتن راجہ سکونت بسنہ سہ ہزار وچہل وچہار راجہ جدہشتر در دفاتر اہل ہند وتقاویم این کشور ثبت گردید چنانچہ تا تسوید این نسخہ یکہزار وہفصد وپنجاہ وسہ از سنہ او منقضی میگردد و نیجی کہ گند ہرپ سین گفتہ بود نام راجہ بھرتہری ورا جہ بکرماجیت تا حال بر صفحہ روزگار تازہ است تا انقراض زمان یادگار خواہد بود **بیت**

دولت جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست　　کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

ازانجا کہ دنیا سرابیست تشنہ فریب ومنزلے است پر فراز ونشیب گلے است با خار وملی است پر خمار ہر کرا از درجات ترقیات فائز ساخت عاقبت بدرکات تنزلات انداخت وآنرا کہ از گلشن جوانی کامرانی بخشید عاقبت در خارستان پیرے بارنیش گردانید **بیت**

ہر کرا شربتی چشاند شام　　صبح زہرے بجام او ریزد

در اکبر نامہ چنین مے نویسند کہ چون بکرماجیت را عمر با خر رسید بقصد جہانگیری نہضت کرد و در دکن با سالباہن مرزبان انجا اتفاق محاربہ افتاد بدست سالباہن اسیر گردید ہ التجا آورد کہ اکنون با رانقتل میسر سانی ارزوے من آنست کہ تاریخ وسنہ من از دفاتر روزگار منعدم نشود وسالباہن استدعائے او را قبول کردہ بکرماجیت را بقتل رسانید وسنہ او را بدستور سابق بحال داشت کہ تا حال در دفاتر روزگار رواج دارد وسنہ سالباہن ہم ازین است کہ ہمچو راجہ بکرماجیت والاشان را دستگیر کردہ بقتل رسانید ودر نسخہ راجا دلی وراج ترنگنی این مقدمہ را بالقلم نیاوردہ مردن راجہ بکرماجیت از دست سمندرپال جوگی نوشتہ اند بدین صورت چون مدت مدید راجہ بکرماجیت کامیاب دولت وکامرانی وکامروائے تمتعات جوانی گشت گلشن جوانی را خزان پیری در رسید سرو قامتش از صدمہ شیب بر خمید وگل عارضش از سموم ضعف پژمردگی گرفت وچہرہ نورانیش از آژنگ وتنجلک بے رونقی پذیرفت سلک مروارید دندانش از ہم گسیخت چراغ بصیرتش ودعن بصارت فروریخت تن از توانائے وگوش از شنوائی خالی ماند حواس از احساس واعضا از قوے تہی گشت سر از مغز ومغز از عقل وعقل از تمیز باز ماند قوت از دست ودست از کار وکار از اختیار بیرون رفت دل از زندگی غیر از نام واز بدن غیر از تحرک نماند در تن بجز استخوان وبر استخوان جز پوست منو دار نے گشت **بیت**

چہ خوش باغیست باغ زندگانی　　گر ایمن بودے از باد خزانی

درین حال سمندر پال جوگی کہ در سحر و جادو و طلسمات و نیرنجات و فریفتہ کردن و تسخیر در آوردن دلہائے مردم و نیرنگسازی و افسون پردازی سرآمد جوگیان و الا دانش بود و در علم خلع بدن نیز دستگاہی داشت در صحبت راجہ راہ یافتہ بفسون و فسانہ راجہ را فریفتہ گردانید و نیز دلہائے امراو وزرا و ارکان و اعیان دولت را بتسخیر در آوردہ و نوعے تسلط پیدا کرد کہ راجہ و ارکان دولت از امرش سر مو تفاوت نے کردند روزے بتزویر و خدایع براجہ گفت کہ چون بدن عنصری تو از غایت پیری اندراس یافتہ و از غایت نحافت طاقت حرکت نماندہ علم خلع بدن از من بیاموز و این جامہ کہنہ یعنے بدن پیر را گذاشتہ در پیکر جوانی کہ تازہ روح جدا از و شدہ باشد در آمدہ مجدد از تمتعات جوانی و لذات جسمانی کامیاب شو از ین جہت کہ زندگانی راجہ بسر رسیدہ بود با وجود آن قدر عقل و دانش بسحر جوگی مسخر و در کید او قید گشتہ علم خلع بدن از و آموختہ روح خود را در پیکر جوان کہ تازہ ودیعت حیات سپردہ بود انتقال کرد جوگی سوساز در ان وقت بلا توقف بعلمی کہ میدانست روح خود را در قالب راجہ داخل کردہ آن جوان را کہ روح راجہ در و آمدہ بود بہ قتل رسانید و جانشین سریر فرمان روائے گشت **بیت**

لیا ایستادہ در آمد ز پائے　　کہ افتادگانش گرفتند جائے

اگرچہ حکایت انتقال روح جوگی در بدن راجہ مشہور است اما عقلای صائب رای آن را قبول نمی دارند چہ روح از پیری و جوانی و ضعف و ناتوانی فارغ است و پیر و جوان و خورد و کلان و تندرست و ناتوان بودن بر ابدان تعلق دارد ہرگاہ بہ سبب پیری راجہ قوائے بدنی و حواس ظاہری زوال پذیرفتہ باشد در صورت انتقال جوگی در آن بدن حواس و قوئ کہ اندراس یافتہ بود چگونہ جوان گردیدہ بود و نیز دلیل دیگر آنست کہ اگر روح جوگی در پیکر راجہ منتقل شدی او را سمندر پال نام نہ نہادندی و بدستور سابق راجہ بکرماجیت گفتندے کہ بدن و شکل و صورت او قایم بود ہمانا کہ حکایت خلع بدن جوگی فروغی از صدق ندارد محض افراجیف است چون سمندر پال انیس صحبت و جلیس مجلس راجہ گردیدہ از سحر و جادو تسلط یافتہ بود بعد از انکہ راجہ بمرگ طبعی در گذشت و یا او را سالباہن کشت جوگی باتفاق ارکان دولت سریرآرا گشت یا باتفاقے کہ روداد جوگی راجہ را بعدم خانہ

فرستاده بر تخت جهانبانی جلوس نمود چنانچه در ولادت بکرماجیت اختلاف بسیار است هم
چنان در مردن او نیز اختلاف دارد **بیت**

گر تا قیامت زنده آخر فنا آخر فنا ‏ ‏ ‏ ‏ ور همچو خور تابنده آخر فنا آخر فنا

مدت عمر راجه یکهزار و یکصد سال از انجمله جهانبانی وی نود و سال

راجه سمندر پال که از حضیض گدائی به سریر پادشاهی رسید در بدایت حال عجیب
صورت بعبادت شاق و ریاضات ما لا یطاق قیام می ورزید اما و عالم معنی بهره از خداشناسی
و ایزد پرستی نداشت وغیر از اسم درویشی بر ناصیه حال او نقشی دیگر نبود برهنگی و عریانی
نه برای عبادات یزدانی بلکه از روی ریا و اغراض نفسانی بود چنانچه در ظاهر
بدن عنصری بخاکستر آلوده مرات باطن نیز از زنگ هوا و هوس آلوده داشت هم چنانکه
در صورت خراب حال بود در معنی نیز خراب تر بود از روی ریاکاری دست خود را برداشته
مایل باسمان میداشت فی الحقیقت باغراض نفسانیه دست درازی میکرد و مهر خموشی بر لب نهاده
تکلم نکرد اما بزبان بی زبانی استدعای مقاصد دنیوی می نمود و روی بسوی آسمان
گذاشته چشم می پوشید لیکن هزاران چشم دل بر شاهراه مطالب صوریه می کشاد و در
هر دو پای رسن انداخته بر درخت معکوس می شد فی الواقعه روی ارادت از فرید گار بر
تافته کار بر عکس می کرد اگرچه بر پا ایستاده عبادت می نمود اما هزاران حرص و طمع در دل
می نشاند از نیرنگ سازی تسخیر قلوب می نمود طوائف انام را منقاد و معتقد می ساخت طفلان
مردم را می فریفت و خادم و مرید خویش میکرد و دوکانچه طبابت و دواسازی آراسته خاکستر
میداد و زر را می گرفت و بچرب زبانی شعبده انگیزی می نمود و به بهانه سیماب سازی و کیمیاگری
خان و مان ساده لوحان بی خرد را بغارت می برد **منظومه**

در لباس ظاهری شیخ بزرگ ‏ ‏ ‏ ‏ در طریق باطنی بدتر ز گرگ

از زبان صد ذکر در دل صد دغا ‏ ‏ ‏ ‏ ماند در دعوی بعید از مدعا

ظاهر آرای دوکان داری بود ‏ ‏ ‏ ‏ باطن آرای چه پر کاری بود

از این عبادت و ریاضت مراد وی آن بود که بسلطنت جهانبانی کامیاب شد و آخر الامر
بنطی که تقدیر در آمده بمراد خاطر فایز گشته از گلشن سرای وارستگی بخارستان پابستگی
در آمد و از نورستان آزادگی در ظلمت آباد گرفتاری در رسید لعل بدخشانی را در عوض

سفال رنگین فروخت و مروارید عمانی را در بدل خذف ریزه از دست داد یعنے درویشے را
بپادشاہی بدل کرد و خدا طلبی را بدنیا طلبی معاوضہ نمود نظم

مبادا دل آن فرومایہ شاد | کہ از بہر دنیا دہد دین بباد
کجا عقل یا شرع فتوی دہد | کہ اہل خرد دین بدنیا دہد
خداوند دانش غم دین خورد | کہ دنیا بہر حال مے بگذرد

اگرچہ سمندر پال برائے حصول مطلب فرمان روائے محن و شاق بسیار کشیدہ کامیاب و
کامروا گشت اما آخرالامر رہ نورد ملک عدم گردید بیت

عمر چنین آدمی بے خبر | خاک بسر کرد کہ خاکش بسر

مدت سلطنت بست و چہار سال و دو ماہ

راجہ چندر پال بن راجہ سمندر پال۔ مدت چہل سال و پنجاہ بامر سلطنت پرداخت
راجہ نین پال بن راجہ چندر پال۔ مدت پنجاہ و یک سال و پنج ماہ کوس جہانبانی
نواخت۔

راجہ دیس پال بن راجہ نین پال مدت چہل و ہفت سال و دو ماہ بفرمان روائے
قیام نمود۔

راجہ نرسنگہ پال بن راجہ دیس پال مدت سی و ہفت سال فرمانروائی کرد۔
راجہ سونہہ پال بن راجہ نرسنگہ پال۔ مدت سی و ہفت سال و یازدہ ماہ
فرمان روائے نمود۔

راجہ لکھہ پال بن راجہ سونہہ پال مدت سی و ہشت سال و سہ ماہ طریق جہان
آرائے نمود۔

راجہ گوبند پال بن راجہ لکھہ پال مدت بست و ہفت و سال و شش ماہ سلطنت راند
راجہ انبرت پال بن راجہ گوبند پال۔ مدت سی و نہ سال و دو ماہ مملکت آراگشت۔
راجہ مہنی پال بن راجہ انبرت پال۔ مدت پنجاہ و پنج سال و سہ ماہ کمر بجہانکشائی بربست
راجہ مہی پال بن راجہ مہنی پال مدت بست و چہار سال و نہ ماہ سریر جہانبانی را زیب داد۔
راجہ ہر پال بن راجہ مہی پال۔ مدت چہل و ہشت سال و ہشت ماہ قلاع
حصینہ برکشاد

راجه بهیم پال بن راجه هری پال. مدت سی و یک سال و دو ماه جهان آرا و مملکت پیرا بود
راجه مدن پال بن راجه بهیم پال. مدت سی و هفت سال و نه ماه گیتی پیرائے نمود
راجه کرم پال بن راجه مدن پال. مدت چهل و پنج سال و پنج ماه کامیاب فرمانروائی گشت
راجه بکرم پال بن راجه کرم پال چون عالم گیرے و ملک ستانی شعار خود داشت
و حکام اکناف عالم را محکوم کرده خراج میگرفت ازین جهت بهر طرف لشکرے کشید و بزور
بازوے اقبال مظفر و منصور مے گردید بهمین آئین مدت مدید جهان آرائے و مملکت کشائی نمود
بکامرانی و کام ستانی فرمان روائے و جهانبانی کرد بحکم بادشاه حقیقی چون ایام زندگانیش
باخر رسیده بود ارادت الهی بران شد که سلطنت بقومی دیگر منتقل گردد راجه مذکور بمقتضائے تسلطی
که داشت درعونتے که در وصمر بود بر سر راجه تلوک چند والی بهرائچ لشکر کشید راجه تلوک چند نیز
صفوف آراسته بمقابله در آمد تیغ زنان چون حلقه هائے زره فراهم آمدند تیر اندازان بسان تیرهائے
ترکش یکدسته شدند و کمان داران مانند ابروے خوبان بهم پیوستند و خنجر گذاران بمثال
مژگان محبوبان صف بستند چون صفوف طرفین آراسته گردید بهادران شیر افگن دلیرانه
دلاورانه در رزمگاه رسیده جنگی نمودند که از کشتگان انبار هائے نیل بالا پدید آمد و از خستگان
توده هائے کوه اسا نمایان گشت از دست قلم کرده حساب بانگشتان پا رسید و از پائے بریده
قلم در دست محاسب لرزید از خون بهادران جوهائے روان گردید و قالب مردگان دران خون
چون بط بالائے آب میدوید و روح از بدن چون مرغ از قفس پرواز مے نمود و سر از تن چون
ثمر از شجر فرو مے افتاد بمشیت ایزدی دران معرکه راجه بکرم پال شکست یافته کشته شد و مدت سلطنت
او چهل و چهار سال و سه ماه بود از ابتدائے راجه سمندر پال لغایت راجه بکرم پال شانزده تن مدت
سی صد و چهل و سه سال فرمان روائے کردند و ازینجا سلسله جوگی منقطع گردید. و امر
سلطنت بدیگران رسید. بیت

عالم همه هیچ و کار عالم همه هیچ ‌‌‌‌ اے هیچ ز بهر هیچ در هیچ مپیچ

راجه تلوک چند از بهرائچ آمده فرمان روا گشت بر قلیلے از ولایت بهرائچ
حکومت داشت و گاه گاهے بفرمان روائے اندرپت خراج میداد درینولا که کوکب طالعش
از افق اقبال طلوع نمود بر بهیچو بکرم پال فرمان روائے که بکثرت عساکر جرار و ببسیاری فیلان
نامدار بر حکام اکناف گیتی حکومت مے کرد فتح یافته و در اندرپت رسیده و جانشین سریر

فرمان روائے گشتہ براطراف ممالک رایت حکومت بلند ساخت وکوس فرمان روائے درعرصہ روزگار نواخت لیکن سلطنت اوچندان بقا نیافت و وراندک مدتے بعالم بقا شتافت مدت سلطنت ہمگی دو سال

راجہ بکرم چند بن راجہ تلوکچند مدت بست ودو سال وسہ ماہ رایت جہان کشائی درساحت فرمان روائے بلند ساخت

راجہ کانک چند بن بکرم چند مدت چہار سال وسہ ماہ بکامرانی وکامیابی بامر سلطنت پرداخت

راجہ رامچند بن راجہ کانک چند مدت چہاردہ سال و یازدہ ماہ کوس عالم آرائے درعرصہ ممالک پیرائے نواخت۔

راجہ ادہرچند بن راجہ رامچند۔ مدت ہشت دہ سال ودو ماہ سمند کامرانی درمیدان جہانبانی تاخت۔

راجہ کلیان چند بن راجہ اودہرچند۔ مدت پانزدہ سال وہفت ماہ روغن حکومت درچراغ کامیابی انداخت۔

راجہ بہیم چند بن راجہ کلیان چند۔ مدت ہژدہ سال وسہ ماہ درقلعہ کشائی وعدو گزائی شمشیر ہمت آختت۔

راجہ لوہ چند بن راجہ بہیم چند مدت بست وپنج سال وپنجاہ بعدالت گستری وسخاوت ورزی رعاو برایا را نواخت۔

راجہ گوبند چند بن راجہ لوہ چند مدت بست ودو سال ودو ماہ رایات گیتی ستانی درعرصہ جہانبانی افراخت

مسماۃ رانی بہیم دیوی منکوحہ راجہ گوبند چند بعد رحلت راجہ گوبند چند پسرکہ قایم معاش بوده انتظام مہام جہانداری تواند نمود نماند امرائے عالی نژاد و وزرائے نیک نہاد بمقتضائے وفاداری وحق نمک شناسی مخدومہ خودرا بر سریر سلطنت اجلاس داده درانقیاد وامتثال اوامر قدسیہ اوکمر ہمت بربستند ودقیقہ از دقایق از امر عالیہ اش فرو نیگذاشتند دراندک مدتے آن پردہ نشین سرادق عصمت نقاب گزین تتق عدم گردید مدت سلطنت ہمگی یکسال از ابتدائے راجہ تلوکچند لغایت ساعت بہیم دیوی وه تن مدت یکصد وچہل وپنج سال سلطنت کردند رباعی

(۱) کام چند

هیهات باحیات کسے درجهان نماند | ازدست مرگ ہیچ کسے درامان نماند
هر بلبلے که آمده درباغ این جهان | فریاد کرد و رفت ودرین بوستان نماند

راجه پریم که از درویشی بپادشاهی رسید

چون مملکت از فرمان رواے خالی گردید واحدی از وارثان راجه گوبندچند والی بیم دیوے نماند ارکان دولت واعیان مملکت باہدیگر عقد موافقت بسته مشورت نمودند که براے نظام مهام مملکت وفراهم آوردن پراگندگیهاے ولایت وجود فرمان رواے ناگزیر است درین صورت ہر پریم درویش خدا اندیش را که ردائے آزادگی بردوش وکلاه وارستگی برتارک داشت وبریاضت وعبادت مشهور بود واکثر خلائق مرید ومعتقد او بودند وبسیاری از ارکان دولت با او اعتقاد تمام داشتند از لباس پارسائی برآورده بخلعت بادشاهی مخلع کردند وبجاے کلاه درویشے تاج بادشاهی برسر نهادند وعوض سجاده ریاضت سریر سلطنت حاضر آوردند وگداے را بجهان آراے سعادت منمودند وهرهمه متفق اللفظ والمعنے مطیع ومنقاد شدند واو کامیاب امر سلطنت شده بمرگ طبعی درگذشت مدت فرمان دہی ہفت سال وپنج ماه۔

راجه گوبند پریم بن راجه ہر پریم بعد پدر سریر آرائے فرمان روائے جهانبانی گشته مسافر ملک عدم گردید مدت سلطنت بست[1] سال وسه ماه

راجه گوپال پریم بن راجه گوبند پریم زیب افزائے اورنگ فرمان رواے وجهان کشائی گشته ودیعت حیات سپرد مدت سلطنت پانزده سال وسه ماه

راجه مها پریم بن راجه گوپال پریم۔ بعد جلوس برتخت جهانداری اگرچه بحسب ظاهر بامور سلطنت وکاربار مملکت مے پرداخت لیکن درباطن متوجه بمبداے فیاض بوده از تعلقات دنیوی نفرت وکراهیت کمال داشت وهمیشه بادرویشان خدا اندیش وآزادگان ریاضت کیش که از امور دنیویه وارسته بودند صحبت داشته خاطر خداشناس را بامور سلطنت آلوده نے ساخت واز بسکه وارستگی مغطور وآزادگی مجبول او بود جمیله دنیا هرچند رخسار وجمال خود را بخط وخال فتنه انگیز آراسته درپیش گاه نظرش جلوه میداد ودستان

---

(۱) بست وسه سال وسه ماه

باطن حقیقت مواطنش راهی یافت و شاهد رعنائے تعلقات هر چند با راستگی و پیراستگی کمال نمود رامے شد در حرم سرائے بے تعلق او قبول نے افتاد چه هر کس را که جذبه الهی بخود کشیده باشد باموردنیوی چه کار و آنکس را که گلشن سرائے حقیقت راه یافته بخارستان تعلق چه نسبت الحق وارستگی دولت است بے بدل و نعمتے است عدیم المثل هر که در کنج انزوا سر بزانوے تنهائی نهاد هر آئینه گذارش در شهرستان عرفان افتاد و آنکس را که در گوشه تجرید معتکف گشت بیشک در حقیقت آبا و جمعیت آرامش یافت و الا نگهان بوسیله آزادگی از حادثات دنیا و خطرات ما فیها رستگاری یافته و اهل دلان بذریعه بے تعلق عارف معارف حضرت باری شده خوشادلی که از ظلمت آباد تعلقات بیرون رفته بنورستان آزادگی خرامش نماید و فرخا سعادتمندی که از حضیض گرفتاری دنیا برآمده صاعد مصاعد عرفان ایزدی گردد القصه آن سالک مسالک حقیقت بمقتضائے توفیقات خداداد دو وارستگی مادر زاد کسوت سلطنت از بر انداخته ردائے آزادگی بر دوش گرفته رو بصحرا نهاد فی الحقیقت در بدل سفال رنگین جواهر زواهر بدست آورد و عوض خذف ریزه درر غرر در برگرفت سے نے غلطم ذره را با خورشید درخشان مبادلت کرد و قطره را با دریائے عمان معاوضت نمود **مثنوی**

کسے کز بار دنیا شد سبکدوش	کشد ناظوره عقبیٰ در آغوش
ز جانش سر برآرد لمعه نور	چو نار موسوے از نخله طور
شناسد کنج خلوت مامن خویش	کشد چون کوه پا در دامن خویش
محال آمد بدون ترک و تجرید	سلوک راه منزل گاه توحید
نباشد تا ز دنیا قطع پیوند	نهال دین کجا گردد برومند

مدت سلطنت راجه مهاپریم شش سال و هشت ماه و از ابتدائے راجه هر پریم لغایت راجه مهاپریم چهار تن پنجاه و سه سال سلطنت نمودند

راجه وهی سین که از بنگاله آمده سریر آرای گردید

چون در اکناف عالم شهرت یافت که فرمان روائے اندرپت ترک تعلق نموده گوشه انزوا پذیرفته و اورنگ جهانبانی خالی افتاد هر کدام از حکام بقصد تسخیر آن ولایت کمر تهور بربست و در صدد فراهم آوردن ؟؟ اگر گردید راجه وهی سین والی ولایت بنگاله بر همه تقدیم جسته

باشکر گران و سپاه بیکران بجناح استعجال سطے منازل نمودہ در اندرپت رسیدہ و شخصے که وارث سریر بودہ دکر مخالفت بند دنبود ازین جهت بے منازعت غیری بر تخت جهانبانی جلوس نمودہ جهان را زیر نگین خویش در آورد و امرا و وزرا رجوع آوردہ کمر اطاعت بربستند

بیت

جهان را نداند سے کدخدائی   یکے میرود دیگر آید بجائے

مدتے جهانبانی بکامرانی نمودہ برگ بطبے درگذشت مدت سلطنت هزدہ سال و چهار ماہ جهان داری نمودہ رحلت کرد

راجه بلاول سین بن راجه دہی سین۔ مدت دوازدہ سال و چهار ماہ جهانداری نمودہ رحلت کرد۔

راجه کنور سین بن راجه بلاول سین۔ مدت پانزدہ سال و هشت ماہ جهان آرائے گردیدہ ارتحال نمود۔

راجه مادهو سین بن راجه کنور سین مدت پانزدہ سال و چهار ماہ بجهانگیرے پرداخته ودیعت حیات سپرد۔

راجه سور سین بن راجه مادهو سین۔ مدت بست سال و دو ماہ بجهانستانی مشغول بودہ رخت هستی بربست۔

راجه بهیم سین بن راجه سور سین مدت پنج سال و دو ماہ بجهانبانی اشتغال ورزیدہ پیمانۂ عمر لبریز کرد۔

راجه کانک سین بن راجه بهیم سین مدت چهار سال و نه ماہ جهان پیرائے نمودہ قالب حیات تهی کرد

راجه هری سین بن راجه کانک سین مدت دوازدہ سال و دو ماہ جهان افروزی نمودہ صحیفه زندگانی تهه کرد۔

راجه کهن سین بن راجه هری سین۔ مدت هشت سال و یازدہ ماہ باعث رونق جهان گشته سررشته عمر گسیخت

راجه نراین سین بن راجه کهن سین۔ مدت دو سال و سه ماہ ذریعه آبادی جهان بودہ عقد زندگانی برشکست۔

راجه لکهمی سین بن راجه ناراین سین مدت بست و شش سال یازده ماه و اسطه معموری جهان گردیده از جهان برفت

راجه دامودرسین بن راجه لکهمی سین. چون برتخت سلطنت جلوس نموده استقلال یافت بمقتضائے بستی جوانی و مدهوشے نادانی از آئین قوانین اسلاف انحراف ورزیده ازجادهٔ قویم عدل و انصاف برگشت و طریقهٔ ظلم و اعتساف در پیش کرد و در مجلس او اشرار بدکردار و اراذل ناشایسته اطوار راه یافته او را از طریق وثیق عدالت و نیکوکاری گردانیده رهنمائے کردار نکوهیده و شعار ناگزیده شدند آدمی را مصاحبت مصاحب بدوز بون از افعال شائسته و اعمال بائسته برکران مے دارد چنانچه باد خزان گلستان را از طراوت و نضارت باز میدارد

قطعه

صحبت مفسدان و بدفعلان	مردم نیک را تباه کند
هرکه با دیگ هم نشین گردد	جامهٔ خویش را سیاه کند

راجه مذکور چه از شرارت ذاتی خویش و چه از صحبت نکوهیدگان فرومایه افعال نکوهیده پیش نهاد نمود و ملازمان دولت خواه و منتسبان درگاه را از حبس و بند و خفت منصب و هتک عزت از خود آزرده گردانید و زیردستان و خراج گذاران را به بیدادگرے و ستمگرے رنجانید ارباب فتنه و فساد و اهل ظلم و بیداد نظر بر اوضاع و اطوارش نموده ره سپر طریق جفاکاری و مردم آزاری شده دست تعدی و تطاول بر مال ضعفا و غربا و ارباب حرفه همیشه دراز کردند.

قطعه

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے	برآورند غلامان او درخت از بیخ
به نیم بیضه که سلطان ستم روا دارد	زنند لشکریانش هزار مرغ به سیخ

ازانجا که طراوت و رونق باغ روزگار وابسته بجویبار عدالت بادشاهان والاقتدار است و پژمردگی گلزار گیتی از سموم ظلم جفاکاران بیداد شعار در اندک فرصتے امصار و بلاد و ممالک خراب و بے رونق گشت و آبادیها بخرابی و ویرانی گرائید خراج مملکت رو بکمی نهاد و عشرت و شادمانی از جهانیان رخت هستی بربست

بیت

بظلم جائے که گردد دراز	نه بینے لب مردم از خنده باز

درین صورت سلطنتش رو بزوال نهاد و او به نتیجهٔ اعمال بد بجائکاه خود افتاد و رفت

سلطنت یازده سال و سه ماه از ابتدائے راجہ دہی سین لغایت راجہ دامودر سین دوازده تن مدت یکصد و پنجاه سال جہانبانی نمودند

راجہ دیپ سنگھ کوہی

در آن ایام والئی ولایت کوہستان سوالک بود سپاه بسیار و بعدالت اشتہار داشت ارکان دولت و اعیان ولایت راجہ دامودر سین که از بدسلوکی و مردم آزاری والی خویش تنگ بودند در کوہستان رفته حقیقت احوال خویش و ستم رسیدگی رعایا و برایا و سراسیگی و بی اتفاقی خدم و حشم گذارش نموده راجہ دیپ سنگھ را ترغیب و تحریص فرمان روائے اندرپت نمودند او بمجرد دریافت این نوید طبل شادی نواخته مانند شہباز بلند پرواز بطمع طعمہ با لشکر انبوه از فراز کوه بران سرزمین رسیده آن کبوتر آشیان نشین غفلت و بے پروائی را صید چنگل بازوے اقبال نموده در قفس حبس در آورده بجانکاہی انداخت و در ساعت سعید بر سریر جہانداری جلوس نموده حدیقۂ روزگار را که از خزان بیدادگری بے رونقی گرفته بود بجوئبار عدالت طراوت و نضارت بخشید مدت سلطنت بست و ہفت سال و دو ماه۔

راجہ رن سنگھ بن راجہ دیپ سنگھ بعد پدر جہان آرا و ممالک پیرا گشته بمرگ طبعی رخت ہستی بربست مدت بست و دو سال و پنجاه جہانبانی نمود۔

راجہ راج سنگھ بن راجہ رن سنگھ بر اورنگ عالم آرائے جلوس نموده بسان پدر و جد بزرگوار خویش دولت و عدالت را رواج داد و سپاه و رعیت را از خود خوشنود گردانیده نیک نام گردید مدت سلطنت نه سال و ہشت ماه

راجہ نر سنگھ بن راجہ راج سنگھ زیب افزائے تخت جہانداری گشته بعدالت گستری نیکنامی جاوید اندوخت مدت سلطنت چہل و شش سال و یک ماه

راجہ ہر سنگھ[(۱)] بن راجہ نر سنگھ زیب پیرائے سریر شہریاری شده رعایا را مسرور و مملکت را معمور داشت مدت سلطنت بست و پنج سال و سه ماه۔

راجہ جیون سنگھ بن راجہ ہر سنگھ چون جانشین اورنگ سلطنت گردید بمقتضائے عنفوان جوانی بعیش و کامرانی پرداخت و بے پروائے و لاابالی شعار خود ساخت

---

(۱) ہری سنگھ

الحق آغاز جوانی زمان شورش نفس اماره و طبیعت زیان کاره بلند ساز رایت بدمستی و شیدائی عالم افروز نہواپرستی وسودائے آتش افروز شہوت و بدکاری پردہ سوز عفت و پرہیزگاری قوت بازوے ہوا و ہوس ہنگامہ آرائے تمنائے نفس آشوبگاہ رعونت و تکبر عجب افزائے دانایان دام گہرہ زن عصمتیان پارسا فطرت موجب ضلالت عفتیان عالی فکر است **نظم**

شاہی و جوانی این دو مستی | کاتش فگن سر به ہستی
خوش آنکه به این فراخ دستی | ہشیار بود به این دو مستی

ازانجا که سلطنت بغفلت راست نیاید و حکومت تباہ اندیشان بانجام دیر نپاید و ہمہ کارہا نا فرجام باشد و راندک مدتے جہانبانی از دست او بدر رفت و آوارہ دشت ادبار گشتہ درگذشت مدت سلطنت ہشت سال و پنج ماہ از ابتدائے راجہ دیپ سنگہ تا راجہ جیون سنگہ شش کس مدت یک صد و ی و نہ سال جہانبانی نمود۔

راجہ پرتھی راج المشہور رائے پتھورا

چون ارادت فرمان روائے حقیقی برین شد که رائے پتھورا مرزبان ولایت اجمیر که براجہ جیون سنگہ نمایش داشت بسلطنت عظمیٰ کامیاب گردد راجہ جیون سنگہ از روی بیخردی بالضرورتے زیوداد نامی از ارکان دولت را بالشکر فراوان[۱] در کوہستان که مسکن اعدا بود فرستاد و خود با چندے از حواشی در دار السلطنت ماندہ بغفلت میگذرانید رائے پتھورا از استماع تنہائی راجہ بالشکر جرار ناگہانی رسیدہ رایت کارزار برافروخت راجہ جیون سنگہ که لشکر سامان پیکار نداشت تاب نیاوردہ رو بفرار نہادہ خود را در کوہستان دشوار گذار کشید آخر الامر جان طرف بجانہ عنصری ابریز کردہ رائے پتھورا کوس نصرت نواختہ سریر آرائے فرمان روائے گردید **بیت**

چو بیند که از اژدہا نیست رنج | خردمند نگذارد از دست گنج

چون پانزدہ سال از فرمان روائے او گذشت سلطان شہاب الدین غوری از غزنین بدفعات آمدہ محاربہ نمود آخر کار در موضع نراین عرف تلاوڑی او را اسا فرنگ آخرت نمودہ اعلام جنگ آرائے خلافت ہندوستان گشت از نسخہ راجاولی و راج ترنگنی باجملہ احوال

[۱] گرامی ۔۔

راجها مطالعه در آمد چنین است که تفصیل آن بتحریر در آورده اما از دفتر سویم اکبر نامه و
بعضے نسخه دیگر چنان ظاهر مے شود که در سنه چهار صد و بست و نهم بکرماجیت راجه اننگ پال
تونور رایت فرمان روائے برافراخت و در نزدیکے اندرپت شهر دهلی آباد ساخت واو و اولادش
بست تن مدت چهار صد و نوزده سال و یک ماه و بست و هفت روز کامرانی کردند بالاخر
راجه پرتهی راج نبیره بستم او را بالدیو چوهان محاربه رو داد و دران کارزار کشته شد و در سنه
هشت صد و چهل و هشت بکرماجیت فرمان روائے از قوم تونور برآمده به قوم چوهان قرار گرفت
و راجه بالدیو و اولادش هفت تن مدت سی صد و هشتاد و پنج سال و هفت ماه سلطنت
کردند چون نوبت حکومت برائے پتهورا نبیره هفتم رائے بلدیو چوهان رسید سلطان
شهاب الدین غوری هفت مرتبه یورش کرده هنگامه پیکار آراسته و هر مرتبه
شکست خورده بدر رفت اما دائما تدبیر تسخیر این ملک در پیش داشت گویند
راجه جے چند راتهور مرزبان قنوج بر اکثر راجها غالب آمده سگالش جگ راجسوکه
شرح آن سابقا تحریر در آمده فرا پیش گرفت و در سرانجام سامان آن گردید و نیز اراده کرد که
دران انجمن دخت خود را بهمین راجه پیوند دهد بدین تقریب راجها اطراف ممالک را طلب
داشت رائے پتهورا نیز بموجب طلب او داعیه آن سمت نمود ناگهان بزبان یکے از نوکرانش
گذشت که با وجود رائے پتهورا این جگ از جے چند بدیع است و چه گنجایش که رائے
خود دران جگ تشریف فرمایند از استماع این سخن رائے پتهورا را آتش غیرت در دل افروخته
شد و فسخ عزیمت آن سمت نمود راجه جے چند ازین خبر برآشفته اراده محاربه نمود اما بنابر نزدیکی
ساعت جگ توقف کرد و بصلاح دانشوران بنابر سرانجام این جشن پیکر رائے پتهورا از طلا
ساخته بدربانی برنشاندند رائے پتهورا ازین آگهی یافته مانند مار بر خود پیچید و با پانصد مرد گزیده
ایلغار کرده ناگهانی بدان هنگامه پیوست و تمثال خود را از دروازه برداشت و کارزار
کرده بسیارے را کشت و برگشت راجه جے چند بهر صورت جگ بانصرام رسانید
اما دخترش احدے را در آن انجمن از راجها که از اطراف ممالک آمده بودند
قبول نکرده از دریافت مردانگی و جوانمردی رائے پتهورا آرزومند وصال او گشت
پدرش ازین معنے رنجیده از مشکوی خویش بیرون کرده برائے او منزل
جدا ساخت رائے ازین آگهی مشتاق گشته بخواهش پیوند او ساعی گردید

وشورتے اندیشید چاند اباد فروش را کہ از دمسازان ماہری بود بہ نیابت
پیش راجہ جی چند تعین ساخت وخود با بعضے از مردم گزیدہ بآئین ملاز
ہمراہ چاند اشد و بعد رسیدن در قنوج بپختہ کاری و مردانگی دخت راجہ بدر
آوردہ بایلغار خود را بہ دہلی رسانید و راجہ جے چند آگاہ گشتہ بقصد پیکار فوجہا از
ملازمان رائے پاے ہمت درمیدان محکم گذاشتہ محاربہ عظیم کردند ہفت
کس ودر آن کارزار از طرفین کشتہ شد القصہ رائے پتھورا چنین نازنین
بدست آوردہ گردش فلک برمراد خویش انگاشت و با او آن چنان محبت
قلبی ورزید کہ اکثر اوقات بشکوے دولت بسر بروے دگرامی انفاس
بہ طبیعت دوستی نا بایست گذرانیدے و بکار ملک وسپاہ نہ پرداختے چون
بدین حال گذشت سلطان شہاب الدین غوری ازین داستان واقف شد
بارادہ یگانگت با راجہ جے چند طرح آشتی و دوستی انداخت بمرتبہ ہشت
درسنہ ہزار ودو صد وسی وسہ بکرماجیت مطابق یا الف وہشتاد وہشت
ہجری کہ چہل و نہ سال از فرمان روائے رائے پتھورا منقضی شدہ بود
فراہم آوردہ بقصد ملک ستانی برآمد ولبسیاری محال بر گرفت و ہیچ کس
یارا نبود کہ از آمدن سلطان برائے پتھورا برگذارد و آخر الامرا
دولت بہ مشورت یک دگر چاند اباد فروش را درون حرم سرا فرست
آن عفت منش را از حقیقت کار آگہی دادند رائے از غرور انکہ بارہا سلط
را شکست دادہ بر ونصرت یافتہ بود رسیدن سلطان چندان بخاط
نیاوردہ قدرے لشکر یکجا کردہ بہ پیکار درآمد سلطان صفوف آراست
روبرو گردید راجہ جے چند کہ ہر بار کمک میکرد درین مرتبہ بقصد انتقا
خویش با لشکر بسیار آمدہ مددگار سلطان گشت و آتش محاربہ اشتعا
گرفت و دوران رزمگاہ رائے پتھورا بدست کسان سلطان گرفتار شدہ وسلط
او را دستگیر نمودہ بہ غزنین بردہ میل درچشمان کشید چاند اباد
از حقیقت منشی و وفاداری بہ غزنین شتافت و بہ ملازمت سلط
رسیدہ نوازش یافت و برائے پتھورا ملاقات کردہ در زندان دمسا

نمود از روے مشورت اوصاف تیراندازی راے پتھورا نزد سلطان نمود و سلطان به تماشاے آن میل کرده براے پتھورا تیر و کمان بدست داده بموجب مصلحتے که با چاندا باد فروش درمیان آورده بود سلطان را بر انداز تیر دوز کرده کارش باتمام رسانید درآن وقت هواخواهان سلطان راے پتھورا و چاندا را از هم گذرانیدند لیکن در تواریخ فارسی کشته شدن راے پتھورا در رزمگاه بکان تلاوڑی نوشته اند و بقتل رسیدن سلطان شهاب الدین غوری بعد از مدت از دست فداے کهوکهر و باختلاف بسیار ظاهر مے شود والعلم عند الله اعلم بالصواب بالجمله بعد کشته شدن راے پتھورا حکومت هنود از هندوستان منقطع گشته بسلاطین مسلمین انتقال یافت از ابتداے راجه جدهشتر پاندوان لغایت راے پتھورا بموجب نسخه راج ترنگنی یکصد و بست تن از اقوام هنود بمدت چهار هزار و چهار صد و هشت سال فرمان رواے نموده هرکدام مرحله پیماے طریق عدم شد ازانجاکه منشیان ارادت ایزد سبحان منشور خلود عهد زندگانی بر صفحه حال هیچ مخلوقے مرقوم نه ساخته و طغراے دوام ایام حیات بنام هیچ ممکن الوجودے ثبت نکرده اند همه را شربت اجل نوشیدنی و طریق عدم نوردیدنی و پیوند عنصری بریدنی و رخت رحلت پوشیدنی است۔

نظم

آنکه اوج فلک نشیمن ساخت	عاقبت زیر خاک مسکن ساخت
آنکه برفرق تاج از زر کرد	در لحد رفت و خاک بر سر کرد
آنکه گهواره ساخت مسکن خویش	رفت تابوت کرد مامن خویش
هیچ کس درجهان قدم نزند	که قدم جانب عدم نزند
تا توانی دل ازجهان بگسل	رشته از بهر این و آن بگسل
جاودان نیست عالم فانی	تو درین جاودان کجا مانی
روے در ملک جاودانی کن	ترک این کنج دیر فانی کن
پلے در دام هیچ هیچ مشو	همه هیچ اند دل بهیچ مده

تدریس مدرس قلم افادت شیم در بیان احوال سلاطین مسلمین

ایزد بے نیاز و قادر بے انباز فاعل مختار است چیزے کہ خواہش او می باشد
از پردہ خفا بمنصہ بروزمے آرد و امرے کہ ارادت اومے شود از مکمن قوۃ بجلائے
فعل میرساند و ہرچہ مے خواہدے آفریند و از آفرینش ہر کہ راے خواہدے گزیند
بدرگاہ کبریایش حسب و نسب اعتبار ندارد و بہ بارگاہ والایش دین و مذہب
منظور نیست چراغ آفتاب عنایت او بر صفحہ حال ہر کہ مے تابد ظاہر و باطنش
نورانی میگرداند و دست نوازشش او بر فرق ہر کہ میرسد از حضیض خمول باوج
عزت و افتخار عروج مے نماید و از افریدہا کہ مجبور و معذور اند کرا قدرت
آن است کہ دست رو بر قدرت افریدگار تواند زد و از قبول ارادت
صعدی زبان عدول تواند کشاد چون مشیت قادر مطلق جل جلالہ اقتضائے
آن کرد کہ سلسلہ فرمان روائے ہندوستان از فرقہ ہنود کہ از آغاز افرینش
وارث سلطنت این ملکت ہستند منقطع گردد و این ممالک در ظل رایت
جماعتہ مسلمین در آید و در ہندوستان رواج اسلام پدیدار شود سلاطین کہ
بمذہب و دین و زبان و آئیں ہندیان ہیچ نسبت نداشتند از ولایت و ور دست
آمدہ بزور بازوے اقبال و قوت سرپنجہ طالع لایزال این ممالک را انتزاع کردہ
نقش وجود ہنود را کہ ابا عنجد مسند آرائے حکومت و سلطنت بودند باب
شمشیر ابدار از صفحہ روزگار پاک شستند و خرمن ہستی عدوان کہ مخالف مذہب
و مدعی سلطنت بودند بہ برق سیف جان ستان خاکستر ساختند

مثنوی

سر رشتۂ قدرت الٰہی | ہرگس نکند گرہ کشائی
بے جنبش امر او بدشتان | برگی نجہد درین گلستان

ہمان بہتر کہ کمند اندیشہ از قصر اشتغال این گفتگو ہا کہ از امکان دریافت این ہیچدان بیرون است باز داشتہ عنان شبدیز خامہ مدعا نگار بسمت مطلبی کہ در پیش است منعطف گرداند بالجملہ چون احوال جماعہ ہنود فرمان روایان ہندوستان بطریق اجمال بقدر فہمید گی خویش بقید قلم در آورد و اکنون اندکے از حقیقت سلاطین مسلمین کہ از کتب معتبرہ بمطالعہ در آمدہ بتحریر در آوردن ضرور است اگرچہ سلطان شہاب الدین غوری رائے پتہورا کشتہ بر سلطنت ہندوستان استقلال یافت و از ابتدائے فتح و نصرت او حکومت ہنود منقطع گشتہ اما چون در ممالک ہند ظہور اسلام از سلطان ناصر الدین است بنا بر آن ابتدائے فرمان روایان اسلام از سلطان مسطور ضمیمہ این نسخہ نمودہ شد ؛

ناصر الدین سبکتگین

او از غلامان نصیر دقیقے سامانی فرمان روائے خراسان بود بعد تغیر بخدمت منصور بن نوح پیوستہ بمقتضائے آثار رشد و کار طلبی کہ از ناصیہ عال او شیوع و بنا بر انوار کواکب طالع کہ از افق اقبال سطوع داشت برتبہ امیر الامرائے و سپہ سالاری رسیدہ مصدر امور سترگ و کارہائے شگرف گردید در آخر حال از جانب ابواسحٰق والئے بخارا بحکومت غزنین نصب گشت بعد از انکہ ستارہ زندگی ابواسحٰق بہبوط فنا در آمد آفتاب بخت ناصر الدین از شرق دولت طلوع نمودہ اوج گرائی جہانبانی گردید یعنے ابواسحاق غیر از دوارثے کہ قایم مقامش تواند شد نداشت و از امرائے صاحب شوکتے کہ نظم امور ملک تواند نمود ہنود سپاہ و رعیت چون انوار بختیاری از توجہ پیشانی او لایح و آثار تاجدارے از خطوط دست او واضح دیدند ہمگنان رجوع آوردہ کمر اطاعت بر بستند

بیت

بکارے کہ اقبال یاری کند ز اول اساسش بخوبی نہد

در ۵۸۲ھ ہجری بر سریر خلافت جلوس نمودہ باصابت فکر و رزانت رائے مہام جہانداری بنظام آوردہ باحیلۂ مراسم عدل و داد و در رفع لوازم فتن و فساد پرداخت درایت عالمگیری در عرصہ دلاوری برافراشتہ اکثر ممالک بزور تیغ جہان ستانی بہ تسخیر در آورد۔ و چون این نسخہ مشتمل بر حقیقت احوال فرمان روایان ہند است ازین جہت از ارقام ماجرائے ولایت ایران و توران کہ سلطان در فتوحات آن ممالک کارنامجات نمودہ عنان خامہ برتافتہ بہ تحریر حقیقت ہندوستان مے پردازد کہ سلطان بقصد جہاد از غزنین بارہا بسمت ہند تاخت آورد و در ۵۸۸ھ اکثر بلاد مسخر گردانید اول کسے کہ در ہندوستان رواج اسلام داد و بنیاد و تعمیر مساجد نہادہ او بود چون از نژاد ترک بودہ مسلمین را در ہند بہ ہمین سبب ترک مے گویند واز ہمین جہت حکام را نیز ترک مے نامند القصہ سلطان ہموارہ در بلاد ہند ترک تازی میکرد و ساکنان این دیار از تاخت علے التواتر ش عاجز و ستوہ مے شدند و اموال و امتعہ و زن و بچہ آنہا بغارت میرفت

نظم

مے تاخت بر ہند بہر صواب شدی ہند از ترک تازش خراب

گویند کہ در آن زمان راجہ جے پال بر ممالک ہند حکومت داشت اگرچہ تاریخ نویسان ہند در جملہ فرمان روایان دہلی راجہ جے پال را درج نکردہ اند اما ازین جہت کہ در الایالت او قلعہ بلندہ[1] بمطالعہ در آمدہ ظاہرا ولایت سامانہ و پنجاب وغیرہ تو لک سوائے دہلی در تصرف او خواہد بود ترک تازی سلطان ناصر الدین ازین جہت بیش مے رفت کہ در آن

(۱) بہتندہ

ایام در ہندوستان طوائف لملوک شدہ بود ہیکے فرمان روا استقلال
نداشت القصہ راجہ جے پال بقصد مدافعہ با بسیاری لشکر و فیلان صفدر
بر سر غزنین رفت سلطان مدریافت این خبر با لشکر بسیار و سبار زان جرار
در حدود ولایت خویش رسیدہ آمادہ پیکار گردید و درمیان ہر دو لشکر
مقابلہ ومعاتلہ وجدال وقتال رو داد و دلاوران جنگ جو ومتہوران پرخاش
خو ہمت را باشجاعت ہم آغوش و پردلی را با مردانگی دوشادوش نمودہ
کارنار مردانہ نمودند

بیت

چنان خواست رزمی کہ بالا و پست | فتادہ یلان ہمچو از بادہ مست
تن پردلان چاک از پیش و پس | دردل نمایان چو مرغ از قفس

اکثرے از طرفین جنگ مردانہ کردہ بر خاک ہلاک افتادند راجہ جیپال بزور مردانگی وقوت
صمصام غالب آمد سلطان چون دیدکہ کار شمشیر پیش نمیرود خسر دراپیشوائے دلیری وتدبیرا
رہنمائے دلاوری ساخت **بیت**

چو نتوان عدو را بقوت شکست | بہ تدبیر باید در فتنہ بست

یعنی دران نواحی چشمہ بود کہ اگر بحسب اتفاقات چرک یا قاذورات درون ان افتادی برف
عظیم باریدی سلطان فرمود تا دران چشمہ قاذورات انداختند قادر مطلق کہ در وسعت اباد
قدرتش وقوع امثال این امور بدیع نیست باد و برف سخت گردید وزیدن تند باد و غریدن
ابر ورعد و باریدن برف باشتداد و امتداد کشید رباعی

ز برف گشتہ زمین ہمچو صفحہ کافور | زابر ماند جہان ہمچو گنبد بے نور
ہوا ز غایت سرما چنان نمود اثر | کہ برد خاصیت از طبع مردم محرور

از وقوع این حال لشکریان راجہ جیپال بعضی از تندی باد و زندگانی بر باد دادند بعضی از شدت
باران غرقہ سیل فنا شدند و برخی را از کثرت برف زندگانی گدازشد و بعضی را از برق صاعقہ خرمن
حیات پاک سوخت بدین آئین اکثری از آدم و اسپ و فیل و دیگر ذی حیات تاہ گشتند
کسانیکہ ماندند چون ہندوستان زا بودند و بگرما خو داشتند مغلوب جنود سرما شدند از شدت
ہوائے سرد حواس از احساس و قوا از کار خود باز ماند دست را دستگاہ کار و پارا پامردی

رفتار بماند **نظم**

دست کشیده همه در آستین | پاے کشان شد همه در پوستین
دست بکش مفلس مردم زیاد | کش خنکی دست کشیدن نداد
گرم شده از مدد جامه مرد | مردم بیجامه بجا ماند سرد
گو که ز سرماش رماند خدا | لرزه گرفته همه را دست و پا
و گدگک دندان برهنه تنان | چون شفقت چوبک چوبک زنان

القصه سلطان بدین تدبیر صایب غالب گشت و مطلق استیلا یافت و راجه جیپال مغلوب شده احوال لشکریان خود بدین منوال دیده از روے اضطرار بنا چار در مصلحت زد و قرار انکه پنجاه زنجیر فیل با نقد فراوان بطریق پیشکش بخدمت سلطان بفرستند بدین قرار داد چندین از معتبران خود را برسم یرغمال پیش سلطان گذاشته معتمدان سلطان را برائے تسلیم وجه پیشکش همراه گرفته رخصت بالکه خویش نمود پس از رسیدن بمکن خود از قرار داد برگشته کسان سلطان را که برائے سپردن فیل و مال همراه آورده بود بعبادله مردم خود که نزد سلطان گذاشته امده گرو بندی کرد سلطان باستماع این خبر بعزم انتقام و پاداش ابدعهدی راجه بر هندوستان لشکر کشید راجه جیپال بایک لک سوار و پیاده بیشمار و فیلان بسیار بمقابله شتافت و هر دو لشکر در نواحی لمغان باهم پیوسته جنگ عظیم کردند دلیران شجاعت پیشه و مبارزان شهامت اندیشه از طرفین داد مردی و مردانگی دادند و کارنامه رستانه بجا آوردند **نظم**

کوس از غم سروران لشکر | میزد بدریغ دست بر سر
مرگ آمده در کمین جانها | جا کرده بگوشه کمانها

آخر کار سلطان رایت فتح برافراخته غنیمت بسیار از برده و مال و فیل بدست آورده بغزنین مراجعت کرده راجه جیپال هزیمت خورده بهندوستان آمد و تا لمغانات بتصرف سلطان در امده سکه و خطبه او رواج یافت از انجا که فنا لازمه ممکنات و بقا خاصه واجب است بالاخر ستاره زندگانی سلطان بهبوط ارتحال انتقال یافت **بیت**

هر که آمد بجهان اهل فنا خواهد بود | وانکه پاینده و باقیست خدا خواهد بود

مدت سلطنت او بست سال بود

سلطان محمود بن سلطان ناصر الدین سبکتگین

بعد از انکہ سلطان ناصر الدین سبکتگین ودیعت حیات سپرد و امیر اسمٰعیل پسر بزرگ بر تخت جہانبانی جلوس نمود سلطان محمود را از میراث پدر محروم گردانید سلطان محمود تاب جور وجفای برادر کلاں نیاورده بیاوری بخت بیدار وامداد طالع ہوشیار کہ او را فرمان روای روی زمین بالستی کرد اماده پیکار گشتہ بر اسمٰعیل غالب آمد در ۳۸۸ھ[1] در خطہ عشرت آگین غزنین زیب افروز اورنگ خلافت گشت و ارکان دولت و اعیان مملکت رجوع شده کمر عبودیت بر بستند و سلطان بمقتضای دلیری خدا داد و دلاوری مادر زاد تیغ عالمگیری بر میان مبارزت بستہ و رایت جہان ستانی در عرصہ شجاعت بر افراختہ بر بلخ و بخارا و اورگنج[2] و خوارزم و ترکستان و عراق و خراسان و سایر بلاد ایران و توران لشکر کشیده مظفر و منصور گشت و عرصہ روزگار از خس و خاشاک مخالفان پاک گردانید چون طنطنہ جہانگیری و ملک آرائی و دبدبہ عدو گزائی و قلعہ کشائی و آوازه عدالت گستری و دین داری و غلغلہ عبادت اندیشی و پرہیزگاری او در اطراف گیتی مشہور گشت خلیفہ بغداد از استماع اوصاف فرخنده او خلعت لبس فاخره کہ پیش ازین احدی از خلفا ہیچ یکی از سلاطین نفرستاده بود برای سلطان مرسول[3] نموده یمین الدولہ و امین الملت لقب کرد **بیت**

نظام حال زمانہ قوام کار جہان تمام گشتہ باقبال شہریار روان

بمقتضای مراسم دین داری بقصد جہاد کمر ہمت بہ تسخیر ہندوستان بستہ مرتبہ اول در ۳۹۱ھ یورش نموده راجہ جیپال نیز بعزم مقابلہ رہگرا گشتہ در پشاور کہ بکتب سلف فرشاور[4] و پرشاور و بگرام نوشتہ اند رسیده معرکہ کارزار بیاراست ہر دو لشکر باہمدیگر پیوستہ و صفوف آراستہ در آویختند و داد مردانگی دادند **بیت**

دلیران ستادند پا کرده سخت ستادن بیاموخت زیشان درخت

از درخشیدن برق شمشیر آتش بار و باریدن تیر شعلہ کردار اکثری از طرفین حریق آتش بلا و غریق بحر فنا گشتند بالآخر سلطان مظفر و منصور گشتہ پنج ہزار کہنار وران کارزار علف تیغ خونخوار نمود و راجہ جیپال با پانزده نفر از پسر و برادر و خویش اسیر گشتہ بقتل رسید جای کہ شہباز ہمت

---

(۱) ۳۸۸ھ (۲) سرنگج (۳) مرسل (۴) وشادر

بلند قصد پرواز کند اگر زاغ مستمند بر ہوا دعویٰ پریدن نماید بے شک شکار شاہین قضاست وگاہے کہ شیر دلیر بقصد نخچیر برخیزد اگر روباہ حقیر با دستیز دلا محالہ خون خویشش بر خاک ریزد۔

مثنوی

گوزنے کہ در شہر شیران بود | بمرگ خودش خانہ ویران بود
اگر ماہی از سنگ خارا بود | شکار نہنگان دریا بود

گویند کہ در گردن راجہ حایل بود کہ بزبان ہند مالا نامند مرصع بجواہر وزواہر گران بہا ومکلل بدر رغر ریکتا کہ ہر گوہر آن مانند چراغ فلک روشن تر وقیمت ہر جواہر بخراج مملکت برابر

بیت

بچندان لعل وگوہر شد بران صرف | کہ گنجد در سر ہر نقطہ وہر حرف

مبصران جوہر شناس دہقیان خرد اساس قیمت ان رایک لک وہشتاد ہزار دینار کردہ بود وہمچنین در گردن پسران وبرادرانش حایل ہائے قیمتی مرصع بود کہ در اب وتاب گرداز کوکب می برد ہرہمہ در جملہ غنایم بخزانہ سلطان رسید وازانجا بعد فتح روبہند وستان کرد واکثری بلاد تسخیر ورا وردہ در بہتندہ کہ دار الحکومت راجہ جیپال بود رسیدہ مسخر کرد ودر اکثر اماکن تعمیر مسجد نمودہ بہ ترویج مراسم اسلام اساس دینداری محکم ساخت وچندگاہ دران نواحی بعیش و عشرت پرداخت چون کوکب بہار در رسید گل خسرو بدعوئے خسروی لشکر کشید وگل عباسی بقصد بادشاہی صفوف آراستہ لالہ فوج در فوج خیمہ سرخ پیراست سوسن خنجر آبدار نمودار ساخت غنچہ نمو داری پیکان پرداخت جویبار تیغ از نیام برکشید وسرو رایت خود را بلند گردانید گلگون گل وسبز خنگ سبزہ در فضائے گلشن بجولانگری آمدہ با دپائے باد وریزش ابر در جولانگاہ ہوا وہوس سبک رفتار شد

نظم

بہار آمد بعشرت پائے کوبان | ز باد صبحگاہی جائے روبان
جہان شد از خوشی چون گل شگفتہ | عروس دہر در زیور نہفتہ
شگوفہ بر سر شاخ درختان | بہ پیرائے چو روئے نیک بختان
ریاحین صف زدہ در باغ و بستان | نسیم صبحدم در ہر گلستان

دران وقت کہ موسم بہار عشرت نثار ابواب نشاط بر روئے روزگار کشود واعتدال ہوا اسباب انبساط بر رخ اہل عالم افزود ولطافت نسیم دماغ افسردگان جہان را معطر

ساخت و تراهت شمیم بطراوت مزاج آزردگان روزگار پرداخت فصل ربیع نضارت
بخش حدیقه کون و مکان گشت و باد بهاری سرسبز ساز ریاض زمین و زمان گردید ماه رمضان
المبارک بفرخی و فرخندگی بانقضا رسیده هلال فرخ فال علم نورانی بر اوج فلک افراخته
بزبان حال مژده مبارک باد عید و نوید تهنیت این روز سعید بعالم و عالمیان رسانید از لمعات
طلوع این نیر جهان افروز دیده منتظران روشن و از اشراقات نوران منبع انوار ساحت احوال
مترصدان فروغ آگین گردید و عبادت کیشان اهل صیام و طاعت اندیشان لیالی و ایام را
مراد خاطر خواه بحصول پیوست روزه داران ارباب ریاضت و صومعه گذاران اصحاب
افاضت مرام دل حاصل گشت شادی عید ضمیمه موسم بهار و ذریعه مسرت اهل روزگار گردید
عالم و عالمیان را در دروازه شادمانی کشوده و در گلشن کامرانی جلوه نمود و در نهال امال بر ومند
گشت و در شاه مقصود در آغوش رسید و در چشم مراد ضیا پذیرفت و در گوهر مقاصد انجلا یافت
و در انجمن فرحت آراسته گشت و در محفل طرب پیراسته شد رباعی

گذشت ماه مبارک رسید روز سعید　　هلال عید علم بر سپهر کشید
شده ز برکت انوار ماه نور فشان　　هزار گونه شادی نصیب اهل جهان

درچنین موسم سلطان از قلعه بهتنده برامده بغزنین مراجعت نمود تمام ایام بهار بعیش و
کامرانی و مسرت و شادمانی دران تخت گاه گذرانید چون موسم بهار جهان بخش منقضی گردید
و زمان خزان در رسید گلشن روزگار که از فیض بخشی نسیم شگفته و تازه رو بود از جفاکاری
باد خزان گزائی بیطراوت گشت تجملات زیبائی و سامان دل کشائی چمن لگدکوب و پامال
شگران خزان شد و صحن گلشن که از شگفته روئے بروضه رضوان دم مساوات میزد مانند
دشت کربلا پر مخافت و بلا گردید در چشم نظارگیان باغ بمنزله راغ و خیابان نمونه بیابان
نمود و نازنینان گلبن و گلعذاران چمن که بشاگی نسیم فروردی دلفریب تماشائیان بودند
از ستمکاری دی جلا وطن شدند متوطنان خطه بوستان و ساکنان بلده گلستان که از پیشگاه
عنایت سلطان نوروزی خلعت هائے رنگین یافته بود از غارت گری بهمن عریان گشتند
و درختان میوه دار و اشجار اثمار که مثل اهل دول دم توانگری میزدند از ترکتازی غارتگران
خزان مفلس و تهیدست شدند تاک که از خوشه انگور همچو ارباب ثروت کیسه و همیان پر داشت
همه را یغماگران زمستان بغارت بردند گل خسروی خلعت خسروی از بر و گل عباسی تاج

سلطنت از سر انداخت صد برگ برگ حیات دیاسمن نقد زندگی در باخت لاله در آتش حسرت سوخت و کنول در آب افسوس غرق گشت نرگس چشم درهم پوشید سوسن زبان در کام کشید زنبق بخشکی دماغ درگذشت بنفشه جامه ماتمی دربر کرد چنار در ماتم گلشن دست تاسف مالید سفیدا مانند ماتم زدگان سر برهنه گردید سرو آه بلند کشید صنوبر موی برکندید زردالو از غم زرد گشت شفتالو لب از غصه گزید نار خون ناب ها خورد آلو بالو اشک خونین بارید ناشپاتی روے بهی ندید سیب را سیب الم رسید عندلیب هزار افغان دردناک برآورد فاخته و قمری خروش دل خراش برکشید جویباری که مانند اقبالمندان بخت بیدار ابروی داشت و چندین نگار سرو و چنار درکنارش بود از برگشتگی روزگار گرفتار ادبار گشته نقد روان از دست داد فواره که از خزانه داری گردون فرازی منوده گلهاے سیمین بر فرق خویش نثار میکرد بسان بید دلتان شرمسار نشسته زبان درکام کشید چاه که همچو نیک بختان کریم النفس و مانند دولتمندان ارباب سخاوت فیض بخش بود از خجالت و انفعال در زمین فرو رفت آب که دمے از جریان نمی ایستاده بجوش و خروش گرم رفتار در کنده یخ پاے بند گشته صورت سنگ بر گرفت

نظم

یخ کنده بپاے آب گشته	گلزار زدے خراب گشته
چون آتش مرده لاله را خو	چون نبض فسرده در چمن جو
گشتند بروز تیره بختان	مجنون برهنه سر درختان
از مرغ فغان سرد برخاست	در چشمه غنچه گرد برخاست
هم غاذیه نافه در وحل ماند	هم نامیه از سر عمل ماند
گردید چمن به بلبلان تنگ	بشکست زروے بوستان رنگ
بازار گل و بهار بشکست	هنگامه روزگار بشکست
صرصر به نشاط راهزن شد	در برهنه سازی چمن شد

درچنین موسم که هواے غزنین درکمال برودت بود سلطان مرتبه دویم قصد هندوستان منوده از راه ملتان در حوالی تهنه رسید لجه نبجے راے با وجود کثرت لشکر و فیلان کوه پیکر و متانت قلعه و صعوبت جاے از روے بے همتی و بے تدبیری لشکر خود را بمقابله سلطان گذاشته بجانب سند روان شد لشکریان سلطان باستماع این خبر تعاقب کرده امداد دستگیر

ننوده راجه بے حمیت را سرداری گلوگرفته نخچیرآسا بر خاک هلاک انداخت بیت

سخت است پس از جاه تحکم بردن ‎ ‎ خوکرده بناز جور مردم بردن

سر او را از تن جدا کرده پیش سلطان آوردند سلطان از نمیمئی خوشحالی ها ننوده تیغ بیدریغ بر توابع و لواحق او رانده خلق کثیر را بقتل رسانید و غنیمت فراوان از نفایس و نوادر هندوستان بدست آورده ازانجا بسمت غزنین معاودت نمود از جمله غنایم دو لیست دهشتاد زنجیر فیل بود چون در ملتان داؤد بن نصیر علیحده حکومت داشت سلطان را حمیت دین بران داشت که براه ملتان متوجه شده ان ملک را ازو انتزاع نماید درین صورت بعزیمت ملتان از تهته راه راست از دست داده براه مخالف بنابرانکه حاکم انجا خبردار نشود و ناگهان برسر او برسد سوارے کرد راجه انندپال بن راجه جیپال که برسر راه بود در مقام مخالفت شد از طرفین صفوف مصاف آراسته گشت و نبرد مردانه روداد ازانجاکه سلطان قوے اقبال بود بهر طرف که روے عزیمت می کرد فتح و نصرت استقبال می نمود راجه انندپال تاب صدمات لشکر سلطان نیاورده منهزم شد و خود را در کوهستان کشمیر کشید چون بسبب جبال مرتفعه و محال مشکله و تراکم اشجار و تزاحم کریوه عبور لشکر در انجا دشوار بود سلطان دست از تعاقبش کشیده در ملتان رسیده حاکم انجا را ایل و منقاد کرده بست هزار دام هر سال برو مقرر کرده احکام شرعیه را رواج داد چون موسم تابستان بسطوت و جلال در رسید شدت حرارت و حدت تموز کون و مکان را آتش ناک گردانید از اشتداد گرما و افراط هوا چشم خورشید یرقان براورد و بر جرم قمر داغ سفید برامد رخساره مریخ سرخی نمودار کرد بر چهره کیوان تیرگی پدیدار گشت فلک تیره رنگ گشته بزحمت جدری از کواکب بدن نمایان ساخت سحاب که اب از رگ او خشک شد از غلبه تعطش خود را در معاذ جبال انداخت افتاب بیتاب گشته در دریاے مغرب فرورفت و ماهتاب پنهان تو ده برف تن گداخته در دامن کوه و دشت مانند کوزه آهنگران آتشناک گردید سنگها کار آتش بروے کار آورد ریگ تودها چون ریگ گلخن بتافت و غدیرها و آبگیرها بے آب و مرغ و ماهی بیتاب گشت عرق از هر بن موے او میان دهان فواره بیرون جوشید و مغز در کاسه سر عالیان مانند موم خورشید جوشید باد سموم کار تیر بر هدف جان فگار برد افراط حرارت بدن مردم موم وار بگداخت آورده ز زمین از گرد باد آتشین براورده فلک از رعد فغان

دردناک کشید **نظم**

خلایق از حرارت گشت بیتاب	ز گرمی کار آتش میکند آب
ز باد گرم پنداری بیابان	بدنیا دوزخی گشته نمایان
چنان خورشید راهنگامه شد گرم	که از فسانه اش فواره شد نرم
شده خون از حرارت در بدن خشک	چو در ناف غزالان ختن مشک
زمین چون دیگ در آتش خروشان	میان استخوانها مغز جوشان
صدف را در میان بحر ذخار	گهر در سینه همچون دانه نار

درچنین موسم لشکریان سلطان تاب هوای گرم ملتان نیاورده التماس مراجعت نمودند بالضرور سلطان ازانجا متوجه غزنین شده تمام ایام بهار دران مصر دار الخلافت بعیش و عشرت گذرانید چون ایام زمستان در رسید فرمان روائی شتا بدبدبه کوکبه کمال آمد و جنود سرما بر سکنه افلاک و متوطنه خاک متسلط گردید از شدت سرما افتاب عالمتاب خودرا اکثرے در لحاف ابری پیچید و ماه جهان افروز بیشترے در دامن محاق میخزید هوا از هجوم ابر انچنان تاریک گشت که فلک با وجود مشعل ماه و شیوع کواکب نمودار نمی شد سحاب چندان کافورباری نمود که مزاج آفتاب با وجود حرارت فطری سرد تر از کافور شد از استیلاے برودت روز در هم پیچیده پست و کوتاه گردید و شب در لحاف عنبرین خودرا دراز کشید از صلابت و مهابت شتا افلاکیان در نقاب سحاب متواری شدند و از سطوت جلال سرما لرزه بر اندام خاکیان افتاد عجوزه آسمان از ابر عنبرین مقنعه بر روے انداخت و زال زمین از برف کافوری نقاب تعبیه ساخت بسیاری غمام برنه فلک دهم افزود و کثرت برف بر هفت زمین زمین هشتم افزون نمود کوه و دشت و مسالک و مشارع زیر برف پنهان گشت اهل روزگار جابجا زندانی گشته پاے تردد در دامان تعلیل کشید از سختی هواے سرما حواس از احساس و قوی از کار باز ماند دست را دستگاه بیرون شدن از استین و پارا پایمردی بر امدن از دامان نماند دست مانند مار در سوراخ استین میخزید و پا همچو صید خودرا در غار دامان می پوشید با وجود درازی شب سرما بر سرمایان دست درازی نمود و با وجود کوتهی روز غلبه برودت بر عالمیان هیچ کوتاهی نکرد **نظم**

ز سرما در تناشیر گردون	کرسازد برتن خود پوست وارون

زسهم تیر سرما مهر انور — زابر تیره تا عودی برون سر
زبیم لشکر پیر جسم بهمن — گریزان آتش اندر سنگ واهن
بدریا ماهی از حسرت برافد — که هم کاشانه باشد با سمندر

درچنین موسم سلطان در ۳۹۹ سنه مرتبه سوم باز بهندوستان آمده باراجه انندپال کارزار نموده اورا شکست داد سی زنجیر فیل غنیمت بدست آورده ازانجا بقلعه بهیم نگر رسیده انتزاع نمود چند تخت طلا ونقره وخزانه فراوان والماس گران بها ودیگر نوادر ونفایس که ازان قلعه بدست آمده بود همه را درمیدان وسیع بفرموده سلطان چیدند وسپاه و رعیت از تفرج ان انبساط حاصل کردند در زمان بودن دران قلعه جشن فرح وطرب آراسته برای چراغ افروزی حکم عالی بصدور پیوست صاحب اهتمامان چابک دست و کارکنان چست بموجب امر علیه برچار دیوار باغ چراغ بندی نمودند وبهر درخت بلند رنگارنگ فانوس دل پسند آویختند وبرجویهای مسلسل هزاران شمع بانواع صور و اشکال افروختند وبرکنار جدول لگن های زرین ونهال های تلون کاغذی پرداختند بشکلی که درزیبای نمونه نگارخانه چین نمودار گشت ودرخوشنمائی نسخه بهشت برین بظهور پیوست دود چراغ چون زلف بتان نمایان گردید گل چراغ مانند رخساره خوبان تازه روی نمود شمع چون سرو قامت یار دلربائی کرد وچراغ چون جبین شگفته دل داز مسرت افزائی بکار برد

نظم

نهال شمع گل بستی دران باغ — بانبی که کردی لاله را داغ
فروغش از مه تابان زیاده — کز گشتی تجلی رو کشاده
چراغ از روشنی بالای دیوار — چو انجم بر سر کرسی نمودار
زتنویر چراغ صحن گلشن — بسان آسمان در روز روشن

ونیز اوستادان نادره کار وکاریگران صنعت شعار انواع آتشبازی حاضر آورده هنگامه تماشائی گرم کردند ماهتابی مانند ماه نخشب روشن گشته معجزه یدبیضا بروی کار آورد شب افروز از فروضیا شب افروزی تجلی طور بظهور رسانید گریز مانند چشم عاشقان اشک ریز گلهای آتشین ریخت چرخی بسان صوفیان صاحب وجد وحال در چرخ وگردش آمد ستاره چون شهاب ثاقب همسری بکواکب نمود و دربرنگ ستاره دمدار

نمودار گشت هوائے از بلند پروازی پیغام سرور محفل والا با فلاکیان رسانید گنج هوائے در هوائے منتشر گشته بسان گنج قارون زیاده از حصر و شمار گردید پاکر یعنی تونگه بکردار دیوانگان سیه مست برخاستن و افتادن و صدا نمودن اغاز کرد موشک یعنی چکچو در مانند تند خویان جستن و دویدن و برخود پیچیدن بنیاد نمود هوائے اگر بر هوا میرفت از شرارت ذاتی مردم آزاری مینمود مهوچهپه اگر پایش در زمین نمی افشردند از تند خوے بافلاک می پیچید بالجمله تماشای مجلوه گاه ظهور رسید که فلک هزاران چشم نظاره ان کشود و انجم بدیدن ان انجمن اراست

نظم

عجب بزم گاهی شد افلاک تاب	که کم دیدش چشم گیتی بخواب
نظاره اش دیده مدهوش گشت	خرد بے زبان و زبان گوش گشت

سلطان بعد فتح قلعه مسطور و حصول هزاران طرب و سرور به غزنین مراجعت نمود مرتبه چهارم در سنه ۴۰۱ه بقصد ملتان نموده تمامی آن ولایت را بتصرف در آورد و قرامطه ملاحده که دران ولایت بودند دستگیر شدند بعضی را دست در گردن لبسته در پائے فیلان کوه پیکر انداختند و جهی را که دست رو بر احکام شرعیه می نهادند بیدست و پا ساختند و برخی را که سراز حکم شرع می پیچیدند سراز تن جدا کردند و فریقے را که از خود بینی گوش بر اوامر سلطان نداشتند بینی و گوش بریدند و طایفه که سرانگشت بر حرف خطا نهادند نقش انگشت بر جا نهادند نظم

اگر سلطان نفرماید سیاست٭ زند هر کس بخود لاف ریاست٭ بلا بر هم زند روے زمین را٭ نه دولت را بقا باشد نه دین را٭ داود بن نصیر حاکم انجا را اسیر کرده در قلعه غورک محبوس نمودند و همانجا برگ طبعی در گذشت و سلطان بعد فتح انولایت بغزنین مراجعت نمود مرتبه پنجم در سنه ۴۰۲ه سلطان شنید که در هندوستان تهانیسر شهریست قدیم و در نزدیکی آن کوه لامپیت بس عظیم که باعتقاد اهل هند آغاز آفرینش عالمیان در انجا شده و ان را از امکنه شریفه دانسته تفسیل دران کولاب از مثوبات عظمی و گسیختن پیوند عنصری دران مکان نتیجه رستگاری عقبیٰ میدانند و بتخانه کلان و چکرسوم نام بت در انست کفار آن را می پرستند درین صورت بقصد جهاد لشکر فراهم آورده متوجه به تهانیسر گردید راجه نرو جپال[1] حاکم انجا ازینحال واقف گشته ایلچی فرستاده پیغام نمود که اگر سلطان ازین عزیمت بازگردد پنجاه زنجیر فیل پیشکش بدهد سلطان بران التفات نکرده در تهانیسر رسید راجه مذکور تاب مقاومت

(۱) نرو جپال یا نرد جپال

نیاورده به جنگ سه بغزار نهاده شهر را خالی ساخت لشکریان سلطان در شهر خالی رسیده انچه یافتند غارت کردند و بت ها شکستند و بتخانه ها انداختند و بت چکرسوم را بغزنین برده بفرموده سلطان بر درگاه نهادند تا پے سپر خلایق گردد

بیتے
چون برار دمہات کسی | که نتواند از خویش راندن مگس
نه نیروے دستش نه رفتار پاے | وگر بشکنی بر نخیزد ز جاے

مرتبه ششم بر سر قلعه نندنه که بر کوه بالناته است لشکر کشید راجه نروجپال مردان کاری بمحافظت قلعه گذاشته خود در کوهسار دشوار گذار کشمیر در آمد سلطان قلعه نندنه را محاصره کرده در نقب ساباط و سرکوب و سایر اسباب قلعه گیری شروع نمود اهل قلعه عاجز شده امان خواسته مکالید سپردند بعد تسخیر قلعه و بدست آوردن اسباب و اموال رو بدره کشمیر متعاقب راجه نروجپال نهاد بسبب صعوبت مداخل و دشواری مخارج دست سلطان براجه مذکور نرسید اما غنیمت فراوان بدست آورد و بسیاری از کفار را رهنمائے دین اسلام نموده رواج احکام شرعیه دران دیار داده مراجعت نموده مرتبه هفتم در سنه ۴۰۹ بعزم تسخیر ولایت قنوج هفت دریاے هولناک گذشت چون بسرحد قنوج رسید کوره نام حاکم انجا اطاعت قبول نموده پیشکش داد از انجا در برن رسیده هردت والی انجا قلعه را بقوم خویش سپرده بگوشه خزید اهل قلعه تاب مقاومت نیاورده ده هزار بار هزار دام که دو لک و پنجاه هزار روپیه بوده باشد و چند فیل پیشکش داده ... ان یافتند سلطان از انجا بقلعه مهابن بر کنار دریاے جمنا رسید کلچند حاکم انجا فیل سواره میخواست که از آب بگذرد لشکریان سلطان رسیده او را دستگیر کردند او خود را بخنجر ابدار هلاک گردانید بیت

زیستن چون بکام خصم بود | مردن از زیستن بسے بهتر

بعد تسخیر قلعه مهابن بشهر متهرا که شهر یست بزرگ مشتمل بر چندین بتخانهاے عظیم و مولد کرشن بن بسدیو که باعتقاد اهل هند محل حلول ایزد تعالی است و انمکان را از اماکن دیگر شریفتر میدانند رسید هیچکس بجنگ پیش نیامد تمام ان شهر را غارت کرده بتخانها را سوختند و انداختند و مال فراوان بغارت بردند و یک بت زرین را شکستند که وزن آن نود و هشت هزار و سیصد مثقال پخته بود و یک پاره یاقوت کحلی یافتند که چهار صد و پنجاه مثقال وزن داشت گویند که چندراے حاکم انجا فیلی داشت به غایت قوی هیکل عظیم شکل

عربده جو تند خو صفدر عفریت پیکر اگر به بلندی و بالائی بکوه نسبت کرده شود لایق و اگر به تندی و تیزروی بباد تشبیه داده اید بنفس الامر موافق در پردلی و صف شکنی و دلاوری و جنگ آوری انگشت نمائے روزگار بود **نظم**

خوش روش خوش منش و خوشخرام | تیزرو و تیزدو و تیز گام
هم خطواتش تبقارب بهم | هم حرکاتش متناسب بهم

سلطان از اقیمت گران خریداری میکرد و میسر نمی شد بحسب اتفاق آن فیل مست بشبی از فیلبانان راسے مذکور گریخته بسراپرده سلطان قریب شد سلطان آن بدست اورده خوشحالیها نموده خدادا دنام نهاد چون بغزنین رسید و غنایم سفر قنوج بشمار درامد بیخ لک و بست هزار درم و پنجاه و سه هزار برده و سیصد و پنجاه فیل بقلم درامد مرتبه هشتم چون سلطان شنید که راجه نندا حاکم کالنجر کره حاکم قنوج را بنابر انکه او سلطان را اطاعت و انقیاد نموده بود بقتل رسانیده سلطان را این سخن ناپسند آمده باستیصال نندا قصد مصمم ساخت و در سنه ۴۱۰ متوجه هندوستان گردید چون باب جمنا رسیده راجه نروجپال که چند مرتبه از صدمه لشکر سلطان گریخته بود بامداد و اعانت راجه نندا سد راه گشته بمقابله لشکر سلطان برامد چون اب عمیق درمیان بود بحکم سلطان نتوانست کسے از آب گذشت اتفاقا بست نفر غلام یکباره آب بازی کرده از دریا گذشته لشکر راجه نروجپال را از روے جرات و دلاوری درهم شکستند و از عقب اینها نیز بسیاری دیگر تیز تر عبور کرده جنگ کردند راجه نروجپال هزیمت خورده با چند کس بدر رفت و غلامان سلطان بشهری که دران نواحی بود درآمده دست بغارت دراز کردند و بتخانهارا مسمار نمودند سلطان بعد فتح ازانجا رو بولایت نندا اورد گویند سی و شش هزار سوار و صد و چهل و پنجاه هزار پیاده و یک صد و چهل فیل پیش نندا بود سلطان با توزک و تجمل برابر او نزول نموده پیغام اطاعت و اسلام کرد راجه نندا گردن از فرمان برتافته بجنگ قرار داد و سلطان بر بلندی ایستاد و کثرت لشکر غنیم بنظر درا ورده در خود تاب مقاومت ندیده از امدن پشیمان گردید و جبین نیاز بر زمین خشوع نهاده از حضرت ایزد بے نیاز و داور بے انباز درخواست فتح و نصرت نمود **نظم**

اے که خواهی کز بلا جان اخری | روے خود را در تضرع آوری
کین تضرع را بر حق قدرها ست | ان بها کانجاست دیگر جا کجاست

اتفاقاً بدرگاه مجیب الدعوات خضوع و عجز و خشوع سلطان باجابت مقرون گشت و بشیت ایزدی همان شب خوفی عظیم بخاطر نندا راه یافت تمام اسباب و آلات را همانجا گذاشته بے جنگ با مخصوصان خویش راه فرا پیش گرفت روز دیگر سلطان بر حقیقت کار اطلاع یافته سوار شده کمین گاه هائے اَملک جسته و بے لشکر او را ملاحظه کرده از مکر و خدیعت خاطر جمع نموده در شهر رفته دست بغارت و تاراج کشاده عالم عالم غنیمت بدست لشکریان افتاد و در بیشه پانصد و هشتاد زنجیر فیل از فیلان لشکر راجه نندا یافته ضمیمه غنایم نموده بغزنین رفت مرتبه نهم در ۱۲سنه سلطان قصد کشمیر نموده قلعه لوه کوت را محاصره کرده چون بسبب استحکام و ارتفاع قلعه دست بتسخیر آن نرسید بجانب لاهور و بانگر روان شد غنیمت فراوان بدست آورده بافتح و ظفر سعادت معاودت نموده مرتبه دهم بازقصد ولایت نندا کرد بعد رسیدن بقلعه گوالیار برائے تسخیر آن محاصره نموده از آنجا که قلعه گوالیار در استواری و محکمی کارنامه ایست از فرمان دهان پیشین و یادگاریست از کارآگاهان متقدمین طایر اوهام بالاجنحه خرد بر کنگره شرفات آن نتواند پرید و سمند تیز رو خیال در فضائے انتزاع آن نمیتواند جولان نمود نظم

یکے قلعه بر اوج آن کوهسار | برابر و سرتا بچرخ چهار
بروج مرغ اندیشه را راه نیست | کس از کار و کردارش آگاه نیست

بالضرور سلطان بحاکم آنجا صلح کرده سی و پنج زنجیر فیل پیشکش گرفته متوجه قلعه کالنجر مسکن راجه نندا گردید بعد رسیدن آنجا قلعه کالنجر را از لشکر محاصره محیط گردانید. ند قلعه مسطور بمتانت واستحکام در هندوستان نظیر ندارد تسخیر آن غیر از بازوے اقبال صورت نه بندد و جز بقوت سر پنجه بخت فتح نتوان کرد نظم

حصارے چو گردون گردان بلند | که رفعت ز برجش[1] بود بهره مند
دهد قلعه دارش بگردون جواب | کند دیده بانی او آفتاب

چون محاصره بامتداد کشید راجه نندا با وجود محکمی قلعه عاجز شده سیصد زنجیر فیل پیشکش قبول کرده زنهار خواست و فیلان پیشکش را بے فیلبانان از اندرون قلعه سر دادند بفرموده سلطان ترکان شهامت نشان بچستی و چالاکی بران فیلان سوار شده ایلی کردند از نظاره این جرات

---

[1] برجش

وحبارت ترکان اہل قلعہ تعجب نمودند وحیرت پذیرفتند راجہ نندا شعر ہندی بعبارات متین واستعارات رنگین کہ پسندیدہ شعر فہمان خردگزین وگزیدہ سخندان دانش آئین بودہ باشد در مدح سلطان نوشتہ ارسال داشت زبان دانان ہند مضمون ان را بعرض رسانیدند سلطان مسرت اندوگشتہ تحسین نمود وبجلدوی ان منشور حکومت پانزدہ قلعہ ضمیمہ کالنجر نمود با تحف دیگر مرحمت فرمود راجہ نندا نیز مال بسیار وجواہر بیشمار در عوض ان بخدمت سلطان مرسل نمود وسلطان بعد صلح بغزنین معاودت کرد مرتبہ یازدہم باز لشکر بہندوستان کشیدہ بقصد تسخیر سومنات لوائے توجہ برافراخت این سومنات شہریست بزرگ برساحل دریائے محیط وبتخانہ مشہور معبد براہمہ بتان زرین درین بتخانہ بسیار وبزرگ ترین بت راسومنات نامند گویند کہ در زمان پیغمبران بت را ازخانہ کعبہ براوردہ درانجا گذاشتہ اند ودر کتب سلف اہل ہند مرقوم است کہ ان بت از زمان کرشن کہ چہار ہزار سال منقضی شدہ معبود ومقبول براہمہ است بالجملہ ازغزنین روانہ شدہ قطع منازل وطی مراحل پیش نمود در اثنائے راہ حکم بر عرض لشکر بعمل در پیوست بتقدیم این امر یساولان جد کار وتوپچیان کارگزار تعین شدند در عرصہ چون عرصہ امید در غایت وسعت ومانند ساحت امل در نہایت فسحت سپاہی چون قطرات امطار در نیسان واذر وہمچو اوراق وازہار اشجار در فصل بہار بیرون ازحد حصر وشمار در وسے کثرت واقتدار آوردہ فوج فوج سواران شیر افگن وتومان تومان یلان صف شکن در رنگ جوہر ہائے شمشیر در اہن نشستہ واسپان وفیلان را در برگستوان پنہان کردہ صف ہا آراستند وعلمہائے رنگین بہ ترتیب پسندیدہ برافراشتند از آئینہ فیلان آفتاب در دل شب پدیدار گشت وازکثرت غبار علم درفشان بمثال شمع در فانوس نمود ارشد نظم

شدہ اندران عرصہ کارزار	مہ برعلم منخسف از غبار
علمہا سر ازاوج کردہ برون	شدہ آسمان خانہ چل ستون
زسم ستوران دران پہن دشت	زمین شش شد وآسمان گشت ہشت
یلان سرافراز وگیتی فروز	سواران جنگ آور وکینہ توز
ہمہ با دل شیر ونیروی ببر	زنوک سنان شان خراشیدہ ابر

---

(۱) فسخ

سپاهی به بسیاری از ریگ بیش　　گذشته همه مردی از جان خویش
ندیده کسی پشت ایشان بجنگ　　بچستی چو باد و چو کوه از درنگ

انتظام بخشان لشکر و بخشیان شهامت سیر بائین پسندیده عرض لشکر بنظر عالی در آوردند
ازان منزل سلطان کوچ بکوچ راهی گردیده بعد سطی راه دور و دراز در شهر نهراله که طنطنه موکب
سلطان مسکنه انجا فرار کرده بودند رسید شهر را خالی یافته علمها از انجا برداشته راه سومنات
یعنی پاتن پیش گرفت چون دران سرزمین نزول لشکر ظفر اثر اتفاق افتاد اهل آن شهر در دامنه
سومنات برروی کشیده اماده جنگ شدند بهادران لشکر دلیران صفدر بقدم همت
و علم نهمت بر معارج قلعه کشائی طریقه عروج پیش گرفته داخل قلعه شده بجنگ و تردد بسیار
مفتوح کردند لوازم غارت و تاراج بعمل آمد و خلق کثیر قتل و اسیر گشت تبخانها از بنیاد
برکندند و سنگ سومنات را پارچه پارچه کرده پاره ان را بغزنین برده بر در مسجد گذاشته
که سپر خلایق گردد. القصه سلطان پس از جهاد از انجا لوای مراجعت برافراشت
بیرم دیو راجه عظیم الشان بر سر راه بود از امدن سلطان آگاه بوده سد راه گشت و انواع
دست برد نمود اکثری را کشته و خسته مال و امتعه فراوان تاراج نمود چون لشکر سلطان
از مسافت بعید آمده و از ایام امتداد سفر و بسیاری جنگ که در سومنات و دیگر جاها که
روداده مانده و عاجز شده بود سلطان بمقتضای وقت صلاح جنگ ندیده طرح داده
براه ریگستان متوجه ملتان گردید دراه صحرای پرتاب و بی اب پیش آمد ریگ توده ها
چون کوره آهنگران در تپ و تاب بود و شدت سموم کار آتش مینمود اگر طایری در هوا پریدی
از اثری حرارت کباب شدی و اگر وحشی دران گذشتی از کثرت حرارت بیجان شدی
کسی را اب بجز سراب منظر نیامدی و بجز دانهای ریگ دانه غله بدست نیفتادی مثنوی

بنوده اب او جز اشک نوامید　　بنوده نان او جز قرص خورشید
نه در وی سایه جز از شب تار　　نه در وی بستری جز بستر خار

بسبب بی آبی و بی علفی و بی علفی لشکریان سلطان تعب و عنا کشیدند و اکثری
از تشنگی و گرسنگی راه صحرای عدم پیش گرفتند سلطان بفراوان محنت و رنج بغزنین
رسید مرقبه دوازدهم مد اوا خر سنه ۴۱۷ بعزمیت تادیب جتی که در وقت مراجعت از سومنات
بر کناره دریای سنده به لشکریان سلطان بی ادبی کرده بودند و آزار و اضرار رسانیده

لشکر عظیم بجانب ملتان وسنده کشیده تا چهار هزار کشتی ساختند و بر هر کشتی سه شاخ آهن درکمال قوت وحدت مضبوط کرده یکے بر پیشانی و دو بهر دو پهلو پرداختند چنانچه هرچه مقابل این شاخها آمدی خورد بشکستی و منعدم گشتی ان کشتیها را در آب سر داده وجوانان را باتیر وکمان وبندوق وقاروره نشانده روباستیصال معاند اوردوان مردم خبردار شده اهل وعیال واطفال خود را بجزایر فرستاده جریده بمقابل نشستند وجنگ عظیم درپیوست اکثرے ازانجماعة که مقابله کشتیها آمدند کشته شدند یا غرقه بحر فنا گشتند سلطان بعد استیصال دگر شالی انجماعة بدمال بغزنین معاودت کرد القصه سلطان باخلاق حمیده مخلق وبصفات فرخنده موصوف بود بشجاعت جبلی ودلاوری اصلی ممالک ستانی وجهانگیری مینمود وبسپه آرائی وتیغ گذاری مخالفان را منکوب ومغلوب ومقهور میکرد برعیت پروری وداد گستری عالم را رونق می بخشید وبعدالت ورزی وانصاف پژوهی ستمگاران را بسزا وستمدیدگان را بمدعا میرسانید بخطاپوشی وعطاپاشی مجرمان را نوید بخشش میداد وبسخاوت سنجی وزربخشی مفلسان را توانگر میساخت دینداری وپرهیزگاری شیمه قویه او بود در ترویج احکام شریعت غرا واجرای اوامر ملت بیضا سعیه رضیه داشت تعصب دین نوعی در ضمیر منیرش مضمر بود که بقصد حصول ثواب دوازده نوبت بهندوستان یورش نموده لوائے فتح ونصرت برافراشته مراتب جهاد وغزا بظهور رسانید ازینجهت اهل اسلام اورا غازی گفتندے وازبسکه نیت صاف وهمت عالی وحوصله فراخ وشجاعت ذاتی وبخت بلند وطالع ارجمند داشت بهر طرف که روداد ظفر وفیروزمندی بطریق استقبال پیش آمد نظم

هرجا که جنیبتش رسیده | اقبال برهنه پا دویده
شیران جهان شکار کرده | وز مورچگان کنار کرده
عزمش بظفر هزبر درنخچیر | دولت بقیاس شیر در زنجیر

در سخندانی ونکته فهمی ولطیفه گوئی ومدعاشناسی نظیر خود نداشت وشعر متین ومضامین رنگین میگفت وفضیلت وعلمیت درست داشت فضلا وشعرا را اعزاز واحترام میکرد وبانجماعة رعایت واحسان بسیار مینمود سرامد فضلائے روزگار وسردفتر شعرائے نامدار مولانائے حسن بود که در شعر خود فردوسی تخلص مینمود وجه تسمیه انکه در شهر طوس حاکم انجا باغی ترتیب داده فردوسی نام نهاده بود پدر مولانا باغبانی ان باغ داشت بدین تقریب

مولانا در شعر خود فردوسی مینوشت چون از اتفاقات در غزنین رسید وحقیقت فضل وکمال
او بسلطان ظاهر گردید او را در صحبت خود جا داده پایه قدرش از فضلاے ان عصر بلند ساخت
وبنگارش شاهنامه امر فرمود مولانا بمقتضاے دانش والا حسب الامر سلطان عالیقدر شاهنامه
مشتمل بر احوال سلاطین کیان وفرمانروایان ایران وتوران ودلاوری ودلیری وشجاعت و
مردانگی رستم واسفندیار وافراسیاب وسهراب ودیگر پهلوانان نامدار بشصت هزار بیت
در مدت سی سال درست کرده اگرچه در عهد سلطان کتاب نظم ونثر بسیار از طبع شعراے
نامدار بعرصه ظهور آمده اما شاهنامه را اشعار رنگین وحسن مضامین ومقدمات ندرت آئین
وحکایات لطافت آگین نزاهت دیگر دارد ومرغوب طبایع سلاطین عظام ومالوف قلوب
طوایف انام است وشعراے والا فطرت در تعریف وتوصیف این کتاب اشعار بسیار
گفته اند از انجمله انکه **بیت**

هر آنکس که شهنامه خوانی کند اگر زن بود پهلوانی کند

وسلطان اگرچه چندین هزار غلام داشت اما سر امد ایشان ملک ایاز بود که سلطان در کمند عشق
او گرفتاری داشت گویند که این ایاز خلف والی کشمیر بود بخورد سالی همراه پدر خویش در شکارگاه
رسید جمعی از عیاران آدم دزد بقابوے که یافتند ایاز را بدست آورده ازان ولایت بدر
رفتند ودر بدخشان رسیده ان لعل درج شاهی بدست سوداگری بقیمت خاطر خواه فروختند
واز تقدیرات قادر مطلق شاهزاده بغلامی منسوب گشت وان سوداگر اگرچه اقسام اجناس
نفیسه وانواع اشیاے غریبه وزواهر جواهر شاهوار ودرر غرر ابدار وغلامان غلمان شعار و
کنیزان پری دیدار با خود داشت اما نظر بر حسن وجمال ایاز قیمت ان را از جمیع اسباب
واشیاے زیاده بخاطر اورده اورا از جان عزیز تر داشته در تربیت وپرورش توجه
بر می گماشت بقصد تجارت از بدخشان در غزنین رسیده رحل اقامت انداخت ورخت
سوداگری در چارسوے بیع نو دار ساخت دران مصر شهرت یافت که تاجرے باقسام
اجناس نادره واسباب گرانمایه رسیده وغلامی همراه دارد که نظر صورت بین نظاره آن
تاب نیارد وازین خبر خورد وبزرگ ووضیع وشریف بقصد دیدن ان ماه فلک دلبری هجوم
آورده نظاره آن ماه پاره مبتلا ومفتون می شدند وبر زبان می آوردند که بے شایبه تکلف
اگر چهره نورانی ان بماه آسمان نسبت داده شود رواست واگر در حسن وخوبی به یوسف

کنعان مقابل کرده آید سزا است و همه کس شیفته و فریفته گشته مائل به خریداری آن گوهر برج دلداری شده قیمت آنرا از قیمت شاهد کنعانی گذرانیدند تا انکه صیت حسن و خوبی آن سرو بستان محبوبی در گوش سلطان رسید سوداگر را معه آن سلطان ملک جمال طلب داشت و بمجرد مشاهده مبتلا و مشتاق گشته عنان اختیار از دست داد و بمقتضاے فریفتگی و شیفتگی ان را بقیمت گران انچه سوداگر میخواست بلک زیاده بران خریده انیس انجمن خاص و جلیس مجلس اختصاص گردانید و شیفته خوے واو بخته دام موے او گشت حسن ادایش سحر سازی و فرخنده لقایش دلنوازی بکار برد تکلم شیرینش راحت افزاے روح روان و خنده نمکینش مسرت پیراے دل و جان گردید زلف عنبرینش زنجیر خرد کاکل مشکینش سلسله عقل شده و عشقش بر کشور دل کوس فتح نواخت و محبتش در ساحت سینه لواے ظفر برافراخت تیر نگاهش بجگر دوزی پرداخت و خدنگ مژگانش جان را خسته و مجروح ساخت الحق عشق است پرده بر انداز شرم و حیا برهم زن امتیاز چون و چرا دامنش از لوث کفو و نا کفو مبرا ساحتش از خس و خاشاک حسب و نسب معرالعل را با خذف وصل میدهد و حصیر را با حریر پیوند میکند بدرگاهش شاه و درویش برابر و در حضرتش خواجه و غلام همسر نظم

این عشق که هست بیخود از خویش	نه شاه شناسد و نه درویش
این عشق ز دل چو بست محمل	نه گام شمارد و نه منزل
عشق است که یافت ملستی	دست همه را بخیره دستی
چون عشق رسد بآتشین تاب	صد زهره آهنین کند آب
عشق است هزار شعله در تاب	عقل است هزار پنبه در آب

القصه سلطان عاشق وضع و اطوار و شیفته حسن ان ماه دیدار گردید و اورا بر تمامی خدم و حشم برگزیده مامور امر و محکوم حکمش گشت اشعار رنگین و ابیات ندرت تقیین در محمود نامه و دیگر رساله از عشق و محبت او گفته سوز درونی و راز نهانی خویشش بعرصه ظهور آورده چنانچه قصه عشق و نیاز سلطان و حسن و ناز ایاز مشهور است و در اکثر کتب مسطور علی الخصوص مولانا زلالی این داستان را بائین شایسته و مضامین نادره تحریر در آورده چهره آراے نظرت بلند و صور پیراے فکرت ارجمند خویش گشته اما مولانا می نویسد که سلطان ان ماه دل فریب را در خواب دیده و بودن آن لعل کان دلبری را در بدخشان در همان خواب

معلوم کردہ زلیخاوار عاشق آن یوسف دیدار گردیدہ بلباس فقیری در بدخشان رسیدہ ایاز را مصور دیگر در عالم مثال مشاہدہ کردہ بود شناختہ بقیمت گران خریدہ در غزنین آوردہ باو نرد عشق و محبت باخت و بعضی شعرا نوشتہ اند کہ ایاز اگرچہ حسن صوری و جمال ظاہری چندان نداشت لیکن در اخلاق پسندیدہ طاق و باوصاف گزیدہ شہرہ آفاق بود و از حسن سیر جانفزای معدلت پیمائی سیمتور و از نیکو خصایل مردم را شیفتہ و فریفتہ میکرد اینہمہ شیفتگی سلطان بر سیرت نیک خصایل فرخندہ و اوائے نجستہ و خوے حمیدہ او بود **منظومہ**

نیکی مردم نہ نکو روئیست — خوے نکو مایہ نیکوئیست

ہرکہ در و سیرت نیکو بود — آدمی از آدمیان او بود

بالجملہ سلطان چون بحد کہولت رسید و موے سفید در محاسن پدیدار گردید بصلاح حکما برائے حسن افزائی چہرہ نورانی خویش شروع بخضاب نمود بے شایبہ تکلف و مداخلہ تصلف خضاب در ایام شیب رونق افزائی شبابت و چہرہ پژمردہ را ذریعہ آب و تاب محاسن سفید را حسن افروز جوانی و عہد پیری را سرمایہ مسرت و کامرانی موے کافوری را کسوت آرائی عنبرین و ریش برف نما را خلعت پیرائے مشکین چون افسردہ را جوبیار است و بوستان خزانی را نسیم بہار از تاثیرات اب رفتہ در جوئے برنائے باز می آید و جوانی خفتہ چہرہ بیداری می آراید پیری آمدہ رخت اقامت می بندد و جوانی رفتہ صورت معاودت می پیوندد تاثیرات آبحیات دارد کہ در پیری رونق جوانی بر سر کاری آرد معجزات خضر در و صریح است کہ کہنگی را زیب و زینت نوی می بخشد **منظومہ**

جوانی چون نسیم نو بہار است — و لے بر رنگ و بوے گل سوار است

اگر دریافتی بر دانشت بوس — وگر غافل شدی افسوس افسوس

اگرچہ حکیمان والا دانش و ہنر پیشگان خردمنش برائے موے سفید خضاب طرفہ صنایع و نادرہ اختراع کردہ اند اما قانون گویان اقلیم وجود در نسخہ فکر و شہود چنین دستور العمل بقلم آوردہ کہ چون از کشور بدن عاملیان بہار ربیع جوانی منقضی گردید و خریف پیری در رسید و عزل عمل شباب و نصب احکام شیب در میان آمد عود جوانی بیرون از حیز امکانی است جمعی بوالہوس مغلوب نفس کہ در ایام پیری ریش را رنگ کردن نشاط جوانی تصور کردہ اند فی الحقیقت نور را در ظلمت می پوشند و صبح را بشام مبدل می کنند حسن محاسن را بے رونق و زیب چہرہ را زایل میسازند در موسم خزان جوبیار در باغ روان کردہ توقع رونق بہار داشتن محض ابلہی است و در زراعت قابل درو آب دادن و امید سرسبزی نمودن و اہلی مہاجہ

کہنہ و فرسودہ را رنگین نمودن واز وچشم نوی داشتن از عقل دوراست وازگل پژمردہ امید شگفتگی کردن بہ بیخردی نزدیک بالفرض اگر از خضاب ریش تقلید جوانی میشود فرسودگی تن وژولیدگی چہرہ وگم گشتگی احساس حواس وکم شدگی قوائے بدن وخمیدگی قامت دلیلی است قاطع وحجتی است ساطع بررسیدگی عمر یا آخر **رباعی**

چون پیر شدی کار جوان نتوان کرد پیری است نہ کافری نہان نتوان کرد

در ظلمت شب ہر انچہ کردی کردی در روشنی روز ہمان نتوان کرد

القصہ چون سلطان را ایام شباب درگذشت وعہد شیب نمودار گشت ودر باغ جوانی خزان پیری در رسید حواس صوری کمی پذیرفت ودر قوائے بدنی تفاوت ظاہر گشت جوانی کوس رحلت نواخت ضعف وناتوانی طرح اقامت انداخت **بیت**

جوانی بود خوبی آدمی چو خوبی رود کی بود خرمی

بنائے عمر اگر ہمہ با بحیات رسیدہ آخر خلل پذیرد ودم حیات اگر ہمہ بفیض مسیحا فیض یافتہ بر باد میرود در دیوان کدہ ازل منشور حیات جاوید بنام احدی مرقوم نگشتہ وطغرائے زندگی ابد بر اسم ہیچکس ثبت نشدہ ہمگنان را ازین دار فنا بمنزل بقا باید شتافت وہمہ کس را در جولانگاہ آخرت بباید تاخت درین صورت سلطان در ۱۲۱۰ھ بعلت دق ورحمت ضیق النفس اورنگ خلافت خالی کردہ سمند زندگانی در جولانگاہ مرگ تاخت واز شہرستان ہستی بجانب نیستی نقارہ رحیل نواخت **نظم**

دگرگون شدہ آسمان وزمین ز فوت شہنشاہ دنیا ودین

دل خلق شد ز آتش غم کباب بنائے جہان از حوادث خراب

ہمہ کرد جامہ سیاہ و کبود ز خون دل از چشمہا راند رود

ہمہ بر سر افشاند از غصہ خاک چو خامہ ہمہ سینہا کردہ چاک

گریبان جان چاک زد صبحدم ببریدہ شب زلف پرپیچ وخم

روان گشت از چشمہا رود خون ز خون گشت روئے زمین لالہ گون

ز آہ وز فریاد پر شد جہان بگردون گردان بر آمد فغان

ز دل رفت صبر و ز سر رفت ہوش بر آمد ز جانہا فغان وخروش

گویند در زمان سکرات ممات کہ زمان ترک از تعلقات دنیائے دون ووقت توجہ

بانہ وبیچون است سلطان از بسکہ دلش درسلسلہ دنیا بند و در گرداب تعلق غرق بود فرمود کہ اقسام امتعہ وانواع اقمشہ واجناس غریبہ واشیائے عجیبہ وجواہر زواہر بے نظیر ولولوے لالائے دلپسندیدہ والات طلا ونقرہ وادوات مرصع مزینہ وسایر خزاین وکارخانجات وتمامی اسباب تجملات انچہ موجود است ہمہ را از نظر بگذرانند فرمان پذیران حسب الامر بعمل آوردہ تمامی نقود واجناس در پیشگاہ منظر برچیدند سلطان نظر بران انداختہ داغی بکسی نداد وازمفارقت آن حسرت خوردہ رحلت کرد نظم

زر ونعمت اکنون بدہ کان تست | کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست
پریشان کن امروز گنجینہ چست | کہ فردا کلیدش نہ در دست تست
کسی گوئے دولت ز دنیا برد | کہ با خود نصیبی بعقبے برد
تو با خود ببر توشہ خویشتن | کہ شفقت نیاید ز فرزند و زن
غم خویش در زندگی خور کہ خویش | بمردہ نپردازد از حرص خویش
بغمخوارگی چون سر انگشت من | نخارد کسے در جہان پشت من

مدت سلطنت سی وپنجسال +

امیر مسعود بن سلطان محمود بعد رحلت پدر والا قدر زینت افزای اورنگ خلافت گردید امابرہندوستان یورش نتوانست کرد +

امیر ابوسعید بن امیر مسعود از شش برادر کلان تر بعد پدر سریر آرائے فرمان روائی گشتہ عدالت ونصفت را رواج داد دومرتبہ برہندوستان یورش نمود لیکن چندان دست نیافت بعد انہدام بتخانہ وبعضی اکنہ معاودت کرد +

بہرام شاہ برادر امیر ابوسعید پس از برادر کلان اورنگ نشین جہانبانی گشتہ برہندوستان یورش نمود بعضے بلاد وامصار کہ پدر وبرادر کلانش مسخر نکردہ بودند بزور شمشیر بہ تسخیر درآوردہ امرائے خویش دران اماکن نصب کردہ مروج قوانین اسلام گردید اما سلطنت او درہندوستان بقا نیافت ودرضبط ممالک ایران وتوران ومحاربہ بسلاطین ان دیار بسر برد کتاب مخزن اسرار از تصنیف مولانائے نظام الدین گنجوی وکلیلہ ودمنہ تالیف علامہ نصر اللہ مستوفی در عہد او صورت بست شد واو درسنہ ۵۴۷ ازینجہان فانی درگذشت +

خسرو شاہ بن بہرام شاہ چون در جنگ آرائے فرمان روائی گشت سلطان علاءالدین حسین غوری غالب آمدہ غزنین را از وے مستخلص نمودہ در تصرف خویش آورد و خسرو شاہ ہزیمت خوردہ از ملک موروثی خویش برامدہ رو بہندوستان نہاد و لاہور را بہ تسخیر ولود و تا آخر عمر بحکومت ولایت پنجاب قیام ورزیدہ در ۵۵۵ھ در خطہ لاہور چراغ زندگانی او از تندباد اجل فرو شد مدت سلطنت او پنجاہ و ہشت سال +

سلطان خسرو ملک بن خسرو شاہ بعد رحلت پدر بر مسند حکومت ولایت پنجاب متمکن گشت چون سلطان شہاب الدین برادر سلطان غیاث الدین بن سلطان علاءالدین غوری از جانب برادر کلان خویش نیابتاً در غزنین می بود و بمقتضائے کارطلبی بر اطراف ممالک لشکر میکشید کر ہمت بہ تسخیر ہندوستان بستہ علی التواتر بر لاہور یورش کردہ خسرو ملک را بکار بہ و مجادلہ عاجز گردانید آخر الامر خسرو ملک تاب نیاوردہ در ۵۸۲ھ ہجری نزد سلطان شہاب الدین در غزنین رفتہ ہمان طرف ودیعت حیات سپرد مدت حکومت او در لاہور بست و ہشت سال از ابتدائے سلطان ناصر الدین سبکتگین تا خسرو ملک ہفت تن مدت دو صد و ہفتدہ سال سلطنت غزنین و بلاد ہندوستان کردند +

سلطان شہاب الدین عرف معز الدین محمدؒ

برادر کلان او سلطان شمس الدین مشہور بغیاث الدین ولد سلطان علاء الدین حسین خلافت غور داشت سلطان شہاب الدین از جانب برادر کلان خود بر غزنین لشکر کشیدہ در ۵۶۹ھ فتح نمودہ نیابتاً بحکومت آن ولایت قیام ورزید چون شجاعت مند و کارطلب و دلاور و صاحب اقبال بود کمر ترود بر بستہ قصد جہانگیری و ممالک ستانی نمود مرتبہ اول ولایت ملتان از تصرف قرامطہ و اوچ را از قوم بہاٹیہ تسخیر در آورد و نایب خود را گذاشتہ بغزنین مراجعت کرد مرتبہ دویم در ۵۷۴ھ باز در ملتان و اوچ آمدہ براہ ریگستان عزیمت گجرات کرد راے بہیم دیو مرزبان آنولایت لشکر فراہم آوردہ صفوف مصاف آراست و جنگ عظیم روداد چون لشکر سلطان از مسافت بعید رسیدہ ماندہ و نمند بود شدہ بود و مع ہذا از قطع مسافت ریگستان رنج بے آبی و تعب بے غلگی کشیدہ و لشکر راے بہیم دیو فراز مال و تازہ زور بود جنود سلطان را بزخم تیرو دم شمشیر و نوک سنان و ضرب بندوق گسفتہ

وخستہ گردانید بیت

تناک تیر و چاکا چاک شمشیر　　دریدہ مغز پیل و زہرہ شیر

قضارا رائے بھیم دیو غالب آمدہ فتح یافتہ بسیاری از لشکریان سلطان را علف تیغ بیدریغ نمودہ و سلطان ہزیمت خوردہ بہزاران رنج و تعب رجعت نمودہ بغزنین رسید مرتبہ سوم در ۵۷۵ھ لوائے توجہ بسمت لاہور برافراشت سلطان ملک خسرو از نسل سلطان محمود غزنوی کہ شمہ از احوال او تحریر در آمدہ حکومت لاہور داشت بعد محاصرہ و محاربہ فتح قلعہ نزدیک رسید خسرو ملک عاجز شدہ پسر خود را با یک زنجیر فیل بطریق پیشکش فرستادہ صلح نمود و سلطان پیشکش ہر سالہ مقرر کردہ بغزنین معاودت نمود مرتبہ چہارم در ۵۸۰ھ بر سر دیول کہ بتھتھہ مشہور است رفتہ تمام ولایت در کنار دریائے سندہ بضبط در آورد و نفایس و نوادران دیار با مال بسیار گرفتہ برگشت مرتبہ پنجم در ۵۸۱ھ باز بولایت لاہور آمدہ محاصرہ و مجادلہ نمود خسرو ملک تاب نیاوردہ در قلعہ لاہور متحصن گردید سلطان نواحی لاہور غارت کردہ در میان دریائے راوی و چناب قلعہ سیالکوٹ را کہ بنائے آن از قدیم است وشکست وریخت کہ در ارکان آن راہ یافتہ بود بتجدید و ترمیم تعمیر نمودہ نایب خود را گذاشتہ برگشت و خسرو ملک باتفاق طایفہ کہوکہران مدتے محاصرہ قلعہ سیالکوٹ نمودہ بے نیل مقصود بلاہور عود کرد مرتبہ ششم در ۵۸۲ھ باز سلطان از غزنین بلاہور آمد و خسرو ملک بعد تحصن عاجز شدہ غیر از احضار چارہ ندانستہ بملازمت سلطان رسید و او را سلطان با خود در غزنین بردہ و در لاہور نائب خود نصب کرد و خسرو ملک در ہمانجا حلہ زندگی قطع نمود مرتبہ ہفتم در ۵۸۷ھ سلطان باز بہندوستان آمدہ قلعہ سرہند[1] را کہ دران زمان دار الایالت راجہائے عظیم الشان بود بدست آوردہ یکہزار و دویست سوار درانجا گذاشتہ در موضع نراین کہ الحال ان را تلاوری گویند رسید رائے پتہورا فرمان روائے ہندوستان با لشکر گران و توپخانہ فراوان بران سرزمین آمدہ صفوف مصاف آراستہ ہر دو لشکر بہم مقابل گشتہ داد مردانگی دادند نظم

دو ابر از دو سو در غروش آمدند　　دو دریا کہ در موج و جوش آمدند

برآمد ز ہر دو سپہ بوق و کوس　　زمین آہنین شد سپہر آبنوس

ز بس کشتہ و خستہ و ریختہ　　زمین شد چو دریائے آویختہ

---

[1] قلعہ بہتندہ و فرشتہ جلد اول صفحہ ۵۷۔

ازانجاکہ آفتاب مراد از مطلع امید بر ترقی ے آید و شاہد مرام از پردہ آرزو بنازو کرشمہ
چہرہ میکشاید قانونی است قدیم کہ ایزد جہان آرا چون میخواہد کہ برگزیدہ خود را بر فراز تخت
فرمان روائے متمکن سازد از مبادی حال آن نیکبخت را مورد محن و مشاق گردانیدہ ودزمان
معہود ابواب ادراک مقصود برروے او میکشاید **مثنوی**

ندرین دیر کہن رسمیست دیرین | کہ بے تلخی نباشد عیش شیرین
نیفتد در جہان کس را بلائے | کہ ناید زان بلا بوئے عطائے

اگرچہ درین محاربہ سلطان جلادت ہا کردہ مراتب تہور بجا آورد اما چون در مشیت ایزدی
فتح و نصرت بر وقت دیگر موقوف بود درین مرتبہ برلشکر سلطان شکست افتاد و کہانڈی
رائے برادر رائے پتھورا کہ حاکم دہلی بود و غالب آمد فیل سوار حملہ آوردہ با سلطان در آویخت
و بازوے سلطان را بضرب نیزہ مجروح ساخت نزدیک بود کہ سلطان از شدت درد
زخم بیہوش شدہ از اسپ فرو افتد درین وقت غلام خلج بچہ در رسید عقب سلطان بر
اسپ نشستہ از رزمگاہ بیرون آمدہ در لشکرگاہ رسیدہ سلطان را سلامت بمنزل رسانید
و درفع غوغائے کہ از زخمی شدن سلطان و نارسیدن در منزل در خلائق بود نمود و سلطان
زیادہ ازان صلاح جنگ ندیدہ ازانجا معاودت کردہ بہزار تعب و محنت در غزنین رسید
و رائے پتھورا بعد فتح در سہرند آمدہ قلعہ را از کسان سلطان بعد محاصرہ یکسال و یکماہ تسخیر نمودہ
بکسان خود سپرد و مرتبہ ہشتم در ۵۸۸ھ باز سلطان بلشکر گران متوجہ ہندوستان گردید و
درہمان موضع نراین کہ سابقا جنگ شدہ بود نزول عساکر طرفین اتفاق افتاد ہنگام صبح کہ شاہ
چرخ برین مہر چہارم سپہر تیغ ظلمت سوز بقصد انتقام ہندوی تیرہ روزگار شب از نیام
گیتی کشیدہ لشکر کافر کیش ظلام رو بانہزام داد و اعلام سیہ فام جنود لیل از پرتو ماہچہ رایات
انوار سلطان نہار رو بحجاب نوازی نہاد دلاوران جنگ جو و بہادران پرخاش خو باہدیگر پیوستند
و جنگی کہ از داستان رستم داستانی[1] بودہ باشد و کارنامہ افراسیاب تواند بود بروے
کار آوردند و روح آن پہلوانان را بر فلک برین ثناخوان خود گردانیدند گاہے ترکان جلادت
کیش جرات و جسارت نمودہ بر ہندوان غالب می شدند و گاہے ہندوان تہور اندیش
از دلاوری و دلیری بر ترکان غلبہ می آوردند **نظم**

---

[1] نشانی

صف ترکان رسید بهر مصاف | تیغ برکرد هند وان زغلاف
ترک و هند و بهم در افتادند | داد مردی و مردمی دادند
جو یهاے ز خون چو گشت روان | سران کشتگان بسیل دوان
هند و و ترک بسکه کشته شده | دشت هموار پشته پشته شده
از قضا ترک چیره دست افتاد | لشکر هند را شکست افتاد

چون مشیت قادر علی الاطلاق بران شد که سلسله جهانبانی هندوستان از فرقه هنود منقطع گردد و این مملکت در ظل سلطنت و سایه عدالت فرمان روایان سلمین در اید و در ممالک هند رواج اسلام بمنصه ظهور رسد نسیم فتح و نصرت بر اشجار عالام اقبال سلطان وزیدو نهال دولت راے پتهورا درعوا صف ادبار از بیخ و بن افتاد یعنے راے پتهورا ناگهان در رزمگاه دستگیر گشته بقتل رسید و لشکریانش جبی ملعت تیغ خون اشام مبارزان ظفر جام گردید و فریقی لبستان جان ستان بهادران نصرت نشان جان در داد و بسیاری را خرمن هستی از آتش توپ و تفنگ پاک سوخت و اکثرے پایمال فیلان کوه تمثال شدند و خلق انبوه بدست شجاعت مندان نصرت منش گرفتار گشتند و کهانڈے راے برادر راے پتهورا که سپه سالار بود هزیمت را غنیمت دانسته بصد سعی و تلاش جان خود را ازان مهلکه سلامت برد

چنان هیبناک و هراسان گریخت | که زنار را از گرانی گسیخت

قلعه سرسنی کتلاوری بوده باشد و هانسی و اجمیر که دار الملک راے پتهورا بود بتصرف کسان سلطان درامد مال و امتعه ان قلاع بدست بهادران فیروزمند افتاد و سلطان بعد فتح چند روز در همان سرزمین اقامت ورزیده در فراهم آوردن پراگندگیهاے ممالک دامن و امان شارع و مسالک و بخشیدن مرهم بر جراحت هاے قلوب رعایا و برایا و تسکین و لهاے کافه خلایق و انتظام مهام ملکی و مالی مساعی جمیله بکار برده پس از حصول جمعیت خاطر از سر انجام امور مملکت و کارهاے سپاه و رعیت ملک قطب الدین ایبک را که غلام برگزیده او بود در قصبه کهرام هفتاد کروهے دهلی نایب سلطنت گذاشته خود براه کوه سوالک روان شد اکثر محال کوهستان را غارت کرده غنیمت فراوان بدست آورده بغزنین رفت بعد معاودت سلطان ملک قطب الدین ایبک ثیا بتاً

ودر سرانجام مہمات جہانبانی وانتظام معاملات ملک ستانی مقید گردید در اسرع اوقات قلعہ دہلی
و میرٹھ تسخیر نمودہ بہر جا حکام نصب گردانید و در سال دویم قلعہ کول نیز مسخر کرد و قلعہ گوالیار
و بداؤن و دیگر قلاع فتح کردہ بر سر گجرات رفتہ انتقام شکست سلطان کہ سابقا تحریر در آمدہ
از رائے بھیم دیو گجراتی گرفتہ آن ولایت را تاخت و تاراج نمودہ بفتح و نصرت بدہلی مراجعت
کردہ خطبہ و سکہ بنام سلطان رواج داد از آن تاریخ شہر دہلی دار الخلافت سلاطین مسلمین مقرر
گردیدہ مرتبہ نہم در سنہ ۵۹۶ باز سلطان از غزنین بہند آمدہ ولایت قنوج را مفتوح کردہ سعید
زنجیر فیل و دیگر اموال غنیمت گرفتہ برگشت چون سلطان غیاث الدین برادر کلان سلطان
کہ اسم سلطان بر دبود جہان گذران را پدرود کرد سلطان از روے جوانمردی و والاہمتی ولایت
غور و ترکستان و خوارزم و دیگر ممالک بوارثان قسمت کردہ خود بر ولایت غزنین قناعت
نمود مرتبہ دہم چون سلطان شنید کہ در نواحی لاہور طایفہ کھوکھران عصیان ورزیدہ فتیلہ فتنہ
و شرارہ شرارت بر افروختہ اند لہذا برائے تادیب آن گروہ از غزنین رو بلاہور آورد
ملک قطب الدین نیز از دہلی بخدمت سلطان رسیدہ باتفاق یکدیگر گوشمال آن جماعت
بدمال بے اعتدال کردند سلطان بعد تنبیہ آن فرقہ و تنظیم امور ملکیہ از لاہور معاودت بغزنین
نمودہ چون نزدیک رسید در دیہی از دیہات توابع غزنین از دست فدائے کھوکھر کہ برکاب
سلطان رفتہ بود باتفاقی کہ روداد درجہ شہادت یافت گویند کہ خزانہ بسیار از طلا و نقرہ
و جواہر زواہر از و ماند و از انجملہ پانصد من الماس کہ از جواہر نفیسہ است بقلم در آمد و دیگر
اموال از ہمین قیاس باید کرد بیت

دریاب کنون کہ نعمتت ہست بدست   کین دولت و ملک میرود دست بدست

پانزدہ نوبت سلطان بر ہندوستان یورش کردہ دو مرتبہ شکست خوردہ و دیگر مرتبہ بفتح
و نصرت کامیاب گشت چنانچہ تفصیل آن بقلم در آمدہ تا آخر عمر سی و دو سال سلطنت نمود
ازانجملہ فرمانروائی ہندوستان پانزدہ سال و دو ماہ **سلطان قطب الدین ایبک** غلام
زرخرید سلطان شہاب الدین نیابتا حکومت ہندوستان داشت بعد ازانکہ سلطان درجہ
شہادت یافت از دہلی برآمدہ در لاہور رسید اصالتا سریر آرائے خلافت گشت و یازدہم
ربیع الاول سنہ ۶۰۲ سکہ و خطبہ بنام خود کرد چون انگشت خنصر او شکستہ بود ازین جہت اورا
ایبک گفتندے سلطان غیاث الدین محمود برادر زادہ سلطان شہاب الدین از فیروزکوہ

چتر و تجملات پادشاہی برائے قطب الدین فرستادہ بخطاب سلطانی مخاطب ساخت
این سلطان در بخشش و بخشایش داد سخاوت و جوانمردی دادے و مستحقان را زیادہ از خواہش
عطا نمودی دست جود و سخایش گرد افلاس از چہرہ مفلسان بر افشاندی و ابر کرم و عطایش
غبار یاس از صفحہ حال تنگدستان فرونشاندی سحاب دستش دامن و جیب آرزومندان پر نمودی
ہمتش ارباب عسرت را از آرزو نیاز بے نیاز فرمودی **بیت**

باہمت او حوصلہ دریا تنگ | با رفعت او مرتبہ گردون پست

چون لکھا باہل احتیاج انعام دادی ازینجہت در ہند او را لکھہ بخش گفتندی درمیان او و
تاج الدین یلدوز کہ یکے از بندہائے خاص سلطان شہاب الدین بود و بعد سلطان در غزنین
اسم سلطنت بر وی اطلاق یافتہ بود بر سر لاہور مخاصمت و منازعت گردید بقصد یکدیگر کردہ
آتش محاربہ برافروختند و از طرفین صفہا آراستہ بجنگ پرداختند بہادران جانفشان تیغہا
آختہ اسپان انداختند و تیرہا برتافتند و جانہا شگافتند **نظم**

سلح مکمل زاہن جوان | چو معنی در الفاظ مغلق نہان
دران رزم تیرے کہ از شست جست | چو مضمون برجستہ در دل نشست

بالآخر تاج الدین تاب مقاومت نیاوردہ منہزم گشتہ در کرمان اقامت ورزید و سلطان مظفر
و منصور شدہ باستقلال کمال بسلطنت پرداخت در سنہ در چوگان بازی از اسپ
افتادہ گوے زندگی بچولانگاہ آخرت رسانید مدت بست سال حکومت ہندوستان نمود
ازانجملہ سلطنت غزنین چہار سال ✦

سلطان آرام شاہ پسر خواندہ سلطان قطب الدین

چون سلطان مرحوم پسر صلبی کہ سزاوار جہانبانی تواند بود نداشت ارکان دولت باتفاق
یکدیگر آرام بخش پسر خواندہ سلطان را کہ سوائے او وارثی نبود بحکم وراثت در سنہ در خطہ
دل کشائے لاہور بہ اورنگ فرماندہی اجلاس دادہ سلطان آرام شاہ خطاب کردند باطراف
ممالک احکام و مناشیر صادر گشت و نوید عدالت و نصفت بخلایق رسید درین اثنائے
امیر علی اسمعیل حاکم دہلی باتفاق جمعی از امرائے ملک التمش را از بداؤن طلبداشت و
ملک در دہلی رسیدہ قلعہ را در تصرف خویش درآورد و سلطان آرام شاہ از استماع آمدن

ملک از لاہور در حوالی دہلی آمدہ صف آراستہ باندک محاربہ فرار نمود مدت سلطنت قریب یکسال ❖

سلطان شمس الدین عرف ملک التمش[1]

اورا سلطان قطب الدین ایبک از ملک جیل خریدہ بفرزندی گرفتہ دختر خود را درمنا کحت او درآوردہ بود بعد فتح گوالیار امارت انجا باو ارزانی داشت پس ازان برن وآن نواحی بدو تفویض نمودہ بتدریج ولایت بداؤن ضمیمہ حکومت اوگردانید چون علامات شجاعت و مردانگی و آیات فراست و فرزانگی از و بمنصہ ظہور رسید و بارہا درحضور ترددات مردانہ بجا آوردہ آخر کار بپایہ امیر الامرائے رسید و خط آزادی از سلطان یافت بعد ازانکہ سلطان قطب الدین درگذشت و از سلطان آرام شاہ امور خلافت تمشیت نیافت باتفاق امیر اسمعیل سپہ سالار و دیگر ارکان دولت از بداؤن آمدہ سنہ ۶۰۷ھ بر تخت جہانبانی جلوس نمودہ بخطاب سلطان شمس الدین مخاطب گشت التمش ازاگویند کہ در شب خسوف متولد شود چون صاحب تردد و شجاع بود بزور شمشیر اکثر ممالک درحیطہ تصرف آوردہ فرمانروای باستقلال نمود دران زمان چنگیز خان فرمانروای خوارزم و ترکستان بود سلطان جلال الدین از پیش چنگیز خان منہزم گشتہ بر سر لاہور آمدہ محاصرہ نمود سلطان بالشکر بسیار از لاہور رسیدہ مقابلہ نمود جلال الدین تاب نیاوردہ بطرف سند و سیوستان بدر رفت در سنہ ۶۲۶ھ ایلچی عرب جامہ خلافت جہت سلطان آورد سلطان مراسم اطاعت بجا آوردہ فرحت و شادمانی نہایت کرد چند روز شہر را آرایش داد و کوس شادی نواخت در سنہ ۶۳۱ھ بر ولایت مالوہ یورش نمودہ مظفر گشت و بتخانہ مہاکال کہ از مدت سیصد سال تعمیر یافتہ در غایت متانت و حصانت بود خراب ساختہ از بنیاد بر انداخت و تمثال راجہ بکرماجیت و دیگر بت ہا را آوردہ بر در مسجد جامع دہلی بر زمین فرو برد تا لگد کوب خلایق گرد و القصہ در طاعت و عبادت مولع بود و در ہر جمعہ مسجد جامع رفتہ باداے فرایض و نوافل قیام ورزیدی و وعظ شنیدی و رقت کردی و در ہر باب خدا پرستی بکار بردی روزے ملحدان دہلی اتفاق کردہ روز جمعہ ناگہان بمسجد ہجوم

---

[1] در کتبہ ہا و سکہ جات این بادشاہ نامش التمش نوشتہ است کہ در ترکی محافظ سلطنت را میگویند ❖

آوردہ تیغہا کشیدہ بقصد سلطان نمودہ چندے را بقتل رسانیدند و سلطان از انجا بسلامت برامد وان تا عاقبت اندیشان تعاقب کردہ نتوانستند دست بر سلطان رسانید و خلق کثیر بربامہا و دروازہا برامدہ ان طایفہ را بزخم تیر و تفنگ و خشت و سنگ ہلاک نمودند سلطان در دولتخانہ رسیدہ بانتقام بے اندایہاے انجماعۂ اکثر را طعمۂ تیغ بیدریغ نمود و بالجملہ سلطانی باستقلال کردہ بعدالت و نصفت زندگانی مے نمود و رعایا و برایا را خوشنود گردانیدہ باجل طبعی درگذشت مدت سلطنت او بست و ہشت سال و کماہ ٭

سلطان رکن الدین فیروز شاہ بن سلطان شمس الدین التمش

بعد پدر والا قدر در ۶۳۶ھ بر تخت خلافت جلوس نمود چون بہرہ از عقل و قابلیت از سلطنت نداشت کثرات لذات نفسانی و افراط احظاظ جسمانی و ہواے عشرت و کامرانی و کامروائے ایام جوانی او را از امور جہانبانی باز داشت و خزانہ در انعام لولیان و ارذال و مسخرہ و مطرب و مطربہ صرف میکرد و بے پروای ولاابالی زیست می نمود چون خبری از احوال سپاہ و رعیت خبرے نگرفت و دایم الخمر بودہ شرب شراب با فراط رسانید اگرچہ اسم سلطنت بر سلطان بود اما بی بی شاہ ترکان والدہ او کہ کنیزک ترکیہ بود نظر بر بے پروائی و ناقابلیت پسر خود داشتہ سرانجام مہام ملکی و مالی بر ذمہ ہمت خود گرفتہ ناظمہ امور جہانبانی گشت و بمقتضاے کوتہ اندیشی کہ در سرشت زنان مخمر است حرمہاے سلطان شمس الدین را کہ ہمچشم او بودند آزار و اضرار رسانید و قطب الدین پسر سلطان را بے گناہ قتل نمود و بعضی امور ناشایستہ کہ سزاوار از خاندان بادشاہان نباشد از و بظہور رسید ارکان دولت نظر بر بے پروائی و نارسائی سلطان و تسلط و استیلاے مادرش داشتہ باخود اتفاق کردہ از و برگشتند و ملک اعز الدین ایاز حاکم ملتان را بتحریک سلطنت دہلی نمودہ طلب داشتند و او از ملتان لشکر گران فراہم آوردہ عازم دہلی گشت سلطان نیز بقصد مقابلہ از دہلی برامدہ در کہرام رسیدہ پیش از انکہ ملک اعز الدین ایاز برسد امراے از سلطان انحراف ورزیدہ در دہلی رفتہ بی بی رضیہ بنت سلطان شمس الدین را بر تخت نشاندہ سکہ و خطبہ بنام او کردند و بی بی شاہ ترکان را مقید ساختند سلطان باستماع این خبر از کہرام رجعت نمودہ در کیلوکہری رسیدہ آمادہ جنگ گردید و بی بی رضیہ فوجی از بہادران شجاعت پیشہ بر سر او بلا تعین

نمودہ اندک جنگ سلطان دستگیر گشت و بعد چند گاہ سلطان و مادرش در زندان خانہ فوت شدند
ایام سلطنت او یکسال و شش ماہ و ہشت روز +

سلطان بی بی رضیہ بنت سلطان شمس الدین التمش

در ۶۳۴ھ باتفاق امرا و وزرا اورنگ آرائے خلافت گشتہ سکہ و خطبہ بنام خود رواج
داد و بتدابیر صائبہ و افکار ثاقبہ تنظیم امور خلافت و جہانداری و تنسیق مہام ملکی و مالی بعنوانے
کہ لائق ہوشمندان والاخرد بودہ باشد درپیش نمود نظام الملک محمد جنیدیکہ بوزارت امتیاز
داشت باتفاق اکثر امرایان کہ از اطراف بدرگاہ سلطان رضیہ آمدہ بودند حقوق نعمت را
بکفران انحراف عقوق ساختہ طریق بغی پیمودہ سلوک مخالفت و ناہنجاری درپیش کردہ
با امرائے دیگر کہ از پیشگاہ حضور بیرون بودند ناہمانوشتہ ترغیب بداندیشی نمود ملک
نصیر الدین تاشی جاگیردار اودھ کہ بسلطان رضیہ موافقت داشت بعزم مدد و اعانت
سلطان رو بدہلی آورد امرائے مخالف بہ اندیشہ تباہ استقبالش نمودہ اورا دستگیر ساختند
و او از ضعف بدن ایں جہان گذران را پدرود کرد سلطان رضیہ از معائنہ این حال بتدابیر
صائبہ خود جمعیت مخالفان را پریشان گردانید و ہریکے بجانب رو بگریز نہادند نظام الملک
در کوہ سرمور درآمدہ رخت ہستی خود را ازین جہان فانی بربست و امر وزارت بخواجہ مہذب
کہ نائب نظام الملک بود تفویض یافت و بخطاب نظام الملک ملقب شد و امیران دیگر بانتظام
ممالک دستوری یافتند و ملک اختیار الدین ایتکین امیر حاجب شدہ بوفور دانش و رسوخ
اعتقاد انچنان تقرب بہم رسانید کہ ہنگام سواری دست دربغل سلطان رضیہ انداختہ سوار مینمود
سلطان رضیہ کہ در شجاعت و عدالت از مردان بہرہ وافی داشت لباس مردانہ در بر دکلاہ
خسروانہ بر سر نہادہ سریرائے سلطنت شدی و بار عام دادے بعد ازان کہ خاطرش از انتظام
این ممالک اطمینان یافت باعساکر بسیار جانب سہرند نہضت نمود در اثنائے راہ امرائے
ترک برادہ خروج کردہ جمال الدین یاقوت حبشی را کہ امیر الامرا شدہ بود از قید حیات نجات
دادند و سلطان رضیہ را درقلعہ سہرند محبوس ساختند و معز الدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین را
بپادشاہی برداشتہ دہلی را متصرف او درآوردند درین وقت ملک اختیار الدین التونیہ کہ
بحکومت سہرند ممتاز بود سلطان رضیہ را درعقد ازدواج خود کشید سلطان رضیہ در اندک

مدت باتفاق امرا بترتیب عساکر پرداخته عنان عزیمت بصوب دہلی معطوف ساخت سلطان
معزالدین بہرام شاہ کہ جانشین اورنگ فرمانروائی شدہ بود لشکر عظیم بعزم مقابلہ و مقاتلہ در مقابلہ
سلطان رضیہ فرستادہ ہنگامہ آرائے نبرد و کارزار گردید در ہنگام مقابلہ طرفین وزدو خوردِ بسیار
در نواحی کیتھل لشکریان سلطان رضیہ رو بہزیمت نہادند و سلطان رضیہ و ملک اختیار الدین بدست
زمینداران آن ضلع دستگیر آمدہ بتاریخ بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۶۳۷ھ رحلت گزین عالم
جاودانی گردید مدت سلطنت سلطان رضیہ سہ سال و شش ماہ و شش روز*

سلطان معزالدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین التمش

روز دوشنبہ بست و ہشتم ماہ رمضان ۶۳۷ھ سلطان معزالدین بہرام شاہ باتفاق اکابر و امرا
و ملوک بر سریر سلطنت جلوس فرمود چون ملک اختیار الدین باتفاق وزیر مملکت نظام الملک
مہذب الدین جمیع امور مملکت را از پیش خود گرفت و ہمشیرہ سلطان معزالدین را کہ سابق
منکوحہ قاضی اختیار الدین بود در حبالہ نکاح در آوردہ یک فیل بزرگ بر درخانہ خود می بست
چون دران زمان غیر از سلاطین دیگرے فیل نمیداشت ازینمعنی مقوی بدگمانی بادشاہ سلطان
معزالدین چندے از فدائیان خود را فرمود تا ملک اختیار الدین را بزخم کارد شہید ساختند
و ملک مہذب الدین را نیز دو زخم بر پہلو زدند و او زندہ بدر رفت بعد ازان ملک بدر الدین
سنقر رومی امیر حاجب گشت و تمام امور مملکت را موافق رسم و قانون قدیم انتظام داد
اتفاقاً ملک بدر الدین سنقر باغوائے جمیع از اہل فتنہ در انقلاب ملک با صدور و اعیان
وقت مشاورت نمودند روز دوشنبہ ہفدہم ماہ صفر در خانہ صدر الملک تاج الدین کہ مشرف
ممالک بود ہمہ اکابر فراہم آمدہ در باب تبدیل سلطنت سخن کردند و صدر الملک تاج الدین
را بطلب نظام الملک فرستادند کہ او نیز شریک مصلحت شود صدر الملک فی الفور
سلطان معزالدین را ازین حال اطلاع دادہ یک کس معتمدی سلطان را در گوشہ پنہان
داشتہ خود بخدمت نظام الملک آمدہ از اجماع قاضی جلال الدین کاشانی و قاضی کبیر الدین
و شیخ محمد شامی و مردمی کہ آنجا بودند اخبار کرد نظام الملک دفع الوقت نمودہ آمدن خود را
بوقت دیگر انداخت صدر الملک حقیقت حال بوسیلہ خادم سلطان کہ پنہان داشتہ
بود بخدمت سلطان معروض داشته سلطان ہمان ساعت بسوار جماعت رفته ایشان را

متفرق گردانید و ملک بدر الدین سنقر را بجانب بداؤن فرستاد و قاضی جلال الدین کاشانی را
از قضا معزول گردانید بعد از چند ماہ کہ ملک بدر الدین از بداؤن بدرگاہ آمد سلطان اورا و ملک
تاج الدین موسیٰ را بقتل در آورد و قاضی شمس الدین کہ قاضی مہر پورہ بود در پاے پیل انداخت
و باہمین سبب زیادتی وہم و ہراس مردم گشت در اثنائے این حال روز دوشنبہ شانزدہم
جمادی الآخر سنہ تسع و ثلثین وستمائہ افواج مغول چنگیزی آمدہ لاہور را محاصرہ کردند ملک
قراقش کہ حاکم لاہور بود چون در مردم موافقت ندیدنیم شبے از لاہور برامدہ بجانب دہلی
رفت و شہر لاہور از ستم چنگیز خانیان خراب و نابود شد و خلق کثیر اسیر و گرفتار گشت
چون این خبر بہ سلطان معز الدین رسید امرا را بر در قصر سپید جمع فرمودہ بیعت تازہ کرد
ملک نظام الملک وزیر مملکت را با امرائے دیگر جہت دفع شر مغول بجانب لاہور فرستاد
چون لشکر برلب آب بیاہ کہ قریب قصبہ سلطان پور است رسید نظام الملک کہ در باطن
با سلطان منافق بود امرا را از سلطان برگردانیدہ بنیاد مکر و خدیعت نمود و عرضداشت کرد
کہ از دست این جماعت منافق کہ ہمراہ من کردہ اند کارے نخواہد آمد و این فتنہ تسکین نخواہد
یافت مگر سلطان باین طرف نہضت فرماید سلطان از روے سادگی و اعتمادی کہ براو داشت
در جواب نوشت کہ این جماعت کشتنی و سیاست کردنی اند بوقتش بسزا خواہند رسید
چند روز مدارا نمایند نظام الملک آن فرمان را با امرائے لشکر نمودہ ہمہ را باخود متفق گردانید
چون سلطان باین حال اطلاع یافت خدمت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی را برائے
تسلی امرا فرستاد امرا ہیچ وجہ مطمئن خاطر نشدند و شیخ برگشتہ بدہلی آمد بعد ازان نظام
الملک و سائر امرا بقصد دفع سلطان معز الدین بدہلی آمدند و سلطان معز الدین را محاصرہ کردند
ہر روز جنگ مے انداختند چون مردم شہر با امرا متفق بودند روز دوشنبہ ہشتم ماہ ذیقعدہ
سال مذکور دہلی را گرفتہ سلطان معز الدین بہرام شاہ را چند روز محبوس گردانیدہ بقتل آوردند
مدت سلطنت او دو سال و یک ماہ و پانزدہ روز

سلطان علاء الدین مسعود شاہ

چون سلطان معز الدین بہرام شاہ را نظام الملک کور نگ بقتل درآورد و ملک معز الدین[1] بلبن
امیر الامرا از روے تسلطی کہ داشت بر تخت خلافت جلوس نمود ارکان دولت بر سلطنت

[1] عز الدین تاآ اسمٰعیل

ادراضی نشدند سلطان علاءالدین راکہ آثار رشد از ناصیہ حال اوظاہر بود از قید برا ورده در ۶۳۹ھ بر سریر جہانبانی اجلاس دادند ناصرالدین وجلال الدین پسران شمس الدین راکہ در زندانخانہ محبوس بودند خلاص کرده ناصرالدین را ولایت بہرائچ وجلال الدین را ولایت قنوج نامزد کرده رخصت دادند ملک نظام الملک راکہ در امور سلطنت کلیۃ دخل داشت بقتل درآورده بپاداش کفران نعمتی رسانیدند نظم

بچشم خویشس دیدم درگذرگاہ | کہ زد مرغی بجان موری راه
ہنوز از صید منقارش نپرداخت | کہ مرغی دیگر آمد کار اوساخت
چو بد کردی مباش ایمن ز آفات | کہ واجب شد طبیعت را مکافات
درین فیروزۂ ایوان پر آفات | بدی را ہم بدی باشد مکافات
زنیکی نیک بینی وز بدی غم | زجو جو روید و گندم زگندم

بعد چندگاه سلطان از طریقہ عدالت ونصفت انحراف ورزیده آئین اخذ وقتل درپیش کرد جمیع امرا از و برگشتند وباخود اتفاق کرده ناصرالدین راکہ آثار قابلیت وحق شناسی از ناصیہ حال اوظاہر واطوار خدادانی وایزدپرستی از مقال اوباہر بود از بہرائچ طلبداشتہ بر تخت فرماندہی اجلاس دادند سلطان علاء الدین را مسلسل در قیدنگاه داشتند چنانچہ در زندانخانہ مرغ روح او از حبس تن پرواز نمود مدت سلطنت چہار سال ویک ماه و یک روز۔

سلطان ناصرالدین ولد سلطان شمس الدین

سلطان در ۶۴۴ھ از بہرائچ آمده تاج خلافت بر سر نہاده سکہ وخطبہ بنام خود رواج داد ملک غیاث الدین بلبن راکہ بنده وداماد سلطان شمس الدین بود منصب وزارت داده بخطاب الغ خانی وعطائے چتر ودورباش سرافراز گردانید ومدار المہام تمام سلطنت برائے رزین او تفویض نمود وصدف گوش او بجواہر زواہر نصایح ولآلی متلالی مواعظہ درمادۂ رعیت پروری ومعدلت گستری براموده فرمود کہ اختیار مہام جہانبانی ومدار نظام امور ملک رانی بدست تو دادم کارے نکنی کہ فردائے قیامت بدرگاه عدالت بادشاه حقیقی مرا دترا شرمسار وانفعال گرداند ملک بلبن بمقتضائے فراست خداداد وعقل

مادرزاد آنچنان قواعد نیابت و شرایط وکالت بتقدیم رسانید که رعایا و برایا در مهاد امن و امان درامد و جمیع امور مالی و ملکی رونقی تازه و رواجی نیک یافت و احدی از امرای کبار را یارای تصرف درکار مملکت نماند و سلطان نیز عدالت گستر و رعیت پرور و درویش طینت و ملکی طویت بوده در رفاهیت و آسودگی رعیت همت والانهمت مصروف داشتی در عهد خلافت او ملک آباد و رعایا و لشکر دلشاد گردید وصیت نیکنامی و گلبانگ رعیت پروری این بادشاه و وزیر در اکناف گیتی انتشار یافت **بیت**

وزیر چنین شهریاری چنان — جهان چون نگیرد قرار چنان

ازبسکه سلطان حق پرست و ایزد شناس بود خراج و باج ممالک در مواجب سپاه و نذر درویشان خدا آگاه و وظایف و ادرار فضلا و علما و بذل مستحقان و انعام مسکینان و زیردستان و صرف عمارات مساجد و خانقاه و قنطره و منازل و سرایے برایے مسافران و باغات و براوردن انهار وغیره ذلک که از آثار سعادت و اسباب ذکر جمیل است خرچ کردی و برایے ذات خود تصرف نمودی و در سالے دو مصحف بخط خود نوشته وجه قیمت آن را قوت ساختی نزدیکے از نوکران سلطان سرکار مصحف که بخط سلطان بود از روے خوشآمد بقیمت گران خرید چون این معنی بگوش سلطان رسید منع کرد که آینده مصحف بخط من علانیه فروخت نکنند بطریق اخفاے بخطے که احدی واقف نشود میفروخته باشند تا در وجه قوت حلال اختلال رو ندهد و ازین رو که سلطان درویش نهاد و فرخ نژاد بود هیچ کنیزے و خادمه سواے منکوحه خود نداشت و او برایے سلطان طعام می پخت روزے آن ملکه جهان التماس نمود که بسبب پختن طعام دست من آزار می یابد و تصدیع مالایطاق میشود چه خوش باشد که کنیزے خریده شود و او به پختن طعام قیام ورزد و ازین معنی هیچ قصوری نیست سلطان جواب داد که بیت المال حق سپاه و مساکین و مستحقین است مرا نمیرسد که چیزے ازان براے خود صرف کنم و ما ہے خرید نمایم صبر کن تا خدا یتعالے ترا در آخرت نتیجه این مشقت خواهد داد **نظم**

تنا با نفس کافر کیش کاریست — بدام اورکه این طرفه شکاریست

اگر مار سیه در آستین است — به از نفسے که با تو همنشین است

بالجمله سلطان بعدالت و انصاف جهانبانی نموده برگ طبعی درگذشت و به بهشت برین

واصل گشت مدت سلطنت او نوزده سال وسه ماه وهفت روز*

سلطان غیاث الدین بلبن عرف الغ خان بنده وداماد سلطان شمس الدین

چون سلطان ناصر الدین ودیعت حیات سپرد وازاولاد او وارثی که جانشین سریر خلافت بوده باشد بنود درین صورت تمامی امرا از خورد و بزرگ اتفاق کرده الغ خان را که مدار المهام ممالک بود بسلطنت بر داشته بسلطان غیاث الدین مخاطب کردند در سنه ۶۶۶ هجری بالا نشین سریر فرمان روائی وسایه گزین چتر گیتی کشائے گشته سکه وخطبه را رواج داد بغایت دانا ونخته کار وصاحب تجربه ووقار بود تمامی کارها از روے فهیدگی وسنجیدگی کردی وباگاهی وهوشیاری مهام مرجوعه بنظام آوردی مثنوی

چه نیکو متاعیست کار آگهی | گزین نقد عالم مبادا تهی
کسے سر برارد بعالم بلند | که در کار عالم بود هوشمند

کار عالم وممالک جز بردم اکابر نفرمودی اشرار ومخاذیل وارازل واباطل را بکارها دخل ندادی تا نسبت صلاح وتقوی بر کسے مشخص نشدی عمل نفرمودی ودر تنقیح حسب ونسب مبالغه نمودی واگر بعد سپرد عمل در کسے نقص ذاتی وصفاتی ظاهر گشتی فے الحال تغیر دادی قطعه

نه هر هوشمند روشن رائے | بفرومایه کار هائے خطیر
بوریا باف گرچه بافنده است | نبرندش به کارگاه حریر

وبیفرمود که جمله مردم را بیک نظر نباید دید موازنه حال هر یک نگاه باید داشت اگر نوکر اصیل ونجیب را بے اعتبار وخوار داشته بدگهر وفرومایه را نوازش وسرفراز باید کرد همچنان است که سلاح سرپا انداختن واسلحه پا را بر سر بستن وکار شمشیر بکارد وکارستان را بسوزن کردن وکار دست را بپا وکار گوش را به بینی فرمودن بیت

بود پا از برائے ره سپردن | نباید دیده را چون پا شمردن

بالجمله تا آخر عمر باسفلهائے ایام همزبانی نکرد ودوار اذل واهل هزل را در مجلس خود راه نداد گویند فخر اناسی رئیس بازار که سالها خدمت درگاه کرده بود بتقربان درگاه التجا آورد که اگر

سلطان یک بار بہ او بہم زبانی نماید بسیاری از نقد و جنس پیشکش کند چون این معنی بعرض سلطان رسید پذیرائے نیافت و فرمود کہ از ہم زبانی با امیر بازار مہابت سلطانی از دل عوام زایل می شود چہ گنجایش کہ بطمع زر با این مردم ہم زبان شوم القصہ سلطان مظہر اوصاف پسندیدہ و مصدر سیرت حمیدہ بود امرا را از وقوع تقصیر تازیانہ زدی و بقصاص رسانیدی صلابت و دہشت او در دل امرا قوی بود ارکان دولت و غربا در معاملات و مناقشات در عدالت او مساوی بودندی و در جمیع امور عدل را کار فرمودی و از قہر و سیاست احدی را قدرت نبود کہ قدم از جادہ اطاعت بیرون نہد و در صحبت اہل وعظ حاضر شدی و موعظہ شنیدی و رقت کردی و اوامر و نواہی را کما ینبغی رعایت نمودی و ضوابط و قوانین مملکت را کہ در ایام فرمانروائے پسران سلطان شمس الدین مختل و مندرس شدہ بود تجدید استحکام و استقامت دادی و مبانی عدل و رافت را اساس نہادی نظم

عدل نوریست کز و ملک منور گردد ... وز نسیمش ہمہ آفاق معطر گردد
عدل پیش آر و مراد دل درویش بر آر ... تا ترا آنچہ مراد است میسر گردد

و وقتے کہ سلطان در مسافرت بر سرابی و یا خلابی و یا نالہ و یا قنطرہ رسیدی امرائے بزرگ را فرمودی تا چوبہا در دست گرفتہ اہتمام نمودندی اول مریضان و پیران و عورتان و طفلان و چارپایان لاغر را بی مزاحمت گذرانیدی و تمامی فیلان و دیگر دواب سرکار را برائے گذرانیدن خلایق گذاشتی و در اینچنین اکمنہ چند روز توقف کردی تا مردم بسہولیت گذشتندی در ایام خانی اگرچہ بشراب خوردن و جشن ساختن و امرا و ملوک را مہمان گرفتن و قمار باختن و زر را با اہل مجلس صرف کردن و ندیمان بذلہ گو و شیرین سخن و مطربان خوش آواز را در محفل راہ دادن رغبت تمام داشت اما بعد از انکہ سریر آرای خلافت گشت از تمام ملاہی تایب گردید و با دائے فرایض و نماز تہجد و اشراق و چاشت و دیگر نوافل و موافقت جمعہ و جماعت قیام داشتی و اصلا بیوضو نبودی و در خانہائے بزرگان رفتی و بعد از نماز جمعہ زیارت مقابر کردی و بر جنازہ اکابر حاضر شدی و تعزیت رفتی پسران و خویشان میت را انعام دادی و وظایف بحال داشتی نظم

بدانش بزرگ و بہمت بلند ... بباز و دلیر و بدل ہوشمند
نہ ایش بتدبیر محتاج غیر ... نہ اصلائے رایش بجز امر خیر

نہ در شہر رہزن[1] نہ در کوہ و دشت | خیانت در اندیشہ کس گذشت
امان در زمانش بحدے رسید | کہ منسوخ شد رسم قفل و کلید
بہ نیروے مردی و فرہنگ خویش | بگردون برافراشت اورنگ خویش
باین دانش و رائے و آئین و فر | گمان در نیاید کہ باشد بشر

با وجود این ہمہ اعمال حسنہ و افعال مستحسنہ در باب بنی و اہل طغیان خدا پرستی را بگوشہ گذاشتہ کمال جباری و قہاری کردی و سر سوزن از رسوم جباری فرو نگذاشتی و بواسطہ بغی یک کس لشکری و شہری و ملکی را برانداختی و مصالح ملکی بر ہمہ مقدم داشتی

نظم

اگر آتش قہر افروختی | بیک شعلہ زان کشورے سوختی
بکوہ ار زکین سایہ انداختی | چو یخ پیش خورشید بگداختی
بخشم ار بسوے چرخ کردی نگاہ | شدی تیرہ رخسار خورشید و ماہ

ازانجا کہ سلطان بجانوران میل بسیار داشت طوطی گویا و شارک سخن سرا و قمری خوش الحان و بلبل ہزار داستان و کوکلہ زمزمہ ساز و دیگر طیور دل نواز کہ بوسیلہ سخنات خوش و اصوات دلکش از بنی نوع خود ہا شرف و کرامت دارند و از سخن طرازی و زمزمہ پردازی عزیز دلہا و محبوب خاطرہا و انیس صحبت ہا و جلیس محلہا اند و سر طایران خوش پیکر و نیک منظر کہ صناع آفریدگار بانواع نقش و نگار مزین ساختہ مثل طاؤس زیبا فرح افزا کہ چہرہ شاہد سرور از آئینہ او مشاہدہ میتوان کرد و دراج خوش مزاج کہ از نظارہ جمال او زبان سبحان قدرت بدایع آفرین توانکشاد و مرغ زرین زینت تضمین و کبک فرخندہ آئین و امثال آن باعث طرب خاطر قدسی بود و اعظم از تماشائے فرحت پیرا کبوتران پری زاد بود و ند الحق آن مرغان بلند پرواز تیز پر فلک سیر ملک سیر از کمال خوبی گوئے سبقت از طیور روزگار ربودہ و از وفور لطافت طایران جہان را بردہ خود کردہ طاؤس کہ بزیبائے شہرہ آفاق است برائے نظارہ ایشان ہمہ تن دیدہ گشتہ عندلیب بہشت کہ بہ نغمہ طرازی مشہور است بزمزمہ سازی شان آفرین کردہ ہمائے ہما تاکہ ہمایونی از بال ہمایون اتان گرفتہ و عقاب ماناکہ بلند روے از بلند پروازی اینہا آموختہ از مشاہدہ جمال بیمثال آن طایران فرخ فال پری از حسن خویش بری گشتہ خود در کنج تواری مستور شدہ چون رونق افزائی کابک پشت

---

(۱) رہزن

بام آشیانہ خویش گردیدہ زمزمہ دل کش و نوائے دل فریب برمیکشند گویا ترانۂ باربد بیست
کہ مستمعانرا دل می رباید و جان می بخشد و یا نغمہ داؤد است کہ شنوندگان را حیرت می افزاید
وعشرت می دہد چون بقصد دانہ چینی فرود می آیند عرصہ زمین را رشک گلشن می سازند گوئے
گلہائے رنگارنگ است کہ درچمن بہار شگفتہ تا شائیان را مایل خود ساختہ و در زمان
بال کشائی چون اوج گرا میشوند سطح ہوا پر از کواکب می نمایند واز نہایت بالاروے آب
از چشمہ خورشید میخورند و دانہ از خوشہ پروین می چینند واز بلند پروازی ہمزبان کواکب
میگردند و تماشائے افلاک می بینند اگرچہ اہل زمین را با اہل آسمان راہ سخن مسدود و در دولت
محبت مفقود است اما زہی این خاکیان کہ با فلاکیان راہ سخن دارند و رابطہ اخلاص بظہور
می آرند نظم

ہر پری پیکرے بجلوہ ناز	راست چون مرغ شوق در پرواز
گرم خو ہمچو مغز برنایان	تیز رو ہمچو عقل دانایان
رہ نوردان آسمان و زمین	دانہ چینان خوشہ پروین
ہمہ گرم بلند پروازی	از فلک بردہ گوئے دربازی

ہمچنان سلطان را میل بشکار بسیار بود پلنگ برق آہنگ و باز قوی چنگ سیاہ گوش
سخت کوش و آہو آہوگیر و شاہین و کوہیلہ بے نظیر و باز آسمان پرواز و جرہ ہنر پرداز و
بحری موج خیز و سرہ صنعت انگیز و چرغ فولاد چنگ و باشہ و شکرہ تیز بال و دیگر انواع
جانوران شکاری فراہم آوردہ زہے این مشتی پرکہ از وفور ہنر پروری و نادرہ کاری زبر دست
سلاطین والا اقتدار و مرغوب قلوب خواقین نامدار شدہ اند بادشاہان والا شکوہ از عشق و
محبت این طایران از تخت سلطنت و اورنگ خلافت برخاستہ صحرا نورد و ہامون گرد
می شوند و از مشاہدات تیز پروازیہا و نادرہ کاریہا انشراح و ارتیاح حاصل مینمایند باز بلند
پرواز نوعی دراج را میگیرد کہ دلہائے عشاق را نگاہ دلبران ماہرو شاہین ندرت تضمین
کلنگ را چنان بچنگ می آرد کہ ہوش را کرشمہ نازنینان فرخندہ خو چرغ بسان دعائے اہل
دلان فلک پیما و بحری مانند فکر دانایان اوج گرا نظم

باز بدست ملکان می پرید	چون نپرد ہر کہ چنان جائے دید
اشکرہ گشت ہمین دستگاہ	از ہنر خویش زبر دست شاہ

چون ہزار عیب فراوان بود | مرغ ز بر دست سلیمان بود
وائے بران آدمی بیخبر | کو کم ازان مرغ بود در ہنر

قرادلان بیشہ گرد و میر شکاران ہامون نورد و صیادان باز دار و دیگر عملہ و فعلہ شکار را نزد سلطان رتبہ بزرگ بود تا ہشت کروہے حوالی دہلی محافظت شکار کردندی و دران بیشہ نخچیر فراہم آوردندی ہزار سوار با یک ہزار تیرانداز مصالح کار شکار دائماً در رکاب سعادت بودندی و طعام از مایدہ خاص یافتندی سلطان در ایام زمستان ہر روز سحرگاہان سوار شدی و تا قصبہ ریواری بیشتری رفتہ شکار کردہ شام گاہان بشہر معاودت نمودی و شب بیرون نماندی چون خبر مواظبت سلطان برائے شکار بہلاکو خان والی بغداد رسید گفت کہ سلطان بلبن بادشاہ پختہ کار است بظاہر بخلاف مینماید کہ بشکار میرود و در معنی ورزش سواری و مراسم ملک داری و آگاہی بر احوال سپاہ و رعیت بجای آرد و لشکر خود را توزک میدہد سلطان از اصغائے این سخن خوشوقت شد و بر فراست بلاکو خان آفرین کرد و گفت کہ قواعد ملک داری کسانی دانند کہ ملک گیری و جہانبانی کردہ باشند چون سلطان را اسباب سلطنت و شوکت مہیا گردید امرا و وزرا التماس کردند کہ با وجود اینہمہ قوت و قدرت ولایت گجرات و مالوہ و دیگر بلاد مسخر کردن لایق است سلطان جواب داد کہ چون مغل ہمیشہ بر ولایت پنجاب تاخت مینماید از دہلی بلاد دور دست رفتن مناسب نیست قول سلطان صدق است کہ ملک خود را مضبوط در امن و امان داشتن بہتر ازان است کہ بملک دیگران تاختن سابقا از غفلت و بے پروائی پسران سلطان شمس الدین در جمیع امور جہانبانے اختلال روداد و ضوابط خلافت را اثری و رونقی نماندہ بود حتی کہ جماعۂ میواتیان در حوالی شہر بسبب جنگلہائے و انبوہ بیشہ تمرد و فساد پیش کردہ رہزنی مینمودند شبہا درون قلعہ در آمدہ خانہائے مردم را نقب زدہ مال و امتعہ بدزدی میبردند بلکہ بطریق ڈاکہ آمدہ بزبردستی غارت میکردند و سراہائے نزدیکی شہر بہ غلبہ و قہر تاراج مینمودند و از ہر چہار طرف مسالک مسدود گشتہ سوداگران را مجال آمد و شد نبود دروازہ ہائے شہر از خوف آن حرامخواران بوقت نماز عصر می بستند بعد نماز مذکور ہیچکس را یارائے برامدن از شہر نمی بود بارہا میواتیان بر سر حوض سلطان آمدہ سقایان و داماں آبکش را مزاحمت رسانیدند و پسران شمس الدین از بے پروائی و غفلت تادیب جماعۂ واجب

التخریب نکردند و اغماض نمودند و اینمعنی موجب خیرگی و دلیری انجماعہ گردید درینولا سلطان قلع و قمع انہا برمہمات دیگر مقدم دانستہ جنگلہا را تمام منقطع ساختہ ان بدنہادان را علمت تیغ بیدریغ گردانیدہ و حصار شہر بنائے محکم نہادہ در حوالی شہر تہانہا بجا بجا نصب ساخت و زمین ہمان تہانہ داران منقسم نمود کہ ہرکس از تہانہ خود خبردار بودہ در تادیب و تخریب رہزنان و دزدان مساعی جمیلہ بکار برد **نظم**

بہر دست دزد و سر راہ زن	کہ ایمن شود راہ بر مرد و زن
ہر آنکس کہ بر دزد رحمت کند	ببازوے خود کاروان میزند
چو رہ گشت ایمن شود کاروان	زبہر تجارت بہر سو دوان
چو رہزن خر روستائی برد	ملک باج دہ یک چرا میخورد

چون مردم قوم کاتہیر بجانب امروہہ و بداؤن مصدر فتنہ و فساد شد سلطان خود را بدان سمت تشریف ارزانی بردہ حکم قتل و غارت کرد از جنس مرد ہر کہ بہشت سالگی رسیدہ بود علمت تیغ بیدریغ نمودند و غیر از زنان و طفلان خورد سال زندہ نگذاشتند **بیت**

گنہ بود مردم ستمکارہ را	چہ تاوان زن و طفل بیچارہ را

ازانجا بفتح و فیروزی معاودت بدہلی نمود روزے وزرا و کارپردازان امور دفترخانہ بعرض رسانیدند کہ در مواضع جاگیر سپاہ باب اختلاف بسیار است سلطان فرمود کسانیکہ پیر شدہ اند واز کار ماندہ جاگیر انہا باز یافت کردہ مددمعاش مقرر کنندان جماعہ بخدمت امیرالامرا فخرالدین التجا آوردند و تحفہ بردند کہ جاگیر بدستور سابق بحال بودہ باشد امیرالامرا تحفہ قبول نکرد چہ اگر رشوت بگیرم در سخن و التماس من برکت نخواہد بود فی الحال بخدمت سلطان رفتہ سر بجیب تفکر بایستاد سلطان باعث اندوہ تاکی استفسار فرمود و التماس نمود کہ پیران را سلطان برطرف کردہ جاگیر باز یافت نمودہ اند در فکر شدہ ام کہ اگر در قیامت سنز پیران رار دکنند حال ما چہ خواہد بود سلطان ترحم کردہ فرمود کہ بحسب استدعائے امیرالامرا جاگیران مردم بحال دارند **بیت**

سخن کہ از طبع پاک و زغرض خالیست	اگر بسنگ بگوے در و اثر گردد

شاہزادہ محمد سلطان بصفات حمیدہ و ایات پسندیدہ متصف و ولیعہد سلطنت بود مملکت سندہ با توابع و لواحق و مضافات در جاگیر شاہزادہ مقرر گردید با جمعی از امرا و مردم و اتابا استعداد

تمام براے نسق ونظام مہام ملتان تعین شد او بمقتضاے ستودگی اوصاف نسبت به برادران نزد سلطان عزیز بود همه وقت با اہل فضایل وکمال مصاحبت و مجالست داشتی و ہمیشه بتحصیل وتکمیل اخلاق حسنه همت گماشتی و تخم ستوده منشی در مزرعه نیکنامی کاشتی بیت

بسال خورد ولیکن بود بفضل بزرگ   بعقل پیر ولیکن بروزگار جوان

ابلغ البلغا وافصح الفصحا وافضل الفضلا واشعر الشعرا واعلم العلما واکمل العقلا جامع الکمالات صوری ومعنوی امیر خسرو دہلوی وامیر حسن در ملتان بخدمت شاہزاده بودند و در سلک ندما موجب وانعام می یافتند چون صیت فضایل وکمالات وفرخندگی خصایل وملکات عمده مشایخ کبار زبده عارفان نامدار مقتدلے خداشناسان پیشواے ایزد پرستان خورشید اوج ولایت مہر سپہر ہدایت داناے اسرار حقیقی و مجازی شیخ مصلح الدین محمد سعدی شیرازی رحمة الله علیه بگوش شاہزاده رسید دو نوبت از ملتان کسان خود را بطلب شیخ در شیراز فرستاده ومبلغہاے خرچ راه ارسال نموده خواست که در ملتان براے شیخ خانقاه ساخته دیہات وقف نماید شیخ بواسطه ضعف پیری نتوانست رسید ہر دو نوبت سفینه متضمن اشعار دل پذیر یعنی نسخه گلستان وبوستان بخط خویش نوشته نزد شاہزاده فرستاد وعذر نا آمدن خود وسفارش اکمل الشعرا امیر خسرو ضمیمه ان نمود ازان وقت ہر دو کتاب متبرکه در ہندوستان رواج یافت گویند یکے از دختران سلطان شمس الدین مرحوم در حباله مزاوجت شاہزاده بود اتفاقاً در حالت مستی طلاق بر زبان شاہزاده رفت ازانجا که غیر از حلاله علاجے نبود بنابر انقیاد امر شریعت غران عورت را در عقد معاقدت مرکز دایره صدق ویقین محیط نقطه توکل وتمکین زبده خداشناسان حق بین اسوه یزدان پرستان اہل دین شیخ صدر الدین ابن قافله سالار شاہراه حقیقت مشعل دار مسالک طریقت مظاہر انوار تجلیات الٰہی مشاہده اسرار اشراقات نامتناہی عمده باریافتگان درگاه احدیت زبده واصلان بارگاه صمدیت سر حلقه اولیاے سر امد اصفیاے مخدوم العالم شیخ بہاء الدین ذکریا قدس الله سره در آوردند شیخ آن گوہر درج سلطنت دُر دریاے عظمت را بخانه آورده صحبت داشته گشت آرزو را آب طراوت داد و در صدف تمنا قطره مباشرت انداخت بیت

گوہر گرفتند بدست حلاک   اندسفتن ان کی ایدیش باک

موجب قرار داد چون شیخ را تکلیف طلاق برائے آن ملکہ روزگار نمود ند خاتون والا دانش گفت کہ من از خانہ آن فاسق برامدہ بجناب افادت پناہ رو آوردہ ام خدا را و اما کہ باز بدست اوگرفتار شوم درینصورت شیخ گفت کہ درہمت و وفا از عورت کم نتوان بود با وجود مبالغات شاہزادہ آن را طلاق نداد و در تصرف خویش نگاہداشت شاہزادہ ازین معنی برآشفت و در مقام انتقام گردید مقرر است کہ ہرکس کہ با درویشان خدا شناس درافتد زود کہ بنیاد زندگی و دولت او برافتد ازانجا کہ شیخ از باریافتگان درگاہ ایزدی بود شاہزادہ را عداوت شیخ باعث انقطاع رشتہ بقا گردید اتفاقا درہمین نزدیکی لشکر مغول در نواحی لاہور و ملتان دست باضرار و بازار خلایق کشادہ شاہزادہ بالضرور از ملتان برامدہ برائے دفع این شورش شتافت بقضائے الہی باندک جنگ بشہادت رسید اکمل الشعرا امیر خسرو دہلوی کہ ہمراہ شاہزادہ بود بدست مغول اسیر گردید و در بلخ رفتہ ازانجا نجات یافتہ باز بہندوستان آمد القصہ چون خبر شہادت شاہزادہ بسلطان رسید از بسکہ بشاہزادہ الفت داشت ازین قصہ دلکوب غم آشوب خروش دلخراش و نوحہ جگر تراش براورد و صد گونہ دردمندی و جان کنی و ہزار نوع سینہ خراشی و دل شکنی پیرامون خاطر سلطان گردید و فرمود کہ باعث استیلائے غموم و ہجوم ہموم آنست کہ آن تازہ سرو چمن کامرانی در عین بہار زندگانی و شگوفہ جوانی بہ سخت باد تیز دانی از پا افتاد و آن لالہ سیراب گلشن رعنائی در کمال برنائی و زیبائی از حدت تموز آفتاب غضب کبریائی ذلول و خشک گردید

نظم

دریغا کہ باغ بہار جوانی — فرو ریخت از تند باد خزانی
دریغ ان سہی سرو بالا کہ اورا — ز بالا فتادان بلا ناگہانی
ترا باید اے گل بصد پارہ کردن — کنون گرگشائی لب از شادمانی

این داستان جانکاہ را دلی باید سخت تر از سنگ تا بشرح تواند آورد و این قصہ جانسوز را جانی باید قوی تر از آہن تا بیان تواند نمود بیت

رفت انکہ بود کار جہان بر قرار ازو — رفت آنکہ بود خانہ ملک استوار ازو

آخر الامر نظر بر انکہ ہیچکس از خلقت خلعت زندگانی ابدی نپوشیدہ و احدی از ممکنات ما بحیات دایمی ننوشیدہ صابر و شکیبا گشت بیت

اگرچہ واقع بس ہایل است و جان فرسا　　بصبر کوش کہ کس نگذرد ز حکم خدا

درین وقت عمر سلطان از ہشتاد گذشتہ بود ضعف پیری قوایش را ضعیف ساختہ بود و ناتوانی شیب اعضایش را ناتوان گردانیدہ حادثہ رحلت فرزند دلبند ضمیمہ آن گردید اگرچہ برائے انتظام مہام سلطنت در اظہار قوت و توانائی تکلیف نمودی اما اثار زبونی و شکستگی کہ درین مصیبت بحال سلطان راہ یافتہ بود نمودار گشتی و روز بروز کارش در تنزل بودی کیخسرو پور شاہزادہ مرحوم را در ملتان تعین کردہ چتر و دور باش مرحمت نمود و ناصر الدین بغرا خان خلف خورد خود را از لکھنوتی عرف بنگالہ در دہلی طلبداشتہ گفت کہ فراق برادر بزرگ تو مرا رنجور و ضعیف ساختہ می بینم کہ وقت ارتحال نزدیک رسیدہ درینوقت از من جدائی تو کہ مالک ملک ہستی از مصلحت دور است پسر تو کیقباد و پسر برادر مرحوم تو کیخسرو خورد سال ہستند و از تجارب دنیا بیگانہ اگر ملک بدست ایشان افتد از غلبہ جوانی و ہوا پرستی از عہدہ محافظت ملک و قوانین جہانبانی نتوانند برامد و ہر کہ در دہلی بر تخت خلافت جلوس نماید ترا اطاعت او باید کرد و اگر تو بر تخت جلوس کنی ہمہ مطیع و منقاد تو خواہند شد چون سلطان را اندک شفا پدید آمد ناصر الدین بغرا خان با وجود اینہمہ نصایح کہ سلطان برائے بہبود او میگفت زیراکہ بنواحی لکھنوتی رغبت تمام داشت و ہوائے ان دیار او را موافقت مینمود بہ بہانہ شکار بے رخصت سلطان روانہ لکھنوتی گردید در اصل ناصر الدین از سلطنت بے نصیب بود و اثار ناقابلیت از و ہویدا و الا چہ گنجایش داشتہ باشد کہ درچنین ہنگام با وجود مبالغہ پدر تخت گاہ را گذاشتہ روانہ انسمت شود و ہنوز ناصر الدین بہ لکھنوتی نرسیدہ بود کہ سلطان برحمت حق پیوست و برائے سلطنت کیخسرو خلف شاہزادہ محمد سلطان مرحوم با مرا وصیت کرد مدت سلطنت بست سال و سہ ماہ ❖

سلطان معز الدین کیقباد بن ناصر الدین بغرا خان ابن السلطان غیاث الدین بلبن

اگرچہ سلطان غیاث الدین بلبن مرحوم وصیت کردہ بود کہ کیخسرو نبیرہ سلطان کہ در ملتان قیام داشت و در ینولا بحضور آمدہ بود سریر آرائے خلافت گردد اما چون امیر الامرا فخر الدین بد سوالمزاج بود او را بحیلہ باز روانہ ملتان نمود و ناصر الدین بغرا خان خلف سلطان مغفور در لکھنوتی بعیش و عشرت اشتغال داشت امیر الامرا کہ خیلے متسلط بود بصلاح امرا

معزالدین کیقباد ولد ناصرالدین بغراخان را که هزده ساله بود در سنه ۶۸۶ بر سریر فرمان روائی اجلاس دادہ امور جہانبانی باختیار خود گرفت زیادہ تسلط پیدا کرد حل وعقد معاملات وقبض وبسط مہمات وعزل ونصب حکام وتعیین مواجب سپاه بادبازگشت وسلطان تامی مہام سلطنت بامیرالامرا حوالہ کردہ خود بعیش وکامرانی پرداخت واز دارالملک دہلی برآمدہ دکیلوکہری برکنار دریاے جمنا عمارات دلکشا متضمن اماکن فرح افزا یعنی ایوانہاے دلکش ومکانہاے فیض بخش ونشیمنہاے دلنشین ومنازل لطافت آگین وقصرہاے بلند وکوشک ہاے دلپسند وحوضہاے مالامال ونہرہاے ملبب از آب زلال وفوارہ ہاے نزہت پیرا وتالابہاے طراوت اما وباغ مطبوع مشتمل گلستان دلاویز وبوستان بہجت انگیز ودرختان سایہ گستر ومیوہ دار واشجار سرو چنار ونہال سیب وانار برکنار جویبار احداث نمودہ دارالسلطنت خود گردانید نظم

صفای خانہایش صبح اقبال	فضاے صفہایش کنج امال
دران درہم درانجا ہفت خانہ	چو ہفت اورنگ بے مثل زمانہ
مرصع چل ستون از زر پرداخت	ز وحش وطیر زیبا شکلہا ساخت
ز روزنہاش نور بخت تابان	ز درہا قاصد دولت شتابان
ز عکس شمع اش خور برد پایہ	محال از وے درون خانہ سایہ
دمید از آب کلک نیک بختان	ز نخلستان دیوارش گلستان
بہر شاخ ازان مرغان نشستہ	ولیکن از نوا منقار بستہ
بہر اغصان ز صنعت بود طیار	ز مرد بال مرغ لعل منقار
بنام ایزد درختان سبز وخرم	ندیدہ ہرگز از باد خزان غم
ز طاؤسان زرین صحن او پر	بد مہاے مرصع در تبخستر

سلطان در ایام شاہزادگی درصحبت معلمان ومودبان بودہ تحصیل وتکمیل علم وادب استغال داشت وبنا بر خوف از جد بزرگوار لذات نفسانی وشہوات جوانی میسر نبود درینولا کہ براورنگ خلافت جلوس نمودہ مطلق العنان گردیدہ از غلبہ عنفوان جوانی بعیش وکامرانی مشغول گشت خوبرویان وخوش گویان ونغز آوازان ونغمہ پردازان از اطراف ممالک آمدہ دائما در حضور بودہ انجمن طرب می آراستند سرایندگان قمری نوا وترانہ سنجان

شیرین اوا از نغمہ خوش و سرود دلکش محفل مسرت می پیراستند چنگیان ارغنون ساز وطنبور چیان زمزمہ پرداز از زبان ناز نغمات دل نواز و اصوات غمگداز می کشیدند اعنی سرود است کہ چہرہ اسرار حسن وجمال خوبرویان برافروختہ واز آتش عشق ومحبت وساوس عاشقان سوختہ سرود است کہ نقاب از درد درونی عشاق بر انداختہ وراز ہائے نہانی اہل محبت آشکارا ساختہ سرود است کہ بیدلان را بستہ زنجیر عشق میدارد وطایران را از ہواد وحشیان را از صحرا بدام می آرد سرود است کہ دلہائے حزین را در گلشن سرائے انبساط رہنمائی مینماید وخاطرہائے غمگین را ابواب فرح ونشاط می کشاید اگر سرود نبودی شادیہائے روزگار زندگانی ندا شتی واگر نغمہ از پردہ بیرون نیامدی بسا اسرار عشاق در کتم عدم پوشیدہ ماندی علمیست ہزار در ہزار ودریائے است ناپیدا کنار نظم

بخشی علم نغمہ خوش علی است ۔۔۔ چشمہا چشمہ میشود از وی

باد در بندی دساید از زین ۔۔۔ تار گویا ہمی شود از وی

ہمچنان آلات لہو ولعب وادوات سرور وطرب از قسم شطرنج ودیگر اسباب بازی در مجلس عالی دلنوازی میکرد فی الواقع شطرنج بازیست از عجایبات روزگار مرغوب طبع پادشاہان والا اقتدار ہنگامہ آرائی دانش وفرہنگ معرکہ پیرائے پیکار وجنگ علم افراز معارک پژوہی بلند ساز رایت والا شکوہی سنگ فسان خنجر واہائے مصقلہ مرات خردبخشی وہوش افزائی قوت بازوئے دانشوران تقویذ گلوئے فرد پروران اگر چہ بساطش در عرض وطول زیادہ از یکدست وخانہایش افزون از چہار و شصت نیست اما عرصہ منصوبہ بازیش فراخ تر از روئے زمین وحساب خانہایش بلند تر از چرخ برین است طالبش در پردہ بازی مشق منصوبہ سازی مینماید ودر صورت رزم ہنگامہ بزم می آراید ودست دارش را نشان حصول مرادات وسیع شاہ کامرانش را در عرصہ روزگار رایات رفیع وزیر تدبیرش گوئے مراد در خم چوگان فیل ارزو لیشں در معارک مقصود دوان اسپ خواہش او در جولانگاہ دریافت مقاصد خوشخرام رخ امیدش نمودار در آئینہ مرام پیادہ مرادش رتبہ وزارت می یابد ومنصوبہ دلش بازی اعدا بردہ مات میگرداند ہمچنان گنجفہ نگار خانہ ایست مظہر چندین صور دلفریب وکارگاہی است مشعر بر بسیاری نقوش بازینت وزیب وراقش ہریک لوح زرین است سرمشق طرب ونشاط وورق دو قش تختہ زنگین است بلائے

تعلیم انبساط و دستارش را تاج خوری بر سر و شمشیر بیغمی در کمر زرسفید بیشتر و چندین غلام
بر در و نهال مرادش میش بر و قماشش کامیابی زنگارنگ و برات کامرانی در چنگ می باشد
و در انجمن دوستان سرخروے حاصل مینماید و شجره از روے اعدایش در باب مقصود کمتر
آید مثل مشهور است که دو بادشاه در اقلیمے نگنجند چنانچه در بازیٔ شطرنج بر عرصه بساط
آماده گردیدن دو شاه براے هیجاد آراستن صفوف وغا و لشکر از طرفین و در آویختن بایکدیگر
و غالب گردیدن یکے بر دیگرے معاینه میشود اما گنجفه از بدایع صنایع اهل دانش است
که هشت بادشاه با هشت وزیر بیدار ادار امیدگی تمام بر یک عرصه مقام گرفته بے جنگ
و پیکار کارپردازیهای نمایند. و بے آویزش دستیزه دلهاے ارباب بازی را می ربایند
و نیز بازی نرد است که بر تخته اش نقش مراد جلوه ظهور دارد و زیاده بسان خال خوبان دلها را
فرحت می آرد و آویزش او چهره آراے شادکامی و مشغله اش بیرون او ر مهر دارشش در
ناکامی کمبینتش مخبر نقوش مرادات و خانهایش مرکز مهرهاے مقصودات ارباب عطالت را
شگرف مشغله ایست داپرداز از وسوسه هیولاے داخل ملالت را سترگ دست آویزیست
غمگساری و غمزداے قامران از اشغال آن کامران و طالبان از بازی آن شادمان و نیز چوپر
از عجایب بازیهاے هند. دستان طرب پیراے انجمن قامران هر چهار طرف ان گویا
خیابانست مانند باغ بهار دلکشا یا چهار چمن است باکمال آراستگی مطرا فروغ شمع بزم ارباب
دولت ضیاے چراغ مجلس ارباب ثروت در اصل این بازی است از زمان قدیم اسم
بانی مبانی از صحف متقدمین و کتب متاخرین یافته نمیشود پس چنانچه آغاز آفرینش جهان
از مدرکه عقول بیرون است همچنان ابتداے این بازی نیز از احاطه فهم افزون لطایف شرایف
آن زاید الوصف است دوستدارش در قمار خانه روزگار مهره مقصود میتواند ربود و
داناے ماهیت دقایق حقایق آن بر حریفان خویش غالب میتواند بود چنانچه کودلن
بوسیله همین بازی بر پاندوان غالب آمده ملک و مال از انها بدست آوردند القصه
سلطان کسب انتعاش نموده ازین اسباب طرب حصول شادمانیها نمود نظم

حاصل شده نه بهجت ابواب شادمانی   آماده مهیا انواع کامرانی

باوجود اینهمه اشغال دایم الخمر بوده سیر عالم مینمود و طریق باده پیمائی و میگساری می پیمود و
اینمعنی را نتیجه زندگانی و سرمایه کامرانی میدانست الحق باده ایست مظهر سرور و خورمی

دو سمه ابروے شاہد بیغمی فروشوی از صفحہ دل وساوس تعلقات پاک سازلوحہ ضمیراز لوث خطرات برہم ساز سلسلہ بے نوائی وتنگدستی واپرداز خاطر از خطرہ ہستی ونیستی آرامگاہش شیشہ سیرگاہش ایاغ خرامیدہ در دل نشینندہ در دماغ آبی است آتشین صفات وآتشی است ہمسر آبحیات تہنیت زادہ شکر ہوش افزایست بصورت سکر عیاریست برائے جوہر کمالات انسانی دارویست باعث ظہور فواید ابدانی یعنی بروئے کہربائی را گونہ لعل بدخشانی وچہرہ زعفرانی را رنگ ارغوانی میدہد معدہ فاسدرا صفائی وطبیعت رنجوررا شفائی می بخشد مزاج منحرف رامعتدل آتش غریزی رامشتعل مینماید اشتہائے افسردہ را تازہ شہوت پژمردہ افروختہ میکند عقد قولنج وفالج میکشاید رنج بادی وبلغمی میربایدبیماران تندرستی می افزاید پیران جوانی رو میدہد **نظم**

دل تیرہ را روشنائی می است	کہ کوفت غم مومیائی می است
بدل می کند بیدلان را دلیر	پدیدارد از روبہان کار شیر
دو چندان کند قوت مرد را	کند سرخ چون لالہ زرد را
بخاموش چہرہ زبانی دہد	بفرتوت قوت جوانی دہد

القصہ چون سلطان بمقتضائے ایام عنفوان جوانی بعشرت وکامرانی پرداخت خزانہ کہ اساس سلطنت وقوت بازوے خلافت است بہ بخشش وانعام لولی ومسخرہ مطرب ومطربہ صرف گردانید وازروے خوردسالی ونادانی کارہائے جہانبانی بقبضہ اختیار امیر الامرا فخر الدین گذاشت وباغوائے کیخسرو عم خود را از ملتان طلبداشت او انقیاد امر بجا آوردہ عازم درگاہ گردید چون در رہتک رسید آن بے گناہ را ناحق بقتل رسانیدند **مصرع**

بادشاہان از پے یک مصلحت صد خون کنند

درین ایام مغول چنگیزی در نواحی لاہور رسیدہ دست بغارت وتاراج دراز کردہ قصبات ودیہات را خراب مطلق نمودند خانہا انداختند وہا برداشتند مردم کشتند زن وبچہ شان بستند آتش فتنہ وفساد برافروختند آبادیہائے آن نواحی راسوختند سلطان از استماع این خبر باربک وخانجہان را کہ از امرائے بزرگ بودند با لشکر گران بدفع این فتنہ تعین کرد عساکر منصورہ در نواحی لاہور رسیدہ وبا مغول محاربہ سخت رو داد از کثرت بارش تیر کمان نمودار ابر مطیر بود ودر عرصہ داروگیر سبا سنان دلیر بستان پر شیر مینمود آب تیغ موج طوفان خیز برانگیخت وآتش سنان شرارہ فتنہ را پنبہ آمیخت **بیت**

بیاریدچنداں نم خون ز تیغ	کہ باران نبارد بسالے ز میغ

بالاخر شکست بر لشکر مغل افتاد وبسیار از بسیار بقتل رسیدند ودو ہزار دو ہزار اسیر شد تا امرائے سلطان مظفر ومنصور شدہ بدہلی مراجعت نمودند ومغلان اسیر را بہ نظر سلطان درآوردند وہر یکے را از انجماعہ در صورت

وسیرت دیو نظیر مردم از دیدن شان نفرت پذیر سطبری لبهای آنها از درعه شرعی افزون و دندان دراز چون گراز از لبها بیرون از دهشت خوی سگ را عقب گذاشته و به زشت گوی خر را بفریاد در آورده سخت موی خرس را منفعل ساخته و به بدبوی دیو را در پرده خجالت انداخته هرکس بصوت آن دیونژادان چشم کشادے بے اختیار لاحول بینا نش رفتی و هرکه آواز ناخوش آنان شنیدے بے شایبه تکلف پرده گوش او بر دریدے نظم

چهره شان دبه نمایافته ۔۔۔ جاے بجا کنجلک و چم تافته

بینی پر رخنه چو گور خراب ۔۔۔ یا چو تنورے کز طوفان پر آب

موے زبینی شده برلب فراز ۔۔۔ برلب شان داده بغایت دراز

روے چو آتش کله از پشم میش ۔۔۔ آتش سوزان شده از پشم خویش

گرد زنخ شان ز محاسن کنار ۔۔۔ اهل زنخ را بمحاسن چه کار

از سر شان سینه سفید و سیاه ۔۔۔ کاسته کنجد به زمین تباه

روغن اگر خانق ز کنجد چشید ۔۔۔ کنجد شان روغن از ایشان کشید

بر تن شان از سپشان بیشمار ۔۔۔ پشت چون کیمخت شده دانه دار

پشت چو کیمخت سگ از دو نقش ۔۔۔ چرم قفا گاه سزا وار کفش

خورده سگ و خوک بدندان بد ۔۔۔ هر همه دندان خور دو بخرد

قصه شنیدیم هم از ایشان که گر ۔۔۔ این کمندے بخورد آن دگر

بابوشان از خورش زشت نے ۔۔۔ وانکه به بیند قیش آید به پے

ازانجا که بزرگان والا دانش شرارت انگیزان مردم آزار را بعدم خانه فرستادن صلاح ملکی می اندیشند و سیاست و تادیب جماعت واجب التخریب را باعث آرامش خلائق میدانند درینصورت سلطان بحسب صلاح وزرا درباب جماعت مغول حکم سیاست فرمود بعضے را پامال فیلان کوه تمثال کردند و برخی را به شمشیر خون آشام گذرانیدند و فریقی را نیم اندام در زمین فروبرده زخم نمودند و لختی را سر و ریش تراشیده تشهیر فرمودند چندی را مانند خیمه چار میخ کردانیدند و جمعی را مانند میخ درخاک کردند و مشتی را شکل طناب گیسا بر تافتند و بندے را چون ستون طوق در گردن انداختند و همچو با درسینه گوشها شگافتند مثنوی

بخور مردم آزار را خون و مال ۔۔۔ که از مرغ بدکنده به پر و بال

جهان سوز ناکشته بهتر چراغ ۔۔۔ یکے به در آتش نه خلقی بداغ

امیر الامرای فخر الدین التماس نمود که اکثرے از امرای سرکار از قوم مغل هستند آمدن مغول از ولایت

خویش باغوائے ایمردم است اگر باخود یا اتفاق کردہ مکروعذرے اندیشند تدارک آن مشکل خواہد بود از شال اینقال مزاج سلطان از امرائے مغل منحرف گشت رخصت بقتل ایشان داد تا امیرالامرا ہمہ را یکروز بقتل رسانید وخانمان ایشان را بتاراج برد و بعضی ملوک بلبن را کہ با امرائے مغل قرابت وصداقت داشتند محبوس ساختہ در قلعجات فرستاد وخواجہ خضرخان را کہ از جملہ وزرا بود و بگناہی دروغ متہم کردہ بر خر نشاندہ تشہیر نمود از ینمعنی تسلط امیرالامرا بر جمیع امرا زیادہ شد چون ناصرالدین بغراخان در لکھنوتی ہوا پرستی ونفس دوستی سلطان کہ خلف او بود وتسلط امیرالامرا شنید مکتوبی مشتمل بر شوق بہ پسر نوشتہ تحریص بر ملاقات نمود کہ اے پسر از روے دیدار مظہر انوار در وسعت آباد خاطر توطن گزیدہ وتمنائے لقائے فرحت افزایت در مہد طبیعت آرمیدہ فرط عشق ومحبت آتش در سینہ اندوہگین برافروختہ واندوہ ہجران بطریق با دمعاون آن گشتہ سراپائے کلبہ جان ودل را فرا گرفتہ ہرچند از چشمہ چشم آب می پاشد وبخیال وصال بالطفائے آن میکوشد زیادہ شعلہ افروز میگردد وباعث اضطراری ودل آزاری میشود خدا را زیادہ ازین ما را در محنت جدائی نگذارد ودیدار را غنیمت شمارد **نظم**

نہال عمر بے برگیست بے تو — حیات جاودان مرگیست بے تو
اگر در پنبہ گردد آتش افروز — نہ ہمچون سوز ہجران باشد آن سوز
اگر ہر بند تن باید جدائے — نباشد درد چون درد جدائے
اگر ہر بند تن یابد جدا گرد — نہ چون درد جدائی باشد آن درد

چون این نامہ درد کیا و مہری نزد سلطان رسید از مطالعہ مکتوب پدر بزرگوار خویش منبسط گشت وآنرا بر دیدہ نہادہ طوعاً وکرہاً آمادہ مواصلت گشتہ فرس آرزو در جولانگاہ ملاقات دوانید واز بسیاری شوق وآرزومندی پاسخ آن مراسلہ نوشتہ روانہ کرد خلاصہ مضمونش آنکہ اے پدر احزان ہجران بر جان بریان استیلا گرفتہ ونیران حرمان در جگر سوزان استیلا پذیرفتہ اگر شمۂ شرش بر سنگ خارا برسد چون شیشہ سنگ خوردہ صدپارہ گردد واگر شمہ ازان بکوہ افتد مانند کوہ برف بگداز درآید **نظم**

من ہمچو توکشتہ فراقم — جفتم بغمت گر از تو طاقم
بیوصل تو زندگانیم چیست — صد خندہ مرگ بر چنین زیست
این روز وشبے کہ مے گذارم — از عمر چگونہ برشمارم
یکدم نزود غمت زیادم — تا ظن نبری کہ بیتو شادم

بالجملہ بعد سوال وجواب مکاتیب شوق اسالیب قرار ملاقات یکدیگر دادہ پدر از لکھنوتی وپسر از دہلی عازم شدہ بہ دریائے سرجو رسیدہ بر ہر دو کنار لشکر ہر دو سلطان اقامت ورزیدہ وبسیط زمین از

کثرت سراپردہ و خیمۂ بسیاری بارگاہ و خرگاہ پوشیدہ گشت و از نگارنگ سرادقات دگوناگون تجملات ہر دو طرف کنار دریا در نظر نظارگیان زیباتر از گلشن معطر اگردید **نظم**

بسیط زمین در سراپردہ گم | در و بارگہ رشک چرخ نہم
زدہ ہر طرف خیمہ و سایبان | سہ فرسنگ راہ از کران تا کران
سراپردہ از دیبہ زرنگار | در و خیمہ و خرگہ بے شمار
جہان بر سراپردہ و بارگاہ | گذشتہ سر خرگہ از اوج ماہ
ز بس خرگہ و خیمہ و سایبان | زمین کردہ از آسمان رو نہان

سہ روزہ بشورت ملاقات و رسائل مکاتبات گذشت آخر الامر قرار یافت کہ پسر بر تخت نشیند و پدر آمدہ شرایط تعظیم بجا آوردہ ملاقات نماید چنانچہ سلطان ناصر الدین بموجب قرار داد از دریا عبور نمودہ در جلوہ گاہ از اسپ فرود آمدہ سہ جا شرایط زمین بوس بجا آوردہ چون برابر تخت رسید فرزند تاب نیاوردہ بے اختیار از تخت فرود آمدہ در پاے پدر افتادہ یکدیگر را در کنار گرفتہ گریہ ہا کردند حاضران را نیز از مشاہدہ این حال آب از چشم مترشح گردید پدر دست پسر گرفتہ بر تخت نشاند و خواست کہ پیش تخت بایستد پسر از روے اہلیت و بنا بر اداے ادب پدر را با خود بر تخت نشانیدہ با دب تمام پیش پدر نشست و لوازم نیاز و مراسم سروری بکار رفت بہمین اسلوب چند روز متواتر پدر بخانہ پسر آمدہ ہر دو بادشاہ با خود ہا صحبت داشتند مجلس ہا آراستند و داد عیش و عشرت دادند و ہنگامہ بخشش و بخشایش پیراستند **نظم**

نور دو خورشید شدہ در قران | انجمن انجم فلک از ہر کران
ہر دو بیک تن چو دو پیکر شدند | بر فلک تخت چو مہ بر شدند
گشت بہ برجی دو قمر جایگیر | گشت مزین بدو سلطان سریر
برج شرف کرد دو اختر یکے | سلک نسب کرد دو گوہر یکے
روے زمین فر دو جمشید یافت | چشم جہان نور دو خورشید یافت
گلشن دولت بدو گل تازہ شد | صوت دو بلبل بیک آوازہ شد
کشت زمین آب دو باران چشید | مغز جہان بوے دو بستان شمید
گشت یکے غم بدو دل خاستہ | گشت بیک جان دو تن آراستہ
یکدگر آوردہ با غوش تنگ | ہر دو نمودند زمانے درنگ
چون گل و غنچہ کہ جہد از خزان | دور نشدند از زمین و این از آن

جان بدو تن بود یکے از نخست — صورت تن نیز یکے شد درست

چرخ بکف کرده طبقهاے نور — فاتحه میخواند بر ایشان ز دور

چون روز وداع نزدیک رسید پدر بزرگوار گفت اگر بادشاه را آنقدر خزانه نباشد که در روز غلبهٔ خصمان لشکر خود را امداد نماید یا در قحط و بلا رعایا و برایا را امداد کند او را بادشاه نتوان گفت و دیگر انواع نصایح خرد افزا و مواعظ هوش بخش درباب معموری بلاد و امصار و آبادی رعایا مالگذار و پیش آوردن مبارزان کارگذار کارزار و نوازش سپاهیان جان نثار و قلع و قمع مفسدان اهل استکبار و تقویت و جمعیت ضعیفان زار و نزار و ترک از صحبت نا اهلان بدکردار و احتراز از افعال ناهنجار و اشتغال بیاد آفریدگار و دیگر مقدمات بسیار از بسیار و کمالات هزار در هزار بزبان آورده پسر را درکنار گرفت و وداع کرد و آهسته درباب جدا کردن امیر الامرا فخر الدین گفت و با دیدهٔ منسکب و دل ملتهب از یکدیگر جدا شدند و این بیت بر زبان پدر رفت **بیت**

کاش نبودی دو سه روزی وصال — تا نشدی دیده اسیر خیال

اگرچه پدر و پسر بقصد ملاقات آمدند و از مواصلت یکدیگر بهره مند و خورسند شدند اما از کتاب قران السعدین که مصدر کمالات صوری و معنوی امیر خسرو دهلوی در ذکر ملاقی این هردو بادشاه از طبع نادره پرداز در سلک نظم کشیده ظاهر میشود که پدر بقصد تسخیر دهلی از لکهنوتی عرف بنگاله یورش نموده و پسر به تقبیلان از دهلی عازم گشته بود و بعد ملاقات همدیگر صلح نموده به اماکن خودها معاودت کردند القصه سلطان بعد رخصت پدر بزرگوار خویش بدار السلطنت رسید بموجب نصایح و مواعظ که بقلم آمده چند روز خود را از عیش و عشرت و شرب شراب باز داشته اما چون در فطرت عیاش بود روزے لولی بچه نازنین ماه جبین زیبا روئے که خوبان جهان را عاشق حسن خویش نموده و مشکین موئے که بازار نافهاے تاتار را کاسد ساخته تاب دندانش عقد پروین و مروارید را بے آب کرده و آهوے چشم مستش شیر دلان را مانند خرگوش بخواب برده به آراستگی و پیراستگی تمام و ناز و کرشمه تمام ناگهان حاضر گردید **نظم**

زغازه رنگ گل را تازگی داد ✦ لطافت را بلند آوازگی داد ✦ ز وسمه ابروان را کار پرداخت ✦ هلال عید را قوس و قزح ساخت بنور بست موے عنبرین را ✦ گره دیگر زد مشک چین را ✦ کحل ساخت چشم از سرمه ناز ✦ سیاهی برد کرد آغاز نهاد از عنبر تر جا بجا خال ✦ بجانان کرد عرض صورت حال ✦ بدستان داد سیمین پنجه را رنگ ✦ گرفته دستان دلی ... سلطان از نظاره جمال آن عیار پر کار و مشاهدهٔ حرکات دلفریب آن ماه غدار تصلیح پدر بطاق نسیان نهاد و متاع صبر و شکیب را بباد داد و پیمان توبه شکن صحبت داشت و بدستور سابق بعیش و عشرت پرداخته از امور سلطنت غافل و عاطل گردید **بیت**

هر خدنگے که زد آن شوخ ادا از سر ناز — سینه خود چیست جگر کیست که از جان بگذشت

چون کوکب عمر و دولت سلطان نزدیک بغروب گردید دستوک پسندیدہ و تفاوت شد و دہشت عزت امرا و دیگر مردم بختن خون ناحق طریق بیدانشی پیمود گر فرمودہ بزرگان آزمون کار است ہر گاہ روز ادبار و زمان نکبت در رسد تحسین عقل او تیرہ گردد و اندیشہ او تباہ شود و سود خود در زیان اندیشد از کردار شایستہ دور ماند و از شاہراہ نیکو کاری برکرانہ رود **بیت**

چو بخت بد کسے را پیش آید ۔۔۔ کند کارے کہ کردن را نشاید

القصہ سلطان از روے مستی جانی امیر الامرا فخر الدین را بر ہم گشت و ملک جلال الدین فیروز کہ عارض ممالک بود از سامانہ طلبداشتہ مدار علیہ امور سلطنت ساخت درین اثنا سلطان را از افراط شراب مرض لقوہ و فالج رو داد و از کار رفت امرا باتفاق یکدیگر کیومرث پسر سلطان را کہ خورد سال بود از حرم بیرون آوردہ بسلطنت برداشتہ سلطان شمس الدین خطاب دادند ملک جلال الدین بحسب صلاح چند روز اطاعت ان طفلک بجا آوردہ آخر الامر باتفاق ارکان دولت طفل مذکور را در قید کرد و شخصے را کہ پدر او بتقریبے حسب الامر سلطان بقتل رسیدہ بود برائے انتقام برداشتہ در کیلوکہری فرستادہ او رفتہ سلطان را کہ رمقی از حیات باقی داشت چند لگد زدہ در دریائے جمنا انداخت مدت سلطنت سہ سال و سہ ماہ از سلطان شہاب الدین غوری لغایت سلطان معز الدین کیقباد یازدہ تن از نسل سلطان غوری مدت یکصد و یک سال و یازدہ ماہ و ہفت روز سلطنت کردند۔

سلطان جلال الدین فیروز خلجی از نسل خالج خان[1] داماد چنگیز خان

عارض ممالک بود کہ بزبان عرف بخشی گویند و بخطاب شایستہ خانی سرفرازی داشت بمقتضائے رشد و کاردانی مدار علیہ امور سلطنت گردید و روز بروز رتبہ او بلند شدہ تسلط پیدا کرد و باتفاق امرائے خورد و بزرگ سلطان معز الدین کیقباد را از میان برداشتہ در ۶۸۹ھ بخلعت خلافت مخلع گردید امرائے مخالف و موافق طوعاً و کرہاً بیعت کردند چون ارکان شہر بجانب سلطان راغب نبودند ازین جہت داخل شہر نگشت و بر تخت کہ سلطان پیشین جلوس میکردند بنشست و در کیلوکہری بودن اختیار کرد و شہر نو و قلعہ از سنگ تجویز کردہ شروع باحداث نمود بعد از انکہ استقلال تمام یافت و آوازہ نیکذاتی و فرخندہ صفاتی و ایزد پرستی و خداشناسی و حلم و حیا و عدل و انصاف سلطان در اکناف گیتی مشہور گشت مردم شہر از خورد و بزرگ آمدہ بیعت کردند و استدعائے نزول در شہر دہلی نمودند حسب الحکم والا کارپردازان امور سلطنت شہر را آئین بستند و بازار را تزئین نمودند بالوان قصب زرنگار رنگ رنگ و بیادکاکین آراستند و بہ انواع زربفت و اقسام مشجر ہر دو رستہ بیراستند زینت شہر در نظر نظارگیان زیبا تر از گلشن بہار نمود و زیبائے بازار در دیدہ تماشائیان رنگین تر از گلزار در آمد و کوچہائے از غایت آراستگی مانند خیابان باغ زیبا در گہ دید و پشت بامہائے و غرفہا بہجوم خلایق بسان افلاک پر از کواکب نمودار گشت **نظم**

---

[1] خالج خان داماد تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۸۸ قالج خان نوشتہ۔

همه شهر از زیور و زرنگار — براراسته همچو باغ بهار
چه درکوچه‌ها و چه بازارها — بزیور براموده دیوارها
دورسته دوکانها همه سربسر — بیاراسته مردم پیشه‌ور
ز زربفت و دیبا و اکسون قصب — همی بود بازار مظهر طرب
یمین و یسار و فراز و نشیب — نه بد هیچ پیدا جز آئین زیب

سلطان بکمال شوکت و حشمت عظمت و جلالت و با توزک و تجملات تمام بر فیل کوه شکوه سوار گردید با امرائے نامدار و لشکر بیرون از حد حصر و شمار از کیلوکهرے روانه بشهر دهلی گشت از هر کران مانند ابر نیسان زر و سیم ریختند و هنگامه بخشش و بخشایش گرم گردید دامن و جیب تهی دستان مالامال گشت و مفلسان را توانگری و نمود **نظم**

درم ریختند از کران تا کران — هوا گشت ابر جواهر فشان
فرو ریخت چون قطره ابر بهار — زر و گوهر و لولوے شاهوار
ز بس گوهر و زر که افشانده شد — ز بر چیدنش دستها مانده شد

بدین نمط و آئین سلطان درون شهر دهلی رفته داخل دولتخانه گشت و دو رکعت نماز خوانده بر تخت سلطانی جلوس نمود و گفت سالها پیش این تخت سجده کرده‌ایم امروز که پائے بران نهاده از عهده شکر الطاف و اکناف ایزدی چگونه توان برآمد **نظم**

سپاس خدا وند بخشنده را — که موجود کرد از عدم بنده را
کرا قوت وصف احسان اوست — که اوصاف مستغرق شان اوست
اگر شکر حق تا بروز شمار — گذاری نباشد یکے از هزار

کوس شادی بلند آوازه گشت و تهنیت و مبارکبادی برزبانها جاری شد صدائے نائے و نفیر دلهائے دلگیر شادمان ساخت جشن عیش و کامرانی فرح افزائے عالیان گردید بارگاه رفیع زیبا تر از دیبائے زرنگار برافراشتند و بساط وسیع رنگین تر از گلشن بهار بگستردند آلات طرب و انبساط و مواد سرور و نشاط مهیا گشت نغمه پردازان قمری نوا باواز خوش و سرود دلکش مجلسیان را محو بیخودی نمودند و ترانه سنجان تار نواز با واز چنگ سحر آهنگ بر روئے انجمنیان ابواب خوشی کشودند رامشگران جادو ساز از چرخ و جنبش دلها را جنبانیدند و خنیاگران سحر پرداز از گردش و رقص قرار مردم را رقصانیدند نازنینان انواع حلل بر تن آراستند و گلعذاران رنگارنگ کسوت پیراستند **نظم**

نازنینان بناز کوشیدند — جامه رنگ رنگ پوشیدند
آن دگر جامه لاله‌گون کرده — که تو گوئی هزار خون کرده
وان دگر جامه سبز کرده ببر — همچو گل در میان سبزه تر
وان دگر رفت در قبائے سفید — همچو شاخ شگوفه از امید
وان دگر جامه کرده عنبر فام — رفت چون آفتاب شب هنگام
وان دگر زرد گشت خلعت او — پرتو افگند مهر بر سر او

وان دگر درلباس گلناری ✤ تازه گلدستهٔ پشندی ✤ وان دگر جامهٔ نیلگون کرده ✤ سر زجیب فلک برون کرده
همچنان جشن چراغان ترتیب داده و هزار کشتی دو طبقه و سه طبقه در آب جمنا بانواع چراغ واقسام شمع آراستند
ونیز برکنار دریا دگر دپیش دولتخانه چراغ بندی نمودند و دیوارهای چوب تعبیه کرده بکمال آراستگی بران ترتیب چراغان
دادند و درخت و نهال چراغان پذیر برنگے کار آورده مسرت افزای تماشائیان شدند که از وفور ضیای مشعلهای آسمان
بے لمعان وشموع افلاک بے لموع گردید و اشعهٔ انوار زمین و آسمان منور و لمعات فروغ کون ومکان روشن ساخت نظم

شب نشاط چو شد اوج گیسه پایه | رساند تاب چراغان نسب باتش طور
چو روز ساخته روشن چراغ چرب بان | هرانچه بود شب تیره را بدل مستور
نشان شب نتوان یافت غیر دود چراغ | زبسکه نور تجلی فگنده طرح حضور

ونیز هنگامهٔ آتش بازی گرم کرده ماهتابی دم مساوات بماهتاب میزد گل ریز باز گلزار ابراهیم میداد باغ از گل
آتشین بهار برنگے کاری آورد وستاره بسیار هاے فلک سر میکشیدند هوائے در هوا باسمان میرسید و گوناگون
پیکرهائے کاغذی و زنگار رنگ لعبت هائے چوبین بقوت آتش نز و بار وت انواع بازیها و کارپردازیها نمود ارساخت بیت

مجلس از نور طرب بهره یاب | جلوه گاه صدمه و صد آفتاب

بالجمله بعد تقدیم مراسم جشن به انتظام مهام ممالک پرداخت واز عدالت گستری رعیت پروری رعایا و برایا
را از خود خوشنود ساخت امرائے خورد و بزرگ از جشن معاشرت و پسندیدگی اطوار سلطان راضی و شاکر
گشته کمر خدمت بر میان جان بستند و همگنان بقدر حال مواجب و جاگیر یافتند هرکرا جاگیر مقرر گشت هرچند
او معتد تقصیرات شد اصلا تغیر و تبدیل بدان راه نیافت مجموعهٔ کمالات صوری و معنوی حضرت امیر خسرو
دهلوی بخدمت مصحف داری سلطان قیام داشتی و هر روز غزلی تازه آورده در صلهٔ ان انعام یافتی چون
ملک چهجو برادرزاده سلطان غیاث الدین بلبن را ولایت کوره بدستور سابق نامزد شده بود او دران ولایت قدم
داشت سال دویم لوائے بغی برافراخته سکه و خطبه بنام خود کرده بالشکر گران بجانب دهلی رو آورد و سلطان باصغائے
این خبر خانخانان پسر خود را با عساکر بیشمار و امرائے نامدار بدفع این شورش فرستاد باهمدیگر جنگ در پیوست ملک چهجو
شکست یافته با امرائے بلبن که رفیق او بودند گرفتار گشت چون اسیران را بدهلی آورده بنظر سلطان گذرانیدند انجماعه را از
شتران فرو آورده دوشاخها از گردن هرکدام برداشتند و بجام بده سرور پیش انها نشستند وخلعت هائے خاص پوشانیده
در مجلس آورده نشاندند و ملک چهجو را در محفه نشانده بملتان فرستاده فرمود که او را بحرمت در خانه نگاهداشته اسباب عیش وعشرت مهیا کنند
وزرا ازین نوازش در حق انجمع واجب القمع حیران ماندند و ارنیکه آنسخنان بعرض سلطان رسانیدند سلطان جواب داد که هفتاد سال گذشته
خون مسلمانان نریخته الحال که پیر شده و ایام زندگانی باخر رسیده چگونه بر ریختن خون مسلمانان اجازت دهم

چون سالہا نوکری سلطان بلبن کردہ حقوق نعمت او برگردن ما بسیار است امروز کہ ملک او را متصرف شدہ ام اگر اعوان و انصار او بکشم کمال بے انصافی و بیمروتی باشد خصوص کہ این بندہ پیش من آمدند **نظم**

گنہگار را عذر نسیان بدہ | چو زنہار خواہد تو زنہار دہ
بدی را مکافات کردن بدی | بر مرد صورت بود بخردی
ببین کسانیکہ سے پے بردہ اند | بدی دیدہ و نیکوئے کردہ اند

القصہ سلطان خیلی خدا ترس و رحیم دل بود بازار موری رضامیداد بارہا دزدان و رہزنان را گرفتہ آوردند سوگند دادہ خلاص میکرد کہ من بعد دزدی و رہزنی نکنند یک مرتبہ ہزار نفر دزد و قطاع الطریق کہ مصدر تقصیرات و باعث آزار و اضرار مخلوقات شدہ واجب القتل و مستوجب تعذیب بودند پیش سلطان آوردند از انجملہ یکے را ہم نکشت و سیاست نکرد و ہمہ را رہا کردہ در مدت سلطنت مصادرہ و مکابرہ و طمع در مال مردم و تنبیہ و تادیب ناحق و سیاست و تعذیب بیموجب و بند و زندان بیحساب کہ شعار ناخدا ترسان ظلم پرست و جباران جور سرشت است از و بوقوع نیامدہ میگفت کہ اگرچہ در معرکہ جنگ لشکری را توانم برہم زدہ و خون ریزیہا نمودا ما چون آدمی گرفتار را پیش می آوردند بقتل او نمیتوانم اقدام کرد و در عوض جرمی کہ از نزدیکان و نوکران بوقوع می آمد ہیچ یکے را تادیب و بند نمی نمود **منظوم**

چو قدرت دادت ایزد بر گنہگار | بعفو شس بندہ کن تا بندہ گردد
کہ مجرم کشتہ افعال خویشست | چو بوے عفو یابد زندہ گردد

نوبتے سلطان بر قلعہ رنتھنبور مہم کرد چندگاہ محاصرہ کردہ دست از تسخیر آن باز داشتہ مراجعت نمود و گفت گرفتن این قلعہ بر دن یک کس ہم نمی ارزد بالفرض اگر این حصار گرفتہ بندہا سے خدا را کشتن دادم فردا کہ زنان بیوہ و طفلان یتیم انہا پیش من بیایند و نظر من برانہا افتد وران زمان مرا چہ حالت باشد و فتح این قلعہ بر من تلخ تر از زہر گردد **نظم**

درون پراگندگان جمع دار | کہ جمعیت باشد از روزگار
کسے گوئے دولت ز دنیا برد | کہ در بند آسایش خلق بود
اگر نفع کس در نہاد تو نیست | چنین آہن[1] و سنگ را قیمت

(۱) گوہر ادم +

غلط گفتم ای یار فرخنده خوی — که نفع است در آهن و سنگ روی
چنین آدمی مرده به ننگ را — که بر وی فضیلت بود سنگ را

در ایام سلطنت شخصی را که سلطان کشته آن بود که سیدی موله نام درویشی در دهلی آمده
اقامت ورزید و خانقاه عظیم تیار نموده مبلغی کلی در عمارت آن صرف نمود و ابواب اطعام و
انعام برروی مردم کشوده هر روز هزار من میده پانصد من سلوخ و سیصد من شکر و دوصد
من روغن زرد و همین دستور دیگر مصالح خرج کردی و هر روز دو نوبت مایده کشیدی و
خاص و عام بران مایده حاضر شدندی و خود غیر از نان خشک تناول نکردی و از کسی
چیزی نگرفتی و از کثرت خرج و بذل مهمان داری و عدم دخل او مردم حمل بر کیمیا و سیمیا
بردندی اکثر امرای و ملوک مرید او شدند و خانخانان پسر بزرگ سلطان هم مرید و معتقد
او گردید بعضی مردم بسلطان گفتند که این درویش از اجتماع و ازدحام خلایق خیال سلطنت
در سر دارد و مقصد سلطان کنون خاطرش هست از انجا که چمن آرایان دانش و گلشن پیرایان
بینش بادشاهی را بمنزلۀ باغبانی قرار داده اند چنانچه باغبان با دانش و بینش باغ را به ترتیب
چمن و خیابان و آرایش و پیرایش اشجار با ثمار و شاداب داشتن بقدر اعتدال و ناپسندید
انبوه و قطع اغصان زیادتی و قمع درخت خار دار میکوشند همچنان بادشاه عدالت پیشه
را لازم که در آبادی و معموری مملکت و رفاهیت و آسودگی رعیت کوشش آوردن و بر
افراختن مخلصان عقیدت پرست و استیصال و بر انداختن مخالفان بدسرشت مساعی
جمیله بکار برده و هرگاه فتنه اندوزان ته کار باهم یکدل و یکجهت شوند بلا تعلل و توقف
در قلع و قمع انها کوشند و هر جا کثرت هجوم و وفور ازدحام بی ضرورت گردد هر چند
ناملایم از انها بظهور نرسد بنابر رفع وسوسۀ خاطر خویش و مصالح ملکی آن هجوم را متفرق
سازند و بنیاد ازدحام را از پا بر اندازند بنابرین اندیشه سلطان و امرای و دیگر مردم
را که معتقدان درویش بودند بهانه بکارها تعین کرده باطراف پراگنده گردانید و درویش
را دستگیر کرده در پای فیل بست بعقوبت تمام بکشت بحکمت ایزدی دران روز ابر
سیاه و باد تند برخاست و طوفان گرد و خاک برامد و عالم تاریک گردید و موجب
تعجب عالمیان گشت و دران سال باران نگردید و فلک بسان ممسکان طریقه امساک
ورزیده دست از تراوش باز کشیده و آفتاب در سطوت جلال گرم خو گردید و نوع

عالم رخت اقامت بربست و مسرت روزگار از دل عالیان رفت باغ بمنزلهٔ راغ و خیابان نمونهٔ بیابان شد متوطنان خطه بوستان و ساکنان بلده گلستان زار و نزار گشتند اشجار را از نهایت عطشانی زبان هر برگ فریاد العطش برآمد و زراعات از تشنه لبی سرنگون گشته بطلب آب سجده نیاز بجا آوردند و دخانها سراب مرغ ازماهی بے تاب گردید و انگیرها وغدیرها بے آب و بدرگران را چشم پر آب شد تهیدستان از بے سرمایگی دل سرد گشت و ارباب احتکار را بازار گرم نرخ غلات مانند شاهد کنعان گران گردید همه کس برائے خریداریش زلیخا وار گرویده هر چند بازارش گرمی میکرد دیگران سردی میکردند گندم بسان آدم گران بها گشت و گنجد بسان خال خوبان کمیاب شد نخود را همه کس بخود میکشید و برنج برنج تمام بدست می آمد اهل احتکار از فروخت موت موت خودی انگاشتند و آب را مانند آب حیات در ظلمات نگاه میداشتند دانه غله حکم قراضه زر پیدا کرده مانند مروارید عنبر گردید القصه در دهلی قحط عظیم رو داد و مردم غربا از تهیدستی و گرسنگی در بازار و کوچها قالب تهی میکردند و اکثرے از فرط جوع خود را در دریائے جمنا انداخته غریق بحر فنامی شدند و از فقدان غله اکثر مردم سگ و گربه را برابر خود حلال میدانستند بلکه از شدت اشتها گوشت آدم مباح می انگاشتند عبادت کیشان را پائے ثبات از جاده ورع و پرهیزگاری نلغزیده و طاعت اندیشان را امتیاز در حلال و حرام نماند **بیت**

خون خورده همه بسان شمشیر   از گرسنگی شده ز جان سیر

در سنه ۶۹۳ [1] مغول چنگیزی با لشکر گران عازم پنجاب گشت سلطان باستماع این خبر عساکر بسیار و توپخانه بے شمار بدفع ان طایفه متوجه گردید چون طرفین بهم پیوستند مغل چون غلبه سلطان معاینه کرد صلح نموده و سردار ایشان که قرابت هلاکو خان بود آمده ملاقات کرد و با چند امرائے دیگر مسلمان گردید سلطان او را پسر خواند و جا بادی خود سرفراز گردانید و غیاث پور مسکن ایشان مقرر کرد چنانچه آن معموره را مغل پوره و مغلان را نومسلم خواندندی و بعد چندگاه ملک علاء الدین را که داماد و برادرزاده و پرورده نعمت سلطان بود بولایت کوره [2] رخصت نمود او در کوره رسیده باطراف ممالک می تاخت و در حدود دیوگده رفته فتح نمود و چهل زنجیر فیل و هزار اسپ و بسیاری از طلا و نقره و اقسام مروارید

(۱) سنه فرشته جلد اول صفحه ۹۴ - (۲) کره ۰

واقسام امتعه واقمشه وغیر ذلک آنقدر غنیمت که عقل از حصر وضبط آن عاجز گردد بدست
او افتاد ورفته رفته بروز قوت وشوکت او زیاده گشت وآثار بغی وانحراف ازو بظهور رسید هرچند
وزرا بسلطان گفتند که علاج واقعه پیش از وقوع بهتر است تا حال علاء الدین استقلال
نیافته فکر زود باید کرد **نظم**

سر چشمه باید گرفتن به میل چو پر شد نشاید گذشتن به پیل
کنون کوششی کاب از کمر درگذشت نه آنگه که سیلاب از سر گذشت

سلطان از بسکه علاء الدین را دوست میداشت التماس وزرا باجابت مقرون نمیکرد ومیگفت
که علاء الدین فرزند و پرورده نعمت من است هرگز ازو بغی بوقوع نخواهد آمد چون سلطان را
اجل نزدیک رسید با چندی از خواص ویک هزار سوار بکشتی درآمده بجانب کوره روانه شد
ملک علاء الدین از خبر نهضت سلطان مستعد شده مابین کوره ومانک پور فرود آمد چون سلطان
نزدیک رسید برادر خود را باستقبال فرستاد برادرش در حضور رسیده افسون مکر وغدر
خوانده التماس نمود که علاء الدین هراسان وهمناک شده میخواست که آواره دشت تباهی
گردد من او را ازین اراده باز آورده ام الحال که سلطان تشریف آورده اند اگر لشکریان را مسلح
خواهد دید اغلب که متوهم شده بدر رود سلطان بگفته او چند کس همراه گرفته وسلاح از تن
ایشان دور کرده در کشتی نشسته مصحف میخواند تا کشتی بکنار آب رسید سلطان از کشتی فرود
آمد وملک علاء الدین آمده ملازمت کرده در پای سلطان افتاد وسلطان از روی شفقت
ومرحمت طپانچه بر رخساره او زده فرمود که من این همه تربیت در حق تو کرده و ترا بزرگ گردانیده
همواره در نظر من از فرزندان عزیز بوده اکنون در حق تو چه بدی خواهم اندیشید این را گفت
ودست علاء الدین گرفته بجانب کشتی کشید درین اثنا محمود سالم که از اجلاف سامانه بود در
شرارت وبدنفسی مشهور چنانچه گفته اند **بیت**

ذره آتش ز بهر سوختن صد خانه بس وز برای تلف عالم مگس از سامانه بس

باشارت علاء الدین سلطان را بشمشیر زخمی ساخت سلطان زخم خورده بجانب کشتی دوید
گفت ای علاء الدین بدبخت چه کردی بعد ازان اختیار الدین که پرورده نعمت سلطان
بود از عقب آمده سلطان را دست انداخته بر زمین زد و سرش بریده نزد علاء الدین آورده
بر نیزه کرد ودر گرد مانک پور گردانید وچندی از مخصوصان سلطان را که در کشتی بودند نقش

رسانید و چتر سلطانی بر سر علاء الدین برافراشته ندائے سلطنت در دادند از انجا کہ ایزد تعالی منتقم حقیقی است سزائے بدکرداری در کنارش میرسد **مثنوی**

اگر بد کنی چشم نیکی مدار — کہ ہرگز نیارد گز انگور بار
نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش — کہ بد مرد را نیکی آید بہ پیش
چو ابلیس بد کرد نیکی ندید — بر پاک ناید ز تخم پلید

قاقان سلطان در اندک زمان ببلائے عظیم گرفتار شد محمود سالم در اندک زمانی مبروص شد و اندامش جوشیده از ہم پاشید و نیز اختیار الدین دیوانہ شدہ بمکافات بدکرداری رسید علاء الدین کافر نعمت اگرچہ بر تخت فرمان روائی نشست اما بپاداش این کردارہمہ گرفتار شدہ نام و نشان او و نسل او نماند **مثنوی**

بکون و مکان چیزے از خیر و شر — ز کفران نعمت بدان شوم تر
ز کفران نعمت چہ آید جز این — کہ نقصان عمر است خسران دین

مدت سلطنت ہفت سال و یک ماہ و بست روز ❊

سلطان علاء الدین برادرزادہ و داماد سلطان جلال الدین خلجی

بعد از انکہ سلطان جلال الدین بہ قتل رسید سلطان با شصت ہزار سوار از کرہ روانہ شدہ بدہلی رسیدہ امرائے خورد و بزرگ بیعت کردند در ۶۹۵ھ سریر خلافت و فرمان روائی از جلوس سلطان زینت یافت و کوشک لعل را دار السلطنت گردانید و امرا را بقدر حال ہرکدام خطاب و جاگیر مرحمت ساخت چون نوجوان بود بلہو و لعب مقید گشتہ بعیش و عشرت پرداخت و دست بذل و نوال کشادہ خزانہ بانعام مردم صرف کرد و در عہد او شراب بہر کوچہ و بازار سبیل گردید بعد چندگاہ چہل ہزار سوار بسرداری الغ خان و ظفر خان برائے دفع رکن الدین و ابراہیم پسران سلطان جلال الدین کہ بعد قضیہ پدر از دہلی گریختہ بملتان رفتہ بودند تعین ساخت **بیت**

سر وارث ملک ما بر تن است — تن ملک را فتنہ پیراہن است

امرائے مذکور رفتہ ملتان را محاصرہ کردند پسران سلطان مرحوم تاب نیاوردہ بوسیلہ دانای اسرار ملکوتی و آگاہی جویائے رموز سعیدی و مسیاہی زبدۃ العارفین قدوۃ الواصلین شیخ

رکن الدین قدس سرہ آمدہ ملاقات کردند الف خان بمقتضائے اہلیت و مردمی شرایط تعظیم بجا آوردہ ایشان را ہمراہ خود بدہلی آورد سلطان حق نشناختند و بے رحمی کردہ ہر دو مردی زادہ و ہمراہان ایشان را میل کشیدہ محبوس گردانید بعد آن بر سر گجرات لشکر عظیم تعین کردہ بجارہ و بجادلہ بسیار آن ولایت را مفتوح کردہ بت سومنات را در دہلی آوردہ در زمین فرو برد تا پامال سپہ خلایق گردید در سال دویم لشکر مغل از ماوراء النہر در حوالی دہلی رسید شہر را محاصرہ کرد خلایق کثیر از قصبات و قریات در شہر آمدہ ہجوم کردند در مساجد و محلات و کوچہ و بازار جائے نشستن نماند و راہ کوچہا مسدود شد و ہمہ چیز ہا گرانی گرفت سلطان مستعد شدہ بجنگ پیش آمد بعد مقابلہ و مقاتلہ مغل منہزم گشت و آتش فتنہ و فساد منطفی گردید چون سلطان از اطراف ممالک خاطر جمع نمود و شریکے در ملک و خدشہ در نظم امور ممالک نماند و اکثر بلاد بتسخیر در آمد و قوت و مکنت کمال بہم رسیدہ خیالات فاسدہ بخاطرش راہ یافت ارادہ کرد کہ دین و شریعت خود اختراع نماید و چار امرا الف خان و ظفر خان و نصرت خان و الغخان باشند چہار یار مقرر سازد کہ نام او بر صفحہ روزگار تا قیامت بماند و نیز میخواست کہ دہلی را بیکے از معتمدان خود سپردہ مانند اسکندر رومی بتسخیر اقالیم ربع مسکون پردازد فرمود تا او را اسکندر ثانی در خطبہ بخوانند و در سکہ نیز ہمین نمط نوشتند مصاحبان و حریفان مجلس را یارائے آن نبود کہ حرفے خلاف مرضی او بر زبان توانند آورد ہمگنان از ملاحظہ درشت خوئی و خشن مزاجی او بر سخنان واہی تصدیق نمودہ بر علو ہمت و بلند پروازی او تحسین مینمودند ملک علاء الملک کہ از امرائے بزرگ بود و پیش سلطان اعتبار تمام داشت و درست کرداری و راست گفتاری شعار او بود سخنان سنجیدہ و حکایات پسندیدہ در میان آوردہ بمقدمات عقلی و روایات نقلی خاطر نشان سلطان ساخت کہ اگر چہ احداث شریعت و دین اوسے تراست لیکن نتیجہ این ارادہ فاسد خرابی ملک و سلطنت و ندامت دنیا و آخرت است این نہ امریست کہ رواج تواند گرفت و مردم توانند قبول کرد **نظم**

ہر کہ عیب تو گفت یار تو اوست	وانکہ پوشیدہ داشت مار تو اوست
گرچہ زشت است تلخ گفتن حق	شور بختی است ہم نہفتن حق

و در باب تسخیر اقالیم گفت کہ اگر سلطان دہلی را گذاشتہ باقلیم دیگر برود و مدتے بدان

بدان سمت بگذرد و بعد مراجعت معلوم نیست کسانیکه نایب باشند منقاد شوند یا نشوند این
زمانه را مانند سلطان سکندر رومی نتوان تصور نمود در انوقت مثل ارسطا طالیس وزیر بود
که بقوت فکر و اصابت رائے او تسخیر اقالیم آسان می شدی سلطان را بالفعل بلاد هندوستان
مثل قلعه رنتهنبور و چتور و چندیری و مالوه جانب شرقیه تا آب سرجو و سوالک تا ملعان که پناه
متمردان و کهف دزدان و رهزنان است تسخیر باید کرد و سامانه و دیپالپور و ملتان که در امد
مغل است مستحکم باید نمود و از مداومت شراب و شکار اجتناب باید ورزید ازانجاکه
ملک علاء الملک مقبول القول و درست سخن و زبان اور بود گفتارش در دل اثر کرد
و تمامی سخنان او را پسندیده بر عقل و دانش ملک آفرین کرد و از احداث دین خود ترک
نمود و قصد تسخیر اقالیم سبعه از دل انداخته بانتزاع ممالک هند توجه نمود چون دران زمان
همیر دیو از نسل رائے پتهورا لوائے تکبر در رنتهنبور می افراخت سلطان بجانب او نهضت
فرمود روزے در اثنائے راه بشکارگاه قرعه الغخان برادرزاده سلطان قصد کرده بد تدبیر سلطان را مجروح
ساخت و سلطان را که بر زمین آمده بود مرده انگاشته در لشکرگاه رسیده بر تخت نشست
و آوازه انداخت که سلطان را بقتل رسانیده ام سلطان که از کثرت درد زخم بیهوش شده
بود در ساعت بافاقت آمده زخم خود بسته جانب لشکر شتافته بسراپرده درامد و امرا
بر سر الغخان تعین کرد او بهار رفته سر او را بریده آوردند و خواهرزاده و برادرزاده سلطان که در بداؤن
بودند و حاجی مولا نامی در دهلی بغی ورزیدند افواج باستیصال آن ناعاقبت اندیشان رخصت
گشت اهبابے جنگ و جدل دستگیر شدند برادرزاده ها را میل در چشم کشیده و حاجی
مولا را بقتل رسانید القصه سلطان در رنتهنبور رسیده محاصره قلعه نمود بعد مدت آن قلعه
مفتوح گردید و همیر دیو را با قوم و قبیله او بقتل رسانیده بدهلی مراجعت کرد بعد آن مقصد
تسخیر قلعه چتور مصمم نمود چون سلطان شنید که رائے رتن سین مرزبان چتور پدماوت نام نازنین
در شبستان خود دارد که حسن و جمال او از قالب بیان افزونست پری از مشاهده جمال او از
حسن خویش بری گشته و حور بر رشک خوبی او در کنج تواری مستور شده آفتاب از بهر
نظاره آن هر صبح سر از دریچه مشرق می برارد و ماهتاب خود را از حلقه بگوشانش می شمارد
در خسارش بجدی تابان که در شب تار مردم گمان برند که مگر صبح صادق از افق مشرق
دمید دیبایش نرمی درخشان که اگر از پرده ظلام نظر بران افتد طلوع ماه متصور می شود

خورشید با اینہمہ نور و ضیا از آغاز صبح عارضش لمعہ بوام میگیرد و ماہ منیع الانوار از چہرہ اش فروغ میخواہد نظم

قدش نخلی ز حکمت قد کشیدہ	ز بستان لطافت سر کشیدہ
ز نخدانش کہ سیبی بی زکات است	درو چاہی پر از آب حیات است
ز بستان ارم رویش نمونہ	درو گلہا شگفتہ گونہ گونہ
دو پستان ہر یکی چون قبہ نور	حبابی خاستہ از عین کافور
میانش موی بلکہ از موی نیمی	ز باریکی بر او از موی بیمی
نیارستی کہ از موئی لبستن	کزان مو بو دلش از ہم گسستن
بزیر چرخ کس پیدا نہ گردد	کہ رویش بیند و شیدا نہ گردد

از اصغای اوصاف حسن و خوبی آن نازنین غایبانہ سلطان عشق بر کشور دل سلطان استیلا آورد و لوای محبت در ساحت سینہ بر افراخت و کوس آرزو در عرصہ خاطر بلند آوازہ ساخت و در ہر ضلع از اضلاع دل و در ہر قطع از اقطاع ضمیر کارفرمایان شوق و ذمان دایان شغف نصب کردہ سراپای مملکت وجود را در زیر فرمان خود آوردہ صفحہ خاطر را طغرای غرای شیدائی و سویدای ضمیر را بہ نگین خاتم سودای زینت بخشید۔ و نظم امور جہانبانی منود نظم

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد	بسا کین دولت از گفتار خیزد
در آید جلوہ حسن از رہ گوش	ز جان آرام برباید ز دل ہوش
ز دیدن ہیچ اثری در میانہ	کند عاشق کسان را غایبانہ
بدیدن میلش افزود از شنیدن	بلی باشد شنیدن نیم دیدن

بالجملہ سلطان از وفور آرزو و فرط تمنا کسان خود را بطلب آن نازنین خورشید جبین نزد رای رتن سین فرستاد از انجا کہ رای مذکور در ابتدای حال از استماع خوبیہای آن ماہ لقا غایبانہ خود را در نرد عشق و محبتش باختہ از مسند حکومت برخاستہ بصحرای طلبگاری پا انداختہ از ریاست و ایالت ترک کردہ بارزوی ادراک وصال آنخورشید تمثال صحرا گرد و رہ نورد گشتہ حشم و خدم و دولت و اسباب کثرت غریق دریای نا بود گردانیدہ تنہا ہمین و مشاق ولقب کالا یطاق در سنگلدیپ مسکن آن دل فریب رسیدہ بعد سرگذشت

بسیار کہ تفصیل آن بطول میکشد او را در عقد ازدواج آورده بمنتہائی تمنائے خویش واصل شده با آن نازنین رجعت وطن خود نموده از استیلائے عشق بستہ زنجیر زلف مشکین و خستہ تیر مژگان خونین و سوختہ برق نگاه کوفتہ عشوه ہائے جانکاه او بود و بے زحمت اغیار با او قمار محبت می باخت و نقد دل و جان را بازی میداد ہر دو باہمدیگر نوعی اخلاص ذیکتا دلی داشتند کہ گویا صانع ازلی از یک روح دو لخت کرده در دو قالب انداختہ و کشاورز لم یزلی یکدانہ را دو نیم ساختہ در دو مزرع کاشتہ از استماع پیغام سلطان آتش خشم در نہاد رائے رتن سین افتاد چون موئے سوختہ پیچ و تاب خورده مانند مار افگار بر خود پیچیده و فرستاده ہائے سلطان را استخفاف نموده رخصت گردانید چون کسان سلطان بے نیل مقصود مراجعت کردند و حقیقت را بعرض رسانیدند و از نافرمانی رائے رتن سین چہ مقتضائے حمیت سلطنت و چہ از آن نازنین سطوت جلال قہرمانی و چشم خشم سلطانی در جوش و خروش آمد برائے تادیب و تخریب رائے رتن سین و تسخیر قلعہ چتور و قصد وصال آن نازنین ماه تمثال لشکر کشیده از آنجا کہ قلعہ چتور در حصانت و متانت مشہور آفاق است کمند اندیشہ بکنگره ارتفاع ان نمیرسد و مرغ خیال بہ بلند پروازی دیواران قصاعد نتواند کرد و رائے رتن سین بقوت قلعہ و تقویت لشکر خود آماده جنگ گردید سلطان در پایان حصار رسیده مرکز وار گرد گرفت و ساباط و دمدمہ درست کرد و توپ ہائے کره شکن و ضرب زنہائے زلزلہ افگن بقلعہ نشینان زد و چند جا نقب زده از باروت پر کرده آتش دادند و دیگر تدبیر قلعہ گیری بجا آوردند اما ہیچ کارگر نگشت چون محاصره بامتداد کشید و محاربہ سخت درمیان آمد و از ہر دو طرف لشکر بسیار تلف گشت و کارے از پیش نرفت بالضرور صلح درمیان آمد و ملاقات یکدیگر اتفاق افتاد

منظوم

ہیچ کارے ز صلح بہتر نیست — بہتر از صلح کار دیگر نیست

صلح باشد صلاح اہل فلاح — زان سبب گفتہ اند صلح صلاح

اول سلطان درون قلعہ رفتہ مہمان رائے شد بعد آن رائے بموجب قرار داد پیش سلطان آمد بمجرد دیدہ رائے در مجلس رسید سلطان از عہود مواثیق برگشتہ قول و قسم بر طاق نسیان نہاده رائے را قید کرده در دہلی آورد و رہائے او برآمدن پدماوت منحصر داشت ان زن کہ بتدبیر صایب شہره آفاق و فکر دور اندیش گوئے سبقت از مردان کاردان می برد

باستماع اینخبر درباب استخلاص رای فکر اندیشیده سلطان مژده وصال داد و یکهزار و سیصد دوله مرتب گردانید و در هر دوله مردان کارزار و مبارزان کارگذار با یراق و صلاح نشانیده باهر دوله دو خدمتگار و چهار کهار و دو هزار سوار بطریق بدرقه مقرر گردانید که همگی و تمامی نه هزار کس جرار و صاحب پیکار بوده باشد و محفه خالی پر تکلف باساز مرصع بزیب و زینت تمام که پادوت متصور تواند نمود درمیان دوله کرده روانه دهلی ساخت و خود بشبستان عصمت درچیتور ماند منتظر نوید غیبی بود سلطان که بادل مالامال ارزوی وصال و دیده لبالب انتظار دیدار بود باستماع مژده قدوم میمنت لزوم ان نازنین ماه جبین منبسط و فرحناک گردید و از هر منزل و مقام خبر طلب داشته بر شاهراه ترصد دیده باز میداشت و غافل از شعبده فلک پر تذویر و حیله ان زن با تدبیر القصه لشکر با دوله ها طی منازل و قطع مراحل نموده در حوالی دهلی رسیده نزول نمودند سرداران لشکر بموجب تلقین ان بانوی پر فراست از زبان آن عصمت قباب بسلطان پیغام کردند که چون در عقد مناکحت رای رتن سین هستم و مدتی در تصرف او بوده ام الحال که سلطان خواستگاری این فدویه نمود تا انکه رای اجازت ندهد بموجب امر شریعت غرا بر سلطان حلال نیستم رای محبوس را دریخا بفرستند تا ازو اجازت بگیرم و در مشکوی معلی مشرف شوم سلطان که بمقتضای کمال ارزو بر شاخ انتظار بسان طاوس همه تن دیده شده بود بی توقف و تحاشی و بلا تعلل و تامل رای را خلاص داده همراه کسان خود روانه ساخت بمجرد انکه رای به لشکر خود ملحق گردید جوانان شجاعت نشان بکمان سلطان بجنگ پیش آمده اکثری را بقتل در آوردند سلطان بر اینمعنی آگاهی یافته سواری نمود و آتش کارزار مشتعل شد بسیاری از طرفین طعمه تیغ آتشبار گشت و رای رتن سین قابو یافته از جنگ گاه برامده بمسکن خویش راهی گردید بخیریت و سلامتی بچیتور رسید فلک شعبده نیرنگ ساز و گردون حیله باز در هر ساعت هزار منصوبه تذویر از شطرنج مکاید باخته ارباب اشتیاق را بفریب تازه بازی میدهد و هر لحظه ابواب حیرت بر روی افادت اصحاب شوق می کشاید و شیشه تمنا را بسنگ یاس و نومیدی میشکند نظم

در چرخ بہ بین و گرم سرو کش صد بوالعجبی بهر نور وش
از رانه جهان جریده بکشای وز هر بن موی دیده بکشای

در بازی رسم این اتفاقات   گر برد شود گهی شود مات

قلب است معتامر زمانه   بگریز ازین قمار خانه

سلطان از سنوح این سانحه غریبه از مواصلت آن نازنین محروم گشته دست تحیر
بدندان تفکر گزید و گفت **بیت**

دریغا که در دست من نیست کار   که آرم بکف حلقه زلف یار

چنانچه این قصه رای در اطراف ممالک معروف و مشهور است و کتابی مسمی به پدماوت
مشتمل بر قصه رای رتن سین در زبان فرس و هند درست شده القصه سلطان بعد
وقوع این امور در خود قوت ندید که انتقام از سلالهٔ رتن سین بگیرد و تسخیر قلعه چتور لشکر
کشد و نیز با وجود قدرت عمداً تغافل کرد روزی از ندما پرسید که باعث وقوع آفات
و حوادث در ملک چه باشد التماس کردند که سبب ظهور آفات چهار چیز است
اول بیخبری بادشاه از نیک و بد احوال خلایق دویم شراب خوردن علی الدوام سویم
محبت امرا با یکدیگر چهارم زر دادن برذایل سلطان را این سخن بغایت پسند آمد فی الحال
از شراب خوردن تایب گشته نوعی تاکید کرد که از تمام ولایت رسم شراب خوردن
رفع گردید و اکثر مردم که با وجود منع جرات بر خوردن شراب مینمودند بقتل میرسیدند
و مال و ملک مردم اراذل را در خالصه گرفته تا رفع فساد گردید و امرا از اختلاط یکدیگر
و ضیافت کردن با همدیگر باز داشت و خود بامور جهانبانی پرداخته و مراسم خبرداری
بجا آورده ضابطه چند در باب بازیافت محصول بحکم مساحت و کاغذ پتواری و عدم
خیانت اهل قلم و عمال اختراع نمود و چودهریان و مقدمان را که مال یکده رعایا میخوردند
آنچنان ضبط نمود که دامی از رعایا نتوانستند گرفت بلکه نوعی خراب شدند که زنان آنها
در خانه مردم مزدوری کرده قوت خود حاصل میکردند و نرخ غلات بحضور خود مقرر
ساخت و آنچنان که در عهد سلطنت او نرخ یکی مانده اصلاً کمی و زیادتی رو ندادو در نرخ
و قیمت پارچه و اسپ و غیر ذلک نظمی پرداخت که بایع و مشتری خسارت
نکشید داغ اسپ و داچوکی و واقعه نگاری او اختراع کرده چند مرتبه لشکر چنگیزخانی
از ماوراء النهر در نواحی دهلی رسید و شکست خورده رفت و سلطان به نهج تها نجات
در حدود دهه آمد لشکر مخالف نصب کرد و تدبیرات صایب نمود که در زمان خلافت

او مغل در ہندوستان مزاحمت نتوانست رسانید مردم ایمعنی را از برکات توجہات پیشوائے ارباب طریقت مقتدائے اصحاب حقیقت سلطان العارفین برہان المحققین مفتاح کنوز معرفت سبحانی کشاف رموز شناخت ربانی قدوہ باریافتگان درگاہ کبریا شیخ نظام الدین اولیائے تصور میکردند سلطان اگرچہ بظاہر ملاقات شیخ نمیکرد اما استمداد از باطن قدسی مواطن منودہ بارسال رسل ورسایل واتحاف تحف و تحایف مراسم اخلاص واعتقاد بجای آورد فتوحاتے کہ باطراف ممالک بسلطان میسر شدہ دعمارتی کہ او کردہ وخزاین فراوان کہ او داشت ہیچ یکے از سلاطین ماضیہ را دست ندادہ ضوابط وقوانین سلطنت کہ او کردہ ہیچکس از خواقین نکردہ شعرائے صاحب سخن و مورخان والا دراک ومنجمان بلند فکرت ورمالان سحر آفرین وطبیبان وحکیمان مسیحی نفس و ندیمان خوش گفتار واصحاب نغمہ بے نظیر ودیگر ہنرمندان بے بدل ووزرائے صاحب تدبیر وامرائے والاشوکت درعہد او فراہم آمدہ بودند سلطان العارفین شیخ قطب الدین وقدوۃ الاصفیا شیخ نظام الدین اولیا وزبدۃ الواصلین شیخ صدر الدین عارف و شیخ رکن الدین ملتانی درزمان او بودند وسرامد شعرا امیر خسرو دہلوی بود وہزار تنکہ زر مواجب از سرکار بادشاہی می یافت و خمسہ بنام سلطان درست کردہ سلطان درریاضت وطاعت واداے مفروضات ونوافل وصیام وتقدیم مراسم اسلام انقدر تقید داشت کہ او را از جنس ملایک گفتندے ازانجاکہ ملک نایب وزیر مدار علیہ ووکیل السلطنت ومنظور نظر سلطان بود قابو یافتہ سلطان را مسموم گردانید وبعضے میگویند کہ بزحمت استسقا برحمت حق پیوست مدت سلطنت بست سال وسہ ماہ ●

سلطان شہاب الدین بن سلطان علاء الدین

چون ملک نایب متسلط بود از تمامی پسران سلطان مرحوم سلطان شہاب الدین را کہ خوردسال بود برگزیدہ درسنہ ۷۱۶ بر تخت سلطنت اجلاس دادہ ہر روز از حرم سرا بیرون آوردہ بربام ہزارستون بر تخت نشاندہ باردادی وخود بانتظام مہام قیام ورزیدی وبازان طفلک را اندرون حرم نزد مادرش فرستادی ازانجاکہ ملک نایب بدسرشت وبدطینت ونمک حرام وناحق نشناس بود وایما برائے انداختن خاندان سلطان علاء الدین بامصلحت

خویش مشورت نمودی چنانچه خضر خان و شادی خان پسران سلطان مرحوم را که برادران غیر مادری
سلطان بودند میل در چشم کشیده و مادر خضر خان را در قید کرده نقد و جنس او را خود متصرف
شده مبارک خان برادر حقیقی سلطان را در قید نگاهداشته اراده میل کشیدن او نیز
بخاطرش بود اما ارادت الٰهی بران رفته که سریر سلطنت را رونق بخشد داعیه آن بد اندیش
پیش نرفت و نتوانست او را از پیش معزول کرد چون تسلط بسیار داشت سلطنت را
از خود دانسته کسے را بخاطر نمی آورد و با فعال بد و کردار نکوهیده صرف اوقات مینمود و مدام
الخمر بوده شراب را با فراط رسانید اگرچه طبیعت پردازان میگسار و نفس پروران باده خوار
از شراب چندین فواید گفته در وصف ان دفترها نوشته اند اما باده آبی است آتش افروز
شهرستان هستی و آتشی است آب ده شجره مدهوشی و بدمستی کارفرمائے خونریزی و جفاکاری
انجمن آرائے بوالهوسی و بدکرداری برهمزن معرکه عقل و دانائی گرم کن ہنگامه بدگوئی و هرزه
درائی پرده برانداز حیا و شرم نگون ساز رایت مدارا و ارزم بنیاد زندگی را ابست و خرمن
هستی را آتش چراغ خرد را باد است و چشمه دولت را خاک آتش اشتهار را منطفی میسازد
و عیار شهوت را تهی میکند در دنیا بدنام میکند و در آخرت نافرجام از کار دنیا باز میدارد
و عقوبت عقبیٰ بر روسے کار می آرد اگر باده پیمائی کار نیک است اہل ارتکاب چرا در
اخفائے آن میکوشند اگر منتج حسنات بودی بزرگان پیشین و حال چگونه روا نمیداشتند
و چرا آن را مذموم می انگاشتند **بیت**

باده خوری گر ستم نمیداشتی اہل دلان کی بتو بگذاشتی

و همچنان بقمار بازی که مذموم ترین کارهاست تضیع اوقات نمودی و بازی شطرنج
و غیر ذالک صرف روزگار نمودی شطرنج دریای است ناپیدا کنار خونخوار که شناوران
غرقه لجه فکر و اندیشه می باشد شاه دانش و عقل او دایما در بند بلائے مات وزیر تدبیرش
از کجروی مصدر هزار آفات فیل خواهش او در معرکه تنا لنگ اسپ تیز رویش را جولانگاه
مقصود تنگ و رخ از قبله مراد برتافته و پیاده وار دربدر روسے پیشه خود ساخته همیشه
در بساط غم و الم بازی خود برد می سازد و گنجفه ایست که دوستدارش را هر چند تاج دولت
بر سر و شمشیر ثروت در کمر و غلام زر سفید بیشتر و نهال مراد بیش بیش بر باشد اما از کثرت
شغل این بازی برات دولت از چنگ او بدر رود و قماش عزتش بجوسے نیرزد و در اثنائے

جنس سرخ رونتوانند بود وشجرهٔ امیدش کمبر ملک بے برگ وشاخ بوده باشد ونعکات
که مهرهٔ مراد براو پیوسته درششدر غم نشسته وکعبتین مقصودش از دست فروهشته
باشد وچه پراست که قامران مطعون جهانیان وملوم عالمیان بوده باشند مهرهٔ مقصودش
طے مراحل نموده سلامت بقرارگاه نمیتوانند رسید ودایما در قمارخانهٔ روزگار خسران زده
وبازی از دست داده باشد چنانچه آخرحال راجه نل وپاندوان بهمین بازی ملک ومال
از دست داده آوارهٔ دشت ادبار وسرگشتهٔ صحرا افتقار شدند ودانش وران کاردان
وخرد پروران سعادت نشان چنین اشتغال در هنگام کلالت مزاج وملالت طبع که از کثرت
امور مرجوعه بهم رسد تجویز نموده اند این بجز داین بازیها از مقاصد عظمی دانسته همواره
اوقات گرامی را که بدل ندارد باین صرف نمودی لخصوص بقمار سولموین که یکے از بازیها
چو پراست بربام هزارستون با خواجه سرایان درگاه بیشتر اشتغال داشتی **بیت**

کمن عمر ضایع ببازی قمار   که این فعل بدهست درروزگار

چون امرا از ملک نایب بغایت تنگ آمده بودند با خودها اتفاق کرده اورا بقتل رسانیدند و
سلطان را دستگیر کرده درگوالیار محبوس کردند مدت سلطنت که محض برائے گفتن بود
سه ماه وچند روز

سلطان قطب الدین مبارکشاه عرف مبارک خان برادر حقیقی سلطان شهاب الدین بن سلطان علاء الدین

چون سلطان باغوائے ملک نایب در زندان خانه می بود امرا باتفاق یکدیگر بعد قتل ملک نایب
وحبس سلطان شهاب الدین اورا از زندان بر آورده بر سریر اعلائے خلافت نمودند جمیع
امرا از خاص وعام مراسم تهنیت ومبارکباد بجا آورده شرایط عیش وکامرانی ولوازم
عشرت وشادمانی بتقدیم رسانیدند سلطان ازینجهت که چندگاه در زندان بود بمجرد جلوس
براورنگ جهانبانی بنابر ادائے مراسم شکر وسپاس ایزدی تمامی زندانیان را که در دهلی
وقلعجات دور دست ونزدیک وامصار وبلاد وممالک محروس ومحبوس بودند حکم تخلیص نموده
مناشیر مطاعه تمام بنام حکام اطراف دربارهٔ خلاصی انجماعه صادر گردانید منظم

کسے بندیان ما بود دستگیر — کہ خود بودہ باشد بہ بندی اسیر
نگہ کن بر احوال زندانیان — کہ ممکن بود بے گنہ درمیان

چون نوجوان بود و ناتجربہ کار کامرواحے سلطنت وبادہ پیمائی شباب وہم نشینی نا اہلان و دوستی خوش آمد گویان چراغ خرد اورا فرونشاندہ ودیدہ مصلحت بین اورا بدین ساخت بمقتضائے ہواپرستی ونفس دوستی حسن نامی خدمت گار بچہ راکہ درحسن صورت وجمال ظاہری بے نظیر بود منظور نظر خود داشت وشیفتہ وفریفتہ او گردیدہ ساعتے بے او نمی بود اورا خسرو خان خطاب دادہ بمنصب وزارت سرفراز گردانید بادشاہان والاقدر فرمان روایان دانش ور این منصب والاوامر عظمیٰ بشخصے کہ بدانش وبینش وراستی ودرستی ونیک نہادی ومعاملہ دانی واصالت گوہری ونجابت فطری وصفات قدسی وشایستگی اعمال وستودگی افعال وفرخندگی اطوار وپسندیدگی اوضاع موصوف باشد تجویز میکنند نہ انکہ ہیچ بیخردی وخوردسالی وناتجربہ کاری فرومایہ بدسرشتی را بدین پایہ بلند ورتبہ ارجمند نامزد مینمایند وبنیاد دولت خود را از پا مےافگنند بزرگان گفتہ اند

نظم

درختے کہ تلخست اورا سرشت — گرش در نشانی بباغ بہشت
ور از جوئے خلدش بہنگام آب — بہ بیخ انگبین ریزی وشہد ناب
سرانجام گوہر بکار آورد — ہمان میوہ تلخ بار آورد
اگر بیضہ زاغ ظلمت سرشت — نہی زیر طاؤس باغ بہشت
بہنگام ان بیضہ پروردنش — ز انجیر جنت دہی ارزنش
شود عاقبت بچہ زاغ زاغ — بر در رنج بیہودہ طاؤس باغ

ازانجا کہ تقدیر قادر برحق بران رفتہ بود کہ خسرو خان اساس دولت سلطان را از پا فگند بلک بنیاد سلطنت خاندان او پراگندہ گردد وان طفل بدگہر را مدار علیہ سلطنت وصاحب مدار امور جہانبانی نمود

بیت

چو بخت بد کسے را پیش آید — کند کارے کہ کردن را نشاید

بالجملہ سلطان محروم العقل ناقص الدرک مہمات مالی وملکی بمشورت خسرو خان در پیش نمود وباغوائے او خضر خان وشادیخان برادران علاتی خود را کہ ملک نایب میل در چشم کشیدہ

در قلعه گوالیار محبوس نموده بود ومعه سلطان شهاب الدین برادر عینی که او نیز همانجا در قید بود بقتل
رسانید وازینجهت که خضرخان مرید پیشواے اهل الله شیخ نظام الدین اولیا بود شیخ را
مخلص او دانسته زبان طعن برکشاد وحسد وعداوت ورزید **بیت**

چون خدا خواهد که پرده کس درد　　میلش اندر طعنه پاکان زند

ومردم را از آمدن بمنزل ایشان منع کرده بے ادبانه پیش آمد وشیخزاده جام را که از
مخالفان شیخ بود بتقرب خود اختصاص داد وباریافته درگاه سبحانی شیخ رکن الدین ملتانی
را بتعصب شیخ نزد خود طلبداشته وازغرور جوانی بکس مشورت نیکردی وسخن احدی
درگوش نیاوردی اگر کسے از روے دولت خواهی ونیک اندیشی حرفے گفتی بدشنام
معاتب شدی وامرا را باندک گناه بلکه بعضی را بدون گناه تعذیر وتعذیب نمودی
بل بقتل رسانیدی ولباس وزیور زنان پوشیده در مجلس آمدی وزنان رزاله ومحتاله
ومسخره وهزاله را بالاے کوشک هزارستون طلبیده با امراے کبار بطریق هزل وممازحت
ومضاحکت ومطایبت اهانت واستخفاف کردی ودایم الخمر بوده بعیش وعشرت اشتغال
داشتی بعد چندگاه ظفرخان حاکم گجرات را که از امراے والاقدر بود درحضور طلبداشته
باغواے خسروخان بقتل رسانید وبجاے او خسروخان را حکومت گجرات که وطن قدیم
او بود داده رخصت نمود او در گجرات رفته استقلال کمال بهمرسانید وبمقتضاے سفله
منشی وخوردسالی وبیدانشی وتنگ ظرفی وکم حوصلگی اراده بغی نموده امراے متعینه با او
رفاقت نکردند خسروخان نظر برانکه مبادا پرده از روے کار ناهنجار او برداشته شود
باستعجال از گجرات پیش سلطان در دهلی آمده شکایت امرا نمود براے خاطرداشت او
اکثرے از امرا بکمی مواجب وبرطرفی خدمت معاتب شدند وخسروخان نوعی برسلطان
غالب آمد که اگر کسے از مصاحبان بسلطان حرف ناملایم انها بعرض میرسانید باجابت مقرون
نمی شد بلکه آن را سلطان پیش خسروخان بیان نمودی وگوینده بزجر وملامت معاتب
میگشت ازینجهت تمامی امرا مغلوب شدند وخسروخان غالب گشته درحصول مطالب
گرم‌تر گردید روزے از مکر وغدر بعرض رسانید که چون همه وقت درحضور بخدمت قیام
میدارم وشب ها در پیشخانه میگذارم بعضے از اقارب من که بامید مراحم سلطانی از گجرات
آمده اند بداعیه ملاقات می آیند دربانان دولتخانه نمیگذارند سلطان فرمان داد که کلیدهاے

دولتخانہ حوالہ خسروخان کنند و فرمود کہ از تو و برادران تو معتمد ترکیست اہتمام دولتخانہ بعہدہ
تست القصہ چون درون و بیرون درگاہ سلطانی بتصرف او و برادران او در آمد اجتماعہ فوج
فوج و توپ توپ بایراق و اسلحہ شب ہا وروزہا بیمحابا در دولتخانہ آمد و رفت داشتند و اندران
جناب دالا جمع می شدند و قابوے وقت می طلبیدند رفتہ رفتہ اینمعنی بر تمامی مردم ظاہر
گشت کہ آن سیہ درون در چہ کار است و امرا با خودہا و انگونہ دانستند اما از مجلے کہ
سلطان را با و بود یقین میدانستند کہ اگر بعرض رسانند سلطان گوینده را گرفتہ با و خواہد سپرد
و درینصورت او را غالب مطلق و خودہا را مغلوب محض میدیدند و ہیچکس دم نمیتوانست
زد روزے قاضی خان کہ در خط نویسانیدن اوستاد سلطان بود از جان خود گذشتہ و
بخون خود دست شستہ نیکو خواہی سلطان و سلامتی جان و مال و خیریت بلاد و عباد درین
دانستہ کیفیت را بعرض رسانید و از خیال فاسد او اطلاع داد لیکن ازان سخنان مبلطان
ہیچ اثر نکرد و سود مند نیامد بلک بجواب درشت و الفاظ ناملایم معاتب گشت بعد زمانے
کہ خسروخان آمد انچہ از قاضی خان شنیدہ بود ہمہ را نزد او بیان نمود ان مکار غدار بہ تکلیف
خود را درگریہ آوردہ گفت از بسکہ سلطان بمن التفات و عنایت دارند نزدیکان درگاہ
حسد می برند و مارا نمیخواہند امروز یا فردا است کہ مرا متہم ساختہ بکشتن دہند من خود را از
کشتہ شدگان میدانم سلطان را گریہ آن مکار اثر کرد و او را در کنار گرفتہ گریہا نمود و بوسہ بر لب
و رخسارہ او زدہ گفت کہ اگر تمام عالم یکجا شوند و در حق تو بدگویند من گوش بسخن احدی نخواہم
کرد و مرا ہوائے محبت تو از عالم مستغنی ساختہ بیتو عالم بکارنمی آید نظم

بلے چون دلبری با جان درآمیخت　　　نیارد جان از و پیوند بگسیخت

برد پیوند جان از تن بیکدم　　　وے با او بود پیوند محکم

بعد از چندگاہ چون ربعی از شب بگذشت قاضی خان کہ محافظت درگاہ بعہدہ او
بود از بام ہزار ستون فرود آمدہ د تفحص حال دروازہا گردید خسروخان از پیش سلطان
آمدہ قاضی خان را بسخن مشغول ساخت و بیرہ پان در دست او دادہ قاضی خان را
غفلت اجل در ربودہ بود درینوقت جاہر نام برادر خسروخان رسیدہ قاضی خان را بزخم
خنجر بر خاک ہلاک انداخت و غریو از مردم برخاست چون غلغلہ بگوش سلطان رسید
سبب غوغا پرسید خسروخان آمدہ بعرض رسانید کہ اسپان طویلہ خاص واشدہ باہم

جنگیدہ اندرین غوغا از دست مدیخال جاہر مذکور با جمعیت تمام بر قصر ہزار ستون شدہ پاسبانان را بقتل رسانید سلطان بر حقیقت واقف گشتہ بجانب حرم سرا دویدہ خسرو خان از عقب دویدہ دستار و موے سلطان را گرفت و باہم در آویختہ زیر و زبر شدند درینوقت جاہر مذکور رسیدہ بدشنہ خونریز پہلوے سلطان را شگافتہ بر زمین انداخت و سران مظلوم را از تن جدا کردہ از بام ہزار ستون بزیر فگند و اندرون حرم رفتہ شاہزادہ فرید خان و منگو خان پسران علاءالدین را کہ صغیر بودند بستم از مادران جدا کردہ گردن زدند و دست بتاراج کشادند وانچہ یافتند گرفتند و بعضے امرا و ملازمان سلطان را کہ مخالف بودند ہمانوقت بدست آوردہ بقتل رسانیدند و اکثرے را درہمان شب طلبداشتہ بر بام ہزار ستون نگاہداشتند و قید و زندان نمودند **نظم**

کسے را کہ نبود شرف در نہاد — نباشد عجب گر بود بد نہاد
سر ناکسان را بر افراشتن — وز ایشان امید بہی داشتن
سر رشتہ خویش گم کردنست — بجیب اندرون مار پروردنست
دگر زندگانی توقع مدار — کہ در جیب و دامن دہی جائے مار

دران حال یکے از مخدومان گفت کہ سلطان علاءالدین خاندان عم و ولی نعمت خود یعنی سلطان جلال الدین را بر انداخت درینولا کہ خاندان او برمی افتد عجب نیست کہ باد مقابلہ میرود **بیت**

نکو را نیک بد را بد شمار است — بپاداش عمل گیتی بکار است

مدت سلطنت چہار سال و چہار ماہ از سلطان جلال الدین تا سلطان قطب الدین چہار تن خلجی مدت سی و چہار سال و یازدہ ماہ جہانبانی نمودند +

سلطان ناصرالدین عرف خسرو خان

بعد قتل سلطان قطب الدین مبارک شاہ سکہ و خطبہ بنام خود کردہ بسلطان ناصرالدین مخاطب گشتہ و حرم ہاے سلطان را درمیان برادران قسمت نمودہ منکوحہ سلطان را در نکاح خود آورد و چون اکثر برادران او ہندو بودند شعار اسلام تنزل نمود و رسوم ہنود رونق و رواج یافت بت پرستی و تخریب مساجد شایع گشت **بیت**

چو باد خزانی در آمد بباغ　　زمانہ دہد جائے بلبل بزاغ

ازانجاکہ روضہ خلد مسکن بوم نشاید و در باغ ارم آشیانہ زاغ نباید یعنی لایق بادشاہی احاد والناس فرومایہ نباشد تا چندین شرط گرامی در فردے از افراد انسانی فراہم نیاید بدین رتبہ والا کہ عطیہ ایست عظمی از حضرت کبریا سزاوار نتواند بود چون غازی الملک کہ از امرائے کبار سلطان علاء الدین صاحب جمعیت و قبیلہ دار بود و حکومت دیپالپور داشت از فخر الدین جونا خلف خود کہ بحیلہ از خسرو خان جدا شدہ بود و نزد پدر رسیدہ ماجرائے نمک حرامی خسرو خان و کشتہ شدن سلطان واقف گشت بہ اتفاق بہرام حاکم ملتان و اوچ کمر انتقام بستہ بلشکر بیکران متوجہ شدہ در دہلی رسیدہ خسرو خان افواج آراستہ آمادہ جنگ گردید و آتش محاربہ مشتعل گشت خسرو خان با فواج بسیار باندک کارزار شکست خوردہ گریخت در روز دیگر بدست لشکریان غازی الملک اسیر گردید چون در حضور غازی الملک آوردند بالتغلل بقتل رسید **بیت**

چراغے کان فرو خواہد نشستن　　کند در وقت مردن خانہ روشن

اکثر رفیقان خسرو خان خصوصا کسانیکہ در قسمت جرمہائے سلطان قطب الدین شریک بودند ہمہ بقتل رسیدند بعد ازان غازی الملک در کوشک ہزار ستون رسیدہ بتعزیت سلطان قطب الدین و برادرانش گریہ وزاری نمودہ فاتحہ خواند چنانچہ امیر خسرو بزبان پنجاب بعبارات مرغوب مقدمہ جنگ غازی الملک تغلق شاہ و ناصر الدین خسرو خان گفتہ کہ آن را بزبان ہند وار گویند مدت سلطنت ناصر الدین خسرو خان چہار ماہ و چند روز +

سلطان غیاث الدین تغلق شاہ عرف غازی الملک

پدر سلطان ترک نژاد باسم تغلق از غلامان سلطان غیاث الدین بلبن و مادر او از قوم جت پنجاب بود چون کوکب بخت بیدار و اختر طالع ہوشیار سلطان اوج گرا گردید بقوت شجاعت و مردانگی و زور فراست و فرزانگی در جرگہ امرائے نامدار سر افرازی یافتہ در عہد خلافت سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین ہم پیش آمد در ینولا کہ بمقتضائے دلاوری و دلیری خسرو خان نمک حرام را بقتل رسانیدہ انتقام خون ولی نعمت گرفت باواز بلند گفت کہ من پروردہ نعمت سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین ہستم بجہت ادائے

حقوق نمک کافر نعمتان را کشته ام از فرزندان و اولاد این دو پادشاه هر کسے کہ ماندہ است حاضر سازند تا بر تخت سلطنت نشانیدہ ما ہمہ کمر خدمت بہ بندیم در صورتے کہ ازاولاد آن ہر دو پادشاہ ہیچکس نماندہ باشد ہر کرا لایق دانند بسلطنت بردارند ہمگنان متفق اللفظ والمعنی گفتند کہ از فرزندان آن ہر دو پادشاہ احدی نماندہ و تو حق نعمت بجا آوردہ انتقام خون ولی نعمت گرفتہ لائق پادشاہی بہتر از تو کیست تمامی امرا باتفاق یکدیگر بیعت کردند و سلطان را بر سریر خلافت اجلاس دادہ زمین خدمت بوسیدند و گفتند **منظم**

کہ این تاج شاہی ترا میرسد | بغیر از تو دیگر کرا میرسد
اگر بر نشینی تو بر تختگاہ | بسر بر نہی خسروانی کلاہ
کہ ہستی تو در عدل چون مہر و ماہ | ترا زیبد این تخت و کلاہ
برائے تو ما جان سپاری کنیم | وفائے ترا حق گذاری کنیم
اشارت ز تو جان فشانی ز ما | ز تو خسروی پہلوانی ز ما

القصہ در ۷۲۰ھ[1] سلطان بر سریر سلطانی جلوس نمودہ تاج خسروی بر سر نہادہ سکہ و خطبہ بنام خود نمود و در کوشک لعل بدون خود قرار دادہ ندائے عدل و انصاف درداد فتنہ ہائے بیدار شدہ باز در خواب رفت و کار جہانداری را رونق تازہ پدید آمد در یک ہفتہ مصالح جہانبانی آنچنان صورت سرانجام یافت کہ سلاطین دیگر بسالہا نہ کردہ بودند **بیت**

نظام حال زمانہ قوام کار جہان | تمام گشت بہ اقبال شہریار زمان

از بقیہ عیال و نسل سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین ہر کس ہر جا بود تفقد احوال نمودہ وظایف و ادرارات مقرر گردانید و امرا مناسب احوال ہر کدام اقطاع مرحمت کردہ اکثر را رخصت نشستن داد و زرہائے کہ خسرو خان در حالت اضطرار بر مردم ایثار کردہ بود بازیافت نمودہ داخل خزانہ ساخت و ہر کس در ایصال اینقسم زر تہاون نمودی درشت بہ تعذیب افتادی و آنچہ خسرو خان بہ لشکریان دادہ بود یکسالہ در مواجب ایشان وضع نمودہ باقی را در دفتر فاضلات بنام انجاعہ نوشتند و در سنوات مستقبلہ بتدریج در علوفہ انہا حساب کردہ در مواجب مردم کہ از زمان سلطان قطب الدین تفاوت راہ یافتہ بود در ہیولا بقتضائے عدل و انصاف در داغ اسپ و قسمت جاگیر سو ہبت پدید آمد

(۱) ۷۲۱ھ تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۲۹۔ ۷۲۰ھ تاریخ فیروزشاہی ضیاء الدین برنی صفحہ ۴۲۵۔

ونام تمرد وبغی از مملکت بر افتاد وراه آمد مغل نوعی مسدود گشت که در عهد سلطان اصلا
مغول در هندوستان رو نکرده وبساختن عمارات رغبت بسیار داشت قلعه تغلق آباد
در نزدیکی دهلی به استحکام تمام بنا کرد خیلے نیکذات وفرشته صفات بود بیشتر اوقات بعبادت
صرف نمودی وگرد مسکرات نگشتی ودر منع ابواب ممنوعه مبالغه کردی بر فاهیت رعایا
وبرایا وآبادی بلاد وامصار وامنیت مسالک ومشارع وآمد وشد تاجر ومسافر وارزانی
نرخ غله وضبط حاصلات از قرار حق ونفس الامر وتادیب مفسدان ومتمردان وتخریب
دزدان ورهزنان بمساعی جمیله بکار بردی بعد از چند گاه سلطان به لکهنوتی عرف بنگاله رفت
دران ولایت ناصر الدین ولد سلطان غیاث الدین بلبن پدر سلطان معز الدین کیقباد حکومت
داشت چنانچه بتحریر آمده سلطان حقوق نمک آن خاندان بجا آورده از روے قدردانی
آن ولایت را بدستور سابق بر ناصر الدین مسلم داشت وازانجا معاودت نموده بجانب
سنارگام نهضت فرمود بهادر شاه حاکم انجا از بسیاری فیل وحشم دم استقلال میزد
سلطان بعد محاربه سخت فتح وظفر نموده بهادر شاه را دستگیر کرده وازانجا به ترهت رفته مظفر
گشت وقلعه ترهت که بغایت متین بود به تسخیر در آورد **نظم**

هر آنکس که دارد درانجا نشست | بروکس نیاید بتدبیر دست
زسوے زمین ایمن است از خلل | مگر ز آسمان تیغ بارد اجل

القصه سلطان بفتح وفیروزی ازان سمت مراجعت به دار الملک دهلی نمود شاهزاده الغ خان
عرف فخر الدین جونا که در تختگاه مانده بود در سه کروہے تغلق آباد قصری بعمارت مطبوع
براے ضیافت سلطان احداث نموده لوازم ضیافت مهیا کرد سلطان بعد رسیدن دران
قصر فرود آمده مجلس آراست وداد عیش وعشرت داده واز گوناگون طعام ورنگا رنگ
نعمت مایده کشید وچون از تناول انفراغ حاصل کرد مردم دانستند که سلطان بسرعت
ازینجا سوار خواهد شد همگنان دست شسته بر آمدند وسلطان دران قصر دست می‌شست
که بارادت الهی آن قصر مانند خیمه حباب از صدمه باد درهم شکست یا فیل مست شراب
از پا در افتاد سلطان با پنج کس دیگر دست از جهان شسته زیر خاک وخشت بخفت و
در بعضی تواریخ نوشته که الغ خان عمارت آن قصر را که ضرور نبود عمداً چنین ساخته بود
که زود بیفتد وکار سلطان با تمام رسد وصدر جهان گجراتی در تاریخ خودی نویسد که الغ خان

آن عمارت را از طلسم پا داشت چون طلسم را بعد آمدن سلطان بشکست آن عمارت انہا
در افتاد و حاجی محمد قندہاری نوشتہ کہ در وقت دست شستن سلطان ناگاہ برق جانگاہ
از آسمان افتاد و آن قصر فرو نشست و بعضے نگاشتہ اند کہ سلطان فیلان کوہ شکوہ
از بنگالہ آوردہ بود برائے نمودن بہ شاہزادہ الف خان حکم کردہ بود کہ ان فیلان را بدوانند
چون عمارت قصر تازہ بود از صدمہ فیلے از پا در افتاد و بعضے مینویسند کہ دران وقت
زلزلہ عظیم آمد و آن قصر در افتاد شیخ رکن الدین ملتانی برائے ملاقات سلطان دران
قصر رفتہ بود برمزدا یا بجہت زود برخاستن میگفت اما سلطان تفہیم نکرد چون شیخ
برخاست قصر بر نشست و انچہ بتحقیق پیوستہ آنست کہ چون سلطان از قدوۃ الاصفیا
شیخ نظام الدین اولیا رنجیدگی داشت بعد نزول دران منزل بہ شیخ پیغام کردہ بود کہ ہرگاہ
من داخل دہلی شوم شیخ ازان شہر بدر رود و حضرت شیخ فرمودند کہ ہنوز دہلی دور است
و این سخن درمیان اہل ہند مشہور است کہ گفتہ اند مصرعہ

کہ مقبول را رد نباشد سخن

درہمین سال شیخ نظام الدین اولیا و امیر خسرو دہلوی از تنگنائے جسمانی بعالم جاودانی
شتافتند مدت سلطنت سلطان چہار سال و دو ماہ ٭

سلطان محمد شاہ الف خان عرف فخر الدین جونا بن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ

بعد رحلت پدر والا قدر در ۷۲۵ھ بر سریر فرمانروائی تمکن گزیدہ کوس شادی بلند آوازہ گشت
و طنطنہ مبارکبادی از خاص و عام برخاست بازار و کوچہ آراستند و شہر را بزیب و زینت
پیراستند و داد سرور و شادمانی ددادند و زرہا بہ انعام و بہ بخشش ایثار کردند بیت

مجلسے چون چمن بہار سرشت ۔۔۔ رشک فرمائے بوستان بہشت

سلطان از عجایب مخلوقات و جامع اضداد بود گاہ خواستی کہ چون سلطان سکندر رومی
اقالیم سبعہ مسخر سازد و گاہ ہمت بر گماشتی کہ مانند حضرت سلیمان جن و انس در دایرہ
اطاعت او درانید و گاہ ارزوے ان کردی کہ سلطنت را با نبوت جمع کردہ احکام شرعیہ
و ملکیہ از خود نفاذ گرداند و گاہ در ممانعت روزہ و ترویج احکام شریعت محمدی صلعم قیام

نمودی و در اجتناب مناهی و مسکرات و سایر امور انچه اسم معصیت بران اطلاق
دارد کوشش بجا آوردی و در علم تاریخ و حکمت و معقولات و نظم و انشا و غیر ذلک مهارت
تمام داشتی و در تسخیر و ضبط ممالک سعی بلیغ بکار بردی چنانچه ولایت گجرات و مالوه و
دیوگر و کنپله و دهور سمندر و ترهت و لکهنوتی و سنارگام در اندک مدت بتسخیر در آورد
و انضباط حکم خویش نوعی داشت که احدی را مجال تخلف نبود و در داد و دهش و
بخشش و بخشایش عالی همت بود مد طرفته العین تمام خزانه را خواستی که بیک کس انعام
نماید بخشش تمام عمر حاتم که بسخاوت مشهور است کمترین عطائے یکروزه او بود در وقت
بذل و عطا و هنگام جود و سخا غنی و فقیر و صغیر و کبیر پیر و جوان قوی و ناتوان مقیم و مسافر مسلم
و کافر یگانه و بیگانه برابر بود و تاتارخان حاکم سنارگام را بهرام خان خطاب داده دریکروز
صد فیل و هزار اسپ و یک کرور تنکه زر سرخ بخشید و ملک سنجر بدخشی را هشتاد لک
تنکه و ملک الملوک عماد الدین را هفتاد لک تنکه و ملک عز الدین را چهل لک تنکه بخشیده
و ملک غزنوی را هر سال یک کرور تنکه مبداد و روزے بهادر شاه سنارگامی را بطرفی رخصت
میکرد حکم کرد که انچه در خزانه موجود است همه را باو بدهند همچنان کردند و در خزانه چیزے
نگذاشتند روزے مولانائے جلال الدین حسام قصیده در مدح سلطان اورد چون
مطلع ان را خواند چندین هزار صره انعام داد و فرمود که زیاده ازین مخوان که من از عهده
صله ان نمیتوانم بر امد القصه چنانچه در سخاوت بے نظیر بود همچنان در ظلم و ستم ثانی
نداشت سرامد ظالمان دهر و سر حلقه ستمگاران عصر مخترع قوانین جور و ستم مبدع
ائین بیداد و ظلم بادی مبادی بیدادی و بانی مبانی جور رانی بود کدام ظلم است که در
کارخانه بدخوئی خود مهیا نداشت و کدام ستم که در کارخانه جفا جوئے او موجود نبود
کف سرمایه دار چون دست چنار تهی میگردید تن پیرایه شیخ چون سر دیوار عریان
می ماند و دوکان بزاز مانند خانه بخیل تخته بندی بود و تنور خیاز بسان دیگدان مفلس
سرد میشد سوزن خیاط چون پائے رشته برا ورده حرکت نداشت و کمان نداف
مثل گلو سربسته آواز نمیداد و صدا دار جوساهین دلان سر بر سندان میکوفت و قناد از
جفائے آتش زبانان زهراب می خورد گاذر در مرگ عافیت جامه می درید ذرنگ ریز
بر فوت جمعیت جامه سیاه می پوشید حمال از گرانی بار ظلم پشت به دیوار نهاد و بقال از

تا یابی میزان عدل سنگ بر سینه می زد بیت

زظلمش هیچکس سالم نجسته　　کدامین سینه کان ظالم نخسته

قتل مردم و هم میان انسان مجبول و مفطور او بود هر گاه عواصف قهر و نایرهٔ غضب قیامت انگیز او زبانه میزد غیر از ریختن خون و سوختن نقد وجود آدمیان انطفائی نپذیرفت و وقتی که سموم شوم غیظ و صرصر سیاست او می وزید جهان را از وجود انسان خالی می ساخت و هنگامی که در خاص و عام می نشست و تعذیب و تادیب مردم از بریدن دست و پا و بینی و گوش و میل کشیدن در چشم و کوفتن استخوانهای اعضا بمیخ کوب و سنگ و سوختن اندام زندگان بآتش و زدن سلم آهنی بر دست و پا و سینه و کشیدن پوست و دو پاره ساختن آدمی و در ته فیل انداختن و بردار کشیدن و سایر اوامر جور و جفا را کار فرمودی و در عرصه خاص و عام را بخون مردم رنگین نمودی و مردم هر طایفه از صوفی و قلندر و لشکری و نویسنده و عمال و رعیت و تاجر را باندک تقصیر و کمتر لغزش سیاست عظیم کردی و شیخزاده جام را که کلمه از ظلم او بر زبان آورده بود بنا حق کشت و همچنان بسیاری مردم را بستمگری بی حد و تقصیرات بقتل رسانید بیت

نه بینی کسی کز و زخمی نخورده　　ز صد کس بر یکی رحمی نکرده

میخواست که ضوابط سلاطین پیشین منسوخ ساخته احکام مجدده اختراع نماید و بخصوص هر روز ضابطه تازه و حکمی جدید اصدار می فرمود چون احکام او خلاف قرارداد اسلاف و از جادهٔ عقل و دانش دور بود موجب تنفر عام می شد و عمال در اجرای آن عاجز می شدند و بانواع عقوبت ماخوذ میگشتند و اگر بنفاذ میرسانیدند عامه خلایق متاصل می شدند و خلل عظیم در کار مملکت راه می یافت و ضوابط چند مقرر ساخت از انجمله یکی آنکه خراج تمام ولایت میان دواب یکی بده قرار داده و این امر باعث استیصال رعایا گردید و کار زراعت معطل ماند و امور بادشاهی تنزل یافت نظم

خرابی ز بیداد بیند جهان　　چو بستان خورم ز باد خزان

بظلم جای که گردد دراز　　نه بینی لب مردم از خنده باز

دیگر با وزرای خود مشورت کرد که دار الخلافت در وسط الارض ممالک محروسه بوده باشد بعضی گذارش نمودند که چون بکرماجیت که این همه ممالک در تصرف داشت

شهر اوجین را وسط جمیع ولایات خویش دانسته تختگاه نموده بود و بهتر آنست که شهر اوجین دار السلطنت
گردد و بعضی گفتند که دیوگیر دار الخلافت باید کرد چون هوای دکن بر مزاج سلطان موافقت
کرده بود دیوگیر را که در زمان راجه بهوج دهارانگری گفتندی دولت آباد نام نهاده تختگاه
خود مقرر گردانید واز دهلی تا دولت آباد سرایها در باطها احداث کرده غله خام برای
مسافران هنود وطعام پخته بجهت مسلمین از سرکار مقرر ساخت و دو رویه رسته درختان در
راه نشاندند تا مترددین بفراغت قطع مسافت کنند وفرمود که باشندگان دهلی که در معموری
بکثرت آبادی و وفور رونق رشک افزای دمشق وبغداد بود جلا وطن شده با اهل و
عیال بدولت آباد انتقال نمایند چنانچه مصر دهلی ویران کرده سکنه آن را و متوطنان را معاً
وقصبات دیگر در دولت آباد دکن برد و خرچ راه از خزانه سرکار داد مبلغ کلی بانیکار صرف
شد اکثر مردم که روانه شده بودند بدولت آباد نتوانست رسید وکسانیکه رسیدند
نتوانستند استقامت نمایند از این تغیر و تبدل تفرقه تمام بحال بندهای خدا راه یافت **بیت**

سوخته دل سوختگان زد کباب — کلبه محنت زدگان زد خراب

دیگر خامکاری او آنکه بفرمود تا مس ساده مانند طلا ونقره در دار الضرب سکه زنند وفلوس
مس را بدستور تنکه زر ونقره رواج دهند و در خرید و فروخت معمول دارند تا تجار
ممالک مس را به دار الضرب می آوردند و مبلغ بار سکوک میگردانیدند وامتعه واسلحه میخریدند
وباطراف میفرستادند وبسکه زر ونقره انجا میفروختند ومتمتع و بهره ور میشدند وزرگران
هرکس درخانه خود سکه میزدند و در بازار آورده می فروختند وبعد از چندگاه چنین شد که
این حکم غیر معمول را دوام نماند و در دست رواج نماند ومردم آن امکنه سکه مس را بعوض مس
ساده میگرفتند **نظم**

نه هرکه آینه سازد سکندری داند — نه هرکه چهره برافروخت دلبری داند
نه هرکه طرف کله کج نهاد و تند نشست — کلاه داری و آیین سروری داند

دیگر اندیشه باطل او این بود که خراسان وعراق وترکستان وخوارزم بلکه سایر ولایات
ربع مسکون تسخیر نماید باین تقریب سه لک و هفتاد هزار سوار نوکر کرد در سال اول مواجب
سپاه بوصول رسید در سال دویم چون علوفه لشکر دو ماه متعذر دو فرصت آن نشد که امکان مردم را
کار فرماید تا به تسخیر ولایات چه رسد **بیت**

چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن	بدخل و خرج خود دایم نظر کن

دیگر ارادہ فاسد او آن بود کہ کوہ ہماچل را تا دیار چین ضبط نماید درینصورت امرائے نامدار و خوانین بلند اقتدار نامزد کرد کہ ان جماعۃ درون کوہ رفتہ سعی موفورہ بکار بردند و بدفعات کارزار و پیکار نمودند بسبب صعوبت کوہسار دشوار گذار و تنگی گریوہ و استواری جا دشواری مداخل و مخارج و کثرت سپاہ ان ممالک کاری از پیش نرفت کوہیان غالب آمدہ بسیاری از لشکریان سلطان را کشتہ و خستہ نمودند قلیلے کہ سلامت ماندند رجعت نمودہ سلطان بسیاست رسانید بیت

بادشاہے کہ طرح ظلم فگند	پائے دیوار ملک خویش بکند

چون از سلطان چنین امور نا ملایم و احکام غیر معقول بصدور پیوست دور کار ممالک اختلال راہ یافت و ہر طرف فتنہ بیدار گشت و کار بجائے رسید کہ اکثر ولایات مضبوط از قبضہ تصرف بدر رفتہ بالک در دہلی کہ تختگاہ بود تمرد و عصیان شایع گردید و آمدن خراج و باج از اطراف ممالک منقطع گشت در ملتان ملک بہرام ابہ کبرا درخواندہ سلطان تغلق شاہ بود بغی ورزید سلطان باستماع این خبر از دولت آباد عرف دیوگیر بملتان آمد ملک بہرام صفوف آراستہ آمادہ پیکار گردید و باندک جنگ دستگیر گشتہ بقتل رسید سلطان خواست کہ اہل ملتان را قتل عام نماید بہ شفاعت شیخ الاسلام شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ نجات دادہ بہ دہلی مراجعت نمود درہمین ایام ولایت میان دواب از شدت و کثرت طلب خراج غیر معمول خراب شد اکثر رعایا خرمن ہا را آتش دادہ و مواشی و امتعہ خلاصہ گرفتہ بدر رفت سلطان فرمان داد کہ ہر کرا یابند بکشند و آن ولایت را بہ تاراج برند عمال خلق را بکشند و غارت مینمودند بعد ان سلطان برسم شکار در برن رفتہ تمام نواحی را تاراج و متوطنان را علف تیغ بیدریغ نمود و سرہائے مردم را بر کنگرہ ہائے قلعہ بیاویخت از انجا بطرف قنوج رفتہ وان دیار را تا ولایت مونمہ[1] تاراج کردہ عالم عالم مردم بقتل درآورد و بہ ترہت رسیدہ آن ولایت را نیز خراب کردہ بسمت دہلی معاودت نمود تمام قصبات و دیہات کہ بر سر راہ بود بسبب ظلم عمال و قحط سال خراب و بدحال دید و پیادگانی کہ در راہ برائے واچوکی بودند ہمہ برخاستہ و اثار آبادانی بر طرف شدہ بنظر درآمد چون بدہلی رسید خراب تر ساکنان

(۱) دلمو۔ تاریخ فیروز شاہی مصنفہ ضیا برنی صفحہ ۴۸۰

ان مصر ویران تر ظاہر گشت **بیت**

ان مصر و مملکت کہ تو دیدی خراب شد — وان نیل کرمت کہ شنیدی سراب شد

درینصورت سلطان اندکی نادم گشتہ بابادا فی رعیت وافزونی زراعت توجہ بر گماشت ورعایا را از خزانہ سرکار مال میداد و بکار زراعت تاکید میکرد و بنابر امساک باران مزروعات نمی شد اکثر رعایا کہ زر از سرکار گرفتند و زراعت نکردند بقتل رسید بسبب امساک باران قحط عظیم رو داد گندم قیمت ادم پیدا کرد برنج ہمسنگ طلا گردید غلہ کمیاب چہ بلک نایاب شد و آدم آدم را میخورد و تہی دستان از گرسنگی ہلاک گشتند و قالب تہی کردند و مفلسان از فقر و فاقہ تنگ آمدہ جان بحق تسلیم کردند **نظم**

ہر کرا دیدار نان بودی ہوس — قرص خور بر آسمان دیدی و بس

گشت زان تنگی جہان را تنگ دل — گرسنہ نالان و حیران سنگ دل

درچنین وقت سلطان بے رحم واہن دل دروازہائے شہر بند کرد تا ہیچکس از شہریان بدر نرود و بدین تقریب اکثر عامہ خلایق ہلاک شدند و مواشی مردم نیز از عدم علف و غلہ تلف گردید بعد تخریب شہر و تہلیک شہریان حکم کرد کہ دروازہا واکنند تا مردمی کہ بر جبر دکرہ نگاہداشتہ شد ہر جا کہ خواہند بروند و اکثر مردم با توابع و لواحق بجانب بنگالہ اندیا کہ در انطرف غلہ ارزان شنیدہ بودند بدر رفتند و حکایت ستمگاری و مردم آزاری سلطان بر ولایت دور و نزدیک بردند **نظم**

ستم بر ضعیفان مسکین مکن — کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن

عم زیر دستان بخور زینہار — بترس از زبردستی روزگار

نماند ستمگار بد روزگار — بماند برو لعنت کردگار

چون در خاطر سلطان یقین شدہ بود کہ بدون اجازت خلیفہ عباس سلطنت روانیست وارتکاب ان حرام است در مقام تبیع خلفائے عباس مے بود و بارہا عرضداشت بخدمت خلیفہ مصر کہ از ال عباس بود متضمن بیعت و اطاعت خود ارسال نمود و بجائے نام خود در سکہ نام خلیفہ نویسانیدہ در ۷۴۴ھ از خلیفہ منشور حکومت و نوازش خلعت برائے سلطان آمد و سلطان با جمیع امرائے داعیان و مشایخ باستقبال رفت و پیادہ شدہ منشور بر سر نہادہ بر پائے حاجی صرصری کہ ان منشور آوردہ بود بوسہ ا

داد و نهایت تواضع بجا آورده در جلو پیاده روان شد و در شهر قبها بستند و لوازم شادی
و شادمانی بظهور آوردند و برفیل زر ها نثار کردند بمحتاجان و مسکینان و مستحقان بخشیدند
دادند و خطبه بنام خلیفه خواندند و فرمودند که در طراز جامهاے زربفت و شرفات عمارات
نام خلیفه فرستند بعد دو سال دیگر باز منشور نیابت و خلعت خاص ولواے حضرت
امیر المومنین براے سلطان آمد پیاده به استقبال رفته منشور بر سر ولواے بر گردن نهاده
در شهر آمده و ایام مصحف و میثاق حدیث و منشور خلیفه در پیش نهاده هر حکم که صدار میکرد
بخلیفه منسوب می ساخت و میگفت که حضرت امیر المومنین چنین حکم کرده اند مال فراوان
و جواهر گران بها و دیگر اشیا بطریق پیشکش بخدمت خلیفه بمراتب ارسال داشت مرتبه
سیوم نیز منشور رسید سلطان مراتب تعظیم و تکریم بجا آورد چون مخدوم زاده بغداد بطریق
سیر هندوستان آمد سلطان تا قصبه پالم نجکروسے دہلی استقبال کرده در شهر آورده لک
تنکه و یک پرگنه و کوشک سیری و حوضها و باغها در انعام مقرر کرد و هرگاه مخدوم زاده
آمدی سلطان از تخت فرود آمده و چند قدم پیش رفته مخدوم زاده را بپهلوے خود بر تخت
جا دادی القصه بعد از آنکه منشور خلیفه عباسی حاصل کرد سلطنت به استقلال دانسته مجدداً
در امور خلافت تقید ورزید در ولایت گجرات و دیوگیر و بهروچ[1] و سرنال و دیگر
ممالک از سر حدها فتنه و فساد عظیم برخاست سلطان در گجرات رفته قریب دو سال دران
دیار تردد و تلاش کرده تسکین فتن نمود روزے از وزرا و ندما پرسید که در تواریخ چگونه نوشته
اند اگر چنین فتنه بارو دهد پادشاه را چه باید کرد التماس کردند که تدارک این چنین
شورش آنست که پسر یا برادر که قابل بوده باشد بجاے خود نصب کرده ترک سلطنت
باید کرد و الا از عملی که باعث تنفر جهانیان است احتراز باید نمود سلطان فرمود که پسر
و برادر ندارم که بسلطنت بردارم و ترک سیاست نمیتوانم کرد بالجمله بعد تسکین فتنه
گجرات بطرف تهته رو نهاد بعد رسیدن بچهار کروهی تهته از افراط مرض و غلبه آزار ودیعت
حیات سپرده و خلایق از ظلم او نجات یافت بیت

مرده مردکان عهد و جانها   بکند قهر خدا اشش دندانها

مدت سلطنت بست و شش سال +

(۱) سرد بج +

سلطان فیروز شاہ باربک

چون سلطان محمد شاہ رحلت نمود پسر و اولاد و برادرش وارث نبود کہ بر تخت جہانبانی جلوس نماید ارکان دولت و اعیان سلطنت بہ اتفاق یکدیگر ملک فیروز باربک راکہ برادر زادہ سلطان غیاث الدین تغلق شاہ بود و پدرش رجب سالار ترک تعلقات نمودہ رتبہ ولایت داشت چنانچہ در ہندوستان تا حال مشہور است و اکثر خلائق از معتقدان و متشبد در عمر پنجاہ سالگی سنہ ۷۵۲ھ بر کنار دریائے سند بر سریر فرمانروائی جلوس دادہ سلطان فیروز شاہ خطاب کردہ سکہ و خطبہ رائج نمودند **مثنوی**

مخالف شکن شاہ فیروز بخت — بہ فیروز فالی درآمد بہ تخت
نشاط نو انگیخت بر روزگار — ز فیروزی دولت کامگار

سلطان بخالفان ان نواحی صلح کردہ از انجا روانہ سمت دہلی گردید در اثنائے راہ بعرض رسید کہ احمد ایاز عرف خواجہ جہان کہ از مقربان سلطان محمد شاہ بود از استماع رحلت سلطان در دہلی بر تخت خلافت جلوس نمودہ سلطان غیاث الدین محمود خطاب خود کردہ سلطان احتمال بر حماقت او کردہ فرمان عفو تقصیرات بنام او صادر کرد و او اولا از اطاعت انحراف ورزیدہ آخر الامر زیراکہ امرائے آن نواحی با او اتفاق نکردند ندامت کشیدہ خود را لایق پایۂ خلافت ندانستہ عرضداشت متضمن عجز و نیاز ارسال نمود چہ طعمہ شیران بیشہ کبجشکان کنج خانہ را نشاید و ماتبہ فیلان بہائے پشہ ضعیف ہمت بخرج نزد و چون سلطان در نواحی ہانسی رسید احمد ایاز معہ توابع خود سر برہنہ کردہ و دستار در گردن انداختہ ملازمت کرد سلطان از روے التفات قلم عفو بر جراید جرایم او کشید و بجاگیر لایق سرافراز و سربلند گردانید **بیت**

بعنی کسانیکہ رہ بردہ اند — بدی دیدہ و نیکوے کردہ اند

از انجا بفرخی و فیروزی در دار الملک رسیدہ نوید عدل و انصاف بجہانیان در داد امرا را از خطاب لایقہ و جاگیر مناسب سربلند ساخت و شیخ صدر الدین از اولاد شیخ بہاء الدین ذکریا قدس اللہ سرہ خطاب شیخ الاسلامی دادہ بہ تقرب خویش جا داد ہمدرین اثنا منشور ابو الفتح خلیفہ مصر در رسید سلطان خوشوقتی زیادہ از حد نمودہ باعث افتخار دانستہ

بامور جهانبانی قیام ورزید و بر عایا و برایا فرده رفاهیت زاد و سهر ندا زسامانه جدا کرده تا ده کروهے
داخل آن نموده پرگنه جداگانه مقرر ساخت و برلب دریائے ستلج و بیاه که یک جا میرود
فیروز پور آباد گردانیده پرگنه علحده کرد و در نواحی هانسی قلعه احداث کرده بحصار فیروزه موسوم
کرد و نهرے از دریائے جمنا حوالی سرمور برآورده بان حصار رسانید همچنین چند نهر از
دریائے مذکوره و دیگر دریاها برآورده تا موجب نفع خلایق بوده باشد چون نهر سلیمه را
آوردند سلطان بجهت دیدن آن سواری فرمود پنجاه هزار بیلدار بکندیدن اشتغال داشت
از میان یک پشته استخوان فیل اگرچه فرسوده بود امابغایت سطبر و هشت درعه طول و استخوان
دست ادمی سه درعه برآمد بتحقیق پیوست که در جنگ پاندوان و کوروان این آدم و فیل کشته
شده بودند تا این زمانها استخوانها افتاده است بالجمله چون سلطان مقصد ملک گیری داشت
اکثر ممالک بزور شمشیر گرفت و بجانب نگرکوت لوائے عزیمت بر افراشت مسالک مهالک
دکوهسار دشوار گذار رطے کرده پایان قلعه کانگره نزول کرده مرکز وار گرده گرفت راجه آنجا
متحصین بوده جنگ تیر و تفنگ در میان آورده چون محاصره بامتداد کشید و کارے از
پیش نرفت صلح درمیان آمد راجه انجا بملازمت رسید پیشکش گذرانیده سلطان او را
نوازش فرمود و نگرکوت را محمد آباد موسوم گردانید بے شایبه تکلف کانگره مکانی است
خوش آب و هوا و سرزمینی است نشاط بخش دلها تمام کوه و صحرا مالامال از گونه گونه گلهائے
معطر او رنگارنگ میوه حلاوت اما دگلشنی است بهجت افزا و قطعه بهشت است
عشرت پیرا

نظم

چشم بد از زمین کانگره دور — که دمد زو گیاه عیش و سرور
سرزمینی که خلد از دست نشان — روح قدسی کند در و جولان
صد هزاران گل شگفته در و — فرح بیدار فتنه خفته در و
هر گلے گونه گونه از رنگے — بوسه برگل رسیده فرسنگے
ابهائے روان بسان گلاب — زیر سنگش بلطف در خوش آب
چون طرب گاه عرصه جنت — خالی از رنج غصه و محنت
خاک صحرائے آن خجسته مکان — شده برفرق خلق مشک افشان
سرو قدان حصار متین — رشک افزای حسن حور لعین

حوریان از پے نظارہ آن   تشنہ رخصت آمد از رضوان

در پایان قلعہ بھون مکانی است پرستشگاہ اہل ہند در سالے دو مرتبہ یکے در ایام
نوروزی مذ اوایل یا اواسط اسفندار دوم بعد انقضائے ایام برسات و آخر شہریور یا
اوایل ماہ مہر کہ ہر دو ایام بہار اعتدال لیل و نہار مسرت بخش اہل روزگار تواند بود درویشان
اہل ریاضت و مرتاضان ارباب افاضت و طبقات خلایق و طواف انام مؤنث و مذکر
صغیر و کبیر از اطراف ممالک راہ یکسالہ طے کردہ بقصد زیارت می آیند و قطع نظر از ہنود
کہ بت پرستی آئین دین انہاست گروہا گروہ مسلمین مسافت بعیدہ طے کردہ نذرات می آرند
بحکمت ایزدی مرادات مردم بحصول می انجامد طرفہ تر آنکہ بعضے گنگ مادرزاد نوک زبان
خود بریدہ پایان دیوار معبد شبانگاہ بر زمین میخوابند و بقدرت الٰہی روز دیگر زبان انہا درست
می شود و گویائے بہم میرسانند و بعضے سر خود بدست خود قطع میکنند و باز درست
می گردد القصہ در ایام مذکورہ مجمعی عظیم اجتماع پذیرفتہ چندگروہے و فرسنگ انبوہے از
خلایق و ازدحام طبقات انام بیرون از حد قیاس میگردد و پرستش گری و نذرات گذاری
بکاری برند و از نقد و جنس در ان مکان بطریق نذر میرسد و بحدی انبارہا و تودہا میگردد کہ حساب
دانان روزگار و گنجینہ داران کارگذار در حساب و شمار نمیتوانند اورد چند روز تماشائے
بے بدل و ہنگامہ بے نظیر و اسطہ افراط نشاط و انبساط د موجب ظہور و فور سرور
نظارگیان می شود و نوعی تماشا بر روے کار می آید کہ افلاک را از نظارہ ان حسرت می افزاید
و کواکب از دیدن آن انجمن شادکامی و کامرانی می آرایند **نظم**

همہ طرف جشن و همہ سور و سور   بہر گوشہ صحبت بہر جا حضور
سرائے جہان انوای سرود   فرستادہ ہر دم بشادی درود
یمین و یسار و فراز و نشیب   نباشد ہمہ جا جز آئین و زیب
جہانی بشادی برآراستہ   در و بوم پر زیور و خواستہ
چہ در کوچہا و چہ بازارہا   بزیور برآمود دیوارہا
بآئین بہ بندد سبے چارطاق   کہ ہر یک بود رشک نیلی رواق

دران وقت کہ سلطان براجہ انجا صلح نمودہ مقصد مراجعت داشت بعرض رسانیدند کہ
وقتے کہ سلطان سکندر رومی درین مکان رسید صورت نوشابہ را درینجا درست کردہ

گذاشتہ بودند کہ تا حال معبد اہل ہند است و این را ہوانی نامند سلطان اینمقدمہ را از
علمائے براہمہ استفسار نمود گذارش گویندگان و پرستیدن صورت نوشابہ خلاف ظاہر
گشت و از کتب براہمہ کہ ابتدائے تصنیف ان معلوم نیست تحقیق پیوست کہ انکان
از آغاز آفرینش معبود طوائف ہنود است پرستش تمثال نوشابہ باہل ہند کہ در صحت
قدیم انہا بقلم در نیامدہ چہ نسبت دارد سلطان بعد سیر کانگڑہ نگرکوت بمکان جوالاکھی واقع
کوہے کانگڑہ رسیدہ مکانے دید از عجایبات روزگار و بدایع قدرت آفریدگار حجرہ
از سنگ تعمیر یافتہ از دیوارہائے آن شب و روز نوایر آتش زبانہ میزند سوائے حجرہ
از یک دو جائے دیگر نیز از زمین شعلہ پدیدار است دیدہ عقل از تماشائے آن حیران
و مدرکہ خرد در ادراک کماہی آن سرگردان بعضے اہل تعصب گذارش نمودند کہ درین مکان
کان گوگرد است کہ از اثر حرارت ان نوایر برمیخیزد سلطان فرمود تا زمین را شگافتند بوے
از گوگرد نیافتند و ہرچند آب پاشیدند اصلا انطفائے آن آتش ندیدند سلطان از
مشاہدہ ان حیران ماندہ فرمود کہ اگر کان گوگرد بودی اثر آن ظاہر شدی و بوئے ان بفرسنگہا
در دماغ عالمیان برسیدی ہمانا کہ از آثار قدرت قادر مطلق است کہ از آغاز آفرینش جہان
این آتش افروختہ می گردد قدرت ہائے الٰہی کجا در احاطہ فہم و ادراک عالمیان میتواند آمد

مثنوی

نہ آگاہی از دکام وزبان را	نہ ہمراہی بدو نطق و بیان را
ز درکش گوش جان را باد درمشت	ز حرفش دست دل را کونہ انگشت
لباس فہم بر بالائے او تنگ	سمند عقل در صحرائے او لنگ
ز گفتن برتر است و از شنیدن	زبان زین گفتگو باید بریدن

دران مکان بسیاری از کتب براہمہ سلف یافتند سلطان علمائے ان طایفہ بحضور خویش
طلبداشتہ مضامین آن را شنیدہ محظوظ گردید و فرمود کہ بعضے ازان کتب را ترجمہ فارسی
کنند تا مضمون بواقعی فہمیدہ شود چنانچہ مولانائے اعزالدین خالد خانی کتابے در حکمت
طبعی از ترجمہ کتب قدیم درسلک نظم آورد و کتاب فیروزشاہی موسوم گردانید و سلطان انرا
بغایت پسند نمودہ در صلہ آن بسیاری نقود از طلا و نقرہ و جامہ و جاگیر مرحمت کرد و مضمون
ان کتاب اکثر اوقات مذکور محفل قدسی می شد القصہ سلطان بعد فتح نگرکوت بجانب

تتهه نهضت نمود جام حاکم انجا بقوت کثرت اب و پناه دریائے سند مدتے محاربه نمود و
کار از پیش نرفت بالضرور سلطان این مهم ملتوی گذاشته بگجرات رفت و ایام برسات
دران دیار گذرانیده باز بطرف تتهه رفت جام بعد محاربه بسیار تاب نیاورده امان خواسته
ملازمت نموده پیشکش هر ساله قبول کرد سلطان بعد تنظیم و تنسیق مهات ان دیار مراجعت
به دهلی نمود و به انتظام مهام جهانبانی اشتغال ورزید بمقتضائے نیک ذاتی و حسن
اخلاق فطری خلافت بعدالت کرده ضوابط عدل و احسان و قواعد امن و امان درمیان
جهانیان گذاشت ازجمله ضوابط او انکه خراج ممالک موافق حاصلات و بقدر قوت رعایا
طلب کردی اضافه و توفیر معاف داشتی و سخن کسے درحق رعایا گوش نکردی و درانچه آبادی
و معموری رعیت بودی و آسیب بکسی نرسیدی بعمل آوردی **نظم**

شنیدم از بزرگان سخن سنج که سلطان را رعیت بهتر از گنج
کزان خرج ارشود آخر سر اید وزین هر لحظه دخل نو در اید

و از اخذ محصول مثل گل فروشے و نیل گری و ماهی فروشی و نداقی و ریسمان فروشی و نخود
بریان گری و دکانانه و قمارخانه و دادبیگی و کوتوالی و قصابانه و طوبانه و للکاخانه و دهریچه
و تولد پسر و حوائج نیشکر و روغن گران و پزاده خشت و شیر و حجرات و کاه چراے و ترازو
کشی و غیرہ عی و شکرانه و جرمانه و سازندها که روز شادی بخانه مردم میروند و خرید و فروخت
زمین و ظروف سفالے و کوله استخوان هندوان که بگنگ می برند و غیر ذلک که باعث
ازار عامه برایاست اجتناب داشت **بیت**

دل دوستان جمع بهتر ز گنج خزینه تهی به که مردم برنج

و بجهت اشتغال حکومت و ولایات عمال متدین به امانت و خداترس و کارگذار تعین
کردی و به هیچ بدنفسے و شریرے را خدمت نفرمودی و انا سنجا که الناس علی دین ملوکهم
گفته اند حکام پیروے احکام سلطان فرخنده فرجام نموده قواعد عدالت و انصاف
معمول داشتندے واحدی را مجال نبود که مرتکب ظلم تواند بود **نظم**

خداترس را بر رعیت گمار که معمار ملک است و پرهیزگار
خدایا بران بنده بخشایش است که خلق از وجودش در آسایش است
مراعات دهقان کن از بهر خویش که مزدور خوش دل کند کار بیش

رعیت چو بیخ است سلطان درخت ۔۔۔ درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

سیاست را مطلق ترک داد ہیچ مسلمانی را آزار نداد و از کثرت انعامات و مدارات تالیف
قلوب عامیان نمودہ محتاج سیاست نشدہ از برکات عدالتش راہ ظلم و تعدی بستہ گشت ہیچ
آفریدہ در عہد سلطنت او آزار نیافت **بیت**

لطفش بکرم چارہ بیچارہ بکند ۔۔۔ عدلش ستم از زمانہ آوارہ کند

فرزندان و وارثان کسانے را کہ سلطان محمد شاہ الف خان مرحوم بناحق کشتہ و قطع اعضا نمودہ
بود بانعام و وظیفہ خوشنود کردہ خط ابرائے ذمہ سلطان مرحوم از انجملہ گرفتہ بمہر اکابر و
اشراف رسانیدہ در مقبرہ سلطان گذاشت تا در قیامت واسطہ عدم مواخذہ ازان
عصیان گردد بمقتضائے نیکذاتی و نیک نیتی رفتن عورات مسلمہ و ہنود بر مزارات و بتخانہ
منع کرد و اساس فسق و فجور و شراب و بنگ و دیگر مناہی منہدم گردانید و بہ نیت خیر اقسام
عمارات از مساجد و مقابر و مدارس و خوانق و دار الشفا و رباط و کوشک و حوض و پل
و باغات و منار و چاہ و حمام و غیر ذلک انقدر کہ سلاطین پیشین نکردہ بودند تعمیر نمود
و در بعضے تواریخ نوشتہ اند کہ فیروز آباد وغیرہ سی شہر و چہل جامع مسجد پختہ و سی مدرسہ
و بست خانقاہ و دویست رباط و صد نہر و صد کوشک و صد و پنجاہ چاہ و دہ حمام و پنج
دار الشفا و صد مقبرہ و دہ مینار کلان و باغات بیشمار ازان بادشاہ تعمیر یافتہ و اکثرے ازان
تاحال کہ زیادہ از سیصد سال منقضی میشود برجاست چنانچہ بر کوہچہ متصل دہلی علامات
عمارات و عمودی موسوم بمنار کہ عوام الناس آنرا لاٹھہ فیروز شاہی گویند قریب شصت ذرع
ارتفاع و سہ درعہ سطبر گویا از یک سنگ ساختہ اند و بیخ ان تا آب رسانیدہ باشند تاحال
قایم است و از بس کہ استحکام تمام دارد مدت مدید دیگر برجا خواہد ماند **بیت**

جزائے حسن عمل بین کہ روزگار ہنوز ۔۔۔ خراب می نکند بارگاہ کسرے را

چون سلطان بہ کبر سن رسید بہار جوانی را خزان پیری بے رونق گردانید ضعف شیب
غالب آمد و توانائی شباب مغلوب گشت قالب قامت بسان کمان حلقہ بست و
تیر جوانی بر جست **نظم**

شکل کمان راست قدرت شرح دہ ۔۔۔ بہر کمان تو عصا گشت زہ
تا بکمانت فلک این چلہ بست ۔۔۔ تیر جوانیت برون شد ز شست

پشت تو مانند کمان گشت کوز | خشک شده پوست بران ہمچو توز
رشتۂ اشک تو بدان گشت زہ | ناوک آہ تو بران نیز بہ
قد تو لام و الف آمد عصا | ہر دو پے نفی وجود تو لا
پا بدم مار زنا دیدنت | خلق بفریاد زنشنیدنت
موے سفید از اجل آرد پیام | پشت خم از مرگ رساند سلام

درینوقت سلطان کہ طاقت حرکت نداشت و قواے بدنی و حواس ظاہری سست شدہ بود در ۸۴۹ھ شاہزادہ محمد خان را سلطان ناصر الدین والدنیا محمد شاہ خطاب دادہ وکیل السلطنت و موتمن الخلافت کردہ خزاین و اقبال و حشم و خدم و جمیع کارخانجات و اسباب جہانبانی حوالہ نمودہ خود براسم عبادت و طاعت کہ مشعار عاقبت اندیشان خجستہ فرجام و اطوار نیک سیرتان فرخندہ انجام است اشتغال ورزید **نظم**

طاعت او نغز ترین پیشہ | فکرت او مغز تر اندیشہ
روے بمحراب عبادت بکن | کسب سلبہاے سعادت بکن
رو بیکے ارکہ فرخندگیست | ترک دوئی کن کہ پراگندگیست
میوہ مقصود کی آرد درخت | تا نکند پاے بیک جاے سخت

روز جمعہ خطبہ بنام ہر دو بادشاہ خواندند و پیوستہ ہمین طور خواندہ می شد بعد چندگاہ ملک[1] مفرح المخاطب براستی خان کہ حاکم گجرات بود بمبر صدہاے آن ولایت اتفاق کردہ سکندر خان را کہ بتازگی حکومت آن دیار تعین شدہ بود بقتل رسانید سلطان محمد شاہ چون بہ انتقام ان پرداخت از نجہت رخنہ تمام در امور ملکی راہ یافت لشکریان سلطان فیروز شاہ از نیمی حسد بردہ و حل بربے ہمتی و نامردی سلطان محمد شاہ نمودہ مخالفت ورزیدہ سلطان محمد شاہ با انہا آمادہ جنگ گردید و در شہر دہلے ہنگامہ کارزار گرم گشت چون سلطان فیروز شاہ نیز در جنگ گاہ تشریف آورد سلطان محمد شاہ تاب مقاومت نیاوردہ فرار نمود و بجانب کوہ سرمور رفت **بیت**

دو جان ہرگز بیک پیکر نگنجد | دو فرمان دہ بیک کشور نگنجد

القصہ سلطان فیروز شاہ از محمد شاہ خلعت خود رنجیدہ او را انا ولکہ خویش برادر دہ شاہزادہ

---

(۱) فرحت الملک۔

تغلق شاہ بن شاہزادہ فتح خاں نبیرہ خود را کہ پدر او در حیات سلطان ودیعت حیات سپردہ بود ولی عہد کردہ سلطنت برداشت و در ابتدائے اوقات در عمر نود سال بمرگ طبعی برحمت حق پیوست و نام نیک خود را در عالمیان گذاشت **بیت**

بردآخر و نیک نامی ببرد نہے زندگانی کہ نامش نمرد

از لفظ وفات فیروزشاہ تاریخ برمی آید با امیر تیمور گورگان ہم عصر بود مدت سلطنتش سی ہشت سال +

سلطان تغلق شاہ بن شاہزادہ فتح خان بن سلطان فیروزشاہ

بعد رحلت جد بزرگوار در ۷۹۰ھ در قصر فیروزآباد بر سریر فرمان روای متمکن گشت و بر سر شاہزادہ محمد شاہ کہ در کوہ سرمور بود لشکر گران تعین نمود شاہزادہ تاب نیاوردہ از سرمور برآمدہ بطرف نگرکوت رفت و لشکر سلطان از تعاقبش دست باز کشیدہ مراجعت نمود سلطان از بسکہ نوجوان بود و ناآزمودہ کار باغوائے بعضے امرائے شاہزادہ ابوبکر خلف برادر حقیقی خود را مقید گردانیدہ شروع بعیش و عشرت و لذات جوانی نمود و کار سلطنت مہمل گذاشت و بغفلت کمال میگذرانید درین صورت ملک رکن الدین و دیگر امرائے باغوائے شاہزادہ ابوبکر برادرزادہ اش کہ محبوس بود خروج نمودہ ملک مبارک کبیر را کہ وزیر مدار السلطنہ بود بر دروازہ دولتخانہ کشتند سلطان ازین سانحہ واقف شدہ از دروازہ دیگر بدر رفت امرا تعاقب کردہ سلطان را معہ خانجہان کہ از جملہ مصاحبان بود بدست آوردہ بقتل رسانیدند و سرایشان را بر ہمان دروازہ آویختند و شاہزادہ ابوبکر را از قید برآوردہ بہ سلطنت برداشتند ازین وادی شورشی کہ در دہلی روداد بروز زیادہ از یک روز نکشید و فتنہ فرونشست و امنیت بظہور رسید مدت سلطنت او پنجماہ و سہ روز +

سلطان ابوبکر بادشاہ بن ظفرخان بن شاہزادہ فتح خان بن سلطان فیروزشاہ

باتفاق اعیان دولت در ۷۹۱ھ بر تخت خلافت جلوس نمود و بعد چند روز چون بسلطان ظاہر گشت کہ ملک رکن الدین جنیدی وزیر کہ از قتل سلطان غیاث الدین تغلق دلیر شدہ بود

خیال سلطنت در سر داره او را دستگیر نموده بر دار کشید و رفیقانش را علف تیغ بیدریغ گردانید همدرین اثنا امیر صدہائے سامانہ بغی ورزید ملک شہ خوشدل حاکم انجا را بر کنار حوض کشتند و سر او را پیش شاہزادہ محمد شاہ در نگرکوت فرستادہ او را تحریص آمدن نمودند چنانچہ شاہزادہ از نگرکوت براہ جالندہر بسامانہ رسیدہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد امیر صدہا و زمینداران آن نواحی بیعت نمودند قریب ہشت ہزار سوار و پیادہ جمع کردہ رو بدہلی آوردند تا رسیدن بدہلی پنجاہ ہزار سوار جمع گردید چون لشکریان شاہزادہ زمینداران ناآزمودہ کار و غارتگران اوباش و عیار بودند و سلیقہ جنگ و کارزار نمیدانستند باندک جنگ منہزم شدند و شاہزادہ شکست یافتہ با دو ہزار سوار بولایت میان دواب رفت بار دیگر پنجاہ ہزار سوار فراہم آوردہ بامداد و اعانت حاکم قنوج دکنپلہ آمدہ مجادلہ نمود بہ امدادت سبحانی درین مرتبہ ہزیمت خوردہ بجانب جالیسر رفت سلطان اندک تعاقب نمودہ مراجعت نمود شاہزادہ محمد شاہ باہل ملتان و لاہور و دیگر امصار و بلاد فرامین نوشت کہ ہر جا بندہائے فیروز شاہی یابند بکشند در اکثر جا قتل عام و غارت تمام کردند طرفہ ہرج و مرج بخلایق رو داد و راہہا مسدود گشت و خانہا خراب شدند اکثر رعایا از ادائے خراج انحراف ورزید فتنہ و فساد باطراف ممالک برخاست بالضرور سلطان بقصد استیصال شاہزادہ و دفع شورش و فساد بجانب جالیسر روان گردید شاہزادہ از انجا براہ دیگر در دہلی آمدہ و شاہزادہ ہمایون خان بن شاہزادہ محمد شاہ از سامانہ و سنام لشکر فراہم آوردہ بقصد دہلی برامدہ باز در جالیسر رفت بعد جنگ و کارزار بتحریک غلامان فیروز شاہی باز از جالیسر در دہلی آمد درینمرتبہ سلطان بے دست و پا گشتہ تاب جنگ نیاوردہ از دہلی برامدہ بطرف کوتلہ میوات رفت و رشتہ فرمان روائی او منقطع گردید مدت سلطنت یک سال و شش ماہ ❖

سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ

چون بموجب طلب غلامان فیروز شاہی از جالیسر روانہ گشت پیش از انکہ در دہلی رسد امرائے عظام شاہزادہ خانخانان پسر میانگی سلطان را در دہلی بر فیل سوار کردہ چتر بر سر او کشیدند پس از چندروز سلطان بدولت و اقبال در دہلی نزول اجلال نمود بیعت

بفرخی وسعادت درآن دیار آمد   بدان صفت که به بیت الشرف خورشید

در سنه ۷۹۲ مرتبه ثانی بر تخت جهانبانی جلوس نموده سکه وخطبه بتجدید بنام خود نمود در اندک مدت غلامان فیروزشاهی که بدآموز بودند از سلطان رنجیده پیش سلطان ابوبکر شاه در کوتله میوات رفتند سلطان محمد شاه نظر بر بیوفائی کوته فردی انجماعة داشته حکم کرد که از غلامان فیروز شاهی هرکس که در دهلی بوده باشد بدر رود وسه روز مهلت است والا بقتل خواهد رسید هر که بدر رفت سلامت ماند وهر کس که نتوانست رفت بقتل رسید ومشهور است بعضے مردم مے گفتند که ما اصیل ایم سلطان فرمود که هر که از شما کهرا کهری[1] درست بگوید اصیل است چون تلفظ نتوانستند اداکرد وزبان پورب وبنگاله میگفتند درینصورت کشته میشدند بدین تقریب اکثر مردم که اصیل بودند وزبان پورب داشتند ناحق کشته میشدند شاهزاده همایون خان پسر سلطان از سامانه آمده برخصت سلطان با لشکر گران بر سر سلطان ابوبکر شاه رفت ودر نزدیکے کوتله میوات محاربه وداد باندک جنگ وجدل سلطان ابوبکر شاه بقید درآمده در قلعه میرٹهه محبوس گردید همانجا برگ طبعی درگذشت بعد از چندگاه سلطان از دهلی برآمده بجانب قنوج ودلمو لشکر کشید وسرکشان آن دیار را مالش داده بجالیسر رسید ودرانجا قلعه به استحکام تمام احداث نموده بمحمد آباد موسوم گردانیده به دهلی رسیده در سنه ۷۹۶ شاهزاده همایون خان را بر سر شیخا کهوکهر که لاهور را متصرف شده بود با بسیاری امرا تعین کرد در اثنائے راه خبر رسید که سلطان برگ طبعی درگذشت مدت سلطنت او شش سال وهفت ماه ٭

سلطان علاء الدین سکندر شاه عرف همایون شاه بن سلطان محمد شاه

بعد از استماع خبر رحلت پدر والا قدر عزیمت فتح لاهور کرده مهم شیخا کهوکهر موقوف داشته از راه برگشته بدهلی رسیده سریر آرائے خلافت گشت وبه اندک مدت باجل طبعی ودیعت حیات سپرد مدت سلطنت او یک ماه وشانزده روز ٭

---

[1] کهرا کهری فرشته جلد اول صفحه ۱۵۳ ٭

سلطان ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ

برادر خورد سلطان علاء الدین سکندر شاہ بعد رحلت برادر تخت نشین فرمان روائی گشته
در سنه ۷۹۶ سکه وخطبه بنام خود نموده مواجب وجاگیر سپاه بدستور سابق بحال داشت
وخواجه سرور عرف خواجه جهان را که سلطان محمد شاه اورا سلطان الشرق خطاب داده
وولایت جونپور را بجاگیرش مقرر کرده بود از قنوج تا بهار ضمیمه جاگیر سابق نموده او
استیلا یافته زمینداران آن دیار را مطیع ومنقاد گردانیده سکه وخطبه بنام خود کرد
همدرین سال لشکر گران به دفع شیخا کهوکهر که لاهور را متصرف شده بود رخصت گشت
وشیخا دوازده کروهے لاهور محاربه عظیم نموده شکست خورده درکوه جمون رفت وازنواحی
لاهور رفع فساد گردید درین ایام سلطان بجانب گوالیار حرکت کرد مقرب خان وملوخان
که از امرائے کبار بودند در دهلی لوائے مخالفت برافراشتند سلطان باستماع اینخبر
مراجعت نموده درحوالی شهر رسیده محاصره نمود تا سه ماه جنگ درمیان ماند وحصار
دهلی بتصرف سلطان درآمد جماعته باغیه نصرت شاه بن فیروز خان بن سلطان فیروز شاه را از میوات
طلبداشته در فیروز آباد بر تخت نشانید وفضل الله بلخی عرف ملوخان که سرحلقه اهل
بغی بود بخطاب اقبال خان مخاطب گشت درمیان دهلی وفیروز آباد جنگ میشد وبسادات
میگذشت پرگنات میان دوآب وپانی پت وسون پت وجهجر ورهتک تابست کروه
شهر در تصرف نصرت شاه بود وغیر از حصار دهلی وخزانه تعلق سلطان نماند امرا وملوک
این هر دو بادشاه هریک ولایتی را متصرف شده دم استقلال میزدند وبطور خود حاکم
وفرمان روان بودند مدتے کاروبار ممالک پراگنده وابتر بود مصرع

پریشان شود کار ملک از دو شاه

اقبال خان بخدمت نصرت شاه اظهار ارادات خود نموده بر مزار شیخ قطب الدین
بختیار کاکی قدس الله سره کلام مجید درمیان آورده از طرفین عقد موافقت بستند
روز سویم اقبال خان از روے مکر وغدر خواست که نصرت شاه را دستگیر نماید نصرت شاه
بالضرور از حصار برامده بامعدودے پیش تاتار خان وزیر در پانی پت رسانید
وفیروز آباد در تصرف اقبال خان درآمد واو غالب آره مقرب خان را که همچشم او بود

بگشت وبخدمت سلطان رسیده ملازمت نمود سلطان را ممنونه ساخته خود سلطنت
میکرد دبر سر تاتار خان در پانی پت رفته اورا شکست داد او پیش اعظم همایون ظفر خان
پدر خود که حاکم گجرات بود رفت فیل وحشم واسباب ریاست تاتار خان بدست اقبال خان
در آمد واز انجا بدهلی مراجعت کرد چون در هندوستان از بدطینتی امرا هرج مرج روداد
وامور سلطنت اختلال پذیرفت میرزا پیر محمد نبیره حضرت صاحب قران امیر تیمور گورگان
از جانب خراسان آمده از اب سند گذشت وحصار اوچ وملتان بتصرف در آورده
چند روز در ملتان توقف ورزید حضرت صاحبقران نیز از جانب کابل یورش هندوستان
فرمودند بعد ولت و اقبال تشریف آورده درسنه ۸۰۱ تتبهه را تاخته بملتان نزول اجلال
فرمودند وکسانیرا که بدست میرزا پیر محمد اسیر شده بودند بقتل رسانیدند چون خبر در
دهلی رسید اقبال خان بیمناک گشته درمقام فراهم آوردن جمعیت وسامان سپاه
مقید گشت حضرت صاحبقران از ملتان نهضت فرموده براه ریگستان متوجه شدند بعد
قطع مراحل در حوالی بهتنیر رسیده قلعه را محاصره نمودند پس از مجادله ومحاربه ان قلعه
تسخیر در آمد ورائے دولچین مرزبان انجا با بسیاری از همراهیان خود اسیر شده بیاسا رسید[۱] حضرت
صاحبقران پس از تسخیر بهتنیر بپانه آمده در عرصه آن قصبه بعرض سپاه فرمان دادند طول
یسال که جائے ایستادن نوکر است شش فرسنگ بود بتخمین تجربه کاران هر فرسخ
دوازده هزار سوار احاطه میکند پس سوائے نوکر هفتاد و دو هزار سوار بوده باشد غرض
که محل ایستادن نوکر خود نوکر است کثرت لشکر وفراوانی سپاه ازین قیاس باید
کرد

نظم

زهر جانبے رایتے شد پدید — روان فوج فوج از سپه در رسید
علمها بر افراخته رنگ رنگ — برادر دو تیغ خور از گرد رنگ
زبس جوشش لشکر به بیراه وراه — بسیط زمین تنگ شد بر سپاه
نه بد بر زمین پشه را جایگاه — نه اندر هوا باد را ماند راه
زگرد سواران هوا بست میغ — درخشنده چون برق فولاد تیغ
سپاهی ز مور و ملخ بے شمار — همه تیغ داران خنجر گذار

---

(۱) یاسا دو کہیں۔ ظفرنامه جلد دوم صفحه ۹۰

توان ریگ ہائے بیابان شمرد　　　ولے لشکر شاہ نتوان شمرد

القصہ بعد قطع مراحل ہ دہلی نزول اجلال فرمودند و در راہ ہر کرا یافتند تیغ کشیدند
وبیاری را دستگیر نمودند حتی کتا رسیدن دہلی قریب پنجاہ ہزار کس اسیر شدہ بودند چون
اقبال خان از شہر برامدہ برائے جنگ آمادہ گشت　بر چہرہ اسیران بشاشت ظاہر
شد درین وقت بعرض رسانید کہ اسیرانی کہ در لشکر ظفر اثر ہستند فتح اقبال خان استدعا
نمودہ خوشحالی ہا میکنند شعلہ غضب وقہر بادشاہی زبانہ زد بصلاح دولتخواہان انہمہ را یکجا
بقتل رسانیدند وشخصے را زندہ نگذاشتند وجوے خون روان گردید بالجملہ اقبال خان
از شہر برامدہ وحرکت المذبوحی کردہ در حملہ اول گریختہ بشہر درآمد غازیان شہامت کیش
تعاقب نمودہ خلق کثیر را کشتند　اکثر فیلان واموال اقبال خان بدست بہادران لشکر
منصور افتاد چون اقبال خان صورت احوال بدینمنوال دید تاب مقاومت نیاوردہ
بوقت شب ترک عیال واطفال نمودہ بدر رفت ودر قصبہ برن رسیدہ اقامت
ورزید سلطان ناصر الدین محمود شاہ کہ برائے سلطنت محض نمونہ بود مضطرب قلیلی
از نزدیکان خود راہ گجرات پیش گرفت **بیت**

بلے ہرجا شود مہر آشکارا　　　سہارا جز نہان بودن چہ یارا

روز دیگر حضرت صاحبقران شہر را امان دادہ جمعی از ملازمان سرکار را بجہت تحصیل
مال امانی تعین فرمود بعضے مردم شہر از سخت گیری تحصیلداران درمقام ابا وانکار آمدہ
چندی از مردم سرکار را کشتند ہمین باعث التہاب نایرہ قہر وغضب بادشاہی
گردید حکم والا بہ قتل واسیر اہل شہر بصدور پیوست دران روز بسیاری از خلایق اسیر
شدند واکثرے بقتل رسیدند ودہلی انچنان خراب شد کہ گویا ساکنان ان مصر اصلا
آباد نبودند ونوعے تاراج وغارت گشت کہ ہرگز چیزے از اسباب واشیائے
احدی نماند وبہ بنگلی بند وقید گردید کہ ہر لشکرے را صد وپنجاہ کس از مرد وزن و
پیر وکودک اسیر ودستگیر شدند ادنی کسے را بابت تقریر دہ بدست آمدہ بود تا پانزدہ
روز غارت ونہب درمیان آمد **نظم**

زبس غارت اکچہ وچارپا　　　دران شہر شد بر سپہ تنگ جا
زبسیاری بردہ وخاستہ　　　سراسر شدہ لشکر آناستہ

بکشتند یا زنده کردند اسیر — زن و بچه شان انچه بر تا و پیر
بغارت به بردند چیزے که بود — ز خشک و ترشان برا ورد دود
بتاراج بردند بسیار چیز — با لچه گرفته بسے برده نیز

حضرت صاحبقران بعد فتح دہلی در عمارت سلطانی نزول اجلال فرموده بار عام دادند و حسب الحکم الاعلی خطیب خوش الحان بر سر منبر خطبه بنام نامی خواند و وجوه دراہم و دنانیر از اسم سامی از سکۂ تیموری سعادت پذیر شد بیت

چون سکه بنام شاه آراسته شد + در چشم ستاره قدر مه کاسته شد

تا دو ماه دہلی پس از کوچ صاحبقران خراب مطلق بماند و ساکنان آن مصر که باطراف رفته بودند بتدریج آمده آباد شدند بالجمله حضرت صاحبقران بعد تاراج دہلی کوچ کرده بطرف میرتهه رفتند و آن دیار را تاخته مرد و زن و فرزندان آن نواحی اسیر و قتل نمودند و از انجا بهردوار گنگ نزول اجلال فرمودند این هردوار گنگ مکانی است که دریائے گنگ از کوه سوالک از انجا بر می آید و اہل هندان مکان را بزرگ دانسته دادان سهم و بقصد غسل آمده ازدحام میکنند و دران مکان موے سر و ریش تراشیدن از آئین دین و استخوان مردگان در دریا گنگ انداختن رستگاری فرزندگان می پندارند و بعضے اوقات دران جا مجمعے عظیم میشود اتفاق دران زمان که حضرت صاحبقران در هردوار نزول اجلال فرمودند دران مکان از دحام عظیم بود حکم والا برائے قتل عام بصدور پیوست اکثرے طعمۂ تیغ غازیان منصور شدند بقیه از بیم سیف گریخته در نقب کوه گشتند ان حضرت از انجا کوچ فرموده براه دامن کوه سوالک در جمون رسیدند راجه جمون را دستگیر نموده بدین اسلام در آوردند از هردوار تا جمون بست جهاد کردند دران نواحی خضر خان و دیگر امرائے هندوستان آمده ملازمت نمودند غیر از خضر خان که نیک مرد و سید زاده بود همه را قید نمودند خضر خان را از روے عنایت نوازش ایالت لاهور و ملتان و دیپالپور مرحمت فرمودند و بر زبان وحی ترجمان گذشت که من سلطنت هندوستان بخضر خان بخشیدیم چون موسم تابستان در رسید شدت حرارت و حدت آفتاب زمین و آسمان را مانند کوزه آهنگران آتشناک گردانیدند لشکریان حضرت صاحبقران که خو پذیر ممالک سردسیر بودند از حرارت هند عاجز شده تاب گرما نیاورده بالضرور حضرت صاحبقران از حدود هندوستان کوچ فرموده از راه کابل متوجه دار السلطنت سمرقند شدند بعد از ان که حضرت صاحبقران از حدود هندوستان بدر رفتند نصرت شاه سلطان که تاب صدمات عساکر منصوره نیاورده بجانب میوات گریخته رفته بود جمعیت فراهم آورده باز در دہلی آمده بامور جهانبانی

پرداخت چه تا شیر در بیشه است چراگاه بر آهو فراخ نمیشود و تا باز در پرواز است دراج را پریدن اسان
نگردد و بعد رسیدن در دهلی فوجی بر سر اقبال خان که در برن بود تعیین کرد اقبال خان شبخون آورده آن فوج
را شکست داده بزور و قوت کمال رو بدهلی آورد سلطان نصرت شاه تاب نیاورده فیروزآباد را گذاشته
باز بجانب میوات رفت دهلی و فیروزآباد بتصرف اقبال خان در آمد و ولایت میان دواب محال حوالی
شهر بزور شمشیر متصرف گشت و سایر بلاد هندوستان بتصرف امرا ماند چنانچه ولایت گجرات در تصرف اعظم همایون
ظفرخان و تاتارخان پسرش بود و لاهور و ملتان و دیپالپور تا نواحی سند را خضرخان و مهوبه و کالپی محمودخان
پسر ملک زاده فیروز و قنوج و اوده و دلمو و سندیله و بهرائچ و بهار و جونپور را سلطان الشرق عرف خواجه
جهان و بلاد مالوه دلاورخان و سامانه علیخان[1] و بیانه شمس الدین اوحدی متصرف بودند هر کدام دم استقلال
میزدند و اطاعت یکدیگر نمیکردند در ۸۰۳ سنه سلطان ناصرالدین محمود شاه که از خوف حضرت صاحبقران
بگجرات رفته بود بعد از جمعیت و امنیت بدهلی آمد اقبال خان استقبال نموده در قصر همایون جهان پناه
فرود آورد اما چون عنان اختیار بدست اقبال خان بود با سلطان اتفاق نمی بود و وقتیکه بر سر سلطان
ابراهیم پسر خوانده سلطان الشرق بجانب اوده لشکر کشید سلطان ناصرالدین محمود شاه را همراه خود
برد چون بر سلطان ابراهیم نتوانست تسلط کرد جونپور را فتح نموده روانه دارالملک دهلی گردید دران
وقت سلطان ناصرالدین محمود شاه که فی الحقیقت در قید اقبال خان بود فرصت یافته به بهانه شکار
برآمده نزد سلطان ابراهیم رفت که بامداد و اعانت او شاید کاری تواند ساخت او اصلاً معاونت نکرد
بلکه در مراسم مهمان داری هم نپرداخت سلطان ناصرالدین محمود شاه از نزد او مایوس شده در قنوج
آمده شاهزاده هرنوی[2] را که از طرف سلطان ابراهیم در آنجا بود شکست داده قلعه قنوج را متصرف شده
علم سرمدی افراشت اقبال خان از استماع این خبر بر سر سلطان ناصرالدین رفت چون قلعه استحکام
داشت نتوانست دست بر یافت از آنجا معاودت نموده باتفاق بهرام خان حاکم سامانه
که از غلامان فیروزشاهی بود و بست هزار سوار موجود داشت بر سر خضرخان بجانب دیپالپور و
ملتان لشکر کشید بعد رسیدن در تلوندی تهاره رای داود و رای کمال الدین متین زمینداران
تهاره را که برای ملاقات آمده بودند قید کرده و بلطایف الحیل بهرام خان را نیز محبوس گردانید
بمقابله خضرخان روانه شد خضرخان نیز لشکر فراهم آورده بعزیمت محاربه از دیپالپور برآمده
و طرفین را باهمدیگر کارزار رو داد از آنجا که اقبال خان را بخت و اقبال پشت داده بود

(۱) غالب خان (۲) هریوی

در اندک زود خورد و دستگیر شده بقتل رسید و نتیجه حرام نمکی و عهد شکنی عاید حال گشت بیت

نقض عهد دلیری مکن که چرخ فلک نتیجه مهلت زود در کنار نهد

چون خبر کشته شدن اقبال خان در دهلی رسید دولت خان و اختیار خان لودی و امرائے که در دهلی بودند سلطان ناصر الدین محمود شاه را از قنوج طلبداشته در ۸۰۹ هـ بتجدید بر سریر خلافت نشاندند و دولت خان بالشکر فراوان بر سر بیرم که بعد بهرام خان در سامانه دم استقلال میزد آمده فتح نمود درین اثنائے خضر خان با لشکر گران در سامانه وسهرند رسید دولت خان تاب مقاومت نیاورده پیش سلطان در دهلی رفت سلطان بے انکه فکر خضر خان نماید و ازان طرف جمعیت حاصل کند بر سلطان ابراهیم بجانب مشرق رفت و بے نیل مقصود معاودت نمود سلطان تا دهلی تعاقب کرده بمکان خود رفت بعد ان سلطان ناصر الدین محمود شاه در آن را از مرجا[1] گل گشته سلطان ابراهیم شاه مستخلص نموده ازانجا در سنبهل آن را نیز از تاتار خان افغان بتصرف خود در آورده اسد خان لودی را گذاشت بعد ان در حصار فیروزه آمده بر قوام خان گماشته خضر خان بدهلی مراجعت کرده و خضر خان سه مرتبه از ملتان لشکر فراهم آورده بدهلی آمده با سلطان ناصر الدین محاربه کرده برگشته رفت چون درین ایام طوائف الملوک شده بود و بهر طرف و نواحی امرا دم استقلال میزدند غیر از رهتک و بعضی دیگر ولایت میان دو آب در تصرف سلطان نبود روزے برسم شکار بجانب رفته بدار السلطنت مراجعت کرد در راه بیماری صعب روداد در اندک ایام بهار در گذشت مدت سلطنت که غیر از نام نبود بست سال و دو ماه از ابتدائے غیاث الدین تغلق شاه عرف غازی الملک تا سلطان ناصر الدین محمود شاه هشتم مدت نود و شش سال و دو ماه و یازده روز جهانبانی نمودند ازینجا سلسله سلطنت ترکان که فرزندان و خویشان و غلامان سلطان شهاب الدین غوری بودند بست و دو صد و سی و سه سال جهانداری و ملک رانی کردند آخر شد

---

(۱) میر ضیاء

رایات عالی حضرت خضر خاں بن ملک سلیمان پسر خوانده ملک مروان از امرائے کبار فیروز شاہی

چون ناصر الدین محمود شاه رحلت نمود امرائے ہمدیگر اتفاق نموده دولت خان را که از امرائے کبار بود بسلطنت بر داشته بیعت کردند خضر خان از استماع این خبر لشکر فراوان بہم رسانیده از فتح پور تابع ملتان که دار الایالت او بود روانه شده بدہلی آمده محاصره کرد تا چہار ماه محاصره درمیان بود اگرچه دولت خان مراسم قلعه داری و مجادله بجا آورد اما ازینجہت که امرا از و برگشتند نتوانست زیاده ازین تاب آورد و چون سلطنت نصیب خضر خان انه ازل مقرر بود دولتخان صورت حال بدینمنوال معاینه نموده بالضرورت آمده ملازمت کرد خضر خان او را قید نموده درحصار فیروزه فرستاد ہمانجا روح او از حصار بدن بدر رفت بالجمله خضر خان مظفر و منصور گشته داخل قلعه دہلی گردید در سلشه مہات جہانبانی بعہده خود گرفت ازانجا که حضرت صاحبقران ہنگام نزول ہندوستان او را سرافراز فرموده بشارت سلطنت باو داده بودند ازینجہت خضر خان پیش آمد خود و گشایش کار در عروج بمعارج دولت و حکومت از برکات توجہات حضرت صاحب قران میدانست درینصورت سکه و خطبه بنام شاہرخ مرزا خلف حضرت صاحبقران رائج گردانید و مراسم وفاداری بظہور رسانید **بیت**

دلا در وفا باش ثابت قدم ... که بے سکه رائج نباشد درم

آخر کار سکه و خطبه بنام خود کرده براکثر ممالک تصرف نموده حکومت باستقلال کرد و جمیع امرائے مطیع و منقاد خود گردانید و جمعی که در قرات نزول حضرت صاحب قران بے خانمان شده بودند در ایام حکومت او آمده آباد گشتند و مرفه الحال شده دعائے خلود عہود سلطنت و بقائے عمر حیات او میکردند و بکار پیشه اشتغال داشتند این خضر خان سیدزاده جوان صادق القول پسندیده اطوار صاحب دانش و پاکیزه طینت و فرخنده اخلاق و حمیده صفات و والا ہمت و فراخ حوصله بود شجاعت جبلی و سخاوت فطری و عدالت طبعی داشت در ترفیه احوال رعایا و برایا کوشش بلیغ می نمود بزرگی حال دلیل بر بزرگی حسب و نسب او بود با وجود استعداد سلطنت و اسباب ملک گیری و ملک داری

اسم سلطانی بر خود اطلاق نکرد و برایات اعلی خود را مخاطب کرده باجل طبعی درگذشت بیت

ذات پاکش که بود خضر شعار　　بکرامات رفت بر سر کار

ایام سلطنت او هفت سال و سه ماه

سلطان مبارک شاه بن رایات اعلی خضر خان

بعد رحلت پدر والاقدر در سنه ۸۲۴ بر تخت خلافت جلوس نموده سکه و خطبه بنام خود کرد امرای
عظام و وزرای کرام مراسم تهنیت و مبارکبادی بتقدیم رسانیدند هریک را مواجب و
جاگیر بدستور سابق بحال داشته بعضی را بقدر حالت اضافه[۱] مرحمت کرد چون شیخا کهوکهر
از روی تسلط و استیلا سلطان شاه علی مرزبان کشمیر را که بر تهته فتح[۲] کرده غنیمت فراوان آورده بود
دستگیر نموده مال و اسباب بسیار بهم رسانیده قوت و مکنت پیدا کرده بود و از غرور کثرت جمعیت
و فراوانی لشکر و خیرگی انکه حاکم کشمیر در قید افتاد بجرات و دلیری اراده تمام دهلی نمود و از آب
ستلج گذشته تلوندی رای کمال الدین معین را غارت کرده از لودیانه تا روپر متصرف گشت از انجا
در سهرند آمد و از سلطان شاه لودی[۱] حاکم انجا جنگ نمود سلطان باستماع این خبر از دهلی برامده
در لودیانه رسید شیخا کهوکهر از آب گذشته مقابل سلطان برلب دریا لشکرگاه ساخت تا چهل روز
جنگ درمیان آمد آخرالامر شیخا تاب نیاورده گریخت و سلطان تا آب چناب تعاقب نموده بسیاری
را از سوار و پیاده بقتل رسانیده راجه بهیم زمیندار جمون بملازمت سلطان رسیده مراسم نیکوخواهی
بتقدیم رسانید و لشکر بر سر بهکهر مسکن شیخا برده خراب گردانید سلطان از انجا معاودت کرده در
لاهور نزول اجلال فرموده دران مصر جامع طرح اقامت افگند و کسانی که از دست تطاول
شیخا خراب و ویران شده بودند بدلاسا و استمالت آباد ساخت و در آبادی ان مصر توجه برگماشته
حکم ترمیم و تعمیر قلعه فرمود از انجا بدهلی مراجعت کرد شیخا فرصت یافته بار دیگر در لاهور آمده محاصره
نمود چون کار پیش نرفت از انجا بکلانور رسیده متصرف گشت و از انجا روانه شده براجه بهیم
جموال که برای کمک حاکم لاهور برامده بود در آویخت و بعد محاربه داخل کوه گردید باز درمیان
راجه بهیم و شیخا کارزار سخت رو داد و بارادت الهی راجه مسطور در جنگ گاه کشته شد شیخا
مال فراوان بدست آورده قوت و مکنت بهم رسانید مملک لاهور و دیالپور تاخت و ان ولایت
را در تصرف خود آورده بعد چندگاه ودیعت حیات سپرد و بعد او ملک جسرت پسرش متسلط گردید

---

(۱) رفته فرشته جلد اول صفحه ۱۶۳ (۲) اسلام خان لودی - فرشته جلد اول صفحه ۱۶۴

سوائے ولایت مقبوضہ پدر کلانور وجالندہر متصرف شد چون سلطان بر ولایت میوات و بیانہ
درا پرے چند. وارد دیگر ممالک لشکر کشیدہ بود از استماع خبر تسلط جسرتہہ کہوکہر بعد فتح ان
ممالک ودرہلی مراجعت نمودہ لشکر عظیم بر سر جسرتہہ تعین کرد و در نواحی جالندہر جنگ درمیان
آمد جسرتہہ شکست یافتہ مسکن خویش کہ بہکہر بودہ باشد رفت چون سلطان بر خلاف قاعدہ
خضرخان والد بزرگوار خویش از اطاعت شاہرخ مرزا خلف حضرت صاحب قران انحراف
داشت ازین جہت شیخ علی کہ از جانب شاہرخ مرزا حکومت کابل داشت بموجب امر
میرزا بر ہندوستان می تاخت در ۸۳۱ھ شیخ علی بموجب طلب ملک فولاد کہ یکے از امرایان
سلطان بودہ واز اطاعت انحراف می ورزید درہند امدہ دست تاخت وتاراج برکشاد و
در نواحی جالندہر رسیدہ مال وامتعہ خلایق بہ غنیمت برگرفت و بسیاری را اسیر کردہ در
لاہور اور و از انجا بہ تلوارہ وبعد ان در خطپور رفتہ از اب راوی گذشت وتا اب جہلم پرگنات
را خراب ساخت ومتوجہ ملتان گردید وملک شہ لودی عم سلطان بہلول لودی کہ حاکم دیپالپور بود
بہ شیخ علی جنگ کردہ شہادت یافت سلطان از استماع این خبر لشکر گران از دہلی تعین کرد و در
نواحے ملتان محاربہ رو داد شیخ علی شکست خوردہ در ۸۳۲ھ شور رفت در انجا نیز جنگ شد باز
شکست بہ شیخ علی افتاد اساب واموال او بتاراج رفت و با معدودی از معرکہ برامدہ رہ کابل
نہاد ونیز سلطان را با سلطان ہوشنگ خدیو مالوہ ہمراتب جنگ رو دادہ مظفر ومنصور گشت
درین ایام جسرتہہ کہوکہر قوت بہم رسانیدہ از اب جہلم وچناب و راوی و بیاہ گذشتہ تا جالندہر
رسید ملک اسکندر کہ از جانب سلطان بر سر او تعین شدہ بود در اندک مجادلہ شکست یافتہ
گرفتار گشت جسرتہہ فتح یافتہ از جالندہر بلاہور آمدہ محاصرہ نمود ہمدرین اثنا شیخ علی باز از کابل
آمدہ حوالی لاہور وملتان تاخت وتا سہرند تسلط نمودہ برگشت وانواع خرابی وحال مردم
دستولمنان اندیار راہ یافت سلطان از استماع این حوادث بطرف لاہور وملتان عزیمت نمود
وملک سرور وزیر خود را مقدمہ لشکر ساخت چون ملک سرور بہ بانہ رسید جسرتہہ کوکہر از
این خبر محاصرہ لاہور گذاشتہ مسکن خویش شتافت وملک سکندر را کہ در جنگ جالندہر دستگیر
شدہ بود ہمراہ برد و باز دو مرتبہ از کوہ برامدہ در جالندہر وبجوارہ کوہی رسیدہ فتنہ و فساد
نمود و روز بروز قوت او زیادہ گشت درینوقت شیخ علی باز از کابل آمدہ ولایت کنار بیاہ تاراج

(۱) سیر فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۶۲ +

کرد و خلایق کثیر اسیر نمود ه بلاهور رسیده قلعه را متصرف گشت و دوازده هزار سوار انتخابی
برائے محافظت گذاشته بتسخیر دیپالپور رفته فتح نمود سلطان از استماع این خبر از دہلی بسرعت
آمد و مستعد جنگ گردید شیخ علی تاب نیاورده بجانب کابل روانه گشت و سلطان از ملتهه[۱] دریائے
راوی گذشته قلعه شور را که برادرزاده شیخ علی در تصرف داشت محاصره کرد او تاب نیاورده و عاجز
شده دختر خود را به پسر سلطان داده صلح نمود سلطان از مهم شور و لاهور وا ن نواحی خاطر جمع
نموده بدہلی مراجعت کرد چون ملک سرور وزیر در وقت محاربه و مجادله با شیخ علی چندان تردد
نکرد و کم پائے نمود لهذا ملک کمال الدین را در امور وزارت شریک نمودند و پایه ملک سرور در
تنزل و رتبه کمال الدین روز بروز زیاده می شد بزرگان فرموده اند نظم

نه یک کس تواند که سازد دو کار | که آن را پسندند ارباب هوش
دو کس را مفرمائے یک کار نیز | که دیگے بشرکت نیاید بجوش

ملک سرور آزرده شده باتفاق بعضی امرا که با سلطان مخالفت و با او موافق بودند قابو یافته سلطان[۲]
در وقتی که بمسجد جامع مبارک آباد برائے نماز رفته بود بقتل رسانید مدت سلطنت او سیزده سال
و شانزده روز۔

سلطان محمد شاہ بن سلطان مبارک شاہ بن رایات اعلیٰ خضر خان

این خلف شاهزاده فرید بن رایات اعلیٰ خضر خان است چون سلطان مبارک شاه فرزند
نداشت او را بفرزندی خویش پرورش نموده بود در ۸۳۷ھ در مبارک آباد برا ورنگ فرمانروائی
جلوس نموده سکه و خطبه بنام خود کرد ملک سرور اگرچه بظاهر بیعت نمود اما اسباب سلطنت
و خزاین و سلاح خانه و قورخانه و فیل خانه و دیگر کارخانجات در تصرف او بود و خطاب خانجهانی
داشت درین وقت تسلط پیدا کرده بعضی از امرائے مبارک شاهی را بقتل رسانید و بعضی را
در قید نگاهداشت و اکثر پرگنات در تصرف در آورده کسان را بتحصیل مالواجب تعین کرد از استیلائے
او امرا بستوه آمده نزدیک ملک کمال الدین که کمال الملک خطاب یافته از امرائے بزرگ
و در امور وزارت شریک بود اظهار تظلم نمودند او با امرائے اتفاق کرده بر سر ملک سرور آمده
آویزش رو داد و ملک سرور در قلعه دہلی متحصن گردیده تا سه ماه محاربه نموده خود را محفوظ داشت

(۱) طبقه فرشته جلد اول صفحه ۱۶۰۔

روزے شمشیرها علم کرده بر سراپرده سلطان بجرات و دلیری تمام امد و جنگ سخت گردید چون لجل ملک سرور رسیده بود دران معرکه کشته شد و رفیقانش نیز قتل و اسیر شدند و سلطان انتقام خون پدر گرفت در سنه ۸۳۹ سلطان بملتان رسیده مزارات مشائخ را طواف نموده فوجی بر سر جسرته کهوکهر تعین کرده بدهلی رجعت کرد درین ایام جماعه لنگاه در ملتان بغی ورزیده لوائے سروری بر افراشت و نیز سلطان محمود والی مالوه باغوائے میواتیان بر سر دهلی آمد سلطان پسر خود را معه ملک بهلول لودی بجنگ او فرستاد پسر سلطان بموجب اشاره پدر صلح درمیان او و سلطان محمود بالکه خویش مراجعت نمود و این صلح باعث زبونی و بدنفسی سلطان گردید بیت

بجائے که بدخواه خونی بود | تواضع نمودن ز بونی بود

ملک بهلول بمقتضائے شجاعت و مردانگی که در نهاد او مکمن بود این صلح پسند نکرده تعاقب سلطان محمود کرده اسباب و پرتال او بغارت آورد سلطان را این جرات و جسارت ملک بهلول پسند آمد و اورا از روے نوازش و مهربانی فرزند خواند و بخطاب خانخانی سرفراز فرموده ولایت لاهور و دیپالپور باو ارزانی داشت و براے دفع شورش جسرته کهوکهر تعین نمود جسرته با ملک بهلول صلح نموده بنوید سلطنت دهلی مژده داد و نظر بر زبونی سلطان در اتفاق جسرته از همین روز ملک بهلول را هواے پادشاهی در سر افتاد و در مقام فراهم آوردن لشکر گردید از اطراف و جوانب افغانان را طلبیده نگاهداشت در اندک مدتے لشکر بسیاری از افغانان بر وگرد آمدند از روے تسلط بعضی پرگنات سواے جاگیر خود متصرف گشت و باندک سبب ظاهری با سلطان مخالفت ورزیده باکمال شوکت و مکنت بر سر دهلی آمد مدتے محاصره نموده بے نیل مقصود برگشت و کار سلطان روز بروز زبونی و سستی پذیرفت و کار بجائے رسید که امرایانی که در بست کریهی دار السلطنت بودند سر از طاعت پیچیده دم استقلال زدند و در اطراف ممالک اختلال گردید و تحصیل خراج خلل افتاد بالاخر سلطان باجل طبعی درگذشت مدت سلطنت یازده سال و یک ماه و چند روز.

سلطان علاء الدین بن سلطان محمد شاه بن سلطان مبارک شاه بن رایات اعلی خضر خان

در سنه ۸۴۹ بر تخت خلافت جلوس نمود ملک بهلول المخاطب بخانخانان و دیگر ارکان دولت بیعت کردند در اندک مدت از وضع و اطوار سلطان ظاهر گشت که از پدر هم

سستتر است و از سستی عمل سلطان تمامی گردن کشان و واقعه طلبان نزدیک و دور جاده پیمائی تمرد شده از ادائے مالواجب سر باز داشتند و امرائے ہر صوبہ و مکان فوجدار ہر امکنہ انحراف ورزیدہ علم مخالفت برافراشتند و در ہر مکان ملوک طوائف گردید و سلاطین دکن و مالوہ و گجرات و جونپور و بنگالہ تسخیر دہلی کمر ہمت بر بستند در لاہور و دیبالپور و سہرند تا پانی پت ملک بہلول دم استقلال مے زد و در حواشی دہلی تا سرائے لاد و احمد خان میواتی تصرف داشت و در سنبھل تا گذر خواجہ خضر کہ از دہلی نزدیک است بہادر خان[1] لودی متسلط بود کول و جلالی و دیگر قصبات را عیلخان و راپری و چندوار را قطب الدین خان لودی و بہونگانو و کنپلہ را رائے پرتاب پانہ را داود خان داشتند و ہمچنین ہر کس ہر مکان در تصرف داشت و غیر از دہلی و بداون تعلق سلطان نبود بعد چندگاہ سلطان بجانب بیانہ روانہ شد در اثنائے راہ خبر رسید کہ والی جونپور بقصد دہلی می آید سلطان بے آنکہ بتحقیق صدق و کذب این خبر پردازد از راہ معاودت کردہ بدہلی آمد حسام خان عرف حاجی شرقی بعرض رسانید کہ بجہر و آوازہ و دروغ مراجعت لایق حال سلطنت نبود سلطان از و آزردہ خاطر گشت بعد آن بجانب بداون نہضت فرمود سالے در آنجا اقامت ورزیدہ بدہلی آمد و بداون را خوش کردہ خواست کہ آن را دار السلطنت مقرر کردہ و ابداً ہمانجا بودہ باشد حسام خان از روے اخلاص و نیکوخواہی بعرض رسانید کہ دہلی را گذاشتن و بداون را تخت گاہ کردن صلاح دولت نیست سلطان ازین سخن زیادہ رنجیدہ او را از خود جدا ساختہ در دہلی گذاشت و ہر دو برادران خود را یکے را شحنہ شہر و دیگرے را امیر کوہی مقرر کردہ در دہلی تعین کرد

نظم

چو نبود بتدبیر و اندیشہ کار	ندامت کشد آخر از روزگار
کسے سر برارد بعالم بلند	کہ در کار عالم بود ہوشمند
کسے را کہ عزمش نباشد درست	بنائے مہمش بود سخت و سست

بالجملہ در ۸۵۵ھ سلطان بجانب بداون رفتہ باندک ولایت قناعت کردہ بعیش و عشرت اشتغال ورزید بعد چندگاہ درمیان ہر دو برادران سلطان کہ در دہلی بودند مخالفت رو داد و بایکدیگر جنگ کردند یکے از انہا کشتہ شد روز دویم مردم شہر ہجوم آوردہ باغوائے حسام خان دیگرے را بقصاص کشتند درینوقت سلطان بسخن ارباب فتنہ و فساد قصد قتل حمید خان کہ وزیر الملک بود نمود او از بداون فرار نمودہ در دہلی آمدہ بالاتفاق

---

[1] دریاخان لودی۔

حسام خان شهر را متصرف گشت و در حرم سرای سلطان در آمده زنان و دختران سلطان و دیگر پردگیان را که در دهلی بودند بانواع فضیحت وخواری سر برهنه کرده از شهر بدر نمود و تمامی خزائن و دفائن متصرف گشت سلطان از استماع این خبر و ازین خفت و اهانت غیرت بخاطر نیاورده و بهانه برسات نموده از انتقام اغماض کرد حمید خان این معنے را غنیمت دانسته خواست که اسم سروری و سلطنت بر دیگری بوده باشد و خود مدارعلیه گردد باین خیال ملک بهلول را برائے سلطنت طلبداشته ملک بهلول از دیپال پور در دهلی آمده قابض گشت و از انجا جمعیت خود گذاشته باز بدیپال پور رفته در مقام اجتماع جمعیت شده بسلطان عرضداشت نمود که چون حمید خان بی اعتدالی نموده بانتقام آن بر سر او میروم و بدولتخواهی سلطان تردد مینمایم سلطان در جواب نوشت که چون پدر من ترا پسر خوانده است و بجائے برادر هستی و مرا سر و برگ تردد نیست بیک پرگنه بداؤن قناعت کرده سلطنت بتو گذاشتم ملک بهلول روز بروز قوت بهم سانیده قبائے بادشاهی برقامت خود راست میکرد و از دیپال پور در دهلی آمده بر تخت خلافت جلوس نمود **بیت**

چو بیند که از زور بانیست رنج   خردمند نگذارد از دست گنج

بعد مدت بسیار سلطان علاء الدین در بداؤن باجل طبعی درگذشت مدت سلطنت که محض برائے اسم بود هشت سال و سه ماه و حکومت بداؤن بست و هشت سال از ابتدائے رایات اعلے خضر خان تا سلطان علاء الدین چهار تن مدت سی و نه سال و هفت ماه و شانزده روز سلطنت و جهانبانی نمودند *

سلطان بهلول لودی افغان المخاطب بخانخانان

ملک بهرام جد بزرگوار سلطان بهلول از ثقات مردی بود در عهد سلطان فیروز شاه از برادران خود رنجیده در ملتان آمده نوکر ملک مردان حاکم آنجا که امرائے فیروز شاهی بود گردید و او را پنج پسر بود ملک شه و ملک کالا و ملک فیروز و ملک محمد و ملک خواجه این هر پنج برادر بعد رحلت پدر در ملتان سکونت داشتند ملک شه که از همه کلان بود نوکر خضر خان گردید و در جنگ اقبال خان که با خضر خان رو داد تردد نمایان کرده اقبال خان را کشت و بجلدوی انخدمت خطاب اسلام خانی یافته روز بروز بر تبه بلند فایض گردید و آخر کار بحکومت سهرند سرافرازی

یافت و برادران دیگر همراه او بودند ملک کالا پدر سلطان بهلول از جانب اسلام خان برادر خود حاکم دوراله تابع سهرند گردید و با افغانان نیازی بتقریبی جنگ کرده کشته شد دران وقت سلطان بهلول در شکم مادر بود و بارادت الهی در نزدیک وضع حمل ناگهان سقف خانه افتاد مادرش جان بحق تسلیم کرد چون حمل از هشت ماه گذشته بود شکم او را شگافتند سلطان بهلول که رمقے از حیات داشت زنده بر آمد چون یک ماه شد پیش اسلام خان در سهرند آوردند از انجا که سلطنت هندوستان نصیب آن طفل بود انتظام عنان قضا و قدر در تربیت و پرورش او بودند اسلام خان نظر الطاف بر آن یتیم گماشته برای پرورش حواله دایه نموده به بهلول موسوم گردانید افغانان از روے حقارت او را بلو گفتندے چون بحدے تمیز و بلوغ رسید آثار رشد و کاردانی از ناصیه حال فرخنده مال ظاهر و اطوار سروری و سرداری از طرز و وضع او باهر بود اسلام خان نجابت جوهری و فراست طبعی برادرزاده خویش مشاهده کرده او را بفرزندی خود گرفت و دختر فرخنده اختر خود را در عقد مناکحت او در آورد و روز بروز بپایه بلند رسانید گویند روزے ملک بهلول با دو رفیق خود در سامانه رسید در انجا سید[1] ابن نام درویشے صاحب حال و قال از نزدیکان درگاه ایزد متعال اقامت داشت انوار تجلیات خداشناسی از ناصیه حال او ظاهر و آثار [illegible] از [illegible] از اقوال او باهر محاسن سفید بر گرد چهره نورانیش بر سپید کاری او گواهی داده از تن خاکستر آلودش نور معنی بسان شمع از پرده فانوس جلوه گر گردیده

نظم

ضمیرش مظهر نور الهی — شناسائے سفیدی و سیاهی
دلش آئینه صاف معانی — درو پیدا همه راز نهانی
بهر سر فلک را کیمیا پرداز — بهر کارے قضا را محرم راز
جو بنشیند مراقب دیده برهم — به بندد دیده دل از دو عالم

آن درویش مقبول الفعال و دانائے اسرار حال و مال بسوے ملک بهلول نظر کرده نگاه لطف فرموده بر زبان آورد که از شما کسی هست که بادشاهی دهلی بدو هزار تنگه بخرد ملک بهلول فی الحال یکهزار و سیصد[2] تنگه نقد خود موجود داشت پیش درویش نهاد آن بزرگوار قبول کرده گفت که سلطنت هندوستان مبارک باشد همراهانش تمسخر و استهزا کردند

---

(۱) بندرابن (۲) ششصد

ملک بہلول در جواب گفت کہ اگر این قضیہ بوقوع خواہد یافت سودائے مفت است والا خدمت درویش خدا اندیش کردم **بیت**

سالکان راہمت چو ارادت بیسند | ملک کاوس و فریدون بگدامی بخشند

القصہ ملک را بموجب اشارت درویش کہ از صغر سن بخاطر داشت و اغوائے اشارات جسرتھ کھوکھر چنانچہ نوشتہ شد مرغ ہوائے سلطنت در آشیان و ماغ بیضہ نہاد چون در عہد سلطنت سلطان مبارک شاہ اسلام خان عرف ملک شہ در جنگ شیخ علی کابلی درجہ شہادت یافت چنانچہ گذارش رفتہ ملک بہلول قائم مقام عم خود گردیدہ عارج معارج دولت گشت آخر کار بمرتبہ امیر الامرائے رسید چون سلطان محمد شاہ زینت افروز سریر جہانبانی گردید ملک بہلول را شجاع و دلاور کار طلب کارگذار دانستہ پیش آورد و خانخانان خطاب دادہ او را فرزند خواند در اندک مدت بسببی از سلطان محمد شاہ از زدہ گشتہ روگردان شد قطب خان ولد اسلام خان کہ خود را ہم چشم ملک بہلول میدانست و باہم بنی عم بودند از متابعت ملک بہلول انحراف ورزیدہ نزد محمد شاہ بسرداری حسام خان حاجی شہ فی لشکر گران بر سر ملک بہلول آوردہ در موضع گد تالیع بوریہ ساوہورہ درمیان طرفین جنگ واقع شدہ بتائیدات الٰہی ملک بہلول فتح نمود حسام خان شکست یافتہ بدہلی رفت و کوکب طالع ملک بہلول اوج گیر ترقیات گشت و بخدمت سلطان محمد شاہ نوشت کہ اگر حسام خان را بقتل رسانند و منصب وزارت بحمید خان بدہند فرمان برداری و خدمت گذاری بجا مے آرم سلطان بے آنکہ تامل نماید حسام خان را برطرف نمودہ حمید خان را بمرتبہ وزارت سرافراز گردانید ازین معنے ملک بہلول زیادہ خیرہ گردید و قوت و مکنت گرفتہ بتدریج سہرند و سنام و لاہور و دیپالپور و حصار فیروزہ و دیگر امکنہ بزور متصرف شدہ کمال غلبہ و استیلا یافت و بقصد دہلی رفتہ محاصرہ نمود چون تسخیر دہلی میسر نہ شد بسہرند مراجعت کردہ خود را سلطان بہلول خطاب نمودہ سکہ و خطبہ بانتزاع دہلی گذاشت و از بشارت درویش میدانست کہ بتحقیق سلطنت میسر خواہد شد باخود مسرور و خوش وقت بودہ زبان حال باین معنے مترنم داشت . **نظم**

بشارات مخدوم عالم پناہ | مرا منتظر دارد این جایگاہ
مراد او آن شہ بہ شاہی نوید | ہمیدارم از حق تعالیٰ امید

---

(۱) بر تسلط

دریں وقت سلطان محمد شاہ ودیعت حیات سپرد و سلطان علاء الدین بر تخت جہانبانی نشست بیت

نہ ہے ملک و دولت کہ سر در نشیب　　پدر رفت و پائے پسر در رکیب

بسبب سستی و نارسائی سلطان علاء الدین در اطراف ممالک طوایف الملوک شدہ بودند و خود بر بداؤن اکتفا کردہ در انجا می گذرانید حمید خان وزیر کہ سلطان باغوائے امرا قصد قتل او کردہ بود بحیلہ از بداؤن برامدہ بدہلی رسیدہ زنان و دختران سلطان را بیحرمت کردہ سر برہنہ از حصار دہلی بدر نمود و تمامی خزاین و اسباب سلطنت را متصرف گشت سلطان از بے ہمتی انتقام نگرفت چنانچہ سابقا نوشتہ شد حمید خان بعد رسیدن دہلی سلطان بہلول را برائے خلافت از سہرند طلبداشت چون سلطان بدہلی آمد حمید خان بعد از عہد و پیمان مکالید حصار را حوالہ کرد از انجا کہ حمید خان مکنت و قوت بسیار داشت سلطان بنابر صلاح وقت با و مدارا نمودہ ہر روز بسلام رفتی روزے حمید خان درخانہ سلطان مہمان شد افغانان باشارت سلطان دران مجلس بعضے حرکات کہ از عقل دور و بہ بیخردی نزدیک باشد بظہور رسانیدند تا در نظر حمید خان سہل نمودار شوند و رعب و دہشت اینہا از مردم برطرف گردد تا انکہ بعضے کفش خود را بر کمر بستند و بعضے کفشہا را بر طاق بالائے سر حمید خان گذاشتند حمید خان پرسید کہ این چہ عمل است گفتند انلاحظہ دزد و محافظت مینمایم بعدہ گفتند کہ بساط شما عجب رنگہا دارد اگر یک گلیم عنایت شود کلاہ وطاقیہ برائے فرزندان خود ساختہ تحفہ بفرستیم حمید خان تبسم نمودہ گفت کہ قماشہائے خوب برائے فرزندان شما انعام خواہم داد چون خوانہائے خوشبوئے بمجلس آوردند بعضے افغانان چونہ را لیسیدند و گلہائے را خوردند بعضے بیرہ پان بے آنکہ واکنند بابرگہائے دیگر خوردند و بعضے بیرہ را واکردہ چونہ تنہا خوردند چون دہن سوخت بیرہ را از دست انداختند حمید خان فرمود چرا چنین کردند سلطان بہلول گفت کہ مردم روستائی و کوہ نشین و بیقید ہستند در میان مردمان کم ماندہ اند غیرے از مردن و خوردن کارے ندارند روز دیگر سلطان بخانہ حمید خان مہمان شد قرار داد چنان بود کہ ہرگاہ سلطان پیش حمید خان بیاید چند کس ہمراہ شوند واکثر ہمراہان بیرون

باشند دیگر تبه افغانان بموجب اشاره سلطان به دربانان زالت زده بزور اندرون در آمدند و گفتند که مایان نیز مثل بهلول نوکر خان هستیم از سلام چرا محروم باشیم چون غوغائے و شور گردید خان از حال پرسید گفتند که افغانان سلطان را دشنام کنان می آیند و میگویند که ما هم نوکر خان هستیم بهلول اندرون رفته ما چرا اندرون نرویم و سلام نکنیم خان فرمود که همه را بگذارند تا اندرون بیایند افغانان هجوم کرده در آمدند و بهلوے هر خدمت گار حمید خان دو نفر ایستادند چون سلطان دید که افغانان بسیار آمدند و میتوانند که از عهده کار ایشان برایند اشاره نمود درینوقت قطب خان بنی عم سلطان زنجیر از بغل بر آورده پیش حمید خان نهاده گفت که مصلحت درینست که شما را چندروز در گوشه باید بود بجهت حق نمک قصد تو نمیکنم القصه حمید خان را محبوس کرده یکسان خود سپرد و سلطان دهلی را با خزاین و دفاین و کارخانجات و جمیع اسباب سلطنت و جهانداری بے مانع مخالف متصرف شد در ۸۵۵ھ سکه و خطبه بنام خود کرده بسلطان علاء الدین که در بداؤن بود عرضداشت نمود که چون پرورده نمک پدر شمائیم درمعنی بوکالت شما کار سلطنت را که از دست رفته بود رواج میدهم نام شما از خطبه بدر نمی افگنم سلطان در جواب نوشت که پدر من ترا فرزند گفته بود ترا بجاے برادر دانسته سلطنت بتو گذاشتم و بر بداؤن قناعت کردم بالجمله سلطان بهلول کامران و کامیاب شده بانتظام مهام جهانداری قیام ورزید بعضے امراکه بسلطنت او راضی نبودند سلطان محمود والی جونپور را طلبداشته تحریص سلطنت دهلی نمودند او بالشکر گران و سامان پیکار آمده دهلی را محاصره کرد سلطان بجانب ملتان راهی شده بود باستماع اینخبر از دیپالپور معاودت نموده رو بدار السلطنت نهاد بعد رسیدن درنریله با سلطان محمود اتفاق کارزار افتاد سلطان محمود شکست یافته بجانب جونپور رفت مرتبه دویم باز سلطان محمود بر دهلی لشکر کشید بعد مقابله و مقاتله قرار یافت که آنچه محال در تصرف سلطان مبارک شاه بادشاه دهلی بود متعلق سلطان بهلول باشد و هرچه از اماکن انطرف سلطان ابراهیم والی جونپور در تصرف داشت سلطان محمود متصرف گردد باین صلح هر دو بادشاه بولایت خویش برگشتند و بشرط مذکور تیغ کارزار در نیام کشیدند

نظم

همی تا بر آید به تدبیر کار | مدارائے دشمن به از کارزار
اگر پیل زوری و گر شیر جنگ | به نزدیک من صلح بهتر ز جنگ
کند عاقل اندرہ صلح سیر | تو این راه میرو که از صلح خیر

چون سلطان محمود در گذشت و سلطان حسین خلف او بحکومت جونپور متمکن شد با سلطان بهلول محاربات در میان آمد و از طرفین مساوات می گذشت نوبتے سلطان حسین باغوائے سلطان ملکه جهان بنت سلطان علاء الدین که در حباله ازدواج و نکاح او بود با یک لک سوار و چهل هزار پیاده و چهار صد فیل و توپخانه فراوان بر دهلی سواری کرد سلطان بهلول بنا بر پاس نمک هر چند بملکه جهان عجز و نیاز کرد که نیابتا از طرف والد بزرگ وار ایشان می باشم و اطاعت قبول مینایم بر من سواری نکنید ملکه جهان گوش اجابت اصغا نکرد و سلطان حسین را طوعاً و کرهاً بر جنگ آماده کرد بالضرور سلطان بهلول با پانزده هزار سوار آمده صفوف مصاف آراسته کارزار مردانه و پیکار رستمانه نمود از انجا که قوی اقبال و بیدار بخت بود با وجود اندک لشکر مظفر و منصور گشت نظم

چو لشکر بود اندک و یار بخت | به از بیکران لشکر و کار سخت
که در جنگ فیروزی از اختر است | نه از گنج و بسیاری لشکر است

سلطان حسین شکست یافته منهزم گردید ملکه جهان دستگیر شد سلطان بهلول از روے مردمی و مروت آن بانو را باعزاز و احترام پیش سلطان حسین فرستاد بعد آن هفت مرتبه سلطان را با سلطان حسین محاربات رو داده چند مرتبه صلح در میان آمد و بارها سلطان حسین شکست یافته بطرف قنوج و پتنه رفت بمرتبه آخرین شکست فاحش خورده با ماکن و ور دست رفت و سلطان بهلول در جونپور رسیده سکه و خطبه بنام خود کرده آن ولایت را بمبارک خان لوحانی که از امرائے بزرگ بود داده بدهلی معاودت کرد درین اثنائے سلطان علاء الدین که در بداؤن گوشه اختیار کرده بود از تاریخ بودن انجا بعد بست سال باجل طبیعی در گذشت سلطان بهلول که بمقابله سلطان حسین در اتاوه رفته بود بجائے تعزیت سلطان علاء الدین در بداؤن رسیده بعد اداے مراسم ماتم پرستی بداؤن را

ن سلطان مرحوم برادرزادہ یکسان خود سپرد وازین بیوفائی و بیمروتی را بر خود
اشت بیت

ممنوع شد مروت و معدوم شد وفا — زین ہر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا

از انجا بدہلی آمدہ روز بروز قوت و مکنت بہم رسانیدہ سلطنت بامراد کرد ظاہر آراستہ
بیراستہ بود بمتابعت شریعت غرا کمال تقید داشتے و در کل حال سلوک برسالک
و دین پروری نمودے و در داد و عدل مبالغہ نمودے بیشتر اوقات بمصاحبت علما
ت فقرا گذرانیدے و تفقد احوال فقیران و مسکینان کردے بالاخر در موضع نلاوتی از
ملکیت برگ طبعی جہان فانی را پدرود کرد نظم

بہشتصد و نود و ہشت رفت از عالم — خدیو ملک ستان و جہان کشا بہلول
بہ تیغ ملکستان بود لیک دفع اجل — بود محال بشمشیر و خنجر مصقول

رت سلطنت اوسی و ہشت سال و ہشت ماہ و ہشت روز

سلطان سکندر عرف شاہزادہ نظام خان بن سلطان بہلول

بعضے امرا میخواستند کہ شاہزادہ باربک خلف کلان سلطان مرحوم را سر برا راگردا
، بر سلطنت اعظم ہمایون نبیرہ سلطان رضا مند بودند والدہ سلطان سکندر کہ زرگر
بودنزدیک سلطان مرحوم از جمیع خوانین قرب و منزلت زیادہ داشت و اکثر امرای
و بودند در باب پسر خود پیغام نمود عیسے خان بودے پسر عم سلطان مرحوم کہ کیفیت
ا چون شیر و شکر و در باطن بسان آب و آتش بود دشنامہا دادہ گفت کہ پسر
ن زادہ را چگونہ بسلطنت برداریم باوجود باربک شاہ کہ اصالت و نجابت دار و آن خفت
ہ لیم خانخانان فرملی کہ از امرائے نامدار بود گفت دور نیاز رحلت سلطان مرحوم گذشتہ
نیست کہ بابلیہ سلطان دشنام دہی عیسے خان گفت تو نوکر ہستی ترا چہ میرسد
نناں خویش و اقارب دخل کنی خانخانان بر آشفت و گفت نوکر سلطان نظام خان ہستیم
بگفت و از انجا برخاستہ باجمیع امرا اتفاق کرد و شاہزادہ نظام خان را سلطان سکندر
، دادہ و در سنہ ۸۹۴ بقصبہ جلالی بر تخت خلافت متمکن ساختہ سکہ و خطبہ بنام او کردند

ت ۸۹۴ فرشتہ جلد اول صفحہ ۳۲۸

سلطان ازہانجا بر باربک شاہ برادر کلان خود کہ درجونپور بود رفتہ پس از محاربہ فتح نمود آن ولایت را بدستور سابق بر برادر خود بحال داشتہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد و نیز با سلطان حسین والی جونپور کہ از سلطان بہلول شکست خوردہ و دردست رفتہ بود و او را اکثر اوقات با باربک شاہ مجادلہ می بود جنگ متواتر نمودہ مظفر و منصور گشت آوردہ اند کہ چون نوبت سلطنت دہلی بسلطان محمد شاہ بن سلطان فیروز شاہ رسید ملک سرور خواجہ سرا را کہ خطاب خواجہ جہانی داشت بسلطان الشرق مخاطب ساختہ جونپور و آن حدود بجاگیرش مقرر کردہ رخصت گردانید چون سلطان محمد شاہ را شوکت و صلابت نماند سلطان الشرق استیلا یافتہ پرگنہ کول و اتاوہ و کنپلہ و بہرائچ و رابری و بہار و ترہت وغیرہ از جانب دہلی در تصرف آوردہ حکومت باستقلال کرد و در ۷۹۶ سکہ و خطبہ بنام خود نمودہ آن ولایت را رونقے تازہ داد بعد چندے باجل طبعی درگذشت مدت سلطنت او شانزدہ سال

سلطان مبارک شاہ پسر خواندہ سلطان الشرق یک سال و چند ماہ

سلطان ابراہیم شرقی بن سلطان مبارک شاہ چہل سال و چند ماہ۔

سلطان محمود بن سلطان ابراہیم شرقی سی و یکسال

سلطان محمد شاہ بن سلطان محمود شاہ سہ سال و پنج ماہ۔

سلطان حسین بن سلطان محمد شاہ یازدہ سال

درین ولا کہ سلطان سکندر غالب آمد آن ولایت را از سلطان حسین تخلیص نمود اگرچہ سابقاً سلطان بہلول بر آن ملک فتح کردہ بکسان خود سپردہ بود لیکن بواقعی بہ ضبط در نیامدہ درین مرتبہ سلطان مظفر و منصور گشتہ بالکل آن ولایت را بالضبط در آوردہ و آن ممالک کہ از تصرف سلاطین دہلی بدر رفتہ بود بعد یکصد و دو سال ضمیمہ ولایت دہلی گردید القصہ سلطان سلطنت باستقلال تمام کرد و مراسم عدل و انصاف بتقدیم رسانید و عہد او نرخ غلات ارزان ماند و رعایا برایا با منیت و جمعیت بکار و پیشہ خود اشتغال داشتند در ترویج امور شرعیہ و تقیید احکام اسلام بسیار مقید بود و تعصب دینی خیلے داشت از اکثر اماکن بت خانہا منہدم ساختہ مساجد و مدارس تعمیر نمود و در متھرا و دیگر امکنہ ہندوان را از غسل منع کرد و نگذاشت کہ کسے از کفار در متھرا برسم کفر سر و ریش تواند تراشید و میخواست کہ بتخانہاے تھانیسر را انہدام نماید علما گفتند کہ انداختن بتخانہاے قدیم جایز نیست اما کفار را

از اغسال واز وحام باز باید داشت سلطان بر علما برآشفت که طرف کفار میگیر بد علما گفتند که آنچه در کتب اسلاف نوشته اند از اظهار ان باکی نیست بالجمله سلطان خیلے متعصب بود کفار را در اہانت وذلت داشتنے مقرر کرده بود که ہندوان اندکے پارچہ نیلہ برجامہ خود متصل کتف پیوند کنند تا اطاعت اسلام بظہور رسد وعلامت ہنود ظاہر گردد کتب ہندوان را ہرجا نزد ہرکس کہ مے یافتند مے سوختند یا در آب مے انداختند وہرکس کہ از کفار دستار مے بست جزیہ بقرار اعلے از وے گرفتند ازین جہت اکثر ہندوان اندکے پارچہ نیلہ بر سر مے بستند و ترک بستن دستار نمودند و رخفت وذلت مے بودند وآن چنان خوار و ذلیل شدند که از قوت روزمرہ عاجز و درماندہ بودند نوبتے زنار داری را تہمت اسلام کرده بودند سلطان تمامی علما وفضلائے ممالک محروسہ جمع کرده دعوے بر و ثابت نمود و چون اسلام قبول نہ کرد اورا بقتل رسانید نداول کسے کہ از سلاطین ہندوستان ہندوان را خوار و نزار داشتہ و بدعوئ اسلام برہمن را کشتہ اوبود و رعایت اہل اسلام بسیار کرد وے و بستحقان در روز عاشورہ وعید وخیرات بسیار نمودے در مساجد و مدارس امام وموزن وخطیب ومدرس مقرر کرده ذطائف این جماعۃ از سرکار مرحمت کردے خبرداری نسبت باحوال رعیت وسپاہ بجائے رسانید کہ خصوصیات خانہ مردم باو رسیدی بعضے اوقات شبانہ لباس سلطنت از بر انداختہ تنہا در کوچہ و بازار رفتہ از حقیقت احوال امرا ودیگر خلائق مطلع شدی مردم ظن مے بردند کہ سلطان بجن آشناست کہ چنین اخبار مخفیہ میرساند وبعضے مے گفتند کہ چراغی از طلسمات بدست سلطان افتاده بود کہ از افروختن آن عالم اجنہ ظاہر مے شد وکیفیت روے زمین واحوال روزمرہ سلاطین ممالک وخصوصیات عالم وعالمیان بے کم وزیاد اظہار میکرد وخزائن ونیز اشیائے دیگر ممالک بموجب طلب سلطان حاضر مے نمود بالجملہ سلطان خیلے ہوشیار وصاحب دانش بود برامرائے ضبط درست داشت اگر جائے لشکر تعین میکرد ہرروز دو فرمان متضمن تدبیر وترتیب عساکر و آراستن صفوف جرنغار وبرنغار وہراول و قراول وچنداول وآئین کارزار وپیش بردن کار وجملہ بر مخالف ومحاصرہ قلعہ بنام سردار فوج میفرستاد و ذوکالنفس را مجال نبود کہ احدے از ضوابط وحکمش تخالف تواند ورزید اسباب داک چوکی آنرا موجود داشت امرائے سرحد کہ فرمان صادر مے شد دوسہ کروہ استقبال میکرد وصفہ بستہ شخصے کہ فرمان مے آورد بران صفہ مے ایستاد وامرا زیر صفہ ایستاده

هر دو دست فرمان گرفته بر سر نهادها جابجا در مسجد جامع بر سر منبر هر جاکه حکم صادر مے شد می خواند و واقعات و لایات و پرگنات هر روز رسیدی و از سوانح آن ممالک مطلع شدی بالاخر سلطان بیماری سخت رو داده راه نفس بسته شد و قطرهٔ آب درون حلق نرفتی از همان بیماری گذشت

نظم

سکندر که بر عالمے حکم داشت | در آن دم که میرفت دنیا گذاشت
میسر نبودش کزان عالمے | ستانند مهلت دهندش دمی
سکندر شه هفت کشور نماند | نماند کسے چون سکندر نماند

مدت سلطنت بست[۱] و شش سال و پنج ماه

سلطان ابراهیم بن سلطان سکندر بن سلطان بهلول

تخت مرصع و مکلل بجواهر نفیسه آبدار و لولوی غریبه شاهوار آراستند و انواع گلهائے مرصع از گوهر درخشان و لعل بدخشان بر آن تعبیه نمودند که تماشائے صورت هر گل سیر ایش هوش نظارگیان مے ربود و مشاهده زیبائے رعنائے آن ابواب حیرت بر روے تماشائیان مے کشود

نظم

تخت نگویم که سپهر بلند | هفت سریر از شرفش بهره مند
گرد جهان را بسکونت خدم | ثابت مطلق به ثبات[۲] قدم
صد قدم ایدجم و خاقان به پیش | او نزد یک قدم از جائے خویش
پایش چهار و فلک اندر رای گشت | گرچه هرکند[۳] فلک پائے گشت
شیشه مرصع[۴] به بساط زمین | بر سر او شه شده زانو نشین

در ۹۲۳[۵] سلطان بر آن تخت جلوس نموده سکه و خطبه بنام خود رواج داد و نقش ضبط و تسلط و صلابت بر امرا از پدر هم زیاده بود و احدی را از ارکان دولت مجال نبود که سر مو تخلف از امر تواند نمود از انجا که واقعه طلبان سیه باطن برائے گرمی هنگامه خویش نمیخواهند که فرمان روائے مستقل و متسلط بوده باشد لهذا بعضے امرائے شاهزاده جلال خان را که برادر

---

(۱) بست و هشت سال و پنج ماه فرشته جلد اول صفحه ۱۸۸ (۲) بصفات - (۳) شاه - (۴) مربع (۵) ۹۲۳ فرشته جلد اول صفحه ۱۸۸

خورد سلطان بود اغوا نموده مدعی سلطنت ساختند آخر الامر همان امرا درمیان آمده مقرر کردند
که تا سرحد جونپور در تصرف سلطان بوده باشد و در جونپور شاهزاده جلال خان بر مسند حکومت
نشیند که در یک[1] ملک دو بادشاه راست نیاید و در یک نیام دو شمشیر نگنجند **نظم**

بزم دو جمشید مقامے که دید — جاے دو شمشیر نیامی که دید
تنگ بود ملکتے بر دو شاه — کس نشنیده فلکے با دو ماه

بعد رخصت شاهزاده بطرف جونپور وزراے عالی دانش این مصلحت را نه پسندیدند
سلطان فرمان[2] بطلب شاهزاده فرستاد که بعضے مصلحت باز رو برو باید کرد شاهزاده درجواب
گفت که چون در ساعت نیک برامده ام بالفعل بمنزل مقصود روانه مے شوم و راضی بآمدن
نگشته و عذرها درمیان آورده راهی گشت و قطع منازل نموده داخل جونپور گردید و مسندآراے
حکومت شد سلطان امراے آن دیار را امیدوار الطاف بیکران نموده از شاهزاده برگردانید
درین صورت شاهزاده پرده از روے کار برداشته علانیه کوس مخالفت نواخته
درآن ولایت سکه و خطبه بنام خود کرده سلطان جلال الدین خطاب کرده لشکر فراهم آورده
مستعد بجنگ گردید و باعظم همایون شروانی که از امراے کبار صاحب جمعیت بود اتفاق نموده
آماده پیکار گردید چون سلطان بدفع این شورش یورش نمود اعظم همایون تاب نیاورده
و بیچاره شده از شاهزاده جدا گشته آمده ملازمت نمود شاهزاده نیز نادم گشته میخواست
که بملازمت برسد لیکن سلطان قبول نکرد و شاهزاده براجه بکرماجیت ولد راجه مان حاکم گوالیار پناه برد
اعظم همایون شروانی باسی هزار سوار و سیصد زنجیر فیل و توپخانه بسیار بر سر گوالیار تعین شد
شاهزاده تاب نیاورده از گوالیار برامده بطرف مالوه رفت و از انجا بولایت گوندوانه درآمد گوندان
از روے نامردی و بیمروتی شاهزاده را دستگیر نموده پیش سلطان فرستادند و سلطان اورا
بقلعه هانسی روانه کرده از روے بیرحمی و راه قتل کنانید **نظم**

شربت سلطنت و جاه جهان شیرین است — که شهان از پئے آن خون برادر ریزند
خون آزرده دلان از پئے ملک مریز — که ترا نیز همان جرعه بساغر ریزند

چون سلطان نوجوان بود کاریکه پسندیده خردوران و لایق بادشاهان بناشد بے مشورت
وزراے نموده و اعیان دولت را بتقصیرات سهل بلکه بدون تقصیر قید و زندان مے کرد این

---

(۱) ۱ نه گفته اند که بادشاهی بشرکت راست نیاید (۲) کسان *

جہت امرا آزردہ خاطرے بودند مہابت وصلابت سلطان کہ در ابتدائے بود از دل امرا زائل گردید واختلال در کار سلطنت راہ یافت از تلون طبیعت بادشاہان پر حذر باید بود گاہے بسلامے برنجند وزمانے بدشنامی خلعت دہند اگر در مقام عنایت باشند از نہرار تقصیر در گذرند واگر عتاب کنند بے گناہی را بشہرستان عدم فرستند واگر بندہ نوازی فرمایند گناہگاران را نوید نجات دہند واگر برلطف آیند مخلصان راسخ الاعتقاد را از ذروہ عزت بخاک اندازند القصہ میان بہویہ[1] را کہ از سادات عظام و وزرائے کرام بود بدون وقوع تقصیر مقید ساخت وغیر از ظہور جرمی کہ از و قتل لازم آید آن بے گناہ را باغوائے بداندیشان بقتل رسانید گویند کہ میان بہویہ نوعی دانش و کمال داشت کہ روزے سلطان سکندر دانہ غلہ موٹھہ کہ در مسجد جامع بنظرش در آمدہ بود برداشتہ بدست میان بہویہ داد او کورنشات بجا آوردہ بمقتضائے فکرت بلند بخاطر آورد کہ چون این سعادت دست بوس بادشاہ یافتہ فکرے باید کرد کہ حیات ابدی یابد آنرا در باغچہ نشیمن خود کاشتہ باسم حزم واحتیاط در پرورش آن بکار برداز وچند خوشہ برآمد چون پختہ شد زیادہ از دوصد دانہ بہم رسید ہمچنین چند سال علے التواتر کاشتہ وحاصلات آن سال بسال بہم رسانیدہ مبلغے فراوان پیدا کرد وازان مبلغہا در شہر دہلی مسجدی بعمارت متین احداث نمودہ حقیقت این دانہ واحداث مسجد بعرض رسانید سلطان بر عقل و دانش او افرین کردہ بعنایات بادشاہانہ وافزایش مواجب سرافراز گردانید وآن مسجد باسم موٹھہ موسوم گشت وتا حال در دہلی قائم است وبہمان نام شہرت دارد بالجملہ سلطان چنین وزیر صائب تدبیر را ناحق کشت واعظم ہمایون شروانی را کہ محاصرہ گوالیار داشت در اگرہ طلبیدہ قید کرد اسلام خان پسر او کہ حاکم مانک پور بود سر بغے بر داشتہ چہل ہزار سوار و پانصد زنجیر فیل یکجا کردہ آمادہ پیکار گردید وپیغام نمود کہ اگر اعظم ہمایون را از قید خلاص سازند دست از مخالفت برداشتہ شود سلطان این معنے را قبول نکرد ولشکر بر سر او تعین نمود مقابلہ ومقاتلہ عظیم در میان آمد واسلام خان در معرکہ کشتہ شد واعظم ہمایون در زندان خانہ وفات یافت. بہار خان[2] پسر دریا خان در بہار بغی ورزیدہ قریب یک لک سوار یکجا کردہ تا ولایت سنبہل متصرف شدہ خود را سلطان محمد خطاب کردہ سکہ وخطبہ بنام خود نمود وہمچنین بہر طرف افغانان برگردان شدہ علم مخالفت برافراشتند ودولت خان لودی تکالف ورزیدہ از لاہور پیش حضرت ظہیر الدین

(۱) بہ تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ (۱۹) بہوہ را نوشتہ (۲) بہادر خان بتہبار خان۔

محمد بابر بادشاہ در کابل رفتہ پناہ برد و استدعای تشریف شریف بہندوستان نمود چنانچہ
حضرت بادشاہ با عظمت و کمنت و شوکت و حشمت تمام بہندوستان آمدہ در مقام پانی پت
جنگ کردہ منظفر و منصور شدند و سلطان ابراہیم در آن کارزار کشتہ شد ایام سلطنت
از ہفت سال از ابتدائے سلطان بہلول تا اقامت سلطان ابراہیم سہ تن مدت ہفتاد
یکسال و پنج ماہ و ہشت روز جہانبانی کردند ازینجا سلسلہ لودیان منقطع گردید رباعی

بیا بگوی کہ پرویز از زمانہ چہ خورد ... بدہ بہ پرس کہ کسری ز مرد زنگ چہ برد
گرو گرفت ممالک بدیگری بگذاشت ... درو نہادہ خزائن بدیگرے بسپرد

حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بن عمر شیخ میرزا ابن ابوسعید میرزا ابن سلطان محمد میرزا ابن جلال الدین میران شاہ میرزا ابن حضرت صاحب قران امیر تیمور گورگان و ذکر تیموریہ درین ست

بر منتظران اخبار سلاطین و متصدان اسمار خواقین پوشیدہ و مستور نماند کہ ایزد سبحانہ
و جل شانہ بمقتضائے حکم محکم و امر مبرم خویش نظام مہام عالم و عالمیان و سرانجام امور جہان و
جہانیان را ضبطے کہ باید و در صورتے کہ شاید بحسب ارادت ازلی و مصلحت لم یزلی بمنصۂ ظہور
مے آرد و ہر بندہ را در خور استحقاق ذاتی و استعداد جبلی گوہرے او بہ مرتبہ از مراتب
خاص رسانید و تشریفے کہ سزاوار از بالائے والائے او می باشد کرامت میفرماید چون کارفرمایان
قضا و قدر سلطنت ہفت اقلیم در مکامن قوۃ برائے حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان ودیعت
نہادہ بودند در ایام رضاع انوار سرداری و سروری از پیشانی نورانی آن حضرت واضح و اطوار
خلافت و رعیت پروری از خطوط دست والا لائح بود بعد ازانکہ سن مبارک بحد تمیز رسید
از ریاض حرکات و سکنات بوے سلطنت و جہانداری چون نگہت ریاحین از نسیم بہاری
میدمید و از مجازی گفتار و کردار نوجہان بانی مانند بارقہ برق از ابر آذری میدرخشید اگر
با ہمرازان و ہمسران در بازی مے بودند غیر از حکایات حکم رانی و فرمان روائے بر زبان نمے
آوردند و در بازیہا ہم محض لشکرکشی و صف آرائے می بود نظم

بہ بازی اگر تیرش آہنگ بود ... عدیلش زدہیم اورنگ بود

بایس فرمان دہی داشت میل | شدندی برش کود کان خیل خیل
یکے نصب گشتے برسم وزیر | دگر چو امیران خدمت پذیر
زچوب وزنی او می ساختے | بکارے زہر سو برو تاختے
چنان فرمن کردی کہ فرمان تخت | بہ پرغو درآوردی او راز تخت
چو روشن شدی جرم بر کہتر ش | بریدی دبر نیزہ کردی سرش
سزا گفتی این است بر کہتران | ہم چند دیگر سر از مہتران
بجد بود مانند بازے او | ببازی شدی سرفرازے او
شب و روز در رزم بود و شکار | دل و جان در اندیشۂ کارزار

القصہ در خدمت ترمہ شیرین خان[1] والئے توران از نسل چنگیز خان کہ باہم جدی آن حضرت بسر مے بردند و بمقتضائے شجاعت ذاتی و دلاوری گوہرے روز بروز بر بلند فائزے شدند حتی کہ بایۂ قدران حضرت از جمیع امرائے عالی گشت و بدرجہ امیرالامرا پیوستند و در تاریخے کہ امیر طراغان[2] پدر بزرگوار ایشان کہ ترک امارت کردہ در گوشۂ فنا بیاد رب العباد استقلال داشت ودیعت حیات سپرد آن حضرت در بست و پنج بود بمراز روشنی کوکب و بلندی طالع و ارجمندی بخت و یاوری اقبال در ۷۷۱ھ بعد فوت ترمہ شیرین خان والی توران در خطہ دلکشائے بلخ بر سریر فرمان روا و تخت جہانبانی جلوس فرمودہ سکہ و خطبہ بنام خود کردند و سمرقند را دارالسلطنت داده لوائے عالمگیری وگیتی آرائے برافراختند و کوس جہان ستانی و مملکت پیرائے بلند آوازہ ساختند چنانکہ در اندک زمانے ولایت ماوراءالنہر و خوارزم و ترکستان و خرا و عراقین و آذربائیجان و فارس و مازندران و کرمان و دیاربکر و خوزستان و مصر و شا و روم و کابلستان و زابلستان و گرجستان و ہندوستان و دیگر ولایت در حوزۂ درآوردہ بر روش منابر جمیع ممالک خطبہ و بر وجوہ دراہم و دنانیر سکہ بنام نامی مرواج فرمان روایان روئے زمین را فرمان پذیر خویش گردانید۔ نظم

ولایت ضبط گشت از قاف تاقاف | ستمگاران فرو مردند ز اطراف
نماند اندر جہان صاحب کلاہے | کہ پیشش نرفت اندیدہ راہے

---

(۱) ترمہ شیرین خان۔ اکبرنامہ دفتر اول صفحہ ۷۸ (۲) امیر طراغای۔ اکبرنامہ دفتر اول صفحہ ۷۹

کلہ داری کہ سرکش بود و بے باک | سرش را با کلہ افگند بر خاک
غسان را پاک کردے ہر دیارے | بگلزار زمین نگذاشت خارے

مدت سی و پنج سال سلطنت با ستقلال کمال کردہ در ۸۰۷ شنہ در مکان ابدار ہفتاد فرسخی[1] از سمرقند کہ متوجہ فتح خطا بودند در عمر ہفتاد و یک سالگے بہ بیماری سخت رحلت نمود۔ **منظم**

سلطان تمر آنکہ مثل او شاہ نبود | در ہفت و صد و سی شش آمد بوجود
در ہفتصد و ہفتاد و دویم کرد جلوس | در ہشتصد و ہفت کرد عالم بدرود

جلال الدین میران شاہ میرزا:۔ پسر سویم حضرت صاحبقران حکومت عراقین و آذربائجان و دیار بکر و شام داشت در ۸۱۰ شنہ با قرا یوسف ترکمان در حوالی تبریز جنگ کردہ درجہ شہادت یافت۔

سلطان محمد میرزا:۔ پسر دویم جلال الدین میران شاہ میرزا در خدمت خلیل سلطان میرزا برادر کلان خود کہ فرمان روائے توران بود بسپہ سالاری و سرداری میگذرانید چون خلیل سلطان میرزا بجانب خراسان رفت در صحبت میرزا الغ بیگ ولد شاہ رخ میرزا ابن حضرت صاحبقران کہ بنی عم بودہ باشد میگذرانید میرزا الغ بیگ در علم نجوم مہارت کمال داشت حقیقت گردش افلاک و شرف و ہبوط کواکب از صفحات آسمان میخواند و بدون مشاہدہ کتب نجوم از کمال اشتغال از تمزیج و تدخیل ستارگان بہ بروج و خصوصیات نتائج آن خبر میداد و بے اظہار اسرار و ابراز راز از سرایر نہانخانہ دلہائے مردم احوال حال و مال ہر کدام معرض بیان مے آورد و اکثر احکام زیج درسمرہ دانشمندان این علم از میرزا یادگار است و در کتب نجوم مرقوم القصہ سلطان محمد میرزا کہ ہمراہ الغ بیگ میرزا میگذرانید باجل طبعی درگذشت۔

سلطان ابو سعید میرزا۔ ولد سلطان محمد میرزا در بست و پنج سالگے سریر آرائے سلطنت گردید ہیزدہ سال حکومت ترکستان و ماوراءالنہر و بدخشان و کابل و غزنین و قندہار و حدود ہندوستان نمودہ در آخر عمر عراق نیز گرفت در ۸۷۳ شنہ از اتفاقاتی کہ روداد در قید اوزون حسن ولد میرزا یوسف حاکم آذربائجان افتاد یادگار میرزا نبیرہ چہارم شاہرخ میرزا کہ نوکر او بود سلطان را بقتل رسانید۔

سلطان عمر شیخ میرزا:۔ پسر چہارم ابو سعید میرزا حکومت فرغانہ و ولایت اوزبک[2]

---

(۱) اکبر نامہ دفتر اول صفحہ ... موضع اترار ... (۲) ... اکبر نامہ دفتر اول صفحہ ...

ونخشب داشت درخطہ اندجان کہ تخت گاہ فرغانہ است بہ سبب شکستن جسر کہ عمارت سلطانی
برآن بود در ۸۹۹ھ در عمر سی و نہ سالگی برحمت حق پیوست درآن وقت سلطان احمد میرزا برادر
کلان عمرشیخ میرزا سلطنت سمرقند داشت بر سر اندجان لشکر کشیدہ مدتے محاصرہ نمود
بارادت الٰہی لشکر با بر بسیار شکر یانش غلبہ آوردہ اند ودم دچار پا تلف شدند از نہیبت ازانجا خایب
وخاسر بازگشت :-

حضرت ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ بن عمرشیخ میرزا

در دوازدہ سالگی ۸۹۹ھ در اندجان بر سریر سلطنت نشستہ یازدہ سال در ماوراءالنہر
باسلاطین جغتا و اوزبک محاربات سخت نمودہ نوبت بر سلطان احمد میرزا عموے خود
غالب آمدہ فتح سمرقند کرد ازانجا کہ مشیت ازلے بران رفتہ بود کہ گوہر یکتائی اقبال آنحضرت
بمنصہ ظہور رسانیدہ شود و کشور ہندوستان بہ پرتو آفتاب عالمتاب شرق دولت گردد
دازشعشعہ نیر جہان افروزاین سلسلہ علیہ اقلیم ہند فروغ جاوید پذیرد آخر کار درآن دیار
فتح البابی کہ در خور ہمت آنحضرت نگشت ناگزیر از سمرقند برآمدہ باسعدودے روانہ شد و
دور بدخشان رسیدہ بخسرو شاہ جنگ نمودہ فتح یافت وازانجا بکابل آمدہ از محمد مقیم
ولد ذوالنون ارغون کہ او با عبدالرزاق میرزا ابن الغ میرزا بن ابوسعید عم زادہ آنحضرت
جنگ کردہ مظفر شدہ از مدتے بر کابل تصرف داشت مستخلص نمود و محمد مقیم شکست
خوردہ از کابل پیش شاہ بیگ برادر خود کہ حکومت قندہار داشت رفت و آنحضرت باستقلال
کمال مسند آرائے کابل و بدخشان گردیدہ بعیش وعشرت اشتغال ورزید ازین پیش
اولاد حضرت صاحبقران را میرزا گفتندی در ینولا آنحضرت خود را بادشاہ خطاب کردہ جشن
مسرت وکامرانی وبزم بہجت وشادمانی اراست تمام ایام بہار کابل بفرح وسرور گذشت
وہوائے آن خطہ دلکشائی بر مزاج اقدس سازگاری نمود و فواکہ وآب گوارا افتادے بے
شائبہ تکلف تعریف وتوصیف کابل جنت مثل از کالبد بیان وقالب شرح افزون است
شہریست بزرگ بجمیع حوایجلے آراستہ وبعمارات عالیہ پیراستہ مصریست سترگ
از فواد ہفت کشور معمور واجناس غریبہ ربع مسکون مملو بازار مسقف باٰئین دل پذیر تعمیر
یافتہ ورشتہ دکاکین مانند نظم جواہر انتظام پذیرفتہ قلعہ آہنین بنیاد ش از زبان کنگرہا

بافلاک سخن میگوید و کوه سرکوبش از غایت بلندی باسمان همسری مے جوید فضاے نگارینش
از خلد برین نمونه و سواد بهارمینش از روضهٔ رضوان نسخه زمینش سراسر اشجار و فواکه خیز
باغهاے سیرابش همه نزهت انگیز و باد بهاریش دلهاے افسرده را اعجاز عیسوی بکار مے
برد و هواے نوروزیش بجانهاے پژمرده مانند دم مسیحاے شگفتگی مے بخشد شیرین کاری
میوهاے رنگارنگ و لذت بخشی فواکه هاے گوناگون هندوستانیان را کابلی میسازد
و سازگاری هوا و خوشگواری آب اهل هند را هواے هند از دل مے براندازد **نظم**

حق نگهدار شهر کابل باد | این چمن تا جهان است پرگل باد
در هواے بهار او شاید | که بتن روح رفته باز آید

آنحضرت از هواے کابل بغایت خوشوقت شده آنرا دار السلطنت قرار دادند و در
ایامے که مشاطهٔ ربیعی عروس جهان را بر هفت میکرد و دایهٔ نوروزی شاهد روزگار را
زیب و زینت میداد و ابر بهاری گلشن گیتی را آبروے می بخشید و از نسیم مسیحاے
نفس در ابدان نباتات روح میدمید بموجب حکم والا متصل شهر باغی مطبوع
و دل کشا و گلشنی مسرت بخش و نزهت افزا طرح افگندند که از طراوت و نضارت دم
مساوات بباغ جنت میزد و ابجوے از گذرگاه آورده در آن نزهت کده روان کردند
که وزیعه طراوت دایمی تواند بود نگارین گلشنی که اگر بگلشن خلد برین نسبت داده آید
لایق و رنگین گلبنے که اگر ببوستان بهشت تشبیه کرده شود بنفس الامر موافق دیده
در تماشایش چون دیدهٔ نرگس از حیرت باز میماند و زبان در بیان ثنایش
بسان سوسن حرف زدن نے تواند سرو سهی ارشش از نهایت بلندی سر بفلک کشیده
دارد و عرعر و چنارش از غایت بالاے شاخ باسمان مے برآرد و هر درخت جوان بخت
از بسیارے اثمار چون پیران پشت خمیده و میوه حلاوت اندوز مانند حلواے بهشتی
بے حرارت آتش در رسیده و درختان نوخیزش مانند قامت شاهدان سهی بالا دلاویز
و نونهالان سبز قبایان دلبران سبزپوش مسرت انگیز **نظم**

خاکش از بوے خوش عبیر سرشت | میوهایش چو میوهاے بهشت
میوه چند زان کنم تعداد | تا دهد میوه بار شاخ مراد
گر ز انواع سیب یاد آرم | نه توانم که جمله بشمارم

به گلگشت کنم نفس مشکین | تا کنم سیب شرغ را تحسین
وصف زردالو ار کنم بنیاد | سازم او ل دل و زبان را شاد
دم نیارم زدن ز شفتالو | کین سخن را دگر بود پهلو
چون درآیم بوصف آلوچه | فکرتم گم بود درین کوچه
شرح آلو بپرس و الوانش | تا نیاسے بجشت بستانش
گردبید انه توت طبع نواز | مرغ دلها اسیر وام نیاز
وصف انگور اگر بنظم آرم | مست گردد خرد ز گفتارم
شکر انگور از شکر خوشتر | کام امید از و پر از شکر
صاحب صاحبان دانش را | صاحبے دلپذیر روح افزا
ور حسینی سخن چه گویم راست | دل عشاق ازو به برگ نواست
ور بوصف انار پردازم | حقہ طبع پرگہر سازم
آلو انگور و فندق و امرود | چون کنم تا ز وصف هر یک بود
یادم آید چه گویم از بادام | چشم آن سرو قد سیم اندام
دهنم همچو پسته ماند باز | بس کنم تا نهان بماند راز

در ایام بودن آنحضرت بخطه دل کشاے کابل سنه ۹۱۱ زلزله عظیم واقع شد فصیلهای قلعه واکثر منازل بالاے حصار و عمارات شهر از شدت زلزله افتاد و خانهاے موضع لمغان بالتمام انهدام یافت سی و سه مرتبه زمین در یک روز جنبش ابداساس عمر بسیاری مردم و دیگر ذیحیات فرو ریخت و تا یک ماه شب و روزیک دو سه مرتبه زمین در تزلزل بود و درمیان لمغان و یک(۱) توت پارچه زمینی که عرض آن یک گته بانس یعنی شصت ذرع بریده یک تیر انداز پایان رفت و از جاے بریده چشمهای آب پیدا شد و از استرغچ تا میدان قریب شش فرسخ آنچنان زمین شگافت که بعضے از اطراف او برابر فیل بلند شده بود در آغاز زلزله از سر کوهها گرد و با دبشدت تمام برخاست و آثار قیامت نمودار شد درهمین سال در هندوستان نیز زلزله عظیم عام شده بود بالجمله آنحضرت در کابل بوده بمقتضاے دلاوری فطری و جرات ذاتی کمر همت تسخیر هندوستان بستند پنج مرتبه از کابل یورش فرمودند مرتبه اول در سنه ۹۱۲ تا ترهله از توابع ملتان مرتبه دویم در سنه ۹۱۳ براه حوزد کابل تا نواحی

---

(۱) بیماش بیگ توت - اکبرنامه دفتر اول صفحه ۹۹ (۲) بر نیه ●

بندر اول عرف ملتان مرتبہ سوم در ۹۲۵ھ بھیرہ پنجاب مرتبہ چہارم در ۹۳۰ھ تالاہور و دیپال پور مرتبہ پنجم در ۹۳۲ھ چون از بدسلوکی و بیدادی سلطان ابراہیم اکثر امرا برگشت و در اکناف بلاد فتنہ و فساد برخاست و در ہر طرف نوکران سلطان بغی ورزیدہ دولت خان و غازی خان از لاہور عرضداشت مشتمل استدعائے تشریف آوردن بخدمت حضرت پادشاہ نوشتہ ولبدآن دولت خان از لاہور روانہ کابل گشت لہذا قصد ہندوستان فرمودہ بعضے امرا را پیش از خود بلاہور و دیگر اماکن الطرف فرستادند آنحضرت نیز بدولت و اقبال نہضت فرمودہ مانند خورشید از برجی بہ برجی ہمچو کواکب از مکانے بمکانے قطع منازل نمودہ بر کنار آب سندرسیدبہال واجب لشکر منصور بنظر والا در آوردند مد سوار و پیادہ از سپاہی و سوداگر و اکابر و مسافر بدہ ہزار رسید درین اثنا خبر آمد کہ دولت خان و غازیخان از عہود و مواثیق برگشتہ چہل ہزار سوار و پیادہ جمع کردہ حصار کلانور را متصرف شدہ اند و بامرائے بادشاہی کہ پیشتر در لاہور رسیدہ بودند عزم جنگ دارند و از مردم بادشاہی سیالکوت نیز انتزاع نمودہ اند آن حضرت باستماع این خبر بسرعت متوجہ شدہ بر کنار آب چناب حوالی قصبہ بہلول پور نزول اجلال فرمودند و حکم شد کہ سیالکوت را خراب کردہ ساکنان آن جا را در بہلول پور آباد گردانند از انجا پیشتر روانہ شدند اتفاقاً پیش ازیں چند روز عالمخان و دیگر امرائے سلطان ابراہیم منحرف شدہ لوائے مخالفت برافراشتہ قریب چہل ہزار سوار یکجا شدہ بسلطان آمادہ پیکار گشتہ عازم دہلی گردیدہ بودند سلطان بمقابلہ آنہا برآمد آن مردم بجنگ روز صلاح ندیدہ شبخون آوردہ بسیارے از لشکریان سلطان کشتہ و خستہ گردیدند روز دیگر محاربہ سخت نمودہ منہدم شدند بعد رسیدن در سیہرند خبر نزول رایات عالیات حضرت بادشاہ در حدود سیالکوت شنیدہ عازم درگاہ والا شدند و با دراک سعادت ملازمت مسرور و الطاف بیکران گردیدند آن حضرت از سیالکوت متوجہ پیشتر شدہ براہ پسرور بکلانور تشریف بردند و از انجا کوچ فرمودہ قلعہ ملوت بتسخیر در آوردند دولتخان کہ از عہد برگشتہ بود و از روے خجالت قرار بر ملازمت نمیداد بالاخر نادم گشتہ بملازمت رسید بحسب صلاح دولت خواہان دولت خان را با ارتیاطش در قلعہ ملوت محبوس نمودند در ہمان حبس مرغ روح او قفس بدن پرواز نمود آن حضرت از انجا روانہ شدہ

---

(۱) در ظفر نامہ سپاہ ۱۲۰ ہزار

بانبالہ رسیدہ ازان منزل شاہزادہ محمد ہایون میرزا را بتسخیر حصار فیروزہ رخصت فرمودند شاہزادہ جوان
دران سرزمین رفتہ داد مردانگی و دلاوری دادہ آن نواحی را مسخر گردانیدہ بملازمت رسید و بکبید و اشکندہ
فیروزہ و یک کرور تنکہ نقد بشاہزادہ مرحمت شد و در منزل ابنالہ خبر رسید کہ سلط
ابراہیم ایک لک سوار و توپخانہ بسیار و ہزار فیل کو وشکوہ بقصد جنگ از دہلی برآمدہ
بمنزل مے آید آن حضرت از انبالہ راہی گشتہ بعد قطع منازل وطے مراحل در وا
پانی پت رسیدہ نزول اقبال فرمودند سلطان ابراہیم نیز در نواحی آن شہر رسید
استعداد پیکار گردید ہر روز از طرفین دلاوران جنگ آور داد مردانگی میدادند و مجاہدا
بادشاہی بتائیدات الٰہی غالب می آمدند و سور و تحسین و آفرین مے شدند سلطان ابراہیم
وحشمت بسیار و مہابت و صلابت تمام بقصد جنگ و محاربت بر فیل اسمان شکوہ سوار گر
رو و بمعرکہ آورد ۔ **بیت**

چو از خاک بر باد صرصر نشست	براہیم گفتی براذر نشست

افغانان دران کارزار فیلان کوہ کردار انتخاب کردہ بکجیم و دیگر سلاح آراسـ
بر لشکر بادشاہی سر دادند آن عفریت پیکران از تند خوئی ہر بدہ جوئے ہر طرف کہ میا
صف مغلیہ را برہم میکردند و ہر جانب کہ روے آوردند توزک جمعیت[1] مغلان از ہم میگ
از صدمات فیلان بادتگ اسپان مغلان کہ ہرگز چنین مہیب صورت ندیدہ بو
تاب نیاوردہ پیش نے توانستند رفت و ہر کس کہ از دلاوران لشکر بادشاہی بجرات د
پیش میرفت بخرطوم فیلان گرفتار شدہ بخاک برابر میشد ۔

نظم

چو جنبید خرطوم فیلان مست	در اعضائے مغلان در آمد شکست
ز خرطوم فیلان پر عسہ بدہ	بلائے سیہ ز آسمان آمدہ
ز دندان ابر خرم آتش انگیختند	ہمہ خاک با خون در آمیختند
یکے را بدندان بر آویختہ	یکے را بزانو در آمیختہ

درینوقت حضرت بادشاہ نظر بر لشکریان خویش انداختہ و غلبہ فیلان و اضطراب بیا
ملاحظہ کردہ عنان عنایت اسود و مقدرات ہمت بحق برزبان مقدس آوردہ فرمودند کہ
مردان بکوشید تا جامہ زنان بپوشید ہمگنان کمر ہمت بستہ و دلاوری را با جان نثا

(۱) سلک جمعیت ترک

بهر وشس و دلیری را باجان بازی هم آغوش کرده ملا اروند و داد مردانگی و مردی داده بسان رستم و افراسیاب و مانند اسفندیار و سهراب بجنگ پرداختند **نظم**

وو دست اوریده بکوشش بزن | بهر دست غان تیغ الماس گون
بهر جا که بازو برافراختے | سر فیل را زیر انداختے
بیک زخم خرطوم میشد جدا | تو گوئی که از کوه فتاد اژدها
به پاشید خرطوم فیلان ز تیغ | تو گوئی همه مار بارد ز میغ

تنکفلان توپخانه از طرفین بلو پهاسے زلزله افگن و ضرب زنهاسے کوه شکن آتش در داوندا ز صعوبت صدا تزلزل در زمین و آسمان افتاد و غریو تحیر از کون و مکان برخاست زهره مستمعان شگافته شد و گوش شنوندگان انباشته گشت خرمن هستی بسیاری از بوارق ضرب آنها سوخته گردید و دود اجل و دماغ اکثرے پیچید از کثرت دود دخان عرصه نبرد نوعی تاریک شد که تا زمان شب چهره آدمی و اسپ محسوس نمے گشت و فرط بخار مانند ابر سیاه سطح هوارا بنهج تیره ساخت که گویا شب دیجور نقاب ظلمت بر رخ روز انداخته وو مانند دیوانگان ژولیده مو مضطربانه برروے زمین مے دوید و دخان در رنگ گردباد بپاسے شتاب باوج فلک مے پیچید **نظم**

زبس دود کامد فراز از فرود | سیه شد بیکبار چرخ کبود
چنان دود شد سوی گردون شتاب | که شد چشمهائی کواکب پر آب

از انجا که ارادت ازلی و مشیت لم یزلی بآن رفته بود که رشته سلطنت لودیان منقطع گردد و ممالک هندوستان در ظل رایات عنایت این خاندان والاشان مورد امن و امان شود و مرغان قضا گریبان جان سلطان بدست اجل گرفته بمقابله بهادران لشکر اقبال که چون سد سکندر لوئین لباس آهنین آراسته و بزیور فتح و نصرت پیراسته بودند کشیده آوردند از سرود طرف مبارزان شهامت نشان داد جانفشانی و جانستانی دادند و مراسم قتال و جدال بتقدیم رسانیدند و کارزار عظیم رو داد و آتش پیکار مشتعل شد بالا آخر نسیم فتح و ظفر از مهب اقبال وزیده و غنچه مراد در گلبن آمال شگفته گردید و سلطان ابراهیم ناگهان در گوشه کشته شد و اکثرے از لشکر یانش علف تیغ بید ریغ گشته طعمه زاغ و زغن گردیدند پنج شش هزار آدم نزدیک نعش سلطان مقتول گشته افتادند و بقیة السیف منهزم گشته سر در بیابان

نهاده بدر رفتند **نظم**

نه زانگونه پیکار آمد پدید | که شرح گرد و بگفت و شنید
زبس کشتگان شد زمین ناپدید | تو گفتی که روز قیامت رسید
در آن ره زبس کز عدو کشته شد | بیابان همه پشته بر پشته شد
شد از کشته بر کشته بالا و پست | بتاراج جان مرگ بگشاد دست
زبس کشته افتاد در کوه و دشت | جهان گفت بس بس که از حد گذشت
گر این جنگ رستم بدیدی بخواب | شدی از نهیبش دل و زهره آب

بالجمله بتاییدات الهی فتحی که بادشاهان پیشین را میسر نشده بود و مقدمه تمام فتوحات هندوستان تواند شد چهره ظهور برافروخت و خرمن دولت و حیات سلطان ابراهیم از برق تیغ آنحضرت پاک بسوخت بعد ظهور چنین فتح شگرف حضرت بادشاه جبین نیاز بر زمین عجز نهاده سجدات شکر و سپاس بدرگاه بادشاه حقیقی بجا آورده متوجه دهلی شدند و در آن مصر جامع که تخت گاه سلاطین هند است رسیده سکه و خطبه بنام نامی خویش نمودند **قطعه**

ظهیر الدین محمد شاه بابر | سکندر شوکت و بهرام صولت
بدولت کرد فتح خطه هند | که تاریخ آمدش فتح بدولت

درهای خزائن که گرد آورده چندین سلاطین بود کشوده هفتاد لک تنکه سکندری بشاهزاده محمد همایون میرزا و یک خانه خزینه بی آنکه تحقیق شود ضمیمه انعام فرمودند و ده لک تنکه بهر یک امرا مرحمت شد و تمامی یکه جوانان بلکه مردم اردوی معلی از انعام کامیاب شدند و بشاهزادهای کامگار و پردگیان شبستان اقبال که در کابل بودند بقدر تفاوت درجات نقد و جنس روانه کردند بعد تنظیم و تنسیق امور دهلی متوجه آگره گشتند و در ان مصر دلکشا بجهت تنظم و نسق مالی و ملکی طرح اقامت افگندند سوای دهلی و آگره باطراف ممالک افغانان لوای مخالفت می افراشتند آخر الامر بتدابیر صائبه و افکار ثاقبه آنحضرت بمرور ایام اکثر مخالفان سر بر خط اطاعت و انقیاد نهادند و هر کس بقدر مراتب مشمول عواطف گردید و امرای قدیم وجه یک دو خور حال اقطاع مرحمت شد و از مشمول عواطف والا والده فرزندان و وابستگان سلطان ابراهیم را مشمول عنایات ساخته اموال و خزاین خاصه ایشان را بایشان مرحمت فرمودند و اضافه بر آن هفت لک تنکه از ممر انفاق بوالده سلطان

بطریق سیورغال مقرر گشت والدہ سلطان ممنون عنایت بے غایت گردیدہ یک قطعہ الماس کہ ہشت مثقال وزن داشت و تخمینا بصران جواہر شناس قیمت آن نصف خرچ روزمرہ ربع مسکون بود و میگفتند کہ آن الماس از خزانہ سلطان علاء الدین است کہ او را از اولاد راجہ بکرماجیت بدست آمدہ بود پیش کش حضرت بادشاہ نمود القصہ آنحضرت در آگرہ نزول اجلال فرمودہ بانتظام مہام پرداخت و تمام ایام برسات کہ بمقتضائے نزاہت ہوا و شمامت غمام و تازگی روزگار و سرسبزی زمین و رسیدگی میوہائے بہار ہندوستان است بعیش و عشرت گذرانیدند و از عدل و انصاف جہان را رونق بخشیدند و از بخشش و بخشائش جہانیان را کامیاب فرمودند۔ **بیت**

اسودہ جہان بدولت او　　افروخت نظر بطلعت او

چون ایام برسات بانقضا رسید و ابر از بارش شبانہ روزے آرمیدہ چہرۂ آسمان از حجاب سحاب و روے زمین از نقاب آب نمودار گردید لطافت ہوا پردہ ابر از میان افلاکیان و خاکیان برکشید شدت آفتاب و سوزش گرما کہ ساکنان خطہ وجود و متوطنان عالم شہود را در تپ و تاب داشت فرو نشست اہل روزگار کہ از کثرت آب و خلاب و فرط تاب آفتاب پائے تردد در دامان تعطیل کشیدہ بودند کمر ہمت بہ تحصیل مقاصد بر بستند موسم نزد و جولان شجاعت شعار و زمان جولان گری بادپایان برق رفتار در رسید آنحضرت بعد روز دسہرہ کہ آن ہندی جشن است باستیصال مخالفان بے اعتدال و پامال معاندان بدمال متوجہ شدند بہ رین اثنا رانا سانگا کہ از راجہائے عظیم الشان ہندوستان بود باغوائے حسن خان میواتی با لشکر فراوان و توپخانہ بے پایان بجرات و جسارت تمام از مکان خود روانہ شدہ در بیانہ کہ متصل آگرہ واقع است بقصد محاربہ با آنحضرت در رسید و نیز جمعی افغانان کہ با سلطان ابراہیم ہم مخالفت داشتند با پنجاہ ہزار سوار و فیلان بسیار از جانب قنوج خروج کردہ بہار خان [1] ولد دریا خان را بسلطنت برداشتہ سلطان محمد لقب کردند و شورش عظیم بہر طرف برخاست و در اقطار ممالک فتنہ و فساد رو داد امرائے کابلی کہ خو پذیر ویار سرد سیر بودند چہ از ستوہ آمدن بافراط گرما و چہ از بسیاری ترددات محاربات و چہ از غلبہ رانا سانگا و افغانان و چہ از بے ہمتی خود با

---

(۱) بہادر خان

اکثرے قصد معاودت کردند و وزرای کنگش بعرض رسانیدند که چون مخالفان از ہر طرف ہجوم آوردہ اند و تا حال ملک بواقعی ضبط نشدہ است بہتر کہ چند قلعہ استحکام دادہ بولایت پنجاب رفتہ اقامت باید ورزید و مترصد لطیفہ غیبی باید بود حضرت بادشاہ فرمودند کہ این چنین مملکتے را بمشقت تمام گرفتہ و خلق کثیر کہ شریک ملت بودند بقتل دادہ باشیم امروز از پیش کافری غزا ناکردہ و عذر شرعی بدست نیاوردہ اگر معاودت نمایم بادشاہان اطراف بچہ زبان یاد کنند قطع نظر ازین در روز محشر چہ عذر توانم گفت ہیہات ہیہات وقت آنست کہ ہمت را باشجاعت ہمدوش کردہ ای را با دلاوری ہم آغوش نمودہ کارزار مردانہ باید نمود اگر بتائیدات الہی فتح مے شود غازی مے شویم و اگر کشتہ میگردیم درجہ شہادت مے یابیم و دیگر انواع سخنان مردانہ و نصایح عالی ہمتانہ برزبان آوردہ آن جماعہ را دل دادند و ہمت بخشیدند ہمگنان قبول کردہ دل برمرگ نہادہ از آگرہ برآمدند و صفوف مصاف آراستند از آن اطراف رانا سانگا نیز آمدہ آمادہ پیکار گشت بہادران قوی دل چون شیران زنجیر گسل بر رزمگاہ درآمدہ کوششی و کششی نمودند کہ نظارگیان را ذکر رستم و افراسیاب از یاد رفت بلکہ روح اسفندیار و سہراب از فراز آسمان تحسین گر گردید: نظم

بجنبش درآمد دو لشکر چو کوہ	ازان جنبش آمد زمین در ستوہ
ز پولاد پوشان لشکر شکن	تن کوہ لرزید بر خویشتن
ز باریدن تیر ہمچون تگرگ	بہر گوشہ برخاست طوفان مرگ
ز ہر جا دلیران زور آوران	کشیدند شمشیر کین از میان
ز خون جوی ہا شد روان ہر کران	یکے جانفشان و یکے جانستان

چون تائیدات ازلی و تعدیات لم یزلی قرین حال فرخندہ مال اولیائے دولت بود صبح فیروزی از مطلع اقبال دمید و چہرہ ظفر بحسب خواہش نمودار گردید رانا سانگا نیز چون پشہ از وزش باد گریزان و مانند دیوار از تند سیل افتان رو بہزیمت نہاد و بصد محنت و مشقت افتان و خیزان بہ بیوت خویش رسید و لشکر یانش علف تیغ بیدریغ شدند و از خون مخالفان عرصہ کارزار لالہ زار گشت: نظم

اگر ماہی از سنگ خارا بود	شکار نہنگان دریا بود

کجا معوہ با این میسر شود | کہ با باز روزے ہمابر شود
کبوتر کہ پہلو زند با عقاب | بقصد سر خویش دارد شتاب
شغال ار کند پنجہ با نرہ شیر | سر نخت خود را در آرد بزیر
بجائے کہ شیران در آیند چنگ | چہ یارا ے روبہ کہ ایستد بجنگ

آنحضرت بعد چنین فتح سجدات حمد بیکران بدرگاہ حضرت واجب العطایا بتقدیم رسانیدہ دراگرہ معاودت فرمودہ بتدبیرات صائب خس و خاشاک اہل خلاف و طغیان از عرصہ ممالک پاک رفتند و اکناف گیتی و اقطار ہندوستان در حیطہ تصرف اولیائے دولت در آمد و ہنگام افغانان از طرف قنوج برہم خوردہ و امرائے کابلی از ظہور چنین فتوحات دل نہاد خدمت شدہ حسب المدعائے اقطاع یافتند و دل از کابل برکشیدند عالم برہم خوردہ انتظام تازہ یافت مہام سلطنت بنظام آمد مراسم انبساط بظہور پیوست لوازم داد و دہش بہ تقدیم رسید کوتہ حوصلہ ہا را فراخے مسرت پدید آمد سادہ دلان ہیجدان را سر رشتہ دانش بدست افتاد ہمت والا بہ ترفیہ احوال رعایا و آبادی ملک مصروف گشت شاہزادہ محمد ہمایون میرزا را برائے انتظام پراگندگی ہائے سنبھل فرستادند و شاہزادہ کامران میرزا را لاہور و ملتان جاگیر مرحمت فرمودہ از کابل طلب داشتند شاہزادہ از کابل بلاہور آمد ولایت ملتان کہ از مدت متمادی از تصرف سلاطین دہلی بدر رفتہ بود بحسن تدبیر و شمشیر ہمت شاہزادہ کامران میرزا و بتائید اقبال لایزال حضرت بادشاہ بتسخیر در آمد

برخوانندگان اخبار ممالک پوشیدہ نماند کہ از بعضے تواریخ بدین نمط بمطالعہ این خاکسار در آمدہ کہ در ولایت ملتان آغاز ظہور اسلام در سنہ نود و نہ ہجری از محمد قاسم در زمان حجاج بن یوسف است بعد آن سلطان محمود غزنوی آن ولایت را از تصرف قرامطہ ملاحدہ برآوردہ رواج اسلام داد پس از آن شہاب الدین سلطان غوری بر ہندوستان فتح یافت ولایت ملتان نیز در تصرف سلطان در آمد از ابتدائے ۵۸۲ ہجری لغایت ۸۴۷ آن ولایت در تصرف سلاطین دہلی ماند چون بہ سبب سستی سلطان محمد شاہ کہ از نژاد رایات اعلے خضر خان فرمان روائے دہلی بود در ہندوستان ملوک طوائف گردید و در ہر اکناف امرا سر از اطاعت برتافتند حاکم ولایت ملتان نیز دم استقلال زد و از حکم سلطان محمد شاہ انحراف ورزید چون نوبت سلطنت بہ سلطان علاء الدین ولد سلطان محمد شاہ رسید و از پدر ہم سست

تر گردید و در امور ممالک زیاده برهمزدگی روداد و اختلال کمال راه یافت و بهر طرف سرکشان سر کشیدند
ولایت ملتان بنابر توارد و تواتر صدمات مغول که هر سال از جانب کابل برآمده تاخت و تاراج
میکردند از حاکم خالی ماند اعیان و ارکان این ولایت و اهالی و موالی شهر باهم مشورت کردند
که بدون حاکم کار این مملکت مختل گشته برای حراست خلایق و نظم امور مملکت وجود
حاکم ناگزیر است همگنان متفق اللفظ والمعنی بوده شیخ یوسف قریشی را که از اولاد شناور
دریای حقیقت عارف معارف طریقت سر حلقه اولیای مخدوم العالم شیخ بهاء الدین ذکریا
قدس الله سره بود بسلطنت ولایت ملتان برداشتند شیخ یوسف فرمان روائی آن ولایت
باستقلال یافته در ۸۵۵ھ سکه و خطبه بنام خود کرد و درویشی را بجهانبانی همرنگ و ولایت
را بسلطنت هم سنگ گردانیده قلوب رعایا و برایا بخود رام ساخت و امور فرمان روائی را رونقی
و رواجی تازه داد بعد چندگاه رای سهره[1] که سردار جماعت لنگاهان بود و قصبه سیوی باو تعلق
داشت به شیخ یوسف پیغام نمود که سلطان بهلول لودی بر سلطان علاء الدین غالب آمده
سکه و خطبه بنام خود کرده بر تخت دهلی نشسته و بر اطراف ممالک متصرف شده متسلط میشود
مبادا بر ملتان لشکر کشد. در چنین وقت خبرداری و هوشیاری و حراست ولایت ضرور است
اگر مارا از جمله دولت خواهان و لشکریان خود دانند و جماعه لنگاهان را که خدمت طلب سپاهی
درست هستند پیش ازند تقدیم خدمات بجان کوشیده شود شیخ این معنی را قبول کرده مشار الیه
را پیش آورده با انتظام امور جهانبانی رفیق گردانید رای سهره کمر خدمت بر میان
جان بسته بواسطه استحکام نیک اندیشی و دولت خواهی دختر خود را در عقد نکاح شیخ آورده
همیشه اتحاف تحایف لایقه بدختر خود مینمود و گاه گاهی برای دیدن دختر در شبستان
شیخ میرفت نوبتی جمیع مردم خود را در ملتان در آورده التماس کرد که جمعیت ما را بنظر قدسی
در آورده فراخور آن خدمت فرمایند شیخ ساده لوح از مکر و خداع متغافل بوده تفقدات نمود
رای سهره بعد از آنکه سال واجب بنظر شیخ در آورد و با یک خدمتگاری بجهت ملاقات دختر
آمده نشست خدمتگار بموجب اشاره او بزغاله را در گوشه بکار و رسانیده خون آن را گرم در پیاله
انداخته آورد آن مکار پیاله خون ساو مع در کشید و بعد از زمانی از روی غریب نهاد
بر آورد که در شکم درد غالب آمده و زمان زمان جزع و فزع زیاده میکرد و قریب نیم شب

---

(۱) سهره یا سنبهره ۱۱ در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۲۲ رای سهره و در طبقات اکبری صفحه ۶۳۹ رای سهره نوشته

ملازمان شیخ یوسف را بقصد وصایا حاضر ساختہ در حضور آنجماعۃ استفراغ نمودہ از دہان خون بر آوردہ باین فریب خویشان و برادران خود را بہیت وداع و اظہار وصیت از بیرون شہر درون قلعہ طلب داشت چون ملازمان شیخ یوسف حال او را بدین منوال دیدند از آمدن مردم او درون قلعہ مضایقہ نکردند بدین تقریب اکثر مردم او بقلعہ در آمدند و بعد از زمانے سر از بستر بیماری برداشتہ تمام منتسبان خود یکجا کردہ متعمدان را بحراست ہر چہار دروازہ تعین کرد تا نگذارند کہ نوکران شیخ یوسف از قلعہ شہر وارک در آیند و آنگاہ در خلوت سرائے شیخ رفتہ کسان خود بہر طرف نصب کرد و شیخ را بدست آوردہ قید کردہ سر بسلطنت بر داشت و سلطان قطب الدین خطاب کردہ سکہ و خطبہ بنام خود نمود مدت سلطنت شیخ یوسف دو سال

سلطان قطب الدین عرف رائے سہنو لنگاہ

در ۸۵۹ھ سکہ و خطبہ بنام خود کردہ با مور فرمان روائے پرداخت و شیخ یوسف بقابو کہ یافت از قید فرار نمودہ پیش سلطان بہلول لودی در دہلی رفت سلطان بہلول رسیدن شیخ مغتنم دانستہ خوش وقت گردید کمال احترام بجا آوردہ دختر خود در عقد منا کحت شیخ عبداللہ خلف شیخ مذکور در آورد القصہ سلطان قطب الدین فرمان روائے ولایت ملتان باستقلال تمام حسب مدعائے نمودہ باجل طبعی در گذشت مدت سلطنت او شانزدہ سال

سلطان حسین بن سلطان قطب الدین

در ۸۷۵ھ قائم مقام پدر گشت چون صاحب تردد و دلاور بود بقوت شجاعت و مردانگی قلعہ شور را از تصرف غازیخان بتسخیر در آورد و بعد چندگاہ چنیوٹ رائیز از ملک ماچھی کہوکہر گماشتہ سید خان گرفت و در سہ ربع اقات تا کرور کوٹ و دہنکوٹ متصرف شد سلطان بہلول لودی بتحریک شیخ یوسف باربک شاہ پسر خود را با تاتار خان حاکم پنجاب بر سر سلطان حسین فرستاد ہم درین اثنائے برادر حقیقی سلطان حسین بغی ورزیدہ خود را سلطان شہاب الدین خطاب کردہ سر بشورش برداشت سلطان نیز بمقابلہ بر آمدہ بعد محاربہ برادر خود را دستگیر گردانید باربک شاہ مع تاتار خان در نزدیکی ملتان رسیدہ صفوف پیکار آراستند سلطان حسین با دہ ہزار سوار و پیادہ آمادہ کارزار گردید ہر یک از

لشکر یانش سه ستیم پر غنیم زد یکبارگی که سی هزار تیر علی التواتر بر لشکر بابک شاه رسید تاب نیاورده رو بفرار
نهاد و تا قصبه چنیوت اصلاً عنان نکشید و گماشته سلطان حسین را که در چنیوت بود بعد جنگ بدست آورده
بعدم خانه فرستاد درین ایام ملک سهراب دودائی پدر اسمعیل خان و فتح خان با قوم و قبیله خود از نواحی کچ و مکران بخدمت سلطان
حسین آمد سلطان مقدم ایشان را غنیمت دانسته از قلعه کوت کرور تا دهنکوت ملک سهراب جاگیر داد از شنیدن
این معنی هیچ بسیار از کچ و مکران بخدمت سلطان حسین رسیدند بقیه ولایت کنار دریای سند به بلوچان مقرر گردید رفته
رفته از سیت پور تا دهنکوت بلوچان قرار یافت چنانچه از آن ایام آن ولایت در تصرف اولاد
ملک سهراب است چون صیت نیکنامی سلطان حسین باکناف ممالک مشهور گشت جام بایزید
و جام ابراهیم از بنام سند احاکم ولایت تهته رنجیده بخدمت سلطان حسین پیوستند سلطان
آنها را پیش آورده رعایت ها نموده فراخور حال جاگیر مقرر کرد بعد فوت سلطان بهلول
سلطان سکندر والی دهلی با سلطان مصالحه نموده مقرر کرد که طرفین بر ولایت خود قانع بوده بر حدود
یکدیگر یورش نکنند چون سلطان حسین پیر و ضعیف شد پسر خود را سلطان فیروز شاه
خطاب کرده خطبه بنام او کرد ازین جهت که خلق آزار و ستمگار بود عماد الملک وزیر او را
زهر داده کشت درین صورت سلطان باز خطبه بنام خود کرد و سلطان محمود پسر سلطان
فیروز شاه را ولی عهد گردانید و عماد الملک را بانتقام خون پسر خود باتفاق جام بایزید بعدم
خانه فرستاد بعد چندروز سلطان حسین باجل طبعی برحمت حق پیوست مدت سلطنت
او بست و دو سال

سلطان محمود بن فیروز شاه بن سلطان حسین

در ۹۰۸ قایم مقام جد گردید چون خورد سال بود ارزال پرست شد اوباش و اجلاف
گرد او فراهم آمدند و اوقات بتمسخر و استهزا مصروف می شد ازین جهت اشراف و اکابر از
صحبت او دوری جستند هنگامی که ظهیر الدین محمد بابر بادشاه بقصد تسخیر هندوستان
از کابل نهضت فرمودند بعد رسیدن در پنجاب بمیرزا شاه حسین ارغون حاکم تهته منشور والا
صادر گشت که ملتان در جاگیر او مرحمت شد آنرا بتصرف در آورد درآبادانی ملک و رفاهیت
رعایا کوشد میرزا شاه حسین ارغون از تهته آمده بسلطان محمود جنگ کرد و چندگاه در طرفین
مجادله و مقابله ماند همدرین اثنا سلطان محمود درگذشت مدت سلطنت او بست و

ہفت سال ؁

سلطان حسین بن سلطان محمود

سہ سالہ بود امرائے دولت خواہ آن طفلک را در ۹۲۵ھ بر مسند حکومت نشاندند و مراسم اطاعت بجا آوردند بعد چندر روز قوام خان و لشکر خان لنگاہ کہ سردار قوم و صاحب جمعیت بودند تخلف ورزیدہ اکثر محال ملتان متصرف شدند و میرزا شاہ حسین ارغون ملحق گشتہ با سلطان حسین جنگ کردہ لوائے فتح برافراشتند و ملتان را تسخیر در آوردہ شہر را غارت نمودند شہریان از ہفت سالہ تا ہفتاد سالہ در بند افتادند و سلطان حسین نیز محبوس گشتہ بعد چندگاہ بعدم خانہ شتافت و ملتان آنچنان خراب شدکہ بخاطر ہیچکس نبود کہ باز آباد گردد مدت سلطنت سلطان حسین کہ محض برائے اسم بود ہفت[1] سال ۔

میرزا شاہ حسین ارغون

در ۹۳۲ھ فتح نمودہ شمس الدین نام غلام خود را بحراست ملتان مقرر کردہ لشکر خان لنگاہ را پیش او گذاشت لشکریان کار مالی و ملکی از پیش بردہ غالب آمد بعد چندگاہ شمس الدین را از میان برداشتہ خود لوائے حکومت برافراشت و دم استقلال زد درین ولا کہ لاہور و ملتان از حضور حضرت بادشاہ جہانگیر شاہزادہ کامران میرزا مقرر گشت شاہزادہ بعد رسیدن در لاہور لشکر خان را از ملتان طلب داشتہ جاگیر دیگر مرحمت کرد و در ملتان کسان خود نصب گردانید در آن ولایت چہار سال حکومت میرزا شاہ حسین ارغون ماند و از ابتدائے ۸۴۷ھ تا غایت ۹۳۲ھ مدت ہشتاد سال آن ولایت از تصرف فرمان دہان دہلی بیرون بود درین والا داخل کشور دہلی گردید و شاہزادہ کامران میرزا بر آن قابض گشت ۔

درین ایام بعرض والا رسید کہ شاہزادہ محمد ہمایون میرزا را کہ بنظم و نسق دیار سنبل متوجہ شدہ بود بیماری صعب روداد حکم شد کہ بدہلی آمدہ از انجا براہ دریا بحضور والا رسد شاہزادہ بموجب حکم والا عمل آوردہ در آگرہ رسید امراض مختلفہ و عوارض متضادہ کہ معالجہ یکے باعث تزاید دیگرے باشد حادث گشت چنانچہ از سونکار و طبیبان

---

[1] ہشت سال ؁

مسیحا نفس در دوا سازی و علاج پردازی کوشیدند اثر صحت و شفا بمنصهٔ ظهور نرسید و کار از اثبات درگذشت داشتند او عارضه با متداد کشید و حکما دست از معالجه باز داشتند آخرالامر بصیدان و دانایان تجربه کار و خیراندیشان درگاه برآن قرار یافت که چون صورت شفا در آئینه دوا نمودار نیست آنچه از نقود نفیسه و اشیائے خلاصه گران بها که بهتر از آن در سرکار والا حضور نباشد موجود است بنیت صحت شاهزاده تصدق باید کرد شاید از فضل حکیم حقیقی شفا نصیب شود برین تقدیر الماس گران بها بیش قیمت که والدهٔ سلطان ابراهیم گذرانیده بود و بهتر از آن هیچ چیز گران بها در خزانه والا موجود نبود برائے تصدق تجویز کردند حضرت بادشاه بعد از تامل برزبان مقدس آوردند که همایون از جان عزیزتر است مال دنیا چه خواهد بود که صدقات توان نمود من خود را صدقهٔ آن نور حدقه می نمایم همان زمان برخاستند وگرد چهار پایهٔ شاهزاده گردیدند بقدرت قادر علی الاطلاق که عنان زندگی و مرگ عالمیان و ظهور بیماری و شفائے جهانیان بقبضهٔ قدرت و دست حکمت اوست همان وقت بلاتوقف انوار صحت و شفا بچهرهٔ نورانی شاهزاده و آثار عارضه در ذات والا حضرت بادشاه نمودار گشت و باعث تعجب نظارگیان گردید و در اندک مدت شاهزاده تندرست شد و حضرت بادشاه روز بروز بیمارتر گشته در عمر چهل و نه سال و بقولے پنجاه سالگی این جهان فانی را پدرود کردند و نعش مبارک آنحضرت را بکابل برده در گذرگاه بر لب آبجوے بخاک سپردند مدت سلطنت سی و هشت سال از انجمله در هندوستان پنج سال تخمیناً بود

حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه بن ظهیر الدین محمد بابر بادشاه

امیر نظام الدین میر خلیفه که ناظم امور سلطنت و مدار علیه مملکت بود از شاهزاده محمد همایون میرزا بیمناک و هراسان بود و نمیخواست که بوجود فائض الجود سریر خلافت زینت پذیرد و بنا بر این تغیّر آنکه خواجه مهدی داماد حضرت بادشاه جنت آرامگاه را که سخی و باذل و پر همت و دریا دل بود و با میر خلیفه و بعضے امرا اتفاق داشت بسلطنت بردارد و خواجه مذکور بامید این معنی طمطراق عجبی بروے کار آورده مستعد اجلاس اورنگ جهانبانی گردید با سلطنت نه امریست که بسعی و تلاش شخصے و یا بامداد و اعانت کسے میسر تواند شد شایستهٔ سریر خلافت و جهانبانی و سزاوار افسر سلطنت و کشورستانی اقبال مندی تواند بود که بوستان اقبالش از جهه بادِ الطاف

سحائب شاداب ازلی وشبستان امانش از شمع اعطاف یزدانی نوریاب لم یزلی بوجود باجودش
بمقتضاے اخلاق حسنه مقبول وطبع پسندیده اش بعدالت گستری ورعیت پروری مجبول
وشعشه عدلش ظلمت سوز ظلم وستم وبارقه تیغش آتش افروز درخرمن هستی مفسدان
ظالم بوده باشد **نظم**

بود کامش از شاهی وبرترے | رعیت نوازی ودین پروری
باحسان کند خاطر خلق شاد | جهان یکسر آباد دارد ز داد

چون صانعان قضا خلعت این امر عظمی بر بالاے والا آنحضرت دوخته مترصد این وقت
موعود زمان محمود بودند خواهش میر خلیفه پیش نرفت امراے عظام بالاتفاق یکدیگر در سنه ۹۳۷
آنحضرت را در بست وچهار سالگی زینت افزوز سریر جهانبانی نمودند مواجب سپاه بدستور
سابق بحال داشته اکثری را باضافه سرفراز فرمودند وولایات واقطاع بمیرزایان قسمت
گشت وبعد از تنظیم امور جهانبانی بجانب قلعه کالنجر نهضت شد راجه آنجا تاب مقاومت
نیاورده مراسم انقیاد بجا آورده ودوازده من طلا پیشکش گذرانید چون سلطان محمود بن
سلطان سکندر لودے بسمت جونپور علم سرداری برافراشته بود لشکر ظفر پیکر
باستیصال او نامزد کرده باگره معاودت کردند وسلطان محمود تاب صدمات عساکر والا
نیاورده بسمت پتنه وبنگاله رفت وبعد چند سال درهمان طرف بمرگ طبعی درگذشت چون
محمد زمان میرزا داماد حضرت بادشاه جنت آرامگاه اراده بغی داشت اورا بدست آورده در
قلعه بیانه محبوس کردند وحکم شد که میل درچشم او بکشند چون تقدیر بران رفته بود که چشمش
از بینش معزول العمل نگردد او فرمان بباسی ظاهر کرده ازین امر نجات یافت وبتکاپوے وقت
از قید قلعه مذکور برآمده پیش سلطان بهادر والی گجرات رفت آنحضرت باستماع این خبر
مکتوب محبت اسلوب بسلطان بهادر نوشتند که اورا درحضور بفرستید یا اورا ازالکه خویش
بدر سازد آن مدهوش باده بیخبری جواب ناملایم برنگاشت ازانجا که سلطان علاء الدین
ولد سلطان بهلول لودی وتاتارخان پسرش نوکر سلطان بهادر بودند باغواے
آنها سلطان بهادر بر قلعه چتور مهم کرد وتاتارخان را بالشکر گران ومبارزان جانستان
بطرف ملک پادشاهی فرستاد واز روے جسارت وجرات آمده قلعه بیانه بتسخیر درآورده
رو باگره نهاد آنحضرت براے دفع این شورش هندال میرزا برادر خورد خود را با لشکر

گران و سپاہ زران جانستان تعین کردند ہر دو لشکر باہم پیوستہ کارزار نمودند چون اقبال پادشاہی قوی بود و شمشیر این سلسلہ علیہ بر فرقہ افغانان غالب تاتار خان با اکثرے از رفیقان خویش در معرکہ کشتہ شدند چراکہ سلطان بہادر جرات و بے اعتدالے کردہ بود بمقتضائے حمیت دین و سلطنت گوشمال آن بے اعتدال لازم دانستہ از اگرہ نہضت فرمودند

قطعہ

نماند از گزندئے تو بہ گرگ تا نشکنند و ندانش
مکن مار ترک زخم زدن تا نہ کوبند سر بسندانش

ازان طرف سلطان بہادر از محاصرہ قلعہ چیتور برخاستہ بقصد پیکار عازم گشت ہر دو لشکر در ساحت مندسور بہم پیوستند و علے التواتر محاربہ روداد سلطان بہادر تاب نیاوردہ منہزم گشت اکثر گجراتیان دران روز کشتہ و خستہ شدند و آنحضرت قصد استیصال او مصمم کردہ تعاقب نمودند سلطان بہادر در ہیچ جا در الکہ خود نتوانست اقامت کرد در جزیرہ دریائے شور رفتہ پنہان شد آن حضرت تا کنبہایت رفتہ تمامی بلاد آن ولایت را بضبط درآوردہ بعد مقرر کردن امرا در ہر محل معاودت فرمودند قلعہ چانپانیر راکہ و حصانت و متانت مشہور است گرد گرفتند کسان سلطان بہادر در نگاہداشت آن قلعہ محاربات متواتر نمودہ داد مردی و مردانگی و تدبیر و فرزانگی دادند چون محاصرہ بامتداد کشید روزے آنحضرت بہ بہانہ شکار برآمدہ دوران قلعہ شتابدہ فرمودہ از گوشہ نزدیک قلعہ رسیدہ میخہائے فولادی بر دیوار قلعہ نصب کردہ بنفس نفیس خویش با چندی دیگر بر قلعہ تصاعد کردہ اندرون قلعہ رفتند و دروازہ را کشادند و جمعی از لشکر منصور داخل قلعہ گشتند اکثری اہل قلعہ را علف تیغ بیدریغ نمودند آن قلعہ متین را بعد محاربہ سخت بتسخیر درآوردند و آن قدر خزانہ و امتعہ و اشیا بدست لشکریان بادشاہی افتاد کہ تا یکسال محتاج استحصال مال جاگیر نہ شدند بعد فتح آنحضرت بمندسور رسیدہ ولایت گجرات را بجاگیر میرزا عسکری کہ برادر خورد حقیقی آنحضرت بود مرحمت فرمودند میرزا دران ولایت رفتہ بعیش و عشرت پرداخت و در ضبط و ربط ملک تقید نساخت سلطان بہادر تابو یافتہ از جزیرہ برآمدہ باز در گجرات رسید میرزا عسکری با وجود بسیاری لشکر و سامان جنگ این چنین ولایت راکہ بہ ترددات موفور بدست آمدہ بود از روے بے ہمتی مفت از دست دادہ بدون جنگ بسمت آگرہ

رونہا وسخن سازان بعرض رسانیدندکہ میرزا خیال سلطنت در سر دارد لہذا آنحضرت
از مندسور نہضت فرموده روانہ بطرف آگرہ شدند ومیرزا عسکری کہ از جانب گجرات مے آمد
بے سابقہ خبر ناگہان در راہ ملازمت نمود آنحضرت بمقتضاے اہلیت چیزے بر روے میرزا
بزبان نیاوردند چون محمد زمان مرزا باشارہ سلطان بہادر از گجرات براہ ریگستان بجانب لاہور آمدہ
شورانگیز گردیدہ بود عساکر قاہرہ بر سر او تعین شد میرزا تاب نیاوردہ باز بگجرات رجعت
نمود وآنحضرت باز باستیصال سلطان بہادر قصد مصمم نمودہ نہضت فرمودند وعساکر
منصورہ پیشتر تعین کردند وبدفعات مجادلات درمیان آمد سلطان بہادر شکست یافتہ در جزیرہ
پیش فرنگیان رفت چون نقش غدر وخداع از ناصیہ حال فرنگیان برخواند میخواست کہ
از انجا بگریزد ہر وقت برآمدن بر غراب در دریائے شور افتادہ غریق لجہ فنا گشت
وولایت گجرات از فتنہ وفساد پاک شدہ بتصرف اولیائے دولت درآمد وآن
حضرت از آن دیار خاطر جمع نمودہ بہر محل امرا نصب کردہ باگرہ تشریف آوردند چون شیر خان
افغان بسبب بودن رایات والا بسمت گجرات قابو یافتہ ولایت جونپور وبہار وقلعہ رہتاس
وچناوہ متصرف شدہ قوت ومکنت بہم رسانیدہ بر ملک بادشاہی مے تاخت وباعث ازار
واذرار خلائق میشد روز بروز لشکر گرد او جمع مے گشت لہذا اندفاع فتنہ او لازم داشتہ
متوجہ ولایت شرقیہ شدند وقلعہ چناوہ را باندک محاصرہ از کسان شیر خان بتسخیر
درآوردہ متوجہ پیشتر شدند شیر خان از آوازہ نہضت موکب والا در خود تاب
مقاومت ومقابلہ ندیدہ بسمت بنگالہ بدر رفت وبحاکم آنجا جنگ کردہ او را شکست
دادہ بنگالہ را متصرف گشت ودر آنجا اقامت ورزید نصیب شاہ والئے بنگالہ بعد
ہزیمت از شیر خان زخمی شدہ بدرگاہ والا رسیدہ استغاثہ نمود آنحضرت براے رفع
شورش آن بے اعتدال قصد مصمم نمودہ کوچ بکوچ قطع منازل کردہ در بنگالہ نزول
اقبال فرمودند شیر خان تاب سطوت جلال لشکر اقبال نیاوردہ جلال خان پسر خود را
در بنگالہ گذاشتہ در جہارکہند رفت پسرش نیز از تصادم افواج بادشاہی تاب مقاومت
ندیدہ از انجا روانہ شدہ پیش پدر رفت وآنحضرت ہواے بنگالہ را کہ ایام برسات
بود خوش فرمودہ طرح اقامت انداختند وہر روز جشن نمودہ بعیش وعشرت
پرداختہ غافل وبے پروا بودند ابواب فرح وانبساط کشادہ گردید در اہلے

خبرگیری ممالک مسدود گشت حکم شد که احدی خبر ناخوش بعرض نرساند مقرر است هر کرا روز ادبار پیش آید و زمان بخت نزدیک شود نخستین عقل او تیره گردد و اندیشه او تباه شود سود خود در زیان اندیشد و از کردار شایسته دور و باموز ناشایسته نزدیک گردد

بیت

چو بخت بد کسے را پیش آید — کند کارے که کردن را نشاید

درین صورت شیرخان فرصت یافته قوت بسیار بهم رسانیده لشکر گران فراهم آورده اطراف ممالک تصرف در آورد و خلل عظیم در ملک بادشاهی راه یافت بعضے امرا از غفلت بادشاه بے رخصت برخاسته بآگره آمدند و باغوائے آن طائفه باغیه هندال میرزا در آگره بغی ورزیده خطبه و سکه بنام خود کرد چون اخبار اختلال ممالک و بغی میرزا در لشکر والا رسید هیچ کس را یارائے آن نبود که بعرض اقدس تواند رسانید بالاخر خیر اندیشان ضرور دانسته حقیقت تسلط شیرخان و بغی میرزا هندال و برهم زدگی امور ملک و عدم رسیدن رسد غلات مفصل التماس کردند در عین برسات از بنگاله نهضت کردند از طغیانی دریا و شدت سیلاب و کثرت آب و خلاب طرفه حالت بر لشکریان و اهل اردو در دیداد آدمیان و اسپان چون جانوران آبی شناکر دند و شتران و فیلان چون کشتی هاطوفان نوردی مے نمودند اکثر پرتال و راسها غرق شده و بسیارے چارپا در خلابها تلف گشت چون موکب والا در بهوج پور تهته کنار دریاے گنگ رسید شیرخان با لشکر بسیار و استعداد و سامان تمام آمده در نزدیکے لشکر بادشاهی اقامت ورزید و از روے مکر و خدعت پیغام اطاعت و انقیاد مے فرستاد چند گاه بهمین ایین و قیل و قال مے گذرانید

بیت

بر تواضعهای دشمن تکیه کردن ابلهی است — پای بوس سیل از پا افگند دیوار را

از انجا که به سبب نارسیدگی غلات و دیگر اجناس و تلاف اسپان و دیگر چارپا سپاهیان بادشاهی بے سامان شده استعداد و پیکار نداشتند و بغفلت میگذرانیدند شیرخان بر احوال پر اختلال لشکر بادشاهی واقف گشته صورت ظفر در آئینه روزگار خود معائنه کرد ناگهان صبحی با استعداد کمال تاخت آورد و لشکر بادشاهی را که از مکران مکار و شعبده فلک ناهنجار غافل بود فرصت آن نشد که اسپان را زین کنند تا به پیدا شدن کارزار چه رسد

اکثرے علف تیغ بیدریغ شدند وبسیاری بدریا افتاده غرق گشتند وبقیہ سر در بیابان نہادند آنحضرت حال لشکر برین منوال دیدہ وگردش فلکی باین ناہنجار معاینہ کردہ بنا چار اسپ در دریائے گنگ انداختند چون دریا طغیان بود وبسبب شدت سیلاب وتندی آب از اسپ جدا شدند درین حال سقائے سرکار رسیدہ دست آنحضرت گرفت فرمودند چہ نام داری التماس نمود کہ نام من نظام است ودر سقایان سرکار نوکرم فرمودند کہ نظام اولیائے القصہ بدستیاری آن سقائے خضر کردار از ان موج خیز جانکاہ بسلامت بکنارہ آمدہ بسقا قرار دادند کہ چون بدار الخلافہ آگرہ نزول اقبال شود او را نیمروز بر تخت سلطنت بنشانند از انجا بہزاران تاب وعنا باگرہ رسیدند وخلاصہ مخدرات استار اقبال نقاوہ منظہرات مکامن اجلال حاجی بیگم حرم خاص آنحضرت در قید شیرخان افتاد از انجا کہ حفظ وصیانت الہی کافل حال ذمنامن مال بود ساحت حریم حرم عفت را عواصف خیال بداندیشان نتوانست پیمود وغبار اندیشہ تیرہ جانان برحواشی سرادقات عصمت نتوانست نشست شیرخان اہلیت وآدمیت بجا آوردہ آن پردہ نشین نقاب عفت را باعزاز واکرام تمام بخدمت آنحضرت رسانید واین واقعہ در سنہ ۹۴۶ برکنار دریائے گنگ در بہوجپور شدہ بود وایں ہمہ شکست از غفلت وبے پروائی آنحضرت بوقوع آمد فرمودہ بزرگان تجربہ کار است کہ اگر خرد را کہ فرمان روائے بدن عنصریست آسیب بیدانشی وبے تمیزی رسد از تندرستی حواس خمسہ کہ فرمان پذیر او ہستند چہ برمے آید ہمچنان بادشاہ را اگر بر شناسائے کار وامتیاز نیک وبد سگالش نرود از امرائے شجاعت کیش ووزرائے صلاح اندیش چہ مے کشاید:۔ نظم[1]

کسے را کہ حزمش نباشد درست ‌ ‌ ‌ ‌ بنائے مہش بود سخت وسست

چو نبود بتدبیر اندیشہ وکار ‌ ‌ ‌ ‌ ندامت کشد اخراز روزگار

القصہ آنحضرت در آگرہ رسیدہ بفراہم آوردن لشکر وانتظام پراگندگیہای احوال سپاہ ساعی شدند در آن وقت سقائے خضروش آمدہ حاضر گشت او را بموجب قرار داد نیمروز بر تخت سلطنت اجلاس دادہ سلطان نیمروزہ گردانیدند بموجب حکم والا تمامی امرا حاضر شدہ مراسم فرمان پذیری بتقدیم رسانیدند واو در زمان جلوس بر تخت

(۱) دو نیمروزہ (۲) عزمش

هرچه بخاطر داشت احکام خویش جاری کرد گویند که از چرم مشک خود دراهم و دنانیر کرده و باب طلا و نقره بران اسم خویش رقم بست. رایج گردانید چنانچه اینمعنی تاحال زبان زد مردم است منهدال میرزا که باغوائے بعضے امرابغی ورزیده بود شرمنده و سرافگنده آمده ملازمت نمود عسکری میرزا نیز ازبیانه بخدمت رسید و کامران میرزا برادر خورد آنحضرت باستماع چنین فتح(۱) آت از لاهور آمده بملازمت سعادت اندوز گشت اما بسبب اجلاس ستغا بر تخت سلطنت چنین شکایت برچنین حکایت انداخت چون مجلس کنگش آراسته گشت کامران میرزا کرحسد فطری و عداوت جبلی داشت اظهار تمارض نموده روانه لاهور شد و از جمله بست هزار سوار که همراه داشت سه هزار سوار بخدمت آنحضرت گذاشت و درچنین وقت که معاند غالب بود و هنگام اظهار مراسم برادری و نیک اندیشی بود توفیق رفاقت نیافت **نظم**

چو یک دل نباشند اعیان شاه | شود کار شاه و رعیت تباه
ز ارکان دولت نزیبد نزاع | ستیزنده ارد علے الانقطاع

آنحضرت باز در سنه ۹۴۷ با یک لک سوار از آگره بدفع شراره شرارت و فتیله فتنه متوجه شدند شیرخان نیز با پنجاه هزار سوار و توزک و تجمل بسیار و توپخانه و دیگر اسباب پیکار از ان طرف در رسید در حوالی قنوج هر دو لشکر بهم پیوستند و متواتر محاربه سخت رو داد جوانان کار و یلان کارزار که شیران بیشه هیجا و نهنگان دریائے وغا بودند داد مردانگی و جلادت دادند و مبارزان طرفین کارنامها بظهور آوردند که رستم و افراسیاب بر ایشان آفرین کردند و ثناخوان گردیدند **نظم**

شد از باد کین آتش جنگ تیز | قضا گفت نه خفته را گفت خیز

نظم

زمین گشت باآب تیغ آشنا | درودند صد کشت مردم گیا
بباریدچندان نم خون ز تیغ | که باران نبارد بسالے ز میغ
چو باران نیسان بهنگام جنگ | بباریدزان پاره سنگِ خدنگ
برافروخت آتش ز دریائی آب | توگفتی که دارد قیامت شتاب

بارادت بادشاه حقیقی که زمام اختیار جمیع امور بدست قدرت اوست و نصرت و هزیمت

(۱) افراط تعزیه

وابستہ بخواہش او بار شکست بر لشکر بادشاہی افتاد مانند عساکر سحاب از صولت باد بہر طرف پراگندہ و متفرق گشت و شیرخان غالب آمدہ مظفر و منصور گردید آنحضرت بر تقدیر ایزدی نظر داشتہ و پراگندگی لشکر معاینہ کردہ بودن در معرکہ صلاح وقت ندید و فیل سوارہ از آب گنگ عبور کردہ بکنار رسیدند چون کنار بلند بود بدستیاری میر شمس الدین محمد غزنوی کہ در جملہ نوکران کامران میرزا ہمراہ لشکر بادشاہی بود بالا آمدند و بجلدوی ہمین خدمت میر شمس الدین محمد بہ اتکگی شاہزادہ محمد اکبر سرفراز گشتہ بود در عہد خلافت شاہزادہ میر مذکور و تمام قبیلہ او بدولت عظیم کامیاب گشت چنانچہ در جاے خویش گذارش خواہد یافت بالجملہ حضرت بادشاہ بہزاران محن و مشاق در آگرہ رسیدند و در آنجا توقف صلاح ندانستہ راہی شدند و بعد قطع مسافت در لاہور تشریف آوردند و با برادران مجلس مشورت آراستہ شد و از ہر طرف کنگش درمیان آمد ہر یک از برادران موافق مرضی خویش برخلاف رضاے آنحضرت سخنان بر زبان آوردند آن حضرت فرمودند کہ حضرت فردوس مکانی یعنی بادشاہ جنت آرامگاہ ہندوستان را بچہ مشقت گرفتہ بودند اگر از بے اتفاقی شما امروز از حیطہ تصرف برآید بادشاہان روے زمین شما را چہ خواہند گفت و من کہ تنہا بر سر غنیم بروم اگر بعنایت الٰہی فتح و نصرت رو میدہد شما بچہ روے ما را باز خواہند دید و اگر عیاذ باللہ معاملہ بطرز دیگرے گردد شما را کنج سلامت در ہندوستان مشکل است چون کامران میرزا را شیرخان از روے خدیعت امیدوار کردہ بود کہ ولایت لاہور بر و مسلم داشتہ باشد خود را از معاونت بادشاہ باز کشید ازینجہت کامران میرزا صلاح جنگ آنحضرت را نداد و باتفاق عسکری میرزا روانہ کابل گردید بعد رسیدن بکابل غزنین و قندہار و بدخشان در تصرف خود آورد و سکہ و خطبہ بنام خود کردہ بزم کامرانی آراست و میرزا حیدر کاشغری خالہ زادہ حضرت بادشاہ جنت آرامگاہ کہ از کاشغر آمدہ در آگرہ بملازمت اعلیٰ رسیدہ بود از رخصت آن حضرت بہ کشمیر رفتہ آن ولایت را بزور شمشیر و قوت شجاعت مسخر گردانید و لابصلاح کشمیریان سکہ و خطبہ بنام نازک شاہ والی آنجا بحال داشت و بعد چند سال کہ آن حضرت از عراق معاودت فرمودند بر رؤس منابر کشمیر خطبہ و بر وجوہ دنانیر سکہ ہمایونی مقرر ساخت بالجملہ چون آن حضرت دیدند کہ برادران ترک برادری کردند و نوکران مسلک بیوفائے پیمودند و گردش فلک بر مراد خود نیست و معاند غالب است

بناچار توقف در لاهور اصلاح حال ندیده برکنار آب چناب رسیدند وازانجا باهندال میرزا
و یادگار ناصر میرزا پسر عم خود متوجه شده براه ملتان در بهکر رسیدند و خواص خان غلام
شیرخان با عساکر گران تا ملتان دار ج تعاقب آنحضرت نموده برگشت بعد ازآنکه آنحضرت در بهکر
نزول فرمودند هندال میرزا بے رخصت آنحضرت برخاسته بقندهار رفت وآنحضرت مدتے
در نواحی بهکر طرح اقامت انداخت منشور عنایت بسلطان محمود بهرزبان آنجا نوشته د
رهنمون ملازمت نمودند واو را توفیق ادراک سعادت ملازمت راهبر نگشت مبه لطائف الحیل
گذرانید بعد چندگاه بسمت تهته متوجه شدند بعد رسیدن در نزدیکی تهته مدتے باشاه
حسین میرزا ارغون والی آنجا جنگ درمیان آمد ارغونیان راه رسیدن رسد غله در لشکر
بادشاهی مسدود ساختند وآنچنان بر مردم شاهی کار تنگ شد که اکثر برگوشت حیوانات
میگذرانید ضمیمه آن والی تهته از روے فریب و فسون بیادگار ناصر میرزا نوشت که چون
پیر و ضعیف شده ام و سوائے دختر وارثے ندارم چه خوش باشد که صبیه من در عقد
مناکحت تو درآید و درین وقت عصائے پیری من باشے میرزائے ساده لوح عقل معامله
شناس نداشت ازین معنے خاک بے وفائی بر فرق روزگار خود انداخته ازان حضرت
اختیار جدائی نمود چون از بواعث مذکوره دران حدود کار پیش نرفت بالضرور از تهته
عنان سمند عزیمت بجانب ولایت رائے مالدیو که از راجهائے هندوستان بکثرت جمعیت
و وسعت ولایت ممتاز بود برتافتند و در اوچ تابع ملتان آمده براه بیکانیر متوجه جوده پور که دارالایالت
رائے مالدیو بود شدند چون بده کروهی جوده پور رسیدند بعرض رسید که رائے
مالدیو بمقتضائے اندیشه ناقص ز پندارانه بخوف شیرخان خیال فاسد در سر دارد لهذا
رسیدن پیش او از لوازم احتیاط و حزم بعید دانسته کسان معتبر برائے تحقیق این
مقدمه بطریق اخفا فرستادند جاسوسان خبر آوردند که فی الواقع فکر او بطرز دیگر است بالضرور
ازانجا معاودت نمودند چون بادیه ریگستان طے بایستی کرد شتر سواره براه جیسلمیر روانه گشتند:-

بیت

اشتران جمله ازپے پرواز | زچون شتر مرغ پر برآوردند

در راه سه روز و شب آب نیافتند وازبے آبی و بیقلی اکثر مردم تلف
شدند:- **قطعه**

بگاه تشنگی چون قطرهٔ آب | بچشم خویشتن ابے ندیدند
زمام آبرو از دست دادند | زبے آبی بہ بیتابی فتادند

بهزاران مشقت و تعب در حصار امرکوت نزول اقبال واقع شد رانا بہ ... مقدم عالی سعادت خود دانسته شرائط خدمت بتقدیم رسانید بعد رسیدن ... انحصار پنجم رجب سنه ۹۴۹ اختر دولت از برج سعادت طلوع فرمود و گوهر ... اجلال ظهور نمود یعنے ولادت با سعادت بادشاهزاده محمد اکبر از خدر مقدسه شرف ... جهان فخر عفایف دوران حمیده بانو بیگم که نسبت پاک آن عفیفهٔ الزمانی بزبدهٔ اولیا عظام حضرت زنده فیل احمد جام میرسد و حضرت بادشاه بعد رسیدن در نواحی تهته در حبالهٔ ازدواج در آورده بودند اتفاق افتاد چمن مراد نهال از زیب و منزا راسته شد و ریاض امال بنسیم مرام شگفته گشت در شبستان اقبال شمعی که کاشانهٔ امید از فروغ وجودش منور گردد روشن شد و نخل دولت ثمری که ذائقهٔ تمنا را لذت مراد بخشد مثمر گردید آسمان بغرهٔ ولادتش بر زمین حسد برد و زمین بمقدم کرامتش بر آسمان فخر جست گسستگی خاطر ها را ذریعهٔ انتظام در رسید و شکستگی دلها را وسیلهٔ ظهور مومیائی بحصول انجامید غمهاے تفرقه بشادمانی ها مبدل گشت در بجای بے جمعیتے را دواے جمعیت حاصل شد کوس شادمانی بلند آوازه گشت و خروشش مبارکبادی بگوش فلک پیوست بزم فرح ... آراستند و انجمن طرب و مسرت بپیراستند

غزل

ریاض عیش را دیگر بهار دلکشا آمد | بفرق عشرت از نو سایهٔ بال هما آمد
ز تولید مبارک اختری صد گونه عزت شد | برے خاطر افسردگان آب بقا آمد
ز روی کوکب مقصود چشم بخت روشن شد | دعای مستجاب از آسمان حاجت روا آمد
کنون از باغ بهروزی گل شادی بدامان شد | نهال خوشدلی را موسم نشو و نما آمد

منجمان والا فکرت و ستاره شناسان عالی فطرت از مطالعهٔ زائچهٔ اقبال بہ ... بخت و بلندی طالع و خلود عهود سلطنت و ارتفاع قدر و دولت و بقاے عمر و منزلت آن مولود مسعود بشارت دادند آنحضرت مراسم حمد و سپاس بدرگاه واهب العطایا بتقدیم رسانید و چندگاه در آن سرزمین بسر برده دل از آن حدود برداشتند و داعیهٔ ... که بقندهار تشریف برده پردگیان سراوق عصمت را در آنجا گذاشته قدم آرند

درشاه راه تفرید و تجرید نهنیده بمکه معظمه شوند باین نیت بحاکم تهته صلح کرده روانه شدند چون در حوالی قندهار رسیدند میرزا عسکری که از جانب میرزا کامران در انجا بود در قلعه داری مراتب احتیاط بجا آورده آماده جنگ گردید و نظر بر کمی لشکر بادشاهی نموده خیال فاسد بخود راه داده خواست که انحضرت را دستگیر نماید انحضرت بمقتضائے وقت صلاح جنگ ندیده دست از تسخیر قندهار بازداشته متوجه پیش شدند بعد رفتن یک منزل از قندهار میرزا عسکری بر اراده قصد کرد انحضرت از استماع اینخبر بسرعت برشند تیز رفتار برآمده با متعلقان حرم سرا بدر رفتند میرزا عسکری بر خیمه گاه رسیده اردوی معلی را غارت کرده شاهزاده محمد اکبر را که بدست میرزا افتاده بود در قندهار در بعد چند گاه پیش کامران مرزا بکابل فرستاد القصه چون بمقتضائے غوامض حکمت الهی و دقائق مصلحت ازلی که در ضمن هر نامرادی چندین اسباب مراد سرانجام مے یابد نقش مراد بر تخته آرزو نشست و عیار جواهر نامرادی مردم گرفته اند و بے اخلاصی لشکر و بد مردمی برادران و بے خردی اقربا و نامساعدے روزگار مشاهده افتاد خواستند که در لباس تجرد قدم شوق در بادیه گذارند و حلقه کعبه مراد و سررشته دامن مقصود بدست آورند یا گوشه عزلت اختیار کرده از دیده اخوان زمان برکران باشند لیکن بالحاح و زاری همراهان و خاطر داشت امرا که درین سفر پرخطر مراسم وفاداری بتقدیم رسانیده بودند فسخ آن اراده نموده متوجه خراسان و عراق شدند و غره ذی قعده سنه ۹۵۰ در هرات رسیدند محمد خان حاکم هرات بموجب فرمان عالیشان شاه طهماسپ والئی ایران مراسم مهمانداری و لوازم خدمت گذاری بجا آورد و حسب الامر شاهی شاهزاده سلطان میرزا از هرات باستقبال برآمده از اسپ فرود آمد و لوازم بزرگ داشت تجمل و احترام بظهور رسانید بحضرت بادشاه ملاقات نمود و جمیع اسباب سلطنت[۱] مایحتاج سفر از هر قسم سرانجام کرد که تا محل ملاقات شاه والاجاه هیچ چیز احتیاج نگردد چند گاه در هرات مقام فرموده بعد سیر تمامی سیرگاها و باغات و زیارت مرقد منور خواجه عبدالله انصاری و دیگر مراقد اولیائے عظام کوچ کرده براه جام زیارت مزار حضرت زنده فیل احمد جام نموده از انجا در مشهد طوس رسیده بزیارت روضه رضویه امام علی موسی رضا رحمته الله علیه فائز گشتند شاه قلی استجلو حاکم آنجا بقدر مقدور در لوازم خدمت گذاری سعی نموده و همچنین بموجب حکم شاهی حکام امصار و بلاد و قصبات که در راه بودند حتے الامکان خدمت مے نمودند و در نیشاپور سیر کان

---

(۱) عبدالقادر

فیروزه نمو وند و در دامغان چشمه ایست که اگر چه چیز پلید درون آن افتد در هوا طوفان
پیدا شود و از شورش باد و خاک هوا تیره گردد این تماشا را نیز بچشم عبرت بین مشاهده کردند در
کارخانه حکیم صنائع و بدائع خواص و تاثیرات اشیا را چندانست که بعبارت ادراک و اوهام
احاطه آن توان کرد بعد سیر اماکن متوجه پیشتر شدند چون نزدیک دار السلطنت شاه والا
جاه رسیدند از اردوی شاهی ارکان دولت و اعیان سلطنت و امرای نامدار و وزرای
ذوی الاقتدار و اکابر و اهالی و اعاظم و موالی باستقبال بر آمدند چون نزدیک رسیدند
شاه عالی جاه نیز از شهر بر آمد در میان آنهر و سلطانیه باین بزرگان ملاقات نمود و از روی
مردی و مروت ذاتی در تعظیم و تکریم دقیقه فرو نگذاشت و طوی عظیم ترتیب داده لوازم ضیافت
و مهمانداری بنوعی که لائق حال طرفین تواند بود بوقوع آمد و هر روز مجلس تازه بتازه آراسته
می شد و روز بروز ازدیاد مواد مودت و وداد افزود میگردید شامیانهای زربفت و مخمل
پاچه باف برپا کردند و خرگاه منقش و خیمه هائے مزین نصیب نمودند و گلیمهائے ابریشمی و قالینا
قیمتی در ایوانهائے وسیع گسترده داد عیش و عشرت داد و انواع تحف و هدایا از اسپان
عراقی انتخابی با زینهائے طلا مرصع و عنانهائے و زین پوشهائے فاخره مکلل و مرتب
و استرهائے بروعی آراسته و پیراسته و شترها بدیعه بیکار از قسم باده و نر بانوشتنها
گرامی و چندین شمشیر بجواهر و همیانهائے نقود و قماشهائے نفیس و پوستینهای کیش
و خلعات سنجاب و جامهائے پوشیدنی از اجناس زربفت و مخمل پاچه و اطلس و مشجر فرنگی
و یزدی و کاشی چندین طشت و آفتابه و شمعدان زر و نقره مرصع بیواقیت و لالے و چندین
طبقهائے طلا و نقره و خرگاههائے مزین و بساطهائے اعلی که در کلانی و خوبی نادره روزگار
بود و سایر اسباب بادشاهانه بنظر اقدس گذرانید و جمیع ملازمان رکاب دولت را نقد و
جنس بقدر حال هر یک جدا جدا اعانت فرمود حضرت بادشاه نیز در آن جشن عالی الماس
گران بها که خراج ملک ها و اقلیمها تواند بود و دویست و پنجاه لعل بدخشانی برسم
ارمغانی بنظر شاه در آوردند که بی شائبه تکلف از وقت در آمدن بارگاه شاهی تا زمان
بر آمدن از آن ملک بمراسم و رسمی که از سرکار خاصه منتسبان شاهی خرچ شده
بود زیاده از آن باضعاف مضاعفه یاد داشتند و موجب مسرت شاه والا جاه گردید
و چند روز مجلس عالی باهم دیگر اتفاق افتاد

دو ... ... دان در یکے بزم گاه — قرآن کرد باہم چو خورشید و ماه
دو ... فاک ... ا یکے برج جا — دو والا گوہر را یکے درج جا
دو ... کوکب که ذیشان فلک ست ازین — بہم در یکے عرصه چون فرقدین
دو چشم جہان بین بہم ہم عنان — بہم چون دو ابرو تواضع کنان
دو نور بصر چشم اقبال را — دو عید و مبارک مه و سال را

از ہر نوع مقدمات خداطلبی و خدا جوئی و سخنان اخلاص و محبت درمیان آمد در اثنائے مکالمه شاه والا جاه پرسید که سبب شکست و برآمدن از ہندوستان چه شد آن حضرت گفتند که از بیوفائی ہمراہان و بے اتفاقی برادران سلطنت ہندوستان از دست رفت ازین سخن بہرام میرزا برادر شاه ازرده خاطر شده کمر عناد بر بست شاه را بران آورد که آنحضرت را ضایع گرداند اما سلطان خانم خواہر شاه و قاضی جہان که وزیر ممالک بود و دیگر بعضے مصاحبان دولت خواہی آنحضرت نموده سخنان عاقبت اندیشی بشاه گفتند و نقار از خاطر شاه برادر و ندید مغات بزم نشاط و طرب که لائق بادشاہان والا قدر بوده باشد باہم آراسته شد و بمراتب باتفاق یکدیگر تماشائے شکار قمرغه باعث انبساط گردید آنحضرت قریب سه ساله بعیش و عشرت درآن سرزمین گذرانیدند شاه والاہمت مراسم اخلاص و محبت بجا آورده فرمود که مارا برادر خود تصور نموده ممد و معاون دانند و انچه امداد و اعانت مطلب باشد بے تکلف بحسب آرزو بظہور رسانم و آنقدر کمک که در کار شود سرانجام کرده انم و اگر خود مارا باید رفت بطریق کمک ہمراه شویم عاقبت الامر شاه والاجاه جمیع اسباب سلطنت مہیا ساخته شاہزاده سلطان مراد میرزا خلف خود را با دوازده ہزار سوار کمک آن حضرت مقرر کرده و برائے متابعت یک منزل ہمراه آنحضرت تشریف آورده از یک دگر وداع شدند و آنحضرت از انجا روانه شده ہمراه دبیل و تبریز نموده و زیارت مزارات بزرگان اندیار کرده بعد قطع منازل و طے مراحل بالشکر شاہی در حوالی قندہار نزول اقبال فرموده محاصره نمودند میرزا عسکری در قلعه متحصن بوده برا سم قلعه داری سعی نمود چون محاصره بامتداد کشید بعد سه ماه عاجز گشته بوسیله مہد علیا خانزاده بیگم ہمشیره حضرت محمد بابر بادشاه که کامران میرزا برائے شفاعت از کابل در قندہار فرستاده بود ملازمت نموده کلید قلعه بنظر گذرانید آنحضرت قلعه را متصرف شده او را در قید نگاه داشتند از انجا که بشاه طہماسپ قرار یافته بود

بعد فتح و نصرت قلعه قندهار را بکسان شاه حواله کنند بموجب قرار داد قلعه را به بداغ خان که سر آمد امرای کمکی بود سپردند دران نزدیکی شاهزاده سلطان مراد خلف شاه برحمت حق پیوست و بداغ خان از روی ستمگاری طریقه مردم آزاری در پیش نمود آنحضرت نظر بر بیداد او داشته قلعه را بزور از وانتزاع کرده بکسان خود سپردند و معذرتی ازین وادی بشاه نوشتند و بعد تنظیم و تنسیق مهمات قندهار متوجه کابل شدند و کامران میرزا از قلعه کابل برآمده با ندک جنگ رو بفرار نهاده بطرف غزنین رفت وازانجا پیش شاه حسین میرزا ارغون حاکم تهته رسید آنحضرت بفتح و فیروزی داخل قلعه کابل گشته بدیدار مظهر انوار خلعت سعادت اطوار یعنی شاهزاده محمد اکبر که پیش کامران میرزا در قلعه کابل بود و میرزا در زمان برآمدن برای جنگ آن نور حدقه اقبال را همانجا گذاشته رفت کامیاب بهجت و سرور شدند و جشن شادمانی و کامرانی ترتیب داده بواسطه امتحان شعور آن نور حدقه سلطنت والده ماجده ایشان را درمیان عفایف دیگر ایستاده کردند و آن ثمره شجره دولت را فرمودند که والده خود را بشناس با آنکه از سبادی ولادت با سعادت بغایت حال که سن شریف بچهار سال رسیده بود و از والده شریفه جدا شده بمقتضای شعور خداداد و که از ناصیه حال آن نونهال گلشن اقبال روشن بود بی تامل و بی تحاشا درچندین عصمتیان بکنار والده ماجده درآمد از مشاهده این حال ندرت اشتمال عزیو از عصایم حریم قدسی برخاست و آنحضرت در شگفت ماندہ الطاف ایزدی شامل حال آن تازه شجر چمن اجلال تصور کردند القصه چندگاه در کابل داد عیش و عشرت داده شاهزاده را در کابل گذاشته متوجه بدخشان شدند و قلعه بدخشان را گرفته به میرزا سلیمان حاکم آنجا جنگ کرده مظفر و منصور گشتند در اثنا مزاج وهاج اقدس از مرکز اعتدال انحراف ورزیده عارضه صعب عارض حال گشت حتی که چند روز غش و بیهوشی رو داد و خبرهای ناخوش برالسنه خاص و عام جاری گردید بعد چندی از افاقت عاید حال خیر مال گردید و انوار صحت بر چهره نورانی هویدا گشت عالم آشفته تسکین یافت و کارهای برهم خورده انتظام پذیرفت کامران میرزا ازین خبر مسرور گشته از حاکم تهته کمک گرفت بعنان استعجال راهی گردید و ناگهان در کابل رسیده قلعه را تسخیر درآورد و انواع ظلم و ستم بر مردم نموده اکثری را بناحق بکشت چون این معنی بمسامع آنحضرت رسید از بدخشان متوجه

شده در کابل رسیده قلعه را محاصره کردند و کار بر متحصنان قلعه تنگ آمد کامران میرزا دست جور و جفا بر عیال امرائے بادشاہی که درون قلعه مانده و آن امرا بر رکاب مقدس بودند دراز کرده زنان امرا را به پستان بسته از کنگره قلعه آویخت و بچگان صغیر را سر از تن جدا کرده در سور چہارسوئے بادشاہی انداخت تا امرا از دیدن اینحال از رکاب والا جدا شوند ازانجا که امرا اخلاص ورزنده و وفاکیش بودند باوجود بے ستری زنان و کشته شدن بچگان خودها بر محاصره قلعه ثابت بودند و داد مردانگی میدادند چون کامران میرزا دید که درین صورت هم کار پیش نمیرود از روے بیرحمی و سنگدلی شاهزاده محمد اکبر را که در قلعه کابل مانده بدست میرزا در آمده بود محاذے توپخانه بادشاهی بر کنگره قلعه آویخت حفظ و حمایت ایزدی و حسن رعایت صمدی شامل حال فرخنده مآل گردید و اصلا آسیبی و گزندے بآن تازه نهال چمن دولت و اقبال نرسیداری کسے را که لطف الهی کافل احوال دولت اشتمال بوده باشد واهیه بداندیشان بگو نه پیش میبرد و آن کس را که سلطنت و سروری از کارفرمایان قضا و قدر و روز ازل مقرر کرده باشند بدخواهی بدخواهان چه مضرت تواند رسانید پرتوی آفتاب تائیدات الهی چون بر ساحت سعادت مقبلے تابد از غبار بدخواهی مخالفان پوشیده نگردد و نسیم بهار رحمت نامتناهی اگر بر چمن اقبال دولتمندی وزد با سیب خزان خواهش حسودان نقصان نه پذیرد۔ **قطعه**

آن را که خدا نگاهدارد ۔۔۔ ور سنگ ز آسمان ببارد
حاشا که بر و رسد گزندے ۔۔۔ آشفته شود ز ناپسندی

کامران میرزا با وجود اینچنین اعمال نکوهیده کاپیش نتوانست برد آخر الامر بیدست و پاشده از قلعه بر آمده رو بهزیمت نهاد و آنحضرت بفتح و فیروزی داخل قلعه گشته شاهزاده محمد اکبر را در آغوش گرفته بزم شادمانی و ابتهاج برآراسته داد عیش و ارتیاح دادند کامران میرزا بعد هزیمت در بلخ رفته به پیر محمد خان والی توران التجا آورده استمداد و استعانت نمود پیر محمد خان رسیدن میرزا مغتنم دانسته لوازم مهمانداری بجا آورده بطریق کمک همراه میرزا بر سر بدخشان آمد و پس از محاربه بدخشان را از میرزا سلیمان مستخلص نموده کامران میرزا را در آنجا نصب کرده با ملک خویش معاودت نمود بعضے امرا نفاق سرشت واقعه طلب از استماع تصرف کامران میرزا بدخشان از آنحضرت

جدا شده قریب سه هزار سوار از کابل فرار نموده در بدخشان رسیدند آنحضرت بعد فراغ آنجا بدمایه برائے دفع شورش
کامران میرزا و دفع امرائے کافر نعمت از کابل روانه شدند در وقت عزیمت آن سمت یادگار ناصر
میرزا را که سر فتنه فتنه اندوزان در قلعه کابل محبوس بود مسافر ملک عدم نمودند **بیت**

آتشے را که خلق از و سوزد　　جز بکشتن علاج نتوان کرد

بعد قطع مراحل در نزدیکے طالقان رسیده بکامران میرزا جنگ کرده مظفر شدند
میرزا تاب نیاورده رو بهزیمت نهاده در قلعه طالقان رفته متحصن گشت و آنحضرت محاصره قلعه
نموده کار بر وے تنگ نمودند میرزا عاجز شده قبول اطاعت کرده استدعای رخصت
مکه معظمه نموده و از قلعه برآمده عازم شد و امرا که از کابل فرار نموده بودند همه را دستگیر
نموده شمشیر و ترکش در گردن هر کدام انداخته بحضور اقدس آوردند حضرت از روے
عاطفت و مرحمت قلم عفو بر جرائم آنجماعه عصیان منش کشیده هر کدام را بعنایت خاص
سرافراز نمودند بعد تحیر وز کامران میرزا که عازم خانه کعبه بود از راه معاودت نموده
بملازمت اقدس مشرف شده و هزاران عنایات گشت آنحضرت ولا الطریق توره میرزا
را دریافت بعد آن برادرانه ملاقات نموده در کنار گرفته گریه ها کردند چون ازان باز
که در نواحی لاهور جدا از هم شده بودند سفار رفت و درمیان بود بعد از چه سال ملاقات
بهم رو داده بود بزم عیش و عشرت آراسته شد و داد انبساط و عشرت داده
آمد چون مجلس آخر شد تولایت و یک محال از ولایت بدخشان بکامران میرزا مرحمت
فرموده و عسکری میرزا را که در قندهار قید کرده بودند تا حال در زندان مکافات بود خلاص نموده
حواله میرزا کامران کردند و در همان طرف جاگیر داده بفتح و فیروزی بکابل معاودت
فرمودند بعد انتظام مهام کابل و حصول عیش و کامرانی در سنه ۹۵۶ بتسخیر بلخ یورش
فرموده با جمعیت شایسته متوجه آن سمت شدند منشور عالی در باب طلب کامران
میرزا و دیگر میرزایان که در انجد ود بودند صادر گشت میرزایان و امرایان بالشکر شایسته
آمده ملازمت کردند و کامران میرزا از آمدن به لطائف الحیل گذرانید آنحضرت کوچ
بکوچ روانه شدند بعد رسیدن در امک باندک جنگ قلعه را انتزاع نمودند
بعد آن در نواحی بلخ نزول اقبال اتفاق افتاد پیر محمد خان والی آنجا صفوف آراسته
آماده مصاف گشت و بجنگ عظیم در پیوست بهادران شجاعت نشان و یلان افغانستان

بمیدان کارزار در آمده چپقلشهای مردانه نمودند و شکست بر لشکر مخالف افتاد
پیر محمد خان صورت حال برین منوال دید و از معرکه بر آمده منهزم گشت آنحضرت واعیه
تعاقب مخالف و تسخیر بلخ مصمم داشتند اما از بی اتفاقی امرا این اراده بظهور نرسید و کار تمام شده
ناتمام ماند درین اثنا شهرت مخالفت کامران میرزا و عزیمت او بسمت کابل بر زبانها افتاد
و بسبب صلاح وقت تسخیر بلخ موقوف داشته روانه کابل شدند و در سعادت ترین اوقات داخل
قلعه کابل شدند و بعیش و عشرت اشتغال ورزیدند کامران میرزا از کولاب بر سر
بدخشان و آن نواحی لشکر کشید و میرزا سلیمان و میرزا هندال جنگ نمودند و در انجا کارے
نساختند رو بکابل آوردند آنحضرت از استماع اینخبر متوجه دفع او گشته در قبچاق متصل غوربند
هر دو لشکر باهم پیوستند و آتش کارزار مشتعل گشت جوانان کار طلب که تشنه جگر زلال
جانستانی بودند قدم در دایره دار و گیر آوردند و مار از روزگار اشقیا بر آوردند و یلان
کار گذار رخش رستمی در میدان کارزار جولان داده در خونریزی اعدا تیغ جانستان را آبداد ند

نظم

به پیوست جنگی گروه سنان نشان ... ندادند گردان گردن کشان
همه تیغ شد زیر لعل اندرون ... چو کرپاس آهار داده بخون
بیابان بکردار جیحون ز خون ... یکے بے سر و دیگری سرنگون

چون آنحضرت پیشتر ایستاده انداز کار نوکران موافق و منافق بچشم آدم شناس
خویش مے نمودند و میدیدند که اکثر امرا ئے خاک ادبار بر فرق روزگار خود بیخته بجانب کامران
میرزا روانه شده اند و بعضے در استعداد زمین بوس هستند و معامله دگرگون گردید آنشاه
اینحال ستان جانستان از سر قهر و غلبه و غضب بدست اقدس گرفته بفوج مخالف تاختند
ناگهان تیغے بر اسپ خاصه رسید و لشکر غنیم غالب آمد و لشکریان آنحضرت مغلوب
شده رو بفرار نهادند

نظم

چو بینی که لشکر همه پشت داد ... تو تنها مده جان شیرین بباد
چو بینی که یاران نباشند یار ... هزیمت ز میدان غنیمت شمار

بالضرور آنحضرت عنان تاب گشته بجانب ضحاک تشریف بردند و بسبب ضعف
و بسیاری ترددجسه خاصه از بالائے والائے خویش فرود آورده به یکے از خدمتگاران

پیاده لوحی جبہ خاصہ را در راہ انداختہ روانہ گشت چون نزدیک کمہور رسید و نزول قبال ل
شخصے از طرف دریا آواز داد کہ اے کاروانان درمیان شما ہیچ خبر بادشاہ است آنحضرت
ہو مہگومی و درمیان شما خبر بادشاہ چگونہ ہست او جواب داد کہ خبر چنان است کہ بادشاہ
سدہ از معرکہ برآمدہ دیگر کسے ایشان را ندیدہ آنحضرت روے اقدس باد نمود ندا نیز
مث تسلی او گردید و مردم کامران میرزا جبہ خاصہ را کہ از راہ بدست آنہا افتاد
میرزا آوردہ بودند میرزا گذشتن آنحضرت ازین جہان فانی تصور نمودہ بغایت کامران
شد وگفت **بیت**

دمی حیات پس از مردن چنان دشمن — گمان برم کہ زصد سال زندگانی بہ

بجارہ و کابل آوردہ قلعہ را تسخیر درآوردہ شاہزادہ محمد اکبر را مقید ساخت بعد سہ ماہ
ساماں لشکر نمودہ متوجہ کابل شدند کامران میرزا باستماع این خبر کسان خود راہ
شتہ و شاہزادہ محمد اکبر را مقید باخود گرفتہ بقصد پیکار روانہ شد آنحضرت از روے
عطوفت منشور اعلے انتفشن نصایح ارجمند کہ گوشوارہ گوش ہوش تواند بود صادر
میرزا در جواب نوشت کہ چنانچہ قندہار بحضرت تعلق دارد کابل بمن تعلق گیرد باین شرط
نایم باز آنحضرت نوشتند کہ اگر راستی و درستی را آہنگ مصمم است صبیہ رضیہ
قد مناکحت شاہزادہ محمد اکبر درارد تا کابل را بآنہا عنایت فرمودہ ما و شما در تسخیر ہندوستان
بندیم میرزا میخواست کہ این معنے را قبول نماید اما امراے منافق میرزا را از راہ
ادہ جنگ نمودند و نزدیکے چاریاران محاربہ عظیم رو یداد کامران میرزا تاب مقاومت
دہ رو بہزیمت نہادہ خود را در افغانستان کشید و میرزا عسکری در قید آمد و فتح و نصرت
آنحضرت گردید **بیت**

زفیروزی شاہ لشکر شکن — سپہ را دگر جان درآمد بتن

شاہزادہ محمد اکبر کہ در قید کامران میرزا بود بملازمت اقدس مشرف گشت و موجب
ن شادکامی گردید و مقرر شد کہ من بعد شاہزادہ از رکاب اعلی جدا نشود آنحضرت
روانہ کابل شدند میرزا عسکری را مسلسل نزد میرزا سلیمان در بدخشان فرستادند
ہ بلخ روانہ مکہ معظمہ گرداند چنانچہ میرزا عسکری مجلت زدہ از جناب والا روانہ
شہ گردید در ۹۶۵ سنہ درمیان مکہ و شام مسافت زندگی قطع نمود و کامران میرزا

بود بعزیمت خود را چار ضرب زده قلندرانه از راه دهسیر بطرف جوی شاهی که الحال موسوم
بجلال آباد است رو نهاده باعانت افغانان خلیل و مهمند دو سه مرتبه جمعیت یکجا کرده بافواج
بادشاهی که بر سر او تعین شده بود کارزار نموده شکست یافت آنحضرت برای
دفع شورش از کابل نهضت فرمودند چون نزدیک کندنک رسیدند کامران میرزا
بامداد احشام افاغنه شبخون آورده کار نا ساخته بدر رفت دران شبخون میرزا هندال از
دست افغانی ناوانسته بدرجه شهادت رسید باعث فراوان غم خاطر اقدس گشت و نزدیک
مزار پدر بزرگوار در گذرگاه کابل مدفون کردند بالجمله آنحضرت در موضع جهسو از توابع ننگنهار
تا انقضای ایام زمستان اقامت فرمودند چون زمستان باخر رسید و صولت سرما
رو بکمی آورد بر سر افغانان که کامران میرزا در پناه آنها رفته بود یورش کردند در پیش
بلاغ پاسی از شب گذشته جنگ رو داد اکثر افغانان بوحشت آباد عدم رفتند و کامران
میرزا از انجا گریخته بدر رفت و رایات اعلی ازان طرف خاطر جمع نموده بکابل معاودت فرمودند
کامران میرزا ستوه آمده رو بهندوستان نهاد و پیش سلیم خان ولد شیر خان که بعد از
فوت پدر تخت نشین هندوستان شده بود دران وقت در پنجاب هم جمون داشت در
مقام قصبه بن رسید سلیم خان پسر خود آواز خان و مولانای عبد الله سلطان پوری و دیگر امرا
باستقبال فرستاده دران قصبه بایکدیگر ملاقات کردند سلیم خان بعد انفراغ مهم جمون
میرزا همراه گرفته عازم دهلی گردید و خواست که او را دستگیر نماید میرزا ازین معنی آگاه گشته از منزل ماچهی واره فرصت
یافته یوسف آفتابچی را در جامه خواب خود گذاشته فرار نموده براجه مکهات که متصل کوهی سهرند واقع است پناه برد
درانجا چون اتفاق نیفتاد نزد راجه کهلور از راجهای کوهستان بکثرت جمعیت و ولایت ممتاز بود رفت
چون او هم جا نداد دردولی افتاده به نگرکوت رسید و از انجا در جمون آمد درانجا هم نتوانست
اقامت ورزید بمشقت بسیار پیش سلطان ادم گکهر که دران زمان بپادشاه نیایش نداشت
و بطور خود حکومت میکرد رسید سلطان آدم گکهر میرزا را نگاهداشته عرضداشت
بجناب والا متضمن استدعای مقدم مقدس نمود آنحضرت معه شاهزاده محمد اکبر براه نیکناب
متوجه شدند و از آب سنده گذشتند سلطان آدم شرائط دولتخواهی بجا آورده کامران میرزا
را همراه گرفته در مقام پرهاله بخدمت آن حضرت آورد و ازانجا که میرزا مصدر تقصیرات عظیمه شده
بود و آنحضرت از بی اعتدالی او تنگ و لشکریان بجان آمده بودند و چون حضرت

فردوس مکانی محمد بابر بادشاه درزمان رحلت وصیت فرموده بودند که این برادران بایک
دیگر قصد جان نکنند آن حضرت قصد جان میرزا نکرده بصلاح دولت خواهان نیک اندیش و
تقاضائے وقت میل در چشم کشیده هر دو چشم میرزا را که دیده بان جان و دل بودند از بصارت
معزول کرده فروغ از دیده برگرفتند و رخصت مکه معظمه دادند میرزا در آن مکان شریف رسیده
بعد دریافت سه حج در سنه ۹۶۴ همان طرف ودیعت حیات سپرد القصه بعد رخصت میرزا
آنحضرت در کابل رسیده بعیش و عشرت پرداختند و امن و دولت علی که غبار آلوده حوادث
بود بچشمه افضال الهی شست و شو یافت و جمیع کافر نعمتان بسزائے نیات و اعمال خود
رسیدند و خرمن عمر و دولت ایشان به برق قهر ایزدی سوخته شد و نشان هستی ایشان از صفحه
روزگار سترده گشت چنانچه مصاعب و متاعب عسر و موارد و مطالع یسر جابجا موافق ترتیب
زمانی و تنسیق مکانی گذارش یافت اکنون شمه از احوال سعادت اشتمال شیرشاه بتحریر
در آوردن و ترتیب این نسخه ممنون و برائے مترصدان اخبار سلاطین ارمغانی آماده کردن ناگزیر است

شیرشاه عرف فرید خان افغان سور

درزمانے که سلطان بهلول لودی فرمان روائے هندوستان بود ابراهیم جد فرید خان یعنی
شیرشاه که سوداگرے اسپان میکرد از ولایت روه آمده نوکرے امرا اختیار نمود و در موضع نمسکه[1]
تابع نارنول توطن گزید و در عهد خلافت سکندر بن سلطان بهلول پیش جمال خان حاکم جونپور
نوکر گشت بعد فوت او حسن خان خلف او که پدر فرید خان بود نزد جمال خان بوده رشد و کاردانی خود
ظاهر ساخت روز بروز ترقی بیش از پیش امداد شد و چرا ترقی او نشود که کار فرمایان قضا و قدر سلطنت
هندوستان بنام خلف سعادت پیوندش مقرر کرده بودند مقرر است که هرگاه زمان ولادت
باسعادت بادشاه قوی طالع نزدیک میرسد ناظمان سلسله علوی در نزدیکی آن از مقدم
میمنت توامش بشارات فرخنده اشارات بمنصه ظهور جلوه گرمے سازند مصداق این معنی
آنکه در ایامے که والده شریفه فرید خان بنطفه[2] گرامی آن خلف مسعود حامله بود در عالم خواب
مشاهده نمود که ماه منیر از آسمان فرود آمده در کنار آن عفیفه شد مصرعه

راحت همه وجود بخشد این خواب

---

(۱) شمله - اکبرنامه دفتر اول صفحه ۱۴۲ (۲) بالاختر

همان وقت بیدار گشته این خواب سعادت انتساب بشوهر خویش گذارش نمود حسن خان بے
تامل وتحمل تازیانه چند بان عفیفه زد که آن کدبانو متعجب گشته استفسار نمود که من خواب خود
بیان کردم تازیانه زدن دمرا بی تقصیر آزار دادن از چه راه است فرمود که این خواب مژده
میدهد بر مقدم خلف قوی طالع ازانجا که بزرگان آزموده کار فرموده اند که اگر خواب نیک نمودار
شود بعد بیداری دران شب بخواب نباید کرد تا نتیجه آن خواب زایل نگردد ازین جهت تازیانه
زدم که امروز وآن بقیه شب ترا خواب نگیرد القصه درسعادت ترین اوقات آن خلف
مسعود بعالم وجود آمد چون چهار ساله گردید روزے طفلانه گریه کنان درمی از پدر خویش
میطلبید درویش صاحب حال وقال دانائے اسرار حال ومال فرید خان را بدین حال
دیده بخندید و باواز بلند گفت سبحان الله بادشاه هندوستان بطلب درمی گریه مے نماید
حسن خان از کلام درویش خدا اندیش واقف گشته بغایت مسرور گشت واین معنی را مصداق
خواب نیک آن عفیفه تصور نموده یقین دانست که این خلف سعادت مند بر تبه والا کامیاب
خواهد شد چون آن والا اختر بحد تمیز رسید علامات ریاست از فراست او ظاهر
وآیات ایالت از بسالت او باهر اطوار جهانداری از فرط خبرداری او واضح واثار بادشاهی
از وفور آگاهی او لایح بود القصه چون جمال خان حاکم جونپور حسن خان را پیش آورد پرگنه
سهسرام وتانده از توابع رتاس بجاگیر او مرحمت نموده با نصد سوار همراهش مقرر کرد فرید خان
داروغه جاگیر پدر خود گشته از روے تدبیر صائب وفکر نقائب وعقل خدا داد ودانش مادر زاد
بنظم ونسق معاملات وبندوبست مهمات بواقعی کرده در تهذیب وتادیب گردن کشان وقلع وقمع
سرتابان وامینت برایا درفاهیت رعایا وافزونی زراعت وازدیاد حاصلات وآبادی دیهات
مساعی جمیله بکار برد چنانچه جاگیر آباد گشت ومحصول افزون آمد سرکشان از و درهراس
بوده تن بمال گذاری ورعیت گری دادند همچنان فرید خان به تحصیل علم قیام ورزید عربی تا کافیه
وفارسی گلستان وبوستان وسکندر نامه ودیگر کتب معروف خوانده بود بعد ازانکه حسن خان
ودیعت حیات سپرد فرید خان وبرادران او را مدتے بر جاگیر مناقشه ماند چون فرید خان از
همه برادران اعیانی وعلاتی کلان ودر عقل ودانش وشجاعت ومردانگی سرآمد بود وخدمت حکام
[illegible] آورده مورد تحسین وآفرین ومشمول عنایات مے شد درین مناقشه همگنان رعایت او
[illegible] ند بعد ازانکه سلطان ابراهیم لودی کشته شد وظهیر الدین محمد بابر بادشاه

اورنگ آرائے خلافت ہندوستان شدند فرید خان پیش بہار خان[1] ولد دریا خان کہ ولایت پٹنہ متصرف شدہ خود را سلطان محمد خطاب کردہ اسم سلطنت بر خود بستہ بود رفتہ نوکر گردید و مصدر خدمات پسندیدہ گشت نوبتے در حضور سلطان محمد در شکارگاہ از روے جرأت و دلیری شیری بشمشیر زد او فرید خان را شیر خان خطاب دادہ پیش آورد و روز بروز رتبہ اش بلند گردانید و بعد چندگاہ وکالت پسر خود بشیر خان مقرر کردہ بجاگیر او فرستاد چون صحبت شیر خان آنجا درست نشد نزد سلطان جنید برلاس کہ از اعاظم امرائے بابری و خواہر حضرت بادشاہ در حبالہ زوجیت او بود در مانک پور رفتہ نوکر گردید بحسب اتفاق سلطان جنید برلاس بملازمت بادشاہ آمد شیر خان ہمراہ او بود وضع اطوار بادشاہی دیدہ با یاران خود میگفت کہ مغل را از ہندوستان برآوردن آسانست چہ مغل خود بمعاملات نمیرسد و بشکار و عیش و عشرت مشغول است و مدار معاملات بوزرا میگذارد و عیب افغان ہمین است کہ با خود اتفاق ندارند اگر مرا دست دہد باہم متفق بودہ مغل را بدر سازیم یاران ازین معنی خندہ و استخفاف میکردند روزے سلطان جنید بر مایدہ خاص بادشاہی حسب الامر والا حاضر شد شیر خان نیز دران مجلس حاضر بود طبق ماہیچہ پیش شیر خان نہادند او خود را از خوردن آن عاجز یافتہ کارد کشیدہ ماہیچہ را پارہ پارہ ساختہ بقاشقی خوردن گرفت چون نظر بادشاہ بران افتاد برینحال واقف شدہ پسندیدند بمیر خلیفہ وزیر فرمودند کہ این افغان عزیب کارے کردہ از ہمان روز بنظر عزت منظور گشت نوبتی سلطان جنید شیر خان را با دو افغان دیگر برائے سرفرازی از نظر اقدس در آوردند آنجا کہ رائے عالم آرائے بادشاہان پرتویست از شعشعہ انوار ایزدی آنچہ بعد از سرانجام کار بمنصہ ظہور میرسد بر مرآت ضمایر صافیہ شان اول جلوہ گر میگردد از غایت عاقبت بینی و نہایت آگاہی صورت واقعہ را پیش از وقوع بمیزان عقل روشن میسنجد حضرت بادشاہ آن دو افغان را بنوازش فرمودہ در باب شیر خان حکم شد کہ چشمان این افغان شوخ مینماید این را دستگیر کنند شیر خان از بسکہ عنایات ایزد متعال شامل حال سعادت اشتمال او بود و صاحب قضا خلعت سلطنت بر بالائے او دوختہ بود ندصدور حکم بادشاہی بہ تفرس دریافتہ پیش ازانکہ او را قید کنند فرصت را غنیمت دانستہ بدر رفت باز بملازمت سلطان محمد در پٹنہ رسیدہ صاحب اعتبار گشت چون پسر سلطان محمد فوت شدہ بود و وارثی کہ قابلیت سلطنت داشتہ باشد نداشت

(۱) بہادر خان ۱۲ منہ

شیر خان مدار الملک او بود بعد فوت او حکومت ولایت بهار باستقلال کمال یافت و اطراف
آن ولایت بزور شمشیر و قوت اقبال در حیطه تصرف آورده شوکت و حشمت بهم رسانید و خیال
تسخیر بنگاله در خاطرش افتاد در آن نواحی منجمی بود عالی فطرت والا دانش در دقیقه شناسی طلوع
و غروب ستارگان و شرف و هبوط اختران و اتصالات انجم باخود با و نظرات کواکب با یک
دیگر و احکام نتایج هر یک اشتغال کمال و با برازراز آسمانی و اظهار اسرار سرنوشت انسانی مهارت
تمام داشت مانند سروش غیب حقیقت حال استقبال ظاهر می کرد و در گذارش احوال افلاک رزین سحر مینمود بیت

دقیقه سنج خرد ورد ستاره شناس — اشاره فهم بلند اختر و همایون فال

شیر خان درباب ساعت برائے تسخیر بنگاله بآن منجم ارسطوی شیم التجا امد داو ساعتی فرخنده
که برائے حصول نصرت و فیروزی مختار بوده باشد انتخاب کرده نوشته داد بتائیدات الهی
در آن ساعت سعید شیر خان بر بنگاله یورش نموده بتسخیر در آورد و نیز چون تاج خان
افغان حاکم چنار گده را پسران لیبی از اسباب کشتند شیر خان مساة لاڈ ملک[1] منکوحه
تاج خان را بافسون و فریب در عقد نکاح خود آورده قلعه مذکور را متصرف شد و بر تمام ملک شرقیه
استیلا آورد و هم درین نزدیکی[2] حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه مرتحل مرحله بقا شدند و
حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه سریر آرائے خلافت گشتند سلطان محمود بن سلطان
سکندر لودی به پتنه آمده مسند آرائے حکومت گشت شیر خان متابعت او اختیار کرده
باتفاق یک دیگر در جونپور رفته آن نواحی را از امرائے بادشاهی تخلیص نموده بعد چندگاه لشکر
بادشاهی جونپور را از و باز گرفت چون سلطان محمود در سنه ۹۴۵ در اودیسه بمرگ طبعی در گذشت
شیر خان بلا شرکت غیری بر پتنه و بنگاله دست تصرف یافته قوت و مکنت بهم رسانید و بر ملک
بادشاهی شروع تاخت نمود بعد از انکه بادشاه بدفع او متوجه شدند او صلح در میان آورده
قطب خان عرف عبد الرشید پسر خود را با فوج بملازمت گذاشت که در خدمت حاضر بوده باشد
چنانچه قطب خان در مهم گجرات در رکاب بود از انجا گریخته پیش پدر آمد چون بادشاه را در مهم
گجرات مدت مدید گذشت شیر خان فرصت یافت اکثر بلاد بتصرف خود در آورد و پس از انکه
ممالک گجرات مفتوح گشت و افواج بادشاهی بر شیر خان تعین گردید و بادشاه نیز متوجه
شده بعد تسخیر قلعه چنار گده روانه بنگاله شدند شیر خان که در بنگاله قیام داشت باستماع توجه بادشاهی

---

(۱) لاڈو ملکہ (۲) ۹۳۷ء

در خود تاب مقاومت ندیده از بنگاله بطرف جهارکهند رفت و براجه چنتامن برهمن حاکم قلعه
رهتاس پیغام کرد که چون مغل از عقب میرسد اگر از روے مروت در قلعه بجهت اهل و عیال
جا دهی احسان است که تا باقی عمر برگردن خواهد بود درین طور ایام نکبت تلطف همسایگان ضرور
است بچنین حرف و حکایت چاپلوسی و نیرنگ سازی راجه ساده لوح را که زمان او بارش
در رسیده بود فریفته و قبول کرد که اهل و عیال او در قلعه در آیند انگاه شیرخان
یکهزار دولی ترتیب داده در هر دولی جوانان مردانه را انتخاب کرده مسلح نشانده و در چند دولی که
پیش بود عورات درا ورده روانه ساخت دربانان قلعه کسان راجه تفحص دولی مشغول
شدند در چند دولی عورات را دیدند شیرخان براجه پیغام کرد که مستورات را نتوان نمود
و ننگ ستر نتوان قبول کرد راجه که ستاره دولتش نزدیک بغروب رسیده بود از
ساده لوحی منع فرمود که مزاحمت نسازند چون دولیها بالتمام بقلعه در آمد افغانان
قوی جنگ و جوانان باساز جنگ از دولی برآمده متوجه خانه راجه شدند و جمعی خود را
بدروازه قلعه رسانیدند و شیرخان نیز با فواج مسلح مستعد شده خود را بدروازه قلعه
رسانید و بسیاری از کسان راجه بقتل در آمدند و در نهایت آسانی قلعه بدست آمد چون این
چنین قلعه اسمانی ارتفاع که از مبادی بنائے آن هیچ فردی از فرمان روایان بران استیلا نیافته
و در هندوستان نظیران کم نشان میدهند تسخیر در امد شیرخان کلید بیت المقصود بدست
آورده اهل و عیال خود را دران بامن گذاشته بجمعیت خاطر درپے کار خود گردید و بادشاه
در بنگاله رفته بعیش و عشرت پرداخت و ایام برسات درمیان آمد شیرخان بنگاله مسدود
ساخته نگذاشت که خبرے یا رسد غله بلشکر بادشاهی برسد بعد ازانکه بادشاه از بنگاله
مراجعت کرده در مقام بهوج پور تهیته بر کنار دریاے گنگ اتفاق اقامت افتاد شیرخان نیز
با لشکر عظیم آمده خیمه انداخت بحرف و حکایت بحسب ظاهر صلح کرده روزها میگذرانید و در باطن تهنگ
جنگ راجولان میداد تا آنکه جمعی از پیاده و مردم زبون را با اسباب آتش بازی روبروے لشکر
بادشاهی گذاشته خود در منزل عقب رفته نشست ازانجا که امرے از پرده غیب
بظهور پیوستنی بود منصوبه چنان نشست که لشکر بادشاهی در کمال غفلت میگذرانید شیرخان
در لشکرگاه خود شبگیر کرده ناگهان صبحی بر خیمه گاه بادشاهی در رسید و تیغ بے دریغ
بخونریزی و لشکرکشی از نیام همت دلاوری برکشاد و لشکر بادشاهی را فرصت زین کردن

اسپ نشد تا بجنگ انداختن چه رسد آن خفتگان بستر بے پروائی و نشستگان خیل غفلت اکثر بہ خوابگاہ فنا غنودند و بسیاری بیابان نوردِ ہزیمت شدند **نظم**

یکے داشت سر در ہوائے نگار | کہ با جانفشانیش افتاد کار
یکے جامہ مید رخت ہمدوش تن | کہ شد جامہ اش جانشین کفن
یکے می شد از بادہ عشرت پرست | کہ از بادۂ مرگ گردید مست
یکے گوش بر نغمۂ چنگ داشت | کہ اندر مقام عدم پا گذاشت
یکے نرد بازیش بود آرزو | کہ شد تختۂ نرد تابوت او
یکے خواست زینہار دیگر گریخت | گریزندہ ہر سو ہمہ رخت ریخت
یکے ترکش انگندہ و دیگر کلاہ | گریزان گرفتند بے راہ راہ
بر آمد از اہل لشکر رستخیز | ہمہ بر گرفتند راہ گریز
گریزان سپاہ گروہا گروہ | نہادند رخ سوئے دریا و کوہ
غنودند شاہ و سپہ جملہ پشت | در آن راہ بادی در آمد بہشت
نہ تاج و نہ تخت و نہ دولت بجا | نہ اسپان نہ مردان جنگی بپا
زبس غارت الحق دو چار پا | دران دشت شد بر سپہ تنگ جا

بفرمان بادشاہ حقیقی فتح و نصرت نصیب شیرخان گردید و بادشاہ شکست خوردہ بہزاران تعب و محن در آگرہ رسید بعد یک سال افواج فراہم آوردہ باز در قنوج آمدہ جنگ کرد درین مرتبہ بتائیدات الٰہی و معاضدات نامتناہی شیرخان مظفر و منصور گشت :- **بیت**

بہ نیروی مردی و فرہنگ خویش | بگردون برافراشت اورنگ خویش

بادشاہ منہزم گشتہ نتوانست در آگرہ و دہلی اقامت ورزید در لاہور رسیدہ چند روز مقام کردہ بسمت ملتان و تہتہ رفت و شیرخان بعد چنین فتح عظیم تالاہور تکاش کردہ و از آنجا کہ خواص خان غلام خود را کہ مقدمۃ الجیش و قوت بازو او بود و در شجاعت و مردانگی طاق و در سخاوت و نیک نامی شہرہ آفاق چنانچہ تا حال در ہندوستان کار نامہائے او را در سرود و نغمہ می سرایند با لشکر گران تبعاقب بادشاہ فرستاد و تا ملتان او را تعاقب نمودہ معاودت کرد و شیرخان تہتہ تعلقہ گکہران رفتہ برگشت و متصل کوہ بالناتھ قلعۂ

نہادہ بر ہتاس موسوم گردانیدہ دہ ہزار سوار برائے سد راہ لشکر بادشاہی و مالش گکھران در آنجا گذاشت چنانچہ آن قلعہ را خلف او اسلام شاہ با تمام رسانید القصہ شیر خان بعد تنظیم و تنسیق مہات اندیار با آگرہ رسیدہ در ۹۴۷ سنہ سکہ و خطبہ بنام خود نمودہ شیر شاہ خطاب کرد و این بیت بر سجع نقش بست :- **بیت**

شہ اللہ باقی ترا باد دائم — ہمان شیر شد بن حسن سور قائم

چون راجہ پورن مل مرزبان رای سین لوائے استیلا و غلبہ برافراشتہ اکثر پرگنات نواحی را متصرف شدہ از روئے ہوا پرستی و نفس دوستی دو ہزار عورت مسلمہ و ہندیہ را در حرم سرائے خود در زمرہ پاتران و رقاصان انتظام دادہ بود شیر شاہ باصغای این معنی بمقتضائے حمیت اسلام و آئین سلطنت بتادیب آن خود سر ہوا پرست و تسخیر قلعہ رایسین کمر ہمت بربست و علم نہضت برافراشتہ در آن دیار رسیدہ قلعہ را گرد گرفت بعد امتداد ایام محاصرہ و محاربات متواترہ راجہ پورن مل عاجز شدہ صلح کرد پس از گرفتن قول و قرار آمدہ ملازمت نمود علمای دین فتوی دادند کہ چون این کافر زنان مسلمہ در خانہ خود داد با وجود قول قتل او مطابق امر شریعہ لازم است شیر شاہ بقصد حصول ثواب فوج آراستہ جنگ انداخت راجپوتان دل بر مرگ نہادہ کارستانی کردند کہ داستان رستم بازیچہ شد مانند پروانہ بے محابا خود را بر دم شمشیر و دندان فیل زدہ ہلاک شدند و زنان و فرزندان راجو ہر نمودند و بسیاری را از لشکریان شیر شاہ کشتند :- **نظم**

دلاوہ برآمد ز ہر دو سپاہ — تو گفتی برآمیخت خورشید و ماہ

چکاچاک برخاست از ہر دو سوی — ز خون شد ہمہ رزمگہ جوئے جوی

آخر الامر راجہ پورن مل کارنامہ تہور بظہور رسانیدہ با اکثرے از مردم خویش در جنگ گاہ کشتہ شد چنانچہ داستان دلاوری و مردانگی او تا حال در اشعار ہندیہ با کناف گیتی مشہور است شیر شاہ بعد تسخیر قلعہ رایسین و قتل پورن مل در آگرہ رسیدہ بیمار گشت و عارضہ صعب کشید بعد صحت و شفا بر رائے مالدیو حاکم اجمیر و جودھپور و میرتھ کہ پنجاہ ہزار سوار در ظل رایت او بود سواری کرد دیدفعات جنگ درمیان آمد چون کار جنگ پیش نرفت شیر شاہ فریبی بخاطر آوردہ مکاتیب از راجپوتان سردار متضمن اطاعت بادشاہی و انحراف از رائے مال دیو و مناشیر خود بجانب راجپوتان ارکان دو

راے مسطور مشتمل بر استمالت و دلجوے و در باده محبوس کردن راے مذکور نوشته عمداً
آن خطوط را بدست کسان راے در آورده ازین معنی دل راے مال دیو را از اعیان دولت
او برگردانیده در لشکر او خلل انداخت و علی التواتر جنگ کرده فتح یافت و اجمیر را
تسخیر در آورده بدہلی مراجعت نمود چون حاجی بیگم حرم خاص ہمایون بادشاه در جنگ چوسه
بهتهه در قید آمده بود شیر شاه از روے نیکذاتی آن عفیفه بحرمت و اعزاز تمام مامون و
مصئون میداشت بعد از انکه خبر رسید که بادشاه از عراق و خراسان معاودت
نموده در کابل رسید آن عفت قباب را باحترام تمام پیش بادشاه در کابل
رسانید و نیک نامی و نیک مردی خود بر عالمیان ظاهر گردانید القصه شیر شاه
بغایت نیک ذات و فرخنده صفات و عقل و دانش و تدبیر ملک گیری و جهانداری
بے نظیر بود در رفاهیت رعایا و اسودگی خلایق همت بر کمال داشت در احیاے
مراسم عدل و داد و افشاے لوازم بذل و سخاگوے سبقت از نوشیروان عادل
برده در محکمه عدالت خویش و بیگانه را مساوی میدانست و سایر الناس را بیک نظر
میدید گویند روزے شاهزاده عادل خان که از همه کلان بود فیل سوار از کوچه آگره
میگذشت بقال زنی در خانه خود که دیوار کوتاه داشت برهنه بغسل مشغول بود چون نظر
شاهزاده بران زن جمیله برهنه افتاد بیره پان بسوی او انداخت و نگاه کرده از ان کوچه
گذشت از انجا که ان عورت در عصمت ثابت بود از ینکه مرد بیگانه او را برهنه
دید خواست که خود را هلاک گرداند همدران اثناے شوهرش امده برین حال
واقف گردید و عورت را بحرف و حکایت از هلاکت باز داشت و ان بیره پان را
گرفته در جرگه فریادیان داخل شده حقیقت حال را بعرض شیر شاه رسانید ان
بادشاه عدالت پناه بر ماجراے احوال بقال واقف گشته افسوس بسیار کرد و بمقتضاے
انصاف سنجی حکم کرد که این بقال را فیل سوار کرده زن عادل خان را پیش او حاضر
سازند تا مستغیث همین بیره پان را که بدست دارد بسوے او اندازد امرا و وزرا
هر چند در موقوف این حکم التماس کردند منظور نگشت و فرمود که نزدیک من در عدالت
فرزند و رعیت برابر است کے روا باشد که فرزندان ما با رعایا چنین سلوک
ناهنجار کنند اخر الامر بقال راضی شد و عرض نمود که بحق خود رسیدم و از فریاد

بادشاہ نظم

دنا شیر عدلست آرام ملک | کہ از عدل حاصل شود کام ملک
ترا این بہ آخر چہ حاصل شود | کہ نامت شہنشاہ عادل شود
چو نوشیروان عدل کرد اختیار | کنون نام نیک است ازو یادگار

در زمان سلطنت اکثر احکام اختراع کردہ مدار کار بر قوانین سلطان علاء الدین خلجی کہ در تاریخ فیروزشاہی مندرج است نہاد و داغ اسپ را کہ پیش ازین سلطان علاء الدین مقرر کردہ بود و رائج نہ گشت مجدد از رواج داد و ہزار و پانصد کردہ از بنگالہ تا رہتاس پنجاب بفاصلہ دو دو کروہ سراہا اباد کردہ در ہر سرا دو دو اسپ کہ نام ڈاکچوکی باشد نصب نمود در دو سہ روز خبر بنگالہ برہتاس میرسید و مقرر بود وقتیکہ شیرشاہ در دولتخانہ والا برائے خود مایدہ گستردی آواز نقارہ شدی چون سراہا نزدیک نزدیک بود در طرفۃ العین بتمامی سراہا از بنگالہ تا رہتاس پنجاب و دیگر شاہراہہائے ممالک مردم خبردار گشتہ نقارہ نواختندی و در ہر سرا ہمان وقت از سرکار بادشاہی بمسافرین مسلمین طعام وبہندوان آرد و روغن دیگر دادندے و عالم عالم مسافران از مایدہ افضال ان بادشاہ دریا نوال معدہ خواہش برامودندے مترددین تہیدست از قوت درماندگی نہ کشیدندے بیت

شربت جود ش مزاج تنگدستی را دوا | خستہ افلاس را فیض عطایش غمگسار

و در شاہراہ بہر دو جانب درخت میوہ دار نشاندند تا مترددان در سایہ ان باش و آرامش آمدہ شد نمایند و از اثمار ان اشجار بے ممانعت بہرہ یاب شوند مقرر کردہ بود کہ از نیلاب تا دہلی دیہات افغانان دور دیہ اباد سازند تا سد راہ مغول از سمت کابل بودہ باشد در عہد سلطنت او امنیت بحدی بود کہ اگر زالی سبد طلا داشتی و در صحرا خواب کردی حاجت پاسبان نبود قطعہ

اگر یک تن برد چون مہر انور | ز مشرق تا بمغرب طشت از زر
نیارد ہیچ عور از ورع در پرہیز | کہ در طشت زر او بنگرد تیز

گویند چون آئینہ دیدی تاسف خوردی کہ بنا از شام بمنزل رسیدم یعنی در وقت پیری

سلطنت یافتہ مشہور است کہ در روز داخل شدن شیرشاہ در دہلی عورتے سبزہ فروش بر زبان آورد کہ دہلی شوہر یافت اما پیر چون این سخن بگوش شیرشاہ رسید جوانانہ اسپ راتند کرد بازان زن عیار گفت پیر است اما ظریف القصہ شیرشاہ در آخر ہا برائے تسخیر قلعہ کالنجر رسیدہ محاصرہ نمود سرکوب وساباط ترتیب دادہ حقہ ہائے دار دار آتش دادہ درون قلعہ انداختن آغاز کرد اتفاقاً یک حقہ بر دیوار تصادم نمودہ برگشت و در دیگر حقہا افتاد و آتش درگرفت بسیاری از شکاریان بادشاہی ضایع شدند شیرشاہ ہم کہ نزدیک بود سوختہ شد مگر اندک رمقے داشت ترتیب جنگ بردم خود میگفت در آخر ہمان روز قلعہ مفتوح گشت و روح شیرشاہ نیز از حصار بدن ہمان روز برامد و باعث ہزاران تاسف و فراوان غم خیرخواہان گردید قطعہ

شیرشہ آنکہ از صلابت او | شیر و بز آب را بہم می خورد
چونکہ رفت از جہان بدار بقا | یافت تاریخ او ز آتش مرد

مدت حکومت او بست سال و کثرے ازانجملہ پانزدہ سال در امارت و پنج سال و دو ماہ در سلطنت ہندوستان +

اسلام شاہ المشہور سلیم شاہ عرف شاہزادہ جلال خان بن شیرشاہ

چون واقعہ ناگزیر شیرشاہ رو داد ارکان دولت و اعیان حضرت مشورت کردند کہ شاہزادہ عادل خان خلف بزرگ در قلعہ رنتنبہور دور دست است و وجود بادشاہ برائے پاسبانی سپاہ و رعیت ضرور والا زود تر فتنہ برمی خیزد و اختلال در ممالک راہ می یابد ناگزیر شاہزادہ جلال خان خلف خورد را کہ در ریوان غا پتنہ بود طلب داشتند و او بجناح استعجال در پایان قلعہ کالنجر در سنہ ۹۵۲ھ بر تخت خلافت جلوس نمودہ و سکہ و خطبہ بنام خود کردہ اسلام شاہ خطاب گردانید و بہ بلاد بزرگ نامہ نگاشت کہ برائے تسکین فتنہ و آشوب محافظت سپاہ نمودہ ام مرا بجز اطاعت چارہ نیست شاہزادہ عادل خان در جواب نوشت اگر گفتار بکردار پیوندی و فروغ راستی داری باید کہ خواص خان و چہار امرا بفرستید تا آمدہ دلتسکین من نمودہ

بردند اسلام شاه ان امرا را فرستاد که تسلی خاطر شاهزاده نموده بیارند بعد ازان که
اسلام شاه از کالنجر به اگره رسیده شاهزاده عادل خان نیز از رنتنبهور امد و قرار
بر ملاقات طرفین افتاد اسلام شاه بخاطر اورد که سلطنت نه امریست که از دست
باید داد و دولت و جاه نه چیزیست که بکسے باید سپرد درینصورت عذر اندیشیده
مقرر کرد که زیاده از دو سه کس در قلعه همراه شاهزاده نیایند چون تقدیر نرفته بود
که این اندیشه پیش رود در وقت امدن شاهزاده جمعی کثیر درون قلعه رفتند اسلام شاه
بالضرور اظهار اخلاص و برادری نموده گفت که تا حال افغانان را نگاه داشته شد
الحنون بشما می سپارم انگاه دست شاهزاده را گرفته بر تخت نشاند و چاپلوسیها نمود
ازانجا که شاهزاده بعیش و عشرت میل تمام داشت قبول سلطنت نکرده اسلام شاه را
بر تخت نشانیده اول خود سلام کرد و مبارکباد گفت پس ازان دیگران سلام
کردند و همانوقت شاهزاده رخصت شده در بیانه رفت اسلام شاه با وجود چنین
سلوک که ازبرادر کلان بوقوع امد از خاطر جمع نداشت وازیے اتفاقی بعضے امرا
هراس مندمی بود بنابران جولانه طلا بدست غازی خان محلی فرستاد که شاهزاده را مقید
کرده بیارد شاهزاده بعد اطلاع این معنی نزد خواص خان در میوات رفته از
نقص عهد اسلام شاه او را مطلع گردانید ازین معنی خواص خان براشفته غازی خان
محلی را طلبداشته همان زنجیر در پاے او انداخته بواسطه مخالفت برافراشته
و امرایان موافق را رفیق خود کرده بالشکر بسیار روانه اگره گردید قطب خان و
دیگر امرا که در عهد شیر شاه رفیق بودند از اسلام شاه رنجیده شاهزاده عادل خان
را ترغیب سلطنت نمودند اسلام شاه بتدارک این شورش پرداخته قطب خان
وغیره را تسکین کرده باخود متفق گردانید شاهزاده باتفاق خواص خان و دیگر امرا
در نواحی اگره امده صفوف پیکار اراست و در طرفین جنگ تراز و شده بارادت
الهی شاهزاده شکست یافته بطرف پتنه رفت بعدان احوال شاهزاده بکسے
معلوم نیست و خواص خان و عیسے خان هزیمت خورده بجانب کوه کمایون رفتند
واکثر اوقات از کوه برامده دامن کوه که تعلق به بادشاه داشت تاراج میکردند بعد
چندگاه قطب خان با عساکر گران برسران تعین گردید انانچه که قطب خان

برترغیب امدن شاہزادہ رفیق دیگران بود واز اسلام شاہ ہراس داشت ازانجا گریختہ درلاہور پیش اعظم ہمایون رسید او قطب خان را بوجب حکم قید کردہ بحضور فرستاد تا اسلام شاہ اورا بچہار کس دیگر قید کردہ درقلعہ گوالیار محبوس گردانید چون اسلام شاہ در رعیت پروری و عدالت گستری و خداشناسی و ایزد پرستی بے نظیر بود اما سپاہی را بغایت تنگ وازردہ میداشت و طریقہ اوان بود کہ ہرکرا از روے اعتراض از نوکری برطرف کردی جاگیرش تغیرداد مقرر نمودی کہ اوبا جمعیت خود حاضر بودہ بدستور سابق خدمت میکردہ باشد درصورتے کہ اندکی درتقدیم خدمت از وتہاون شدی مورد عتاب گردیدی بلکہ فرزندان بسیاست رسیدی نظم

سپہ را دراسودگی خوش بدار	کہ درحالت سختی آید بکار
سپاہش کہ کارش نباشد بہ برگ	کجا روز ہیجا ہند دل بمرگ
بہائے سرخویشتن سے خورند	نہ انصاف باشد کہ سختی برند
چو دارند گنج از سپاہی دریغ	دریغ ایدش دست بردن بہ تیغ
چہ مردی کند درصف کارزار	کہ دستش تہی باشد از روزگار
ہمان بہ کہ لشکر بجان پروری	کہ سلطان بہ لشکر کند سروری

از وقوع چنین امور بعضے امرا منحرف شدند و اعظم ہمایون عرف ہیبت[1] خان نیز درلاہور رایت مخالفت برافراشت واو از جانب لاہور و خواص خان وعیسیٰ خان از طرف کمایون درانبالہ متصل سہرند رسیدہ مشورت کردند کہ شاہزادہ عادل خان را طلبداشتہ بسلطنت باید برداشت اعظم ہمایون این معنی را قبول نکرد وخود ارادہ خلافت میداشت خواص خان رنجیدہ بے جنگ برخاستہ رفت وعیسیٰ خان خودرا پیش اسلام شاہ رسانید و اعظم ہمایون و دیگر نیازیان برنالہ[2] متصل انبالہ صفوف مصاف آراستہ با اسلام شاہ امادہ پیکار شدند و باندک جنگ منہزم گشتہ نتیجہ حرام نمکی یافتند و ہرطرف متفرق گشتند سعیدخان برادر اعظم ہمایون خواست دردزمرہ مردمانی کہ مبارک باد فتح میدادند رفتہ بقصد اسلام شاہ نماید فیلبانے ازین معنی واقف شدہ در وقت امدنش دران مردم نیزہ زدہ

---

(۱) ہمت خان۔ (۲) بنالہ۔

ر نظم

ن راکہ خدا نگاہدارد آسیب کسے بر و نہ ارد
رش ہمہ بخت نیک سازد درغصہ حسود جان گدازد

زیان گریختہ در دہنکوت نزدیک ولایت رتوہ اقامت ورزیدند واسلام
اس تعاقب نمودہ بگوالیار رسید روزے شجاعت خان راشخصے ناگہان
ود او وقوع این معنی باشارہ اسلام شاہ تصور نمودہ متوہم گردید واز حضور
ہ رفت عیسیٰ خان را با ہشت ہزار سوار تعاقب او تعین کرد او رفتہ چند مرتبہ
دہ شجاعت خان را عاجز ساخت بالضرور شجاعت خان اطاعت قبول
ضور امد وبعد چند گاہ مورد عنایت گشتہ بحکومت مالوہ باز سرفرازی
ن ظاہر شد کہ اعظم ہمایون در دہنکوت اقامت ورزیدہ دران نواحی
تنہ وفساد شد واختلال در امور ان دیار راہ یافتہ بنا بر رفع این
واجہ ویس را کہ از عمدہ امراے والا شان بود با بست ہزار سوار تعین
ن فتنہ اندوزان جمعیت فراوان داشتند واسباب نبرد زیادہ بہم
نگ شکست یافتہ رو بفرار نہاد اعظم ہمایون بعد فتح تا سہرند تعاقب
یس نمودہ ولشکریانش برقصبات و دیہات پنجاب دست تطاول
ہ بند ومواشی ومال سکنہ انیار غارت نمودند وشورشے عظیم در پنجاب
غریب برساکنان انیار رو داد ازانجا کہ مالش کردن کسان عصیان سرشت
شہ استکبار کج نہادہ دماغ شوریدگی دارند وانداختن فتنہ اندوزان
دکہ باعث اختلال امور مملکت شوند بر ذمت ہمت سلاطین والا اقتدار
ت تا خار اشوب از راہ مملکت وغم فتنہ از دل خلایق برامدہ موجب
روزگار گردد بنابراین اندیشہ اسلام شاہ بالشکر گران وتوپ خانہ فراوان
رجہ درفع نیازیان گردید اعظم ہمایون کہ سرخیل جماعۃ سرکشان بود
ردہ گریختہ در دہنکوت رفتہ متحصن گشت لشکر بادشاہی قلعہ را گرد
سباب قلعہ گیری مہیا کردند ومتواتر جنگ توپ وتفنگ درمیان امد
ہ بر مخالفان افتاد اعظم ہمایون گریختہ در کوہستان گکہران رفتہ

بسلطان ادم گکھر پناہ برد و اہل و عیال و مادرش در دست مردم بادشاہی
اسیر شدند بعد ان اسلام شاہ بر سر گکھران نہضت نمود سلطان ادم اما دو سہ کا
گشتہ بارہا محاربات درمیان آوردہ تا سال نیلاق(۱) رود اد اخر الامر سلطان ادم عاجز
شدہ عذرہا خواست و اعظم ہمایون را از انجا براورد و او فرار نمودہ بطرف
کشمیر رفت اسلام شاہ اندکی تعاقب نمودہ برگشت دران ایام شخصے درتنگی راہ شمشیر
بر سر اسلام شاہ انداخت اما کارگر نشد بادشاہ از غایت چستی و چالاکی بر و غالب
امدہ بدست خود او را بقتل رسانید بالجملہ چون فتنہ و فساد ازان دیار برطرف شد
وامن و امان پدید امد اسلام شاہ ازان نواحی خاطر جمع نمودہ براہ دامنہ کوہ روانہ دہلی
گردید چون نزدیک جمون بقصبہ بن رسید خبر امد کہ کامران میرزا برادر خورد ہمایون بادشاہ
در کابل از برادر کلان شکست یافتہ باستدعاے کمک امدہ نزدیک خیمہ گاہ بادشاہی
رسیدہ اسلام شاہ او از خان پسر خود را مع مولانا عبد اللہ سلطان پوری باستقبال
فرستاد انہا رفتہ میرزا را اوردند چون میرزا در حضور رسیدہ ایستاد اسلام شاہ
از روے رعونت یا بواسطہ خفت مرزا متوجہ نگشت و عمداً تغافل کرد حسب الامر
او میر توزک باواز بلند گفت کہ قبلہ عالم مقدم زادہ کابل مجرا میکند و این لفظ
را سہ مرتبہ تکرار کرد و باعث ہتک ابروے میرزا گردید بالاخر اسلام شاہ
بتعظیم نیم قیامے بہ میرزا ملاقات کرد و ازین معنی زیادہ خفت مرزا گردید و چرا نگردد
کہ از قبلہ وکعبہ خود رو گردان گشتہ بدشمن جانی التجا اوردہ بود چون از انجا کوچ
گشت بطریق نظر بند میرزا ہمراہ بردو میرزا از راہ فتابو یافتہ گریخت و براہ کوہ
سوالک بجن و شاق مالا یطاق پیش سلطان ادم گکھر رسید و سلطان اورا دستگیر
کردہ نزد ہمایون بادشاہ رسانید چنانچہ سابقاً سمت تحریر یافت القصہ
سلطان اسلام شاہ چون در دہلی رسید شہرت گشت کہ بادشاہ براے دستگیر
کردن کامران میرزا از اب سندہ گذشتہ ازین خبر اسلام شاہ از دہلی متوجہ
لاہور گردید چون نرگاوان توپ خانہ حاضر نبودند براے چرا بامکن دور دست
رفتہ بودند از روے شتاب زدگی براے کشیدن عرابہاے توپ خانہ

(۱) دہ سال نیاق +

ادمیان مقرر کرد ہر توپ را ہزار دو ہزار ادم می کشیدند بعد رسیدن بلاہور خبر یافت کہ بادشاہ بعد دستگیر کردن کامران میرزا از کنار دریاے سندہ باز بکابل مراجعت کرد اسلام شاہ از اطلاع این معنی و بعد حصول جمعیت از نظم و نسق امور ان دیار معاودت نمود بخاطر داشت کہ چون لاہور شہریست بزرگ در اندک فرصت تجملات بادشاہی و سامان لشکرہا و سپاہ فراوان و یراق و سلاح و دیگر اسباب جنگ بہم میرسد و محل در امدن مغل از کابل است ان شہر را خراب کردہ مانکوت را کہ در کوہ سوالک قلعہ احداث کردہ اوست دارالسلطنت گرداند مانکوت قلعہ ایست متضمن چہار قلعہ استوار بر فراز کوہہا مقارن ہم و مقامی انقلاع اسمانی ارتفاع بنظر نظارگیان از یک قلعہ زیادہ در نمی اید لشکرہا را بان وصول مشکل و بر تقدیر وصول دست بر ساکنان ان قلعہ یافتن دشوار ابہاے گوارا فراوان دارد و اذوق چندانکہ خواہد میسر نظم

حصارے چو گردون گردان بلند — کہ رفعت ز برجش بود بہرہ مند
نیاید سر او بگردون فرو — کہ سرکوب گردون بود برج او

لیکن این ارادہ او صورت نہ بست و بزحمت دانہ دنبل کہ بر مقعد او بر امد در گوالیار برحمت حق پیوست بغایت نیک ذات و نیکو صفات بود قوانین سلطنت و قواعد عدالت مانند پدر والا قدر مرعی میداشت در عہد او از اقویا بر ضعفا ستم نمیرسید از نیلاب تا بنگالہ درمیان سراہا کہ شیرشاہ احداث کردہ بود یکیک سراے دیگر تعمیر نمودہ بدستور پدر رفیع قدر براے مسافران طعام از سرکار خویش مقرر کرد و قانون گویان پرگنات براے نگاہداشت سررشتہ کاغذ از تقیر و تبدیل قطمیر و بیان حال رعایا و تدبیر ابادی و افزونی مزروعات و مشورت ضبط حاصلات و گذارش حقیقت ہر نیک و بد اختراع اوست ملک گیری و جہانداری و انصاف و عدالت و انتظام مہام جہان بنوعے کہ ازین پدر و پسر بمنصہ ظہور رسیدہ از سلاطین گذشتہ کم نشان میدہند اخر رفتند و اسم نیکی و نیک نہادی خود در جہان گذاشتند بیت

نیک و بد چون ہمہ بباید مرد — خنک انکس کہ گوے نیکی برد

---

(۱) مبنی جزو کل +

... هشت سال و دو ماه و هشت روز

فیروز شاه عرف شاهزاده فیروز خان بن اسلام شاه

بعد رحلت اسلام شاه ارکان دولت و اعیان سلطنت فیروز خان را که در عمر دوسالگی بود بر تخت خلافت نشاندند سابقًا اسلام شاه به بی بی بائی[1] منکوحه خود میگفت که مرگ این فرزند از مبارزخان برادر تست اگر برادر خودرا میخواهی از فرزند دست خود بشو بهتر آنست که این خار از میان بردار بی بی جواب میداد که برادر من مبارزخان بعیش و عشرت میگذراند اورا به پادشاهی کاری نیست اما آنجا که سخن پادشاهان پادشاه سخن است آنچه اسلام شاه گفته بود از مبارزخان بمنصه ظهور رسید یعنی بعد جلوس فیروزخان بر تخت مبارزخان بطمع سلطنت قصد خواهرزاده خود کرده هرچند بی بی بائی خواهرش گریه و الحاح نمود و گفت این طفلک را بجای می برم تو پادشاهی کن و زنهار قصد پسر من مکن آن بی رحم سنگدل قبول نه کرده فیروزشاه را بافتیح ترین وجه کشت و بدنامی ابد برای خود حاصل نمود مدت سلطنت فیروز شاه سه روز

سلطان محمد عادل عرف مبارزخان عدلی بن نظام خان برادرزاده شیرشاه

در سنه ۹۶۰ نہ سو ساٹھ بر تخت خلافت جلوس نموده سکه و خطبه بنام خود کرده بسلطان محمد عادل مخاطب گشت و ابواب خزاین کشوده مانند سلطان تغلق شاه دست بذل و نوال کشاده طریقه سخاوت پیش کرد و شمشیرخان برادر خورد خواص خان را که غلام زاده شیرشاه بود وزیر اعظم و مدار علیه ممالک ساخت و هیمون بقال ساکن ریواری بیش او اعتبار یافت این هیمون در ابتداء حال در پس کوچها گردان به بے سرمایگی نمک شور فروختی بعد ازان در اردوی اسلام شاه دوکانداری میکرد بعد چندے بلطایف الحیل مودی اسلام شاه گردید چون طالع او

---

(۱) بی بی بائی در ۹۶۱

مددگار شد اعتبار یافته از معتمدان گشت و در اکثر امور ملکی و مالی دخیل شد بعد
ازانکه سلطان محمد عادل سریر ارائے خلافت گشت هیمون معتمد علیه گردیده [illegible]
رفته جمیع مهمات ملکی و مالی باو رجوع شد چندگاه بخطاب بسنت رائے مخاطب
شد بعد ان راجه بکرماجیت خطاب یافته کار سلطنت از پیش برد اگرچه
اسم سلطنت بر سلطان بود اما تمامے کاروبار جهانبانی بهیمون تعلق داشت نظم و
نسق امور مملکت و عزل و نصب حکام ممالک و داد و ستد جاگیرها و بند و بست
عساکر باختیار او بود فیل خانه و خزانه شیرشاه و اسلام شاه در قبض و تصرف
او در امد گویند بدقیافه و کریه منظر و کوته قد و در از اندیشه بود سواری اسپ
نمیدانست و شمشیر بر کمر نمی بست همیشه سواری فیل میکرد و انچنان بهره از
شجاعت و دلاوری داشت که از طرف سلطان محمد عادل با فغانے که مدعی سلطنت
بود بست و دو جنگ نموده بقوت دلیری و مردانگی مظفر و منصور گشت و نوعے
از عقل و دانش بهره مند بود که تدبیر فرمان روائی و کشورکشائی و قواعد جهانبانی
و گیتی ستانی انچه او کرده دیگرے نکرده باشد جمیع افغانان مطیع و منقاد او بودند و
اصلا سر از خط اطاعت او بیرون نمی بردند **بیت**

زطالع هرکرا روشن شود شمع همه اسباب دولت می شود جمع

القصه بعد چندگاه افغانان از سلطان محمد عادل برگشته هر یکے بهر ناحیه بغی ورزید
بهر طرف فتنه و فساد برخاست شاه محمد فرملی و سکندر خان پسرش پیش سلطان
گفت و گوے ناهموار کرده بسیاری را کشتند و انها برگشته شدند تاج خان
برادر سلیمان کرارانی در دیوان خاص از حکم سلطان عدول نمود و از گوالیار گریخته
برکنار دریائے گنگ رفته جمعیت فراهم اورده لوائے مخالفت برافراشت
هیمون بقال بالشکر بسیار و فیلان بیشمار رفته او را شکست داد ابراهیم خان
سور که خواهر او در عقد نکاح سلطان محمد عادل بود و از بنی اعمام شیرشاه بود مخالفت
ورزیده اکثر پرگنات نواحی دهلی را متصرف گشت و بسیاری امرا را با خود متفق گردانید
سلطان محمد عادل تاب نیاورده بطرف چنارهگده رفت احمد خان سور که برادرزاده
و داماد شیرشاه و خواهر دیگر سلطان محمد عادل در خانه او بود خود را سلطان سکندر

ملقب ساختہ بر سر ابراہیم خان رفت لشکر ابراہیم خان ہفتاد ہزار سوار بود و سکندر خان ده[1] ہزار سوار داشت بہمدیگر جنگ واقع شد بتائیدات سبحانی سلطان سکندر بر و غالب آمد آگره و دہلی متصرف گشت و از سنده[2] تا دریائے گنگ بتصرف او در آمد میخواست کہ شرق رویہ رفتہ مدعیان حکومت را از میان بر داشتہ دعوے انفراد[3] نماید لیکن بسبب شہرت توجہ محمد ہمایون بادشاه از کابل بسمت ہندوستان در آگره متوقف ماند و ہیمون بقال از جانب سلطان محمد عادل بالشکر بسیار و پانصد فیل نامدار و توپ خانہ بے شمار آمده با ابراہیم خان جنگ کرده مظفر و منصور گردید و بعد حصول جمعیت خاطر ازین طرف بر سر محمد خان سور حاکم بنگالہ کہ علم مخالفت برافراشتہ بطرف جونپور و کالپی و آگره راہی شده بود رفتہ با سلطان محمد عادل رفیق گردید و در موضع چھپرگھتہ[4] ده وازده کروہے کالپی مجادلہ عظیم نمود قضا را محمد خان شکست یافتہ در رزمگاه کشتہ شد و کار ہیمون بقال بالاتر گشت چون در آگره سلطان سکندر استیلا داشت ہیمون مقاومت با سلطان سکندر از اندازه قوت خویش بیرون دانستہ اراده آگره فسخ نموده بجانب بہار و بنگالہ روانہ گشت دیگر مقدمات سلطان محمد عادل ہمین جاگذاشتہ شد حقیقت کشتہ شدن او و ہیمون و دیگران در عہد سلطنت محمد اکبر بادشاه تحریر خواہد آمد اکنون ذکر آمدن محمد ہمایون بادشاه برائے تسخیر ہندوستان و جنگ کردن با سکندر و مظفر و منصور گردیدن و انقطاع رشتہ سلطنت افغانان بقلم آوردن ضرور است مدت حکومت سلطان محمد عادل قریب دو سال و از ابتدائے شیر شاه لغایت سلطان محمد عادل چہار تن شانزده سال ٭

---

(۱) دو ٭

(۲) اب سنده ٭

(۳) انہا فرو نماید (۴) چھپرکند یا چھترکند ٭

آمدن حضرت ہمایون بادشاہ بتسخیر ہندوستان و فتح بر افغانان و رحلت نمودن باز ازین جہان

چون در کابل شنیدند کہ در ہندوستان بہر اقطار افغانان لوائے حکومت برافراختند ہر کدام دم استقلال میزنند و در ہند ملوک طوایف شدند درین صورت آنحضرت در سنہ ۹۶۲ در ساعت مختار کہ حرکات افلاک بان افتخار کنند و نظرات کواکب بان مباہات نماید بہندوستان نہضت فرمودند **نظم**

زمانے کہ با کسر فی یار بود — نظر ہائے طالع سزاوار بود

روان شد باقبال فتح و ظفر — سعادت بغیر و ز پیش راہبر

سعود فلک نصرتش راضیان — جنود ملک در پیش حرز جان

منعم خان بحکومت و حراست کابل نصب گردید و در روز نہضت الویہ عالیہ از کابل دیوان لسان الغیب حاضر کردہ تفاول جستند ازین بیت بشارت نصرت داد **بیت**

دولت از مرغ ہمایون طلب و سایہ او — زانکہ با زاغ و زغن شہپر ہمت نبود

القصہ آنحضرت معہ شاہزادہ محمد اکبر با سہ ہزار سوار براہ کہرپہ روانہ شدہ کوچ بکوچ قطع مسافت نمودہ بلاہور رسیدند افغانان از طنطنہ نہضت موکب عالی پراگندہ شدند و لاہور بے جنگ بتصرف اولیائے دولت درآمد **بیت**

چو لشکر بود اندک و یار بخت — بہ از بیکران لشکر و کار سخت

بعد رسیدن بلاہور افواج قاہرہ بسرکردگی بہرام خان خانخانان بجانب جالندہر و ہرپانہ تعین فرمودند دو مرتبہ دران نواحی جنگ درمیان آمد و ظفر و نصرت نصیب اولیائے دولت گردید بعد آن خانخانان از دریائے ستلج عبور نمودہ درحوالی ماچھی وارہ بوقت شب با افاغنہ جنگ عظیم نمود و بارادت الہی شکست بر افغانان افتاد فیل و اسپ و دیگر اسباب بدست بہادران فیروزمند درآمد خانخانان بعد فتح در سہرند رسیدہ طرح اقامت انداخت و درینوقت سلطان سکندر از استماع خبر غلبہ لشکر منصور و شکست نوکران خود از آگرہ کوچ کردہ با ہشتاد ہزار سوار و فیلان و توپخانہ بسیار در نزدیکی

سهرند آمده بر گرد معسکر خندقی بر آورده آماده پیکار گردید خانخانان شهر را محکم کرده بقدر مقدور تردد میکرد و عرایض نیاز متضمن رویداد بدرگاه والا ارسال داشته استدعاے مقدم مقدس نمود انحضرت با وجود عارضه قولنج از لاهور نهضت فرموده بعد قطع مراحل در سهرند نزول اقبال فرمودند و صفوف پیکار آراسته مقابل غنیم که اضعاف مضاعف از لشکر بادشاهی بود در آمدند هر روز جنگ توپ و تفنگ درمیان می آمد بعد چهل روز جنگ صف اتفاق افتاد ازانجا که کارفرمایان قضا و قدر منشور سلطنت ابدی این خاندان والاشان در دیوان کده تقدیر مثبت کرده بودند بحکم قادر مطلق فتح و ظفر نصیب اولیاے دولت گردید و شکست بر افغانان افتاد سلطان سکندر از معرکه برامده رو بفرار نهاده در کوه سوالک آمده بقلعه مانکوت اقامت ورزید شاه ابو المعالی را با لشکر گران از سهرند بجانب لاهور تعین فرمودند که اگر سلطان سکندر از کوه برآید مدافعه او نماید و نیز مهمات ولایت پنجاب را تمشیت دهد و انحضرت بفتح و فیروزی از سهرند روانه شده بپاے تخت دهلی نزول اجلال فرمودند بار دیگر اکثر بلاد هندوستان بقبضه تصرف درآمده باعث امن و امان گردید و امراکه درین مهم مصدر ترددات شده بودند بجاگیرهاے لایقه سرفرازی یافتند و سکه و خطبه بتجدید بنام اقدس رواج یافت و آب رفته در جوامد و مراد خفته بیدار شد درهاے بسته مفتوح گردید و دلهاے خسته دوا پذیرفت بوستان خزانی را بهار گل کرد شب دیجور را سحر پدیدار گشت بقیه این سال فرخنده بعیش و عشرت در دار الملک دهلی گذرانیدند و گلشن خلافت را از جویبار داد و دهش آب دادند در اثناے این حال بعرض مقدسی رسید که سلطان سکندر از کوهستان برامده بر پرگنات پنجاب دست تصرف دراز کرده تا پرگنه جهاری[1] و بتاله شروع تحصیل مال نموده و از شاه ابو المعالی ازینجهت که با سپاه همراهی خود سلوک ناهنجار دارد مدافع غنیم نمی شود روز بروز قوی میگردد انحضرت حسب الصلاح ارکان دولت براے رفع این شورش شاهزاده کامگار نامدار فرخنده اختر محمد اکبر را با بهرام خان خانخانان روانه فرمودند و در وقت رخصت انواع الطاف پدرانه و عطوفت بزرگانه نسبت بحال شاهزاده مصروف داشته این قطعه بر زبان مقدس آوردند

نظم

چراغے چون تو اندر دودمانم ۔۔۔ چرا روشن نباشد چشم جانم

---

(۱) جهاری

بهر کارے زیزدان یاریت باد　　　زعمر و ملک برخور داریت باد

شاہزادہ جہان بخت بعد رخصت از حضور والا قطع مراحل نمودہ در حوالی قصبہ کلانور نزول اجلال فرمودند سلطان سکندر از آوازہ انتہاض موکب منصور دست از تصرف پرگنات باز کشیدہ در قلعہ مانکوت کہ مامن او بود رفتہ متحصن گردید ازانجا کہ بقا خاصہ آفریدگار و فنا نصیبہ آفریدہ است ہرکس کہ خلعت حیات پوشیدہ بناچار در کارگاہ ممات عریان خواہد گشت یعنی چون زمان رحلت حضرت بادشاہ نزدیک رسید در روزے کہ مظنہ طلوع زہرہ بود بوقت شام بعزم دیدن آن کوکب نورانی بر بالائے کتاب خانہ برامدہ لحظہ ایستادہ قصد فرود آمدن نمودند دران وقت موذن شروع بانگ نماز کرد آنحضرت بتعظیم اذان در زینہ دویم ارادہ نشستن کردند درجات زینہ صفا کہ سنگ لغزیدہ داشت در زمان نشستن از پا در آمدہ بسر در آمدند واز نردبان فرود افتادہ برزمین رسیدند و ضرب سخت بشقیقہ راست رسیدہ بہ بیہوشی منجر گشتند ہرچند اطبا و حکما بمعالجہ پرداختند فایدہ بران مترتب نگردید بالآخر داعی حق را لبیک گویان بریاض رضوان خرامیدند نعش حضرت اقدس در کیلوکہری معزالدین کیقباد مدفون کردہ مقبرہ متضمن عمارات عالیہ احداث نمودند چنانچہ شخصے در تعریف مقبرہ گفتہ است **بیت**

ہرکہ میخواہد کہ بیند شکل فردوس برین　　　گو بیا آن قصر و آن باغ ہمایون را ببین

شعرائے والا فطرت و فضلائے بلند فکرت در تاریخ وفات آنحضرت اگرچہ اشعار رنگین وابیات ندرت تضمین گفتہ داد سخنوری دادہ اند اما این شعر بغایت نادرہ موقع و برجا آمدہ است **قطعہ**

ہمایون بادشاہ شاہ عادل　　　کہ فیض خاص او بر عام افتاد
بنائے دولتش چون یافت رفعت　　　اساس عمرش از انجام افتاد
چو خورشید جہانتاب از بلندی　　　بپایان در نماز شام افتاد
جہان تاریک شد در چشم مردم　　　خلل در کار خاص و عام افتاد
قضا از بہر تاریخش رقم زد　　　ہمایون بادشاہ از بام افتاد

مدت سلطنت مرتبہ اول دہ سال و مرتبہ دویم دہ ماہ +

ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن ہمایون بادشاہ

اگرچہ خواجہ عطا بیگ قزوینی در تاریخ اکبری و خواجہ نظام الدین احمد در طبقات اکبری و شیخ الہداد فیضی منشی سرکار و شیخ فرید المخاطب بمرتضی خان در تاریخ اکبرشاہی و محمد شریف معتمد خان در اقبال نامہ جہانگیری احوال سعادت اشتمال آن بادشاہ قوی اقبال بشرح و بسط نگاشتہ داد سخنوری و نکتہ طرازی دادہ اند اما مجموعہ کمالات صوریہ مظہر حسنات معنویہ جامع شرایف انسانی کشاف رموز معانی چمن پیرائے بہارستان فصاحت و بلاغت زینت افزائی نگارستان افادت و افاضت مقتدائے ارباب علم و عمل پیشوائے فضلائے اکمل نقش مصدر جزوکل کامیاب سعادت ابد و ازل علامی فہامی شیخ ابوالفضل روزنامچہ واقعات آن بادشاہ والاجاہ و شمہ از احوال بزرگان این سلسلہ علیہ از پدر بزرگوار آن بادشاہ فلک دستگاہ تا حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام بنجاہ و یک تن گذشتگان از بن دارفنا و رفتگان دارالملک بقا بتحریر در آوردہ کتابے موسوم باکبرنامہ مشتمل بر سہ دفتر درست نمودہ دفتر نخستین نصف اول متضمن احوال بزرگان از حضرت آدم تا نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بطریق اجمال و نصف اخیر محتوی بر جلوس مقدس این بادشاہ بر اورنگ خلافت و واقعات ہفدہ سال کہ بلازمان خویش محاربات روداده و انجماعۂ اہل بغی و انحراف تادیب و تخریب یافتہ و دفتر دویم مشعر بر تسخیر ولایت مالوہ و گجرات و پتنہ و بنگالہ و اودیسہ و کشمیر و بہکر و تہتہہ و قندہار و برہان پور و خاندیس و سایر ولایت دکن و دیگر ممالک و استیصال و فرمان پذیری حکام آن ولایت و واقعات از ابتدائے سال ہژدہم لغایت سال چہل و ہفتم جلوس والا دفتر سویم مشتمل بر خصوصیات ماند و بود بادشاہ والا درجات و حقیقت حالات صوبجات با قید حدود و اتصالات و دستور جمیع کارخانجات و ضوابط پرگنات ممالک محروسہ با قید اراضی و جنس کامل و ناقص و ربع و شرح و باریافت محصول و قوام زمیندار و مقدار پیادہ و سوار و قلاع و محال ہر اقطاع و قوانین مناصب و شرح ہر منصب دار و اسامی ملازمان سرکار از امرائے عالی مقدار و وزرائے ذوی الاقتدار و ندمای ہوشیار و فضلائے بلاغت شعار و علمائے نامدار و پزشکان حکمت دثار و حکمائے آزمودہ کار و نجمائے کامل عیار و دستار دشاران کرامت آثار و درویشان

پرہیزگار و ریاضت کیشان نیکوکار تفصیل مقابر و مزار وتعریف تبخانہ ومعابد ہر دیار و ارباب
نغمہ ساز و افواع اہل دانش وہنر پرداز وتعریف ہندوستان بہشت نشان و اوضاع
و اطوار دین وآئین ہندیان و دقایق حقایق کتب و دانش نامہائے اہل این دیار است
آن سر دفتر دانش وران تحریر این ہر سہ دفتر اینچنان بہار پیرائے سخن رنگین و گلدستہ ردائے
الفاظ مضامین شدہ کہ ہیچ تاریخ نویس باین نمط ترتیب کتاب نکردہ و کارستانی بہئے
کارنیاوردہ دستور العمل امور سلطنت و جہانبانی و کارنامہ معاملات ملک رانی ساختہ الحق
نسخہ ایست ناسخ نسخ روزگار و تاریخی است سرامد تواریخ ہر دیار از تعریف و توصیف
و شرایف عبارات ولطایف استعارات وبلندی سخنات و رنگینی منشات وحسن
مضامین نوائین ومعانی رنگین آن دیباچہ دانش ارسطوے خرد و فراست و افلاطون
عقل و کیاست عاجز و قاصر است وتاریخ خوانان ارباب دانش وصحف دانان اصحاب
بینش از مطالعہ آن بہرہ ور و نصیبہ بر بودہ بقدر امکان بشری وتوان انسانی داد وصف
دادہ ہزاران تحسین و آفرین بر روح پاک آن صاعد مصاعد مغفرت سبحانی عارج معارج
رحمت یزدانی میفرستند احتیاج نبود کہ تحریر حقیقت احوال این بادشاہ والاجاہ فضولی
نماید لیکن برائے سیرابی سخن درین کتاب نیز فہرستی است از سلاطین ہند شطری
از خلاصہ واقعات عظمی بقید تسطیر در آوردہ بر نظران وقایع ارمغانی ارزانی داشتہ
می شود القصہ چون حضرت محمد ہمایون بادشاہ سمند زندگانی را ازین تنگنائے ظلمانی بوسعت
آباد عرصہ نورانی جولان داد دران وقت شاہزادہ محمد اکبر باستیصال سلطان سکندر کہ
از قلعہ مانکوٹ برآمدہ بطرف لاہور فتیلہ فتنہ می افروخت بالشکر گران متوجہ پنجاب شدہ
بودند در منزل ساحت قصبہ کلانور خبر قضیہ ناگزیر رسیدہ بعد تقدیم مراسم تعزیت بہمان
خط دلکشائی نصف النہار جمعہ سویم ربیع الثانی سنہ ۹۶۳ ہجری در سلسے کہ افلاک درچندین
ادوار انتظار آن می بردند و در زمانیکہ کواکب از بسیاری قرنات فرصت ان می جستند اورنگ
خلافت بفر قدوم مقدس سرفرازی یافت و سریر سلطنت بعز پابوس اقدس سربلندی
پذیرفت کوس شادی بلند آوازہ گردید وطنطنہ مبارکبادی بنا نسنہ جلو الفت انام
جاری شد **قطعہ**

ہر خوشدلی کز اہل جہان فوت گشتہ بود آنرا بیک لطیفہ قضا کرد روزگار

محتاج بود ملک بہ پیرایۂ چنین   آخر مراد ملک روا کرد کردگار

دران ایام عمر گرامی سیزدہ سال وہشت ماہ وبست وہشت روز بود بیرام خان خانخانان مدار المہالک وکیل سلطنت گردیدہ حل وعقد مہات وقبض وبسط معاملات در قبضہ اقتدار و کف اختیار او باز گشت بعد انجام لوازم جشن جلوس وتقدیم مراسم شادمانی برائے قلع و قمع سلطان سکندر از کلانور نہضت فرمودہ کوچ بکوچ پایان قلعہ مانکوٹ رسیدند چون بسبب ایام برسات ترددات پیش نرفت بجہت مراعات حال سپاہ انصرام این مہم چندروز موقوف داشتہ ازانجا معاودت فرمودہ در حدود جالندہر نزول اقبال فرمودند ✤

دربیان آمدن ہیمون بقال بقصد محاربہ باخاقان زمان و دستگیر گردیدن و بقتل رسیدن او

چون ہیمون سپہ سالار و مدار علیہ سلطان محمد عادل با ابراہیم خان سور کہ مدعی سلطنت بود و نیز سلطان محمد حاکم بنگالہ و دیگر افغانان کہ ہریک دعوے بادشاہی داشت بدفعات عدیدہ پیکار آراستہ و در بست و دو جنگ سلطانی کارنامہاے رستمانہ بظہور رسانیدہ ہمہ جا غالب آمدہ لواے فتح و نصرت برافراشتہ بود از خبر شنقار بادشاہ جنت آرامگاہ خیال فاسد بخاطر آوردہ سلطان محمد عادل را طرف پتنہ گذاشتہ رو باگرہ آوردہ قدم جرات پیش نہاد سکندر خان وقیا خان گنگ و دیگر امراے بادشاہی را شکست دادہ آگرہ را متصرف گشت وازانجا بدلاوری و دلیری تمام بدہلی رسید تردی بیگ خان و دیگر امراے بادشاہی کہ در دہلی بودند تاب مقاومت نیاوردہ باندک جنگ فرار نمودند آن بقال بدمال با پنجاہ ہزار سوار و ہزار و پانصد فیل و پنجاہ دیگ توپ کلان و پانصد ضرب زن و دیگر توپ خانہ گران پاے ثبات واستقرار در دہلی افشرد وانیقدمہ در مقام جالندہر بعرض والا رسید خاقان زمان کہ در صغر سن دانش پیرانہ داشتند از استماع این خبر مہم سلطان سکندر موقوف داشتہ از نواحی جالندہر بقصد استیصال بقال بے اعتدال نہضت فرمودند و امراے بادشاہی از اطراف وجوانب بموجب طلب در حضور اقدس آمدہ حاضر شدند تردی بیگ خان کہ از ہیمون شکست یافتہ دہلی را گذاشتہ بود در ساجت سہرند بملازمت رسید چون بیرام خان خانخانان او را ہم چشم خود میدانست در ہیولا کہ بحسب

تقدیر بر وشکست افتاد بهرام خان او را بمکر و فریب بمنزل خود آورده بقتل رسانیده معروض اقدس گردانید که هزیمت امرا و فتح هیمون محض از تغافل تردی بیگ خان رو داده از جهت کشتن او عبرت دیگر امرای بے همت دانست خاقان زمان اغماض فرموده چیزے بزبان نیاوردند و ازانجا متوجه پیشتر شدند و عساکر منصوره بسرکردگی سکندر خان اوزبک برسم منقلا دستوری یافت هیمون که از هزیمت بادشاهی دستیر آگره و دهلی خیره و دلیر شده دم نخوت میزد از استماع نهضت موکب والا از دهلی روانه گشت و توپخانه را که اعتقاد قوی او بود پیشتر از خود در حوالی پانی پت فرستاد که دران مکان نصب کرده اماده پیکار شوند مردم بادشاهی که برسم منقلا تعین شده بودند جرات و جسارت نموده توپخانه او را بتصرف خویش در آوردند و همین موجب دل شکستگی بقال و دلاوری لشکر اقبال گردید هم درین اثنائے هیمون بدلیری تمام در حوالی پانی پت رسیده اتفاق کارزار افتاد دلیران قوی دل مانند شیران زنجیر گسل از طرفین داد مردی و مردانگی دادند و هنگامه جانفشانی و جانستانی گرم کردند برق صمصام خرمن هستی بسیاری را پاک بسوخت و شعله تیر جگر دوز وجود اکثرے را بر دوخت هیمون غالب آمده فوج بادشاهی را شکست داده بر حوضه فیل در صدد فراهم آوردن یکجا گردید ازانجا که منشی ارادت ازلی منشور خلافت ابدی بنام نامی بادشاه فلک بارگاه نگاشته و مهندس قدرت لم یزلی طغرائے سلطنت جاویدی باسم گرامی آنحضرت مثبت کرده بود قضارا تیر غضب الٰهی از شصت تقدیر جسته در حدقه چشم هیمون رسیده از کاسه سر او درگذشت بباد رعونت و پندار سرش انان روز نه بیرون رفت و از غایت درد وجع خود را در صندوق حوضه فیل پنهان گردانید همراهانش چون سردار را ندیدند بیدل شده عنان عزیمت از دست داده متفرق گشتند و بعد فتح و نصرت شکست درست برلشکر او افتاد و عساکر بادشاهی که مغلوب گشته سراسیمه حال بود چون این عطیه غیبی مشاهده کردند پس از هزیمت عطف عنان نموده بتاراج اسباب و رخوت و اسپ و فیل لشکر غنیم پرداختند ناگهان شاه قلیخان محرم نزدیک فیلے که هیمون بران نیم جان افتاده بود رسیده خواست که فیلبان را کشته فیل را که باساز مکلف بود بدست آورد فیلبان از بیم جان امان خواسته بود و ان هیمون در حوضه ان فیل نشان داد شاه قلیخان ازین مژده خوشوقت شده فیلبان را مهربانی نموده ان فیل را با فیلان دیگر گرفته روانه گردید رایات عالی از سر لیے که هر وند ه

کوچ فرموده بلشکر منقلانه پیوسته بود که نوید فتح و ظفر بعرض رسید و بعد از زمانے
شاه قلیخان هیمون را دست برگردن بسته بملازمت حاضر آورد و موجب شادمانی خاطر
اقدس گردید هرچند هیمون بر افغانان جنگ کرده منصور شده دلیر و خیره گشته بود از
رعونت میگفت که هرگاه بر افغانیکه لشکر بیکران داشتند فتح کرده باشم این بادشاه
خورد سال باین قلت لشکر کجا تاب مقاومت تواند اور د امانخوت او باعث وبال او گشت
و اقبال بادشاهی غالب آمده آن متکبر را دستگیر نمود **نظم**

بوم چه باشد که بچنگ دراز　　طعمه بر د از دهن جره باز
گیر که سگ هست بر آهو دلیر　　پنجه نخواهد زدن آخر بشیر

بعد آمدنش در حضور اقدس هرچند از دسخن پرسیدند از حجاب خجالت یا از عدم قدرت
یا از شدت وجع زخم یا از غلبه صلابت بادشاهی نتوانست سخن سرا گشت **بیت**

کسے را که از بیم شد دل ز جا　　توانائی پاسخ ارد کجا

بعضے از امرا التماس نمودند که آن حضرت از دست مبارک بقصد غزا و حصول ثواب
شمشیر بران مقهور اندازند فرمودند تیغ خود بخون اسیری الودن نه از آئین مردی
است **بیت**

تیغ خود از خون این ملعون چرا رنگین کنم　　چونکه رستم پیشه ام ان به که بر اعدا زنم

دران وقت بیرام خان نظر بر مرضی اقدس داشته بعرض رسانید **بیت**

چه حاجت تیغ شاهی را بخون هرکس آلودن　　تو بنشین ما اشارت کن بچشم یا بابروی

این را گفت پیشدستی نموده بصمصام خون اشام تن او را از بار سر ناپاک سبک جدا ساخت
و عرصه هندوستان را از خس و خاشاک وجود عصیان آلودش پاک گردانید سر او را بکابل
و تن او را بدهلی فرستاده بر دار کشیدند **بیت**

سنگ بد دست و مار بر سر سنگ　　نه ز دانش بود قیاس درنگ

آنحضرت بعد قتل هیمون بقال باستقبال کمال روانه شده در دار الملک دهلی نزول اقبال
فرموده جشن شادمانی ترتیب دادند و بر سریر جهانبانی جلوس فرموده در فراهم آوردن
پراگندگی ہاے امور سلطنت مقید شدند و مجدد اسواد اعظم هندوستان از فروغ
معدلت و انوار عدالت رونق تازه و انتظامی بے اندازه پذیرفت امرائے که مصدر

ترددات نمایان و محاربات شایان شده بودند بخطاب لایق و جاگیر مناسب سرفراز گشته
برای نظم اطراف ممالک دستوری یافتند مولانا کے ناصر الملک عرف پیر محمد خان بضبط
ولایت میوات تعین گشته پدر ہیمون را که پیر ہشتاد ساله بود از قصبه یواڑی مسکن او گرفته اوردند
و ناصر الملک او را رہنمای دین اسلام کرد او جواب داد که ہشتاد سال عمر گرانمایه در کیش
خود بسر برده و بآئین خویش آفریدگار را پرستش نموده اکنون که دمے بیش نیست چگونه
ترک دین خود نموده اختیار دین دیگر نمایم ناصر الملک جواب او را بزبان شمشیر حواله کرده
او را از ہم گذرانید٭

دربیان فتح قلعه مانکوت و اخراج سلطان سکندر و انقطاع سررشته افغانان از ملک

چون بعرض مقدس رسید که سلطان سکندر از کوہستان برآمده در ولایت پنجاب شروع
تحصیل مال نموده و دران دیار فتنه و آشوب روداده آن حضرت قلع و قمع او ضرور دانسته
از دار الملک دہلی بسمت پنجاب نہضت فرموده بعد قطع مراحل در قصبه دہمری که الحال
بنور پور مشہور است اتفاق نزول اجلال افتاد راجه رام چند مرزبان نگرکوت و دیگر راجہا
درایان کوہستان بملازمت اقدس رسیده کمر خدمت بربستند درانوقت حضرت از
دیوان لسان الغیب تفاول جستند این بیت مژده رسان فتح و نصرت گشت **بیت**

سکندر را نمی بخشند آبے — بزور و زر میسر نیست اینکار

ازین بشارت خوشوقت شده متوجه پیشتر شدند و پایان قلعه مانکوت که سلطان سکندر درین
ان متحصن بود نزول فرموده محاصره کردند و جنگ تفنگ بمیان آمد سلطان سکندر راز
خبر کشته شدن ہیمون بقال و فتح عساکر اقبال گسسته خاطر و شکسته بال بود درینولا باد خبر
رسید که سلطان محمد عادل در نواحی بنارگدہ اقامت داشت خضر خان ولد سلطان محمد خان
سور سکه و خطبه بنام خود کرده و سلطان بہادر خطاب نموده بانتقام خون پدر خویش که در
جنگ ہیمون کشته شده بود بسلطان محمد عادل جنگ کرده غالب آمد و سلطان محمد عادل
در رزمگاه کشته شد و ہنگامه افغانان یکبارگی سرد شد ازین اخبار سلطان سکندر سررشته
پا گردیده عنان ہمت از دست و قوت مردانگی از دل فرو ہشته بجناب بادشاہی زبان
عجز و انکسار کشوده استدعا نمود که یکے از بندہا سے درگاه والا آمده دست گرفته ما را

درحضور اقدس حاضر گردانند بموجب التماس او میر شمس الدین اتکه خان و مولانای ناصر الملک
برای تسکین خاطر داور دنش رخصت یافتند او فرستاده را باعزاز دریافته التماس نمود
که مصدر تقصیرات عظیمه شده ام روی آن ندارم که درحضور اقدس رسیده عذرخواهی
نمایم بالفعل پسر خود را بعتبه فلک رتبه میفرستم بعد چندگاه خود نیز بجناب والا رسیده
ناصیه سای عبودیت خواهم شد چون این معنی معروض مقدس گشت التماس او باجابت
مقرون گردید و حکم شد که سلطان سکندر بطرف پتنه رفته آن ولایت را از افغانان برآورده
متصرف شود و پسرش درحضور والا رسیده خدمت بجا آورد بدین شرط سلطان سکندر
پسر خود را بدرگاه والا فرستاده خود بسمت پتنه رفت و بعد دو سال درهمان حدود مسافر
ملک نیستی گردید در مفتح سال دویم از جلوس والا فتح قلعه مانکوت و اخراج سلطان سکندر
و امنیت در ولایت پنجاب و حصول جمعیت ناظر اقدس از انتظام مهام آن دیار
صورت بست ؛

دربیان بے اعتدالی ہائے خانخانان بیرام خان و اخراج او از ممالک محروسه

چون حضرت خاقان زمان بتقاضای عمر در امور جهانبانی کم تر اشتغال می ورزیدند و تمامی
مهمات مالی و ملکی به بیرام خان خانخانان واگذاشتند اقتدار و رتبت خانخانان بنهایت بلند گردید
واز درجه وکالت و امیر الامرائی درگذشت و دست تصرف او بجمیع کارخانجات و در
تمامی معاملات قوی مطلق گشت او قدر این دولت ندانسته مصدر بعضی امور نالایق و غیر
مستحسن گردیده از روی ستم شریکی منصب های موفور و جاگیرهای معمور بملازمان
خود تجویز نموده به بندهای بادشاهی سلوک ناپسندیده در پیش کرد و آن حضرت را خورد
سال تصور نموده نصرت بر مخالفان و نظم امور جهانبانی را از سعی خود میدانست و از
گستاخیهای عظیمه او آنکه تردی بیگ خان را که از امرای کبار بود بی حکم اقدس بقتل رسانید
و مصاحب بیگ را که از ملازمان والا بود بی اطلاع آنحضرت کشت و مولانای ناصر الملک
که از دلبستگان او بود و بمقتضای خدمات پسندیده مورد عنایات اقدس گشته
و آنحضرت او را بسیار میخواستند از منصب معزول کرده روانه کعبة الله نمود و همچنین با اکثر
بندهای بادشاهی درشت پیش می آمد و فیل خانه سرکار والا گرفته خود بخود بملازمان خویش

سپرد و در بعضے کارخانجات دیگر نیز دست تصرف دراز کردہ معہذا روزے یکے از
فیلان مست سرکار والا بے اختیار فیلبان بر فیل بیرام خان دوید ہ آن فیل را کشتہ بود
بیرمخان مراعات ادب منظور نداشتہ فیلبان بادشاہی را بقتل رسانید و نیز روزے بیرامخان
در کشتی نشستہ سیر دریائی جمنا می نمود یکے از فیلان سرکار والا در جوش و خروش مستی بدریا
در آمدہ سرکشی آغاز کرد چون کشتی نزدیک رسید فیل بجانب کشتی دوید اگر چہ فیلبان نفس
را بزور و قوت خود نگاہداشت اما ازین معنی بیرامخان را واہمہ از طرف انحضرت بخاطر راہ یافت
انحضرت باستماع اینخبر فیلبان را بستہ نزد خان فرستادہ اظہار عنایات فرمودند ازانجا کہ ایام
ادبار او نزدیک رسیدہ بود سر رشتہ ادب حفظ نمودہ از دست دادہ ان فیلبان بیگناہ را ناحق
کشت و سوائے آن بمراتب متشابہ بے ادبی گردید **بیت**

چو بخت بدکسے را پیش آید   کند کارے کہ کردن را نشاید

از سنوح اینچنین امور غیر مستحسن مزاج اقدس برانشفت و ترک مدارا نمودہ در تدبیر دارفع
شدند بعد چندگاہ با چندی از امرا بہ بہانہ شکار از آگرہ برامدہ در دہلی رسیدند شہاب الدین احمد خان
صوبہ دار دہلی این راز سربستہ درمیان آوردند فرامین جہانطاع با مرائے کہ باطراف ممالک
بودند صادر شد کہ خاطر اقدس از بیرامخان متغیر شدہ امور سلطنت بر ذمت ہمت خود
گرفتہ ہر کس آمدہ بدرگاہ والا حاضر شود و میر شمس الدین محمد اتکہ خان را از بہیرہ طلبداشتہ
علم و نقارہ و تمن و طوغ و منصب بیرامخان بادمرحمت فرمودند و اکثر امرا از اطراف آمدہ حاضر
شدند و امرائے کہ نزد بیرامخان بودند از وجدا شدہ در حضور معلی رسیدند چون این خبر
بیرامخان رسید عجز و نیاز و معذرت بسیار نوشت انحضرت پیغام کردند کہ آمدن او در حضور
مناسب نیست بہتر انست کہ روانہ مکہ معظمہ شود و بعد ازانکہ بخیریت مراجعت نماید مورد
الطاف بے اکناف خواہد شد بالضرور بیرامخان حسب ظاہر رخصت بسفر حجاز حاصل نمودہ
از آگرہ برامد بعد رسیدن درمیوات پسر سلطان سکندر افغان و غازی خان سور را کہ با
او بودند رخصت داد کہ در ممالک محروسہ خلل اندازند و خود ارادہ پنجاب نمود انحضرت باستماع
اینخبر فرمان نصایح نبیان صادر فرمودند بیرامخان موعظت بادشاہ در دل نیاوردہ در بیکانیر
رفتہ چندگاہ پیش رائے کلیان مل زمیندار انجا بودہ بسمت پنجاب روے آورد و پردہ
از روے کار خود برداشتہ صریح بغی ورزیدہ براہ بہتندہ و ہتارہ در پنجاب رسید

آنحضرت میر شمس الدین محمد اتگہ خان را با امرائے دیگر بتدافع او تعین نمودند و رایات عالیات نیز از پے او از دہلی نہضت فرمودند اتگہ خان گرم و چست شتافتہ در رسید و در میان ستلج و بیاہ در حوالی موضع گوناچور تابع پرگنہ وادرک اتفاق تلاقی عساکر طرفین افتاد و جنگ واقع شد محاربہ عظیم رو داد بیرامخان غالب آمدہ بر لشکر باد شاہی حملہ آورد و چون زمین شاے پایہ بود گل ولاے بسیار داشت پاے لشکریان بیرامخان بیفشرد و لشکریان اتگہ خان از مشاہدہ اینحال مخالفان را شکست تیر بر دوختند و بسیاری را علف تیغ بیدریغ نمودند واکثرے را اسیر کردند بیرامخان از وقوع این سانحہ تاب نیاوردہ منہزم گشت و در پناہ راجہ گنیش زمیندار داناپور کہ در کوہ سوالک واقع است رفتہ در تلوارہ اقامت ورزید و فتح و نصرت نصیب اولیاے دولت قاہرہ گردید و این مژدہ در منزل سہرند بعرض والا رسید

بیت

صبح فیروزی دمید از مطلع امن و امان ... وز نسیم گلشن نصرت معطر گشت ملک

انحضرت بعد دریافت نوید فتح و نصرت براہ راست در لاہور تشریف بردہ بعد چند روز از انجا نہضت فرمودہ در حوالی تلوارہ نزول اقبال فرمودند کوہیان ہجوم آوردہ بعد جنگ بسیار رو بہزیمت نہادند بیرامخان چون صورت ادبار در آئینہ روزگار خود مشاہدہ کرد از ندامت و خجالت خویش بدرگاہ والا معروض داشتہ استدعا نمود کہ معتمدی از حضور آمدہ دست ما گرفتہ باستان قدسی حاضر سازد اولا مولانائے عبد اللہ سلطان پوری المشہور بمخدوم الملک بعد آن منعم خان تعین شد فرستادہ ہا بانواع دلاسا و دلدہی بیرامخان را آوردہ و روپاک در گردن انداختہ بملازمت اقدس حاضر کردند او در حضور والا گریہ و زاری بسیار کرد انحضرت از روے شفقت روپاک از گردنش دور نمودند و بدستور سابق حکم نشستن فرمودند و در آخر مجلس از روے خوشوقتی رخصت سفر حجاز دادند پس از اتمام این مہم رایات عالیات متوجہ دہلی گردید و بیرامخان روانہ مکہ معظمہ شد و اینمقدمہ در سال ششم جلوس والا رو داد القصہ چون بیرامخان بعد قطع مسافت در شہر پتن از مضافات احمد آباد گجرات رسید روزے چند بدفع ماندگی مقام نمود مبارک خان نامی افغان لوحانی کہ پدرش در جنگ ماچھی وارہ کہ افغانان را با بیرامخان رو دادہ بود کشتہ شدہ بود و موسیٰ خان حاکم انجا قیام داشت بانتقام خون پدر قصد بیرامخان بخاطر آورد اتفاقا روزے بیرامخان بسیر کولابے بزرگ کہ در میان

---

(۱) گوناچورہ

آن نشیمن بود بکشتی نشسته رفت هنگام مراجعت ازان نشیمن چون بکنار رسیده از کشتی بر امد مبارک خان مذکور با چهل افغان دیگر رسیده چنان نمود که بقصد ملاقات میرود چون نزدیک رسید چنان جمدهر بر پشت بیرامخان زد که از سینه برامد و دیگرے شمشیر زده کارش تمام کرد جمعی از فقرا قالب خونے اورا که درجه شهادت یافته بود بر داشته در حوالی مقبره شیخ حسام الدین خلیفه شیخ نظام الدین اولیا بخاک سپردند بعد ازان استخوانش بمشهد مقدس رسیده این رباعی تاریخ شهادت اوست رباعی

بیرام بطواف کعبه چون بست احرام — در رسید بکعبه کار او گشت تمام
تاریخ وفات او چو جستم از عقل — گفتا که شهید شد محمد بیرام

میرزا عبدالرحیم پسر بیرام خان که سه ساله بود در حضور اقدس رسیده مورد الطاف بیکران گشت انحضرت دست نوازش بر فرق روزگارش انداخته بخطاب میرزا خانی سرفراز فرموده منظور نظر تربیت فرمودند رفته رفته بخطاب فرزند برخوردار خانخانان سپه سالار و منصب پنجهزاری که دران زمان زیاده ازان منصب و خطاب نبود فرق عزت برافراخت و مصدر کارهاے نمایان و خدمات شایان گردید چنانچه فتح ولایت گجرات و تهته و دکن او کرده و بعد فوت راجه تودرمل نظم و نسق امور وزارت اعلی با وتعلق یافت و خانخانان که به نزاکت طبع و اشعار غریبه و همت عالی و سخاوت فطری و شجاعت ذاتی در هندوستان شهرت دارد همین است القصه چون بیرام خان از میان رفت انحضرت بنفس نفیس بسرانجام مهام خلافت و جهانداری و قلع و قمع عدوان و مخالفان متوجه شدند ٭

دربیان تسخیر ولایت مالوه

چون باز بهادر ولد شجاعت خان المشهور بسجاول خان افغان که از امراے کبار شیرشاهی بود در ولایت مالوه حکومت باستقلال داشت او مستی جوانی و لذات جسمانی و صحبت زنان و مجالست نسوان بسر بردی و بسیاری از اناث صاحب جمال و دلبران با غنج و دلال فراهم آورده بمشتهیات نفسے و مستلذات بهیمی پرداختی از جمله ان نازنینان روپمتی نام معشوقه بود که نغمه حسن و حسن نغمه او شور در عالم انداخته و صیت خوبی و طنطنه محبوبی او باطراف عالم و اکناف گیتی رسیده بود نظم

بخندہ از ثریا نور میریخت | نمک از پستہ پر شور میریخت
بگلزار رخش از مشک داغی | گرفتہ آشیان زاغی بباغی
مکحل نرگسش از سرمہ ناز | ز مژگان بر جگرہا ناوک انداز
دو لعلش از تبسم در شکر ریز | دہانش در تکلم شکر آمیز
بزیر چرخ کس پیدا نگردد | کہ رویش بیند و شیدا نگردد

باز بہادر نقد وجان و دل در راہ محبتش فدا کردہ خود را گرفتار دام عشق او ساختہ و بے بدل و نقشہائے بے نظیر کہ بزبان ہندی خود مے بست نام خود و روپ متی در اشعار لازم و ملزوم میکرد و شبانہ روز باستماع نغمہ و سرود اوقات عزیز را کہ مفقود العوض است ضائع میکرد از انجا کہ سرود و نغمہ مردود اہل دلان پاک نہاد است ارباب فسق و فساد قوت باز دے ہوائے نفس ہنگامہ آرائے شہوت و ہوس بمدد نفس امارہ و دستیار خواہش زیانکارہ بلند ساز رایت بدمستی و شیدائی علم ہواپرستی و سودائے الحق سرودیست کہ روغن بر آتش شہوت و بدکرداری اندازد و پود عفت و پرہیزگاری برہم ساختہ و سرودیست کہ در دل بوالہوسان ہنگامہ آراستہ و در باطن بد دونان علم ہواپرستی بر افراشتہ ان مستغرق لجہ لذات در سرود و نغمہ ہمیشہ اشتغال میداشت و دایم الخمر مے بود شبانہ در شراب و خواب بسر می برد از غفلت و بے پروائی روز از شب و شب از روز

بیت

بنائے دولت آنکس فلک خراب کند | کہ شام میخورد و صبحگاہ خواب کند

چون بدمستیہائے او و پراگندگیہائے ولایت بعرض مقدس رسید عساکر منصور ادہم خان باستیصال ان بد مال و تسخیر ولایت مالوہ تعیین فرمودند ادہم خان مراحل در حوالی شہر سارنگ پور کہ دار الایالت او بود رسید باز بہادر کہ بغفلت زندگانی میکرد وقتے مطلع گردید کہ جیوش فیروزی شہر او را محاصرہ کرد بنا چار آراستہ آمادہ پیکار گردید و باندک زدہ خوردراہ فرار پیش گرفت ادہم خان بعد او بشہر در آمدہ بفراہم آوردن خزاین و دفاین خصرصا بہم رسانیدن و لبران عشوہ پاتران بار کرشمہ و ناز مقید گشت بعد ضبط نقد و جنس و بدست آوردن حرم

بجست وجوی روپمتی معشوقه او فرستاد چون بازبهادر در هنگام انهزام کسان خود را برای
جوهر و قتل حرمخانه خود برسم هندوستان که در چنین حوادث عورات را به تیغ بیدریغ میگذرانند یا در
محوطه آتش می سوزانند فرستاده بود آن سنگین دلان دیونژاد نقش چند لعبتان پری پیکر
را باب تیغ از تخته هستی پاک شستند و رقم وجود بیگناهان از ورق روزگار بگزلک بیداد
محو ساختند و سنگین دلی که برای قتل روپمتی رسیده تیغ آخته چند زخم کرد هنوز کارش
باتمام نرسیده بود که لشکر منصور در رسید و او را آنقدر فرصت نشد که کار روپمتی باتمام
رساند آن طاوس نیم بسمل را پیش ادهم خان حاضر آوردند آن نازنین پخته کار التماس نمود که
زخمهای کاری دارم بالفعل مرا در خانه شخصی نگاهدارند بعد التیام جراحت بخدمت حاضر
میشوم ادهم خان نظر بر جراحتهای او داشته در خانه شیخ عمر درویش که بخداپرستی
و تقوی و ریاضت دران دیار مشهور بود گذاشت روپمتی درمیان عورات و اهل بیت
درویش بسر برده معالجه نمود تا آنکه جراحت او اندمال یافت لیکن زخم درونی او که از فراق
بازبهادر داشت بناسور گرائیده آری زخم شمشیر و تفنگ و جراحت گرز و سنگ مندمل
میشود اما زخم عشق و محبت و درد هجر و مفارقت بصد مرهم افلاطونی و هزار داروی
لقمانی التیام نمی پذیرد **مصرع**

زخم هجران نشود به ز مداوای حکیم

تا آنکه ادهم خان از غایت شوق پیوسته ازو خبر میگرفت و انتظار صبح وصال او می برد
چون روپمتی صحت یافت و آب بر سر ریخت و هیچگونه جای عذر نماند التماس مشک
و عنبر و کافور نمود تا خود را آراسته و خوشبوییها بر بدن مالیده بخدمت شتابد ادهم خان
که فریفته جمال و شیفته وصال او بود فی الفور کافور و خوشبوییهای دیگر فرستاد
او در وفای عشق بازبهادر کف دست کافور خورده چادر بر سر کشیده چنان بخواب
رفت که دیگر بیدار نگشت **نظم**

زن ز آتش عشق بیش سوزد — خاشاک ضعیف پیش سوزد
خوش آنکه براه عشق جان داد — عشق است که جان بتن توان داد

بر متصدیان اخبار پوشیده نماند که بلاد مالوه ملکی است وسیع و ولایتی است آبادان
و فراخ همه وقت حکام ذیشان دران دیار بوده اند و راجهای کبار و رایان نامدار

مثل راجه بکرماجیت که مدار تاریخ اهل هند بر ابتدائے ظهور سلطنت اوست وراجه بهوج وغیر ذلک که تا حال حکایات نادره واوصاف حمیده اینها بر زبان عالیان جاریست بحکومت آن ولایت امتیاز داشته اند واز زمان سلطان محمود غزنوی ظهور اسلام دران دیار شده واز سلاطین دهلی سلطان غیاث الدین بلبن بران استیلا یافته ازان زمان در تصرف خواقین دهلی بوده چون سلطان محمد شاه بن سلطان فیروز شاه جمعی را که در ایام ادبارش رفاقت وهمراهی کرده بودند بعد جلوس بر اورنگ جهانبانی رعایت کرده چهار کس را چهار ولایت داده وآن چهار کس بسلطنت رسیدند اعظم همایون ظفر خان بگجرات وخضر خان بملتان ودیپالپور وخواجه سرور خواجه جهان که خطاب سلطان الشرق یافته بود بجونپور ودلاور خان بمالوه چنانچه سابقاً بقید قلم در آمده۔

از ابتدائے سنه ۸۰۴ هجری دلاور خان بحکومت ولایت مالوه قیام داشت چون سلطان محمد شاه رحلت نمود در هندوستان هرج ومرج بوقوع آمد وهریک امرا بهر ناحیت لوائے حکومت برافراشت دلاور خان نیز از عالی دهلی انحراف ورزیده بطریق سلاطین سلوک ملک داری نمود مدت حکومت بست وپنج سال۔

سلطان هوشنگ شاه بن دلاور خان سی سال۔

سلطان[1] محمود بن سلطان هوشنگ شاه یک سال وچند ماه۔

سلطان محمود خلجی امیر الامرائے سلطان هوشنگ شاه بود وخواهر او در حبالۀ زوجیت سلطان محمود بوده سلطان را از ساقی زهر دهانیده بر مسند حکومت متمکن گشت وتمام ولایت بوندی دیار وار بزور شمشیر گرفت ایام حکومت سی و[2] دو سال۔

سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی سی[3] سال۔

سلطان ناصر الدین بن غیاث الدین چهارده سال وچهار ماه وسه[4] روز۔

سلطان محمود بن سلطان ناصر الدین بست سال ودو ماه۔

---

(۱) محمد شاه۔ فرشته جلد دوم صفحه ۲۴۰ +

(۲) سی وچهار سال۔ فرشته جلد دوم صفحه ۲۵۴ +

(۳) سی وسه سال۔ فرشته جلد دوم صفحه ۲۵۸ +

(۴) یازده سال وچهار ماه وسه روز فرشته جلد دوم صفحه ۲۶۲ +

سلطان بهادرشاه والی گجرات سلطان محمود را در معرکه کشته ولایت مالوه متصرف شد
ایام حکومت او شش سال.

ملوقادرشاه از امرائے کبار سلاطین آن دیار بود و بعد فوت سلطان بهادرشاه که ولایت
مالوه از فرمان روایان خالی گردید او غالب آمده سکه و خطبه بنام خود کرد در زمانے که حضرت
نصیرالدین محمد همایون بادشاه بطرف مالوه نهضت فرمودند شیرشاه که درین ایام آغاز خروج
او بود به ملوقادرشاه نوشت که بطرف آگره آمده وخلل انداز دو مهر بر رومی نامه نمود او نیز
جواب آن را نوشته مهر بر رومی رقیمه کرد شیرشاه از دیدنش برآشفت و بعد استیلا بر
سواری کرد قادرشاه تاب مقاومت نیاورده آمده ملاقات کرد عوض مالوه ولایت لکهنوتی
باو مقرر گشت روزے از منزل خود سوار شده بملاقات شیرشاه میرفت جمعی از مغول که
در معارک بدست کسان شیرشاه اسیر شده بودند تعمیر گوالیار بیلداری می کردند و مو حل
می بستند قادرشاه هراسید که مبادا شیرشاه بمن نیز همچنین سلوک نماید ازین هراس گریخته رفت
ایام حکومت او شش سال و پنجماه.

شجاعت خان[۱] عرف شجاول خان افغان نایب شیرشاه دوازده سال
و یک ماه.

بازبهادر افغان عرف بازید خان بن شجاعت خان ده سال و ده ماه و بست و
سه روز.

از ابتدائے سنه ۷۹۶ لغایت سنه ۹۶۷ هجری مدت یکصد و هفتاد و یک سال ولایت
مالوه از حکومت سلاطین دهلی بیرون ماند و درین مدت بعضے اصالتاً و بعضے وکالتاً دران
ولایت حکومت کردند القصه چون ادهم خان کامیاب فتح و نصرت گشت و خزاین و
دفاین فراوان و چنین ولایت وسیع بدست او افتاد بخود مغرور گشته سر از اطاعت
بادشاهی برتافت و آنچه از نقد و جنس و فیل خانه و توپخانه و حرمخانه بازبهادر بدست آورد
همه را بتصرف خویش در آورده ازانجمله چیزے بدرگاه والا ارسال نداشت و بدستانه
سلوک در پیش نموده حق نعمت پروردگی و حقوق دولت رسیدگی را بر طاق نسیان
نهاده راه پیمائے بادیه انحراف و بغی گردید لاجرم حضرت بادشاه خود بدولت متوجه ولایت

(۱) شجاع خان. طبقات اکبری صفحه ۲۰۴.

مالوه شدند چون نزدیک قلعه گاگرون که تا حال مفتوح نشده بود رسیدند درطرفة العین آن قلعه تسخیر درآورده متوجه پیش گردیدند ادهم خان که از نهضت موکب والا خبر نداشت وبقصد تسخیر قلعه مذکور از شهر سارنگپور بدر آمده بود ناگهان بے سابقه خبر رایات عالیات بنظرش درآمد عنان اختیار روانه شده بے اختیار از اسپ فرود آمده بملازمت مقدس مشرف گشت وانحضرت در سارنگپور نزول اقبال فرموده شب در منزل ادهم خان بسر بردند ولوازم پیشکش ونیاز بتقدیم رسانید روزے چند درانجا اقامت ورزیده بعد جمعیت خاطر از نظم ونسق آن ولایت ادهم خان را بدستور سابق بحال داشته معاودت بمستقر الخلافت آگره فرمودند بعد چندگاه عبدالله خان اوزبک بحکومت آن تعیین گردید وادهم خان درحضور رسید چون مست باده دولت وجوانی ومدهوش شراب نادانی بود روزے درخاص عام بادشاهی به اتگه خان گفت دگوکرده ورا بقتل رسانیده بقصد حضرت بادشاه عازم حرم سرای خاص گردید انحضرت که در استراحت بودند از شور وغوغا بیدار گشته بیرون تشریف آورده روبروے ادهم خان آمدند بر کیفیت واقف شده چنان مشتے بر سرش زدند که مغز از کاسه سراه بیرون افتاد گویا ضرب گرز با ورسیده وحاضران حضور قدسی بموجب حکم والا ان سفاک بے باک رابسته از کنگره قلعه انداختند وجان بحق تسلیم کرد نظم

بباید سوختن زآتش خسی را | کز و خارے خلد در دل کسی را
اگر سلطان نفرماید سیاست | زند هر کس بخود لاف ریاست

دربیان تسخیر ولایت گکهران

این ولایت مابین دریاے بهت وسنده واقع است مرزبان آن ولایت مطبوع خود بودگاهے اطاعت فرمان رواے دهلی نکرده وبعضے تواریخ نوشته اند که آن ولایت از قدیم داخل کشمیر بود سلطان محمود غزنوی آن را تسخیر درآورده بیکے از امراے خویش که از کیان زادگان گکهر نام داشت سپرد وازان زمان نسل گکهران بران قابض بوده حکومت باستقلال کردند شیرشاه واسلام شاه مدتی تسخیر آن ولایت ترددات نمودند وقلعه رهتاس را بهسر حداحداث کردند تا جماعة گکهران عاجز شده مطیع شوند اصلا کار پیش نرفت آخر الامر بشرط آمدن سلطان سارنگ حاکم انجا صلح کردند چون سلطان سارنگ وکمال خان پسرش

آمده ملاقات کردند اسلام شاه اینها را دستگیر کرده قلعه گوالیار فرستاد وسلطان آدم برادر سلطان سارنگ برمسند حکومت نشسته متواتر جنگ کرده بقوت شجاعت ولایت خود مضبوط نگاهداشت و اسلام شاه بے نیل مقصود برگشت نوبتے اسلام شاه فرمان داد که زندان خانهٔ گوالیار را کاواک کرده واز باروت انباشته آتش زنند فرمان پذیران بموجب الامر بعمل آوردند تمامی زندانیان وسلطان سارنگ از باروت بهوا پریده بعالم نیستی شتافتند بقدرت الٰہی کمال خان پسر سلطان سارنگ در گوشهٔ زندانخانه سلامت ماند بیت

کان را که هست حفظ الٰہی نگاهبان — از گردش سپهر نیاید برو زیان

بعد انقطاع رشتهٔ دولت افغانان کمال خان از قلعه گوالیار خلاصی یافته به بندگی درگاه والا آمده در جنگ هیمون و دیگر محاربات ترددات نمایان کرده مورد الطاف پادشاهی گشت واستدعاے ولایت موروثی خویش نمود فرمان والا بنام سلطان ادم صادر گشت که چون او در صورت دستگیر کردن کامران میرزا در خدمت حضرت پادشاه جنت آرامگاه جلائے نیکوخدمتے بظهور رسانیده و دم از اطاعت این خاندان والا شان میزند از روے فضل و کرم نصف ولایت برو مسلم داشته شد باید که نصف ولایت بعهده کمال خان که وارث املاک است وخدمات شایسته بجا آورده واگذارد سلطان ادم بمقتضاے برگشتگی بخت سر از حکم والا برتافته بموجب فرمان عالیشان بعمل نیاورد لهذا میر محمد خان کلان برادر اتکه خان و دیگر امراے متعینین پنجاب باستیصال آدم و اعانت کمال خان مامور شدند سلطان آدم قدم جرات از اندازه حد خود بیرون نهاده تا قصبه هیلان[1] این روے آب بهت رسیده بعساکر منصوره جنگ کرده منهزم گشت میر محمد خان متعاقب رفته تمام آن ولایت را بضبط در آورده داخل ممالک محروسه نمود حضرت خاقان زمان از روے کمال عنایت تمام و کمال املاک بکمال خان مرحمت فرمودند وسلطان آدم بالکل اخراج شد بیت

بجائے که شیران برارند جنگ — چه یارا که روبه بایستد بجنگ

---

(۱) هتلان یا هیلان

دربیان رسیدن زخم بحضرت بادشاه

روزے آنحضرت بزیارت روضہ منورہ شیخ نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ تشریف بردند ہنگام مراجعت چون بمہار سوے شہر رسیدند یکے از خون گرفتہا در کمین گاہ بود تیرے بجانب آنحضرت انداخت و بر کتف راست مبارک قریب بیک وجب زخم نشست غریو از نہاد حاضران برخاست وان سفاک را دستگیر کردہ حاضر آوردند و در پے تفحص حال شدند حکم فرمودند کہ از تفتیش حال مبادا مردم ناحق در بلا انداز د جہان را از لوث ہستی او پاک سازند فرمان پذیران ہمان دم او را بقتل رسانیدند و آنحضرت باوجود این چنین زخم سخت ہمان طور بہ تمکین و ثبات تمام اسپ سوار، بدولت خانہ تشریف آوردند و حکما بمعالجہ پرداختند در عرصہ ہفت روز زخم اندمال یافت و ثانی الحال ظاہر گشت کہ آن بے سعادت قتلق[1] نام غلام شرف الدین حسین میرزا بزنہ آنحضرت بود کہ او را میرزا از روے بدطینتی بقصد آنحضرت فرستادہ بود بسزاے کردار ناہموار رسید نظم

آن را کہ خدا نگاہدارد	آسیب کسے بر و نیارد
کارش ہمہ بخت نیک سازد	در عرصہ حسود جان گدازد

دربیان کشتہ شدن شاہ ابوالمعالی

او در زمان بادشاہ جنت آرامگاہ بوسیلہ حسن صوری و جمال ظاہری از مقربان درگاہ بود خود را از فرزندان حضرت بادشاہ قرار میداد اگرچہ حسن صورت داشت اما بدخو بد افعال بود بیت

حیف باشد کہ نکو روی نکو خوے نبود	رنگ دارد گل بچہ ارزد کہ در و بوے نبود

وقتیکہ در خطہ کلانور سریر جہانبانی از جلوس والا زینت یافت جمیع امراے دولت حاضر شدند او بعضے سخنان دور از کار اظہار نمودہ از آمدن در بزم والا عذر کردہ بود بیرام خان خانخانان بہر تقدیر او را والا سامنودہ طلب داشت و دران انجمن بموجب حکم والا محبوس کردہ بلاہور فرستادند از غفلت کوتوال از لاہور گریختہ رفت بعد مدت باز

[1] قتلق فولاد- فرشتہ جلد اول صفحہ ۲۵۲ و اکبرنامہ دفتر دوم صفحہ ۴۴؎

دیدہ در قلعہ بیانہ زندانی گشت در زمانیکہ بہرام خان رو گردان شدہ دران نواحی
را باز ندانیان نجات داد دران وقت او بمکہ معظمہ رفت بعد چند سال باز بہندوستان
شورش بر انگیخت چون کارے نتوانست پیش برد در کابل رفتہ ماہ چوچک بیگم
حکیم میرزا را بفسون و فسانہ فریفتہ ہمشیرہ میرزا را در عقد نکاح خود در آوردہ
صاحب مدار جمیع کار گشت و مردم را بخود کشیدہ بقابوے وقت بیگم را بقتل
دم استقلال زد و بمرور ایام اکثرے امرائے بیگم را بہ نہانخانہ عدم فرستاد
لیمان حاکم بدخشان بر حقیقت حال واقف شدہ بموجب استدعائے محمد حکیم
کابل لشکر کشید و از ینطرف شاہ ابو المعانی فوج آراستہ بقصد پیکار روانہ
بکنار آب غور بند ہر دو لشکر بہم پیوستہ آمادہ کارزار شدند محمد حکیم میرزا کہ از
نگ بود در عین جنگ جلو ریز خود را بمیرزا سلیمان رسانید شاہ ابو المعانی از مشاہدہ
پراسیمہ شدہ رو بفرار نہاد بدخشیان تعاقب کردہ در موضع چاریکاران رسیدہ
نمودند میرزا سلیمان بعد فتح در کابل رسیدہ بعضے محال کابل بامرائے خود
دو صبیہ رضیہ خود را در نکاح محمد حکیم میرزا در آوردہ معاودت بہ بدخشان نمود شاہ
نی را زنجیر کردہ نزد میرزا فرستاد از انجا کہ سیدزادہ حق نعمت فراموش کردہ قصد
نالیستہ شدہ بود میرزا او را بقصاص خون والدہ کار در حلق کشید بیت

نہ ہرگز شنیدم کہ در عمر خویش　　کہ بد مرد را نیکی آید بہ پیش

در بیان ولایت گدھہ کہ انرا[۱] گوندوالہ[۲] گویند

یہن ہیچکس از خواقین اسلام بران دست نیافتہ بود و سم خیول سلاطین سلمین دران
سیدہ در ینولا راجہ دلپت حاکم انجا نوت شد و ہر نراین پسر او پنج سالہ قایم مقام
رانی درگاوتی والدہ او بسبب خردسالی پسر حکومت ولایت میکرد ان عورت
ست و فراست یکتا بود و ہنگام کارزار مردانہ وار کارنامہ بظہور رسانیدی و دہشکا
بخاک ہلاک انداختی و بار عام دادہ امور حکومت بائین نیک صورت دادی و در لوازم
اری و مراسم سرداری تدابیر صایبہ بجا آوردی بیت

آن نہ یک زن بود بل صد مرد بود　　در شجاعت در فراست مرد بود

---

(۲) گوندوانہ

چون صفت آن ولایت بعرض مقدس رسید آصف[1] خان عبدالمجید و وزیرخان برادرش از اولاد شیخ زین الدین خوافی که حضرت امیر تیمور با و اعتقاد تمام داشتند تسخیر آن تعین شدند ایشان در آن ولایت رسیده صفوف مصاف آراستند و رانی درگاوتی مسلح گشته فیل سواره در معرکه در آمده جنگ مردانه دار نمود و آز دست خود تیر و تفنگ زده بسیارے را کشت و کارہائے نمایان بظهور آورد و بالاخر آصف خان غالب آمده فیروزمند گردید و لشکریان رانی اکثرے کشته و خسته گشتند و بقیة السیف سرگشته بادیه هزیمت شدند رانی احوال خویش اینچنین دیده بزنار داری که بجائے فیلبان پیش او نشسته بود گفت که بخنجر آبدار کار من تمام کن او جواب داد که از من بر مخدومه جرات نمیتواند شد آن عورت که همت مردانه داشت بر زبان آورد که مردن به نیکنامی به از زیستن بعار است این را بگفت و بدست خود بخنجر خونخوار کار خود را تمام ساخت و بالکل آن ولایت بشمشیر همت آصف خان و وزیرخان مسخر گشت نقود و اجناس بسیاری که از حد حصر و شمار زیاده باشد بقید ضبط در آمد گویند که قلعه چوراگذه مملو از خزاین و جواهر نفیس و اجناس لطیف اندوخته چندین راجها و رایان بود و هیچکس از حکام آنجا چیزے از آن تصرف نکرده بلکه هرکدام در ایام حکومت خویش مبلغی بران افزوده صد و یک صندوق اشرفی طلا سوائے زر سفید و نقره و طلا و آلات و اقسام هیاکل و تماثیل و اصنام طلا و دیگر انواع اجناس بیرون از حد حصر و قیاس و هزار فیل نامی بضبط درآمد آصف خان همه را بتصرف خود در آورده چیزے از انجمله بدرگاه والا نفرستاد و از فتح و ظفر اینچنین ملک وسیع و تصرف این قدر دولت مغرور شده بغی ورزید آخر کار بدرگاه والا رسیده در مهم چتور و دیگر مهمات مصدر خدمات گشت و آن ولایت بالکل در تصرف اولیائے دولت در آمد۔

در بیان قلعه تعمیر اکبرآباد

در سال دهم جلوس الامطابق سنه ۹۷۳ اساس نهادند هر روز چهار هزار استادکار از سنگتراش و معمار و آهنگر و نجار و مزدور کارگذار بکار پرداخته بعرض سی و دو جه براوردند و بنیاد

[1] در تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۴۴۵ آصف خان هروے نوشته۔

ان از آب درگذشت و ارتفاع بشصت درعه رسیده تا سرکنگره از سنگ تراشیده نمودند و این سنگهارا بطریق وصل دادند که از دور بنظر نظارگیان چنان مینماید که تمام قلعه از یک پارچه سنگ طراشیده اند و همچنین بنایان چابک دست و خاراتراشان قوی پنجه و آهنگران آهنین بازو و نجاران سخت کوش عمارت دل کشای و منزل فرح افزای دولت خانه والا را ترتیب دادند و نقاشان باریک بین و مصوران صنعت پرداز ببدایع صنایع ید طولی نموده دو صورت کارے نگارخانه چین وگل افروزی گلشن بهارین برروے کار آوردند و درعرض هشت سال قلعه متین و شهرے عظیم که خال رخسار بلاد روے زمین تواند شد صورت تامیت یافته باکبرآباد موسوم گردید آن مصر اقبال در وسط ممالک محروسه واقع است فضاے دل کشایش پهلو بگلشن جنت می نهد و اعتدال هوایش از هواے فردوی سبقت می برد بیت

هوایش دل کشا و روح پرور   فضایش جان فزا و نسیم گستر

دربیان قتل علی قلیخان و بهادرخان

درزمانیکه بادشاه غفران پناه از عراق معاودت فرمودند در جمله لشکر شاه طهماسپ که کمک و امداد آنحضرت تعین شده بود حیدرسلطان و علی قلی و بهادرخان پسرانش تعین گشته بودند حیدرسلطان بعد فتح قندهار در وقت عزیمت آنحضرت بسمت کابل در اثنائے راه برحمت تپ برحمت حق پیوست و علی قلی و بهادر پسران او در رکاب سعادت بوده مصدر خدمات پسندیده شدند و خطاب خانی یافتند بعد رحلت بادشاه جنت آرامگاه چون اورنگ خلافت بجلوس خاقان زمان رونق یافت و هیمون بقال و دیگر مخالفان بدمال مستاصل شدند علی قلی خان بخطاب خان زمانی سرفرازی یافت و سرکار سنبهل بجاگیر او مقرر گشت بمقتضاے شجاعت ذاتی بزور شمشیر و قوت مردانگی از سنبهل تا اوده و آنروے آب گنگ متصرف خود در آورد و بهادرخان برادرش نیز خدمات شایسته بجاآورده وکیل السلطنت و مدارالمالک گردیده ازانجاکه خان زمان از سعادت اصلی بهره و نصیبه نداشت بنابر صحبت بدذاتان که خراب ساز اساس دولت و بنیاد افگن پایه منزلت است سرتابی از اطاعت بادشاهی و آثار بغی و نافرمانی ازو سرمیزد و امری

که خلاف مرضی مقدس بوده باشد بظهور میرسید ازانجمله شاهم بیگ نام ساربان پسرے بوسیلهٔ حسن صورت و قبول ظاهر در سلک قورچیان بادشاه غفران پناه انسلاک داشت خان زمان باو تعلق بعشقی ظاهر میساخت بعد رحلت آنحضرت خان زمان اورا بملازمت و مدارات بجانب خود کشیده شیفتگی و آشفتگی بسیار ظاهر ساخت و کار بجائے رسید که پیش او کورنش و تسلیم کرده بادشاه هم میگفت چون این معنی بعرض مقدس رسید فرمان بضایح نیبان صادر گشت که ساربان پسر را بدرگاه والا بفرستد ان بدمست باده محبت و عشق اصلا متنبه نگشت بلکه آثار مستی زیاده ظاهر میکرد درینصورت خاطر مقدس ازو منحرف گشت و بعد مبالغه بسیار خان زمان ان پسرک را از پیش خود راند چون خان زمان آرام جان نامی لولی در حرم خود داشت و بموجب استدعائے شاهم بیگ آن زن نکاحے را باو بخشیده بود مدتے بزیر ان شاهم بیگ ماند بعد چندگاه او نیز آن زنکه را بعبدالرحمن نامی که از مخلصانش بوده و بالولی مذکور تعلق خاطر داشت داده بود درینولا که شاهم بیگ از خان زمان جدا گشت پیش عبدالرحمن مذکور در پرگنه زهرپور جاگیرش آمده روزگار خود میگذرانید روزے در حالت مستی از عبدالرحمن طلب لولی مسطور نمود او عذر درمیان آورد و درین باب عنف و تعدی نموده عبدالرحمن را مقید ساخته لولی از خانه برآورده گرفت برادران عبدالرحمن رسیده بمقتضائے حمیت جنگ کرده شاهم بیگ را بقتل رسانیدند چون این خبر بخان زمان رسید قتل شاهم بیگ را باشاره حضرت بادشاه تصور نموده صریح از اطاعت برتافت ازانجا که بقوت شجاعت بر سر افغان غالب آمده تا ولایت اوده در تصرف داشت وازروئے که پسر سلطان مبارزخان را که افغانان اورا شیر شاه خطاب داده سر بشورش برداشته بودند شکست داده فیروزمند گشته بود مغرور گشته علانیه باغی گردید و بهادر خان برادرش نیز رفته با دلملحق شد و این هردو برادر مصدر شورش و فساد گردیده باعث اختلال در ممالک محروسه گشتند و حضرت بادشاه چند مرتبه به نفس نفیس خویش بر سر انها میرفتند و جنگ درمیان می آمد و بوساطت امرائے بزرگ تقصیرات انان معاف میگشت چون قدر نعمت پروردگی و حق دولت رسیدگی نشناختند باوجود بذل عنایات والا پیوسته مصدر حرکات ناشایسته می شدند و در ممالک محروسه خلل می انداختند بالضرور انحضرت باستیصال آن

مخالفان بدمال قصد مصمم کرده از اکبرآباد ایلغار فرموده چند شب و روز قطع راه نموده در حوالی پرگنه بهنگر[^1] ناگهان بر سر مخالفان رسیده محاربه سخت رو داد آن هر دو برادر دل بر مرگ نهاده جنگ رستمانه کردند دران وقت همگی پانصد سوار و چند فیل در ظل رایت اقبال بودند اما هزاران لشکر تائیدات الٰهی همراه بود قضارا درمین جنگ اسپ بهادرخان چراغ پا گردیده او از خانه زین بر زمین افتاد بهادریان لشکر منصور رسیده او را دستگیر کرده دست بر گردن بسته بحضور اقدس آوردند آنحضرت فرمودند که ای بهادرخان من در حق تو چه بد کرده بودیم که مصدر این فتنه و فساد شدی او هیچ جواب نداد بعد مبالغه همین بر زبانش رفت که الحمد لله علی کل حال درین اثنا شهباز خان بموجب حکم والا تن او را از بار سر سبکدوش گردانید نظم

سرکش را همان دم زتن بازکرد ... و دو دام را از تنش سازکرد
سرکینه جو از تن بدنهاد ... بخنجر به برید و برگشت شاد

پس از ساعتے یکے از نوکران خان زمان را گرفته آوردند او ظاهر کرد که فیل یک دندان سرکار پادشاهی خان زمان را کشته داده در معرکه افتاده است حکم شد هر کس که سر مغل از حرام نمکان بیارد یک اشرفی و هر که هندوستانی بیارد یک روپیه انعام یابد نصیحة مردم سرهای لشکریان مخالف را بریده می آوردند اشرفی و روپیه انعام یافتند تا آنکه سر خان زمان آوردند آنحضرت از پشت زین بر زمین آمده سر نیاز بسجدات شکر بے نیاز زمین ساکردند و سران هر دو حرام نمک را بجانب اکبرآباد فرستادند و فتح نامها باطراف ممالک محروسه صادر فرمودند از ابتدائے سال سویم جلوس والا لغایت سال یازدهم خلل این هر دو برادران مانند دنبولا در مبادی سال دوازدهم ممالک محروسه از فتنه و آشوب انها پاک شد و از شرارت انها عالمیان خلاصی یافتند نظم

حق صاحب نمک تبه کردن ... بشکند شخص را سر و گردن
با ولی نعمت ار بدون اے ... گر سپهری بسر نگون اے

---

[^1]: سنگرور؟

دربیان شورش میرزایان و تادیب و تخریب اینها و تسخیر ولایت گجرات

ابراہیم حسین میرزا و محمد حسین میرزا و مسعود حسین میرزا و عاقل حسین میرزا پسران محمد سلطان میرزا که سلسله او بحضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان میرسد بمقتضائے بدطینتی و بدخوے مصدر شورش میشدند و بخان زمان و بہادر خان سخن یکے نمودہ در ممالک محروسه خلل می انداختند و محمد سلطان میرزا پدر اینها بمقتضائے پیرانه سری در پرگنه اعظم پور سرکار سنبھل جاگیر خود میگذرانید در ہنولاکه خان زمان و بہادر خان بمکافات کردار خود رسیدند میرزایان فتنه و فساد بر ذمت خود ہا گرفته باعث اختلال در ممالک شدند چون رایات عالیات بسمت پنجاب نہضت فرمود قابو یافته از سنبھل برآمدہ دست بتاراج و تاخت دراز کردند و بعضے جاگیرداران را کشته مال و متاع و جاگیر اینها متصرف شدند و در دہلی رسیدہ قلعه را محاصرہ نمودند ہمچنین باعث ازار و اضرار خلایق و شورش عظیم در ممالک محروسه گردید انحضرت از استماع این سانحه از پنجاب بسمت دہلی روانه گشتند میرزایان از خبر نہضت موکب عالی دست از محاصرہ قلعه دہلی برداشته بطرف مالوہ رفتند و انولایت را از محمد قلی برلاس که یکے از امرائے بادشاہی بود گرفته تا ہند تصرف خود در آوردند و بعد نزول رایات عالیات اقبال در دہلی جیوش منصورہ باستیصال میرزایان بد مال تعین کردند دران زمان سلطان محمود والی گجرات فوت شدہ بود و چنگیز خان غلام سلطان محمود دران ولایت علم ریاست می افراشت میرزایان تاب مقاومت عساکر بادشاہی نیاوردہ بودن در ولایت مالوہ از حیز امکان خویش بیرون دانسته در گجرات رفته بچنگیز خان پناہ بردند ازانجا که اعتماد خان گجراتی که او ہم از امرائے سلطان محمود بود بر سر احمد آباد بچنگیز خان محاربه داشت چنگیز خان رسیدن میرزایان غنیمت دانسته بہروچ جاگیر ایشان مقرر کرد چون شرارت جبلی داشتند در انجا نیز صحبت اینها درست نگشت با چنگیز خان جنگ کردہ بطرف خاندیس رفتند وازانجا باز بمالوہ آمدند بعد ازانکه جہجار خان حبشی چنگیز خان را کشت و در ولایت گجرات خللے رو داد میرزایان از مالوہ باز بسمت گجرات رفته قلعه چانپانیر و سورت بے جنگ گرفتند و پس ازان قلعه بہروچ را نیز متصرف شدہ قوت و مکنت بہم رسانیدند چون اینمقدمه بعرض والا رسید تسخیر ولایت

یب میرزایان بخاطر قدسی مصمم نموده بدولت وسعادت متوجه آن سمت شدند
ن در حوالی گجرات سلطان مظفر عرف نتهو والی آن ولایت راکه از اولاد سلطان بهادر
سال بود و بسبب نافرمانی امرایان خویش و استیلاے میرزایان سراسیمه گشت
آوردند انحضرت از روے ترحم جان بخشی او فرموده در قید نگاهداشتند بعد
قابو یافته گریخته رفت اعتماد خان خواجه سراکه مدار آن ولایت بر وبود و دیگر
ندیار آمده بملازمت شرف اندوز شدند و بے جنگ انملک مسخر گردید و
جامع مصر است از فروغ قدوم میمنت لزوم رونق یافت و میرزا عزیز کوکلتاش
شان اعظم شمس الدین محمد اتگه خان را بخطاب خان اعظم که موروثی او بود سرفراز
صوبه داری گجرات مقرر کردند و بعد انتظام مهام گجرات در بندر کنبهایت سی کروهے
شریف برده سیر دریاے شور نمودند و از ان سمت معاودت فرموده به
میرزایان متوجه شدند و در قصبه سرنال بنفس نفیس خویش بمیرزایان جنگ نمودند
ن تاب سطوت بادشاهی نیاورده منهزم گشتند و هر یکے بهر طرفے روانه شد
بعد فتح و ظفر بسمت سورت تشریف بردند در بنولا راجه ملیخان برادر محمد خان
ملازمت نموده مصدر خدمات گشت در حوالی سورت روزے از شجاعت
جپوتان سخن درمیان آمد که جان در پیش این گروه قدری و قیمتی ندارد چنانچه
وتان برچهه راکه هر دو طرف سنان داشته باشد بدست یکے میدهند که
نته بایستند و دو کس مردانه وار چشم سرهاے سنان هر دو طرف برچهه را محاذی
داشته روبرو میدوند حتی که سنان ها در سینه هر دو در آمده از پشت میگذرد
مردانه نزدیک یکدیگر رسیده با خودها تلاش مینمایند انحضرت باستماع ایمعنی
شیر خاصه را دسته بدیوار نهاده نوک تیغ بر شکم مبارک داشته فرمودند که
ندارم که بروش راجپوتان عمل آرم بهتر انکه بهمین شمشیر حمله کنم از ظهور این مقدمه
ساط عزت را غریب حالتے روے داد درینوقت راجه مانسنگه از روے
ی نموده چنان دستی بر شمشیر خاصه زد که از دست انحضرت بر زمین افتاد و
ین انگشت نر و سبابه خاقان زمان بریده شد انحضرت از روے خشم راجه مانسنگه
را خته زیر کردند و سید مظفر سلطان گستاخانه دست مجروح انحضرت را تاب

داده راجه را خلاص گردانید و درین تلاش باز خم بیشتر گردیده شد در اندک
ایام از معالجات زخم اندمال یافت وشجاعت وجانبازی آنحضرت بر عالیان هویدا
گشت **قطعه**

مرگ در چشم هر که خواهد بود   در شجاعت بزرگوار بود
هر که جان را عزیز میدارد   با جهانداریش چکار بود

بعد فتح قلعه سورت و جمعیت خاطر از سرانجام امورات نواحی در احمد آباد نزول
اقبال اتفاق افتاد آب و هوای آن شهر بر مزاج اقدس ناخوش آمد فرمودند در حیرتم
که بانی این شهر را کدام لطافت و خوبی منظور نظر افتاده بود که درچنین سرزمین بی فیض
به همه چیز شهر اساس نهاد و بعد از و دیگران را چه فایده ملحوظ بود که عمر گرامایه درینجا گذرانیده
اند هوایش با جمیع طبایع مخالفت و ابش بتمامی امزجه ناگوار در زمینش کم اب و پر ریگ وان
بوم گرد و غبار بی حدی دارد که در وقت شدت باد پشت دست محسوس نمیشود در دوجا
متصل شهر غیر از ایام بارش پیوسته خشک می باشد چاهها اکثر شور و تلخ تالاب که سواد
شهر واقع است بصابون گازران دوغ اب می شود مردم اعیان که بقدر بضاعتی دارند
در ته خانهای خود برکه ساخته تمام عمارت خانه را از چونه و گچ اینچنان تعبیه میکنند که آب
باران پاک و صاف از تمام عمارت در ان برکه میرسد و تمام سال از ان برکه اب میخورند مضرت
آبی که هرگز هوا در و سرایت نکند و راه برامد بخار نداشته باشد ظاهر است بیرون شهر بجای
سبزه و ریاحین تمام صحرا زقوم زار است دیمی که از روی زقوم وز دفیش ان معلوم باید
تمام ان دیار زبون اب و هوا منظهر رنج و بلاست گویا که قطع دوزخ است که آفریدگار بروی
زمین آورده لیکن از حسن دلاویز تمام آن مرز بوم پری خیز است مهوشان شیرین لب
وگلعذاران سیم غبغب مانند شاهدان خلخ در نهایت خوبی وزیبائی وبمثال حوران جنت
در عایت جمال ورعنائی واهل آن دیار تمامی دولتمند وپاکیزه روزگار نیکو منظر فرخنده
اطوار بسان درویشان ریاضت کیش برجاده خدا جوئی وحق پرستی ومانند ساکنان
بهشتی وارسته از خطره افلاس وتنگدستی حیرانم که دران قطعه دوزخ حوران بهشت
چگونه وارد شده اند واهل دول دران دیار بلاخیز چه طور محفوظ هستند وچه نوع زندگانی
صرف میکنند **نظم**

ز آب و ہوائے دران سرزمین | پدیدار شد دوزخ اندر زمین
ولے ساکنانش ہمہ اہل ہوش | ہمہ خوش معاش و ہمہ نغز پوش
ہمہ اہل دولت ہمہ خوب رو | ہمہ اہل دانش ہمہ نیک خو
ز حیرت دل من خراشیدہ گشت | بدوزخ رسیدند اہل بہشت

ہنگامے کہ آنحضرت احمد آباد نزول اقبال فرمودند ابراہیم حسین میرزا و مسعود حسین میرزا
یافتہ بسمت اکبر آباد آمدہ رو بدہلی آوردند و از انجا بسنبھل رفتند حضرت خاقان
ستماع اینخبر از احمد آباد بسمت اکبر آباد نہضت فرمودند ابراہیم حسین میرزا و
سین میرزا باوازہ نہضت موکب والا از سنبھل روانہ شدہ براہ دیپالپور رو
آوردند خانجہان حاکم پنجاب کہ ہم نگرکوٹ داشت و کار بہ نزدیک رسانیدہ بود
نجا مصالحہ نمودہ باستیصال میرزایان روانہ شد و در حوالی تہتہہ تابع ملتان رسیدہ
نمود و باندک جنگ مسعود حسین میرزا دستگیر گردیدہ و ابراہیم حسین میرزا گریختہ
ملتان در خانہ بلوچی متوارے گشت بلوچان اورا بدست آوردہ بسعید خان
ن سپردند و او بزخمی کہ در جنگ تہتہہ رسیدہ بود قالب تہی کرد و مسعود حسین میرزا
ان بحضور مقدس فرستاد آنحضرت جان بخشی نمودہ محبوس فرمودند بعد چندگاہ
عدم گرفتار شد و محمد حسین میرزا کہ در جنگ قصبہ سرنال منہزم شدہ بطرف دولت
رفتہ بود از ان سمت باز در گجرات رسیدہ شورش نمود و باتفاق اختیار الملک
از امرائے الملک بر محاصرہ قلعہ احمد آباد کرد خان اعظم کوکلتاش تاب مقاومت
متحصن گردید چون اینمعنی بعرض والا رسید بحسب صلاح ملکی رسیدن بایلغار ضرور
دانستہ بر جمازہ بادرفتار سوار شدہ و چندے از فدایان ہمراہ گرفتہ براہ فتح پور
انہ شدند نظم

چو کوہے روان گشت بر پشت باد | عجب بین کہ بر باد کوہ ایستاد
یلان بر شتر ترکش اندر کمر | شتر چون شتر مرغ در زیر پر

سافت بعید در عرصہ نہ روز نوردیدہ بے سابقہ خبر ناگہان در احمد آباد رسیدند
کہ محاصرہ احمد آباد داشت اصلا از نزول موکب والا آگاہ نبود ناگاہ بیکبار کوس تند
و نقارہ رعد آواز بادشاہی نواختند از صدایش زہرہ حسودان گداخت و سینہ

مخالفان شگافت **بیت**

غریو کوس بردہ پردہ گوش ۔۔۔ دماغ دشمنان را بردہ از ہوش

محمد حسین مرزا از نزول موکب والا باین سرعت واستعجال بے سابقہ خبر واقف شدہ متعجب گشت و دست از محاصرہ قلعہ احمد آباد باز کشیدہ آمادہ پیکار گردید و درمیان ہر دو لشکر جنگ واقع شد و آتش کارزار اشتعال یافت **نظم**

چو خسرو صف میمنہ ساز کرد ۔۔۔ بہ تیغ اژدہا را دہن باز کرد

صف میسرہ ہم بیاراست چست ۔۔۔ یکی کوہ گوئے ز پولا درست

ہراول چنان کرد از پیشگاہ ۔۔۔ کہ در حیرت افتاد خورشید و ماہ

ز قلبی کہ چون کوہ پولاد بود ۔۔۔ پناہندہ را قلعہ آباد بود

در افگند خود را بان کارزار ۔۔۔ چو شیری کہ گور افگند در شکار

براراست رزمی چو خورشید و ماہ ۔۔۔ ندیدا ست ہرگز چنین رزمگاہ

بالجملہ آنحضرت بمقتضائے شجاعت و دلاورے ذاتی و ہمت و دلیری فطری کہ باعث حیرت نظارگیان وعبرت معاندان تواند بود بنفس نفیس خویش کارپردازیہائے کہ از شان پادشاہان دور بودہ باشد بظہور رسانیدند یکے از بدگہران نزدیک رسیدہ شمشیر بر اسپ سواری خاصہ انداخت واسپ مذکور چراغپا شد آنحضرت بدست ہمت نگاہداشتند و اورا نوعی برچہ زدند کہ از سلاح او درگذشت ومقہوری دیگر رسیدہ نیزہ بر حضرت حوالہ کرد حاضران حضور مقدس کار او را تمام کردند چون سپاہ مخالف بست ہزار سوار بود و عساکر منصورہ ہشت ہزار سوار لشکر غنیم دلیرتر می آمد قضارا از جانب مخالف بان کہ آتش خوردہ بطرف لشکر فیروزی می آمد بہ زقوم زارکی تصادم نمودہ بجانب لشکر خود باز گشت و خرمن ہستی بسیاری از لشکریان میرزا سوخت وانیمعنی باعث برہمزدگی لشکر مخالف گشت وضمیمہ آن از ہیبت بان مذکور فیل غنیم کہ سرحلقہ فیلان بودہ و بر لشکر بادشاہی غالب می آمد رم خوردہ برگشت وانتظام لشکر خود را ویران ساخت وبتائیدات الٰہی این ہر دو مقدمہ باعث فتح ونصرت گردید ہرگاہ باقبال حضرت بادشاہ اولیائے دولت بطرفی کہ رو برا وردند ظفر ونصرت بحسب خواہش بمنصہ ظہور رسیدہ و بیمی کہ خود بدولت متوجہ شدند چگونہ فتح و فیروزی در پردہ توقف متواری تواند بود **نظم**

چشم فلک ندید و نہ بیند بعمر خویش | این فتح ہا کہ شاہ زمان را میسر است
ہر صبح کاسمان نہد ش منتہائے کار | چون بنگری مقدمہ فتح دیگر است

باجملہ محمد حسین میرزا زخمی شدہ از معرکہ برآمدہ رو بفرار نہاد و بدست سوارزان لشکر منصور گرفتار گردیدہ دست بگردن بستہ درحضور اقدس آوردند اورا از کثرت در زخم بسیاری تردد محاذ و خجالت بہ اسیر درامدن و مہابت و صلابت باوشاہی سخن از زبان بر نمی آمد و از غلبہ تعطش نزدیک بود کہ قالب تہی نماید آنحضرت ترحم فرمودہ اب خاصہ مرحمت فرمودند ومیخواستند کہ در قلعہ محبوس نمایند لیکن بسعی راجہ بہگونت داس بپاسا رسید و نیز اختیار الملک کہ مصدر فسادہمون بود بعد فرار ناگہان از اسپ افتادہ اسیر گشت سر اورا جدا کردہ آوردند و عاقل حسین میرزا و دیگر لشکریان مخالف پراگندگیہا کشیدند و آنحضرت بفتح و فیروزی داخل احمد آباد شدند و تجدید انتظام پراگندگیہاے آنولایت نمودہ بعد یاز[1] دہ روز معاودت فرمودند در عرض چہل روز رفتن و فتح کردن و تنظیم مہات ممالک نمودن و بدار السلطنت فتح پور رسیدن اتفاق افتاد بعد چند سال گلرخ بیگم صبیہ کامران میرزا کہ در حبالہ زوجیت ابراہیم حسین میرزا بودہ در تفرقہ میرزایان مظفر حسین میرزا پسر خود را ہمراہ گرفتہ بطرف دکن رفتہ بود بعد دفع شورش میرزایان با پسر خود از دکن آمدہ در گجرات مصدر فساد گردید راجہ تودرمل کہ برائے تشخیص جمع صوبہ گجرات رسیدہ بود جنگ نمایان کردہ فیروزمند گشت و مخالف شکست خوردہ براہ کنبہایت بدر رفت اکثر مردم غنیم و عوراتی کہ لباس مردان پوشیدہ جنگ میکردند دستگیر شدند و مظفر حسین میرزا بطرف دکن روانہ شد راجے علیخان اورا دستگیر کردہ بدرگاہ والا فرستاد او مدتے در قید ماند بعد سہ سال از قید برآوردہ صبیہ قدسیہ در عقد ازدواج او در آوردند از ابتدائے سال یازدہم جلوس والا لغایت سال بست سویم بمیرزایان جنگ درمیان ماند بعد دستگیر گردیدن مظفر حسین میرزا بالکل رفع فساد گردید و عرصہ آنملک از خس و خاشاک آشوب پاک شد بعد از چند سال چون خان اعظم را تغیر کردہ اعتماد خان گجراتی را بحکومت آنولایت سرفراز فرمودند سلطان مظفر عرف نتھو از اولاد سلطان بہادر کہ سابقاً از قید آنحضرت گریختہ رفتہ بود قابو یافتہ سر بشورش برداشتہ جمعیت فراہم آورد و اوباشان فتنہ ساز را دست اویز فساد گردید و با اعتماد خان جنگ کردہ غالب آمدند و شہر احمد آباد را غارت نمودند و بدان ولایت

---

[1] یا پانزدہ

تسلط یافتہ سکہ و خطبہ بنام سلطان مذکور گردید چون اکبر شاہ بعرض والا رسید سید میرزا خان ولد بیرام خان خانخانان را بحکومت آنولایت تعین فرمودند پیش ازانکہ میرزا خان دران حدود برسد سلطان مظفر استیلا یافتہ تمامی آنملک را متصرف شدہ بود و قطب الدین محمد خان کہ در بہروچ بود عاجز گشتہ و قول گرفتہ بسلطان مظفر آمدہ ملاقات کرد سلطان از روے بدقولی و بدطینتی قطب الدین محمد خان و جلال الدین مسعود و خواہرزادہ اورا مسافر ملک نیستی نمود و خزانہ و اسباب امارت و بسیاری اموال انہا بدست سلطان افتاد ازین خبر میرزا خان چست و چالاک شتافتہ در حوالی احمد آباد رسیدہ عرصہ پیکار اراست و بعد جنگ بسیار باقبال بادشاہی فتح یافت و سلطان مظفر شکست خوردہ رو بہزیمت نہاد و در کنبہایت رفتہ باز لشکر فراہم آوردہ و میرزا خان بر سر او در کنبہایت رفتہ محاربہ سخت نمودہ نصرت یافت و سلطان مظفر گریختہ از دریاے نربدہ گذشتہ بطرف دکن رفت و بجلدوے این فتح میرزا خان بخطاب خانخانانی کہ میراث پدرش بود و منصب پنجہزاری کہ دران زمان زیادہ ازین منصب نبود سرفراز گشت و بعد ہشت سال مظفر بامداد و اعانت جام کہ از عمدہ ترین زمینداران آنولایت بود و بمعاونت دولت خان زمیندار سورٹھ و راجہ کہنکار سی ہزار سوار فراہم آوردہ باز بطرف احمد آباد امدہ شورش نمود و دران وقت خان اعظم کوکلتاش از تغیر خانخانان بصوبہ داری احمد آباد برتبہ دویم سرفرازی یافتہ بود کمر ہمت بدافع این شورش و فساد بربست و جنگ عظیم در پیوست و ہزار کس از مخالف و دو صد کس از خان اعظم در معرکہ بقتل رسید و پانصد کس از کوکلتاش زخم برداشتند و ہفتصد اسپ نیز افتاد و بالاخر سلطان مظفر تاب نیاوردہ معہ جام رو بفرار نہاد و سال دیگر قلعہ جوناگڈھ و سومنات و دوارکا و بنادر انطرف بشمشیر ہمت خان اعظم مفتوح گردید بعدان بجست و جوے سلطان کمر ہمت بست سلطان مظفر در پناہ بہارا زمیندار کچھ درامد خان اعظم متوجہ کچھ گردید بہارا از بان عجز و نیاز کشودہ اطاعت بادشاہی قبول کرد و جائیکہ سلطان مظفر پنہان شدہ بود بکسان اعظم خان نشان داد چنانچہ ازانجا سلطان مظفر را دستگیر کردہ آوردند خان اعظم بسیح است کہ او را بحضور مقدس روانہ کند صبحی سلطان مظفر بہ بہانہ وضو زیر درختے رفتہ استرہ کہ در شلوار خود پنہان داشت برآوردہ بر گلوے خود راندہ جان بحق تسلیم کرد

نظم

زاندیشۂ خام آن کج نہاد | سر و افسر و جاہ بر باد داد

تهی برد و مغزش ازان چون سبو | بدست خود افشرد خود را گلو
چکار آید از دست بدکیش را | بجز آنکه آتش زند خویش را

بعد پنج شش سال دیگر بهادر نام پسر کلان سلطان مظفر دلی طرف آمده سر شورش برداشته بود
در اندک فرصت خود را در زاویه خمول کشید بیت

بلے هر جا شود مهر آشکارا | سها را جز نهان بودن چه یارا

پوشیده نماند که سلطان فیروز شاه در ایام سلطنت سلطان غیاث الدین تغلق شاه
م خود نوبتے بطریق شکار از دهلی برآمده اتفاقا صید افگنان از لشکر خود جدا افتاده تنها
اسپ سوار در دیهی از دیهات بهو در متصل تهانیسر رسید چون آثار سرداری و سروری
از ناصیه حال او ظاهر بودند سندا مقدم انجا مراسم خدمتگاری و مهمانداری بجا آورد فیروز شاه
شب بآرام و آسایش تمام گذرانیده از سندا مذکور نهایت خوشوقت و رضامند گشت بعد
ازانکه بسلطنت رسید سندا مذکور را بشرف اسلام مشرف ساخته وجیه الملک خطاب
داده پیش آورد رفته رفته وجیه الملک از امرائے بزرگ گردید بعد سلطان فیروز شاه
ون سلطان محمد شاه پسرش تخت نشین خلافت گشت ظفرخان بن وجیه الملک را خطاب
هایون داده بحکومت گجرات سرفراز کرده چتر و بارگاه سرخ که مخصوص بسلاطین است
رخصت کرد ظفرخان دران ولایت رسیده به نظام مفرح المخاطب راستی خان حاکم
جا که از ظلم او مظلومان دادخواه بودند جنگ کرد و نظام مفرح در عرصه کارزار کشته
شد ظفرخان بعد فتح تمامی بلاد گجرات بتصرف درآورده به دلهائے که از دشنه ظلم نظام
فرح مجروح بودند مرهم التفات و عنایت نهاده جمهور سکنه و عموم متوطنه را از خود راضی
د در سنه ۷۹۹ چون سلطان محمد شاه ودیعت حیات سپرد و امور سلطنت اختلال
پذیرفت تاتارخان بن ظفرخان که بوزارت سلطان ناصرالدین محمود بن سلطان محمد شاه
فراز شده بود بسبب غلبه اقبال خان از دهلی فرار نموده پیش پدر بگجرات رسید ظفرخان و
تارخان در استعداد و فراهم آوردن لشکر برای انتقام از اقبال خان بودند همدرین اثنا
رسید که حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان در نواحی دهلی نزول اجلال فرموده و
تل عظیم دران دیار کرده یافته و خلق کثیر ازین حادثه گریخته بجانب گجرات میرسید متعاقب
آن سلطان ناصرالدین محمود نیز از دهلی فرار نموده بگجرات رسید و از ظفرخان سلوک

ارجمند

پسندیدہ کہ لایق حال بودہ باشد درخدمت سلطان بظہور رسیدہ سلطان مایوس شدہ ازانجا بطرف مالوا رفت و بعد آن بقنوج آمد چون حضرت صاحبقران بعد تسخیر ہندوستان متوجہ سمرقند شدند و اقبال خان باز دہلی متصرف گشت تاتارخان بہ پدر خود گفت کہ بعنایت الٰہی لشکر فراوان و استعداد تمام داریم بہتر است کہ از اقبال خان انتقام گیریم و دہلی از و مستخلص گردانیم کہ سلطنت میراث کسے نیست ظفرخان اینمعنی قبول نکرد و خود را از حکومت باز داشتہ گوشہ اختیار کرد و حشم و خدم و اسباب حکومت و ولایت بہ پسر خود داد ٭

سلطان محمد عرف تاتارخان خلف اعظم ہمایون ظفرخان در ۸۰۶ھ[1] سکہ خطبہ بنام خود کردہ بر تخت خلافت جلوس نمودہ شمس الدین دندانی برادر اعظم ہمایون را پایہ وزارت داد و او سلطان را زہر دادہ کشت مدت سلطنت دو ماہ و چند روز ٭

سلطان مظفرشاہ عرف اعظم ہمایون[2] بعد مسموم گردیدن خلف خویش سکہ و خطبہ بنام خود کرد ایام حکومت سہ سال و ہشت ماہ و بست روز ٭

سلطان احمد شاہ بن سلطان محمد تاتارخان بن سلطان مظفرشاہ کہ احمدآباد بنا کردہ اوست سی و دو سال و شش ماہ و بست روز ٭

سلطان محمد شاہ بن سلطان احمد شاہ ہفت سال و چہار ماہ ٭

سلطان قطب الدین احمد شاہ بن سلطان محمد شاہ ہفت سال و شش ماہ و سیزدہ روز ٭

سلطان داؤد شاہ بن سلطان قطب الدین احمد شاہ ہفت روز ٭

سلطان محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ پنجاہ و پنج سال و یازدہ روز ٭

سلطان مظفرشاہ بن سلطان محمود شاہ چہاردہ سال و نہ ماہ ٭

سلطان سکندر شاہ بن سلطان مظفرشاہ دو ماہ و شانزدہ روز ٭

سلطان محمود شاہ بن سلطان مظفرشاہ چہار ماہ ٭

سلطان بہادر شاہ بن سلطان مظفرشاہ از حضرت نصیرالدین محمد ہمایون بادشاہ شکست یافتہ در جزیرہ دریاے شور پیش فرنگیان رفت فرنگیان میخواستند کہ او را دستگیر کنند او ازانجا گریختہ در غراب نشستہ میخواست کہ بجہاز در آید قضارا در دریاے شور افتادہ

---

[1] ۸۰۶ سنہ ستہ و ثمان مایہ طبقات اکبری صفحہ ۳۴۸ ٭

[2] در ۸۱۰ ظفرخان خطبہ بنام خود کرد و خویش را مظفرشاہ خواند تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۸۰ ٭

غریق بحر فنا گردید مدت سلطنت یازده سال و یازده روز +

سلطان میران شاه خواہر زادہ سلطان بہادر شاہ کہ از جانب سلطان حاکم اسیر و برہانپور بود چون از اولاد بہادر شاہ ہیچکس نماند او غالب آمدہ بر مسند حکومت نشست مدت یکسال و پانزدہ روز +

سلطان محمود شاہ بن لطیف خان بن سلطان مظفر شاہ ہژدہ سال و پانزدہ روز +

احمد شاہ عرف رضی الملک از اولاد سلطان احمد شاہ بانی احمد آباد باتفاق امرا بر مسند حکومت نشستہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد مدت حکومت سہ سال و چند ماہ و بقولے ہشت سال +

سلطان مظفر شاہ بن سلطان محمود شاہ بن لطیف خان بن سلطان مظفر شاہ چون از اولاد سلاطین مذکورہ کہ قابلیت سلطنت داشتہ باشد احدی نماند اعتماد خان خواجہ سرا کہ مدار علیہ سلطنت بود نتہو نام طفل خورد سال را در مجلس آوردہ قسم یاد کرد کہ این پسر سلطان محمود شاہ است مادر او جاریہ بود چون حاملہ گردید برائے اسقاط حمل حوالہ من کرد چون حمل او زیادہ از پنجماہ شدہ بود لہذا سقط نگردید این طفل زائید و من این را پنہانی پرورش میکردم الحال کہ سوائے این طفل وارثی نیست متابعت ناگزیر است ہمہ کس قبول کردہ او را بسلطنت برداشتہ سلطان مظفر خطاب دادند عاقبت الامر بدست کسان خان اعظم کو کلتاش گرفتار آمدہ خود را خود کشت چنانچہ بقلم آمدہ ایام حکومت شانزدہ سال و چند ماہ از ابتدائے ۸۰۶ھ لغایت ۹۸۰ھ ولایت گجرات یکصد و ہفتاد و چہار سال از تصرف سلاطین دہلی بیرون ماندہ بود درینولا داخل ممالک محروسہ گردیدہ بتصرف اولیائے دولت درآمد +

دربیان روانہ شدن خان اعظم بمکہ معظمہ

باوجود تقدیم خدمات لایقہ و شمول عنایت مقدسہ بموجبے ازان حضرت آزردہ خاطر می بود و بسبب تعصب مذہب با شیخ ابوالفضل خصومت بسیار داشت اکثر امری بخلاف خواہش او در حضور والا سر بر میزد از غمازی و بدگوئی شیخ تصور

می نمود و اظہار آشفتگی میکرد و میفرمود بے آنکہ حرفے نا ملایم سر بر زند بموجب آزردہ خاطر گشتہ عزیمت زیارت بیت المقدس مصمم نمودہ از گجرات روانہ شد و جام و بہارا راکہ عمدہ زمینداران آنولایت بودند ظاہر ساخت کہ داعیہ آنست کہ از سند بدرگاہ آسمان جاہ شتابم چون بسومنات رسید دیوان وبخشی سرکار والا راکہ دران صوبہ بودند محبوس ساخت و برلب دریائے شور رسیدہ با فرزندان و اہلیہ و نقد و جنس خود برجہاز نشست چون اینمعنی بعرض والا رسید باعث آزردگی خاطر مقدس گردید و فرمان عاطفت صادر گشت و از روئے عنایت محال و جاگیر او را مسلم داشتند خان اعظم از بسکہ شوق کعبہ امید غالب داشت پذیرائے نصایح نگردید و روانہ گشت بعد ادراک سعادت زیارت کہ منتہائے تمنائے خاطرش بود سال دویم معاودت نمودہ بگجرات رسیدہ بموجب حکم اقدس باستان مقدس رسیدہ شرف اندوز سعادت ملازمت والا گردید آنحضرت از روئے کمال عنایات و نوازش کہ شامل حال او بود در آغوش گرفتند و در اندک مدت بمنصب عالی وکالت سرفراز فرمودند و مہر اقدس حوالہ او کردند و در آخرہا بمنصب ہفت ہزاری سرفراز گشت اولا ضابطہ منصب امرا زیادہ از پنجہزاری نبود اول شخصے کہ بمنصب ہفت ہزاری سرفرازی یافتہ خان اعظم بود اینہمہ عنایات اعلیٰ نسبت بحال او ازینجہت مصروف بود کہ جیجی انگہ والدہ شریفہ او دایہ حضرت خاقان زمان بود و خاطر داشت آن پردہ نشین نقاب عصمت بسیار میکردند و خان اعظم نیز از دانش و فرزانگی و شجاعت و مردانگی یگانہ روزگار بود بیت

بدانش بزرگ و بہمت بلند — بہ بازو دلیر و بدل ہوشمند

در بیان تسخیر قلعہ چتور

در زمانیکہ میرزایان در مالوہ شورش داشتند و آنحضرت بدفع فتنہ انہا متوجہ بودند در منزل دہولپور تابع اکبرآباد برزبان مقدس گذشت کہ تمامی زمینداران ہندوستان بملازمت رسیدند مگر رانا اودیسنگہ تا حال بملازمت نرسیدہ بخاطر مقدس میرسد کہ نخستین استیصال رانا نمودہ بعد ازان بطرف مالوہ نہضت فرمائیم سکت سنگہ پسر رانا دران زمان بحضور اقدس بود بخاطر آورد کہ اگر نہضت رایات عالی

بولایت رانا سیطو و پدر من یورش بادشاہے از سعی من خواهد دانست باین واهمه از لشکر
فیروزی اثر گریخت چون فرار نمود بعرض والا رسید تادیب و تخریب رانا بطریق اولی
بر ذمت والا لازم امان دهول پور بسمت ولایت رانا متوجه شدند و در حوالی قلعه چتور
رسیده انحصار را که در حصانت و متانت شهره آفاق است محاصره کردند و چند ماه علی التواتر
جنگ توپ و تفنگ در میان آمد روزے آنحضرت برائے دیدن مورچلها سوار شدند
بعرض رسید که از روزن قلعه چند مرتبه شخصے بندوق سر داده و آسیبی باهل مورچل رسید
خاقان زمان بندوق خاصه بدست اقدس گرفته بسوے آن روزن سر دادند بقدرت
ایزدی تیر بهدف رسید بر زبان مقدس گذشت که دست اقدس چنان سبک مینماید
چنانچه در شکارگاه بندوق بشکار میرسد و دست سبک مینماید همانا که این بندوق کارگر شده
ثانی الحال خبر رسید که برادر زاده[1] جیمل که سردار قلعه بود از آن ضرب کشته شد و تفنگ
دست مبارک به نشانه رسید نظم

در معرکه این تفنگ فریادرس است — خصم افگن و گرم خوی آتش نفس است
موقوف اشاره است در کشتن خصم — سویش نگهی ز گوشه چشم بس است

چون محاصره بامتداد کشید و کار پیش نرفت بموجب حکم والا دو نقب [illegible]ون قلعه ساختند
و هر دو نقب را از باروت پر کردند یکے را آتش دادند و دیگرے را موقوف داشتند
چون سرهائے هر دو نقب پایان قلعه باهم اتصال یافته بودند قضارا آتش بهر دو نقب
خورد و لشکر بادشاهی که نزدیک نقب دویم غافل بود بسیار ضائع شد القصه چون اقبال
بادشاهی قوی بود قلعه مفتوح گردید بعد جنگ بسیار و ترددات بیشمار جیمل وفتا که از
امرائے بزرگ رانا بودند کشته شدند آنحضرت بعد فتح قلعه و نصب قلعه دار بفرخی
و فیروزی از آنجا معاودت نموده بخطه دلکشائے اجمیر نزول اجلال فرمودند در زمان
سابق سلطان علاء الدین خلجی بالشکر فراوان مدت متمادی قلعه مذکور را محاصره کرده بسیاری از
لشکریان خود بکشتن داده کارے از پیش نبرده بفریب و خدعیت رتن سین حاکم آنجا را
قید نموده بدهلی آورده بود درینولا از اقبال عدیم المثال آنحضرت در اندک مدت چنین
قلعه آسانی ارتفاع افتتاح یافت از ابتدائے نصف شهریور ماه الٰهی لغایت اوسط

---

(۱) در اکبرنامه دفتر دوم صفحه ۳۲۰ جیمل نوشته ۔

اسفندار ماه آلہی کہ ہمگی شش ماہ بودہ باشد این مہم انصرام پذیرفت مصرع
ظفر ملازم و دولت قرین نصرت یار

دربیان معاف کردن جزیہ وطریقہ صلح کل ورزیدن

در وسعت آباد ہندوستان مقدار مبلغ آن چندانست کہ محاسبان روزگار از عہدہ ضبط
آن نتوانند برامد بمقتضائے حق شناسی بر زبان مقدس گذشت کہ مقرر کردن جزیہ بجہت
آن بود کہ ہموارہ مبلغ معتدبہ در خزانہ موجود باشد و باعث تقویت سپاہ اسلام و شکست
مخالفان مذہب گردد ہرگاہ کہ بیامن اقبال روز افزون ہزاران گنج در خزاین والا فراہم
آمدہ وجمیع راجہائے ورایان ہندوستان سر بر خط اطاعت نہادہ باشند چہ گنجایش
کہ باین تکلیف زیردستان ومسکینان را آزار رسانیدہ شود چنانچہ ملاشیری در زمانے
کہ راجہ مان سنگہ بتسخیر ولایت کوہستان پنجاب وتادیب راجہائے آن دیار تعین شدہ بود
گفتہ واین قطعہ تا درحسب حال آمدہ قطعہ

شہا فرمان فرستادی براجہ کہ سازد ہندوان کوہ را رام
چنان رونق گرفت از عدل تو دین کہ ہندو می زند شمشیر اسلام

ازانجا کہ بادشاہان پیشین بمقتضائے تعصب دین ومخالفت مذہب در آزار واضرار
کفار میکوشیدند وآن فریق را در اخذ جزیہ خوار وزار مینمودند وستمگاری ودل آزاری
را کار میفرمودند وآن را صواب تصور نمودہ از عبادت می شمردند آنحضرت از توفیقات
خداداد و فور عقل معاش ومعاد مسند آرائے صلح کل بودہ طوایف انام وطبقات
خلایق را بنظر تلطف دیدہ بر زبان فیض بنیان آوردند کہ مبدع جہان ابر ابر خلایق مختلف
المشارب ومتنوعہ المذاہب در فیض کشودہ وانواع الطاف شامل حال آفریدہائے
خویش مبذول داشتہ بس بر ذمت ہمت بادشاہان والا شکوہ کہ ظلال ایزد
متعال ہستند لازم وواجب کہ تخالف وتنازع دین منظور نداشتہ بندہائے خدارا
بیک نظر دیدہ عنایات خاص مانند پرتو آفتاب کہ بہر نیک وبد یکسان می تابد بہمگنان
مساوات مرعی دارند درینصورت حکم شد کہ از تاریخ حال ہیچکس از حکام ممالک بعلت
طلب جزیہ کہ ہشت سال بآئین سلاطین پیشین بضبط در آمدہ مزاحم حال زیردستان

نشود و مسلمین و هنود و گبر و ترسا و دیگر اهل مذاهب با یکدیگر در مقام صلح کل بوده هر کدام بدین و آئین خویش پرستار آفریدگار باشند بیت

از یک چراغ کعبه و بتخانه روشن است | در حیرتم که دشمنی کفر و دین چراست

بنابر صلح کل که مجبول و مفطور آنحضرت بود در هر شب جمعه که غازه سعادت بر رو دارد و دانشوران جمیع ادیان و فضلاے تمامی ملل از اهل سنن و شیعه و یهود و نصارے و مسلمان و گبر و ترسا و فرنگی و ارمنی و زندیق و دیگر مذاهب که در ولایت ایران و توران و روم و آن طرف شایع است و براہمه و جتی برن و جین بوده و دیگر مشارب که در ممالک هندوستان رواج دارد در چهار ایوان که بهمین مقصد تعمیر یافته بود فراهم آورده مقدمات خاص عقلی و نقلی هر مذهب بسمع رضا اصغا میفرمودند و نقد حقیقت و معرفت بر محک تمیز میرسانیدند و فضلاے آن مذاهب را باهمدیگر بمباحثه در آورده خود در امر حق منصف میشدند بیت

جنگ هفتاد و دو ملت همه عذر بنه | چون ندیدند حقیقت ره افسانه زدند

براے دریافت حقیقت دین و آئین اهل هند کتاب مهابهارت را که بر اکثر اصول و فروع معتقدات براہمه اشتمال دارد و متضمن کهنگی عالم و عالیان و قدم جهان و جهانیان است و درین کشور معتبر و بزرگ تر از آن کتابی نیست حسب الحکم والا باهتمام غیاث الدین ملی نقیب خان و ملا سلطان و عبدالقادر بفارسی مترجم کرده برزم نامه موسوم گردانیده از نظر اقدس گذرانید و شیخ ابوالفضل خطبه آنرا بعبارت متین بقلم در آورد و همچنین بعضے کتب هندی دیگر نیز بموجب امر والا ترجمه گردید و بارها بر زبان مقدس گذشت که از وزیدن تندباد تقلید چراغ امتیاز افسرده شده و همه کس بے آنکه غور در اصل کار نمایند و تحقیق مذاهب پردازند هر چه از پدر و استاد و آشنا و همسایه و خویش و اقارب شنیده و دیده انرا عین مذهب دانسته و انطریقه را پرستش ایزدی انگاشته مخالفت آن را کفر می پندارند اگر اندکی پژوهش بکار رود و دیده امتیاز باز گردد ره گراے مرحله تقلید و تعصب نشوند بیت

گفت و گوے کفر و دین آخر بیک جا میکشد | خواب یک خوابست باشد مختلف تعبیرها

و مقرر فرمودند که در هر سال دو مرتبه یکے پنجم رجب که روز ولادت آنحضرت بود و دیگر

دویم امرداد ماه الٰهی عنصر قدسی را بطلا و سیم و اقسام چیزها و گوناگون اشیا وزن کرده آن
اشیا را باهل احتیاج خیرات نمایند چنانکه هر دو وزن آن فیض بخش عالم مانند نیر اعظم بسج میزان
را از اشعات جمال عنصر اقدس تجلی اندود میساختند و در رنگ قمر منبع نوربیت سعود ترازو را
از لمعات انوار وجود مقدس فروغ آگین میگردانیدند و پله میزان را از جواهر غریبه و اشیاے
نادره بر می آوردند فقرا و مساکین و تهیدستان و محتاجین از فرط بذل و نوال بادشاه دریادل
از زر و دینار مستغنی و بے نیازی می شدند نظم

ترازو چشم در ره داشت تمال | که آید در برش خورشید اقبال
شد این سعادت را پسندید | ازو چشم ترازو مردمی دید
ترازو را بنهنا نگونه انباشت | که او را پنجه خورشید برداشت

و حکم شد که در ماه شمسی و دران تاریخ مرتکب غذاے حیوانی نشوند و هر سال بعد وزن نقد
روز که موافق عدد سنین عمر گرامی باشد گوشت تناول نفرمایند و دران ایام در کل ممالک
جاندار را نیازارند و بدین تقریب گاوکشی که نزد اهل هند از امور مذمومه و جرایم عظیمه است
از تمام ممالک محروسه منع کردند و میفرمودند که ترک گوشت بارها بخاطرم میرسد اما از شماتت
مردم نتوان ازان احتراز نمود چرا که گوشت از شاخ درخت بر نمی آید و همچو نباتات از زمین
بر نمی خیزد و محض از بدن جانداران پیدا می شود با وجود انواع اغذیه و اقسام نعمها که از نعمت
خانه صاحب حقیقی براے آدمی عطا شده بجهت اندکی حظ نفسانی کرتا انکه گوشت بر زبان
است مزه و لذت می دهد قصد جانداران نمودن چه سخت دلی است و سینه خود را
که مخزن اسرار ایزدیست گورستان حیوانات کردن چه بے مهریست با وجود اینهمه
بیرون آمدن آن از راه بول و مرتبه و پیدایش آن از بول است درینصورت ترک گوشت
خوردن بوجوه اولیٰ تر است بیت

اگر لذت ترک لذت بدانی | دگر خواهش ترک لذت بخوانی

و نیز میفرمودند که مشغله شکار محض خونخواری و جفاکاری و عین بیدادی و جلادیست سنگین
دلان خدا ناترس بمقتضاے هوا پرستی و نفس دوستی براے تشحیذ خاطر و لذت نفسانیت
آنرا تماشا قرار داده قصد جانداران میکنند و چندین بیگناهان را در خارستان عدم میفرستند
و نمیدانند که این صور غریبه و پیکر عجیبه از بدایع و صنایع صانع حقیقی آراستگی یافته در انعدام

آن عشرت طبیعت تصور نمودن چه بیخردیست واہل نفوس وذوی حیات راکہ ہریک جان عزیز دارد برائے تماشا کہ دمی بیش نیست معدوم ساختن چه بیرحمی است **بیت**

میازار موری کہ دانہ کش است — کہ جان دارد و جان شیرین خوش است

بنابر امثال درین امور بعضی اہل اسلام کہ خالی از تعصب نبودند خاقان زمان را بہ برگشتگی از دین متہم ساختہ انواع سخن سازی می نمودند خصوص مولانائے عبد اللہ سلطان پوری کہ از اسلام شاہ افغان خطاب شیخ الاسلامی یافتہ واز خاقان زمان بمخدوم الملک مخاطب شدہ بود وشیخ عبد النبی صدر کل نسبت آن حضرت سخنان دور از کار بسیار میگفتند وبہمین سبب برخاستہ بمکہ معظمہ رفتند چون باز بہندوستان آمدند حکم شد کہ ہر دو را قید کنند مخدوم الملک از فرط بیم قالب تہی کرد وشیخ عبد النبی را حوالہ شیخ ابو الفضل کردند او در زندان فوت شد از نجہت کہ باہم عداوت داشتند بر زبانہا افتاد کہ شیخ ابو الفضل اورا خفہ کردہ کشت القصہ بتقدیم شرایط اسلام وادائے اداب بسادات عظام کہ از انحضرت بوقوع آمدہ بود از دیگر سلاطین کم بظہور رسیدہ باشد **بیت**

بدانش بزرگ وبہمت بلند — ببازو دلیر وبدل ہوشمند

نہ رایش بہ تدبیر محتاج غیر — نہ امضائے رایش بجز محض خیر

دربیان انتساب حضرت خاقان زمان براجہای ورؤسای ہندوستان

درزمانیکہ بادشاہ غفران پناہ بایران تشریف بردند شاہ طہماسپ در تقریب استفسار تفرقہ ہندوستان گفتہ بود کہ چون حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ خلافت ہند از تصرف افغانان برگرفتہ بودند ودران ملک بیگانہ اگر بزمینداران عمدہ انتساب واشتباک بمیان می آمد در وقت تفرقہ مدد ومعاون میشدند وبدین نمط در سلطنت اختلال رو نمیداد لہذا بادشاہ غفران پناہ چون مرتبہ دویم سریر آرائے خلافت شدند این مطلب را منظور خاطر مقدس داشتند لیکن میسر نگشت بعد ازانکہ اورنگ جہانبانی از جلوس خاقان زمان زینت یافت بحصول این مامول توجہ عالی مصروف داشت دخت برادر حسن خان میواتی راکہ از عمدہ زمینداران ہند بود درحرم سرائے سرفراز فرمودند بعد ازانکہ براجہ بہارامل کچھواہہ کہ عمدہ ترین راجہا بود بدین مطلب حکم شد اوبسبب تنگ اندیشی

قبول نکرد و آخر الامر سرفرازی خویش درین دانسته صبیه رضیه خود را درعقد ازدواج حضرت خاقان زمان درآورد **نظم**

برونے کہ طالع برومند بود | نظرہا سزاوار پیوند بود
جہاندار برسم آبائے خویش | پری چہرہ را کرد ہمتائے خویش

ولادت باسعادت شاہزادہ سلطان سلیم یعنی جہانگیر بادشاہ و رفتن خاقان زمان پیادہ باجمیر بایفائے نذر

چون آنحضرت آرزوئے خلف سعادت سرشت بسیار داشتند و عقدہ زین تمنائی کشود و درخت امید شگوفہ میکرد اما بثمر مراد مثمر نمی شد ابر تا قطرہ در صدف میریخت لیکن مروارید خواہش حاصل نمیگشت **نظم**

نخلش بہوائے میوہ پیوست | میکرد شگوفہ دنمی بست
از قطرہ ابر او شدی پر | دربطن صدف نمیشدی در

برائے حصول این مدعا بجناب شیخ سلیم کہ از نزدیکان درگاہ کبریا و مستجاب الدعوات بود و در قصبہ سیکری اقامت داشت التجا آوردند حسب الاشارہ آنخدا آگاہ در نزدیکی قصبہ مذکور عمارات بادشاہانہ احداث نمودہ بفتح پور موسوم کردہ دارالخلافت قرار دادند بعنایت سبحانی و بہ برکات دعائے درویش در سال چہاردہم جلوس والا مطابق ۹۷۷ھ ہجری از بطن عفت سرشت خلاصہ عفایف روزگار صبیہ راجہ بہارامل خلف فرخندہ اختر والا گہر سعادت ولادت یافت **بیت**

یکے غنچہ از باغ دولت دمید | کزان سان گلے چشم گیتی ندید

نام آن مولود مسعود بمناسب اسم درویش خدا اندیش سلطان سلیم نہادند کہ ثانی الحال بعد رحلت خاقان زمان اورنگ آرائے خلافت گشتہ بجہانگیر بادشاہ نامور گشت چنانچہ بجائے خود تحریر می در آید چون آن حضرت بروضہ منورہ خواجہ معین الدین چشتی کہ از واصلان حق و نزدیکان حی مطلق اند و در سنہ ۶۳۳ جہان گذران را پدرود کردہ در خطہ اجمیر آسودہ ہستند اعتقاد تمام داشتند عہدے کردہ بودند کہ رومیداد بزیارت روضہ رضویہ رفتہ استمداد انجاح مراد

مینمودند و بعنایت الہی و بیامن اعتقاد انحضرت مہم بانجام میرسید بیت

ہرانکہ استعانت بدرویش برد اگر برفریدون رود پیش برد

درصورت حصول ارزوے ولادت خلف نذری بستہ بودند کہ پیادہ قطع راہ نمودہ زیارت روضہ منورہ کنند درینولا کہ از تائیدات ایزدی خلف سعادت پیوند بعالم وجود آمد بایفاے نذر از دارالخلافت فتح پورسیکری تا اجمیر ہفت منزل و ہر منزل دوازدہ کردہ پیادہ طے مسافت نمودہ مراسم زیارت بتقدیم رسانیدہ معاودت فرمودند در اصل خاقان زمان خیلی پرقوت وقوے دل بودند جرات وجسارت کہ ازان شیردل بوقوع آمدہ از بادشاہان دیگر کم نشان مید ہند شیخ ابوالفضل در اکبرنامہ مینویسد کہ روزے بقصد زور ازمای پیادہ و بتہور روانہ شدہ آخر روز باکبرآباد رسیدند غیر از چند کس از نزدیکان ہم پاے نکرد و نیز می نگارد کہ آن حضرت در سواری فیل نوعی ماہر بودند کہ احدی از فیلبانان از مونگار انقدر مہارت نداشت ہنگامے کہ فیل مست عربدہ جو ادم کش فیلبانان راکشتہ باعث آشوب شہر میشد انحضرت روبروے آن فیل رفتہ بیدریغ پاے عظمت بر دندانش نہادہ سواری شدند وآن را بجنگ فیل ہمسراوی انداختند و بارہا درمین جنگ فیلان مست بنابر ازمودن جرات خود ازین فیل جستہ بر فیل دیگر میرفتند و موجب حیرت نظارگیان میکردند۔

ازدواج شاہزادہ سلطان سلیم باصبیہ موتہ راجہ و ولادت سلطان خرم یعنی شاہجہان

چون حضرت خاقان زمان روابط انتساب براجہا مربوط کردند انہا باوجود مخالفت مذہب ازین نسبتہا سرفرازی دانستہ از ہر طرف این راہ واکردند بعد ازانکہ شاہزادہ سلطان سلیم بحد بلوغ رسید اگرچہ سابقا صبیہ راجہ بہگونت داس ولد راجہ بہارامل درحبالہ نکاح آن نونہال حدیقہ خلافت درامدہ بود اما درینولا صبیہ موتہ راجہ ولد راے مال دیو مرزبان جودہپور کہ بوسعت ولایت وکثرت لشکر سرامد چندین راجہاے والانشان بود درعقد ازدواج آن گوہر تاجداری درامدہ ماہ آسمان سعادت باخورشید فلک خلافت قران یافت وزہرہ

برج عصمت با مشتری سلطنت قرین گردید راجه مجلس عالی ترتیب داده التماس مقدم مقدس
نمود آنحضرت برعایت روابط نسبت التماس او را باجابت مقرون فرموده بمنزل او تشریف
بردند راجه بین الاقران والامثال سرافتخار برافراخته مراسم نیاز وپیشکش بتقدیم رسانید واز
احدی تا شاگرد پیشه اسم نویسی نموده خلعت بهر کدام ارزانی داشت و امرائے عظام را
بلوازم ضیافت و گذرانیدن تحایف خوشنود گردانید و فیلان کوه پیکر و اسپان با دتگ و در
پرستاران پری پیکر و غلامان غلمان شعار و فراوان اگون و قصب و دیبا و زربفت و شال و دیگر
انواع اقمشه نادره و گوناگون اجناس هفت کشور و چندین عود و عنبر و حقه مشک او فر و بسیاری
درج یاقوت و گوهر و اقسام زیور مرصع از جواهر زواهر بطریق جهیز سرانجام داد **نظم**

زدینار و یاقوت و مشک و عبیر — ز دیبا و زربفت و خز و حریر
ز چینی بسیج و خطائے پرند — گذشته ز اندازه چون و چند
بسے جامهائے گرانمایه نیز — پرستار و اسپ و ز هرگونه چیز
بسے زیور و گوهر شاهوار — بسے خاتم و یاره گوشوار
بسے درج و صندوق با قفل زر — پر از لعل و یاقوت و در و گهر
ز پوشیدنی و ز گستردنی — ز هر چیز کان بود آوردنی
کت و خیمه و خرگه و کندلان — ز هرگونه چندان که صد کاروان

سابقا از دخت راجه بهگونت داس سلطان خسرو خلف شاهزاده سلیم بعالم وجود آمده بود
درینولا از بطن عفت سرشت صبیه موته راجه در سنه سی و ششم جلوس والا مطابق سنه
هزار هجری سلطان خورم که ثانی الحال زینت افزای سریر خلافت شده بشاهجهان بادشاه
نامور گشت سعادت ولادت یافت بزم عیش و عشرت و انجمن انبساط و مسرت آراسته شد
دست بذل و عطا کشاده داد جود و سخا دادند **نظم**

گلے بشگفت جان پرور درین باغ — که بویش صد گلستان را کند داغ
از زیب شمشاد تن کازاد برخاست — ز هفت اختر مبارک باد برخاست
نشاط آورد بجست از تار ترانه — نوا پیچید در مغز زمانه

دربیان سوانح بدایع که درزمان انحضرت بوقوع آمد

دہوضع بکسراوت بیکا نام مقدم بود شخصے که با او عداوت داشت قابو یافته زخمی بر پشت و زخمی دیگر بر بناگوش او زد وہمان زخمہا راوت مذکور قالب تہی کرد بعد چند گاه بخانه رام داس نام خویش او را پسر ولادت یافت که بر پشت و بناگوش او نشان زخم بود شہرت شد که راوت بیکا که از زخمہا مرده بود باز بطریق تناسخ در عالم وجود آمده آن پسر نیز بحد تمیز رسیدن میگفت که من راوت بیکا ام و نشان ہا صحیح میداد که مقرون بصدق باشد چون این سانحه غریبه بعرض والا رسید آن طفلک را بحضور اقدس طلبداشته برحقیقت واقف شدند و گفتار بصدق پیوست دیگر نابینائی را بپایه سریر خلافت آوردند ہرچه مردم بزبان میگفتند او دست زیر بغل کرده از بغل بیان میداد وہمین طور اشعار میخواند بعضے تسخیر جن حمل بردند وجمعی بچشم بندی ؟ امنود ندلیکن او از کثرت ورزش کار باینجا رسانیده بود دیگر شخصے را آوردند که از یک زوجه ؟ دو دست و یک پسر داشت وہمه زنده بودند بر زبان گذشت که وقوع امثال این امور از قدرت ایزدی چه بعید دیگر شخصے را حاضر آوردند که نه گوش داشت ونه سوراخ گوش ہرچه مردم می گفتند بے تفاوت می شنید دیگر درین ایام ستاره دو ذنب نمودار شد از نحوست ان در عراق و خراسان فتور عظیم رو داد دیگر درینوقت حضرت خاقان زمان روزے فرمودند که زبان دانی مردم از کثرت صحبت است بعضے از ندیمان التماس نمودند که ادمیان را نطق فطریست یعنی محتاج صحبت نیست ان حضرت جہت امتحان این معنی در ویرانه عمارتی احداث نموده چند طفل نوزاد دران مکان گذاشتند و دایہلے زبان بسته برائے شیر دادن مقرر فتند چون چہار ساله شدند حضرت خود بتماشائے انہا تشریف بردند ازان پرورش یافتہائے دادی بے زبان حرفی ظاہر نشد مانند گنگان باواز نامشخص بے ارتباط حرف بر زبان می آوردند درینصورت گفتار انحضرت بامتحان رسید که فی الواقع زبان دانی از صحبت حاصل می شود چنانچه نوزادگان را صحبت مردم ہر دیار که میسر شود زبان ہمان دیار یاد میگیرند قطع نظر از ادمیان که نطق جبلی دارند طوطی و شارک که حرف زنی خاصه انہا نیست از صحبت ادمیان حرف سرا می شوند

بیت

ہرچه درین عالم است از اثر صحبت است ورنه کجا یافتی چوب بہائے نبات

دیگر از سانحہ غریبہ کہ رودادِ این است کہ فوجے از ملازمان سرکار والا برائے مالش سرتابان نواحی اکبرآباد تعین شدہ بود و باستمردان محاربہ درمیان آمد دران فوج دو برادر از توم کھتری تردد رستمانہ می کردند قضارا یکے ازان ہر دو برا در دران کارزار کشتہ شد نعش او را در خانہ او باکبرآباد آوردند و برادر دویم دران رزم ہمچنان تردد می کرد ازانجا کہ ہر دو برادر توامان بودند و نقاش قدرت قادر مطلق چہرہ ہر دو برادر بیک وتیرہ منقوش ساختہ و مصور حکمت الٰہی قامت و شبیہ اینہا بجامہ صنع بعینہ یکے تبصویر در آوردہ بود **بیت**

بعینہ ہر یکے چون آن دگر یک میان شان نبودہ فرق اندک

بعد رسیدن نعش مذکور در خانہ چون خبر تحقیق نرسید کہ کدام کسے ازان ہر دو برادر کشتہ شد و شبیہ ہر دو بے تفاوت یکے بود عورات ہر دو برادر در شبہ افتادہ برائے سوختن مستعد شدند ان میگفت کہ شوہر من است ہمراہ این پیکر بیجان میسوزم و این میگفت کہ شوہر من است برفاقت نعش خود را خاکستری سازم رفتہ رفتہ این مقدمہ نزد کوتوال شہر رجوع شد کوتوال این سانحہ را بعرض والا رسانید خاقان زمان آن ہر دو عورت را در حضور مقدس طلبداشتہ استکشاف حقیقت نمودند عورت برادر کلان کہ ازان توامین ساعتے پیشتر تولید یافتہ بود گذارش نمود کہ بے شک شوہر من است مصداق اعتقاد من انکہ یک سال منقضی میشود کہ پسر دہ سالہ من فوت شدہ با نیمر د غم فرزند عزیز بسیار بود شکم این را چاک سازند اگر بر جگر داغ فرزند داشتہ باشد شوہر من است بموجب حکم والا برائے امتحان گذاردہ جراحان کارشناس شکم میت را شگافتند سوراخے مانند زخم تیر بر جگرش ظاہر گشت چون آمیعنی بعرض اقدس رسید باعث تعجب گردید الحق غم فرو شدن فرزند دلبند تیر بیست جگر دوز و آتشی است جانسوز بجگر تراشی خنجر آبدار است و در دل خراشی سنان خونخوار مقارن اینحال برادر دویم ہمراہ فوج مذکور سلامت در شہر رسید ظاہر شد فی الواقع نعش شوہر ہمان عورت است و بر عقل و دانش ان زنکہ آفرین فرمودہ حکم برائے سوختن او صادر گشت و آن زن مردانہ وار با پیکر بیجان شوہر خویش ہمراہی نمودہ در آتش عشق و محبت خاکستر گردید **بیت**

خسروا در عشقبازی کم ز ہندو زن مباش
کز برائے مردہ سوزد زندہ جان خویش را

دربیان تسخیر ولایت پٹنہ و بنگالہ

دران وقت سلیمان کرارانی کہ از امرائے بزرگ شیرشاہ و اسلام شاہ بود حکومت آن ولایت
داشت و تا عہد خاقان زمان متسلط بود چون منعم خان خانخانان بحکومت دیار شرقیہ معین گشت
بدعفات بسلیمان مذکور جنگ درمیان آمد و سلیمان عاجز شدہ اطاعت بادشاہی قبول کردہ
خانخانان را ملاقات نمودہ تا ایام زندگی از انقیاد سر نتافت چون او قالب تہی کرد بایزید پسر
کلانش بر مسند حکومت نشست و بعد چند روز مسافر ملک نیستی گردید پس از و داؤد پسر دویم
سلیمان حاکم آن ولایت گشتہ دم استقلال زدہ سر از بندگی جناب والا برتافت منعم خان
آمادہ جنگ شدہ قلعہ پٹنہ را محاصرہ کردہ بدرگاہ والا عرضداشت نمودہ استدعاے
مقدم مقدس کردہ در عین برسات کہ از کثرت اب وخلاب راہہا مسدود بود رایات
عالیات نہضت فرمودہ در حوالی پٹنہ نزول اجلال فرمودہ حکم بر محاصرہ قلعہ شد داؤد
در خود تاب مقاومت ندیدہ باظہار اطاعت ایلچی بجناب قدسی فرستاد چون ایلچی باستیلام
عتبہ فلک رتبہ سرفرازی یافت حکم شد کہ داؤد از زین شقوق یکے را اختیار سازد اول
ما و او تنہا در رزمگاہ آمدہ مبارزت نمائیم ہر کہ فیروز مند شود ملک از و باشد و اگر دل برین
نہند از مردم خود کہ بمزید شجاعت مشہور باشد برگزیند تا نیز یکے از بہادران در برابر
او فرستیم ازان ہر دو دلاوران ہر کس کہ ظفر یاب مند فتح از جانب او شود در صورتیکہ این را
ہم قبول نکند یکے از فیلان نامی کہ بوفور جرات و بعظم جثہ و تندخوے ممتاز بودہ باشد در
معرکہ بفرستد تا نیز فیل را منتخاب کردہ بجنگ او فرستیم ہرکدام کہ غالب آید فیروزی از
جانب او باشد چون ایلچی این احکام قدسی شنیدہ از حضور رخصت شدہ نزد داؤد رسید
و شقوق مسطورہ گذارش نمود او ہیچ یکے ازان قبول نکرد مقارن انحال حاجی پور کہ آن
روے اب گنگ است و محاذی پٹنہ است بسعی بہادران نصرت مند مفتوح گردید
و محاصرہ قلعہ پٹنہ نیز تنگ شد افغانان نقش ادبار خود در آئینہ روزگار خود دیدہ
داؤد را کہ مست بادہ سرکشی بود طوعاً وکرہاً در کشتی انداختہ بوقت شب روانہ بنگالہ شدند
شورشی و دہشتی عظیم در قلعہ پدید آمد بعضے افغانان از اضطراب دران تاریکی دریا را
از کشتی ندانستہ غریق بحر فنا شدند و فریقے کہ خود را در کشتی انداختند از فرط ہجوم با

کشتی غرق گشتند وجمعی از کثرت انبوه بتلاش برامدن پایمال گردیدند وبندی که راه بیرون برامدن نیافتند خود را از برج دیوار قلعه انداخته بخندق نیستی ورشدند آنحضرت سحرگاه بحقیقت واقف شده قلعه را با ولیاے دولت سپرده خود بدولت واقبال تعاقب فرمو اسپ سواره از دریاے پن پن گذشتند تا شام سی کروه راه قطع کردند درین تگ و دو جمعی از پسر سلطان محمد عادل گرفتار گشته بقتل رسید و دیگر مخالفان نیز دران راه دستگیر گشته بعدم خانه در رسیدند واکثر گریخته جان بسلامت بردند **نظم**

مخالف گریزان براه گریز — سپه در عقب راند با تیغ تیز
گریزان شدندان دلیران همه — چو از شیر غرنده آهو رمه
چو ان بدسگالان هزیمت شدند — سپه بے نیاز از غنیمت شدند
همه راه کز دشت وز پشته بود — پر از خسته وکشته وپسته بود

ازانجا منعم خان خانخانان را بالشکر گران باستیصال داود بدمال وتسخیر بنگاله تعین کرده درتپنه معاودت فرمودند راجه تودرمل که درین مهم خدمت شالیشته بتقدیر سانیده بود بعنایات علم ونقاره سرفراز گشته برفاقت منعم خان مقرر گردید آنحضرت بعد تنظیم امور ان دیار مراجعت فرموده از راه اجمیر بعد زیارت روضه رضویه بدار السلطنت فتح پور نزول اجلال فرمودند حکم شد که از اجمیر تا فتح پور در هر کروه چاهے پخته ومناره بلند بجهت علامت کرده احداث کنند وسراپاے مینارهاے از شاخهاے آهو که شکار شده باشد زینت بخشند تا رهروان را اعتقادی ووسیله بوده باشد در اندک فرصتے چاه ومناره برطبق حکم والامرتب گردید القصه منعم خان در بنگاله رسیده با داود جنگ نمایان کرده زخمی گشت واکثر امرایان نثار شدند وباقبال بادشاهی داود مغلوب گشته بندگی درگاه دالاقبول کرده پیشکش هاے لایقه وفیلان نامدار مصحوب پسر خود بجناب والا ارسال داشت وراجه تودرمل از مهم بنگاله خاطر جمع نموده بحضور رسیده بمنصب اشرف دیوانی سرفرازی یافت بعد چند گاه چون منعم خان خانخانان برگ طبعی درگذشت وداود وقابو یافته از عهده خود برگشته سر بشورش برداشت بعد معروض مقدس خانجهان وراجه تودرمل بر سر او تعین شدند ایشان دربنگاله رسیده بدفعات محاربات نمایان کرده منظفر ومنصور گشتند وداود دستگیر گشته بقتل رسید سر او را بدرگاه والا فرستاده مورد عنایات شدند

ازان وقت فتنہ وفساد از بنگالہ رفع گردیدہ باعث امنیت گشت **مصرع**

چراغ فتح برافروختند ز آتش تیغ

پوشیدہ نماند کہ در بلاد بنگالہ آغاز ظہور اسلام از ملک محمد بختیار کہ از امرائے بزرگ سلطان قطب الدین ایبک بود گردیدہ وازان زمان آن ولایت در تصرف سلطان دہلی گشت در سنہ ۷۳۶ قدر خان راکہ از جانب سلطان محمد شاہ فخر الدین جونا بن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ بود فخر الدین نامی سلاحدار بقابوے کہ یافت کشتہ بر مسند حکومت نشست و بر سلطان فخر الدین ملقب گشت مدت حکومت دوازدہ[1] سال +

سلطان علاء الدین عرف ملک علی کہ عارض لشکر قدر خان بود با سلطان فخر الدین جنگ کردہ غالب آمدہ اورا بقتل رسانیدہ لوائے حکومت بر افراخت مدت سلطنت چہار[2] سال وچہار ماہ +

سلطان شمس الدین عرف حاجی الیاس نوکر سلطان علاء الدین سردار لشکر گردیدہ بر سر لکھنوتی رفتہ تمامی سپاہ را از حسن وسلوک وتدبیر با خود متفق نمودہ از راہ برگشتہ بر سر علاء الدین آمد بعد از جنگ غالب گشتہ اقائے خود را مسافر ملک عدم گردانیدہ بر مسند حکومت متمکن گشت دران زمان فیروز شاہ اورنگ آرائے خلافت دہلی بود دو مراتب لشکر بہ بنگالہ تعین کردہ اما کارے از پیش نرفت مدت حکومت بست ویک[3] سال +

سلطان سکندر بن سلطان شمس الدین دوازدہ[4] سال +

سلطان غیاث الدین بن سلطان سکندر یازدہ[5] سال وچند ماہ +

سلطان السلاطین بن سلطان غیاث الدین یازدہ[6] سال +

سلطان شمس الدین بن سلطان السلاطین پنج[7] سال +

---

(۱) در تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۵ سنہ ۷۳۹ نوشتہ۔ (۲) دو سال وچند ماہ۔ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۵ وطبقات اکبری صفحہ ۵۲۲

(۳) یک سال وپنج ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۶ وطبقات اکبری صفحہ ۲۳ و ۵۲۳ +

(۴) شانزدہ سال وچند ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۶ وطبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ +

(۵) نہ سال وچند ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۶ وطبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ +

(۶) ہفت سال وچند ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۷ وطبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ +

(۷) ہفت سال وچند ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۷۔ دہ سال۔ طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ +

(۸) سہ سال وچند ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۷ وطبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ +

راجہ کانس از زمینداران ان ولایت بود چون سلطان شمس الدین رحلت نمودہ وارثی ازو نماند راجہ مستلط گشتہ بر مسند حکومت نشست مدت پنجسال وچند ماہ[1]۔

سلطان جلال الدین بن راجہ کانس برائے خلافت اسلام قبول کردہ خطبہ وسکہ بنام خود کرد مدت نوزدہ سال وچند ماہ[2]۔

سلطان احمد بن سلطان جلال الدین ہفدہ سال[3]۔

سلطان ناصر الدین بن سلطان احمد ہفت روز۔

سلطان ناصر شاہ از احفاد سلطان شمس الدین دو سال۔

سلطان باربک شاہ عرف ناصر غلام ناصر شاہ قابو یافتہ سلطان ناصر شاہ را کشتہ مسند آرائے حکومت گشت ثانی الحال امرائے اتفاق کردہ اورا کشتند مدت حکومت نوزدہ سال[4]۔

یوسف شاہ برادر زادہ باربک شاہ ہشت سال[5]۔

سلطان سکندر بعد چند روز امرائے اتفاق کردہ اورا معزول کردند۔

فتح شاہ نہ سال[6] وچند ماہ۔

نازک[7] شاہ خواجہ سرا فتح شاہ را کشتہ بر مسند حکومت نشست ہر جا خوجہ سرا بود طلبداشتہ پیش آورد دو ماہ و پانزدہ روز۔

فیروز شاہ سہ سال وچند ماہ۔

محمود شاہ بن فیروز شاہ یک سال وچند روز۔

---

(۱) ہفت سال۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۰ وطبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۴۔

(۲) ہفدہ سال وچند ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۰۔ ہفدہ سال طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۴۔

(۳) شانزدہ سال۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۰ وطبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۴۔

(۴) ہفدہ سال تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۰ وطبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۵۔

(۵) ہفت سال تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۰ وطبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ وصفحہ ۵۲۵۔

(۶) ہفت سال و پنج ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۰ وطبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۵۔

(۷) سلطان باربک۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۹۔ باربک شاہ طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۴۔

مظفر شاہ حبشی خوجہ سرا محمود شاہ را کشتہ بر مسند حکومت نشست متمکن گردید یک سال[1] و پنجاہ ۔

سلطان علاء الدین کہ از نوکران مظفر شاہ بود بقابوے کہ یافت آقاے خود را کشتہ بحکومت رسید مدت بست[2] سال ۔

نصیب[3] شاہ بن سلطان علاء الدین بعد پدر بر مسند حکومت قرار گرفت ہنگامے کہ حضرت ظہیر الدین بابر بادشاہ فتح ہندوستان نمودند سلطان محمود برادر سلطان ابراہیم لودی پیش نصیب شاہ پناہ بردہ دختر سلطان ابراہیم را در نکاح نصیب شاہ آورد بعد مدت چون شیر شاہ غالب آمد بنگالہ را از تصرف نصیب شاہ برآورد داو در معرکہ زخمی شدہ ہزیمت خوردہ در حضور حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ رسیدہ استغاثہ نمود مدت حکومت نصیب شاہ چہاردہ[4] سال ۔

جہانگیر قلیخان از امراے کبار ہمایون بادشاہ بود حضرت بادشاہ انولایت را از شیر شاہ برآوردہ باو دادند ۔

محمد خان المخاطب بہ بہادر خان کہ از امراے بزرگ شیر شاہ بود شیر شاہ بعد فتح بر حضرت بادشاہ جہانگیر قلیخان را بعدم خانہ فرستادہ اورا بران ولایت متمکن گردانید ۔

سلیمان[5] کرانی کہ از امراے مشہور اسلام شاہ بود حکومت باستقلال یافت اگرچہ سکہ و خطبہ بنام خود نکردہ اما خود را حضرت اعلیٰ خطاب کردہ بود ۔

بایزید بن سلیمان بعد پدر قایم مقام گردید سیزدہ روز ۔

داؤد پسر دویم سلیمان دو سال ۔

در سنہ ۹۸۳ خان جہان و راجہ تودرمل داؤد را بقتل رسانیدہ آنولایت را بالکل داخل ممالک محروسہ نمودند از ابتداے سنہ ۷۴۶ لغایت سنہ مذکور کہ دو صد و سی و ہفت سال بود باشد ولایت بنگالہ از تصرف سلاطین دہلی بیرون ماند القصہ راجہ تودرمل بعد جمعیت

---

(۱) سہ سال و پنج ماہ ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۰۱ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۶ ۔

(۲) بست و ہفت سال ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۰۲ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۳ و ۵۲۶ ۔

(۳) نصیر شاہ ۔ طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۶ ۔

(۴) یازدہ سال ۔ طبقات اکبری صفحہ ۵۲۴ (۵) سلیمان ۔

خاطر از مهمات آن ولایت بحضور والا رسید پس از آمدن راجه در اندک مدت خان جهان
برحمت حق پیوست مظفر خان دیوان اعلی از حضور بصوبه داری بنگاله تعین گشت این مظفرخان
که بخواجه مظفر مشهور بود در ابتدای حال نوکر بیرامخان بود بعد تفرقهٔ بیرامخان کروری
پرگنه پرسرور تابع پنجاب گردید چون حقیقت قابلیت و کاردانی او بعرض والا رسید در
حضور طلبداشته دیوان بیوتات فرمودند بمقتضای کارطلبی در اسرع اوقات بپایهٔ دیوان
اعلی سرفرازی یافت و مدتی باین درجه ممتاز بود درینولا بصوبه داری بنگاله رخصت گشت
و در آن ولایت رسیده بنظم و نسق امور پرداخت بعد چندگاه معصوم خان کابلی جاگیردار
بهار از مقدمه داغ اسپ که در ان نزدیکی مقرر شده بود عدول نموده شورش کرد
بطیب دیوان و رای پرکهوتم بخشی سرکار والا گفت وگو نموده سوار شد و هر دو(۱) را قتل
کرده و خانه هر دو بغارت در آورده سر بغی برافراخت و همچنین در بنگاله بابا خان قاقشال
و دیگران بسبب باز یافت جاگیر بمظفر خان صوبه دار مخاصمت ورزیده باغی شدند و
بمعصوم خان کابلی همداستان شده جمعیت فراهم آوردند و بسیاری از امرای دیگر نیز
از مظفر خان آزرده شده بمخالفان متفق گشتند و میرزا شرف الدین حسین یزنهٔ آنحضرت
بآنحضرت مخالفت ورزیده بقصد مکه معظمه روانه شده بود و فتنه جوی و واقعه طلبی شعار
خود داشت در ولایت بنگاله شورش شنیده نیز از راه برگشته آمده بمخالفان
ملحق گردید و شورشی عظیم روی داد چون جمعیت ان بداختران بسیار بود مظفر خان تاب
جنگ نیاورده در قلعه تانده متحصن گشت و باغیان برقلعه محاصره تنگ آورده بمظفر خان
پیغام نمودند که آمده ملاقات نماید والا روانه مکه معظمه شود مظفر خان ضرورتاً شق ثانی قبول
کرد و انجماعة مقرر کردند که سیوم حصه از اموال خود بردارد و دیگر واگذارد مظفر خان بست
هزار اشرفی پنهانی بمعصوم خان کابلی فرستاد که از عرض و ناموس من دست باز دارد
و مخالفان ازین معنی دلیر شده محاصره تنگ نمودند و قلعه تانده مفتوح کرده مظفر خان را
بدست آورده بقتل رسانیدند و اموال او بغارت بردند بست لک روپیه که در تالاب
کور کرده بود بدست میرزا شرف الدین حسین افتاد و اموال دیگر هر یک از مخالفان بدست
آورده متصرف شدند و بر تمام آن ولایت استیلا یافته هر کدام خطاب و منصب برای خود

(۱) بابا قاقشال +

مقرر کرده انجمن آراسته خواستند که خطبه بنام محمد حکیم میرزا برادر خورد آنحضرت که در کابل بود بخوانند دران وقت ناگهان باد بشدت تمام وزید و کون و مکان تیره و سیاه گردید شتداد باد باد ازرستخیز در داد و طوفان گرد و خاک نمونه آخرالزمان نمودار ساخت و نیز باران سخت بارید و اقبال عدو مال بادشاهی بساط نشاط انجاعت را درنوردید و انجمن متفرقه و پراگندگی انجامید و آنچه مخالفان اندیشیده بودند بمنصهٔ ظهور نرسید و همچنین در بهار بهادر نامی پسر سعید بدخشی علم بغی برافراشته سکه و خطبه بنام خود کرد بیت

بهادرالدین سلطان بن سعیدالدین شه سلطان ✤ پسر سلطان پدر سلطان زهی سلطان بن سلطان

چون این مقدمات بعرض قدسی رسید راجه تودرمل را که بعد از مظفرخان دیوان اعلی مقرر شده بود با امرائے دیگر تعیین فرمودند راجه بجناح استعجال رسیده در دفع شورش پرداخت و بصلاح دولتخواهان در حوالی منگیر حصار گلین احداث نموده دایره ساخته حقیقت احوال آن حدود بدرگاه مقدس معروضداشت خان اعظم میرزا کوکلتاش با لشکر گران رخصت گشت و عقب او شهباز خان نیز تعیین گردید از آوازه آمدن خان اعظم و شهباز خان در جمعیت مخالفان تفرقه افتاد از محاصره حصار گلین که راجه تودرمل ساخته بود برخاستند معصوم خان با دیگر باغیان بطرف بهار رو آورد و افواج قاهره در بهار رسیده باتیصال باغیان کمر همت بستند و همدرین اثنا معصوم خان فرنخودی[1] و نیابت خان عرب و بهادر بطرف جونپور رو آورده بغی ورزیدند شهباز خان از بهار برسر آنها رسید و در سلطان پور بلهری جنگ روی داد از مشیت ایزدی شهباز خان شکست خورده رو بفرار نهاد در این وقت اقبال بادشاهی بکارسازی آمد چون در عوام شهرت یافته بود که معصوم خان فرنخودی در معرکه کشته شد لشکریانش ازین شهرت پراگنده شدند شهباز خان ازین خبر خود را جمع ساخته و جمعیت فراهم آورده در نزدیکی اوده رسیده باز بمعصوم خان فرنخودی جنگ نموده غالب آمد و پس ازان چنان شکست انچنین نصرت یافته رفع شورش نمود معصوم خان فرنخودی بعد شکست با چندکس بدر رفت و بعد چندگاه بموجب التماس شاهزاده بزرگ جرایم معصوم خان فرنخودی معاف فرموده بجاگیر لایق سرافراز گشت راجه تودرمل پس از حصول جمعیت خاطر از مهمات آمده باز بجناب والا رسیده مورد الطاف فراوان گردید و بعد چندگاه خان اعظم نیز از بنگاله در حضور مقدس آمد و شهباز خان باستیصال

---

[1] معصوم خان فرنخودی ✤

معصوم خان کابلی و دیگر مخالفان مقرر ماند چون بعرض والا رسید که مخالفان بدسرشت بدفعات بشہباز خان جنگ کرده غالب آمده اند و دران حدود رفع شورش نمیشود بلکہ روز بروز زیاده میگردد و لہذا بقصد استیصال الجماعة بدمال بدولت و اقبال خود متوجہ دیار شرقیہ شدند و شکار کنان ونخچیر افگنان قطع منازل فرمودند و درین سفر راجہ بیربل جشن عالی ترتیب داد ان حضرت دران مجلس تشریف برده پایہ قدر او افزودند و نیز در منزل راجہ تودرمل تشریف فرموده سرفرازی بخش آن وزیر اعظم شدند بعد رسیدن در مکانی کہ دریائے گنگ و جمن باہم اتصال یافتہ جوش یکتائی میزنند و باعتقاد اہل ہند از اماکن بزرگ است درمیان ہردو دریاے قلعہ الہ باس و شہر بزرگ اساس نہادند چون در ایام بارش دریاے گنگ طغیان می نماید بند مستحکم در طول یک کروه و عرض چہل درعہ و ارتفاع چہار درعہ مقرر گشت و آن حصار در نہایت متانت و حصانت و بند در غایت مستحکی و استواری و شہر در کمال وسعت و فسحت در سال بست و ہشتم جلوس والا باتمام رسید و درین مکان بعرض ہمایون رسید کہ شہباز خان بتقویت طنطنہ نہضت موکب والا بمخالفان جنگ مردانہ وار نموده مظفر و منصور شده و معصوم خان کابلی و بہادر و دیگر مفسدان وخیم العاقبت ہزیمت خورده از ملک بادشاہی بدر رفتہ خود را در کنج خمول کشیده اند بنا بران از الله باس معاودت فرموده بقصد رفع شورش محمد حکیم میرزا روانہ بسمت پنجاب شدند و بدولت و اقبال قطع منازل و طی مراحل درپیش نمودند ٭

دربیان بغی محمد حکیم میرزا برادر حضرت بادشاہ خاقان زمان

او در کابل بغی ورزیده بارہا از اب سند گذشتہ باعث ازار و اضرار اہل پنجاب میگردید و از صدمات عساکر منصوره منہزم گشتہ باز رو بکابل می آورد و نوبتے بلاہور رسیده بست و دو روز قلعہ را محاصره نموده راجہ بہگونت داس صوبہ دار لاہور پاے ہمت افشرده قلعہ را مستحکم داشت کنور مان سنگہ خلف راجہ مذکور کہ فوجدار سیالکوت بود احشام کوہی فراہم آورده با جمعیت فراوان ناگہان رسیده بمیرزا جنگ نموده غالب آمد و میرزا بے دست و پا گشتہ از دور قلعہ برخاستہ بے نیل مقصود راہی گشت و براه جلال پور معمولہ حافظ آباد از دریاے چناب گذشتہ در بہیره رسیده و آن شہر را غارت و ویران ساختہ از راه کہیت دریاے

در نمودہ بکابل رفت وکنور مان سنگہ تا دریائے سند تعاقب نمودہ برگشت چون
ت وجسارت کنور مان سنگہ بعرض والا رسید مورد الطاف بیکران گردید بیکبارگی
پنجہزاری سرفراز گشت دریں ولا میرزا از استماع خبر یورش امرائے بنگالہ کہ سکہ و
م اومی خواستند کہ کنند دلیر شدہ از کابل لشکر آراستہ بہ پنجاب رسیدہ باعث
ادگر دید واہل آن دیار را آزار واضرار رسانید آنحضرت از الہ باس کوچ کردہ قصد
دند کہ درین مرتبہ در کابل رسیدہ میرزا اینچنان تادیب کردہ شود کہ آتش فتنہ
نفی گردد وفوجی برسم منقلا رخصت نمودند میرزا از طنطنہ موکب والا امکان خود
پنجاب ندیدہ روانہ کابل گردید افواج قاہرہ کہ عقب میرزا شتافتہ بود شادمان خان
مرائے بزرگ میرزا بود جنگ نمود شادمان خان شکست یافتہ گریخت اسباب
دامتعہ واموال او ولشکریانش بدست بہادران لشکر فیروزی اثر آمد ونوشتہ چند بخط
زا و بمہر میرزا از پاتال شادمان خان بدست سردار فوج منصور افتادہ بود وآن نوشتجات
بنور والا ارسال داشتہ ازانجملہ نوشتہ بنام خواجہ شاہ منصور دیوان بود کہ در جواب
نگارش یافتہ آن حضرت از روے فراخ حوصلگی ونیکذاتی بر زبان نیاوردند وبخاطر قدسی
چنین وقت مخالفان بجہت ہدم اساس اعتماد دولتخواہان این چنین نوشتجات
مبار دیگر بعرض والا رسید کہ کسان خواجہ شاہ منصور کہ در پرگنہ فیروزپور جاگیرش
ارادہ دارند کہ بجد حکیم میرزا ملحق شوند چون آنمعنی از خواجہ استفسار رفت از انکار افزود و طلب ضامن کردند
ن ضامن نیز عذر نمود ظن غالب شد کہ سفی الواقع قصد خواجہ بطرز دیگر است
یت بصلاح دولتخواہان متصل سرائے کوٹ کچہوہ کہ مابین شاہ آباد وانبالہ است
بحلق کشیدند این خواجہ شاہ منصور از اعیان شیراز بود خدمت اشرف خوشبوے
شت وآن حضرت بمقتضائے آدم شناسی نظر بر قابلیت او داشتہ او را
خواستند ومظفر خان دیوان اعلیٰ بنابر کاردانی ووفور دانش او حسدی بر دنا گزیر
ری بادشاہی نمودہ پیش منعم خان خانخانان رفتہ نوکر گردید نوبتے منعم خان او را
عرض مطالب جاگیر از بنگالہ بحضور مقدس فرستادہ بود در التماس مطالب نقش
او زیادہ بخاطر اقدس درست شد بعد فوت منعم خان طلب حضور فرمودہ بعالی
وزارت دیوان اعلیٰ سرفراز فرمودند ودر کمتر زمانی با صابت رائے بمراتب

بلند رسید چون و معاملات مردم را تنگ منودی وراه بد سلوکی پیمودی از خدمت تغیر گشته قید شده بود بعد چندگاه بزبہان پایہ سرفرازی یافت در ینولا از منصوبہ معاندان باینحالت رسید اگرچہ برنہ بابہا افتادہ بود کہ راجہ تودرمل بانی این منصوبہ شدہ اما خلاف ست شاید مردم دیگر اختراع کردہ باشند بعد دو روز از کشتہ شدن بے تقصیری او معروض مقدس گشت باعث تاسف خاطر اقدس گردید لیکن مردم از سخت گیری و تنگ گرفتگی او نجات یافتہ مسرور شدند نظم

نباشے بکار جہان سخت گیر — کہ ہر سخت گیرے بود سخت میر
باسان گذاری دمے بر گذار — کہ اسان زید مرد آسان گذار

بالجملہ انحضرت طے منازل نمودہ بر ساحل دریائے سند نزول اجلال و اقبال فرمودند درمکانے کہ دریائے سندہ و نیلاب ورود کابل باہم می پیوندد برائے قلعہ متین حکم والا صادر شد و برلب دریائے بر قلعہ کوہچہ برروے سنگ اساس قلعہ نہادہ عمارت آن از سنگ و خارا قرار یافت خارا تراشان فرہاد شعار در تراشیدن احجار دانایان نادرہ کار در طرح حصار و بنایان معمار بتعمیر بروج و دیوار بدایع و صنایع بکار بردند در سال بست و ششم جلوس والا شروع شدہ باہتمام خواجہ شمس الدین خوافی در دو سال قلعہ رفیع و شہر وسیع صورت تمامیت یافتہ باتک بنارس موسوم گردید بے شایبہ تکلف قلعہ ایست در غایت استواری کہ خندقش دریائے سندہ و وثیقت در نہایت محکمی کہ درمالش بروے مخالفان بند برجیست معتدل ہوا درمیان ہند و خراسان سرکوبی است بیم افزائے سرتابان و گردن کشان مہندس فکر صایب و معمار رائے اصابت خاقان زمان با وجود حصانت حصین پایان آن معبرہ دریا طرفہ تجویز نمودہ کہ دم مساوات باسد سکندر میزند صادر و وارد تا انکہ درون قلعہ نرود راہ عبور دران مکان برروے او مسدود است

نظم

یکے قلعہ بر روے آن کوہسار — کہ دریا شدہ خندقش پایدار
ز رفعت رسیدہ بچرخ برین — بروجش بروج فلک را قرین

القصہ ان حضرت بعد طرح انداختن قلعہ اتک بنارس متوجہ پیش شدند و ازین منزل فرمان نصایح بنیان بمحمد حکیم میرزا صادر شد خلاصہ مضمونش انکہ وسعت اباد ہندوستان

کہ جائے چندین سلاطین صاحب سکہ وخطبہ بود تمام تر در قبضہ تصرف ما درامدہ وسران روزگار روے نیاز بدرگاہ والا آوردہ وی آرند وامرائے این دودمان رفیع مکان بجائے سلاطین والاشکوہ نشستہ حکومت میکنند ان برادر از چنین دولت چرا محروم وبے نصیب باشد اگرچہ بزرگان کاروان برادر کہین را بمنزلہ فرزند گفتہ اند اما باعتقاد من بہم رسیدن فرزند احتمال دارد برادر کجا بہم می تواند رسید لایق عقل ودانش ان برادر انکہ از خواب غفلت بیدار گشتہ بملاقات خویش مسرور سازد وزیادہ ازین مارا از دولت دیدار وخودرا از دولت پایدار محروم ندارد محمد حکیم میرزا بنا برصحبت خوش آمدگویان خانہ بر انداز با وجود اینقدر عنایات بادشاہی وورود فرمان تلطف امیز ہیچگونہ فرمان پذیر وسخن شنو نگشت وباخود قرار داد کہ کریوہ خیبر تا قلعہ کابل مستحکم کردہ امادہ پیکار گردد یا براہ بنگش رفتہ در ہند شورش اندازد ومیرزا ہمدرین اندیشہ بود وکنکشہا درمیان داشت کہ شاہزادہ سلطان مراد برسم منقلا درنواحی کابل رسید وبمیرزا جنگ درمیان آمد ومیرزا شکست یافتہ بطرف غوربند شتافت وارادہ آن کرد کہ بوالی توران پناہ بردہ استمداد واستعانت نمودہ آید مقارن اینحال خاقان زمان نیز بکابل نزول اقبال فرمودہ سیر منازل قلعہ وباغ وشہر نمودہ مسرت اندوز شدند با انکہ محمد حکیم میرزا مصدر چندین تقصیرات شدہ بود از روے کمال تلطف کابل را باز بمیرزا مرحمت فرمودہ بہندوستان معاودت نمودند ومیرزا باز بکابل رسیدہ بحکومت انولایت قیام ورزید از انجا کہ میرزا مشغوف شراب بود از فرط بادہ پیمائی بہ بیماریہائے مزمنہ مبتلا گردید وازبسکہ مغلوب طبیعت بودہ خودرا از شراب نتوانست ضبط کرد در اندک مدت ساغر حیاتش لبریز گشت بیت

مبادا خردمند غرق شراب کزین سیل شد قصر دولت خراب

بعد از ارتحال میرزا بمنزل بقا فرزندانش ارادہ داشتند کہ از کابل پیش عبداللہ خان والی توران روند چون اینمعنی بعرض مقدس رسید از روے صلہ رحم فرمان استمالت صادر شد وراجہ مان سنگہ برائے دلداری پس ماندگان میرزا تعین گشت ورایات عالی نیز بسمت کابل نہضت فرمودہ چون عرصہ راولپنڈی مورد سرادقات اقبال گردید راجہ مان سنگہ کہ پیشتر رخصت یافتہ بود کیقباد میرزا را یازدہ سالہ وافراسیاب میرزا را چہار سالہ پسران محمد حکیم میرزا را ہمراہ خود گرفتہ در حضور مقدس رسید حضرت

خاقان زمان یتیم نوازی فرموده الطاف بیکران درحق فرزندان میرزا مبذول داشتند ونظر توجه وتربیت برگماشتند وامرائے کابلی نیز بعز بساط بوس مشرف شده مورد عنایات شدند وراجه مان سنگه بصوبه داری کابل سرفرازی یافت ✦

دربیان کشته شدن راجه دانش وبیربل

چون ساحل دریائے سند مخیم خیام اجلال گشت زین خان کوکه را بالشکر گران باستیصال اوس یوسف زئی وتسخیر ولایت بجور وسواد تیراه تعین کردند وشیخ فرید بخاری بخشی برائے تاخت قبایل افغانان که در دشت بودند رخصت یافت شیخ بعد تاخت وتاراج معاودت نمود وزین خان بقلع وقمع افغانان کمر بسته داخل کوهستان شد بعرض والا رسید که تا انکه فوج دیگر باعانت زینخان تعین نشود استیصال افغانان ممکن نیست راجه بیربل وشیخ ابوالفضل استدعائے این خدمت نمودند آنحضرت قرعه بنام هردو انداختند قضارا قرعه بنام راجه بیربل برآمد ابتدا راجه مذکور وحکیم ابوالفتح را بامداد زینخان رخصت فرمودند زینخان باتفاق واستصواب راجه نخستین بضبط بجور کمر بست وهمت برگماشت کلان تران انجا طناب عبودیت درگردن انداخته رعیت گیری اختیار کردند بعد ازان بر سر سواد تیراه لشکر کشی شد افغانان بر سر کریوه هجوم آورده ژاله صفت تیر وسنگ می باریدند زینخان بزور شمشیر از کریوه گذشته قلعه بنا کرده باستیصال انجماعه بدمال پرداخت اندرین اثنا درمیان زینخان وراجه بیربل تخالف ونفاق رو داد دمخاصمت بلند شد وگفتگوهائے منازعت درمیان آمد بیت

نزاع اینچنان آتشی بر فروزد ۔۔۔ که ازتاب آن هرچه باشد بسوزد

هرچند زینخان خواست که جمعی درقلعه گذاشته پیشتر روانه گردد راجه بر این معنی راضی نگشت وقرار یافت که از راهی که آمده اند باز مراجعت کنند بصلاح این معنی معاودت کردند راجه پیشتر آمده جائیکه قرار یافته بود فرود نیامد ناچار روانه شد کسانیکه پیش آمده خیمه زده بودند ناگزیر به برداشتن خیام وبستن پرتال مشغول شدند زینخان از عقب آمده صورت حال بدین منوال دیده او هم براهی گردید افغانان سراسیمگی لشکر معاینه کرده از هر طرف هجوم آوردند وغریب شورشی پدید آمد نوعی راه تنگ گردیده بود که دو سوار پهلو بهم نمیتوانستند

گذشت فیل واسپ وادم بریک دیگر می افتادند وحادثۂ عظیم روداد که گویا نمونۂ رستخیز است
چون افغانان از ہرطرف ریختہ وجنگ کردہ غالب آمدند زینخان از فرط غیرت و وفور شجاعت
خواست کہ جان نثار گردد اما خیرخواہان جلو گرفتہ اورا از آشوب گاہ برآوردند دران تنگی چند
فیل واسپ وشتر وادم بر روے ہمدیگر افتادہ بودند کہ راہ عبور سوار دشوار بودہ ناچار
زینخان پیادہ شدہ بے راہہ شتافت وبہزار دشواری افتان وخیزان بمنزل رسید
بسیاری از لشکریان را افغانان اسیر وقتل کردند وانقدر اسبابیکہ بدست آوردند کہ از بر داشتن
آن عاجز شدند ودران روز چند ہزار کس کشتہ شد واز خستگان حسابے نیست ودران
زد وخورد راجہ بیربل وحسن خان پتنی وراجہ دہرمنکد وسنکرامخان و بعضے دیگر از بندہائے
بادشاہ شناس بکار آمدند ازانجا کہ راجہ بیربل در شعر ہندی ونزاکت فہم وجدت طبع و
فطرت بلند ومزاجدانی وتیز زبانی وسخن سنجی ونکتہ طرازی بینظیر بود چنانچہ از اعاجیب
اشعار ونادرات گفتار ونکات غریبہ ومضاحک ومطایبات عجیبہ او کہ باعث انبساط
خواطر تواند بود تا حال مذکور محافل وزبان زد اہل روزگار است ونوعی ہمت عالی داشت
کہ بذل وسخاوت اوناے او پانصد مہر وہزار مہر بود ازینجہت کہ از عمدہ مصاحبان بزم انس
ونبدہ محرمان انجمن قدس بود وبمنصب سہ ہزاری سرفرازی داشت وقرب منزلتیکہ اورا
بجناب مقدس بودہ دیگرے را نبود از کشتہ شدن چنین مصاحب ومساز وندیم ہمراز
کہ از وفور دانش گرہ کشاے خاطر والا وصیقل نماے مرات ضمیر علیا بود وہمیش محفل قدسی
منغص گشت وبر خاطر اقدس سنوح این سانحہ سخت گران آمد بے اختیار آب از دیدۂ
فرو ریختند واہ بلند بر زبان آوردند تا دو شبان روز بمکیفات وغذاے لابد توجہ نفرمودند
وبر زبان قدسی گذشت کہ از ابتداے جلوس مقدس تا سال کہ سنہ سی ام است چنین غبار
کلفتے بر حاشیہ خاطر والا نہ نشستہ روز سوم شاہزادہ سلطان مراد وراجہ تودرمل را با
بسیاری از بہادران شہامت کیش براے قلع وقمع افاغنہ یوسف زئی تعین فرمودند
چون این خدمت در خورشان شاہزادہ رفیع المکان نبود از منزل دوم شاہزادہ بموجب
حکم اعلی معاودت نمودہ راجہ تودرمل تخریب الجماعۃ مقرر شد وراجہ مانسنگ کہ
باستیصال افغانان باریکی ودرکریوہ خیبر رسیدہ بود برفاقت راجہ تودرمل تعین گردید وزینخان
وحکیم ابوالفتح بحضور رسیدہ چند روز رخصت کورنش نیافتند ومورد عتاب شدند

آخر الامر بشفاعت شاہزادہ باریافتند بموجب حکم والا ہرچند تلاش شد نعش راجہ بیربل بدست نیامد چون آنحضرت اورا بسیار میخواستند تاسف آنمعنی بارہا بر زبان مقدس گذشت ہمدرین اثنا میر قریش ایلچی عبد اللہ خان والی توران با نامہ محبت و تنسوقات آن دیار بدرگاہ والا رسید چون خاطر مقدس از واقعہ راجہ بیربل مکدر بود ایلچی مذکور دو سہ روز بار نیافت بعد چند روز بملازمت اقدس مشرف گشت و نامہ عبد اللہ خان از نظر انور گذرانید میر قریش را بانعام لایق سرفراز فرمودہ رخصت انصراف دادند و حکیم ہمام برادر حکیم ابو الفتح را ہمراہ میر قریش نزد عبد اللہ خان فرستاد خواجہ محمد تحویلدار بارخانہ سوغات و میر صدر جہان برائے پرسش واقعہ سکندر خان پدر عبد اللہ خان ہمراہ دادند و نامہ والا از نتایج طبع وقاد زبدہ فضلائے اکمل علامی شیخ ابو الفضل بعبد اللہ خان قلمی گردید چنانچہ آن نامہ مشہور است بعد تنظیم مہمات آن دیار و تنبیہ و تادیب گردن کشان بدروزگار از ساحل دریائے سند معاودت بہندوستان کردند و راجہ تودرمل را بحضور طلب داشتہ راجہ مانسنگہ را بکابل تعین نمودند باستیصال افغانان یوسف زئی اسمٰعیل قلیخان تعین گشت او بواقعی تادیب و تخریب آنطایفہ نمود اکثرے سرداران فوطہ درگردن انداختہ آمدہ حاضر شدند بے شایبہ تکلف قلع و قمع آنجماعہ کہ اسمٰعیل قلیخان نمودہ دیگرے نمودہ باشد چنانچہ آنمعنی مشہور است کہ عورات یوسف زئیان عوض نان بفروخت رفتند*

دربیان رسیدن میرزا سلیمان والی بدخشان در حضور پر نور و تفرقہ در بدخشان

سلسلہ او بحضرت صاحب قران امیر تیمور گورگان میرسد حکومت بدخشان باستقلال داشت و بارہا از بدخشان لشکر بر سر کابل کشید و بمراتب شکست خوردہ رفت ابراہیم میرزا خلف او در شجاعت و دلاوری طاق و در فراست و دانشوری شہرہ آفاق بود چون ازین جہان فانی درگذشت سلیمان میرزا ازینجہت کہ آن خلف را بسیار دوست میداشت غم جان کاہ رو داد و این رباعی حسب حال اوست رباعی

اے لعل بدخشان ز بدخشان رفتی ۔ از سایہ خورشید درخشان رفتی
در دہر چو خاتم سلیمان بودی ۔ افسوس کہ از دست سلیمان رفتی

بعد فوت ابراہیم میرزا چون شاہرخ میرزا پسر او کلان شد سلیمان میرزا را باشاہرخ میرزا نبیرہ خود صحبت برابر نگشت ہر دو بایکدیگر عناد ورزیدند و کار بہ پرخاش کشیدند و بدفعات بہمدیگر ایشان جنگ درمیان آمد آخر الامر سلیمان میرزا ہزیمت خوردہ در کابل رسید چندگاہ پیش محمد حکیم میرزا کہ دران وقت حیات بود گذرانیدہ بدرگاہ والا التجا آورد پنجاہ ہزار روپیہ نقد و سامان سفر از حضور مقدس مرحمت گشت و فرمان متضمن استمالت بصدور پیوست میرزا بجمعیت خاطر از کابل روانہ بدرگاہ معلی گردید چون نزدیک دار السلطنت فتحپور رسید حکم شد کہ امرائے عالی قدر باستقبال بروند حسب الحکم اعلی تا سہ کروہے فتحپور فیلان نامی کوہ شکوہ بسلاسل طلا و نقرہ وجلہائے دیبا و زربفت آراستہ ایستادہ کردند و درمیان دو فیل ارابہ یوزہا باپوشش مخملی و زربفت و زنجیر طلا و نقرہ و قلادہائے مرصع باز داشتند و عقب فیلان بیل دورویہ از دلاوران رستم دل و مبارزان صف گسل آراستند و قورچیان بہرام نظام و یساولان صاحب اہتمام گذاشتند کہ احدی قدم از بیل بیرون نتواند کرد و کوچہائے شہر را جاروب زدہ و آب پاشیدہ مصفا کردند و دکاکین آراستہ بازار را آئین بستند بے شایبہ تکلف کوچہا از کثرت آراستگی و پیراستگی مانند خیابان گلشن گشت و دکانہا از پوشش زربفت و انواع اقمشہ زیباتر از باغ بہار گردید **بیت**

شہر را بستہ سر بسر آئین   رنگ بستان گرفت روئے زمین

طوایف انام از شہر و نواحی در کوچہ و بازار و طاقہا و رواقہا و راہہا و پشت بامہا برائے تماشا ہجوم آوردند خاقان زمان با بادشاہزادہ والاشان با جلوہ جمال و جاہ و جلال با آرایش و پیرایش کمال بقصد ملاقات از شہر برآمدند چون نزدیک رسیدند اول سلیمان میرزا پیادہ شدہ تسلیمات بجا آورد و بعد ازان خاقان زمان از اسپ فرود آمدہ میرزا را از روے الطاف در آغوش گرفتند و بمنزل آوردہ بعد ضیافت و مہمانداری بنوید کمک تسخیر بدخشان خورسند فرمودند بعد چندروز صوبہ داری بنگالہ تجویز شدہ میرزا قبول نکرد و بقصد زیارت مکہ معظمہ رخصت گشت ہفتاد ہزار روپیہ خرچ راہ مرحمت گردید میرزا بعد ادراک سعادت حج بہمان راہ باز در بدخشان رسیدہ باشاہرخ میرزا جنگ کردہ باز ہزیمت خوردہ بعبداللہ خان والی توران پناہ برد عبداللہ خان از نفاق ایشان واقف گشتہ لشکر

تعین کرد ولایت بدخشان از تصرف ایشان برآورده حوالهٔ کسان خود نمود سلیمان میرزا و شاهرخ میرزا هر دو جلا وطن گشته بکابل رسیدند بیت

دولت همه از اتفاق خیزد   بے دولتے از نفاق خیزد

دران وقت محمد حکیم میرزا حیات بود چند مواضع از تومان لمغان بسیور غال سلیمان میرزا مقرر کرد شاهرخ میرزا بودن در کابل اختیار نکرده بدرگاه والا رسیده مورد انواع عواطف گردید وپس از چندی سلیمان میرزا نیز بوساطت راجه مانسنگه بجناب قدسی رسید وبعد سه سال مسافر ملک بقا گردید اگرچه سلیمان میرزا در زمان بودن بکابل باعانت محمد حکیم میرزا لشکر فراوان فراهم آورده بدفعات مقصد بدخشان نمود اما کار پیش نرفت در سال سی و چهارم جلوس والا محمد زمان نامی خود را فرزند شاهرخ میرزا وانموده در بدخشان گرد شورش برانگیخت داورا لعبد المومن پسر عبد الله خان والی توران بدفعات جنگ روداد و هر دفع فتح نموده بدخشان را متصرف شد و مدتے حکومت آن ولایت نمود آخر الامر عبد الله خان والی توران لشکر گران تعین کرد محمد زمان را از بدخشان اخراج نموده ان ولایت را بتصرف خویش درآورد و محمد زمان از بدخشان برآمده در کابل رسید نخست صورت اظهار نمود که روانه درگاه والا می شود و در طن قصد فسادے داشت دران وقت قاسم خان صوبه دار کابل در حضور مقدس بود محمد هاشم پسر قاسم خان که به نیابت پدر در کابل بود از قصد او واقف شده باندک جنگ او را دستگیر کرد همدرین اثنا قاسم خان از حضور بکابل رسید محمد زمان خان مدارات وتملقات بسیار کرد اما او را در بندنگاه داشت ومیخواست که روانه حضور ساطع النور سازد و محمد زمان قابو یافته قاسم خان را بقتل رسانیده درصدد کشتن محمد هاشم گردید او از قتل پدر واقف گشته کسان خود را فراهم آورده محمد زمان را بقصاص خون پدر بسیاست تمام کشت وتمامی بدخشیان که در کابل بودند طعمهٔ تیغ بیدریغ شدند ورفع شورش محمد زمان خان ازان دیار گردید و در بدخشان عبد المومن پسر عبد الله خان حاکم مستقل گشت چون بدست بادهٔ جوانی و مدهوش شراب نادانی بود از روے گستاخی درخواست صبیه رضیه حضرت خاقانی نمود چون ایلچی فرستاده از دریائے بهت میگذشت قضارا کشتی از موج خیز دریا غرق شد ونامه او که از روے گستاخی نوشته بود از نظر اقدس نگذشت بر زبان طوایف انام افتاد که مگر باشارهٔ انحضرت بوده باشد وعجب نیست که چنین بوقوع آید عبد الله خان باستماع

بے ادبی پسر خود متاسف بودہ مکتوب معذرت اسلوب مشتمل اظہار اشوب جدائی و نادانی پسر خود مصحوب مولانائے حسینی بدرگاہ والا فرستاد اگرچہ مولانائے حسینی بعد رسیدن بدرگاہ فلک کارگاہ بابتلائے امتلا درگذشت اما انحضرت جواب مکتوب عبداللہ خان چنانچہ آئین بزرگان حقیقت اگاہ باشد نوشتہ روانہ کردند و اساس اخلاص را استحکام دادند ✦

دربیان تسخیر ولایت دلکشائے کشمیر جنّت تاثیر

یوسف خان والی انجا ہموارہ اظہار اطاعت وانقیاد نمودہ پیشکشہا لائقہ ارسال میداشت و درسال سیم جلوس والا یعقوب خان نامی پسر خودرا با پیشکش و تحایف فراوان بدرگاہ والا فرستاد او چندگاہ درحضور لامع النور قیام داشتہ بنابر وحشتی کہ بخاطر داشت بے رخصت ازحضور ساطع النور گریختہ بکشمیر رفت چون این معنی بعرض اقدس رسید فرمان بنام یوسف خان صادر شد کہ خیریت ذات و امنیت ولایت او درین است کہ خود آمدہ بملازمت مشرف شود والا پسر خودرا باستان بوس مقدس بفرستد او عذرہائے زمینداراتہ درپیش درآوردہ عرضداشت ارسال نمود لہذا قصد آن ولایت بخاطر اشرف مصمم گشت و شاہرخ میرزا و راجہ بھگونت داس و شاہ قلیخان محرم و دیگر امرا بر خدمت تعین شدند چون براہ بھنبر بسبب فراوانی برف واشتداد سرما و صعوبت مسالک و دشواری جبال عبور عساکر اجلال مشکل بود بصلاح راہبران و دولتخواہان براہ پکھلی روانہ شدند و بسختی و کسالہ تمام قطع راہہا دشوار نمودہ نزدیک کشمیر رسیدند یوسف خان در خود تاب مقاومت ندیدہ ارادہ داشت کہ با امرائے بادشاہی ملاقات نماید اما از بیم کشمیریان نمیتوانست آمد آخرالامر بہبانہ دیدن جائے مجادلہ برامدہ با امرائے بادشاہی ملاقی شد کشمیریان از اطلاع امینی حسین چک را بحکومت برداشتہ امادہ جنگ شدند درین اثنا یعقوب خان پسر یوسف خان از پدر جدا شدہ بکشمیر رفت کشمیریان ہمراہی حسین چک گذاشتہ پیش یعقوب خان آمدہ حاضر شدند و اورا شاہ اسمٰعیل خطاب دادہ سرکوبہا محکم ساختہ بقصد محاربہ بلشکر منصورہ صفوف آراستند چون این معنی معروض عاکفان بارگاہ فلک اشتباہ گردید فرمان والاشان بنام شاہرخ میرزا و بھگونت داس بصدور پیوست کہ اگرچہ یوسف خان ملاقات کردہ اما تا انکہ کشمیر تسخیر

در نیاید دست از و غا و ہیجا باز ندارند بنا بران لشکر فیروزی اثر کمر ہمت بر بستہ متوجہ کشمیر
چون نزدیک رسیدند محاربہ سخت درمیان آمد کشمیریان مغلوب شدہ آمدہ ملاقات کر
خطبہ و سکہ بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر کردہ بالکل زعفران و ابریشم و جانوران شک
کہ خلاصہ محصول آن ولایت است در سرکار والا مقرر گردید یوسف خان بوساطت شا
میرزا و راجہ بھگونت داس بقدسی آستان رسیدہ سعادت ملازمت دریافتہ
عنایات والا گردید +

بر منتظران اخبار سلاطین مستور نماند کہ از بعضے تواریخ احوال کشمیر چنان بمطالع درا
کہ آن ولایت در تصرف راجہا بود کہ باستقلال حکومت میکردند در ۷۱۵ھ ساہو نامی کہ خود
شاہ دین طاہر از آل گرشاسپ بن نیک روز میگفت نوکر راجہ سہدیو[۱] کہ از نسل ارجن با
بود گردید مدت مدید خدمات لایقہ بجا آوردہ اعتبار یافت چون سہدیو درگذشت ا
اوراجہ دیومن[۲] بحکومت متمکن گشت شاہ میر بن ساہو مذکور را وکیل السلطنت و صاح
مدار گردانید دو پسر او را کہ یکے جمشید و دیگر علی شیر نام داشت پیش آوردہ در کار
دخیل ساخت و شاہ میر را دو پسر دیگر بود یکے را سراشانک و دیگرے را ہندال
بود این ہر دو صاحب داعیہ بودند چون شاہ میر و پسرانش اعتبار یافتند غلبہ پیدا
سپاہ و رعیت را بجانب خود کشیدند و بتقریبے از راجہ رنجیدند و راجہ اہمار از امد
بخانہ خود منع کرد شاہ میر و پسران او از روے تسلط و استیلاے تمام پرگنات کشمی
متصرف شدہ اکثر نوکران راجہ را با خود متفق کردہ روز بروز قوت و مکنت ہم رسا
و راجہ زبون و مغلوب گشتہ در ۷۴۲ھ برگ طبعی درگذشت و زوجہ او کوتا دیوی[۳]
قایم مقام گشت خواست کہ باستقلال حکومت نماید بشاہ میر پیغام کرد کہ چند پسر
بحکومت بردارد شاہ میر قبول نکردہ رانی بر سر او لشکر کشیدہ جنگ کرد چون ارادہ
آلہی بران رفتہ بود کہ ازان ولایت حکومت ہنود منقطع گردد و دین اسلام رواج یا
قضارا رانی کوتا دیوی در جنگ مغلوب شدہ بدست کسان شاہ میر گرفتار گردید و با
اسلام قبول نمودہ در عقد نکاح شاہ میر درآمد و شاہ میر مظفر و منصور شدہ دران ملا

(۱) راجہ سہدیو تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۳۷ - راجہ سردیو طبقات اکبری صفحہ ۵۹۶ +
(۲) پر پیہت - در تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۳۷ و طبقات اکبری صفحہ ۵۹۶ راجہ رنجن نوشتہ +
(۳) کوتا دی یا کوتا دیو اما در تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۳۸ کوتاہ دیو نوشتہ +

سکہ وخطبہ بنام خود کردہ سلطان شمس الدین خطاب کرد و از ابتدائے ۷۴۷ھ رواج اسلام گردید مدت سلطنت او سہ سال و چند ماہ +

سلطان جمشید بن سلطان شمس الدین عرف شاہ میر بحکومت ان ولایت بعد پدر متمکن گشت مدت سہ سال[1] و دو ماہ +

سلطان علی شیر علاء الدین بن سلطان شمس الدین بعد فوت برادر مسند آرائے حکومت گردید مدت او دوازدہ سال[2] و ہفت ماہ +

سلطان شہاب الدین عرف شراشامک بن شمس الدین مدت بست سال +

سلطان قطب الدین عرف ہندال بن سلطان شمس الدین یازدہ سال و پنجاہ[3] +

سلطان سکندر بت شکن عرف شکار بن سلطان قطب الدین در ۷۸۵ھ برمسند فرمان روائی متمکن گردید وشکستن بت و انداختن بتخانہ شغل عظیم داشت نوبتے بتخانہ مہادیو راکہ در نزدیکی کشمیر بود انداخت لوحے ازان برامد وخط ہندی بران ظاہر گشت نوشتہ بود کہ بعد یک ہزار و یک صد سال سکندر نامی این بتخانہ را خواہد انداخت سلطان مذکور بعد اطلاع بر این معنی افسوس بسیار کرد و گفت کاشکے این لوح بر دروازہ می بود تا من این بتخانہ را نمی انداختم و قول منجمان باطل شدی۔

القصہ سلطان خیلی متعصب بود واکثر برہمنان را بعد انداختن بتخانہا بزور مسلمان کرد و بسبب شکستن بتہا او را سلطان سکندر بت شکن گفتندے وقتے کہ حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان در ہندوستان نزول اقبال فرمودند فیلے برائے سلطان فرستادہ بودند او باعث شرف و افتخار داشتہ مراسم اطاعت و انقیاد بجا آورد و پیشکشہائے لائقہ ارسال داشت مدت حکومت او بست و دو سال و سہ ماہ +

---

(۱) یکسال و دو ماہ ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۳۸ و طبقات اکبری صفحہ ۵۹۰ +

(۲) یازدہ سال و پنج ماہ ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۳۹ و طبقات اکبری صفحہ ۵۹۹ +

(۳) بست و نہ سال و نہ ماہ ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۳۱ و طبقات اکبری صفحہ ۶۰۰ +

سلطان علی شاہ عرف میران خان بن سلطان سکندر بت شکن بعد پدر بر سند
نشست وشاہی خان برادر حقیقی خود را مدار علیہ نمودہ بوزارت خویش مقرر گردانید
بعد چندے شاہی خان را ولی عہد کردہ در کشمیر گذاشت وخود بر سر راجہ جمون کہ خسر او
لشکر کشید بعد روانہ شدن باغواے بعضے مردم از ولی عہد کردن برادر خود پشیمان
معاودت کرد وباعانت راجہ راجوری در کشمیر رسیدہ متصرف گشت وشاہی خان برادر
از کشمیر برآمدہ بسیالکوت رسید دران ایام جسرتہ کہوکہر از قید حضرت صاحب قرا
گریختہ در پنجاب رسیدہ بود ونوبتے سلطان علی شاہ کہ بعد فتح تہتہہ مراجعت کردہ
سیر فت جسرتہ سر راہ گرفتہ بعد محاربہ اورا دستگیر کردہ مال وامتعہ واسباب وا
بدست آوردہ شاہی خان بعد رسیدن بسیالکوت با جسرتہ ملحق شدہ باتفاق او
سلطان علی شاہ رفت وسلطان علی شاہ با لشکر انبوہ برآمدہ جنگ عظیم کرد واز طرفین خا
بسیار کشتہ شد گویند کہ چند قالب بے سرداران جنگ گاہ برخاستہ بحرکت در
قول اہل ہند است کہ چون دہ ہزار کس کشتہ شوند یک قالب بے سر بحرکت د
بالاخر سلطان علی شاہ شکست خوردہ گریختہ رفت ایام حکومت او شش سال
چند ماہ +

سلطان زین العابدین عرف شاہی خان مظفر ومنصور گشتہ مسند آرا
حکومت گردید محمد خان برادر خود را بوزارت مقرر کرد وچون عدالت ورزو انصاف د
بود سپاہ ورعیت از او خوشنود شدند وبرہمنانے کہ در زمان حکومت سلط
سکندر پدر او جلا وطن شدہ بودند در عہد او باز بوطن آمدہ آباد شدند ودر معابد
مقامات خویش قرار گرفتند سلطان بہ برہمنان تاکید کرد کہ انچہ در کتب دین ایشان مسطو
عمل اور ند وخلاف آن اصلا نکنند ورسوم برہمنان از قشقہ کشیدن وزنار شوخ
وبت پرستیدن بتجدید رواج یافت وجمعی برہمنان کہ در زمان سکندر بجور وا کر
سلمان کردہ بودند از اسلام برگشتہ باز رسوم ہنود در پیش گرفتند وبتان طلا ونقـ
مس کہ سلطان سکندر شکستہ سکہ زدہ بود آن سکہ کساد پذیرفت وباعث این ہمہ را
احوال ہنود آن بود کہ سلطان جماعۃ جوگیان را احترام بسیاری کرد وو در اکتساب علوم
میکوشید گویند کہ نوبتے سلطان مریض گردید ومشرف بہلاکت گشت در انخال جوگ

بربستر سلطان کر قطع نظر از زندگی بود حاضر گشت چون روح سلطان مفارقت کرد جوگی بعلم خلع بدن کہ میدانست روح خود را برآورده داخل قالب سلطان نمود و برخاست نزدیکان سلطان راتندرست وصحیح المزاج وجوگی را مرده وبیجان دیدند ومریدش قالب اورا دران مکان کہ او بود برده نگاه داشت وقالب سلطان کہ روح جوگی دررو داخل شده بود سلطنت میکرد وازینجہت رعایت دین ہندوان کرده دین اہنا را رواج میداد وازانجا کہ زندگی جاوید نصیب ہیچ آفریده نیست بالاخر برگ طبعی درگذشت مدت حکومت چہل وہشت[1] سال ◆

سلطان حیدر عرف حاجی خان بن سلطان زین العابدین چہار سال[2] و دو ماه ◆

سلطان حسین بن سلطان حیدر دو سال وچند روز ◆

سلطان محمد شاه بن سلطان حسین ہفت سالہ بعد پدر بر مسند حکومت رونق افزای گشت ودران روز جمیع اسباب طلا ونقره واسلحہ واقمشہ وغیر ذلک پیش او گذاشتند ہیچ کدام ازان اشیا التفات نکرد وازان جملہ کمان را بدست گرفت حاضران ازین معنی استدلال بر بزرگی ومردانگی او نمودند بعد چندگاه بعضے امرا باتفاق پرسرام راجہ جموں کہ از خوف تاتارخان حاکم پنجاب گماشتہ سلطان بہلول لودی جموں را گذاشتہ درکشمیر رفتہ بود وزیر سلطان را کشتند سلطان از تاتارخان کومک طلبداشتہ مخالفان را تادیب نمود چون دو سال وہفت ماه از حکومت سلطان گذشت سلطان فتح شاه بن آدم خان بن سلطان زین العابدین از تاتارخان کومک آورده با سلطان محمد شاه جنگ کرده نصرت یافت وکشمیر را درتصرف خود آورده سکہ وخطبہ بنام خود کرد وسلطان محمد شاه ہزیمت خورده درہندوستان آمد بعد نہ سال سلطان محمد شاه باز درکشمیر رسیده برسلطان فتح شاه فتح یافتہ مجددا بر مسند حکومت نشست وفتح شاه بجانب ہند آمده پس از دوازده سال درکشمیر رسیده برسلطان محمد شاه ظفر یافتہ سہ سال ویک ماه حکومت کرد وسلطان محمد شاه باز لشکر فراہم آورده کشمیر را درتصرف خود درآورد وسلطان فتح شاه بطرف لاہور آمده بہمین طرف ودیعت حیات سپرد ودر ۹۰۸ سلطان

---

(۱) ہنجاه ودو سال تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۴۰ وطبقات اکبری صفحہ ۶۰۶ ◆

(۲) یک سال و دو ماه تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۴۰ وطبقات اکبری صفحہ ۶۰۶ ◆

بہلول لودی رحلت نمود سلطان سکندر خلف او اورنگ آرائے خلافت ہندوستان گردید
دران سلطان فتح شاہ سکندر خان پسر فتح خان را در کشمیر آوردہ مدتے سلطنت نمود وند اخر الامر
او شکست خوردہ بدر رفت بعد ان در ۹۳۳ھ از حضرت ظہیر الدین محمد بابر پادشاہ کومک آوردہ
باز در کشمیر رسید و باندک جنگ اسیر گردید سلطان محمد شاہ او را میل درچشم کشیدہ در قید
نگاہداشت ایام حکومت محمد شاہ مرتبہ اول دہ سال وہفت ماہ و مرتبہ دویم دوازدہ سال
چندماہ مرتبہ سیوم یازدہ سال ویازدہ ماہ وبست روز کہ ہگی سی و چہار سال وہفت ماہ
باشند و مدت حکومت سلطان فتح شاہ مرتبہ اول نہ سال و مرتبہ دویم سہ سال ویک ماہ
کہ دوازدہ سال ویک ماہ تواند بود و مدت سلطنت ہر دو چہل وشش سال وہشت ماہ۔

سلطان ابراہیم بن سلطان محمد شاہ بعد پدر بر مسند حکومت جا گرفت پس از
چندماہ ابدال ماکری[1] کہ از امرائے بزرگ آن ولایت بود از سلطان رنجیدہ بملازمت
حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ در ہندوستان آمدہ ظاہر ساخت کہ ولایت کشمیر باسہل
ترین وجہی تسخیر میتوان نمود کومک مرحمت شود چون ابدال ماکری جوان خوش قد و
خوش صورت و خوش سخن و خوش وضع بود حضرت بادشاہ صورت وسیرت او را پسندیدہ
فرمودند کہ در جنگل ہم چنین آدم پیدا می شود آخر الامر با کومک مرحمت فرمودند او نزدیک
بکشمیر رسیدہ بسلطان پیغام کرد کہ شوکت و صلابت بادشاہ بحدیست کہ سلطان ابراہیم
لودی والی ہندوستان را با صد ہزار کس بخاک برابر ساخت تو چہ خواہی بود بہتر انست
کہ اطاعت جناب قدسی قبول کنی او ہمینی قبول نکرد و جنگ درمیان آمد سلطان در معرکہ
کشتہ شد ابدال ماکری بعد فتح وظفر نازک شاہ برادر او را بر مسند حکومت متمکن گردانید مدت
حکومت ہشت سال[2] و پنج روز۔

سلطان نازک شاہ بن سلطان محمد شاہ بعد کشتہ شدن برادر خود باتفاق
ابدال ماکری حکومت یافت چون حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ازین جہان فانی بعالم
جاودانی رحلت کردند حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ اورنگ آرائے خلافت
شدند کامران میرزا برادر خورد حضرت بادشاہ ازینجانب لشکر بر کشمیر کشید و عامہ سپاہ و
اکثر کشمیریان علف تیغ بیدریغ شدند وعساکر فیروزی اثر اکثر مال واسباب کشمیریان[1]

---

(۱) ابدال باکری۔ (۲) ہشت ماہ و پنج روز۔ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۵۲ وطبقات اکبری صفحہ ۶۱۳۔

تاراج کردہ معاودت نمود در ۹۳۹ھ سلطان ابوسعید والی کاشغر سکندر خان خلف خود را باحیدر میرزا کاشغری دوازدہ ہزار سوار ہمراہ کردہ بکشمیر فرستادہ تا سہ ماہ کشمیر و مواضع آن را غارت کردند و تاراج نمودند و عمارات قدیم بر انداختند ہرج و مرج تمام دران ولایت روے داد و اکثر مردم کشتہ شدند و انچنان جنگ کردند کہ در جنگ چند قالب بے سر حرکت نمودند عاقبت الامر سکندر خان مصالح نمودہ برگشت و بعد چند گاہ سلطان نازک شاہ ودیعت حیات سپرد ایام حکومت پانزدہ سال ٭

سلطان شمس الدین بن نازک شاہ

سلطان نازک شاہ بن سلطان شمس الدین بن نازک شاہ مدت شش[1] سال ٭

میرزا حیدر خالوزادہ حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ از کاشغر بملازمت حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ در اگرہ رسیدہ بود ہنگامے کہ حضرت بادشاہ از شیر شاہ شکست یافتہ بلاہور رسیدند حیدر میرزا بتحریک ابدال ماکری و حاجی چک و زنگے چک و دیگر امراے کشمیر از حضرت بادشاہ رخصت گرفتہ در ۹۴۷ھ در کشمیر رفتہ بتسخیر در آوردہ اولا بصلاح کشمیریان سکہ و خطبہ بنام سلطان نازک شاہ بحال داشت بعد ازانکہ حضرت بادشاہ از عراق معاودت فرمودہ فتح قندہار و کابل نمودند حیدر میرزا از روے عقیدتے کہ بجناب انحضرت داشت در کشمیر سکہ و خطبہ بنام نامی حضرت بادشاہ مقرر کرد نوبتے شیر شاہ فوجی بر سر کشمیر فرستادہ بود بعد جنگ از لشکر حیدر میرزا شکست یافتہ برگشت چون حیدر میرزا دران ولایت استیلا یافتہ حکومت باستقلال کرد کشمیریان را مغلوب داشتہ بخاطر نمی آوردند بعضے از اہل کشمیر کہ فریب و تزویر جبلی ایشانست از روے مکر و خداع در لباس دوستی کار دشمنی کردہ لشکر میرزا را بطرف تبت و پکہلی و راجور متفرق گردند و با خود ہا اتفاق نمودہ بر سر میرزا شبخون آوردند دران زد و خورد تیرے بمیرزا رسیدہ قالب تہی کرد مدت حکومت دہ سال ٭

---

[1] پنج شش ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۵۲ و طبقات اکبری صفحہ ۶۱۱ ٭

سلطان نازک شاہ مرتبہ دویم مسند آرائے حکومت گشت در اندک ایام
برگ طبعی پیمانہ زندگی لبریز کرد مدت حکومت دو ماہ +

ابراہیم شاہ بن محمد شاہ برادر نازک شاہ کلان پنجاہ +

اسمٰعیل شاہ برادر ابراہیم شاہ در سنہ ۹۵۹ بسلطنت رسید اگرچہ حکومت بنام
او بود اما غازیخان استیلا یافت ایام حکومت دو سال +

حبیب شاہ بن اسمٰعیل شاہ بعد پدر بر مسند حکومت نشست غازی خان چک
از روے تسلطی کہ داشت اورا در گوشہ نشاند و خود لواے حکومت برافراشت ایام
حکومت او دو سال و چند ماہ +

سلطان غازی شاہ عرف غازی خان چک در سنہ ۹۶۲ سکہ و خطبہ بنام خود کرد مدت
حکومت او چہار سال و چند ماہ +

حسین خان برادر سلطان غازی شاہ چون غازی شاہ را از ارجزام روے داد
برادرش غالب آمدہ پسران اورا نابینا کردہ مسند نشین حکومت گشت و غازی شاہ ازین
درد کہ ضمیمہ آزار بدنی واقعہ گشت قالب تہی کرد حسین خان دخت خود را با تحف و ہدایا
لایقہ در خدمت حضرت خاقان زمان فرستاد و افضل الفضلا و اکمل العلما مولانائے
کمال کہ دران زمان از فضیلت در و علمی مشہور فی الکنافت بود در ایام حکومت حسین خان
از کشمیر برآمدہ در سیالکوت رسیدہ بدرس مقید گشت و در ہندوستان بفضایل و کمالات
خداشناسی و ایزد پرستی مشہور گردید ایام حکومت حسین خان دہ سال
و چند ماہ +

علی شاہ برادر حسین خان پس از برادر خود مرزبان آن ولایت گشتہ بعد چندگاہ
سکہ و خطبہ بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر کردہ از عقیدت و انقیاد کہ بجناب والا
داشت دخت خود را در خدمت شاہزادہ سلیم با تحف و ہدایا فرستادہ ارادت و
بندگی خود اظہار نمود بعد چندگاہ در عرصہ چوگان از اسپ افتادہ گوئے زندگانی بجایگاہ
آخرت برد مدت حکومت نہ سال۔

یوسف شاہ بن علی شاہ بعد پدر مسند آرائے حکومت گردید بعد چندے وزیر
مبارک خان کہ از امرائے بزرگ آن ولایت بود غالب آمدہ بر مسند حکومت

نشست یوسف شاہ از وگریختہ از راہ جمون پیش میرزا یوسف خان حاکم پنجاب آمد و باتفاق
میرزا و راجہ مان سنگہ در فتحپور رسیدہ بملازمت اشرف مشرف گردید و در ۹۸۷ھ میرزا
یوسف خان و راجہ مان سنگہ بکومک او مقرر شدند و او با امرائے بادشاہی در کشمیر
رسیدہ باندک جنگ فتح نمودہ حکومت باستقلال یافتہ امرائے
بادشاہی را رخصت ساخت در ۹۸۹ھ خاقان زمان در وقت مراجعت
از کابل از مقام جلال آباد ایلچی تعین کردہ فرمان والاشان بنام یوسف خان صادر فرمودند
او باستقبال فرمان گیتی مطاع سعادت اندوز گشتہ حیدر خان عرف یعقوب پسر خود را
باتحف وہدایا بدرگاہ آسمان جاہ فرستاد پسر او یک سال در حضور والا بودہ بدون رخصت
گریختہ در کشمیر رسید چون این معنی بعرض مقدس رسید میرزا شاہرخ و شاہ قلی خان محرم
و راجہ بہگونت داس بہ تسخیر کشمیر تعین شدند چنانچہ بتجربہ درآمدہ یوسف خان عاجز شدہ
ہمراہ امرائے بادشاہی در حضور پرنور رسیدہ در ۹۹۳ھ ولایت کشمیر داخل ممالک
محروسہ گردید مدت حکومت یوسف خان ہشت سال۔

القصہ بعد رسیدن یوسف خان بدرگاہ مقدس یعقوب پسرش در کشمیر بود چنانچہ
باید مراسم انقیاد بجا نمی آورد باستیصال او قاسم خان با امرائے دیگر تعین گردید براہ
کپرتل شتافت دران راہ تالابے ساختہ حکمائے پیشین است کہ ہرگاہ دران مکان
آواز نقارہ یا کرنا شود برف و باران عظیم گردد وہنگام نزول لشکر فیروزی اثر چون آواز
نقارہ شد برف و باران و تگرگ بسیار گردید و اسپ سرما بالشکریان رسید و جان دار
بسیار تلف شد از وقوع این معنی کشمیریان کہ آمادہ پیکار بودند غالب آمدند و تفرقہ در لشکر
بادشاہی افتاد دران حال قاسم خان خود را راست کردہ عزیمت پیش نمود یعقوب سبب
از دلیری و دلاوری قاسم خان ہراسان بودہ در خود تاب جنگ ندیدہ بطرف کشتوار
رفت و شمس چک کہ در قید او بود خلاص نمود کشمیریان بعد رفتن یعقوب شمس مذکور
را بحکومت برداشتہ آمادہ کارزار شدند و بر سر کتل جنگ در پیوست باقبال
بادشاہی قاسم خان فیروزمند گشتہ در شہر سری نگر کہ دارالایالت کشمیر است درآمدہ
بتازگی سکہ و خطبہ بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر گردانید بعد چندگاہ کشمیریان
یعقوب را از کشتوار آوردہ بارادہ مصمم بر سر قاسم خان در شہر سری نگر شبخون

آورده‌اند بهادران لشکر منصور پای همت افشرده جنگ مردانه نمودند غنیم تاب نیاورده
بحیل مقصود راه فرار پیش گرفت مرتبه ثانی باز یعقوب خان باتفاق کشمیریان از شعاب
جبال برامده مصدر شورش شده ناگهان شبخون آورده بهمان وتیره بازگشت چون یعقوب
خایب وخاسر گردید وکاری نتوانست از پیش برد اکثری امرای کشمیر آمده قاسم خان
را دیدند وخان انجماعة را استمالت نموده بدرگاه گیتی پناه فرستاد اینها بعد دریافت سعادت
ملازمت والا مشمول عنایات شدند ویعقوب باز باتفاق شمس چک از کوه برامده بدفعات
بقاسم خان جنگ کرد آخر الامر قاسم خان از محاربات متواتر عاجز آمده استمداد واعانت
از حضور والا نمود ازینجهت میرزا یوسف خان بایالت کشمیر تعین گشت وحکم شد که هرگاه
میرزا یوسف خان از نظم ونسق آن ولایت خاطر جمع نماید وبنیاد فتنه وفساد برکنده
گردد قاسم خان برخصت میرزا بقدسی آستان شتابد میرزا یوسف خان بجناح استعجال
درکشمیر رسیده از روی شجاعت ذاتی ودانش فطری ضبط وربط بواقعی نمود شمس چک
ندامت کشیده میرزا را ملازمت نمود ومیرزا اورا استمالت نموده بدرگاه والا فرستاد
ورفع شورش ازان ولایت گردید وقاسم خان برخصت میرزا یوسف خان باستان قدسی
رسیده بصوبه داری کابل سرفرازی یافت آخر الامر از دست محمد زمان میرزا ولد شاهرخ میرزا
درکابل بقتل رسید چنانچه سابقاً گذارش پذیر خامه سوانح نگار شده درسال سی وچهارم
جلوس والا حضرت خاقان زمان بسیر کشمیر متوجه شدند صعوبت راه ودشواری طرق کشمیر
از ارتفاع جبال وژرفای مغاک وبسیاری گریوه‌های دشوار گذار وکثرت اشجار
وانبوهی جنگل وسختی سنگلاخ وتنگی راه بحدیست که افکار اسمان سیر واوهام فلک پیما
عبور از مسالک مهالک صعب میدانند در اثنای راه رتن پنجال وپیر پنجال کوهی است
که از غایت ارتفاع سر بفلک کشیده واز نهایت بلندی قله ان باوج آسمان رسیده
از فرازش تماشای عالم بالا میتوان دید وغلغله تسبیح ملایک توان شنید ساکنانش
باسکنه فلک همسایگی دارند ومرغانش از خوشه پروین دانه می آرند افتاب تیغ خود را بر سنگش
میساید وگردون از گردش بر قله او می اساید گل اشجارش بر اسمان کواکب وار نمودار وخط
جاده او بر فلک چون خط استوا پدیدار تیز گردان که دعوی طی الارض دارند پای توکل
به بیم وامید قطع ان راه مینهند ورهنوردان هرچند اهل دولت وصاحب سامان بوده

باشند بران کوه رنج پیادگی اختیار می کنند از تردد راه پیوند اعضا سست می گردد و
جوان پر قوت پیر وضعیف می شود و هنگام عبور لشکر پرتال غیر از فیلان کوه تمثال
واسپان بادر رفتار واشتران باربردار نتوانند گذشت شتر اگر همه ناقه صالح است
دران سنگ لاخ نتواند قدم نهاد وگاو اگر ثور فلک است نمیتواند گذشت بموجب حکم
جهان مطاع چندین هزار خاراتراش آهنین بازو و سنگتراش قوی دست در قلع احجار و قطع اشجار
ید طولی نموده ان مسالک را آراستند و از لاهور تا کشمیر نود و هفت کروه به تجربیب آمد
و آن حضرت بعد قطع مراحل و طی منازل در خطه دلکشای کشمیر نزول اقبال فرمودند و از
تماشای سیرگاهان نزهت افزا و سیر اماکنه مسرت پیرا بغایت محظوظ شدند اگر تعریف
و توصیف کشمیر پرداخته شود دفترها باید بے شایبه تکلف باغیست بهارین و قلعه ایست
آهنین بادشاهان را گلشنے است عشرت افزا و درویشان را خلوتکده ایست دلکشا هرطرف
چشمهاے خوش و آبشارهاے دلکش و آبهاے روان و جوے هاے دوان مسرت
پیراے نظارگیان و گوناگون میوه هاے رنگین و رنگارنگ فواکه شیرین لذت بخش روح
و روان در ایام بهار تمام کوه و دشت از گونه گلهاے رنگین و اقسام شقایق و ریاحین جلوه
باغ بهشت میدهد و در و دیوار و صحن و بام خانها رونق روضه رضوان مینماید عرصه رنگین
تراز خیال آزر و کوهها ے نگارین تراز وهم مانی بنظر درمی آید مسیحا اگر دران مرز بوم
پرورش یافته که از اعجاز خویش مرده راز نده گردانیدی و خضر در آب هواے آن مکان
پروردگی پذیرفته که عمر آبد نصیب اوست

نظم

چه کشمیر انتخاب هفت کشور	قسم خورده بخاکش آب کوثر
چه کشمیر آب و رنگ باغ و بستان	اسیر هر نهالش صد گلستان
نظر چندانکه بر دشتش گماری	بجز آب زمرد نیست جاری
نشاید رفت بے کشتی بگلگشت	ز سبزی کار دریا میکند دشت
دران گلشن زجوش خندهٔ گل	نمی اید بگوش کس آواز بلبل
شود اوقات صرف اینجا هوا را	وطن کشمیر دان نشو و نما را
بشهرش خانها رنگین ز لاله	چراغ زی خانه چشم پیاله
زده گل بسکه سر دیوارها صف	ز سنبل روے دیوارش مزلف

بناشد شرم بطحا گر عنان گیر | حجاز آید بطوف کوه کشمیر
اگر همت بسیرش بر گمارد | بهشت از برگ طوبی سر برارد
بیاید بوئے صندل گرز اشجار | بپیچد بر درختان تاک چون مار
ندیده در جهان کس اینچنین جا | فرح بخش و فرح ناک و فرح زا

دریائے بهت که از میان شهر و بازار جاریست از عجایب تماشاست خصوص اب دل که پایان شهر واقع رونق بخش کشمیر و فرح پیرائے اهل روزگار است چندین عمارات دل کشا و باغات مسرت افزا درمیان و بر کناران واقعست چون اب دل در چند فرسخ است کشمیریان بر سطح ان چوبهائے کلان تعبیه نموده در عرض و طول چند طناب درست می سازند و بران چوبها خاک انداخته زمین قابل باغ مرتب میکنند و بر نگارنگ گلها دران کشته گلشن دل فریب می آرایند بلکه بر روے اب انقدر زمین بهمین آئین درست می سازند که دران زراعت نموده مستفید می شوند بعضے عیار پیشه هم چنین زمین را دزدیده می برند دزدیدن باغ و زمین که مشهور است از همون جاست نظم

دگر آن دل که دل شد بیقرارش | ز خوبی شهر دارد بر کنارش
بسیر دل بیا گلشن چه باشد | بکشتی گل به بر دامن چه باشد
اگر بر فرق ریزد اب از دل | بر دید سبزه مو از سر گل
سگلے آبے بکشورهاے دیگر | همین نیلوفر است آن نیز کمتر
درین دریا گل افزون از حسابست | ز رنگ هر گلے نقش بر آبست
بود نیلوفر انجا شرمساری | چه در بزم عروسے سوگواری
ز وجد سبزه این سبز بیشه | کنول را خنده می آید همیشه
گلش در پاک دامانی چو مهتاب | ز برگ انداخته سجاده بر آب
ز باغستان این دریا چه گویم | هزاران خلد من تنها چه گویم

اگرچه خوبیهائے کشمیر جنت نظیر از اندازه تسطیر و حوصله تحریر افزون است اما کشمیریان بد معاش زبون زیست هستند خورش دایمی انها خشکه نرم بے نمک از برنج است گرم خوردن رسم نیست شبانگاه برنج پخته نگاه میدارند و روز دیگر می خورند و پوشش

کرتہ پشمین است کہ عبارت از پتو باشد ناشستہ از خانہ بافندہ می آرند وآن را دوختہ
می پوشند تا پارہ شدن باب نیرو و از بدن وانیکنند ناپاکی انہا بحدیست با انکہ خانہ
پر آب دارند قطرہ آب بر تن ایشان نیرسد مثل مشہور است کہ کشمیری را پرسیدہ بود
کہ آبدست چرا نیکنی جواب داد کہ غریب ہستم حیرانم کہ دوزخیان دران سرزمین بہشت
نشان چگونہ پیدائش پذیرفتہ بد طینتی ونفاق سرشتی انہا نوعے کہ عوض نیکی غیر از بدی
از ایشان بمنصہ ظہور نرسد بیت

نفاق فطری شان ہمچو نیش با کژدم　　　نزاع لازمہ شان ہمچو زہر لازم مار

القصہ خاقان زمان از سیر کشمیر بغایت خوشوقت شدند و عید رمضان المبارک ہمانجا نمودند
و در روز عید باستشفاع میرزا یوسف خان تقصیرات یعقوب پسر یوسف خان حاکم انجا
بخشیدہ پائے افراز مبارک مرحمت نمودند او سعادت خود دانستہ پائے افراز خاصہ
بر سر بستہ بملازمت رسیدہ مورد عنایات گشت و انحضرت ازان سرزمین حظ
وافر گرفتہ معاودت فرمودہ براہ پکہلی ودمتور کہ از تصادم جبال وتزاحم کریوہ ومغاک
وتراکم اشجار افکار اسمان سیر واوہام فلک پیمائے عبور ازان طرق ہایلہ دشوار می داند
با حشم وخدم وفیلان قطع منازل نمودہ درحسن ابدال نزول اقبال فرمودند دران راہ میر
فتح اللہ شیرازی وپس ان حکیم ابو الفتح گیلانی کہ مقرب انحضرت بودند رخت ہستی بر بستند
و در حسن ابدال مدفون شدند درانجا چندگاہ رایات عالی اقامت ورزیدہ طرح باغ
دل کشائے انداختہ ازانجا نہضت فرمودہ بخطہ فرح بخش کابل نزول اقبال فرمودند
قاسم خان صوبہ دار انجا کہ دران وقت حیات بود بموجب حکم والا در گذرگاہ متصل شہر
کہ حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ وہندال میرزا ومحمد حکیم میرزا اسودہ اند باغ وعمارات
احداث نمود چون پریشانی حال رعایائے کابل بعرض مقدس رسید حکم شد کہ تا ہشت
سال ہشتم حصہ از خراج مقرری برعایا معاف کردہ تتمہ بازیافت میکردہ باشند
وبعد سیر وشکار کابل انحضرت معاودت بہندوستان فرمودند قضارا در منزل دکہ
انحضرت از اسپ افتادند ورخسارہ مبارک خراشیدہ شد شش روز صاحب
فراش بودند پس از حصول صحت ازانجا روانہ شدند بعد رسیدن در رہتاس بر فیل
نول[illegible] نام سوار کہ در جوش مستی بود سوار میشدند پیش ازانکہ پائے مبارک در قلادہ

معضبوط شود ذیل مذکور بقصد ما دہ فیلے دوید انحضرت بر زمین افتادہ زمانے دراز بیہوش بودند بعد دیری با فاقت آمدند و بخواست ایزدی بخیر گذشت اما پارہ اسیب رسید بصلاح حکمارگ دست راست کشادند و در اندک فرصتے تندرستی نصیب ذات قدسی گشت از سنوح این سانحہ خبرہائے ناخوش دراطراف ممالک برزبانہا افتاد و غریب شورشے بوقوع آمد و رعیت از مال گذاری دست باز کشید و در معاملات ممالک اختلال روے داد چون لاہور مورد رایات عالی گشت این شورش فرو نشست و رفع خلش گردید و در طرق و مسالک کہ نا ایمنے شدہ بود امنیت بوقوع در آمد و درین و یکے ان شب مہتاب انحضرت تماشائے جنگ اہوان میدیدند قضا را اہو از حریف خود رم خوردہ دوید و شاخے بیان ہر دوران مقدس زد و بیکے از بیضہائے زخم رسید و اماس و وجع باشتداد کشید باہتمام شیخ ابو الفضل مقرب خان عرف شیخ بہینا جراح بمعالجہ پرداخت بعد یک ماہ و ہفت روز صحت رو داد و شیخ ابو الفضل و مقرب خان کہ دران ایام تردد بسیار کردہ بودند مورد عنایات شدند ٭

در بیان رحلت راجہ تودرمل دیوان اعلیٰ

در زمان نہضت رایات عالیات بکشمیر رخصت شدہ بلاہور ماندہ بود یرگ طبعی درگذشت و در وقت مراجعت موکب والا از کابل در اثنائے راہ خبر رحلت او بعرض مقدس رسید چون مزاج شناس مقدس و وزیر اعظم و سپہ سالار بود انحضرت از فوت او بسیار تاسف نمودند در ابتدائے حال تودرمل صغیر بود کہ پدرش و دیعت حیات سپرد و مادرش بیوہ زن در کمال افلاس و تنگدستی بودہ بمحنت تمام اورا پرورش نمود در صغر سن آثار رشد و کاردانی و علامت طالع مندی و بخت بلندی از ناصیہ حال او واضح و لائح بود از اتفاقات حسنہ در جرگہ نویسندہائے سرکار بادشاہی نوکر گردید بمقتضائے وفور دانش و کارطلبی روز بروز پایہ قدر او افزون گردید چون صاحب تدبیر و اہل قلم بود صاحب کوس و علم نیز گردید در اکثر معارک ترددات نمایان و محاربات شایان نمودہ نقش مردانگی و دلاوری خود درست گردانید در ولایت گجرات و بنگالہ کارزار ہائے

رستانه منوده فیروزمند ونصرت یاب گردید رفته رفته بپایه اعلیٰ وزارت کل سرفرازی یافت
درسال بست وپنجم جلوس والا وکیل مطلق ووزیر اعظم گردید دیانت گزین سیرچشم تونگردل
بیدارمغز پرہیزگار کارساز نیک محضر جدکار صاحب فکر بلند ہمت فراخ حوصله صاحب
صلح کل باخویش وبیگانه یکجہت بدوست و دشمن یکسان سنجیده سخن کارگذار راست گفتار
حزم ارا دور اندیش اداب شناس خلافت راز دان سلطنت بود در دقایق سیاق
وحقایق حساب بے نظیر در علم محاسبات موشگاف ضوابط وقوانین وزارت وتنظیم
احکام سلطنت وبند وبست امور مملکت وابادی ومعموری رعیت ودستور العمل
کارہائے دیوانی وقانون اخذ حقوق سلطانی وافزونی خزانه وامنیت مسالک وتادیب
سرکشان وتسخیر ممالک ودستور مناصب امرا ومواجب سپاه دوامی پرگنات
وتنخواه جاگیر از ویادگار است در ہندوستان که تاحال بر ہمان قواعد وضوابط در
ممالک محروسه بعمل می درایدپیش ازین در ممالک محرران ہندوی نویس دفاتر بخط ہندوی
بکار می بردند راجه تودرمل از وفور دانش وعلو فکرت دفتر فارسی بقوانین اہل ایران اختراع
کرده تاحال اہل قلم مطابق ان بعمل می آرند تمامی اراضی پرگنات ممالک محروسه بمعرفت
نویندہاے راست قلم درست نویس بقید ضبط درا ورده رقبه ده بدہی ہر پرگنه را
در دفتر والا طلبداشت وجریب طناب راکه در خشکی وتری تفاوت میکرده پنجاه وپنج
درعی بود برطرف ساخته جریب شصت درعی از نے که بانس بوده باشد محلقه ہاے
آہنین وصل داده مقرر گردانید تا تفاوتے در ضبط زمین راه نیابد وسویت وعدالت
بوقوع آید وپرگنات مخلوط را سرکار وچند سرکار را صوبه مقرر ساخت ونظر بوجمع ہر محال
داشته فی روپیه چہل دام قرار داده دامی ہر پرگنه در دفاتر نگاشت وبرکرور دام عامل
نصب ساخت که بزبان عرف ان راکروڑے گویند ونیز داغ اسپ سپاہی
مابین امرا ومنصب داران وزمره احدیان قرار یافت تا نوکر پیش ہرا قانزدو واقارا جائے
تغلب نماند ومنصبداران واحدیان را نیز غدر وزور نماند وہرسال تصحیحہا اعیان مقرر گشت
تارفع اشتباه بوده باشد اگرچه در زمان سابق سلطان علاء الدین خلجی وبعد ان شیرشاه
افغان داغ اسپ اختراع کرده اندامارواج نیافته بود درینولا بواقعی رائج گردید ونیز
بندہاے بادشاہی ہفت بخش منوده چوکی ہر روزه مقرر ساخته ہفت چوکی قرار داد

وبفت چوکی نویس متعین گردید که در نوبت خود مردم را حاضر دارند و هر هفته را هفت واقعه نویس منصوب گشت و مدار احکام معلی بر رساله و مهر میر عرض آن روز قرار یافت سوائے امرا و خوانین چهار هزار سوار سے که در حضور مقدس مقرر گشت که آن فریق را بزبان وقت احدی گویند دار وغه ان جماعة جداگانه تعین شد که مواجب طلب تنخواه انها بر رساله دار وغه بوده باشد و چندین هزار غلام چه از انچه خرید شده و چه از انچه دار الحرب در بند آمده به بندگی والا قیام داشتند از غلامی ازاد کرده بخطاب چیلگی اختصاص بخشیدند که بندہائے خدا را بندہ و غلام گفتن سزا وار نیست الحاصل ضوابط و قوانینے که راجه تودرمل در وزارت قرار داده انچنان استحکام یافته که پس از وزرائے معظم و دیوان اعظم در استهلاک ان ضوابط و اختراع قوانین جدید هرچند کوشیدند و تا حال میکوشند پیش نرفته و منیسرود بر همان ضوابط تا حال بعمل درمی آید **قطعه**

نخشبی زیب ملک از وزراست ۔ شب شود روز از مشیر نکو
ملک داران تخت و نیارا ۔ ملک دیگر شده وزیر نکو

القصه بعد مردن راجه تودرمل میرزا خانخانان بوالا خدمت منصب وکالت سرفراز گردید او بمقتضائے فراست و کاردانی احکام وزارت و امور وکالت را بوجه احسن رونق داده مورد تحسین گشت +

نهضت موکب مقدس مرتبہ دویم بسیر کشمیر بے نظیر

درسال سی و هفتم جلوس والا بازعزیمت سیر و گلگشت عرصه دل کشائے کشمیر بخاطر قدسی راه یافت ناگهان درعین برسات از لاهور نهضت فرمودند در وقت عبور از دریائے راوی پایان قلعه لاهور بر زبان مقدس گذشت که این بیت درحق کدام گل گفته اند **بیت**

کلاه خسروی و تاج شاهی ۔ بهر گل کی رسد حاشا و کلا

قضارا در همان روز یادگار گل بنی عم میرزا یوسف خان در کشمیر مصدر شورش شده و از ممنینی اصلا در حضور مقدس اطلاع نبود باعث این شورش انکه قاضی نور الله

برای تشخیص جمع محصول محال کشمیر از حضور فرستاده بودند چون کشمیریان دانستند
که تغلب ظاهر می شود و جمع افزون می گردد بنابر رفع این امر شورش برپا کرده یادگار را که
میرزا یوسف خان حاکم انجا هنگام عزیمت حضور والا نایب خود در کشمیر گذاشته بود
از راه برده مرتکب فساد شدند و گفتند که بسبب دشواری مسالک و صعوبت جا
کشمیر بجائی است که یکبارگی دست افواج بادشاهی تواند رسید از اینچنین حرف و حکایات
ان بداختر مغرور شده سکه و خطبه بنام خود نمود چون موکب والا برلب دریای چناب
رسید خبر این شورش معروض مقدس گشت و بر زبان مقدس گذشت **بیت**

ولد الزنا ست حاسدم انکه طالع من ‌‌‌‌ ولد الزنا کش آمد چو ستاره یمانی

چون یادگار از شکم نقره نام لولی بود که هر روز بخانه و هر شب بجای بسر می برد فرمودند
که ان لولی بچه بمجرد برامدن سهیل کشته خواهد شد درین ایام میرزا یوسف خان در حضور پرنور
بود بنابران مزید احتیاط او را حواله شیخ ابو الفضل نمودند که در قید نگاه دارد چون بے
تقصیری او بعرض مقدس رسید بعد چند روز نجات دادند شیخ ابو الفضل دران روزها از
دیوان لسان الغیب تفاؤل جست این بیت سر غزل برامد **بیت**

ان خوش خبر کجاست کزین فتح مژده داد ‌‌‌‌ تا جان فشانمش چو زر و سیم در قدم

از غرایب انکه چون یادگار سکه و خطبه بنام خود کرد او را تپ لرزه در گرفت و مهرکن را که خاتم
او میکند ریزه فولاد در حدقه چشم افتاد بالجمله چون یادگار علم بغی برافراشت لشکر آراسته
برکوه کپرتل به بندهای بادشاهی که در انجا بودند آماده پیکار گشت و باندک جنگ فرار
نموده بهیر پور رسید کسان میرزا یوسف خان که بسبب ضرورت رفیق او شده بودند
نیم شب قابو یافته برو تاختند او از خیمه بدر رفت آخر الامر ان بدسرشت بدست کسان
میرزا یوسف خان اسیر گردید سر او را از تن جدا کرده در منزل بهنبر سران وخیم العاقبت
بحضور اقدس رسید چنانچه بر زبان الهام ترجمان رفته بود بمجرد برامدن ستاره یمانی
آن نا عاقبت اندیش کشته شد و کشمیریانی که با او رفیق بودند نیز بمکافات کردار رسیدند
و دفع شورش ان دیار گردید بالجمله ان حضرت بعد قطع مراحل بخطه دلپذیر
کشمیر نزول اقبال فرمودند از سیر منازل دلکشائی که سیرگاهای مقرری ان دیار است
و گلگشت زعفران زار که خلاصه ان سرزمین بهشت آئین واقع شده و تماشای چراغان

در کشتیہائے آب دل کہ مخصوص کشمیر بے نظیر است حظ وافر و مسرت فراوان برگرفتہ معاودت بہندوستان فرمودند و بموجب التماس شاہزادہ بزرگ ایالت کشمیر بدستور پیشین بمیرزا یوسف خان بحال ماند و جمع تمام صوبہ کشمیر سی و یک لک خروار قرار یافت ٭

نہضت موکب والا بسیر کشمیر جنت تاثیر مرتبہ سویم

درسال چہل و دویم بسیر ہمیشہ بہار کشمیر نہضت فرمودند شخصے از مردم عوری در کشمیر عم شیخ میرزا پسر سلیمان میرزا وا نمودہ مصدر شورش شدہ بود کسان محمد قلی بیگ اورا دستگیر کردہ در منزل امن آباد آوردہ بنظر قدسی در آوردند ہمانجا بیاساق رسید بعد عبور از دریائے چناب رعایائے تیہ الور[1] تابع سیالکوٹ از ستمگاری محمد بیگ کروڑے استغاثہ نمودند اورا برائے عبرت پذیرے اعمال ستمگار جفا پیشہ خنجر بحلق کشیدند و ازانجا نہضت فرمودہ در خطہ دل کشائے کشمیر نزول اقبال واقع شد تمام ایام بعیش و عشرت دران سرزمین اتفاق اقامت افتاد و از سیرگاہ ہا تشحیذ خاطر مقدس گشت و دراب دل جشن چراغان ترتیب دادہ دو ہزار کشتی بانواع چراغان و اقسام شمع آراستہ درون آب سر دادند و نیز بر دولتخانہ بہشت نشانہ و برکنار آب عمارات و باغات و شجرات محاذی دولتخانہ والا چراغان برافروختند بیت

چو بازار چراغان شاہ شد گرم چراغ ماہ شد در پردہ شرم

بعد سیر و شکار آن سرزمین ہمیشہ بہار در ایام آغاز زمستان نہضت فرمودہ بدار الملک لاہور نزول اقبال فرمودند ٭

دربیان مقرر گردیدن پرگنہ گجرات و امن آباد

این تمام سرزمین داخل سیالکوٹ بود و قوم جت درانجا متسلط بودند درسال سی و ہفتم جلوس والا و بقولی سال چہل و دویم کہ حضرت خاقان زمان از لاہور برائے سیر کشمیر متوجہ بودند بعد عبور رایات عالیات از دریائے چناب جماعۂ گوجران از تسلط و ستمگاری قوم جت

---

(۱) اکبر نامہ جلد سوم صفحہ ۵۳۸

ورایج استغاثه نمودند و بموجب اسنند عاے انجماعة دیهاتے کہ بزمینداری آن فریق متلق داشت جدا کرده پرگنه موسوم بگجرات علیحده کرده قلعچه وقصبه احداث نموده واناو وراج گجگیاه مشهور است په پرگنه هرات مقرر کردند گویند که آن حضرت درحوالی کنجاه آهوے کلان شکار کرده بودند بر زبان قدسی گذشت که چنانچه در هرات ایران اسپ بے نظیر پیدا می شود درین سرزمین آهوے بے مثل پیدا می گردد بدین تقریب اسم آن پرگنه هرات مشهور گشت وچندسال پیش از گجرات پرگنه امین آباد مقرر گردید درینولا در عهد خلافت حضرت خدیو گیهان محمد امین کرورے بموجب حکم والا قصبه و پرگنه موسوم بامن آباد مقرر ساخت +

در بیان تسخیر ولایت اودلیه

آن ولایت را قتلو افغان در تصرف داشت چون او بمرگ طبعی درگذشت افغانان باتفاق یکدیگر عیسی خان پسر او را بسرداری برداشته متابعت او قبول کردند حسب الامر والا راجه مان سنگه بتسخیر ان ولایت رفت افغانان بمراتب جنگ وجدل کردند بالاخر عاجز شده بعد گذشتن قتلو و نشستن پسرش بر مسند حکومت براجه مان سنگه صلح کرده سکه وخطبه بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر کرده جگناتهه را داخل ممالک محروسه کردند و یکصد و پنجاه فیل و دیگر نفایس ان دیار حواله راجه مان سنگه نمودند که بدرگاه مقدس ارسال دارد و در سال سی و هفتم جلوس والا مطابق سنه هزار هجری بالکل ولایت وسیع اودلیه که برساحل دریاے شور است داخل ممالک محروسه گردید +

در بیان تسخیر ولایت قندهار

بعرض والا رسید که مظفر حسین میرزا و رستم میرزا پسر سلطان حسین میرزا ابن بهرام میرزا برادر شاه طهماسپ که در قندهار قیام دارند با فرمان رواے ایران مخالفت ورزیده و والی ایران بر سر ایشان لشکر تعین کرده و والی توران نیز جماعة اوزبک را مقرر نموده که در کمین گاه بوده بران ملک دست بروے کنند لهذا میرزا جان خانخانان بالشکر گران از حضور مقدس بر سر قندهار تعین گردید و حکم شد که براه بلوچستان رهگراے

گردد اگر کلان تران بلوچستان لوازم انقیاد و اطاعت بجا آورند و درین مهم همراه شوند بهتر والا بسزای که لایق رساند و از روی عنایت در منزل اول بدیره خانخانان تشریف برده منصلع ارجمند سعادت پذیر گردانیده موجب سرفرازی او بین الاقران گردید خانخانان بعد قطع منازل در میان ملتان و بهکر که جاگیر او بود رسیده چندگاه برای سامان سپاه و تهیه راه اقامت ورزیده همدرین اثنا رستم میرزا از مظفر حسین میرزا برادر خود در قندهار شکست خورده از انجا برآمده روی ارادت بجناب مقدس آورد و فرامین مطاعه با مرای که در راه بودند بصدور پیوست که خدمتگاری و مهمانداری نمایند امرای بموجب توقیع والا عمل آوردند چون حضرت خدیو گیهان در لاهور تشریف داشتند بعد ازانکه میرزا یک منزل لاهور رسید خوانین بلندمکان والاشان حسب امر خدیو زمان باستقبال رفته میرزا را در حضور آوردند ان حضرت باعزاز و اکرام تمام دریافتند و میرزا با چهار پسر بملازمت رسیده مورد عنایات گردید و بمنصب پنجهزاری سرفرازی یافته ولایت ملتان و بلوچستان که زیاده از محصول قندهار بود بجاگیر مرحمت شد بعد ابوسعید میرزا برادر رستم میرزا و پس ازان بهرام میرزا ابن مظفر حسین میرزا و سپس ان مظفر حسین میرزا بدرگاه فلک اشتباه رسیدند هر یک مورد اقسام عنایات گردید و دران تاریخ قندهار داخل ممالک محروسه شد و خان دوران عرف شاه بیگ خان که ایالت صوبه کابل داشت بصوبه داری قندهار سرافرازی یافت •

دربیان تسخیر ممالک تهتهه و آمدن جانی بیگ

هنگامی که خانخانان بتسخیر قندهار دستوری یافت پس از رسیدنش در نواحی ملتان فرمان والاشان صادر گشت که نخستین انتزاع ولایت تهتهه پیش نهاد همت سازد و بعد ان تسخیر قندهار پردازد خانخانان بموجب حکم گیتی منقاد متوجه تهتهه گردید را دل بهیم مرزبان ولایت جیسلمیر و دلیپ پسر رای رای سنگه بیکانیری ملحق شده کمر خدمت بر میان عبودیت بستند اول قلعه سهوان را مفتوح نموده روانه پیشتر شدند میرزا جانی بیگ والی تهتهه بجمعیت بسیار آمده در نصیر پور که یک جانب دریا [illegible] و جانب دیگر رود خانها داشت قلعه گلین اساس نهاده و خندق [illegible] خانخانان درانجا رسیده بمحاصره ان پرداخت چون محاصره [illegible] از عدم رسیدگی غله در ماندگی

یافت صورت حال بدرگاه آسمان جاه معروض داشته بموجب حکم قضا شیم کشتیهای غلّه از راه بهکر و ملتان بلشکر
خانخانان رسانیدند و رای رایسنگه بیکانیری و دیگر امرای بکومک تعین شدند خانخانان از رسیدن غلات و امرای
کومکی قوی دل گشته فوجی بر سر تهته و افواج دیگر باطراف تعین کرده خود در قصبه جام عسکر ساخت و هر روز
جنگ بمیان می آمد دهار و پسر راجه تودرمل که در تهور و جلادت بی همتا و بشجاعت و شهامت
یکتا بود متهورانه و دلیرانه جنگ نمایان کرده بزخم نیزه که برپیشانی او رسید جان نثار گردیده
نیکنامی جاوید اندوخت بعد محاربات سخت جانی بیگ شکست خورده گریخت و خانخانان
قلعه اساس نهاده میرزا را منهدم گردانید و دران نواحی وبای عظیم روی داد و لشکر اهل
غالب آمده بر خانها ترک تازی نمود بعضی درویشان صاحب حال در خواب دیدند که
سکه و خطبه بنام نامی حضرت خدیو جهان درین دیار می شود و اثر و بال بسبب سرتابی مردم
این ملک است چون این معنی شیوع یافت همه کس باندازه حال نذری بربست که فتح و
فیروزی بجانب لشکر بادشاهی گردد و سکه و خطبه بنام حضرت بادشاه شود القصه چون
بدفعات کشتیهای غله و رلشکر رسید و درمیان تنگدستی و عسرت لشکریان را توسیع
پدید آمد کمر همت تسخیران ولایت بربستند و بدفعات محاربات روی داد میرزا جانی بیگ
عاجز شده تاب مقاومت در خود ندیده صلح درمیان آورده ولایت سهوان داخل
ممالک محروسه نموده صبیه خود را بمیرزا ایرج خلف خانخانان داده آمده ملاقات
نموده بندگی درگاه قدسی قبول کرد و مقرر ساخت که بعد برسات روانه درگاه سلاطین پناه
گردد چنانچه در اوسط سال سی و هشتم مطابق سنه هزار و یک هجری خانخانان میرزا جانی بیگ
را همراه خود گرفته بملازمت اقدس آورد و میرزا بوفور مراحم والا سرافراز گشته بمنصب
سه هزاری و جاگیر تهته مقرر گردید و لاهری بندر که انطرف تهته واقع است بخالصه
شریفه مقرر گشت درین مهم خانخانان چندین مشاق و انواع محن را تاب آورده در انتزاع
معارج کوشید و هم آثار شجاعت که بهترین سجایای ذاتیه است از لمعان سیوف
ظاهر ساخته نبرد آزمائی نموده مظفر و منصور گردید و هم مراسم دانائی و مردی برخرد و بزرگ
بپایه بروز رسانیده مراتب دانش وری خاطرنشان ظاهر بیان ساخت و هم فنون تدابیر
صائبه بمنصه ظهور آورده چنانچه ولایت بدست آورد و نوکر خوب بهم رسانید و از خاقان
زمان و نیز از زمانیان مورد هزاران آفرین و تحسین گردید پوشیده نماند که در تاریخ سلطان

بهادرشاه احوال سلاطین ولایت سنده چنان بقلم آورده اند که حکومت آن ولایت به اولاد بنی تمیم انصاری تعلق داشت واولاد او مدت یکصد وسی ونه سال حکومت کردند چون زمینداران آن نواحی سومرگان بمزید قوت وکثرت اتباع اختصاص داشتند آنجماعه متسلط شده متصدی شغل حکومت شدند و پانصد سال در خانواده سومرگان حکومت ماند بعد آن حکومت ولایت مسطور بطبقه سمگان[1] انتقال یافت اول کسیکه از جماعه سمگان بحکومت رسید جام انرار بود و لفظ جام که بر مقدم وکلانتر خود اطلاق میکنند از نژاد جمشید گویند ویا از ومید هند +

جام انرار[2] در سنه ۷۳۸ مسند آرای حکومت گشت مدت سلطنت او سه سال وشش ماه +

جام جونان برادر جام انرار چهارده[3] سال +

جام بانی تهتهه بن جام انرار چون بحکومت متمکن شد دران وقت سلطان فیروزشاه فرمان روای دهلی بود سلطان سه مرتبه لشکر بر سر جام کشید بالاخر فتح کرده ولایت سنده متصرف گردید وجام را در دهلی همراه خود آورده در حضور خود داشت چون خدمات پسندیده از و بظهور آمد باز آن ولایت را بجام ارزانی داشته رخصت آن حدود فرمود مدت حکومت او پانزده سال +

جام تماجی برادر جام بانی تهتهه سیزده سال +

جام صلاح الدین بعد از فوت جام تماجی بحکومت رسید یازده سال وچند ماه +

جام نظام الدین بن جام صلاح الدین دو سال وچند ماه +

جام علی شیر بن جام نظام الدین شش سال وچند ماه +

جام کران بن جام تماجی یک ونیم روز +

جام فتح خان بن سکندر چون آن ولایت از حاکم خالی گردید اعیان وارکان باتفاق یکدیگر فتح خان را که از سرداران صاحب جمعیت بود وسرداری برداشتند مدت

---

(۱) آئین اکبری جلد اول صفحه ۵۵۹ و ۵۶۰ اما در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۱۱ ستمگان نوشته +

(۲) سومره[illegible] انرار. در آئین اکبری جلد اول صفحه ۵۵۹ جام ازنو نوشته + (۳) چهار سال آئین اکبری جلد اول صفحه ۵۵۹ +

حکومت او پانزده[1] سال ؛

جام تغلق بن سکندر مدت سیزده[2] سال حکومت کرد ؛

جام مبارک کہ از اقربائے جام تغلق بود مدت حکومت او سہ روز ؛

جام سکندر بن جام فتح خان بن سکندر مدت حکومت یک سال و شش ماہ ؛

جام سنجر بن جام سکندر مدت حکومت ہشت سال و چند ماہ ؛

جام نظام الدین کہ بجام نندا مشہور است بعد از جام سنجر بر مسند حکومت نشست میرزا شاہ بیگ حاکم قندہار میرزا عیسٰے ترخان را بر سر جام تعین کرد و متعاقب او خود نیز رسیدہ قلعہ بہکر را کہ دران ایام باین استحکام نبود محاصرہ کردہ در اندک مدت بتسخیر در آورد و بعد ان قلعہ سہوان را نیز گرفتہ بقندہار معاودت کرد مدت حکومت جام نظام الدین عرف نندا شصت و دو[3] سال ؛

جام فیروز بن جام نظام الدین بعد از پدر بر مسند حکومت کامروا گشت جام صلاح الدین از اقربائے او کہ خواہرش در حبالہ نکاح سلطان مظفر گجراتی بود در ۹۱۸ھ دو مرتبہ از گجرات لشکر فراہم آوردہ جنگ کردہ فتح نمود و جام فیروز بمیرزا شاہ بیگ ارغون حاکم قندہار التجا بردہ لشکر قندہار بکومک خود طلبداشتہ جنگ نمود و جام صلاح الدین در معرکہ کشتہ شد و حکومت ولایت سندہ بلا شرکت بجام فیروز تعلق گرفت در ۹۲۷ھ میرزا شاہ بیگ ارغون از قندہار لشکر کشیدہ تہتہہ را متصرف شد و جام فیروز در گجرات رفتہ در سلک امرایان سلطان بہادر شاہ ولد سلطان مظفر والی گجرات انتظام یافت و دختر خود را در ازدواج سلطان بہادر شاہ در آورد و دوران ولایت از عمدہ ارکان دولت گردید و ہمانجا زندگی بسر بردہ ودیعت حیات سپرد و ازانجا حکومت سلسلہ سمگان منقطع گردید مدت حکومت جام فیروز نوزدہ سال ؛

میرزا شاہ بیگ پسر ذوالنون سلامت کہ امیر الامرا و سپہ سالار سلطان حسین میرزا و اتالیق پسر او بدیع الزمان میرزا بود از قبل سلطان حسین میرزا ابن بہرام میرزا برادر شاہ

---

(۱) پانزدہ سال و چند ماہ۔ آئین اکبری جلد اول صفحہ ۵۵۹ ؛

(۲) بست و ہشت سال۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۱۹ آئین اکبری صفحہ ۵۵۹۔ بست و شش سال طبقات اکبری صفحہ ۶۳۶

(۳) دوازدہ سال۔ آئین اکبری صفحہ ۵۵۹ ؛

طهماسپ حکومت قندهار داشت چون میر دوالنون در جنگ شاه بیگ اوزبک کشته
شده شاه بیگ پسر او بحکومت قندهار قرار یافت بعد ان بقوت وشجاعت ولایت سنده
متصرف گشت و در سنه ۹۳۰ھ ودیعت حیات سپرد مدت حکومت سه سال ✦

میرزا شاه حسین بن میرزا شاه بیگ بجاے پدر بر مسند حکومت متمکن گشته قلعه
بهکر را بتجدید استحکام داد و ملتان را نیز از سلطان حسین بن سلطان محمود لنگاه بتسخیر در آورد و
در سنه ۹۶۲ھ ودیعت حیات سپرد مدت حکومت سی و دو سال ✦

میرزا عیسی ترخان از امراے میرزا شاه بیگ در تهته وسلطان محمود در بهکر دم
استقلال می زدند و باهم دیگر گاهے صلح وگاهے جنگ می کردند و میرزا عیسی ترخان در سنه ۹۷۵ھ
ودیعت حیات سپرد مدت حکومت او سیزده سال ✦

میرزا محمد باقی بن میرزا عیسے ترخان برخان بابا برادر خورد که بعد پدر بر مسند حکومت
کامروا گشته بود غالب آمده باستقلال گردید وبسلطان محمود حاکم بهکر برسم پدر سلوک کرد
گاهے صلح وگاهے جنگ میکرد ایام حکومت او هیزده سال ✦

میرزا جانی بیگ ابن پاینده محمد بن محمد باقی قایم مقام گشت و در سنه هزار
ویک هجری برفاقت خانخانان بملازمت اقدس مشرف گشته [1] آن ولایت داخل ممالک
محروسه گردید مدت حکومت او هشت سال ✦

دربیان تسخیر ولایت بهکر

پیش از انکه تهته مفتوح شود در سال نوزدهم جلوس والا محبت[1] علی خان و مجاهد خان به
تسخیر بهکر تعین شده بودند انها رفته محاصره کردند مدت محاصره بامتداد کشید قحط عظیم
ووباے بسیار در قلعه روے داد وبسیاری از قلعه نشینان تلف شدند هر که پوست
درخت سرس جوشانیده میخورد ازو باسلامت می ماند سلطان محمود عاجز شده عرضداشت
بدرگاه والا نمود که اگر محبت علی خان از در قلعه برخیزد قلعه را پیشکش شاهزاده والاگهر نماید
پیش از انکه از حضور پرنور جواب برسد سلطان محمود باجل طبعی درگذشت ومحبت علی خان
ومجاهد خان در سنه ۹۸۱ھ بهکر را داخل ممالک محروسه نمودند ✦

---

(۱) محب ✦

۱۹اھ

دربیان تادیب زمینداران کوهستان پنجاب

درزمان بودن رایات عالیات بلاهور زین خان کوکه برائے تادیب زمینداران کوهستان
تعین گردید اور فته بزور شمشیر و قوت تدبیر جمیع راجہاے و رایان را منقاد و مطیع گردانید
بدهچند راجه نگرکوت و پرسرام راجه جمون و باسو راجه مو و جگدیش راجه گوالیار و سنسار چند
و دیگر زمینداران را بدرگاه والا آورده مشمول عنایات شد و زمینداران مذکوره بادراک
سعادت ملازمت معلی مستفیــد گشته و مورد الطاف بیکران گردیده رخصت
الظرف باوطان یافتند و همدرین ایام رودرسنگه مرزبان کمایون معرفت متهرا داس
عامل بریلی بملازمت رسید و ولایت کمایون بر و مسلم داشته و مشمول عنایت فرموده
رخصت نمودند بعد چند سال چون راجه باسو زمیندار مو تابع پنجاب در مقام ضلالت و
جهالت بوده سر از انقیاد اطاعت بر تافت لشکر منصور برائے تادیب او تعین گشت
بعد ازانکه جنود فیروزی در حوالی پتهان رسید او از خواب غفلت بیدار شده بملازمت
اشرف شتافته سعادت اندوز گردید بعد چندگاه از حضور موفور السرور رخصت وطن
حاصل کرده سر بشورش بر داشته دیهات خالصه شریفه نزدیکے پتهان را تاخت کرد
تاج خان بن هندال میرزا و از عقب او چین قلیچ خان تعین شدند اینها در نواحی پتهان رسیدند
در زمانے که لشکریان به صدد خیمه زدن بودند راجه باسو فوج آراسته نمودار گردید نقی الفور
جمیل بیگ پسر تاج خان بمقتضاے جرأت و دلاوری آماده پیکار گردید و محاربه سخت
نموده کارستانه بجا آورده بدرجه شهادت رسیده حیات جاودانی یافت
نعش آن مغفور بمغفرت الهی را آورده در حوالی خطه دل کشاے کلانور بخاک سپردند
و بر مزارش عمارت عالی ساختند که تا حال قایم است و طوایف انام نذورات می آرند
و بحکمت ایزدی مرادات مردم که دران مکان نذر قبول میکنند بحصول می انجامد
القصه راجه باسو جنگ نموده رو بهزیمت نهاده آواره گشت همدرین ایام حسین بیگ
شیخ عمری با فوج منصور به راجه مان زمیندار جمون تعین گشت راجه نگرکوت و راجه لکهن پور
رجبرو ته و ماکوت و راجه باسو یا ... و راجه ... رسیدند بد... جنگ روے داد
آخرالامر راجه مان سبب ایمان ... در شعاب جبال پنهان گردید و راجه باسو

وراجہائے دیگر کہ باعانت او رسیدہ بودند گریختہ رفتند و جموں دراگدہ وجسروتہ وسانبہ ومانکوت واکند در وکلت متصرف اولیائے دولت درامد وگوالیارکہ در تصرف راجہ باسو درامدہ بود انرا مستخلص نمودہ حوالہ نراین داس گوالیاری نمودند بالاخر بموجب التماس شاہزادہ بزرگ تقصیرات راجہ باسو معاف شد و در کوہستان امنیت پدید آمد

دربیان جشن والا

چون موسم بہار در رسید ابواب عیش وعشرت بر روے عالمیان مفتوح گردید لطافت ہوا باغ جہان را نزہت بخشید ونزاہت صبا دماغ جہانیان را نگہت رسانید نسیم نوروزی مزاج افسردگان عالم را فرحت آورد وشمیم نوبہاری مشام ازادگان گیتی را معطر گردانید نظم

درخت غنچہ برآورد وبلبلان مستند | جہان جوان شد ویاران بعیش بنشستند
بساط سبزہ لگدکوب شد بپاے نشاط | زبسکہ عارف وعامی برقص برجستند

بہاے جشن افروزی حکم شد کہ دولت خانہ خاص وعام کہ صد وبست ایوان داشت با مرائے عظام قسمت شود وضلع جہروکہہ مبارک را متصدیان بیوتات زینت دہند وشمہاندل[1] راکہ دولت خانہ خاص است باقسام قصب ودیبا دگوناگون اقمشہ ائین بندی گردد ودر اندک زمانے کارپردازان بارگاہ خلافت وامرایان والا مرتبت بموجب حکم معلی تمام دولت خانہ اعلی را بتکلفات گوناگون تزئین دادند وبارگاہ وبیرامیش رنگارنگ ائین بستند جشن نوروزی بائین ہمایونی وبزم دل افروزی بطرز فریدونی اراستہ گشت غلغلہ کوس درگوش فلک رسیدہ وآوازہ نائے طرب در گنبد گردون پیچیدہ بیت

حاصل شدہ زبہجت انواع کامرانی | آمادہ ومہیا اسباب شادمانی

دربن بزم جشن مراتب امرا بعرض رسید وہریک در خور حال باضافہ سرفرازی یافت ونیز فہرست اہل خدمات معروض گشت ہرکس کہ از روے اخلاص خدمت بجا آوردہ

---

[1] شمہاندل

بود برعایت وعنایت سرافراز گشت وآنکس کہ مصدر کم خدمتی وناد ولتخواہی گشتہ بعزل خدمت وکمی منصب معاتب گردید وحکم جہان مطاع بصدور پیوست کہ تا روز شرف ہریک از نوئینان وامرایان کلان ضیافت کند تا منزل او بقدم عالی رونق پذیرد واو درمین الاقران خود سرافرازی یابد وتالابے موسوم بانوپ تالاب بست دربست دہ عرض وطول وددوقامت آدم عمیق درست کردہ وانرا بہ بست کرور تنکہ نقد پر کردہ بامرائے درخور منصب وبفقرائے ومساکین وسایر الناس انعام فرمودند بیت

ابر دریا دل زدست جود او در انفعال　　مال عالم زیر پائے ہمت او پایمال

درچنین وقت ببارگاہ جہان آرا کہ بے اغراق پانزدہ ہزار کس درسایہ ان گنجد قضارا آتش درگرفت وتا سہ روز بساط جشن وبعضے از عمارت حرم سرا سوختہ خاکستر شد اندازہ مبلغ قیمت ان راکہ تواند دریافت چون آتش این شہر عین الکمال فرونشست حکم شد کہ بجہت بزم شرف کہ نزدیک رسیدہ بود از سر نو بارگاہ والا درست کردہ مجلس عالی ترتیب دہند چنانچہ در اندک روزہا بارگاہ فلک اشتباہ مرتب گشت از غرایب انکہ ہمدرین روز در دکن بدولت سرائے شاہزادہ سلطان مراد آتش درگرفت القصہ بزم شرف کہ نزدیک رسیدہ بود نیز بائین نیک آراستگی یافت وعالم وعالمیان فیض وافر وجہان جہانیان بہرہ متکاثر اندوختند نظم

دل افروز جشنی شد آراستہ　　درون وبرون ہر دو پیراستہ
وثاق مدور بسان سپہر　　سپہری پر از ماہ وناہید ومہر

دربیان رحلت میان تان سین وعولانائے عرفی شیرازی وشیخ ابوالفیض فیضی ملک الشعرا

سرامد نغمہ سرایان والا فطرت سرحلقہ سرایندگان بلند فکرت میان تان سین بوسیلہ اوازدل نواز ونغمات منبسط نشاط مقرب انحضرت خاقانی ومشمول عنایات سلطانی بود وازنسرود خوش ونغمہ دلکش او وحشیان درصحرا وطایران درہوا در دام محبت اومی آمدند بے شایبہ اغراق درفن موسیقی ونغمہ ہندی از اغاز آفرینش تا حال خلق

او کم کسے بود ہزاران نقش دلفریب و بسیار اشعار سرود و از و بر صفحہ روزگار یادگار است
این نادر العصر و حید الدہر در سال ہفتم جلوس والا راجہ را مچند زمیندار پتنہ تابع صوبہ الہ آباد
خاں رخسارہ پیشکش خود خیال کردہ بدرگاہ آسمان جاہ فرستادہ بود و در سال سی و چہارم
او رخت ہستی خود بربست و موجب مزید تاسف خاطر قدسی گردید و
در سال سی و ششم مولانائے عرفی شیرازی نیز نقد حیات درباخت اگر چہ
در نخلبندی نظم و گلدستہ آرائے لفظ و معنی بے نظیر بود و سخنش رونق و رواج تمام
داشت اما خیلے متکبر و خود ستا بود و خلاصہ عمر بیلات نفسانی و قمار و نرد و شراب خوری
و میگساری صرف می نمود چنانچہ در حالت نزع کہ وقت یا درب العباد است پیالہ پیالہ
و شش و پنج و چہار میگفت و در سال چہلم ملک الشعرائے شیخ ابو الفیض فیضی نیز رخت
زندگانی بعالم جاودانی کشید و شیخ در سال دوازدہم جلوس والا بملازمت اشرف
اقدس رسیدہ مورد عنایات گشت در زمان ملازمت چون شیخ را برون کٹہرہ نقرہ
استادہ کردند بے توقف و اہمال این رباعی فی البدیہہ بر زبان آورد رباعی

بادشاہا برون ز پنجرہ ام — از سر لطف خود مرا جا دہ
زانکہ من طوطی شکر خوارم — جائے طوطی درون پنجرہ بہ

این رباعی بغایت پسند خاطر قدسی افتاد ہمان روز بہ بندگی درگاہ والا سرفراز فرمودند
چون در شعر متین و سخن رنگین و نکتہ طرازی و بدیہہ گوئے نظیر خود نداشت روز بروز پایہ
قدرش و رتبہ اقتدارش بلند گشت و در سال سی و سویم بخطاب ملک الشعرا سرفراز
گشت و در سال سی و نہم تفسیر قرآن بے نقط و کتاب نلدمن در بحر لیلی و مجنون و مرکز
ادوار در زمین مخزن اسرار از نظر اقدس گذرانیدہ مورد تحسین و آفرین گردید بے شایبہ
تکلف و مداخلہ تصلف درین تصنیفات بمقتضائے دانش بلند و فطرت ارجمند گلشن سخن را
از بہار معنی طراوت بخشیدہ و اشجار دانش را باثمار اشعار مثمر ساختہ ہمچنان سلیمان بلقیس در
وزن شیرین خسرو و ہفت کشور در برابر ہفت پیکر و اکبر نامہ مقابل سکندر نامہ پیش
نہاد خاطر داشت این صحف با تمام نرسیدہ بود کہ زندگی او با تمام رسید چون مداح
و دعاگوئے حضرت خاقان زمان و معلم شاہزادہ ہائے والا شان بود دو روز پیش از
رحلت او آن حضرت از روے غریب نوازی سایہ عاطفت بر سر او انداختند حالا

کامیاب سعادت گردانیدند در زمان نزع بدیہہ غریبہ گفتہ است رباعی

دیدے کہ فلک بمن چہ نیرنگی کرد   مرغ دلم از قفس شب آہنگی کرد
ان سینہ کہ عالمی درو میگنجید   تا نیم نفس برا درم تنگی کرد

بادشاہ آدم شناس مادل بہم برامد کہ مدحت سرا و محمدت طراز پردہ بر روے فرہشت شاہزادگان والاگہر با فسوس کر بر لب تنند کہ اوستا و دانش اموز مزاج دان خرت ہستی بر بست نوئین والا قدر وخوانین عالی مقدار را باعث دل گرفتگی گردید کہ سرامد دمساز ان بزم ودزم پیمانہ زندگی پر کرد کار فروبستگان را آہ در جگر وگریہ درگلو گرہ شد کہ گرہ کشائے دشواریہا از جہان برفت بیت

اے دریغا اے دریغا اے دریغ   کانچنان ماہی نہان شد زیر میغ

چنانچہ علامی شیخ ابوالفضل در اکبرنامہ مرثیہ شیخ ابوالفیض فیضی بعبارت رنگین بقلم در آوردہ ٭

دربیان رسیدن برہان الملک بدرگاہ والا و مرحمت شدن کومک باو برمہم اطراف دکن

او از اسمٰعیل بیگ نظام الملک حاکم احمدنگر کہ عم او بود آزردہ شدہ بذریعہ قطب الدین[1] خان غزنوی بملازمت اشرف اقدس سعادت اندوز گشتہ بمنصب ششصدی سرافرازی یافت و در عنقریب بمنصب ہزاری عز افتخار یافتہ تعینات بنگش گردید بعد چند سال ازانجا در حضور لامع النور رسیدہ استدعاے کومک براے تسخیر احمدنگر نمود لہذا امراے متعینہ صوبہ مالوہ وراجہ علی خان حاکم خاندیس بامداد او تعین شدند او باعانت اولیاے دولت قاہرہ در احمدنگر رفتہ با اسمٰعیل نظام الملک جنگ کردہ مظفر ومنصور گشت وملک موروثی از عم خود بتصرف در آورد چون فرمایہ وبد نہاد بود مست بادہ دولت وحکومت گشتہ وحقوق نوازش بادشاہی برطاق نسیان گذاشتہ سر از انقیاد جناب والا بر تافت وبے پرواے وبدمستی

(۱) قطب الملک خان ٭

شمار خود ساخت ملک الشعرا شیخ ابوالفیض فیضی را که دران وقت حیات بود پیش راجے علی خان فرستادند که برہان را بشاہراہ اطاعت رہنمون گردانند ہر چند راجے علیخان اورا بر طریق اطاعت ارشاد کرد از غرور مستی دنیا سر بر خط فرمان پذیری شہنشاہ ره نورد کفران نعمتی گردید ازانجا که کافران نعمت زود بپاداش کردار میرسند چون او از قبلہ و کعبه روے عقیدت برتافته بود در اندک مدت بمکافات اعمال رسید یعنے شخصے اورا سیماب کشته که بحد کمال نرسیده بود بخوردن داد و اورا از تاثیر ان بیماری صعب روے داد و باشتداد مرض راه عالم نیستی در پیش گرفت چاند بی بی خواہر او باتفاق امرا ابراہیم پسر خورد سال او را بحکومت آن ولایت برداشته انتظام مہام بر ذمت خود گرفت چون حقیقت احوال ان حدود بعرض مقدس رسید شاہزاده سلطان مراد بالشکر گران تعین گشت شاہزاده چندگاه بجہت سامان سپاه در مالوه بوده عازم پیشتر گردید و از دریاے نربدا عبور نموده در اندک مدت ولایت برار از امیر مرتضے وکہنے مفتوح نمود و افواج قاہره بر سر احمد نگر رخصت کرد لشکر منصور غالب و فوج مقہور مغلوب گشت و راجے علی خان حاکم خاندیس درین مہم بر کاب شاہزاده بوده جان نثار گردید و نیز با افواج عادل خان حاکم بیجاپور و قطب الملک حاکم گولکنده متواتر محاربه درمیان آمد و اولیاے دولت فیروزمند شدند ازانجا که شاہزاده در دکن دایم الخمر بوده از کثرت شراب زار و نزار گشت و بمہمات ان ولایت نمیتوانست پرداخت بنابران از حضور مقدس علامی شیخ ابوالفضل متعین گردید و حکم شد که شاہزاده را بنصایح ارجمند رہنمون سعادت نموده بملازمت آورد و امراے متعینه انحدود را سرگرم خدمت گرداند و اگر بودن او بانتظام مہام درانجا ضرور بوده باشد خود بمہمات پردازد و شاہزاده را بمعاودت درگاه والا سازد شیخ بعد رخصت از حضور فیض گنجور سطے مراحل و قطع منازل نموده بخدمت شاہزاده رسید قضارا ہمان دم شاہزاده از افراط بیماری بعالم علوی شتافت و عزیب شورشے در لشکر روے داد شیخ ابوالفضل بتدابیر صایبه و پاشیدن زر بیدریغ خطرہاے آواره را بانتظام آورد و غنیم که از اطلاع این قضیه غالب و دلیر شده بود از حسن تدبیر شیخ باز مغلوب گشت اگر درینوقت شیخ نرسیدی ان ولایت که بتلاش بدست آمده بود از دست میرفت و انتظام مہام شغل سنگے بود چون

این سانحہ بعرض والا رسید موجب صد گونہ دردمندی گردید آخر الامر بصبر پرداختہ شاہزادہ دانیال را بتسخیر ولایت دکن رخصت فرمودند و حضرت خاقان زمان خود نیز بعزیمت تسخیر آن ولایت بدولت و اقبال نہضت فرمودند۔

نہضت موکب مقدس از لاہور بجانب ولایت دکن

چون از لاہور انتہاض الویہ عالیہ گردید در حوالی قصبہ بتالہ بعرض والا رسید کہ در مکان اچل فقیران مسلین و طایفہ سناسیان با یکدیگر جنگ کردہ و فقرائے مسلین غالب آمدہ بتخانہ انجا را از روے تعدی بر انداختہ خاقان زمان بمقتضائے عدالت گستری بر بے اعتدالی آن جماعۃ واقف شدہ اکثرے را در زندان فرستادند و حکم شد کہ بتخانہ را کہ بتعدی مسمار شدہ است بتجدید تعمیر کنند بعد نہضت از انجا از دریاے بیاہ عبور فرمودہ بمنزل گوروارجن سجادہ نشین بابا نانک کہ در معرفت الٰہی مشہور بود تشریف فرمودند و از ملاقات او و اصغائے اشعار ہندی تصنیف بابا نانک کہ در معرفت حق گفتہ از زبان او شنیدہ خوشوقت شدند و گوروارجن سرفرازی خویش دانستہ پیشکش لایق گذرانید و التماس کرد کہ از نزول عساکر منصورہ در پنجاب نرخ غلہ گران بود از نیجہت جمع پرگنات زیادہ شدہ الحال از انتہاض افواج قاہرہ غلات دوبارہ ارزانی آوردہ رعایا از عہدہ اداے جمع نمیتوانند بر آمد حسب التماس او بدیوانیان عظام حکم شد کہ بحساب دہ دوازدہ از جمع بر رعایا تخفیف دہند و تاکید بعمال کنند کہ مطابق آن بر عایا رعایت نمودہ زیادہ طلبی ننمایند نظم

چشم رعایت ز رعیت مگیر | تا بودت ملک عمارت پذیر

دست رعایت ز رعیت مدار | کار رعیت برعایت سپار

چون عرصہ تہانیسر مورد خیام والا گشت رعایا از ظلم تعدی سلطان کرورے استغاثہ نمودہ بیدادی او بتحقیق پیوست بموجب حکم والا او را بحلق کشیدند۔

نظم

حکومت بدست کسانی خطاست | کہ از دست شان دستہا بر خداست

مکن خیر بر عامل ظلم دوست | کہ از فربہی بایدش کند پوست

بعد رسیدن باکبراباد چندگاه اتفاق اقامت افتاد بموجب عرضداشت شیخ ابوالفضل اذانجا بست برہان پور نہضت فرمودند در زمان عبور از دریاے نربدا[1] فیل خاصہ کہ زنجیر آہن در پا داشت میگذشت چون برکنار رسید فیلبانان زنجیر آہن راتمام ازطلا دیدند تحیر شدہ بدار وغہ فیلخانہ اظہار کردند او زنجیر را بچشم خود ملاحظہ نمودہ تمامی حقیقت را بعرض والا رسانید وآن حضرت زنجیر بجنس در حضور مقدس طلبداشتہ بر عجایب قدرت افرید گار جلت قدرتہ زبان برکشا وندو فرمودند کہ ہمانا درین دریا سنگی خواہد بود کہ بزبان ہندی انرا پارس گویند واز مساس ان اہن و دیگر فلزات طلا شود بموجب حکم والا فیلان دیگر بازنجیر ہاے اہن دران دریا انداختند وملاحان غواص شعار ماشند نہنگان در یاگذار غوطہ زدند وجستجوے ان سنگ کردند لیکن بہم نرسید وزنجیر دیگر طلا نگشت بیت

بقدر طاقت خود غوطہا زدم بسیار ... ذری کرمی طلبم ان ہیچ دریافیست

القصہ ان حضرت بعد طے مراحل وقطع منازل در خطہ دارالسرور برہان پور نزول اقبال فرمودند از اکبرآباد تا برہان پور دو صد وبست وہفت کروہ بجریب در امد دران خطہ دل کشاے جشن نوروزی ترتیب یافت مطربان شیرین ادا ومغنیان خوش نوا بنغمہ دل فریب وسرود دلکش دلہارا در ربودند وباواز چنگ وصداے دستک طایر ہوش را از اشیانہ دماغ پرانیدند وباعث انبساط وسرور خاطر مقدس شدند

نظم

زنان مطرب بزم تو زند دست بہم ... کز باغ زمانہ رم کند طایر غم
نی نی غلطم کہ ہر دو دست مطرب ... از شاہد نغمہ بوسہ[2] گیرند بہم

دران بزم شادکامی علامی شیخ ابوالفضل کہ بمہات دکن قیام داشت بموجب حکم والا از احمد نگر امدہ بعز بساط بوس قدسی معزز گشت چون وقت شب بود انجمن ماہتابی بکمال آراستگی داشت ان حضرت از غایت عنایت این بیت بروے شیخ خواندند بیت

فرخندہ شبی باید وخوش مہتابی ... تا با تو حکایت کنم از ہر بابی

شیخ ازین تلطفات کورنشات شکر بجا آورد واز روے عنایات حکومت دریالت برار ناندیر

---

(۱) چنبل۔ (۲) شادی ہ

بعہدہ شیخ مقرر گشت حکم شد کہ چون امرا در سیاق عسرت کشیدہ اند تا بودن رایات عالی درین حدود بحسب تفاوت مناصب برہان پور در انعام امرا مقرر باشد و شیخ را بمنصب چہار ہزاری سرافراز فرمودہ بتسخیر قلعہ اسیر کہ بہادر نبیرہ راجے علی خان حاکم انجا سر از اطاعت بر تافتہ داشت رخصت فرمودند۔

دربیان تسخیر قلعہ اسیر و ولایت احمد نگر

شیخ ابوالفضل بعد رخصت از حضور در پایان ان قلعہ آسمانی ارتفاع رسیدہ محاصرہ نمود متواتر محاربات سخت درمیان آمد چون محاصرہ بامتداد کشید شیخ بمقتضاے شجاعت ذاتی طناب بر کنگرہ قلعہ نصب کردہ بر فراز قلعہ رفتہ خود را درون قلعہ انداخت و جمعی کثیر ہمین نمط ہمتاے او کردہ کارنامہ مردمی و مردانگی بظہور آوردند و بقوت سرپنجہ دلیری و ہمبازوے دلاوری شیخ این عقدہ مشکل کشادہ گردید و چنین قلعہ فلک ارتفاع کہ فتح ان دشوار بود مفتوح گشت و بہادر حاکم انجا عاجز شدہ آمدہ ملاقات نمود و بوساطت شیخ بملازمت مقدس سعادت اندوز گشتہ مورد عنایات شد و قلعہ اسیر با اولیاے دولت تفویض یافت و شیخ ابوالفضل بجلدوی این خدمت بعنایت علم و نقارہ و اسپ و خلعت خاصہ سرافرازی یافتہ بتسخیر ناسک رخصت گشت و عنقریب بمنصب پنجہزاری سر افتخار برافراشت و مصدر خدمات ستگرف گشتہ بمقابل عنایات والا درجانفشانی و خدمت گذاری دریغ نکرد حکم شد کہ تسخیر احمدنگر و دفع راجوبا و دیگر مفسدان بعہدہ شیخ ابوالفضل و ضبط ولایت برار و ان نواحی بر ذمہ خانخانان میرزا بودہ باشد چون اسیر و احمدنگر و تمام ولایت نظام الملک بشمشیر ہمت شیخ ابوالفضل مفتوح گردید و ولایت تلنگانہ را شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل بتسخیر در آورد و بہادر نظام الملک نبیرہ برہان نظام الملک دستگیر گردید و عادل خان حاکم بیجاپور و قطب الملک مسند نشین گولکندہ عرایض نیاز و پیشکشہاے لایقہ ارسال داشتند خاطر مقدس بہمہ وجوہ از آن ولایت واپرداخت و دران حدود چندان کار نماند شاہزادہ دانیال را دراسجا گذاشتند خاندیس را داندیس نام نہادہ بشاہزادہ مرحمت فرمودند و خانخانان را در خدمت شاہزادہ و شیخ ابوالفضل را در احمدنگر مقرر فرمودہ از برہان پور

معاودت کرده بعد قطع مراحل وطے منازل در دار الخلافه اکبر آباد نزول اقبال فرمودند
و امرائے که دران مهم خدمات بجا آورده بودند باضافه ممتاز شدند از بعضے تواریخ چنان
بمطالعه در آمده که در ایام سابق تمام دکن در زیر فرمان فرمایان دہلی بوده خصوص سلطان
محمد شاه فخر الدین جونا ابن سلطان غیاث الدین تغلق شاه ان ممالک را بواقعی ضبط کرده دیوگده را دولت
آباد نام نهاده دار السلطنت خویش مقرر کرده بود چون آفتاب دولت او از سمت الراس
گذشت و بسبب ظلمش قلوب سپاه و رعیت از و برگشت و در جمیع اقطاع اختلال
پذیرفت و حامله زمانه فتنه را زائید بهر طرف امیر صدها خروج کردند سلطان محمد شاه
بدفع فتنه و آشوب متوجه گجرات شد و از انجا ملک لاچین را بطلب امیر صدها بدولت
آباد فرستاد و انجماعه ملک لاچین را کشته علم بغی و طغیان بر افراشتند و علاء الدین حسن
که بحسن گانگو مشهور و از جمله سپاهیان ملک لاچین بود باتفاق جماعه اوباش در دولت آباد
لوائے حکومت بر افراشته خود را سلطان محمد علاء الدین خطاب کرد چون این معنی
بعرض سلطان محمد شاه رسید بسبب مهم گجرات فرصت دفع او نیافت و در اسرع اوقات
در نواحی تهته ودیعت حیات سپرد و از آنجا که حسن گانگو از نسل بهمن بن اسفندیار بن گشتاسپ
بود از ینجهت او را بهمنی گفتندے ٭

سلطان محمد علاء الدین عرف حسن گانگو که از معتقدان قدوة الاصفیا شیخ نظام الدین
اولیا بود بموجب دعائے شیخ در ۷۴۸ھ دکن را متصرف شده سکه و خطبه بنام خود کرد ایام
حکومت یازده سال و یازده[1] ماه و هفت روز ٭

سلطان محمد شاه بن سلطان محمد علاء الدین هزده سال[2] و هفت روز ٭

سلطان محمد مجاهد شاه بن سلطان محمد شاه یک سال و یک ماه و نه روز ٭

سلطان داؤد شاه بن عم سلطان مجاهد شاه یک ماه و سه روز ٭

سلطان محمد شاه بن محمود شاه بن سلطان علاء الدین نوزده سال و نه ماه و بست روز ٭

---

(۱) هفت ماه ٭

(۲) هفت ده سال و نه ماه و پنجروز تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۲۹۵ ٭

سلطان غیاث الدین بن محمد شاہ یک ماہ و بست روز ٭

سلطان شمس الدین بن سلطان محمد شاہ یک ماہ و بست و ہفت روز ٭

سلطان فیروز شاہ بن سلطان محمد شاہ بست و پنج سال و ہفت ماہ و یازدہ روز ٭

سلطان احمد شاہ بن سلطان محمد شاہ دوازدہ سال و نہ ماہ و بست چہار روز ٭

سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاہ بست و نہ سال[۱۰] و نہ ماہ و بست روز ٭

سلطان ہمایون شاہ بن سلطان علاء الدین سہ سال و شش ماہ پنج روز ٭

سلطان نظام شاہ بن سلطان ہمایون شاہ در ہفت سالگی یک سال[۱۱] دہ روز ٭

سلطان محمد شاہ لشکری بن سلطان ہمایون شاہ در دہ سالگی بود ہزدہ سال[۱۲] و چہار و یازدہ روز ٭

سلطان شہاب الدین محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ لشکری سی و ہفت سال[۱۳] و ماہ و سہ روز ٭

سلطان احمد شاہ بن سلطان شہاب الدین محمود شاہ دو سال و سہ ماہ ٭

سلطان علاء الدین بن سلطان شہاب الدین محمود شاہ یک سال[۱۵] و دو ماہ ٭

سلطان ولی اللہ بن سلطان شہاب الدین محمود شاہ سہ سال و یک ماہ

---

(۱۰) بست و سہ سال و نہ ماہ و بست روز تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۳۳۸ و طبقات اکبری صفحہ ۴۰۰ ٭

(۱۱) دو سال و یک ماہ تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۳۴۷ دو سال طبقات اکبری صفحہ ۴۲۰ ٭

(۱۲) بست سال تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۳۶۱ ہفدہ سال چہار ماہ و پانزدہ روز طبقات اکبری ۴۰۴ و ۴۳۰ ٭

(۱۳) چہل سال و دو ماہ و سہ روز طبقات اکبری صفحہ ۴۰۴ و ۴۳۶ ٭

(۱۵) دو سال و سہ ماہ تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۳۷۰ ٭

وبست وہفت روز ٭

مجموعہ ایام سلطنت سلطان محمد علاء الدین عرف حسن گانگو بہمنہ و اولادش ہفدہ نفر یکصد وہشتاد وہفت سال بود لیکن در عہد سلطان نظام شاہ نبیرہ یازدہم حسن گانگو کہ در ہفت سالگی سریر آرائے جہانبانی گردید برید نامی کہ از عمدہ امرائے بود نظر بر خورد سالے سلطان داشتہ خود متعہد مہمات سلطنت گردید چون برید تسلط بسیار پیدا کرد بعہد سلطان نظام شاہ غالب ماند بعد فوت برید اولادش نیز استیلا ادرندند و چہل وہشت سال اگرچہ اسم سلطنت بر اولاد حسن گانگو بود اما برید و اولادش جہانبانی میکردند و در سنہ نہصد وسی و پنج ہجری عماد الملک کابلی اطاعت سلطان بہادر شاہ والی گجرات قبول کردہ در دکن سکہ و خطبہ بنام او کرد و دران زمان سلطان ولی اللہ را در شہر بیدر برید محبوس داشتہ خود سلطنت می کرد در سنہ ۹۳۵ امرایان کہ رکن الدولت بہمنہ بودند ممالک دکن را با خودہا قسمت کردہ متصرف شدند و ہر یک روگردان شدہ دم استقلال زدہ سکہ و خطبہ بنام خودہا کردند تا حال اولاد انہا دران ممالک حکومت دارد ٭

عادل خانیہ

حاکم ولایت بیجاپور یوسف عادلخان بنیاد سلسلہ از وست و او غلام جرکس بود کہ خواجہ محمود گرجستانی بدست سلطان شہاب الدین محمود بہمنی فروختہ و سلطان ولایت شولاپور با ومفوض کردہ بود و او بزور شمشیر و قوت و شجاعت بیجاپور را متصرف شدہ تا آب کشتہ گرفتہ دم استقلال زد ایام حکومت ہفت[1] سال ٭

اسمٰعیل عادلخان بن یوسف عادل خان بست[2] سال ٭

ابراہیم عادل خان بن اسمٰعیل عادل خان بست[3] و یک سال ٭

علی عادل خان بن ابراہیم عادل خان چہاردہ[4] سال ٭

---

(۱) بست سال و دو ماہ. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۱ ٭

(۲) بست و پنج سال. طبقات اکبری صفحہ ۴۴۲ ٭

(۳) بست و پنج سال طبقات اکبری صفحہ ۴۴۲. بست و چہار سال و چند ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۴

(۴) بست و پنج سال طبقات اکبری صفحہ ۴۴۲. بست و سہ سال. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۴۶۰۴۴ ٭

ابراہیم عادل خان بن اسمٰعیل برادرزادہ علی عادل خان لغایت سال ہزار و دو ہجری شش سال سال حکومت داشت و تاحال کہ این نسخہ تحریر می رماید اولادش دران ولایت حکومت دارد ❊

قطب الملک حاکم ولایت گولکندہ

سلطان قلی قطب[1] الملک وزیر بہمنہ بود چون سلطان شہاب الدین محمود بہمنی غلامان را بسیار دوست میداشت سلطان قلی خود را خود فروختہ داخل غلامان گردید روز بروز پایہ قدر او بلند گشت و بین الاقران والامثال سرفراز شدہ بحکومت ولایت گولکندہ مقرر گشت قضاء در سال[2] اول برگ طبعی درگذشت ❊

جمشید قطب الملک بن سلطان قلی قطب الملک بست[3] سال ❊

ابراہیم قطب الملک بن سلطان قلی قطب الملک بعد گذشتن برادر برمسند حکومت و جهانداری متمکن شد مدت سی و[4] پنج سال ❊

محمد قلی قطب الملک بن ابراہیم قطب الملک ہزار فاحشہ نوکر کردہ دائما ملازم رکاب داشت و مستلذات جسمانی و حظات نفسانی اشتغال می ورزید بر لولی بہاگی نام عاشق شدہ مطیع امراو گردید و شہر بہاگ نگر بنام ان لولی بنا کرد ولغایت سنہ ہزار و دو ہجری یازدہ سال حکومت او بودہ و بیشتر اولادش تاحال بحکومت آن ولایت قیام دارد ❊

نظام الملک حاکم ولایت احمد نگر

احمد بحری نظام الملک پدر او غلام برہمن نژاد بود و شہر احمد نگر را او بنا کردہ ایام حکومت چہار سال[5] ❊

برہان نظام الملک بن احمد بحری نظام الملک بست و ہشت[6] سال ❊

---

(۱) قطب الدین ❊

(۲) سی و سہ سال. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۶۸. بست و چہار سال طبقات اکبری صفحہ ۴۴۳ ❊

(۳) ہفت سال و کسرے. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۶۹ و طبقات اکبری صفحہ ۴۴۳ ❊

(۴) سی و دو سال و چند ماہ. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۷۲ ❊

(۵) نوزدہ سال. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۰۲ ❊

(۶) چہل و ہشت سال طبقات اکبری صفحہ ۴۳۸ و تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۰۲-۱۲۰ ❊

حسین نظام الملک بن برہان نظام الملک سیزدہ سال(۱) +
مرتضےٰ نظام الملک بن حسین نظام الملک بست سال(۲) +
میرحسین نظام الملک بن مرتضیٰ نظام الملک دہ سال(۳) +
اسمٰعیل نظام الملک بن برہان برادرزادہ مرتضیٰ نظام الملک دو سال +
برہان نظام الملک بن حسین بن برہان برادرزادہ مرتضےٰ نظام الملک از
اسمٰعیل نظام الملک آزردہ شدہ درحضور مقدس رسیدہ در ۹۹۹ھ افواج قاہرہ
ہمراہ گرفتہ با اسمٰعیل نظام الملک جنگ کردہ فیروزمند گردید ثانی الحال بغرور جاہ و
جلال و دولت از اطاعت بادشاہی انحراف ورزید چون او ودیعت حیات سپرد
چاند بی بی خواہرش ابراہیم نظام الملک پسر خورد سال برہان نظام الملک را بحکومت
برداشتہ خود کامل نظام مہام گردید افواج بادشاہی بتسخیر ان ولایت تعین گشت و
بدفعات محاربات درمیان آمد آخرالامر بشمشیر ہمت علامی شیخ ابوالفضل بالکل آن ولایت
مفتوح شد و داخل ممالک محروسہ گردید چنانچہ سابقاً سمت تحریر یافت از ابتدائے
۹۲۵ھ لغایت سنہ ہزار و دو ہجری شصت وہفت سال آن ولایت درتصرف
نظام الملکیہ ماند +

دربیان کشتہ شدن شیخ ابوالفضل و ازین معنی آشوب خاطر مقدس

چون حضرت خاقان جہان در دارالخلافۃ اکبرآباد نزول اقبال داشتند فرمان والاشان
بنام شیخ صادر شد کہ شیخ عبدالرحمن پسر خود را بر مہام مرجوعہ نصب کردہ خدم و
حشم را آنجا گذاشتہ خود جریدہ روانہ آستان والا گردد ولہذا شیخ بموجب حکم مقدس
پسر خود را با حشم و اسباب امارت در احمدنگر گذاشتہ با معدودے روانہ درگاہ
گیتی پناہ گردید ازانجا کہ دران ایام شاہزادہ سلطان سلیم در الہ باس بہ بغی و نافرمانی
میگذرانید و از طرف شیخ ابوالفضل آزردگی بسیار داشت و یقین میدانست

---

(۱) یازدہ سال۔ تاریخ فرشتہ۔ جلد دوم صفحہ ۱۲۹ +

(۲) بست و چہار سال تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۲۹،۱۳۰ ابست و شش سال و چندماہ طبقات اکبری صفحہ ۴۳۹

(۳) دو ماہ و سہ روز تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۵۰ دو ماہ طبقات اکبری صفحہ ۴۴۲ +

که اگر شیخ جریده از دکن در حضور مقدس میرسد خاطر اشرف از ما زیاده منحرف خواهد ساخت از استماع این معنی که شیخ جریده بدرگاه قدسی روانه شده قابو یافته این راز سربسته خود را براجه نرسنگه دیو ولد مدهکر که مسکن او در راه دکن بود در میان آورد که سر راه شیخ گرفته کارش باتمام رساند چون راجه نرسنگه دیو که در بغی شاهزاده شریک بود متعهد این خدمت شده روانه گشت و بجناح استعجال خود را به مسکن خویش رسانید بعد از آنکه شیخ ابوالفضل در اوجین رسید شیخ را بعضے مردم آمدن راجه نرسنگه دیو بموجب امر شاهزاده بخیال فاسد ظاهر کردند چون قضا در رسیده بود شیخ بر این خبر التفات نکرده از آنجا روانه شد بیت

قضا از آسمان چون فرو هشت پر — همه عاقلان کور گشتند و کر

غره ربیع الاول سنه ۴۷ جلوس والا مطابق سنه ۱۰۱۱ هجری مابین قصبه آنتری و سرائے برار راجه نرسنگه دیو با فوج راجپوتان از کمین گاه برآمد و قصد او ظاهر گشت همراهان شیخ گذارش نمودند که همراه ما جمعیت قلیل است و غنیم جمعیت بسیار دارد در قصبه انتری رفته باید نشست و بعد حصول جمعیت خاطر پیشتر روانه باید شد شیخ گفت حضرت ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی این فقیر زاده را سرافراز فرموده از حضیض خمول باوج عزت رسانیده بر خلاف مرضی مقدس اگر امروز از پیش این دزد گریخته خود را بنامردی موسوم سازم بکدام آبرو خود بحضور مقدس خواهم رفت و بهم چشمان چگونه روے خواهم نمود آنچه در تقدیر است بمنصه ظهور خواهد رسید این سخن گفت و اسپ برانگیخت هدرین اثنا غنیم در رسید و جنگ واقع شد چون همراه شیخ مردم معدود بودند غنیم که جمعیت فراوان داشت غالب آمد و شیخ بمقتضائے جوانمردی و شجاعت ذاتی ثابت قدم بوده داد مردانگی داد و حمله ها نمود و جمعی کثیر از راجپوتان هجوم آوردند و شیخ ابوالفضل بزخم برچه بر زمین آمده جان نثار گشت و همراهانش نیز کشته شدند بیت

مزن با سپاهے ز خود بیشتر — که نتوان زدن مشت بر نیشتر

راجه نرسنگه دیو سر شیخ را از تن جدا کرده بخدمت شاهزاده در اله باس فرستاد شاهزاده بغایت خوشوقت شده سر شیخ را در جائے نالایق انداخت و مدتے

ہمانجا ماند ازانجا کہ شیخ بمقتضاے وفور دانش و درستی تدبیر و فرخندگی نفش و ستودگی اخلاق از عمدہ مصاحبان دمساز و قدوہ محرمان راز درگاہ مقدس بود چون این سانحہ بعرض والا رسیدان حضرت کہ او را بسیار از بسیار دوست میداشتند از استماع این خبر سخت براشفتند و دست بر سینہ زدہ ان قدر غم خوردہ کہ تحریر راست نیاید و بر شاہزادہ بسیار اعتراضات گشت و مکرر بر زبان مقدس گذشت کہ حیف صد حیف کہ یار غمگسار رونق محفل قدسی بدین حال از جہان رفت دو روز و شب از غایت غم چیزے نخوردند و خواب نکردند و بے اختیار گریہ می کردند بیت

شہنشاہ جہان را در وفاتش دیدہ پرنم شد سکندر اشک حسرت ریخت کافلاطون زعالم شد

رائے رایان پتہر داس کہ بمنصب سہ ہزاری سرافرازی داشت و فوجدار آن حدود بود و شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل با امراے دیگر براے استیصال راجہ نرسنگدیو بدمال تعین شدند و حکم شد تا انکہ سران بد اختر را نیارند دست از کار باز ندارند و دران وقت بر زبان اقدس گذشت کہ عیوض شیخ سر آن بدگو ہر چہ باشد زن و بچہ او در جواز باید کشید و ملک او را نیست و نابود باید ساخت الحق قضیہ شیخ بر خاطر مقدس سخت گران آمد این شیخ ابوالفضل بن شیخ مبارک بن شیخ خضر بود و شیخ مبارک در زمان خویش افضل الفضلا و عالم العلما بود در شہر آگرہ درس میگفت اکثر تلامذہ از مدرسہ افاضت او فیض یاب بودند چون در ویشی نہاد و فقیر وضع و بر جادہ خدا پرستی قیام می داشت و بطریقہ صلح کل زیست می کرد بعضے ملایان از روے غایت عداوت و عناد کہ با او داشتند بمناقشات علمی در پیچیدہ در اوایل عہد خلافت حضرت خدیوگیہان شیخ را بہ گمشتگی از دین اسلام تہمت نمودہ محضرے درست کردہ در مادہ قتل آن خداشناس از مفتیان فتوے نویسانیدہ بمواہیر مشاہیر رسانید چون شیخ ازین مقدمہ واقف شدہ با فرزندان خود بدر رفت و چندگاہ و چند روز در گوشہ پنہان گردید و طرفہ حادثہ و عجب حالتے بر شیخ و فرزندانش گذشت آخر الامر بذریعہ بعضے امرا کہ از شاگردان شیخ بودند حقیقت دین داری و خدا پرستی شیخ و عناد و اہتمام معاندان بعرض مقدس رسید اہل بہتان و دروغ پیغولہ گزین خجالت و شرمساری شدند و شیخ ببین عدالت و انصاف سنجی بادشاہ عادل از شرارت گروہ باطل ستیز

دراماں بودہ بدستور سابق برجادہ فضل وکمالات قیام ورزیدہ بدرس طلبہ علم متوجہ
شد ووظیفہ ازسرکار معلی مقرر گشت چون حقیقت فضایل وکمالات فرزندان آن خدا
اندیش مکرر بعرض قدسی رسید و درمادہ احضار انہا حکم والا بصدور پیوست ودرسال
دوازدہم جلوس مقدس شیخ ابوالفیض کہ در اشعار فیضی تخلص داشت و بزرگ ترین
فرزندان شیخ مبارک بود بملازمت اقدس سعادت اندوز گردید چنانچہ سابقًا درین نسخہ
بتحریر درآمدہ و درسال نوزدہم شیخ ابوالفضل کہ از شیخ ابوالفیض خورد بود تفسیر
آیۃ الکرسی بنام ان حضرت موشح کردہ بعز بساط بوس والا معزز گردید و پسند خاطر
دریا مقاطر افتاد چون علامۃ العصر وحید الدہر وجامع کمالات ومجمع حسنات بود روز
بروز مورد الطاف بیکران ومشمول اعطاف بے پایان گشتہ رفتہ رفتہ پایہ قدر او از
امرائے عظام ووزرائے کرام درگذشت ومقرب الحضرت ومستشار الخلافت
گشت حتے کہ محسود دیگرے مقربان درگاہ گردید بلکہ شاہزادہ ہائے والاقدر
نیز از تقرب او حسد بردند وقابو مے جستند کہ ہرگونہ اورا باید برانداخت واز حضور
مقدس جدا باید ساخت ازانجا کہ شیخ مبارک پدر بزرگوار او در زمان حیات خود
تفسیر قران مجید درست کردہ لیکن نام نامی حضرت بادشاہ دران درج نکردہ بود و
شیخ بعد رحلت پدر بے آنکہ تفسیر را باسم حضرت خاقان زمان درست سازد نسخہ بسیار
نویسانیدہ بولایت ایران وتوران وروم وشام ودیگر بلاد اسلام فرستاد چون اینمعنی
بعرض مقدس رسید سخت براشفتند وشیخ ابوالفضل بسیار از بسیار مورد عتاب گشت
شاہزادہ سلطان سلیم کہ از گستاخی شیخ آزردہ خاطری بود وامرایانی کہ از خود رائے و
بی پروائی او زخم حسد در دلہا داشتند قابو یافتہ مقدمات دور از کار آراستہ معروض
اقدس گردانیدند درین صورت شیخ معاتب گشتہ از کورنش منع گردید چون شیخ براتب
بعرض اقدس رسانیدہ بود کہ من سوائے حضرت بادشاہ دیگر را نمی دانم وبشاہزادہ ہم
التجا ندارم وبا امرایان مدارات نمی کنم ازینجہت ہمگنان آزردہ می باشند وآن حضرت
اینمعنی را نیک میداشتند وشیخ را بسیار میخواستند واز تقرب او بسیار محظوظ بودند
وساعتے از حضور جدائی کردند بعد چند روز تقصیرش معاف کردہ مشمول عنایات
فرمودند لیکن مرکوز خاطر قدسی آن بود کہ شیخ چندگاہ از حضور پر نور جدا شدہ قدر

عنایات اقدس دریافت بدین جهت بر خدمات دکن رخصت فرمودہ بودند چنانچہ سابقا تحریر ندادہ بالا فرنبطی کہ نوشتہ شد درجہ شہادت یافت بے شایبہ تکلف درداخلہ فضلت شیخ سرپا دانش و تمام عیار وسراسر استعداد و صاحب جوہر بود دانش و ادراک او بحدی کہ در عمر پانزدہ سالگی از تحصیل جمیع علوم متعارف و تکمیل دانشمندی معروف الفراغ حاصل نمود و فضایل و کمالات او بنوعی کہ کتب تمامے مذاہب از توریت و انجیل و صحف مہنود وغیر ذلک بمطالعہ در آوردہ گوئے سبقت از علماے تمامی ادیان بردہ و فراست و فرزانگی او نبطی کہ از کنج خمول برآمدہ مصاحب و مقرب بادشاہ روے زمین گردید کہ بمشورت او انتظام مہام ممالک می شد و شجاعت و مردانگی و بخت مندی و طالع بلندی او بحدی کہ ولایت دکن را بزور شمشیر تسخیر نمودہ بمنصب پنجہزاری و پایہ سپہ سالاری رسید چنین اودارباید. بدین گونہ صاحب جوہری از مکامن عدم بعرصہ ایجاد شتابد و سے قرون و دہور شاید تا چنین اہل فطرت از پردہ خفا بجلاے ظہور آید کاشکے درخور کمالات خویش از عمر طبعی بہرہ یافتے یا در امری نمایان و خدمتے شایان جان عزیز نثار کردی تا معاوضہ عنایات بادشاہ زمان کہ در حق او مبذول شدہ بود از و بظہور رسیدے

نظم

درین باغ سروے نیامد بلند	کہ باد اجل بیخش از بن نکند
نہالے بسے سال گردد درخت	زبیخش برآرد یکے باد سخت
گر افراسیابست ور پیرزال	بیابد ز باد اجل گوشمال
بہر کار از نیک و بد چارہ ہست	ولے چارہ مرگ ناید بدست

در بیان بغی شاہزادہ سلیم خلف بزرگ

در زمانیکہ حضرت خاقان زمان بتسخیر دکن نہضت فرمودند شاہزادہ براے استیصال رانا اودے سنگہ تعین شدہ بود در خطہ دلکشاے اجمیر اقامت ورزیدہ تدبیر تخریب و تادیب رانا در پیش داشت و راجہ مان سنگہ در خدمت شاہزادہ سپہ سالار بود درین ضمن از نوشتہ جات امراے بنگالہ ظاہر گشت کہ افغانان قابو یافتہ بسبب نا بودن سردار عمدہ دران دیار مصدر شورش شدہ اند و فتنہ و فساد برپا گشتہ و کنور جہان سنگہ ولد کنور جگت سنگہ بن راجہ مان سنگہ کہ بنیابت راجہ مان سنگہ دران وقت

دران ولایت بود بامدک جنگ شکست یافته راجه مان سنگه باستماع این خبر بخدمت
شاهزاده التماس نمود که چون حضرت بادشاه بتسخیر دکن متوجه هستند اگر شاهزاده از اجمیر
نهضت فرموده تا الهٰ باس تشریف ارزانی فرمایند شورش بنگاله رفع می شود شاهزاده
بموجب التماس راجه و صلاح ملکی از اجمیر کوچ کرده با الهٰ باس عز نزول اقبال فرموده
جاگیر ملازمان خود را که در حوالی آگره بود بطور خود گذاشته محال صوبه الهٰ باس که بجاگیر
اصف خان جعفر تعلق داشت بسرکار خویش گرفتند و سی لک روپیه خزانه صوبه بهار
وآن حدود که کهنور داس[1] دیوان فراهم آورده بود فوج سرکار فرستاده ازانجا طلب داشت
وبدون حکم والا از چنین امور بعمل آوردن آثار تغیی و گردن تابی شاهزاده بظهور پیوست
وارباب غرض سخنان دود از کار از جانب شاهزاده بعرض حضرت خاقان زمان رسانیدند
فرمان عاطفت نشان مشتمل بر نصایح ارجمند مصحوب محمد شریف ولد عبد الصمد شیرین قلم
صادر گشت لیکن هیچ اثر نه بخشید بعد ازانکه حضرت خاقان زمان از دکن معاودت فرموده
در دار الخلافه اکبرآباد نزول اقبال فرمودند قضیه شیخ ابو الفضل همیلی که نوشته
شده رو داد شاهزاده به سی هزار سوار از الهٰ باس متوجه استان قدسی گردید دولتخواهان
بعرض اقدس رسانیدند که آمدن شاهزاده باین کثرت سپاه بحضور والا صلاح دولت
نیست لهذا فرمان عالیشان بنام شاهزاده صادر گشت که آمدن آن فرزند باین روش صلاح
وپسندیده نیست اگر مطلب باظهار جمعیت سپاه است مجرای ان بظهور پیوست
باید که مردم خود را بحال جاگیر رخصت کرده جریده بملازمت بشتابد و درصورتیکه ازین
طرف واهمه بخاطر داشته باشد باز عنان عزیمت بصوب الهٰ باس برتابد بعد
ازانکه خاطر عزیزان فرزند اطمینان پذیر دارد ملازمت مقدس نماید شاهزاده در
جواب فرمان والاشان عرض داشت مشتمل بر عجز و نیاز و عقیدت خویش ارسال داشت
وبصوب الهٰ باس عطف عنان نمود بعده فرمان والاشان صادر گشت که صوبه بنگاله
واوڈیسه بانفرزند مرحمت شده بدان صوب بشتابد شاهزاده بدان سمت قبول
نکرد وازین معنی نیز مردم سخن وحشت افزا از جانب شاهزاده بعرض مقدس رسانیدند
وموجب بر هم زدگی طبیعت والا گردید سلیمه سلطان بیگم را برای دلجوئی
شاهزاده فرستادند ان عصمت قباب تا الهٰ باس رفته بهر گونه خاطر رسیده شاهزاده

---

[1] کهنور داس یا کهسور داس یا کسور داس ٭

را تسکین داده همراه خود گرفته روانه حضور شد چون یک منزل از اکبرآباد رسید باستدعاے شاهزاده حضرت مریم مکانے والده ماجده حضرت خاقان زمان تشریف برده شاهزاده را بدولت خانه خود آوردند خاقان زمان بوجب امر حضرت مریم مکانے دراںجا تشریف شریف ارزانی فرمودند و شاهزاده بوساطت حضرت مریم مکانے ملازمت نموده سر بر پاے مبارک نهاده یک هزار مهر طلا بطیغه نذر و نهصد و هفتاد و هفت زنجیر فیل پیشکش گذرانیدند ان حضرت از روے عنایات شاهزاده را در آغوش گرفته از ملاقات فرزند بغایت خوشوقت شدند و دستار از فرق مبارک برگرفته بر سر شاهزاده نهادند و حکم شد که کوس شادمانی بلند اوازه کنند درسال چهل و هشتم جلوس والا این قران السعدین اتفاق افتاد بعد چندگاه شاهزاده را باستیصال رانا رخصت فرمودند شاهزاده بواسطه بعضے موانع یا از روے خلاف حکمی ترک مهم رانا نموده بے رخصت و بے اجازت اقدس باز بطرف الهٰ باس رفت و این معنی باعث ازردگی خاطر مقدس گردید چون درسال چهل و نهم حضرت مریم مکانے نقاب گزین خلوت سراے بقا شدند خاقان زمان با ئین بیناگان خویش سر و ریش مبارک سترده لباس اتم پوشیدند و نعش مقدسه بر دوش گرفته قدمی چند رفته روانه دهلی کرده با دل بریان و دیده گریان معاودت کردند شاهزاده باستماع این قضیه از الهٰ باس در حضور اقدس رسیده سعادت اندوز ملازمت والا گردید ✦

دربیان رحلت شاهزاده سلطان دانیال

در دکن مولع افراط شرب گردید هرچند فرامین نصایح صادر می گشت و معتمدان باندرزگوئے تعین می شدند خود را ضبط نمی توانست کرد یک چند خانخانان میرزا خان و خواجه ابوالحسن بموجب حکم اقدس در منع و ملا دید با تان گذاشته احتیاط بلیغ کردند ان صید با دوسے اختیار را تقریبات شکار بر انگیخته بصحرا رفتن اختیار نمود و قراولان عرق جانسوز در نال بندوق انداخته میرسانیدند دیگه رود ه گوسفند از شراب پر کرده در زیر دستار پنهان می آوردند رفته رفته از افراط باده کشی

ومیگساری شاہزادہ زار و نزار گشت واشتہا ضعیف گردید بحدیکہ بوے طعام از نیش عقرب گزیدہ تر منودی وحواس ظاہر معزول العمل شد و بیماری سخت روی داد تا چہل روز بر بستر ہلاکت افتادہ بود ہر چند اطبا تدبیرات منودند و معالجات پرداختند سودمند نگردید بیت

نمیدانند اہل غفلت انجام شراب آخر   باتش میروند این عاقلان از راہ آب آخر

بالاخر بتاریخ بست وہشتم شہر شوال سنہ پنجاہ جلوس والا مطابق سنہ ہزار وسیزدہ ہجری در عمر سی وسہ سال وشش ماہ ازین دار فنا بمنزل بقا رحلت منود این داستان جانکاہ را دلی باید از سنگ سخت تر تا بشرح درارد واین قصہ جانسوز را جانی باید از آہن قوی تر تا بیان تواند کرد از ارتحال ان نونہال گلشن اقبال در عین بہار جوانی و اغاز شگوفہ زندگانی حضرت بادشاہ را حالتی روے داد کہ ہیچکس را مباد خروشش دل خراش و نوحہ جگر تراش بر اوردہ می گفتند ہیہات ہیہات برقی از غضب الہی نازل گشت وخرمن عیش وعشرت را سوختہ گردانید وابر سیاہ قہر ایزدی برخاست وگلشن ارام و مسرت را بخاک برابر ساخت گاہے شعلہ شعلہ آتش غم در کانون سینہ افروختن اغاز کردی وگاہے گاہے خار خار الم چون نیش زنبور در خاطر خلش منودی بیت

دردی بدل رسید کہ ارام جان برفت   شد حالتے پدید کہ تاب وتوان برفت

دربیان رحلت حضرت خاقان زمان

انحضرت از قضیہ شاہزادہ سلطان مراد سابقا غمناک واندوہگین می بودند در مینولا کہ حادثہ جانکاہ حادث گشت داغ بالاے داغ گردید و دو زخم غم بر دل نشست و دو نشتر الم بر جان شکست و دو دریاے ہموم طوفانی کرد و دو برق غموم جان ستانی منود از کثرت اندوہ ان حضرت بر بستر بیماری افتادند و مزاج اقدس از مرکز اعتدال برگشت وانحراف پذیرفت ذاتے کہ سلامتی عالم در سلامت او بود از کسوت صحت عاری گشت و وجود دیکہ نظام سلسلہ جہان از میامن عدالت او سمت انتظام داشت از حلیہ تندرستی عاطل گردید خیر خواہان براے صحت وشفا بمزارات شریفہ واماکن متبرکہ ہدایا وصلات فرستادند وبفقرا وصلحا فراوان صدقات دادند حکیما

که سرآمد حکمای روزگار بود متصدی معالجه گردیده تا هشت روز دست تصرف باز داشت و طبیعت مقدس را بحال خود گذاشت که شاید بقوت خویش دفع عارضه تواند نمود چون بیماری باشتداد انجامید روز نهم بمداوا پرداخت تا ده روز هرچند تدبیرات معالجات بکار برد فایده نکرد و باستعمال متحیر گردید دوائی که از تاثیرات آن اب حمیات بند توانست کرد بکار رفت اما سودی نداد و چندین مرض مختلف جمع شدند که معالجه یکی موجب ازدیاد دیگری میشد بیت

چو آید قضا از ادا و چه سود ... چه جای پزشک از مسیحا چه سود
چو از اندازه بگذشت سوء المزاج ... فرو ماند عاجز طبیب از علاج

درین مدت آن شیردل قوی همت باوجود کمال ضعف راتبه دیدار از منتظران باز نداشت و پرده نگرفتند و هر روز بجلوه جمال آرای خویش آرام بخش مترصدان می شدند و چون عارضه مستولی و ضعف قوی گشت روز دهم حکیم علی دست از معالجه باز کشید و از بیم آنکه مبادا پرستاران حرم سرای خاص از اشتعال آتش مصیبت غم قصد جان او کنند آن حضرت را بحالت نزع گذاشته بجانب شیخ فرید بخاری گریخته رفت شب چهارشنبه دوازدهم جمادی الاخر سنه هزار و چهارده هجری مطابق چهارم آذر ماه الهی سنه ۵۱ جلوس والا که عمر گرامی بشصت و پنج سال قمری رسیده بود در شهر آگره یعنی اکبرآباد روح مقدس بعالم علوی خرامیدن آن صدرنشین اورنگ خلافت سریر آرای ملک بقا گردید و سایر ارباب[1] شریعت روز دیگر تجهیز و تکفین نموده وجود مطهر[2] را در باغ سکندره حوالی اکبرآباد بجوار رحمت ایزدی سپردند پرستاران حرم سرای مقدس موها کندیدند و چهره ها خراشیدند و خاصان بارگاه اقدس گریبان جان خود دریده در خاک و خون غلطیدند از مشاهده این حال قیامت [illegible] خون از خارا میچکید و از آتش سینه و آب چشم کبود پوشان دامان سپهر میسوخت و جیب آفتاب تر می شد ازین واقعه هایله سپهر گردان را از فرط غم پای رفتار سست گردید و مهر درخشنده از غایت الم راه مشرق گم کرده سراسیمه حال گشت ماه از دو فرو مانده تن بلاستنگی [illegible] دو ستارگان صورت دانه اشک پذیرفتند نظم

دگرگونه شد آسمان و زمین ... ز فوت شهنشاه دنیا و دین

(۱) سایه بنشت پیوست (۲) مظهر

دل خلق شد ز آتش غم کباب | بنائے جہان از حوادث خراب
همه کرد جامه سیاه و کبود | زخون دل از چشمها را ندرود
همه بر سر افشاند از غصه خاک | چو جامه همه سینها کرد چاک

فضلائے اہل دانش و شعرائے صاحب سخن تاریخ فوت ان حضرت بعبارت رنگین واشعار متین تحریر در آورده داد سخنوری داده اند از انجمله آصف خان جعفر چنین گفته

بیت

فوت اکبر شد از قضائے الله | گشت تاریخ فوت اکبر شاه

مدت سلطنت پنجاه و یک سال و دو ماه و نه روز +

ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ عرف شاہزادہ سلطان سلیم بن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

بتاریخ پنجشنبه چهار دهم جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ ہجری بساعت مسعود کہ مختار انجم شناسان رصد بند و منظور ستاره شماران فکرت بلند بود در قلعه ارک دار الخلافه اکبر آباد که سن شریف ان حضرت بحساب قمری سی و هفت بود اورنگ خلافت را بجلوس اقدس ارتفاع آسمانی بخشیدند و جهان را عیش و عشرت و آئین دولت تازه شد و نقاره عیش و شادمانی بلند آوازه گشت بارگاہے ترتیب یافت دلکش تر از بزم فریدونی و انجمنے آراسته گشت بائین بابری و همایونی جهان پیر برگ و نوائے جوانی از سر گرفت و عالم دلگیر عشرت فراموش کرده را بیاد آورد و سپه سالاران جہان کشا و سرداران صف آرا فوج فوج تسلیمات مبارکبادی و کورنشات آئین شادی بتقدیم رسانیدند و طوائف اعاظم و اهالی و افاضل و موالی مراسم تہنیت و تعظیم بجا آوردند نظم

سرائے جهان را نوائے سرود | فرستاد هر دم بشادی درود
زمین و یسار و فراز و نشیب | نبد هیچ پیدا جز آئین و زیب

دران جشن فرخنده محمد شریف ولد خواجه عبد الصمد شیرین قلم را بخطاب امیر الامرائے و منصب جلیل القدر و کالت سرافراز فرموده مهر اشرف را بجواهر زواهر قیمتی

آراستہ بدست اقدس پیرایہ گردنش ساختند و میرزا غیاث بیگ را بخطاب اعتمادالدولہ و میرزا جان بیگ راکہ درزمان شاہزادگی دیوان بود بخطاب وزیرالممالک اختصاص بخشیدہ ہردو را بخدمت دیوانی شریک کردند وزمانہ بیگ راکہ درایام شاہزادگی خدمات شایستہ بجاآوردہ وشرایط بندگی بتقدیم رسانیدہ بخطاب مہابت خانی وپیرخان لودی رابخطاب صلابت خانی نواختند و بعد چندسال صلابت خان بخان جہان مخاطب گشت وشیخ فرید بخاری کہ ازسادات عظام موسوی وتربیت یافتہ حضور حضرت بادشاہ جنت آرامگاہ بود و بخدمت بخشیگری خرد داشت بمنصب پنجہزاری ذات وبپایہ بلند میربخشی سرافتخار برافراخت وراجہ مان سنگہ راخلعت چارقب وشمشیر مرصع واسپ خاصہ لطف فرمودند وبصوبہ داری بنگالہ رخصت نمودند وخان اعظم میرزا عزیز کوکلتاش وآصف خان جعفر را کہ ازصوبہ داری بہار درحضور اقدس رسیدہ بود بانواع عواطف سرافراز فرمودہ در حضور مقدس داشتند وہمچنان امرایان دیگر رابقدر مراتب بعنایات بیغایات غرا فتخار وشرف امتیاز سرافراز فرمودند۔

دربیان بغی شاہزادہ سلطان خسرو خلف بزرگ و دستگیر شدن او

پدربزرگ آنحضرت بسبب صحبت خوشامدگویان کورباطن خیال سلطنت درسرداشت چہ حضرت بادشاہ غفران پناہ درزمان رحلت فرمودہ بودند کہ شاہزادہ سلطان محمد سلیم عیش دوست است قابلیت سلطنت ندارد وسلطان خسرو پسرش بجمیع خوبیہا آراستہ وقابل خلافت است باین تقریب ماخولیا دردماغش جاگرفتہ ہمیشہ ازخدمت پدر والا قدر متوحش ورمیدہ می بود وبعد ششماہ ازجلوس مقدس شب یکشنبہ ہشتم ذی الحجہ بامعدودے ازمحرمان راز ومعتمدان خانہ برانداز ازارک دارالخلافہ اکبرآباد برآمدہ راہ فرار پیش گرفت ازکوتہ اندیشی او امیرالامرا واقف شدہ بیتوقف بملازمت رسیدہ اینخبر متوحش بعرض والا رسانید ہمان ساعت بخشی الممالک شیخ فرید بخاری را بالشکرے ازامرا برسم منقلا رخصت فرمودند وآخرہائے شب آنحضرت نیز بدولت واقبال رایت توجہ برافراشتند درسواد شہر صبح مرادبردمید میرزا حسن پسر شاہرخ میرزا کہ رفیق طریق بغی شاہزادہ بود درظلمت شب راہ مقصود گم کردہ سرگشتہ بادیہ ادبار میگشت اولیائے دولت گرفتہ آوردند بموجب

حکم والا حوالہ اہتمام خان کوتوال گردید کہ در زندان مکافات گرفتار باشد۔

القصہ چون شاہزادہ درمتھرا سید حسن بیگ بدخشی کہ از کابل می آمد بشاہزادہ ملاقات نمودہ رفیق او بازگشت دراثنائے راہ ہرکس کہ می یافتند غارت می کردند و سراہا را آتش می دادند و اسپان مسافران و سوداگران و طوایل سرکار بادشاہی کہ در اماکن سرراہ بود گرفتہ بہ پیادہائے ہمراہی می بخشیدند تا انکہ بلاہور رسیدند عبدالرحیم دیوان از برگشتگی بخت آمدہ ملاقات ورفاقت کرد و دلاور خان صوبہ دار لاہور اختیار ملاقات نکردہ در استحکام قلعہ اہتمام تمام نمود شاہزادہ ہرچند سعی کرد قلعہ لاہور بدست نیامد چون خبر آمدن شیخ فرید بخاری بالشکر گران در نواحی سلطان پور شہرت پذیرفت شاہزادہ دست از لاہور باز داشتہ رو بجانب شیخ فرید آورد و در حوالی گوند وال ہر دو لشکر باہم پیوستند و نایرۂ قتال وجدال گرم گشت و اکثرے از طرفین کشتہ شدند ہمدرین اثنا خبر نزول رایات اقبال در رسید و شیخ فرید بخاری بہ گرم تر گردید شاہزادہ تاب نیاوردہ با حسن بیگ بدخشی و دیگران رو بفرار نہادہ مقارن ان حضرت بادشاہ نیز دران عرصہ نزول اقبال فرمودند راجہ باسو را کہ از زمینداران عمدہ کوہستان پنجاب بود و دران نزدیکے بملازمت اقدس رسیدہ بود بتعاقب شاہزادہ رخصت فرمودند و از غایت عنایت شیخ فرید را کہ بر شاہزادہ مظفر شدہ بود در آغوش مبارک گرفتند و شب در خیمہ شیخ گذرانیدہ روز دیگر متوجہ لاہور شدند شاہزادہ میخواست کہ بجانب اکبرآباد روانہ شود حسن بیگ بدخشی ظاہر کرد کہ بکابل رسیدن بصلاح مقرون است چون کہ جاگیر من در راہ است سامان نمودہ بکابل رسیدہ شود و از انجا جمعیت فراہم آوردہ رو بہندوستان کردہ شود چرا کہ حضرت ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ و حضرت نصیرالدین محمد ہمایون بادشاہ بتقویت کابل ہندوستان را گرفتہ بودند و دیگر سخنان دوراز کار درمیان آورد لہذا شاہزادہ نادان بحسب صلاح حسن بیگ بدخشی روانہ بسمت کابل گردید چون بدریائے چناب رسید خواست کہ از گذر شاہ پور بگذرد و کشتی بہم نرسید از انجا برگشتہ بر گذر سودہرہ آمد وقت شب بود بہ تردد بسیار یک کشتی بہم رسید میخواست کہ از دریائے عبور نماید از شور و غوغائے چودھری سودہرہ واقف گشتہ ملاحان را از گذرانیدن مانع شد چون صبح بردمید و شہرت پذیرفت کہ این شاہزادہ است میر ابوالقاسم خان و ہلال خان خواجہ سرا کہ در

حدود گجرات بودند ازین معنی اطلاع یافته در رسیدند و شاهزاده را با حسن بیگ بدخشی
و عبدالرحیم گرفته در گجرات بردند و حقیقت را بدرگاه والا عرضداشت نمودند روز
دوشنبه سلخ محرم ۱۰۱۵ه در باغ کامران میرزا واقعه لاهور این معنی بعرض والا رسید
بموجب حکم اقدس امیرالامرا در گجرات رسیده شاهزاده را با همراهانش در حضور والا
آوردند شاهزاده را دست بسته و زنجیر در پاے انداخته بتوره چنگیزخانی از طرف
چپ به پیشگاه قهرمان حاضر آوردند و حسن بیگ بدخشی را دست راست شاهزاده و
عبدالرحیم را دست چپ ایستاده نمودند حکم شد که خسرو خسران زده را در سلسل
محبوس دارند و حسن بیگ را در پوست گاو و عبدالرحیم را در پوست خر کشیده
واژگون بر دراز گوش نشانده بدر شهر بگردانند فرمان پذیران بموجب حکم والا بعمل آوردند
پوست گاو زودتر خشک شده حسن بیگ بدخشی زیاده از چهار پاس زنده نماند و به تنگی
نفس درگذشت و بمکافات اعمال رسید و عبدالرحیم که در پوست خر کشیده بود از
اشتداد حرارت که در و استیلا آورد خیار و ترب و غیر ذلک آنچه از رطوبت می یافت
می خورد و آن روز و شب زنده ماند و روز دیگر بحسب التماس باریافتگان محفل عالی حکم
شد که او را از پوست خر برآوردند کرم بسیار در پوست افتاده بود بهر حال جان داد و
بروفق حکم معلی از باغ کامران میرزا تا دروازه دولتخانه جمعی را که به پادشاه زاده رفاقت
کرده بودند دو رویه بر دار کشیدند بطریق بیل فوج فوج از پیکرهاے بیجان بر سر چوبها
در هر دو طرف دو رویه ایستاده نموداری عجیب و تماشاے غریب مینمود و بینندگان
در گرداب تحیر و تحسر می افتادند و عجب حالتے بر نظارگیان رومی داد عالم عالم مردم از شهر
بتماشاے آن حاضر شدند شاهزاده را بر فیل سوار کرده از میان دارها گذرانیدند تا همراهان
خود را بدین حال به بیند شاهزاده از دیدن حالت رفیقان خویش در عرق خجالت غرق گشت
و نزدیک بود که ازین شرمساری قالب تهی نماید بهر حال از انجا در قلعه آورده در زندان
تادیب محبوس نمودند بعد چندسال که حضرت خاقان زمان مجموعه کمالات صوری
جامع آیات معنوی مظهر ایزدپرستی و خداشناسی چندروپ سنیاسی ملاقات کردند
و از صحبت ان درویش خدا اندیش بسیار محظوظ شدند آن صاحب حال و قائل دلایل
معقوله و منقوله در باب تخلیص شاهزاده سفارش نمود لهذا چندگاه بار سلام یافت

اما خلاصی او نگردید و نیز نوبتے چون آن حضرت جشن نوروزی آراسته و اسباب عیش و عشرت
پیراسته بودند شاهزاده سلطان پرویز التماس کرد که ما تمامی برادران در ظل عاطفت اقدس
بکامرانی و کامیابی هستیم مگر برادر کلان یعنی شاهزاده خسرو در شکنجه تادیب گرفتار است چون
مدتے در زندان مانده و بمکافات کردار رسیده حضرت در حق او مهربان شوند بموجب التماس
شاهزاده سلطان پرویز چندروز خلاصی یافته بود باز محبوس گردید و در زمانے که بادشاهزاده
خرم المخاطب بشاهجهان بمهم دکن رخصت گشت شاهزاده خسرو را مسلسل حواله کردند چنانچه
در سال پانزدهم جلوس والا در همان طرف در زندان خانه ودیعت حیات سپرد و بر زبانها
افتاد که بادشاهزاده شاهجهان او را اینچنان تنگ کرده بود که در زندان فنا گرفتار گشت.

القصه چون شیخ فرید بخاری بر شاهزاده سلطان خسرو فتح یافت بجلدوی این خدمت بخطاب
مرتضی خانی سرافراز گشت و بموجب التماس شیخ مذکور در پرگنه نهروال بمکانے که شیخ
رایت فتح برافراشته بود شهر آباد و سرائے وسیع احداث نموده بفتح آباد موسوم گردیدند
و آن پرگنه بجاگیر شیخ فرید مخاطب بمرتضی خان مرحمت شد *

توجه موکب والا بسیر کابل و بعضی سوانح بدائع در منزل علی مسجد وغیره

در آغاز سال دوییم از لاهور متوجه سیر و شکار کابل شدند بعد طے مراحل و قطع منازل
چون منزل علی مسجد مورد خیام اقبال گردید عنکبوتے بنظر اقدس در آمد که بکلانے مقدار
خرچنگ بود و گلوے ماری که بدرازی دو درعه شرعی باشد گرفته می فشار و لحظه تماشائے
فرمودند تا آنکه مار جان داد و این معنی باعث تعجب گردید از انجا منزل بمنزل طے مسافت
نموده بدار الملک کابل نزول اقبال فرمودند و از سیر اماکن اندیار حظ وافر برداشته
بموجب حکم والا متصل باغ شهر آرا که حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه احداث فرموده
بودند باغے دلکشا و مطبوع موسوم بباغ جهان آرا طرح انداختند و جوے که از گذرگاه
می آمد در وسط خیابان آن نزهت کده جاری گردید که از نزاهت و لطافت باب
سلسبیل پهلوے زند و تا این زمان از هر دو باغ از کمال طراوت و لطافت سیرگاه
مقرری کابل است و بشاه لالان(۱) مشهور در زمان بودن کابل بعرض رسید که در

(۱) شاه لالا *

درمیان ضحاک و بامیان کہ جانب بلخ سرحد کابل واقع شدہ کوہے است کہ دران مدفن خواجہ تابوت میگویند و مدت چہار صد سال از تاریخ فوت اونشان مے دہند اعضایش ازہم نریختہ و مردم رفتہ زیارت میکنند و برگردنش زخمی است کہ چون پنبہ را ازفراز آن برمیگیرند خون ترشح مینماید تا ہمان پنبہ بالاے زخم نہند خون از جریان نمی ایستد برائے تحقیق این مقدمہ معتمد خان عرف محمد شریف مؤلف اقبال نامہ جہانگیری تعین گشت وجراحی ہمراہش رخصت یافت کہ زخم بچشم خود دیدہ آمدہ حقیقت را بعرض رساند معتمد خان بران سرزمین رفتہ از مردم انحدود واقف شدہ بزیر کوہے کہ متصل بامیان واقع است رفت دران کوہ دری منودار گشت بمقدار دو نیم درعہ از زمین بلند یکے را برفراز ان برادردہ بوسیلہ دستگیری او بالا شدہ با چند کس دیگر درون آن رفت ایوان سہ درعہ طول و یک نیم درعہ عرض و درون ایوان خانہ مربع چہار درعہ درچہار درعہ بود و دران تابوتے بنظر درآمد مشعل روشن کردہ تختہ از بالاے تابوت برداشتند میت را دیدند کہ بائین اسلام رو بقبلہ خوابیدہ و دست چپ بر ستر عورت دراز کردہ مقدار نیم درعہ کرپاس بالاے ستر ماندہ واز اعضایش انچہ برزمین پیوستہ بوسیدہ و ازہم ریختہ شدہ است و بقیہ درست وچشم برہم زدہ و دندان یکے از بالاے و یکے از پایان درلب ہا نمایان وگوش کہ برزمین پیوستہ تا نحتی از گردن خاک خوردہ و ناخنہاے دست و پا درست داشت لیکن زخم معلوم نگشت واز کہن سالان آن دیار چنان بظہور پیوست کہ در جنگ چنگیز خان وسلطان جلال الدین منگ برنی در سنہ ۶۱۸ این مرد شہید شدہ واز ہمان مدت درینجا ہمین طور افتادہ معتمد خان بعد تحقیق این مقدمہ درحضور پرنور رسیدہ حقیقت را بعرض مقدس رسانید فرمودند کہ از عجایب قدرتہاے ایزدی وبدایع حکمت ہاے سرمدی وقوع این غرایب چہ عجب بالجملہ بعد سیر وشکار کابل وگلگشت این عشرت سرا لوا فر بر داشتہ بہندوستان فیض نشان معاودت فرمودند ✦

بیان در آمدن نورجهان بیگم زوجہ شیرافگن خان بحرم سرائے اقدس

این شیرافگن علی قلی استجلو نام داشت وسفرچی شاه اسمٰعیل خلف شاه عباس صفوی
والی ایران بود بعد ازانکه شاه اسمٰعیل برحمت حق پیوست علی قلی مذکور از راه قندهار در زمان
خلافت حضرت بادشاه خلد آرامگاه بهندوستان آمد چون بملتان رسید اورا بخانخانان
میرزا خان که متوجه فتح تهته بود ملاقات دست داد خانخانان حقیقت اورا بدرگاه والا
معروض داشت و غایبانه درسلک بندهاے آستان فلک نشان منتظم ساخت
واو دران مهم ترددات نمایان بظهور آورد بعد فتح تهته چون درحضور رسید بموجب
التماس خانخانان بمنصب لایق سرفراز گشت و درعهد سلطنت حضرت بادشاه
بشیرافگن مخاطب گشت و درصوبه بنگاله جاگیر یافت چون طبعش بفتنه جوئی و
شورش طلبی مفطور بود در زمانے که قطب الدین خان ولد شیخ سلیم چشتی بصوبه داری
بنگاله رخصت یافت بخان مذکور اشاره رفت که اگر شیرافگن برجادهٔ صواب ثابت
قدم بوده باشد بحال خود داشته سرگرم خدمت دارد والا روانه درگاه والا سازد
درصورتیکه بحضور والا نیاید بسزا رساند قطب الدین خان در بنگاله رسیده بعد چندگاه
روانه بردوان گردید شیرافگن که دران حدود جاگیر داشت استقبال نمود در وقت
ملاقات مردم قطب الدین خان هجوم آورده دور او برگرفتند شیرافگن طرز وضع مردم
معاینه نموده شمشیر کشیده بر شکم قطب الدین خان چنان زخم کاری زد که روده او بیرون افتاد
وهمانجا جان بحق تسلیم کرد دران حال مردمان قطب الدین خان هجوم آورده شیرافگن خان
را بقصاص خون آقائے خویش بقتل در آوردند صبیه غیاث بیگ المخاطب اعتماد الدوله
در حباله زوجیت شیرافگن مذکور بود این غیاث بیگ پسر خواجه محمد شریف طهرانی است
خواجه در مبادی حال دیوان بیگی محمد خان تکلو حاکم هرات بود که در وقت تشریف بردن
حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه بعراق بموجب امر بادشاهی خدمت شایسته
بتقدیم رسانیده و فرمان شاه طهماسپ والی ایران درباب سرانجام ضیافت و
مهمانداری که در اکبرنامه داخل شده بنام همین محمد خان است بعد فوت محمد خان
خواجه محمد شریف مذکور بخدمت شاه طهماسپ پیوست و بوزارت سرافرازی یافت

بعد ازانکه خواجه مذکور فوت شد خواجه غیاث بیگ خواجه طاهر هر دو پسرانش بهندوستان
آمدند و خواجه غیاث بیگ دو پسر و یک دختر داشت بعد رسیدن در قندهار دختر
دیگر تولد شد ازانجا روانه شده در فتح پورسیکری بملازمت حضرت بادشاه جنت
آرامگاه سعادت اندوز ملازمت گردیده بمقتضاے کاردانی در اندک فرصتے دیوان
بیوتات گردید چون نویسنده کاردان و خوشنویس بود و شعر متین داشت و در کار
کشاے اهل حاجات و رشوت گیری بے نظیر بود روز بروز پایه قدرش افزود و موجب
پیش آمد او شد و دختر دویم که در قندهار ولادت یافته بود در عقد نکاح شیرافگن
در آورد و در بنولا که شیرافگن به تقریبے که نوشته شده کشته گشت متصدیان
صوبه بنگاله منکوحه او را که دختر غیاث بیگ بوده باشد و در باده فرستادنش بدرگاه
فلک اشتباه حکم جهان مطاع صادر شده بود روانه حضور مقدس نمودند ازانجا که طنطنه
جمال بے مثال ان ماه روے پری تمثال در مسامع جهانیان میرسید و وصف حسن و
خوبی آن خدیو کشور محبوبی بر السنه عالمیان بدین نمط جاری بود که نقاش ازل بزیبائی او
برلوح وجود نقشے نکشیده و مصور لم یزل برعنائی او در جریده هستی شکلے نه آفریده
مهر درخشان از چهره رخشان او نور بوام میگرد و ماه تابان از تابش رخساره پرانوار او
روشنی میخواهد خامه در تعریف رویش فواره نوری شود و نامه در توصیف رخسارش چون چمن
بهاری میگردد مثنوی

قدش نخلے ز رحمت آفریده | زبستان لطافت سر کشیده
رخش ماهی ز برج اوج فردوس | ز ابر وکرده آن مه خانه در قوس
بزیر چرخ کس پیدا نه گردد | که رویش بیند و شیدا نه گردد

حضرت خاقان زمان با صغاے خوبهاے آن ماه لقا تخم عشق و محبت در مزرعه جان
می افشاندند درین صورت عجب نیست که شیرافگن بموجب امر والا بقتل رسیده
باشد چون هنگام طلوع کوکب طالع و ایام سطوع اختر بخت ان ملکه روزگار بود و وقت در رسید
در سال ششم جلوس والا داخل حرم سراے گردید نخستین نور محل خطاب یافت
و بعد آن به نورجهان مخاطب گشت ان حضرت شیفته حسن بے نظیر و فریفته لقاے
دل پذیر آن ماه منیر فلک خوبی گشتند و مست باده محبت شده دل و جان و ملک و

مال ورزدعشق ان نازنین باختسند اخبار فریفتگی وشیفتگی ان حضرت برحسن دل فریب
ان ماه وش در اکناف گیتی انچنان اشتهار یافت که حکایت خسرو درمحبت شیرین
و داستان مجنون درعشق لیلی مشهور بود بلک آن داستان کهن ازجریده روزگار منسوخ
گشت واین حکایت نوبر السنه خورد و بزرگ جاری گشت **نظم**

زجام محبت چنان مست شد	که سررشته کار از دست شد
فرو بست چشم خرد دست عشق	خرد را چکار است با مست عشق
دلش بود مشغول محبوب وبس	نه فکر جهان و نه پروا سے کس
زمام ارادت بدو داده بود	کز وشور بر جان نفس افتاده بود
بجان بود در بند اذعان او	منیز د نفس جز بفرمان او

الحق بیگم درحسن وخوبی طاق و درنیک ذاتی وفیض بخشی شهره اٰفاق بود در خوش
خلقی وخوشخوئے بے همتا و درنیک نهادی ونیکنامی یکتا از فرط عقل و دانش روشن ضمیر
وبعلو فطرت وفراست عدیم النظیر بانتظام امور سلطنت سکندر اندیشه و بانتساق
مهام مملکت ارسطو پیشه بدا ود دهش بے محابا وبه بخشش وبخشایش حاتم آسا درخداجوی
وخداطلبی درویش کردار و در شجاعت و دلاوری مردانه وار چنانچه گفته اند

بیت

نورجهان گرچه بصورت زن است	درصف مردان زن شیرافگن است

طبیعت متین وشعر رنگین داشت اگرچه از بیگم اشعار دل پذیر بسیار است اما درایامے
که ستاره ذو ذنب طلوع شده این بیت خوب گفته **بیت**

ستاره نیست بدین طول سر برآورده	فلک بشاطری شاه سر برآورده

ونیز درباب ماه عید گفته است **بیت**

هلال عید بر اوج فلک هویدا شد	کلید میکده گم گشته بود پیدا شد

القصه تمامی امور سلطنت ومهام مملکت بقبضه اقتدار وکف اختیار نورجهان بیگم
درآمد ورفته رفته کار بجائے رسید که از بادشاه جز نامی نماند ان حضرت میفرمودند
که من سلطنت را به نورجهان بیگم ارزانی داشتم غیر از یک سیر شراب ونیم سیر گوشت
مرا هیچ نمی باید ان کدبانو هر جهرو کہ می نشست و تمامی امرا حاضر گشته کورنشات

وتسلیمات بجا می آوردند وگوش بر فرمان داشته مطابق احکام قدسیه عمل مینمودند وفرامین بنام امرائے متعینہ ممالک محروسہ صادر می شد وطغرائے فرامین چنین می نوشتند حکم علیہ عالیہ مہد علیا نورجہان بیگم بادشاہ وسجع مہراین بود بیت

نورجہان گشت بحکم اللہ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ

اگرچہ خطبہ بنام بیگم نبود اما سکہ باین نقش منقش گردید بیت

بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر

اعتماد الدولہ پدر والاقدر بیگم بمنصب وکالت کل مقرر گشت وابوالحسن برادر کلان بیگم بخطاب اعتقاد خانی وخدمت میر سامانی سرافرازی یافت بعد چندگاہ بخطاب اصف خانی ممتاز گردید وجمیع خویشان ومنتسبان بمناصب بلند ومراتب ارجمند اختصاص یافتند بلکہ غلامان وخواجہ سرایان بخطاب خانی وترخانی سرافراز گشتہ بین الاقران والامثال سربلند شدند بیت

بخت دوید ودر دولت کشاد بیشتر از خواہش امید یہ داد

دربیان بازآمدن خان عالم از ایلچی گری ایران

درسال دہم جلوس والا از ایران معاودت نمودہ بشرف بساط بوس مقدس معزز گردید وزنبیل بیگ ایلچی با مراسلہ شاہ والاجاہ برفاقت خان عالم بملازمت رسیدہ سرافراز گشت از التفاتے کہ شاہ باخان عالم مبذول داشتہ اگر بشرح درآید محمول براغراق می شود ودر محاورات اکثرے خان عالم خطاب می فرمودند وزمانے از خدمت جدا نمی کردند اگر روزے پاسی بضرورت درکلبہ خویش ماندی شاہ بے تکلفانہ بمنزلش تشریف می بردند وحق آنست کہ خان عالم این خدمت را بشایستگی بتقدیم رسانیدہ کہ تا این زمان مقدمات عقل ودانش کہ درجواب وسوال شاہ ودیگران بظہور آمدہ وزرپاشی وزرریزی کہ دران دیار نمودہ ودیگر مراتب ذکر مجلس ہاست چون از خدمت شاہ رخصت شدہ بیرون شہر منزل نمودہ شاہ والاجاہ بے تکلف خود بشایعہ تشریف آوردہ عذرہا خواست چون این ہمہ مراتب بعرض مقدس رسید خان عالم مشمول عواطف فراوان ومورد ملاطفت بے پایان گردید وباضافہ منصب

در رعایت بادشاہی ممتاز و سر بلند گشت بے شایبہ تکلف ایلچی گری کہ او کرده دیگرے نکرده باشد در ایران اہل ہند را نیک نام کرده آمد ٭

نہضت موکب والائے مقدس بسیر و شکار گجرات یعنی احمد آباد

در سال دوازدہم جلوس والا حضرت بسیر و شکار گجرات نہضت فرموده بعد قطع مسافت در احمد آباد نزول اقبال فرمودند اگرچہ آب و ہوائے ان ملک بر مزاج مقدس ناخوش افتاد و از سیر آن ولایت خاطر مقدس مکدر گشت اما تفرج دریائے شور کہ سی کروہ از احمد آباد واقع است باعث انبساط خاطر اشرف گشتہ تدارک ناخوشی خاطر قدسی گردید در وقت رسیدن بگجرات خیر النسا بیگم بنت خانخانان التماس کرد کہ باغ خانخانان متصل گجرات واقع است آرزو دارم کہ دران باغ ضیافت حضرت نموده سرافرازی حاصل کنم ملتمس او باجابت مقرون گشت چون موسم خزان بود و تمام برگ درختان ریختہ و اشجار باغ از سر تا پا برہنہ بود نظم

هر شجر باغ ز سر تا بتن ہمہ | ماند زبے برگی خود برہنہ
ریختہ گرد درختان ز سر | گشت زمین پر ز درمہائے زر

ان عفت سرشت برائے آراستن باغ و پیراستن گلشن و ترتیب درختان و زینت خیابان و اجرائے اب تاکید کرد کاریگران نادره کار و صانعان بدایع نگار فن صنعت گری را کار فرموده ہر نوع درختے کہ دران باغ بود برگ و گل آن را از کاغذ رنگارنگ و میوه ان از موم بہمان شکل و اندام در رنگ و طرز آراستند و اقسام میوه از انار و ترنج و لیمون و سیب و انار و شفتالو و غیر ذلک بر اشجار درست ساختند و ہمچنان انواع شقایق و ریاحین و گوناگون گلہائے رنگین و بوتہا با برگ و شاخ کاغذین ترتیب دادند چنانچہ از گونہ گونہ میوه و اثمار و اشجار و رنگا رنگ گلہا و نہال در عین موسم خزان جلوه بہار بر روے کار آمد و آن گلشن در وقت برگ ریزی مانند ایام نوروزی بشگفتگی و تازه روے نمودار گشت بیت

درختان شگفتند بر طرف باغ | برافروختہ ہر گلے چون چراغ

آن حضرت دران باغ مطرا و حدیقہ فرح افزا کہ در شگفتہ روئے ہم مساوات بباغ بہارین

سبز دتشریف بردہ موسم خزان فراموش کردہ بے اختیار برائے چیدن گل میوہ دست مبارک دراز کردند وتا بی امکان بر حقیقت کار واقف شدہ بسیار محظوظ شدند و بر صنایع بدایع کاری گران وتجویز وتمیزان عفت نشان آفرین فرمودہ باضافہ جاگیر وانعام سرفراز فرمودند وازانجا معاودت بدار الخلافہ نمودند *

ولادت باسعادت سُلطان محمد اورنگ زیب پسر بادشاہزادہ سُلطان خُرّم

پیش ازین در حرم سرای قدسی بادشاہزادہ سلطان خرم از عفت قباب ممتاز بانو بیگم بنت آصف خان نوز دہم صفر سال دہم جلوس والا سلطان داراشکوہ و چہارم جمادی الاول سال یازدہم سلطان محمد شجاع بعالم وجود آمدہ بودند در ینولا ہنگام مراجعت از گجرات در مقام حوالی موضع دہود شب یکشنبہ دوازدہم ابان ماہ الٰہی مطابق یازدہم شہر ذی قعدہ سال سیزدہم جلوس میمنت مانوس موافق ۱۰۲۷ھ ہجری محمد اورنگ زیب سعادت ولادت یافت از طلوع آن اختر برج خلافت ہزاران انبساط نصیب روزگار جد بزرگوار گردید واز ظہور ان گوہر درج سلطنت فراوان نشاط قرین حال پدر والا قدر گشت در بارگاہ مقدس بزم عیش وعشرت آراستہ ومجلس فرح ومسرت پیراستہ شد کوس شادی بلند آوازہ گشت وطنطنہ مبارکبادی ومبارکی از ہر طرف در رسید بشاط نشاط از کران تاکران کشیدہ آمد ونواے ارغنون تہنیت از زبان صغار وکبار برامد نہال امال خیر خواہان سربلندی گرفت حدایق امید خلایق نضارت پذیرفت ہمایون ذاتے کہ ازین وجود مبارکش ناہید بزم سرور آراستہ ساز بہجت نواخت فرخندہ طالعی کہ از برکات ذات ملایک صفاتش خورشید در ذروہ شرف رایت افتخار بلند ساخت **قطعہ**

نمود در رخ ز مطلع امید اختری — کز مہد دلکشش گل خورشید رفتہ اند
بکشادہ اند اہل ادب لب بتہنیت — اوازہ ولادت او در شنفتہ اند
گلبانگ تہنیت شدہ از ہر طرف بلند — دلہا ز عیش چون گل خندان شگفتہ اند

اختر شناسان فکرت بلند و اصطرلاب دانان رصد بند کہ در استخراج تقویم و تخریج احکام مہارتی عظیم داشتند بفکر فلک پیما و خرد کواکب سنج سیر افلاک نمودہ در تشخیص زمان سعادت و تحقیق وقت ولادت با معان نظر و لمعان فکر زایچہ طالع مولود کردہ از طلوع و غروب کواکب و شرف و ہبوط انجم و اتصالات اختران بایک دیگر و نظرات ستارگان با خودہا و تفاصیل دقایق احکام و شرح حقایق امور از طول بقا و علو ارتقا بر مدارج سلطنت و معارج خلافت گذارش نمودند بیت

طالع عالم شدہ میمون بہ نیکو اختری منتظم شد سلک ملک و دین بوالاگوہری

بمقتضاے خجستہ اختری انوار بخت مندی و طالع بلندی از ناصیہ حال پیدا و از فرخ فاے تاریخ ولادت باسعادت از لفظ آفتاب عالمتاب ہویدا اکنون کہ نسخہ تحریری در آید آن خورشید اوج اقبال و درخشندہ کوکب برج جاہ و جلال زیب اورنگ خلافت ہندوستان است الٰہی فراوان سال زینت بخش سریر جہانبانی و رونق افزاے تخت گیتی ستانی باد بیت

یکے غنچہ از باغ دولت دمید کز انسان گلے چشم گیتی ندید

دربیان مقرر کردن منار و چاہ و درختان در شاہراہ و عمارات جہانگیرآباد و لاہور

درسال چہاردہم جلوس والا از اکبرآباد تا لاہور در شاہراہ بمسافت ہر کردہ منارہ بلند کہ رہگذران را دلیل راہ بودہ باشد و در دو کردہ چاہ پختہ کہ سفرگزینان از آب آن فیضیاب شوند و دو رویہ رستہ درختان کہ راہ گرایان در ظلال آن آسایش و از اثمار آن حلاوت یابند مقرر گشت اگرچہ رستہ درختان در شاہراہ اختراع شیرخان افغان است اما در عہد دولت حضرت خاقان زمان رواجے تازہ یافت حسب الحکم والا فرمان پذیران منارہ و چاہ احداث کردند و اشجار میوہ دار نشانیدند حضرت در ایام شاہزادگی در پنجاب شیخوپور نام دیہی متصل ساہولی بنام نامی کہ بمناسبت اسم شیخ سلیم درویش کہ از دعاے آن مستجاب الدعوات آنحضرت سعادت ولادت

یافتہ بسلطان شیخو مشہور بودند آباد کرده ومختصری از عمارات اساس نہاده حوالی آن را شکارگاه مقرر کرده بودند در بیولاان راپرگنہ علحده کرده بجہانگیر آباد موسوم فرمودند و از پرگنات جار دہات دران پرگنہ داخل نموده بجاگیر سکندر رلے قراول مرحمت گشت وبموجب حکم والا عمارت دولتخانہ وتالاب کلان ومناره بلند اساس نہادند وبعد از سکندر لی بجاگیر اماد تلخان مقرر شد وسربراہی عمارت بعہده او قرار یافت وبہمہ جہت یک لک وپنجاه ہزار روپیہ خرچ گردید وہمدرین سال دولتخانہ سرکار والا در دار السلطنت لاہور مشتمل براقسام نشیمن دل کشا وانواع اماکن فرح افزا بعمارات متین تعمیر یافت وہشت لک روپیہ خرچ گردید رباعی

زہی صفاے عمارت کہ در تماشایش	بدیده بازنگردد نگاه از دیوار
ہواے او متنوعہ چو فکرت نقاش	زمین او متلون چو صفحہ گلزار

دربیان تعریف و مذمت تنباکو و منع گشتن آن بموجب حکم والا

اگرچہ آغاز برامدن تنباکو از جزایر فرنگ است کہ آنرا حکما واطبا در برخے ادویہ بکار می بردند وبراے دفع بعضے امراض کشیدن دودان تجویز میکردند وبعضے مردم صحیح المزاج ہم درست میداشتند لیکن چندان رواج نداشت واز فرنگ کسترمی آوردند آخر الامر در ممالک ہندوستان کشاورزان عالم عالم کاشتہ تمتع یافتند و حاصلات آن را بر اجناس دیگر تفوق می جستند خصوص در عہد سلطنت ان حضرت کشت ان رواج بسیار یافت وبکشیدن دودان ہمہ کس آرزومند گشت امرا ووزرا وشرفا ونجبا وصلحا وزہاد وفضلا وشعرا وبلغا وفصحا وحکما ونجما وفقرا وغربا برغبت آن نمودند وخورد وبزرگ ووضیع وشریف مایل آن گشتہ بر جمیع کیفیات وتمامی ماکولات و مشروبات مقدم داشتند گزین ما حضر مہمانان وبہترین تحفہ اخلاص مندان گشت وتاثیرات عمل آن بمرتبہ رسیده کہ طالبش ترک اکل وشرب لا بدتوانند کرد اما از و احتراز نتوانند نمود وہمہ کس از لعاب دہن غیرسے کراہت دارد ولیکن از کشیدن تنباکو احدی تمیز کف کس وناکس درمیان نمی آرد ہرچند تلخیش بیشتر بر دلہا شیرین تر ودخش گران ترمیگردد ودودش درنظر طالبان کحل الجواہر وآتش آن باعتقاد ارزه مندان

آتش غزیزی مینماید بلیت

بسیار کسے کہ خواہدش از دل و جان　　　　کمیاب کسے بود کہ اورا کم خواست

بے شایبہ تکلف مصاحبی است در سفر و حضر ہمدم و ہمراز در خلا و ملا ہم نفس و دمساز
انجمن آرائے خلوت گزینان صومعہ وار مسرت پیرائے محفل نشینان بخت بیدار
معشوقیست دل فریب از سلسلہ دود وبان حلقہ زلف مشکین مویان کمند عشق بر گردن
جان جہانیان انداختہ واز آتش محبت شمع تمنا در نہان خانہ دل عالمیان روشن ساختہ
عاشقی است بوالہوس با پری رویان بوسہ بازی نمودہ واز لب ہائے دلبران
ماہ جبین چاشنی گرفتہ عندلیبی است ہزار داستان در نغمہ سرائے دل فریب
مشتاقان واز نوا سنجی مایل ساز طالبان فرمان روائیست تاج گزین کشور کشاہی است
تخت نشین از نی علم عالمگیری برعرصہ دہا افراختہ واز اوازہ غلغل کوس جہانبانی و
جہانستانی بر تسلیم جانہا نواختہ طالبان ان را ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است
وچون بر می آید مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است بلیت

آن حریفانے کہ تنباکو کشند　　　　اولش اللہ و آخر ہو کشند

استغفر اللہ چہ می گویم وچہ می نویسم بشنو تنباکو کیفی است بدتر از کیفیات وشغلی است
موجب تضیع اوقات قفلی است بر دہان از یاد سبحانی بندلیست بر زبان از ذکر
یزدانی پسندیدہ طبع بوالہوسان بادہ خوار مقبول مزاج مصطبہ نشینان می گسار مردود
اہل دلان فرخندہ منش مذموم خردمندان دالا دانش فعلی است عبث یعنی از سوختن
و آتش خوردن دود واشامیدن عملی است بیجا یعنی دود را غذا کردن ومعنی باد در دہان
کوفتن[1] معہذا چندین مضرت بدنی از و پیدا وضرر ابدانی از و ہویدا میگردد یعنی روے
نورانی را خیرہ وچہرہ ارغوانی را تیرہ می سازد ودماغ را مختل ومنی را زایل می کند
انار بلغم وسرفہ از و پیدا می شود وزحمت دق وضیق النفس رو می نماید ودہن گندہ
وبدبو می گردد ومرات ضمیر پر زنگ وصفحہ دل سیاہ می گردد بیت

تنباکو نوش را سینہ سیاہ است　　　　اگر باور ندانی نے گواہ است

بالجملہ چون رواج ان بسیار گردید وامیر وفقیر وصغیر وکبیر مایل آن شدند حضرت
خاقان دوران بامتناع این فعل عبث یعنی کشیدن دود تنباکو حکم فرمودند

---

[1] دراکردن

وبناظمان ممالک وحاکمان مملکت مناشیر مطاعه درما ده اندفاع این بدعت و انعدام بیع وشراے ان بصدور پیوست وبنابر مزید احتیاط وپاس حکم والا و عبرت طالبان اکثری ماکه با وجود صدور حکم جرات بکشیدن آن نمودند در شهر لاهور تشهیر فرمودند بلکه بعضے زالب بریدند اما ازبسکه عالمی طالب این دو دسیه گردید با وجود امتناع وتادیب عبرت پذیر نشدند واجتناب نورزیدند وروز بروز این بدعت افزاط پذیرفت قطعه

باسیه دل چه سود گفتن وعظ	نرود میخ آهنی درسنگ
آهنی راکه مور چانه بخورد	نتوان بر دازو بصیقل زنگ

دربیان بعضے از سوانح بدائع

درینولا بعرض والارسید که در اکبرآباد عورتے سه دختر بیک بار توامان زائیده بود اکنون بازیک پسر ودو دختر براورده وهمه حیات هستند ونیز معروض مقدس گشت که عورت زرگری اول مرتبه حامله گردیده بعد دوازده ماه زائید واز حمل دویم پس از سیزده ماه وسویم بعد دوسال فرزند آورد ودرمدت حمل کاروبار خانه راچنانچه رسم مردم نامرادا ست می کرد وهیچ جه برو دشوار ومشکل نبود نوبتے دختر باغبانی بنظر اقدس در آمد باریش وبروت انبوه ظاهرش برودان مشتبه وریش او از وجب زیاده ودرمیان سینه هم موے انبوه اما پستان نداشت لعورات حکم شد که اورادر گوشه برده کشف ستر نموده حقیقت رامفصل معروض فرمایند مبادا خنثے بوده باشد ظاهر شد که محض عورت است نوبتے درویشی شیر لال خان نام قوی هیکل تربیت کرده از نظر گذرانید فرمودند که باگاو جنگ اندازد وخلق کثیر براے تماشاے هجوم آورده بود جمعے از جوگیان نیز محو تماشاے بودند شیر وویدا بیک جنگی که بیهشته بود بطریق ملاعبت نه بطرز غضب چنانچه باده خود جفت می شود بحرکت در آمد و بعد از انزال گذاشت وباعث تعجب گردید وحکم شد که ان شیر را قلاده وزنجیر واکرده زیر جهروکه بله نمایند همچنین قریب پانزده شیر دیگر نرد ماده زیر جهروکه گذاشتند وشیران هیچکس آزار نرسانیدند وازان شیر با بچه بابو جود آمد ونیز چندی بوده در

در باغ جہرہ گہ گذاشتند کہ از انہا نیز توالد و تناسل گردید بعرض رسید کہ حکیم علی در خانہ خود حوضے احداث نمودہ و در کنج حوض در زیر آب خانہ پرداختہ در غایت روشنائی و دران خانہ بتچہ ریختے وچند کتابہا نہادہ و طلسمے بکار بردہ کہ ہوا آب را نیگذارد کہ دران خانہ دخل کند ہر کس کہ میخواہد کہ تماشا انجا برود برہنہ شدہ لنگ بستہ در آب فرو می رود و دران خانہ رفتہ لنگ گذاشتہ رخت خشک کہ درانجا گذاشتہ اند می پوشد و دران خانہ جاے دہ دوازدہ کس است کہ باہم نشستہ صحبت دارند حضرت خاقان زمان تماشاے ان تشریف بردند بروشنے کہ گذارش یافت دران خانہ رفتند و محظوظ شدند و حکیم علی بمنصب دوہزاری سرفرازی یافت نوبتے در دیہی از دیہات جالندہر متعلقہ پنجاب برق بر زمین افتاد و دوازدہ درعہ در طول و عرض نوعے سوختہ شد کہ نشانی از رستنی و سبزہ نماند محمد سعید حکیم جالندہر بر سران قطعہ زمین رفتہ کند انید ہرچند می کندید ند اثر حرارت بیشتر ظاہر می شد بعد کندیدن پنج و شش درعہ زمین پارچہ آہن تفتہ برامد وبحدے گرم بود کہ گویا ہمین زمان از کورہ آتش بر امدہ چون بہوا رسید سرد گردید آن را بجنس بحضور مقدس ارسال داشت و از نظر اشرف گذشت بموجب حکم والا حوالہ استاد داؤد آہنگر گردید او سہ حصہ اہن برق یک حصہ اہن دیگر آمیختہ دو شمشیر و یک خنجر و یک کارد درست ساختہ بنظر انور گذرانید و پسند خاطر فیاض زمان افتاد نوبتے ان حضرت در خطہ دلکشاے متہرا براے دیدن درویش خدا اندیش کہ بعضے مردم اورا از باریافتگان درگاہ الوہیت دانستہ اکثر خوارق بیان میکردند و بعضے بسحر و جادو نسبت میدادند متوجہ شدند چون وقت نماز شام بود بعد ازانکہ درویش از نماز فارغ شد پنج درویش دیگر آمدہ برابر ان درویش کہ مرشد انہا بود ایستادہ دست بمناجات بر داشتہ بمبداے فیاض توجہ نمودند کہ بیک بار از ہوا بر سر ش زر پاشی گردید قریب ہفتصد اشرفی طلا مرتبہ بمرتبہ بارید درویش نصف اشرفی بخاقان زمان دادہ گفت کہ در خزانہ خود نگاہدارند گاہے کمی نخواہد شد و نصف بدرویشان حواشی خود قسمت کرد آن حضرت متعجب شدہ رخصت گشتند در راہ بخاطر اشرف گذشت حیف

صد حیف کہ بدرویش دست بوس نہ کردم ہمدرین اثنائے خادم آن درویش کامل آمدہ گفت کہ دست بوس شما بدرویش رسید ازین معنی زیادہ تر تعجب افتادہ فرمودند کہ آیا از کشف و کرامات دانستہ شود یا سحر و جادو تصور نمودہ آید یا از تسخیر اجنہ باید دانست آخر الامر بتحقیق پیوست کہ این ہمہ از نتایج وفور عبادات وحصول کمالات است رباعی

کاملے از خاک گیرد زر شود ناقصے را سیم خاکستر شود
سنگ گر خارا و گر مرمر شود چون بصاحب دل رسد گوہر شود

رسیدن جماعۂ بازی گران بنگالہ بحضور مقدس و تماشائے انواع حیرت افزا

اول تخم اقسام درخت بر زمین ریختہ چندبار گرد آن گردیدند و افسون ہا خواندند یکبار از چند جا شروع بر رویدن درختان گردید در طرفۃ العین درخت توت و سیب و نارجیل و انبہ و امرود و اناس و انجیر و خرما و مثل کہ ہیچکس آن را پربار ندیدہ و موج دریا بمثل را بکنار می اندازد نمودار شدہ آہستہ آہستہ از زمین بر آمدہ ہر درخت بقدر انداز خود بلند شدہ و شاخ و برگ بر آوردہ شگوفہ بہار نمودار کردہ بازیگران التماس نمودند کہ اگر حکم شود میوہ این درختان بحضور آریم حکم شد ہمچنین بکنید فی الحال بر گرد درختان گردیدند و افسون خواندند بلا تعلل انبہ و سیب و توت و اناس و انجیر و غیر ذلک چیدہ در حضور اشرف آوردند و حاضران انجمن والا بموجب حکم خوردند و لذت بسیار یافتند بعد ازان مرغے چند درمیان آن درختان ظاہر کردند کہ ہرگز باین خوش رنگی و مقبولے و نغز آوازے مرغ ندیدہ و این ہمہ مرغان درمیان آن درختان نوا سنج و نغمہ طراز بودند بعد از ساعتے آن درختان بمثال وقت خزان برگہائے سرخ و زرد نمودار کردند و اندک فرصتی زیر زمین فرو رفتند و از نظر نظارگیان پنہان شدند۔

دیگر دران شب کہ جہان سیاہ و تاریک بود یکے از بازی گران برہنہ شدہ

وغیراز پرده ستر عورت چیزے با خودنداشت چرخے چندند بعدان چادرے گرفت و آئینہ حلبی از میان چادر بر آورد کہ از شعاع ان شب تیرہ در رنگ روز روشن گشت وان قدر نورانی شد کہ از دہ روزہ راہ ہر کس آمدہ ظاہر کرد کہ در فلان شب طرفہ نمودار ی گردید واز آسمان آنچنان روشنائی ظاہر گشت کہ ہرگز بدان روشنائی روز ندیدہ ایم +

دیگر ہفت نفر می ایستادند و نطق زبان را مطلق نمی کشودند واز ایشان زمزمہ خوانی وخوشگوئی بظہور می آمد کہ گویا ہفت نفر بیک آواز یا صوت میخوانند +

دیگر قریب بصد تیر سر میدادند و معلق بہوا نگاہ میداشتند و میگفتند کہ ہرگاہ امر شود یکے از آن تیرہا را آتش دہیم حسب الامر شمع در دست گرفتہ تیرہوائے را کہ دو تیر پرتاب راہ از ایشان دور بود آتش میزدند و نوعے جادوگری میکردند کہ اگر دہ تیر را حکم میشد یکبارگی آتش میدادند +

دیگر پنجاہ تیر پیکان دار وکمانی حاضر ساختند یکے از ایشان کمان را بدست گرفت و تیر انداخت در ہوا بلند رفتہ ہمانجا ایستاد تیر دیگر سر دادند با تیر اول بند شد ہمچنین چہل ونہ تیرہا ہم بند کردند تیر اخرین کہ گذاشتند ہمہ تیرہا را از ہم جدا ساخت +

دیگر بست من گوشت و برنج ومصالحہ در دیگ انداختہ آب سرد دران کردند واصلا آتش در زیر آن ننمودند دیگ خود بخود در جوش آمد و بعد از ساعتے سر دیگ را واکردند قریب بصد لنگرے طعام بر آوردند و بخورش مردم دادند +

دیگر فوارہ در زمین خشک نصب کردند و سر بار بر دوان گشتند آن فوارہ بیک بار بجوش آمدہ قریب دہ درعہ بلند شد دہر لحظہ برنگے دیگر آب از فوارہ میجوشید وگل افشان می شد واز آب فوارہ کہ بزمین میرسید زمین نم نمی گرفت و قریب یک ساعت فوارہ درجوش بود چون فوارہ را برداشتند ازان زمین اثر آب پیدا نبود وباز فوارہ را بر زمین نصب کردند درین مرتبہ از یک سر فوارہ آب پیدا میشد واز یک سر آتش گل افشان می بود قریب دو گھری این تماشا کردند +

دیگر یک نفر از ایشان ایستادہ شد و نفر دیگر بالائے کتف او ایستادہ ہمچنین

شصت نفر بالائے یک دیگر بہم ایستادہ کردند ویک نفر بازیگر آمدہ نفر اولین را مع دیگران برداشتہ بر دوش خود گرفتہ روان شد +

دیگر یک نفر ایستادہ کرد دیگرے دست درعقب او کردہ ایستاد تا چہل نفر بر پشت یکدیگر چسپیدہ ایستادند ونفر اولین قوت کردہ این چہل نفر را برداشتہ در میدان گردید این قدر قوت از حد قیاس بشری افزونست +

دیگر آدمی را آوردند ویک یک اعضائے آن را جدا کردہ بر زمین انداختند ساختہ ہمچنان اعضائے او افتادہ بود باز پردہ بر وکشیدہ یکے از بازیگران اندرون پردہ رفتہ بعد از ساعتے بیرون آمد چون پردہ را برداشتند آن شخص سلامت برخاست کہ گویا ہرگز زخم بر بدن او نبود +

دیگر کلاوہ ریسمان آوردہ سر ریسمان گرفتہ کلاوہ را در ہوا سر دادند تا ران بنوعے بلند شد کہ سر دیگر بنظر نمی آمد یک نفر از انہا یراق بستہ حاضر آمد وگفت کہ دشمنان من در ہوا آمدہ ایستادہ اند بجنگ می روم این بگفت وبراہ تار ریسمان بجانب آسمان عروج کرد چندانکہ از نظر تماشائیان غایب گشت بعد از ساعتے از تار ریسمان خون تقاطر کرد بعد آن بدفعات اعضائے تمام بدن جدا جدا گردیدہ سر ویراق بر زمین افتاد دران حال زنش از پردہ بیرون آمدہ اعضائے شوہر خود را جدا جدا دیدہ نوحہ زنان وگریہ کنان اجازت سوختن خود گرفتہ در ہمان ہنگامہ آتش افروختہ با اعضائے شوہر خاکستر گردید ساعتے نگذشتہ بود کہ آن شخص بہمان طرز با یراق از بالائے آسمان براہ تار ریسمان فرود آمدہ تسلیمات بجا آورد وگفت باقبال حضرت بر دشمنان ظفر یافتہ آمدہ ام واعضائے کہ فرو ریختہ از دشمن من بود چون برحقیقت سوختن زوجہ خود اطلاع یافت فریاد ونالہ بنیاد نہاد وگفت اگر زن مرا پیدا کنید بہتر والا خود را در آتش انداختہ خاکستر میسازم چنانچہ برائے سوختن مستعد گردید درین اثنا زن او آمدہ حاضر گردید وگفت کہ اے شوہر خود را مکش کہ من زندہ ام این معنی موجب تعجب نظارگیان گشت +

[illegible] آوردہ افشاندند ہیچ چیز [illegible] بعد ان دست درون کردہ [illegible] بر آوردند خوش رنگ وکلان وہر دو خوروس را بجنگ در آوردند ہر گاہ

این خروس ہا بال بہم میزدند آتش از بال ایشان گل افشان می شد ویک ساعت نجومی باہم بجنگ بودند چون پردہ بر روے خروس کشیدہ برداشتند کبک رنگین نمودار شدہ ہنسیا د خوشخوانی کردند کہ گویا نزدیک اہنا آدم نیستند بہان قہقہ کہ در دامن کوہ میزنند نواسنج بودند باز نقاب بر روے کبک بر آوردند چون برداشتند بجاے کبک دو مار سیاہ پشت قرمزی کہ چہ سر نمودار گردید چنانچہ دہن باز کردہ سراز زمین برداشتہ بہمدیگر پیچ خوردند و جنگ کردند و مست شدہ افتادند و بعد آن در زمین غایب شدند +

دیگر بر زمین کولابی ساختند وگفتند کہ سقایان از اب پر سازند چون پر گشت پردہ بر روے ان کشیدہ برداشتند اب بمرتبہ یخ بستہ بود کہ فیلان بران گذشتہ ہرگز شکستہ نشد گویا ان یخ سنگ بود +

دیگر دو خیمہ روبرو بفاصلہ یک تیر انداز ایستادہ کردند اول دامن خیمہ بالا زدند وگفتند بہ بینید کہ در خیمہ چیزے ہست یا خالیست یکے از بازیگران دران خیمہ رفت و دیگرے داخل خیمہ دیگر شد وگفت کہ از جانوران چرندہ و پرندہ ہر کرا نام برند ازین خیمہ بیرون آوردہ جنگ کنانیم حکم شد کہ شتر مرغ را برآورند فی الفور ازین خیمہ دو شتر مرغ بیرون آمدند و بایکدیگر جنگ کردند چنانچہ سر ہمدیگر را خونین نمودند و باہم بسیار آزار دادند فاما ہیچکدام از ہم پاے کم نیاوردہ اہنا را از ہم جدا کردہ درون خیمہ بردند بعد آن بفرمایش شاہزادہ سلطان خورم از ہر دو خیمہ دو نیلہ گاو فربہ وکلان دست برآوردہ جنگ کنانیدند گاہے این آن را پیش می بردو گہی آن این را بانیطرف می آورد تا دو گہڑی این نیلہ گاو باہم جنگ نمودند مجملا ازین ہر دو خیمہ ہر جانورے راکہ نام می بردند بازیگران در حال ظاہر می ساختند +

دیگر طشت بزرگ از آب صاف پر کردند و بر زمین گذاشتند و یک گل سرخ را در دست داشتہ گفتند کہ ہر رنگ بفرمائید در آب فرو بردہ نمایم این گل را در آب فرو بردہ آوردند گل زرد بود و بازدر آب انداختہ آوردند تا ریخی شد مجملا گل را صد بار در آب انداختہ ہر بار رنگ تازہ ظاہر گشت ہمچنین کلادہ یسان

سفید در آب فرو بردند سرخ شد و دیگر بار زو بر آمد همچنان چند مرتبه که این بیمان در آب انداختہ ہر مرتبہ رنگ دیگر نمودار گردید +

دیگر قفس چہار پہلو آوردند یک طرف جفت بلبل خوش آواز دران قفس نمودار بود و طرف دیگر قفس نمودند درین مرتبہ جفت طوطی ظاہر گشت و طرف سویم جانوری سرخ سخن گو بنظر در آمد و طرف چہارم جفت کبوتر بر خط و خال و خوش آواز ملحوظ گشت ہر چہار طرف کہ قفس مے نمود جانوران دیگر نمودار میشدند +

و دیگر قالین کلان ہشت درعہ انداختند خوش طرح و رنگین چون آن قالین از پشت بر داشتند پشت او روشد و روے پشت فاما طرح و رنگ دیگر اگر صد بار مے گردانیدند ہر بار پشت روسے می نمود و روسے پشت و رنگ و طرح دیگر نمودار میگشت +

دیگر آفتابہ کلان پر از آب کردند و سر آفتابہ زیر نمودند و تمام آب ان را فرو ریختند چون باز درست نگاہداشتند باز سر ان را زیر کردہ آتش ریختند ہمچنین چند مرتبہ آب و آتش از ان انداختند +

دیگر جوال کلانی آوردند ان جوال دو سر داشت تربوز کلان بر آوردند و ازین سر تربوز را اندرون انداختند و ازان سر جوال انگور صاحبے و کشمشی بر آوردند وازسر دیگر باز انداختند ہمچنین چند مرتبہ انواع میوہ ازین سر جوال بر آوردند و بسر دیگر انداختند +

دیگر ازان جماعة نفرے می ایستاد و دہن باز میکرد و بیک بار سر ماری از دہن او بیرون می بر آمد و نفر دیگر سر ماری کشید قریب پچہار درعہ مار از دہن او بر می آورد بہمین آئین تا بست مار از دہن او بر آورد و مار ہا را بر زمین رہا کرد و آن مار ہا با یکدیگر جنگ نمودند و بہم پیچیدند +

دیگر آئینہ بر آوردند و یک گل در دست گرفتند و ان گل در آئینہ ہر بار برنگ دیگر نمودار می شد +

دیگر دہ مرتبان خالی بر آوردند و ہمہ کس مشاہدہ کردند کہ مرتبان ہا خالیست بعد یک گھری مرتبان ہا بر داشتند یکے پر از عسل بود و دیگر از شکر چینی و ہمچنان ہر یکی

پر از شیرینی و غیر ذالک و آن شیرینی ہا را اہل مجلس خوردند بعد از ساعتے کہ مرتبان ہا
بر آوردند ہمہ خالی بود گویا کسے اینہا را پاک شستہ +

دیگر کلیات حضرت شیخ سعدی شیرازی آوردند و بکیسہ گذاشتند باز آوردند
دیوان خواجہ حافظ بر امد و آن را چون بکیسہ کردند دیوان سلیمان بر امد باز چون در کیسہ
کردند دیوان انوری بر امد ہمچنین چند مرتبہ کتاب را در کیسہ انداختند ہر مرتبہ دیوان
دیگر بر آمد +

دیگر زنجیرے مقدار پنجاہ درعہ آوردند و بہوا انداختند و این زنجیر در ہوا
ماست ایستاد گویا زنجیر بجائے بنداست وسگی آوردند این سگ زنجیر گرفتہ بالائے
رفتہ ناپدید گردید ہمچنین پلنگ و شیر و بعضے جانوران دیگر زنجیر را گرفتہ بالا رفتہ ناپدید
می شدند بعد آن زنجیر را زیر کردہ در کیسہ در آوردند از ان درندگان ہیچ اثر ظاہر نگشت
کہ کجا رفتند و چہ شدند +

دیگر لنگری آوردند پر از لیمون و گوشت لذیذ بود باز سرپوش بر سر لنگری گذاشتند
چون وا کردند لنگرے پر از قبولی پر کشمش و با دام وقیمہ بود باز سرپوش بر ان نہادند این
مرتبہ پر از کلہ و پاچہ بود ہمچنین چند مرتبہ سرپوش گذاشتند و بر داشتند خوردنی
تازہ بنظر می در آمد +

دیگر طاس کلانی با سرپوش حاضر کردند و آن را از اب پر نمودند و غیر از آب درو
چیزے نبود بار دیگر کہ سرپوش از طاس بر داشتند ہفت ہشت ماہی در میان آب
در حرکت بودند باز سرپوش بر طاس گذاشتند و بر داشتند دوازدہ مرغابی در آب
نمایان بود باز سرپوش بر طاس نہادہ بر داشتند سہ چہار مار کلان بہم پیچیدہ در میان
آب نمودار بود و ہمچنین چند مرتبہ کہ سرپوش بر داشتند چیزہائے دیگر نمایان بود
آخر مرتبہ کہ سرپوش بر داشتند ہیچ چیز در میان آن نبود +

دیگر انگشتری یاقوتے آوردند و در انگشت کوچک خود کردند باز از انگشت
کوچک بر اوردہ بانگشت دیگر کردند نگین او زمرد بود بانگشت دیگر کردند الماس دید
بانگشت دیگر انداختند نگینہ اش فیروزہ گشت +

دیگر تیر انداز را شمشیر ہائے برہنہ دم بالا نمودہ بر زمین نصب کردند یکے

از ایشان پہلو بر شمشیرہا نہادہ غلطک زدہ تا تیر انداز راہ بالائے شمشیرہا رفت و باز آمد اصلا بر بدنش آزار نرسید؛

دیگر بیاض از کاغذ سفید تمام حاضر کردند و بدست آن حضرت دادند ہیچ چیز نمایان غیر از کاغذ سفید سادہ بنظر در نمی آمد در طرفۃ العین اول ورق سرخ افشان و لوح پرکار بران ساختہ نمودار گشت ورق دیگر باز کردند رنگ کاغذ آسمانی افشان کردہ و بر ہر دو صفحہ مرد و زن را باہم کشیدہ بودند و بسیار پاکیزہ ورق دیگر کہ باز کردند رنگ زرد بکمال ہمواری و افشان کردہ و شیر و گاؤ کشیدہ بنظر در آمد ورق دیگر کہ باز کردند رنگ سبز و افشان کردہ نمونہ باغے و سرو بسیار و درختان و گل بیشمار شگفتہ و عمارتی درمیان باغ بود ورق دیگر کہ بر آوردند رنگ کاغذ سفید و مجلس رزم کشیدہ بودند کہ دو بادشاہ بایکدیگر در جنگ و جدل بودند مجملا ہر ورقے کہ باز میکردند رنگ کاغذ غیر مکرر و صورت نو و مجلس تازہ بنظر می در آمد القصہ دو روز و شب ہنگامہ بازی و سحر سازی آن بازی گران جادوکار و سحرکاران سامری کردار انبساط پیرائے خاطر مقدس بودند پنجاہ ہزار روپیہ نقد و خلاع مرحمت کردند و ہمچنین بادشاہ زادہ سلطان خرم و دیگر شاہزادہا و خوانین انعام دادند کہ قریب دو لک روپیہ بانہا رسید ظاہرا این علم را سیمیا گویند و درمیان فرنگ بسیار است چنانچہ حضرت خاقان زمان اینہمہ مقدمات را مفصل و مشروح در نسخہ جہانگیر نامہ کہ ان حضرت از طبع مقدس بعبارات پسندیدہ و استعارات گزیدہ تصنیف نمودہ اند بقلم خجستہ رقم آوردہ کہ باعث انبساط خاطر مطالعہ کنندگان آن نسخہ غریبہ می تواند شد؛

دربیان تسخیر قلعہ کانگرہ کہ مقدمہ فتح کوہستان پنجاب ست

دراوایل سال سیزدہم جلوس والا شیخ فرید مرتضے خان میر بخشی با لشکر گران برائے تسخیر قلعہ کانگرہ تعین شدہ بود و راجہ سورج مل ولد راجہ باسو را بعد فوت پدرش بمنصب دو ہزاری سرافراز فرمودہ ہمراہ شیخ تعینات نمودہ بودند راجہ سورج مل درمقام ناسازی و فتنہ پردازی آمدہ با مردم شیخ طریق مخالفت و منازعت پیمود و شیخ صورت حال وارادہ بغی اورا بدرگاہ والا عرض داشت و راجہ بخدمت

شاهزاده سلطان خورم ملتجی گشته از سوء المزاجی شیخ نسبت بحال خویش معروض داشت مقارن این حال مرتضے خان بجوار رحمت ایزدی پیوست و راجه سورج مل بجناب مقدس طلب شده برکاب شاهزاده والا قدر بمهم دکن رخصت یافت و مهم کانگره موقوف شد بعد ازانکه ممالک دکن مفتوح گشت و شاهزاده ازان طرف معاودت فرمود راجه سورج مل بوساطت امرا بخدمت شاهزاده متعهد تسخیر قلعه کانگره گردید شاهزاده بعرض مقدس رسانیده لشکر گران از ملازمان خود با محمد تقی بخشی سرکار خویش و راجه سورج مل تعین کرد و بعد رسیدن در کوهستان راجه را با محمد تقی نیز صحبت برا نگشت چون این معنی بعرض والا رسید محمد تقی بخشی را طلب حضور فرموده و عوض او راجه بکرماجیت برهمن را که از عمدهاے دولت شاه در شجاعت و جوانمردی و جرات و دلاوری بے نظیر بود با مردم تازه زور تعین فرمودند از طلبداشت محمد تقی و تعین راجه بکرماجیت راجه مذکور فرصت را غنیمت دانسته صریح بغی ورزید با لشکر شاهزاده جنگ کرده سید صفی بارهه را که از عمده هاے بود با چندے از برادرانش کشت و دست تعدی دراز کرده پرگنات دامنه کوه و محال خالصه شریفه تا پرگنه بناله و کلانور غارت کرد هدرین اثنا راجه بکرماجیت در رسید راجه سورج مل تاب جنگ نیاورده متحصن گشت و باندک زد و خورد قلعه مو و دمهری مفتوح گردید راجه سورج مل فرار شده خود را در شعاب جبال و کریوه هاے دشوار گذار درکشید چون جگت سنگه برادر خورد راجه سورج مل منصب چهار صدی داشت و تعینات بنگاله بود در ینولا که راجه سورج مل مصدر چنین شوخی گردید مطابق تجویز راجه بکرماجیت شاهزاده بعرض مقدس رسانیده جگت سنگه را از بنگاله در حضور طلب داشت و بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار و خطاب راجگی سرفراز فرموده بملک موروثی رخصت نمود و عنایات والا شامل حال او گردید و بموجب حکم مقدس از دمهری که مسکن راجه مذکور است شهرے موسوم به نورپور بنام نورجهان بیگم آباد گشت و راجه جگت سنگه بهم و تسخیر قلعه کانگره برفاقت راجه بکرماجیت تعین شد کانگره قلعه ایست قدیم بر سمت شمالی لاهور در میان کوهستان استحکام یافته در دشواری و تنگی و متانت معروف و مشهور و بست و سه برج و هشت دروازه دارد دوران آن یک کروه و پانزده طناب است طول پاو کروه

و دو طناب در عرض بست و دو طناب و ارتفاع یکصد و چهار درعه و دو حوض کلان درون اوست تاریخ آغاز اساس این قلعه جز خدای جهان آفرین هیچکس نمیداند و در هیچ نسخه اندراج نیافته قطعه

زان حصاری که طرفه بارهٔ او | در علو از ستاره دارد عار
صحن او حصن اختران ثابت | بوم او بام گنبدی دوار

اعتقاد مردم آن دیار آنست که آن قلعه به سبب صعوبت کوه گاهی از قومی بقومی دیگر انتقال نیافته و بیگانه دست تسلط بر و نرسانیده و از ابتدای ظهور اسلام در هندوستان هیچ یکی از فرمان روایان دهلی بر و دست تصرف دراز نه کرده سلطان فیروزشاه با وجود آن همه حشمت و شوکت و استعداد خود بران سرزمین رفته به تسخیر آن قلعه پرداخت و مدتی محاصره داشت چون دانست که استحکام و متانت قلعه بحدیست که تا سامان قلعه داری و اذوقه قلعه نشینان بوده باشد افتتاح آن از محالست کام ناکام مصالحه کرده و به آمدن راجه آنجا در حضور خورسندی نموده برگشت و نیز بعضی فرمان روایان دیگر لشکرها به تسخیر آن قلعه میفرستادند و کاری از پیش نمی رفت و در عهد خلافت حضرت بادشاه غفران پناه نیز بارها افواج تعین گردید اما صورت انفتاح در آئینه تردد و تلاش معاینه نگشت در ینولا راجه بکرماجیت محاصره نموده مورچلها قسمت کرده مداخل و مخارج اذوقه مسدود ساخته بتدابیر صایبه و افکار ثاقبه کار بر اهل قلعه تنگ ساخت چون مشیت ایزدی اقتضا آن کرد که سلسله حکومت هنود از ان حصن حصین و قلعه خدا آفرین که در صورت حصانت و استواری مرغ اندیشه بکنگره تسخیر آن نمیرسد و طایر خیال بشرفه انتزاع آن نمیتوان پرواز کرد منقطع گردد و رایت اسلام بران قلعه چه بلکه تمامی ان دیار کهسار بلند شود ذخیره غله ازان قلعه نزدیک باخر رسید و جزوی که ماند دران کرم افتاد و از کار رفت قلعه نشینان چهار ماه علفهای خشک بی نمک جوشانیده خوردند چون بغایت تنگ شدند و کار بهلاکت رسید و امید نجات بلکه توقع حیات نماند بناچار راجه تلوکچند امان خواسته مکالید قلعه پیش راجه بکرماجیت فرستاد و بوساطت راجه جگت سنگه بعد از گرفتن قول و حصول جمعیت خاطر آمده ملازمت کرد بتاریخ غره محرم سنه ۱۵

جلوس والا مطابق سنہ ۱۰۳۱ روز شنبہ آن قلعہ آسمانی ارتفاع مفتوح گشت و بعد معروض اقدس باعث جمعیت و انبساط خاطر گردید و راجہ بکرماجیت مورد وفور عنایات قدسی گشت ٭

نہضت موکب والا بعد سیر کانگرہ بعرصہ دلکشائے کشمیر

حضرت خاقان زمان از دار الخلافہ اکبر آباد نہضت فرمودند چون نواحی وسوہہ مورد خیام والا گشت اعتماد الدولہ برحمت حق پیوست ومتصل ہتوارہ از اعمال وسوہہ برلب دریائے بیاہ مدفون کردند وعمارت عالی بر سر مزارش اساس نہادند ومحال جاگیر واسباب امارت وتمامی نقد وجنس ان مغفور بنورجہان بیگم مرحمت گشت وازانجا متوجہ پیشتر شدند چون راہ کہسار وکریوہ ہائے دشوار گذار بود اردوی بزرگ در نواحی سیبہ گذاشتند وباجمعی از مخصوصان واہل خدمت متوجہ سیرگاہ گشتند وازسیبہ بچہار منزل ساحل دریائے بان گنگا مضرب خیام والا گشت وراجہ چنبہ کہ بست وپنج کروہے کانگرہ واقعست ودر کوہستان عمدہ ترین زمیندارانست وگاہے بفرمان رواے دہلی روے نیاز نیاوردہ برادر خود را با پیشکش لایق بدرگاہ معلی فرستاد وازانجا آن حضرت برفراز قلعہ کانگرہ تشریف بردہ تماشاے فرمودہ بانگ نماز وشرایط اسلام بتقدیم رسانیدند وحکم شد کہ مسجدے عالی احداث وتعمیر نمایند بعد سیرگاہ قلعہ در بہون کہ پایان قلعہ واقعست تشریف آوردند ودر زیر چتر کلانی کہ بر سر بُت ہندی از زمان پاندوان نشان میدہند چترے خوردی از طلا ایستادہ کردند وچند روز دران سرزمین بسیر وشکار اشتغال داشتہ وازانجا نہضت فرمودہ بتماشاے جوالامکھی تشریف آوردند آن مکان است دوازدہ کروہے کانگرہ زیر کوہی کلان کہ سر بفلک کشیدہ دارد ودران مکان شبانہ روز از زمین وديوارہا آتش زبانہ میزند بعضے مردم اہل تعصب نشان دادند کہ درانجا کان گوگرد است واز اثر حرارت آن آتش شعلہ می افروزد بموجب حکم اقدس بامتحان اندازہ آتش وتحقیق کان گوگرد زمین را کندیدند وآب پاشیدند بوے از گوگرد واثرے از کان ظاہر نشد واصلا آتش منطفی نگردید ان را از حکمت ہاے ایزدی تصور نمودہ باز آن حجرہ را

بعمارات متین درست کنانیدند و در حواشی آن مکان بموجب حکم والا عمارت درست کردند سلطان فیروز شاه نیز در ایام سلطنت خویش چون بتسخیر کانگره متوجه شده در جوالا مکهی رفته زمین کاویده و آب پاشیده بود تحقیق پیوست که کان گوگرد نیست از عجایب قدرت قادر حقیقی است که از آغاز آفرینش خودبخود آتش شعله افروز میگردد آنحضرت از تماشای آن امکنه و سیر و شکار بغایت مسرور شده متوجه کشمیر شدند اگرچه در راه کشمیر بسبب نشیب فراز و صعوبت طرق و دشوارگذاری جبال و بلندی کریوه‌هائی و ژرفائے مغاک تصدیع بسیار میگردد و عبور پیاده بدشواری می‌شود چه جائے سوار و چارپائے باربردار لیکن بعد نزول بکشمیر لطافت و نزاهت آن خطه دلکشائے تلافی و تدارک رنج و محنت این همه مسالک مهالک و محن و مشاق آن راه جانکاه میگردد و هر چند کوچه و بازار شهر خالی از حرکت نیست و مردمش بدمعاش و بدلباس و بدطینت و بدخواستند تمام صحرا و کوه از انواع شقایق و ریاحین نمونه بهشت برین است و از گونه گونه گل و میوه دم مساوات بباغ جنت میزند و هر طرف جویهائے دلجو و ابشارهائے مسرت افزا و چشمهائے شیرین باعث تماشائ نظارگیان است **بیت**

کشمیر مگو رشک پری خانه چین است　　تحقیق بهشتی است که بر روئے زمین است

القصه آنحضرت از کانگره متوجه شده بعد قطع مراحل در خطه دلکشائے کشمیر نزول اقبال فرمودند و تماشائے سیرگاه‌هائے نزهت افزا و سیرامکن مسرت پیرا نموده بغایت محظوظ شدند در زمان بودن در خطه دلپذیر کشمیر روزے سلطان محمد شجاع خلف بادشاهزاده محمد خورم در دولتخانه بازی طفلانه میکرد اتفاقاً بازی کنان بر دریچه جانب دریا رفته بمجرد رسیدن سرنگون بزیر افتاد و قضارا پلاسی ته کرده زیر دیوارها نهاده بودند و فراشی متصل آن نشسته سر سلطان بپلاس رسید و پاها به پشت فراش خورده بر زمین افتاد با آنکه از هفت درعه ارتفاع بزیر افتاد آسیب نرسید و حمایت الهی شامل حال گردید پیش از این چهار ماه جوتک رائے منجم گفته بود که سلطان از جائے بلند خواهد افتاد اما آسیبی نخواهد رسید از وقوع این معنی صدقات و خیرات بسیار کردند جوتک رائے مورد آفرین گشته با اضافه مواجب و عطائے انعام سرافراز گردید

القصہ آن حضرت بعد سیر کشمیر بے نظیر معاودت بہندوستان فرمودند چون اثر دم گرفتگی وکوتاہی نفس بان حضرت ظاہر گشت و رفتہ رفتہ باشتداد کشید واز اشتداد این مرض ہوائے ہندوستان بر مزاج قدسی ساز گاری گشت بنا بر آن از سنہ شانزدہم جلوس والا مقرر گشت کہ در ہر سال اوایل بہار نزول مقدس عالی بکشمیر بے نظیر و در ایام زمستان معاودت بہندوستان شود و در ہر منزل مختصر عمارت احداث کردند تا در وقت برف و باران وشدت سرما کہ خیمہ خوش نیاید دران عمارت بسر برند و باسایش بگذرانند۔

دربیان بغی بادشاہزادہ شاہجہان

ماجرائے احوال بادشاہزادہ برین نمط است کہ در سال دویم جلوس والا منصب ہشت ہزاری ذات وچہار ہزار سوار سرافراز گشت بعد ازانکہ در سال ہشتم صبیہ ابوالحسن المخاطب باصفخان خلف اعتماد الدولہ درعقد نکاح شاہزادہ در آمدہ بمتاز محل مخاطب گشت بمنصب دہ ہزاری ذات وشش ہزار سوار سرافرازی یافت پس از چندگاہ پانزدہ ہزاری ذات وہشت ہزار سوار عطا گردید چون فتح ولایت رانا نمود وپسر رانا را بدرگاہ والا آورد وبست ہزاری ذات ودہ ہزار سوار وشاہ خورم خطاب مرحمت گشت پس ازانکہ بر مہم دکن تعین شدند خطاب شاہجہان کہ مقارن باسم مبارک خاقان زمان بود ومنصب سی ہزاری ذات وبست ہزار سوار عنایت کردہ انواع تلطفات فرمودند ازانجاکہ صبیہ نورجہان بیگم کہ از صلب علی قلی شیر افگن بود درحبالہ مناکحہ شاہزادہ سلطان شہریار درآوردہ بودند از نجہت نورجہان بیگم کہ امور سلطنت بقبضہ اقتدار او بود جانب داری شاہزادہ شہریار می کرد وبہ بادشاہزادہ شاہجہان سوالمزاج می بود بعد ازانکہ بادشاہزادہ از مہم دکن معاودت نمودہ بماندو رسید پرگنہ دھول پور بجاگیر خود استدعا نمودہ مقصدی سرکار خود تعین کرد اتفاقا پیش از رسیدن عرضداشت بادشاہزادہ ان پرگنہ را نورجہان بیگم بجاگیر شاہزادہ شہریار تنخواہ کردہ بود وشریف الملک گماشتہ شہریار بران تصرف داشت گماشتہائے ہر دو شاہزادہ دران پرگنہ باہمدیگر درآویختند درین آویزش تیرے بر حدقہ چشم شریف الملک رسید واز یک چشم کور گشت این معنی باعث زیادتی

آشوب شورش گردید فتنه وفساد بلند شد بادشاهزاده عرضداشت متضمن عجز و نیاز ارسال داشت و افضل خان دیوان سرکار خود را بملازمت اقدس فرستاد که هر وجه غبار شورش فرونشاند اما بد اندیشان نمی خواستند که رفع فساد گردد و مقدماتیکه موجب ازدیاد شورش بوده باشد درمیان می آوردند چنانچه آصف خان را بجانب داری بادشاهزاده متهم ساخته خاطر بیگم را ازاین چنین برادر رنجانیدند و بیگم را برین آوردند که مهابت خان را که با آصف خان عداوت دارد و به بادشاهزاده نیز بے اخلاص است از کابل طلبداشته مقصدی شورش وفتنه باید کرد هر چند فرامین والا و مناشیر بیگم درباب طلب مهابت خان صادر میگشت عازم حضور نمی شد بالآخر صریح نوشت تا آنکه آصف خان در حضور است رسیدن بنده متصور نیست اگر فی الواقع دولت شاهجهان را برهم بایزد آصف خان را بصوبه داری بنگاله بفرستند من بحضور رسیده بتقدیم حکم والا پر دازم بموجب نوشته مهابت خان آصف خان را به بهانه آوردن خزانه بطرف اکبرآباد فرستادند و امان الله پسر مهابت خان را بمنصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار سرافراز فرمودند و فرمان صادر شد که او را نیابتا در کابل گذاشته متوجه آستان بوس گردد بموجب حکم قضا توام مهابت خان از کابل درحضور معلی رسید و حکم شد که محال جاگیر شاهجهان را از میان دواب وغیره تغیر کرده بجاگیر شاهزاده شهریار تنخواه دهند شاهزاده شاهجهان باستماع این خبراز ماندو متوجه حضور پرنور گشت چون این معنی بعرض والا رسید از لاهور نهضت باکبرآباد فرمودند و از فتنه سازی کوته اندیشان و اغواے نورجهان بیگم شورش فتنه و فساد بلند شد و چنان فرزند اقبال پیوند را که غیر از اطاعت و فرمان پذیری امرے دیگری نداشت بزور وعنف در کبرسن و ضعف و بیماری بیموجب به ستیزه آوردند

مثنوی

عزیزان را کند کید زنان خوار	زکید زن بود دانا گرفتار
زمکر زن کسے عاجز مبادا	زن کیتا د خود هرگز مبادا

اکثر امرا بتهمت ارسال رسل و رسایل بطرف شاهجهان ماخوذ شدند و بعزل منصب و جاگیر معاتب گشتند و درین هم مدار مهم بیرا مور و ترتیب افواج بر مهابت خان

شد بعد نهضت از لاہور افواج قاہرہ بر سر شاہجہان تعین گردید شاہجہان بعد
لن در اکبرآباد از استماع نہضت رایات عالیات بطرف کوتلہ میوات شتافتہ
اب پسر خانخانان و راجہ بکرماجیت و دیگر امرائے خود را بر روئے افواج بادشاہی
تعین شدہ بود مقرر گردانید و خود نیز مستعد شد تا انکہ عساکر طرفین باہم رسیدہ
پیکار آوردند و آتش محاربہ مشتعل گشت بہادران جنگ جو و مبارزان پرخاش
ادمردی و مردانگی دادند و ہر یک کارنامہ رستم و افراسیاب بظہور آوردند
کارزار لشکر بادشاہزادہ غالب آمد و آثار فتح و ظفر نمودار گشت ازانجا کہ مشیت
ی بران رفتہ بود کہ بادشاہزادہ چندگاہ در تعب و رنج بودہ باشد و شداید
باید حال گردد چہ قانونی است مستمر و آیینے است مقرر کہ ہرگاہ اقبال مندی
ان حصول عطیہ عظمٰے الٰہی و وقت احراز دولت نامتناہی نزدیک میرسد
یگاہ ان ایام مور د محن و مشاق می گردد تا چون بر درجہ کمال و ذروہ قصوے
عدمے شود خال این نقطہ عین الکمال او مے گردد و واز گزند بدنگہان سپند
باشد بیت

گر فلک کار ترا برہم زند غمگین مباش ‌ ‌ ‌ میکند خیاط جامہ قطع بہر دوختن

فا در عرصہ کارزار بندوقچی زخمی نیم جان افتادہ و بندوق تیر بند و فتیلہ آتش
ز در دست او بود و راجہ بکرماجیت کہ جنگ مردانہ کردہ غالب مطلق شدہ بود
برانہ بر لشکر بادشاہی می آمد چون نزدیک بان نیم جان بندوقچی در رسید قضارا
بر بندوق مذکور رسید و تیران از سینہ راجہ درگذشت ہمانجا قالب تہی کرد
اکہ راجہ مذکور از عمدہ ہائے دولت خواہ بادشاہزادہ بود و خالی از تدبیر و شجاعت
از گشتہ شدن او انتظام [illegible] کر پراگندہ گشت و بادشاہزادہ از دیدن حال لشکر
پائے ثبات نتوانست [illegible] د بالضرور ازانجا کوچ نمودہ بجانب ماندو راہی
بر و حضرت خاقان زمان از استماع این فتح متوجہ اجمیر شدند و شاہزادہ
ان پرویز را کہ درین نزدیکے از پٹنہ در حضور مقدس رسیدہ بود با مہابت خان
ہ نرسنگہ دیو بوندیلہ و راجہ جگ سنگہ راتہور و راجہ جے سنگہ کچھواہہ و دیگر امرا
ہزار سوار بودہ باشند بر سر شاہجہان تعین نمودند و اتالیقے شاہزادہ پرویز

ومدار مهام بر مهابت خان مقرر گشت چون افواج پادشاهی نزدیک بقلعه ماند ورسید
شاهجهان رستم خان را با افواج خویش مقابل اینها فرستاد ورستم خان طریق بیوفائی
پیموده خود را نزدیک مهابت خان رسانید ازین معنی تورک جمعیت شاهجهان زیاده تر
برهم شد و در ماند و بودن خود را صلاح ندیده از آب نربدا گذشته باسیر رسید دران
وقت خانخانان بر کاب شاهجهان حاضر بود ظاهر گشت که بمهابت خان مکاتیب می نویسد
واراده رفتن دارد اورا با دارابخان پسرش قید گردانیده در اسیر بعضی حرم
واسباب زیادتی گذاشته به برهان پور آمد وخانخانان که نظر بند بود به بهانه صلح داشتی
از شاهجهان رخصت گرفته به مهابت خان پیوست ونیز اکثر مردم جدائی گزیدند
بحسب ضرور شاهجهان در عین شدت باران از برهان پور روانه شده براه گولکنده
وبندر مچهلی پتن بطرف اودیسه وبنگاله راهی گردید چند منزل که در حدود گولکنده
میرفت قطب الملک والی آن ولایت از راه مردمی پیشکش نقد وجنس وغله ومیوه
می فرستاد وشاهزاده سلطان پرویز تعاقب نموده از چند منزل برگشته در برهان پور
رسید چون خبر رفتن شاهجهان بطرف بنگاله معروض قدسی گشت حکم شد که پادشاهزاده
سلطان پرویز ومهابت خان با جمعیت بطرف پتنه بروند وسد راه شاهجهان گردند
وخانخانان را باکبرآباد مقرر نموده خود بدولت متوجه کشمیر شدند وشاهجهان بعد رسیدن
در اودیسه وان حدود باندک جنگ اولاقلعه بردوان گرفت وبعد ازان قلعه اکبرنگر
را محاصره نموده جنگ بسیار نمود وابراهیم خان صوبه دار وعابد خان دیوان و
دیگر بندهای پادشاهی کشته شدند شاهجهان آن قلعه را بتسخیر در آورده متوجه دهاکه
گردید وچهل لک روپیه نقد سوای اقمشه وفیل ودیگر اجناس از اموال ابراهیم خان
بضبط در آمد واحمد بیگ خان برادر زاده ابراهیم خان که در دهاکه بود بیچاره شده بملازمت
شاهجهان رسید تااین مدت دارابخان پسر خانخانان در قید بود درینولا شاهجهان اورا
سوگند داده از قید خلاص کرده صوبه داری بنگاله با و مرحمت نموده به پتنه رسید
از ینجا عبدالله خان را باله آباد ودریا خان افغان را باوده رخصت کرد وعبدالله خان بزور
شمشیر وقوت مردانگی اله آباد را متصرف شد چون زمینداران بنگاله که فیلها همراه شاهجهان
آورده بودند بعد رسیدن در پتنه بافواره گریخته رفتند شاهجهان در جنگل حصاری

ساخته استحکام ان نمود همدرین اثنا شاهزاده پرویز و مهابت خان بالشکر بسیار
سیدند و بدفعات جنگ روداد راجا بهیم پسر راناکرن که سردار لشکر شاهجهان
در معرکه کشته شد ازین جهت هزیمت بر لشکر شاهجهان افتاد و غیراز قورچیان
مداسدخان هیچکس نماند شاهجهان بمقتضاے شجاعت ذاتی و دلاوری فطرے
بر مرگ نهاده اسپ بر انگیخت واسپ سواری خاصه زخمی شد درین اثنا
اسدخان جلوه گرفته شاهجهان را از جنگ گاه براورده وازان اسپ فرود آورده
سپ خود سوار کرده بجانب پتنه بردچون افواج بادشاهی نزدیک پتنه رسید
ه جهان انجا برامده وبودن دران دیار صلاح ندیده در اکبرنگر آمدچون دران
کر سال نوزدهم جلوس والا بوده باشد سلطان مرادبخش قدم در عالم وجود نهاده
آن تازه نهال گلشن سلطنت را با والده ماجده ایشان در قلعه رهتاس گذاشته
جه پیشتر شد و داراب خان پسر خانخانان راکه سوگند داده از قید خلاص کرده بصوبه
ی بنگاله مقرر نموده بود هرچند طلب داشت او عذرها درمیان آورده بملازمت
مد ازانجا که زن وپسر او بطریق یرغمال نگاهداشته بودند بعد ازانکه از وخلاف حکمی
دم اطاعت بظهور پیوست زنش را در قلعه رهتاس فرستادند وپسر جوان او را
مد اسدخان بقتل رسانید وبسبب غلبه لشکر بادشاهی بودن در ولایت بنگاله صلاح
ت ندانسته براهے که آمده بود از بنگاله باز در دکن رسید ودر اثناے راه سلطان
دبخش وحرم قدسی بملازمت رسید چون رسیدن شاهجهان از بنگاله در دکن معروض
قدس گشت حکم شد که شاهزاده سلطان پرویز و مهابت خان بالشکر همراهی بدفع
رش شاهجهان باز بدکن برسند لهذا شاهزاده و مهابت خان از پتنه روانه شده
طرف دکن رفتند و داراب خان پسر خانخانان راکه از شاهجهان جدا شده بلشکر بادشاهی
گشته بود بموجب حکم والا بقتل رسانیدند وخانخانان را درحضور معلی قید کردند
اهزاده پرویز ومهابت خان قطع مراحل نموده در مالوه رسیدند وشاهجهان بسبب
سیدن افواج بادشاهی بودن در دکن صلاح وقت ندیده دارالخیر اجمیر رسیده
انجا توقف ناکرده از راه جیسلمیر بصوب تهته آمده قصد ایران نمود وسلطان داراشکوه
سلطان محمد شجاع وسلطان محمد اورنگ زیب پسران خود را بدرگاه معلی فرستاد

چون در تهته شریف الملک نوکر شاهزاده شهریار قیام داشت از خبر آمدن شاهجهان جمعیت فراهم آورده توپ و تفنگ بر قلعه نصب کرده متحصن گردید و شاه بر دور قلعه منزل نموده چند روز بجنگ پرداخت و چندے از مردان کاری شاه بکار آمدند چون کارے از پیش نرفت بخاطر قدسی شاه والاجاه رسید که تسخیر تهته وقت ضایع کردن از صلاح دور است همدرین اثنا خبر رسید که شاهزاده سلطان پرویز در دکن ودیعت حیات سپرد و مهابت خان در حضور رفته و خانجهان لودی در دکن قیام دارد درین صورت شاهجهان ولایت دکن را خالی دانسته پیش ازانکه مهابت خان که روبروی شاه بجانب تهته تعین شده بود برسد با وجود بیماری و ضعف که دران ایام طاری احوال شده بود از راه ولایت بهار و گجرات متوجه دکن شد و بعد قطع مراحل وطی منازل در ناسک تربنک از مضافات احمدنگر بنگاه خویش درانجا گذاشته رفته بود نزول اقبال فرموده در جنیر اتفاق اقامت افتاد و درانجا بوده در فکر اخراج خانجهان لودی از دکن مصروف گردید*

بیان رسیدن مهابت خان در حضور اشرف اقدس و مصدر گستاخی گردیدن و آصف خان را قید کردن

چون ارادت الٰهی بران شد که چشم زخمی بحضرت خاقان زمان برسد امری که از صلاح دور و بفساد نزدیک بوده باشد بمنصه ظهور رسید یعنی مهابت خان که مصدر چندین خدمات نمایان و ترددات شایان شده بود بموجب التماس نورجهان بیگم و آصفخان بموجب مورد عتاب گشت و فدائے خان از حضور تعین گردید که مهابت خان را از شاهزاده سلطان پرویز جدا کرده روانه بطرف بنگاله سازد و حکم شد که خانجهان لودی از گجرات آمده بجائے مهابت خان اتالیق شاهزاده باشد و اگر مهابت خان برفتن بنگاله راضی نشود جریده بدرگاه والا بیاید و نیز حکم شد که زر کلیه مطالبه سرکار معلی که بذمه مهابت خان طلب است ان رامعه مبلغے که از محال جاگیر امرایان بزور و بتعدی متصرف شده و وکلائے انها استغاثه دارند و هم فیلان نامی که از بنگاله و آن حدود

ست آورده از وبازیافت نمایند اگر حرفے حسابی داشته باشد بدرگاه والا زدد
یده نشان دیوانیان عظام نماید چون فدائی خان از حضور پرنور رخصت شده در
ده رسید حکم والا رسانید مهابت خان از شاهزاده سلطان پرویز رخصت شده عازم
گاه آسمان جاه گردید و خانجهان لودی از گجرات رسیده بخدمت شاهزاده سلطان
ویز قیام نمود مهابت خان بعد قطع منازل برلب دریاے بهت که آن حضرت
وجه سیر و شکار کابل بودند نزدیک اردوے معلی رسید چون طلب داشت
بتحریک آصف خان بود و پیش نهاد خاطر آصف خان انکه او را بهمه وجوه خوار و
بے عزت ساخته دست تعرض در ناموس و مال و جان او اندازد چنانچه
ابت خان دختر خود را به برخوردار ولد خواجه عمر نقشبندی نامزد کرده بود آن
انک را بموجب التماس آصف خان سر برهنه کرده و دست بر گردن بسته
حضور والا کوره کاری کرده در قید نمودند و حکم شد که انچه مهابت خان باو داده
ست فدائی خان از وبازیافت نماید قریب یک لک روپیه از نقد و جنس ازو
فتند و نیز محمد محسن کروری پرگنه بتاله را که خسرزاده مهابت خان بود قید کرده بضرب
ثلق زرها بازیافت کردند مهابت خان از منصوبه آصف خان واقف شده پنجهزار
وار راجپوت جرار همراه داشت که اگر کار برخلاف روے دهد جان نثار گردد
ز ظهر آمدنش حرفهاے نا ملایم زبان زد مردم شده بود چون خبر آمدن او نزدیک
ردوے معلی بعرض والا رسید حکم شد تا مطالبات بادشاهی بدیوانیان اعلی اوان زد
مدعیان خود را تسلی نماید و فیلان بنگاله را از نظر نگذراند ماه کورنش سدود است آصف خان
چنین عمده قوی باز و رکن السلطنت عداوت کرده در نهایت غفلت و عدم احتیاط
ده بادشاه را بدین روے آب گذاشته خود با عیال و اطفال و احمال و اثقال و
دم و حشم خویش از راه پل گذاشته ان روے آب رفته منزل نمود و اکثر امراے
کارخانجات بادشاهی نیز از دریا گذشت و قلیلے مردم این روے آب ماندند دین
قت که گرد و پیش دولتخانه والا هیچکس نبود مهابت خان قابو یافته با چهار هزار سوار
جپوت از منزل خود سوار شده اول بر سر پل رسیده معتمدان خود را با دو هزار
وار گذاشت که پل را آتش داده نگذارند که احدی از امراے انان روے

آب بدین سمت عبور تواند کرد و خود بر در دروازه دولتخانه والا رسیده از اسپ پیاده
گشته با دو صد راجپوت بدرون شتافت و تخته دروازه غسل خانه را شکسته
اندرون رفت پرستاران حرم سرا حقیقت را بعرض رسانیدند آن حضرت از
اندرون خرگاه برامده بر پالکی نشستند مهابت خان پیشتر رفته کورنش بجا آورد و بر گرد پالکی
قربان گردید و معروض داشت که یقین کردم که از دست آصف خان خلاصی من ممکن
نیست و بیرے کرده خود را در پناه حضرت انداخته ام اگر مستوجب قتل و سیاست
هستم در حضور اقدس بسیاست رسانید درین وقت راجپوتان نوکر او فوج فوج مسلح
گشته دور سراپرده پادشاهی فراگرفتند غیر از چند کس از خدمتگاران نزدیک
آن حضرت نبود چون بے ادبی او خاطر اقدس شوریده نمود دو مرتبه دست بقبضه
شمشیر کرده خواستند که آن بے باک را بزنند حاضران حضور مقدس التماس کردند
که وقت حوصله از مای نیست از نجهت ضبط خود فرمودند و در اندک فرصت
راجپوتان اندرون و بیرون دولتخانه را فرا گرفتند مهابت خان بعرض رسانید که وقت
سواری اسپ است حضرت بدولت سوار شوند و این غلام در رکاب باشد
دران وقت اسپ خود پیش آورد غیرت سلطنت رخصت نداد که بر اسپ
او سوار شوند اسپ سواری خاصه طلب داشته سوار شدند چون دو تیر انداز راه
از دولتخانه والا برامدند مهابت خان فیل حوضه دار پیش آورده التماس کرد که وقت
شورش است صلاح آنست که حضرت بر فیل سوار شوند بالضرور بر فیل سواری
فرمودند مهابت خان یکے از راجپوتان معتمد خود را در پیش فیل و دو راجپوت عقب
حوضه نشاند که هر کس از خواصان و خدمتگاران پادشاهی نزدیک می آمد بقتل میرسید
تا آنکه حضرت در خیمه مهابت خان تشریف آوردند خان فرزندان خود را برد دور آن
حضرت قربان گردانید و شرایط خدمتگاری و فرمان پذیری بتقدیم رسانید و
دست بسته ایستاده غیر از عجز و نیاز بر زبان نمی آورد و التماس می کرد که هرچه حکم
شود بجا آرد و از آنجا که آن حضرت مست باده عشق و اسیر دام محبت نورجهان بیگم
بودند و ساعتے از وجدا نمی شدند درین حال دم بدم یاد آن کدبانو می کردند و غیر
از طلب بیگم حرفے بر زبان نمی آوردند نظم

چه خوش گفت آن بیاغ عشق رنجور | که بو از مشک و رنگ از گل شود دور
ولی بیرون بود ز امکان عاشق | که گوید ترک جانان جان عاشق

زمانیکه آن حضرت بخانه مهابت خان تشریف آوردند نورجهان بیگم فرصت یافته
ب گذشته بمنزل آصف خان رفته بود مهابت خان ازین سهو و خطا تاسف
رد بخاطرش رسید که آن حضرت را بدولت خانه والا برده بهر وجه نورجهان بیگم
بدست آورده از جانب او نیز خاطر وا پرداز د باین قصد آن حضرت را بدولت سرای
لی آورد و دران روز و شب آن حضرت بمنزل شاهزاده شهریار گذرانیدند و هرچه
ابت خان میگفت می کردند چون نورجهان بیگم انطرف دریا صفوف اراسته
مارک میکوشیدان حضرت مقرب خان را نزد آصف خان فرستاده منع کردند
جنگ درمیان انداختن صلاح نیست وبجهت اعتماد انگشتری مبارک بدست
فرستادند روز دیگر آصف خان و خواجه ابوالحسن فوجها آراسته قرار بجنگ
ادند چون پل راکسان مهابت خان آتش داده بودند درصد دبدست اوردن پایاب
ندند ابوطالب پسر آصف خان بهرحال از آب گذشت واکثر همراهانش غرق شدند
صف خان درمیان آب رسیده بود که ابوطالب و دیگران باندک جنگی دگروان
نده بازگشتند آصف خان نیز از میانه راه برگشت و نورجهان بیگم فیل سواره از
ریا گذشته بمردم تاکید عبور می کرد و جنگ درمیان بود درین وقت تیرے بیکے
ز پرستاران بیگم که درعماری فیل نشسته بود ببازو رسید بیگم بدست خود از بازو
وتیر برآورد و خون بسیاری جاری گشت ولباسها خون آلود گردید و نزدیک فیل
یگم بسیاری مردم بقتل رسیدند و فیل سواری بیگم زخمی چند برداشته برگشت
خود را بدریا انداخت وشناکرده از دریا گذشت ناگزیر بیگم بعد گذشتن از دریا
در دولتخانه بادشاهی فرود آمد آصف خان که این همه شورش از و بود چون بیقین
دانست که نقش نوعے نشسته که از جنگ مهابت خان خلاصی ممکن نیست لهذا
با ابوطالب پسر خود و دوصد کس دیگر از همانجا روانه شده قطع منزل نموده در
لعه اتک بنارس که جاگیر او بود درفته متحصن گردید چون صلابت مهابت خان در دل
مرا غالب آمد خواجه ابوالحسن و دیگر امرا سوگند آن غلاظ و عهود شدا د از

مہابت خان گرفتہ ملاقات کردند بعد سہ روز نور جہان بیگم در حضور مقدس رسید انحضرت از ملاقات آن کدبانو خوشوقت شدہ از ساحل دریائے بہت کوچ کردہ با مہابت خان روانہ کابل شدند چون تسلط و استیلائے مہابت خان ہمچنان بود بعد رسیدن در اٹک بنارس درون قلعہ رفتہ آصف خان و ابوطالب پسرش و پسر خلیل احمد ولد میر میران با دوازدہ کس دیگر بدست آوردہ در قید نمود و بعضے از مصاحبان آصف خان را دستگیر کردہ بقتل رسانید و انحضرت چیزے نمیتوانستند حکم کرد با لجملہ بعد قطع مسافت بدار الملک کابل نزول اقبال واقع شد ازانجا کہ مہابت خان و راجپوتانش کر دست بفتنہ سازی دراز کردہ بودند در ہر باب دیر گشتہ طریق بے باکی مے پیمودند روزے جماعۂ راجپوتان با احدی سرکار بادشاہی گفت وگو کردند وکار بجنگ کشید احدیان ہمہ یکجا شدہ جنگ مردانہ نمودند قریب ہشتصد راجپوت علف تیغ گردیدند وازین معنی خفتی در رعونت مہابت خان راہ یافت وبعرض رسانید کہ باعث این فساد خواجہ قاسم برادر خواجہ ابو الحسن و بدیع الزمان خویش او شدہ چون رعایتِ خاطر مہابت خان درمیان بود اہنارا دستگیر ساختہ حوالہ کردند مہابت خان آن ہر دو را سر برہنہ کردہ در بازار کابل بخواری و بے عزتی گردانیدہ در قید نگاہداشت و از روزے کہ مہابت خان مصدر گستاخی گردید بر ہمہ کس غالب آمدہ بود و آن حضرت ہر وجہ مراعات خاطرش نمودہ مے فرمودند کہ تا حال جدائی او از حضور بنا بر عدم اختیار بود و ہر چہ نور جہان بیگم در خلوت بعرض میرسانید بے کم و کاست پیش مہابت خان اظہار می فرمودند و صریح میگفتند کہ بیگم قصد تو دارد و خبردار باش و نیز صبیہ شاہ نواز خان ولد خانخانان عبد الرحیم کہ در عقد نکاح میرزا ابوطالب المخاطب بشایستہ خان ولد آصف خان است صریح قصد تو دارد و نور جہان بیگم در فراہم آوردن جمعیت سعی داشت تا انکہ از کابل معاودت بہندوستان کردند و چون در حوالی رہتاس نزول اقبال واقع شد ان حضرت بزبانے خواجہ ابو الحسن بمہابت خان پیغام کردند کہ پیشتر روانہ گردد و الا کار بجنگ میرسد بالضرور مہابت خان بیشتر راہی گشت بعد ازانکہ از دریائے بہت عبور کردہ بزبانے افضل خان چہار حکم صادر فرمودند اول انکہ بادشاہزادہ شاہ جہان

بصوب تهته رفته است متعاقبش شتافته مهم اورا بانصرام رساند دویم انکه اصفهان
را باهمراهانش از قید براورده بملازمت اقدس بفرستد سویم انکه طهمورث و
هوشنگ پسران شاهزاده دانیال مرحوم راکه باو حواله شده بودند روانه حضور فیض گنجور
نماید چهارم انکه لشکری پسر مخلص خان راکه ضامن اوست وتاحال بملازمت والا نرسیده
حاضر گرداند درصورتیکه از فرستادن آصف خان و تقدیم احکام دیگر عدول نماید
فوج برسر او تعین می شود و استیصال او میگردد افضل خان رفته احکام مطاعه
بمهابت خان گذارش نمود مهابت خان پسران شاهزاده دانیال را حواله نموده اظهار
کرد که بموجب حکم والا روانه تهته می شوم و آصف خان را خلاص مینمایم اما خوف دارم
که بعد خلاصی آصف خان مبادا بیگم از روی عداوتی که دارد فوجی برسر من تعین کند
درینصورت هرگاه از لاهور بگذرم آصف خان را خلاص کرده روانه حضور پرنور
مینمایم افضل خان از پیش مهابت خان آمده پسران شاهزاده دانیال را از نظر گذرانید
انچه مهابت خان گفته بود مفصل بعرض رسانید مکرر بزبانی افضل خان حکم شد که خیریت
تو درین است که آصف خان را خلاص کنی والا ندامت خواهی کشید بالضرور مهابت خان
بموجب حکم والا بعجل آورده آصف خان را طلبداشت معذرت خواست و بعهد
و سوگند خاطر از و وا پرداخته با همراهانش بحضور مقدس فرستاد ولیکن ابوطالب
پسر اورا بجهت مصلحت روزی چند نگاهداشته روانه تهته گردید از غرایب
انکه شورش مهابت خان برساحل دریای بهت واقع شده بود و خلاصی آصف خان
در وانه گردیدن مهابت خان بسمت تهته نیز برساحل همین دریا اتفاق افتاد و بعد
چندروز ابوطالب خلف آصف خان و خواجه قاسم برادر خواجه ابوالحسن و بدیع الزمان
داماد اورا عذرخواسته روانه حضور نموده منزل بمنزل روانه تهته گشت و پیش از
رسیدن او دران حدود بادشاهزاده شاهجهان از تهته کوچ کرده بطرف دکن معاودت
نموده بود چنانچه سابقاً تحریر یافته مهابت خان بعد رسیدن در تهته بدون حکم مقدس
رو بهندوستان آورد و اثار بغی از و بظهور پیوست بعد معروض اقدس حکم شد
که فوجی برسر او تعین شود خانخانان عبدالرحیم که از دست مهابت خان زخمهای
کاری برجگر داشت بالحاح و افراح مهم استیصال او برذمه خود گرفته رخصت شد

و محال جاگیر مهابت خان و صوبه داری اجمیر بخانخانان مرحمت گشت خانخانان
بعد قطع منازل و طی مراحل در دارالخیر اجمیر رسید و مهابت خان که بعد معاودت
از تهته بسمت اجمیر رسیده بود تاب جنگ نیاورده در شعاب جبال ولایت
رانا رفته اقامت ورزید و خانخانان دران سمت در سنه ۲۱ جلوس والا در عمر هفتاد
و دو سالگی بجوار رحمت حق پیوست و مهابت خان از انجا عرایض نیاز مشتمل بر عقیدت
و اخلاص بخدمت شاهزاده شاهجهان ارسال داشت و بموجب منشور عالی که بطلب
او صادر گشت بجناح استعجال در جنیر رسیده بملازمت فیض درجت مشرف گشته
مورد انواع عواطف گردید و این معنی موجب ظهور نیر اقبال او گشت چون این
خبر بعرض مقدس رسید خانجهان لودی بخطاب سپه سالاری و صوبه داری دکن
سرافرازی یافت و مدتی اورا باشاهزاده شاهجهان کار محاربه و مجادله
درمیان ماند ◆

دربیان رحلت نمودن حضرت خاقان زمان بملک جاودان

درسال بست و دویم جلوس والا حضرت خاقان زمان مطابق هفتاد متوجه کشمیر شدند
درین مرتبه در کشمیر بان حضرت بیماری غلبه نمود و ضعف و ناتوانی روز بروز
زیاده شد در اوایل زمستان رایت مراجعت برافراشتند و در منزل بیرم کله
بنشاط شکار پرداختند دران سرزمین کوهی است بلند و در ته کوه نشیمن بجهت
بندوق اندازی ترتیب یافته مقرر بود که چون زمینداران اهورا رانده بر تیغ کوه
برآورند و بنظر اشرف در آرند آن حضرت بندوق راست کرده اندازند همین
که تیر بندوق باهو میرسید از تیغه کوه جدا شده معلق زنان بزمین می افتاد و
تماشای غریب می شد درین وقت یکی از پیادهای ان مرز بوم اهوی را رانده
آورد و آهو بر پارچه سنگی جا گرفته ایستاد و بموافقی بنظر در نمی آمد پیاده مذکور خواست
که پیشتر آمده اهورا ازان مکان روان سازد بمجرد رسیدن درانجا نتوانست پا مضبوط
کرد و دست به بوته زد و قضا را بوته کنده شد و آن پیاده اجل رسیده ازان کوه
آسمانی ارتفاع معلق شدن بزمین افتاد و استخوانش خورد شکست و اعضایش از هم

بخت وجان بحق تسلیم کرد و مشاہدہ این حال مزاج اقدس باشوب گرائید و بر خاطر مقدس مکدر گذشت ترک شکار کردہ بدولت خانہ والا تشریف آوردند گویا ملک الموت باین صورت متخلق گشتہ بنظر انحضرت درامدہ بود ازان ساعت قرار و ارام از خاطر مقدس برخاست از بیرم کلہ کوچ کردہ در تہتہہ و ازانجا در راجوری نزول اقبال فرمودند و ازانجا بدستور معہود یک پہر روز ماندہ کوچ فرمودند در اثنا راہ پیالہ خواستند ہمین کہ برلب نہادند گوارا نیفتاد و برگشت وتا رسیدن بدولتخانہ چکرہتی حال دگرگون گردید آخرہائے شب کار بدشواری کشید ہنگام صبح نفسے چند بسختی برامد وقت چاشت روز یکشنبہ بست و ہشتم شہر صفر ۱۰۳۷ مطابق پانزدہم ابان ماہ الہی سال بست و دویم جلوس والا در عمر شصت سالگی روح قدس از اشیانہ خاک بال افشان بر ساکنان افلاک گردید و اثار رستخیز نمودار شد نور جہان بیگم کہ از عنایات خاص آن حضرت سلطنت ہندوستان می کرد خروش و فغان و خراش وتالہ جان تراش برکشید و گریبان جان از فرق سر و فغان بر دریدہ و پیراہن مشک آگین از چمن تارک کندید و گل رخسارہ را از عذار ناخن تراشید و پیکان سبزہ بخاک و خون غلطید **نظم**

بسینہ از تغابن سنگ میزد	طپانچہ بر رخ گلرنگ میزد
ز ریحان سرو بستان راسیہ کرد	بچیدن سنبلستان را سیہ کرد
دریغا زین زیانکاری دریغا	دریغا زین جگر خواری دریغا
نخواہم بیجمالش زندگی را	بیاکت جاودان پابندگی را
نہال عمر بے برگست بے او	حیاتت جاودان مرگست بی او
بقا نونے وفا نیکو نباشد	کہ من باشم بگیتی او نباشد
نخواہم کز و یکسو نشینم	جہان را بے جمال او نبینم
چہ اسایش دران گلزار ماند	کز و گل رخت بندد خار ماند

درچنین وقت نور جہان بیگم ہرچند آصف خان را نزد خود طلبداشت او عذر ہا درمیان آوردہ نرفت چون باد شاہزادہ شاہجہان دور دست بود و بسبب قضیہ ناگزیر مہام امور جہانبانی اختلال رو داد و در کار مملکت پراگندگی راہ یافت آصفخان

با اعظم خان ہمداستان شدہ بجہت تسکین فتنہ و آشوب و انتظام پراگندگیہاے روزگار سلطان داور بخش عرف بلاقی پسر شاہزادہ خسرو را از قید برآوردہ بر تخت سلطنت نشاندند نیز(۱) سکہ و خطبہ بنام او نمودہ دل شورش زدہ او را بعہد و سوگند مطمئن گردانید اما امرایان نظر برانکہ چون آصف خان استقامت و استدامت دولت شاہجہان میخوا[ست] سلطان داور بخش را گوسپند قربانی تصور نمودہ با آن کورنش نمی نمودند چون داور بخش و امرا در نواحی لاہور رسیدند شاہزادہ شہریار کہ در لاہور بود و باستماع واقعہ ناگزیر سر سلطنت برداشتہ دست بخزاین و کارخانجات دراز داشت بعد رسیدن سلطان داور بخش صفوف آراستہ روبعرصہ پیکار آوردہ درادل صدمہ انتظام افواج خود را پراگندہ دیدہ روبفرار نہاد و بقلعہ درآمدہ بپاے خود در دام افتاد و اکثر ہمراہانش قول گرفتہ آصف خان را دیدند روز دیگر داور بخش در قلعہ ارک رسیدہ بر تخت خلافت نشست و شاہزادہ شہریار را کہ نتوانست قلعہ ہم مضبوط نگاہداشت از درون حرم برآوردہ از فوطہ کمرش ہر دو دست بستہ پیش تختگاہ سلطان داور بخش حاضر آوردند و او شرایط کورنش بجا آوردہ ہمان وقت او را مجبوس کردند و بعد دو روز میل در چشمش کشیدہ از بینش معزول کردند چون شاہزادہ شہریار طبع والا و فطرت بلند داشت دران وقت این رباعی سے البدیہہ بر زبانش رفت قطعہ

ز نرگس گلاب از چہ نتوان کشید	کشیدند از نرگس من گلاب
اگر از تو پرسند تاریخ آن	بگو کور شد دیدہ آفتاب

بعد از چند روز طہمورث و ہوشنگ پسران شاہزادہ دانیال را گرفتہ مقید ساختند چون عنان اختیار سلطنت بدست آصف خان بود و بہ جمیع شاہزادہا و امرا تسلط داشت و میل خاطر و اعتقاد باطن او بجانب بادشاہزادہ شاہجہان بود لہذا بعد چندگاہ بموجب منشور عالی بادشاہزادہ والا قدر کہ از دکن بنام آصفخان بعد استماع قضیہ ناگزیر صادر فرمودہ بود داور بخش گوسفند آسپ برادرش و شہریار و طہمورث و ہوشنگ را در لاہور مسافر صحراے عدم نمودہ از تمامی مدعیان سلطنت خاطر را پرداخت بالجملہ نعش آن حضرت را کہ از چکرمتی مصحوب مقصود خان

(۱) در عوالی ہفتم نیز

بود فرستاده بودند لب دریاے راوی متصل شاه دره در باغ مهدی قاسم خان
رجهان بیگم آن باغ را رونق داده بود بخاک سپردند و بر مزار قدسی عمارت عالی
بریافت شعراے خرد گزین اشعار رنگین در تاریخ فوت ان حضرت گفتند
ن جمله انکه **منظوم**

شهنشاه جهان شاه جهانگیر | کزصیت عدل او بر آسمان رفت
چو نور الدین محمد بود نامش | ازان از رفتنش نور از جهان رفت
چگویم نام وے کز حاتم طے | بعهد همتش نام و نشان رفت
گلستان جهان بے آب و رنگ است | بهار داب او چون در جنان رفت
ازین ماتم سرا چون رخت بربست | جهان غمگین شد و او کامران رفت
چو تاریخ وفاتش جست کشفی | خرد گفتا جهانگیر از جهان رفت

ت سلطنت بست و یک سال و هشت ماه و چهارده روز ✦

ابوالمظفر شهاب الدین محمد شاه جهان بادشاه غازی صاحبقران

ثانی خلف سوم نور الدین محمد جهانگیر بادشاه

روز یکشنبه بست و دویم جمادی الاول ۱۰۳۷ هجری در ایوان خاص و عام دولتخانه
لا واقعه دار السلطنت لاهور ارکان دولت و اعیان سلطنت سکه و خطبه بنام
ی ان حضرت مقرر کردند دران وقت عمر گرامی بحساب قمری سی و هفت سال و
ساب شمسی سی و شش سال بود چون ان حضرت در دکن قیام داشتند آصف خان
ضداشت متضمن اتمام کار مدعیان سلطنت و استدعاے تشریف شریف
رسال داشت و پیش ازین روزے که بادشاه جنت آرامگاه رحلت فرمودند
صف خان بنارسی نام هندوی را که در ره نوردی و تیزگردی بے همتا و درتند
وی وگرم دوی یکتا بود در خدمت ان حضرت روانه کرده خبر قضیه ناگزیر تبقریب
و حواله نموده انگشتری خود را براے اعتماد باو داده بود بنارسی مذکور نوزدهم ربیع الاول
بعرصه بست روز از چکرهتی که در جنیر که انتهاے حد ولایت نظام الملک است رسیده

نخستین بمنزل مهابت خان که از چند روز بملازمت مقدس رسیده بود آمده صورت واقعه گذارش نمود مهابت خان چون برق و باد بر در حرم سرای عالی رسیده خبر باندرون فرستاد آن حضرت بیتوقف بیرون آمدند بنارسی مذکور زمین بوس نموده حقیقت را التماس کرد و انگشتری آصف خان را بنظر قدسی گذرانید حدوث این واقعه بر خاطر مبارک گران آمد چون وقت تقاضای آن میکرد که در اخفا کوشیده شود بالضرور این خبر را پنهان کردند و بموجب التماس مهابت خان و دیگر دولتخواهان روز پنجشنبه بست و سویم ربیع الاول از جنیر روانه شدند و بخط قدسی فرمان عالیشان بنام آصف خان مشتمل رسیدن بنارسی مذکور و توجه رایات عالیات بسمت اکبرآباد مصحوب امان الله صادر گشت و نیز فرمان والاشان بنام خانجهان لودی صوبه دار دکن متضمن انواع عنایات بصدور پیوست او از واژگونی بخت قدر عنایت اقدس ندانسته بعهد و سوگند بنظام الملک در ساخته ولایت بالاگهات که بهزار دقت تمام تسخیر در آمده بود تمامی به نظام الملک داده به برهان پور آمده با نهی از شورش طلبان اتفاق نموده مصدر فتنه و آشوب گردید و جمعی از افغانان معتبر خود را با جمعیت فراوان در برهان پور گذاشته با امرای بادشاهی که بظاهر دم موافقت زده خود را از شرارت او نگاه میداشتند مثل راجه گجهه سنگه راتهور و راجه جبنگه کچهواهه وغیره باند و رسیده اکثر ولایت مالوه متصرف شده سنگ راه رایات عالیات گردید آن حضرت بحسب تقاضای وقت او را همان پور گذاشته بطرف گجرات تشریف آوردند سیف خان صوبه دار گجرات در وقت آمدن آن حضرت از سمت تهته در گجرات مصدر گستاخیها گشته بود در ینولا هراس بسیار بخاطرش راه یافت چون همشیره کلان مهد علیا حضرت ممتاز محل در عقد ازدواج سیف خان بود برعایت خاطر آن عفیفة الزمانی شریفة الدورانی تقصیرات سیف خان معاف فرموده او را از گرداب اضطراب بساحل جمعیت آوردند و برای نظم امور ملکی هفت روز در احمداباد مقام گردید شیر خان بارهه بمنصب پنجهزاری ذات و پنجهزار سوار و صوبه داری گجرات و میرزا عیسی ترخان بمنصب چهارهزاری ذات و دو هزار سوار و صوبه داری تهته سرافرازی یافتند و صوبه دار اجمیر بسپه سالار مهابت خان و پرگنات

باگیرش مرخصت گشت واز گجرات نهضت فرموده متوجه اکبرآباد شدند و
راناکرن سنگه سعادت ملازمت دریافت خلعت خاصه با دهکدهکی لعل قطبی قیمت
ر روپیه وشمشیر مرصع وخنجر وفیل خاصه واسپ بازین طلا عنایت فرموده محال
بحال داشتند بعد رسیدن در اجمیر خانعالم ومظفرخان معموری و بهادرخان
ـ وراجه بے سنگه کچهواهه وراجه انیرائے و دیگر امرائے با دراک ملازمت
ـ اند وزگشتند بست وششم جمادی الاول ده دارالخلافه اکبرآباد نزول
فرمودند درساعت میمون اشاعت اورنگ خلافت بجلوس اقبال مانوس
ـ وزیب یافت کارگذاران درگاه خلافت ومنتظمان کارگاه سلطنت بارگاهی
کر از رنگ آمیزی و دفور زیبائی روے هوا نگارین می نمود بستو بهائے
زره برافراختند واضلاع آن را بابیابهائے مخمل زردوزی وزربفت
ومزین ساختند فرشهائے ملون وبساطهائے مزین گستردند واسباب
ونشاط ومواد فرح وانبساط مهیا گردانیدند نوائے تهنیت ومبارکبادی
ـ افزای زمانیان گردید وصدائے کوس بهجت وشادی بگوش آسمانیان
ید ترانه سنجان شیرین نوا قمری اسا نشید خورمی برکشیدند ورامشگران جادو
پائے کوبی وچرخ زنی دلهارا در ربودند ایام نوبهار بر روزگار اشکار گشت
ن نوروزی بعالم روزی شد جهان پیر برگ ونوائے نوجوانی از سر گرفت
دگیر سازوسامان عشرت بدست آورد وامرایان سپه سالار وصف آرایان
لیات تهنیت وکورنشات مبارکباد بتقدیم رسانیدند شعرائے نکته سنج و
ـے والاطبع باشعار دل پذیر تاریخ جلوس والا در سلک نظم کشیدند از انجمله
یسر شوقی گفته **قطعه**

بادشاه زمانه شاه جهان	خورم وشاد وکامران باشد
حکم او بر خلایق عالم	تا جهان باد در جهان باشد

شی گفته **قطعه**

بادشاه بحر وبر شاه جهان	کز سریرش چون مهر تابان آمده
سال تاریخ جلوسش چرخ گفت	وارث ملک سلیمان آمده

از میر محمد صالح **بیت**

تابود از آدم و عالم نشان　　شاہ جہان ثانی شاہ جہان[1]

مصرع جلوس شاہجہان وا وزیب ملت و دین

ہمدرین نزدیکی جشن ماہتابے ترتیب یافت کارگذاران اشغال سلطنت بموجب حکم والا دیوارہاے وصحن ہاے دولتخانہ را بچادرہاے سفید درگرفتند وتمامی اشجار ونہال باغیچہ محاذی انجمن را بپارچہ سفید درگرفتہ بصنعت ہنر پردازی برگ برگ وشاخ شاخ ہر شجر رانمودار ساختند وسراسر الات وادوات مجلس و اسباب عیش راسفید کاری حاضر آوردند کہ از شعشعہ انوار ان پرتو ماہ بے رونق گشت ودیدہ انجم از حیرت سفید گردید ماہ تمام براے تماشاے آن بزم معلی سرشام از دریچہ مشرق طلوع نمودہ انجمن افروز گیتی گشت از لمعات ضیاسراسر عالم روشن گردید واز اشراقات ساصبح نورانی بر دمید ظلام شام خودرا در کنج تواری مستور ساخت وظلمت شب در نقاب حجاب مخفی گشت **نظم**

مہتاب شبے چو وصل معمور　　بر روز کشیدہ پردہ نور
شامش کہ گل سحر نمودہ　　صبح بہزار در کشودہ
نظمش بفروغ عالم افروز　　آبستن صد ہزار نوروز
انداختہ ماہ نطع سیمین　　رفتہ ز فلک سیاہ گلیمین
شب تابے رنگ چون ستارہ　　افروختہ شمع صد نظارہ
نواب فلک بکامرانی　　در دست کلید شادمانی
افاق چو صبحدم شگفتہ　　افلاک ز نور در گرفتہ
فرخندہ دمے خجستہ حالے　　در طبع زمانہ اعتدالے

موتمن الخلافتہ آصف خان از لاہور در اکبرآباد رسیدہ بادراک ملازمت اقدس سعادت اندوز گشتہ مورد الطاف عواطف والا ومشمول اصناف عاطفت علیا گردیدہ وکیل السلطنت ومدار الملک گشت ودیگر امرا وخوانین ہرکدام درحضور رسیدہ بقدر رتبہ وموافق پایہ خویش باضافہ منصب سرافراز شدہ وفرامین

---

[1] شاہ جہان باشد وشاہ جہان +

مطاعۃ بنام صوبہ داران و احکام قدسیہ بفوجداران و عمل گذاران ممالک محروسہ متضمن اسا
و تاکید معموری ملک و آبادی رعیت و تقدیم مراسم عدالت و امنیت طرق و مسالک
عز اصدار یافت و بیامن توجہات اقدس امور سلطنت و جہانبانی بتازگی رونق پذیرفت
و پراگندگیہاے روزگار و برہمزدگی ہاے اقطار از سر نو انتظام یافت القصہ آن حضرت
مدت متمادی بعدالت گستری و رعیت پروری و جہانداری و جہانبانی کردند و بزور شمشیر
و اقبال و قوت سرپنجہ طالع لایزال ملک گیری و گیتی ستانی نمودند چنانچہ ماجراے تسخیر
دولت آباد و دیگر ممالک دکن و اطاعت و انقیاد سرکشان و گردن فرازان ہندوستان
و فرمان پذیری راجہاے ورایان دشت و کوہستان و فتح قلعہ قندہار و آمدن علی مردان
خان در حضور والا و دبدبہ بر ولایت ایران و انتزاع بلخ و سایر قلعجات توران و گریختہ
رفتن نذر محمد والی ان ولایت و دستگیر گردیدن پسرانش مشہور و معروف است و محمد وارث
کتابے موسوم بشاہجہان نامہ متضمن واقعات و فتوحات ان حضرت بقید کتابت در
آوردہ این کمترین اگر بتفصیل پردازد باید کہ کتابے علیحدہ بتحریر در آید لہذا از تطویل سخن
عنان شبدیز خامہ وقایع نگار معطوف ساختہ و باختصار پرداختہ اختتام کلام بدعا
می نماید کہ در اواخر زمان آن حضرت بصلاح وزراے والا فطرت و ندماے بلند
فکرت تقسیم ممالک بفرزندان والاشان بخاطر مقدس آوردہ بادشاہزادہ دارا شکوہ
خلف بزرگ را در حضور طلب داشتہ ولی عہد و نایب مناب سلطنت نمودہ در اکثر
امور خلافت و جہانبانی دخیل گردانیدہ رتق و فتق مہمات و قبض و بسط امور بصوابدید
او می نمودند و بادشاہزادہ محمد شجاع پسر دویم را بر ولایت بنگالہ و بادشاہزادہ اورنگ زیب
خلف سویم را بر ممالک دکن و بادشاہزادہ محمد مراد بخش فرزند چہارم را کہ از ہمہ خورد بود
بر ولایت گجرات تعین فرمودند و این بادشاہزادہا در تنظیم و تنسیق امور ان ممالک
پرداختہ برطبق احکام مقدس عمل می آوردند بعد مدت قضارا ہفتم ذی الحجہ سنہ ۱۰۶۶
ہجری مطابق سال سی و یکم جلوس والا در دار الخلافت شاہجہان آباد بان حضرت عارضہ
جسمانی روی داد و مزاج اقدس از مرکز اعتدال و قانون صحت منحرف گشت و روز
بروز رو در تزاید نہاد و مدت با متداد کشید و امراض متضادہ باہم متفق گشت و قواے
بدنی ضعف و ناتوانی پذیرفت ازین رو کہ در عام و خاص و غسل خانہ تشریف نمی آوردند

عامہ خلایق چہ بلکہ امرائے اکثر ازین محروم بودند ازین جہت در نظم و نسق معاملات ملکی و مالی اختلال راہ یافت بادشاہزادہ محمد دارا شکوہ کہ ولی عہد بود درین وقت زمام انتظام مہام ملک و دولت در قبضہ اقتدار و اختیار خود گرفتہ بنا بر مصلحت راہ وصول اخبار باکناف و اقطار مسدود نمود و مردم خود تعین کردہ کہ خطوط وکلائے بادشاہزادہ ہا و امراو دیگر مردم از مسالک و شارع میگرفت و بعضے وکلائے را در قید نگاہداشت درینصورت بادشاہزادہ ہا و صوبہ داران و حکام بلاد و امصار ممالک ہندوستان بلکہ خوانین و امرائے حضور بمقدس حیات ان حضرت باور نمی کردند ازینمعنی خلل عظیم در اطراف ممالک گردید مفسدان در ہر گوشہ و کنار و سرکشان در ہر صوبہ و سرکار سر بشورش و فساد بر داشتند و رعایائے واقعہ طلب ترک مال گذاری نمودہ تخم انحراف در مزرعہ تمرد کاشتند و حکام و عمال دست از حکومت باز کشیدہ در اماکن خود بیکار نشستند تاجران و مسافران ابواب رہ نوردی و سفر گزینی بر روے خویش بستند بادشاہزادہ محمد مراد بخش ازین خبر در گجرات رایت بغی بر افراشتہ بر تخت نشست و سکہ و خطبہ بنام خود درست کردہ مروج الدین محمد مراد بخش بادشاہ خود را خطاب کرد و فوجے بسر سورت بندر فرستاد محمد شریف پسر اسلام خان را کہ از جانب بیگم صاحب متصدی انجا بود قید نمودہ انواع ایذا و اہانت کردہ اموال بادشاہی و سرکار بیگم صاحب انچہ درانجا بود متصرف شد و میر علی تقی دیوان سرکار خود را کہ از بغی مانع بود بدون صدور تقصیر بدست خود کشت و دست تعدی بہ مال سرکار بادشاہی کہ در گجرات واشدہ و بود و اموال مردم دیگر دراز گردانید و نیز بادشاہزادہ محمد شجاع در بنگالہ ہمین طریق پیش گرفت و بر سر پٹنہ لشکر کشید و ازانجا پیشتر آمدہ در بنارس رسید بادشاہزادہ دارا شکوہ مقدمہ سرکشی و گردن تابے ہر دو برادر بعرض مقدس رسانیدہ تمہیدات و ترجیہات بسیار برائے دفع این شورش اعلیٰ حضرت را برین سخن آورد کہ از شاہجہان اباد نہضت فرمودہ در اکبر آباد نزول اجلال فرمانید لہذا در عین اشتداد امراض و طغیان عوارض کہ ہنگام سکون و آرامش بود بست[1] محرم ۱۰۶۸ بسمت اکبر آباد نہضت فرمودند بر آب دریائے جمنا بر کشتی سوار شدند و پروانہ کہ بر کشتی سے انداختند گسے را کورنش میسر می شد عامہ خلایق بر حیات ان حضرت اعتبار نمی کردند تا انکہ دہم صفر در اکبر آباد

(۱) ہشتم۔

خلل وصول انداختند بادشاهزاده داراشکوه که دران ایام مدار انتظام امور خلافت بر خود گرفته بود بعد رسیدن در اکبراباد درصدد تدارک شورش برادران گردیده راجه جے سنگه کچھواہه راکه از عمده راجہاے عظام ورکن رکین سلطنت ابدی الدوام بود با چندی امراے نامدار وجیول بیشمار بادشاہی وفراوان سپاہی از خود وتوپ خانه وسایر اسباب مجادله بسرکردگی سلطان سلیمان شکوه مہین خلف خود چہارم ربیع الاول سنه الیه برسر بادشاہزاده محمد شجاع تعین نمود سلیمان شکوه بعد طے مراحل وقطع منازل در عرصه بہادرپور رسیده دو ونیم کروہے ان طرف بنارس بر کنار دریاے گنگ بفاصله یک ونیم کروه که محمد شجاع دایره داشت نزول نموده آماده پیکار گردیدست وکیم جمادی الاول بہ بہانه تبدیل منزل وتغیر مکان آوازه کوچ در داده سحرگاہیکه محمد شجاع خواب آلود غفلت بود مستویه صفوف رزم وجدال نموده ناگہان برلشکر غنیم ریخت وبا دعله آتش کارزار برانگیخت محمد شجاع که بیخبر وناتجربه کار بود باندک آویزش دست از کار وکار از دست داده خود را در کشتی رسانیده رو بفرار نهاد وبے انکه جاے توقف نماید در مونگیر رسیده تمامی ار دو وکارخانجات ودواب وخزانه او بغارت رفت ودر مونگیر اقامت نورزیده روانه بنگاله گشت وولایت پتنه ومونگیر در تصرف کسان سلیمان شکوه درامد واز اتمام کار محمد شجاع بالکل خاطر جمع نموده جمعی از نوکران محمد شجاع راکه ازان معرکه دستگیر شده بودند بادشاہزاده داراشکوه در اکبرآباد طلبداشته بعد انواع اہانت وتشہیر بقطع ید عقوبت نمود واز انجمله ستنے چند بدان گزند نقد زندگی از دست دادند درہمان ایام که سلطان سلیمان شکوه را بر محمد شجاع فرستادند راجه جسونت سنگه راکه از زبده راجہاے والاشان وبمزید شوکت وحشمت پیشواے امراے عالی مکان بود واعلی حضرت او را مہاراجه خطاب داده رکن السلطنت میدانستند با چندی از راجہاے ذی شان وامراے بلند مکان وخزانه فراوان وتوپ خانه بیکران بست ودویم ربیع الاول سنه الیه بصوب مالوه رخصت نمودکه بحفظ قلاع اتحدود وضبط معابر دریاے نربده قیام ورزیده سدراه دکن گردد وقاسم خان راکه از عمده امراے ودارو غه توپ خانه سرکار اعلی حضرت بود بالشکر فراوان فوج جداگانه کرده برسر بادشاہزاده محمد مراد بخش تعین نموده مقرر کردند که بالفعل ہمراه مہاراجه جسونت سنگه تا مالوه برود وبعد رسیدن

انجا اگر مصلحت اقتضا نماید قاسم خان بدفع مرادبخش واخراج او از گجرات متوجه گردد ولا
کو سکے مهاراجه بوده باشد- القصه مهاراجه وقاسم خان بعد قطع منازل وطے مراحل در
اوجین که دار الایالت صوبه مالوه است رسیدند و داراشکوه اگرچه ولی عهد صاحب
مدار امور خلافت بود وحضرت اعلیٰ متوجه احوال او بودند اما از جانب بادشاهزاده
محمد اورنگ زیب خوف وهراس تمام داشت تمهید دفع شورش محمد شجاع ومرادبخش
بعرض حضرت اعلیٰ رسانیده تمامی جنود دکن که برکاب بادشاهزاده محمد اورنگ زیب
تعیینات بودند بموجب فرامین مطاعة حضرت اعلیٰ طلب حضور نمود چون بادشاهزاده
معزالیه مهم قلعه بیجاپور درپیش داشت وآن قلعه را محاصره نموده بهازوے شجاعت
وپایمردی ورائے صایب افتتاح ان نزدیک رسانیده بود ازین که عساکر متعینه درین
مهم بود بموجب طلب از منصوبه داراشکوه روانه حضور پرنور گردید بالضرور بمقتضائے
وقت بعادل خان والی انجا صلح درمیان آورده ویک کرور روپیه پیشکش مقرر کرده
ومعظم خان را برائے تحصیل وجه پیشکش گذاشته معاودت باورنگ آباد نمود و دفع
آن قلعه که نزدیک رسیده بود از منصوبه داراشکوه درپرده توقف ماند وغیر از
معظم خان وشاه نواز خان ونجابت خان از اعظم امرا در دکن نماند ومرکوز خاطر داراشکوه
آن بود که چون لشکرها درحضور جمع شوند نخستین دفع شورش محمد شجاع ومرادبخش نماید
بعد ان اتمام کار بادشاهزاده محمد اورنگ زیب کند بهمین منصوبه دکن از لشکرها خالی
گردانید دیگر است که هرگاه سلطان سلیمان شکوه که بر محمد شجاع رفته مظفر ومنصور شده
معاودت نماید بتمامی لشکر که همراه است بهمان هیئت مجموعی در اوجین که پیشتر مهاراجه اقامت
دارد بفرستد لیکن نمیدانست مصرع

تقدیر دگر باشد وتدبیر دگر

بالآخر بادشاهزاده محمد اورنگ زیب از دکن آمده اولا در مالوه بمهاراجه فتح یافته بعد
ان از نزدیکی اکبرآباد با داراشکوه هنگامه رزم آراسته بزور سرپنجه اقبال وقوت طالع
لایزال فیروزمند گشت و در اکبرآباد رسیده اعلیٰ حضرت را درگوشه نشانیده خود
اورنگ آرائے خلافت گردید ودر سال نهم جلوس عالمگیری حضرت اعلیٰ در قلعه ارک اکبرآباد
یازدهم رجب سه شنبه در عمر هفتاد وهفت سالگی بملک جاوید شتافتند چنانچه مفصل

بقلم سوانح نگارمی در آید مدت سلطنت اعلیٰ حضرت سی ویک سال وسه ماه وبست ودو روز۔

ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ خلف سویم شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ در عمر چہل سالگی در سنہ ۱۰۶۹ سریر آرائے خلافت گشت

چون ارادت قادر بر کمال و خواہش منعم عمیم الافضال اقتضائے آن کرد کہ آفتاب عالمتاب عالمگیری از مشرق دولت واقبال طلوع نماید ونسیم بہاری جہان پیرائے اورنگ زیبی باغستان روزگار را طراوت ونضارت بخشد عالم پیر از فر دولت جوانش جوانی از سر گیرد دو جہان کہن از عدل و احسانش تجدید تازگی پذیرد لاجرم کارکنان آسمانی بر وفق تقدیر سبحانی امری کہ موجب طلوع کوکب سلطنتش از مطلع دولت و سببے کہ باعث سطوع نیر خلافتش از برج اقبال تواند بود منصۂ شہود جلوہ گر گردانیدند مصداق این کلام و منطوق این پیام آنکہ آن حضرت در دکن می شنیدند کہ دارا شکوہ بدین و آئین ہندوان مایل شدہ و برہمنان کہ علمائے مذہب ہنداند و جوگیان و سنیاسیان کہ درویشان دین آنہا ہستند در صحبت خود راہ دادہ آن مردم را مرشد کامل و ہادی مطلق میداند و کتاب آن جماعت را کہ بہ بید مشہور است کتاب آسمانی و خطاب ربانی و صحف قدیم میخواند و در صدد ترجمہ آن شدہ اوقات عزیز را کہ بدل ندارد بدان شغل صرف می نماید و اشعار ہندی از خود تصنیف نمودہ آن را تصوف محض می گوید و بجائے اسم ایزد تبارک و تعالیٰ اسم ہندی کہ اہل ہند آن را پربھو الہی می نامند و اسم اعظم میدانند بخط ہندی بہ الماس و یاقوت و زمرد وغیر آن نقش کردہ در پوشاک پوشیدہ آن را تبرک تصور می نماید و از نماز و روزہ و آئین مسلمانی انحراف دارد و در ینولا کہ بسبب بیماری حضرت اعلیٰ ماہ سرو برگ در پرداخت امور جہانبانی نماندہ او در تمامی مہام فرمان روائی دخیل گردیدہ و درین مہم بیجا بود کہ تسخیر آن نزدیک رسیدہ بود

عساکر متعینہ ازانجا طلبداشتہ و مقدمات نالایق از طرف آن حضرت بسامع حضرت اعلی رسانیدہ و عیسی بیگ وکیل آن حضرت را بے صدور تقصیر دہ قید کردہ اموالش بضبط در آورد لہذا آن حضرت را حمیت دین مسلمانی و غیرت سلطنت و جہانبانی و رشک برادری و جوشش نفسانی بران آورد کہ بعزم ملازمت حضرت اعلی روانہ شوند و در حضور والا رسیدہ چندگاہ بملازمت قیام ورزیدہ بانتظام مہام سلطنت کہ فتوری در ارکان آن راہ یافتہ پردازند و دست تسلط دارا شکوہ کوتاہ ساختہ حضرت اعلی را از قید استیلائے او برآورند اگر زیادہ برین استقلال می یابد در فرمان روائے مطلق العنان می گردد و دین ہنود را رواج میدہد و نیز بخاطر آوردند کہ بادشاہزادہ مراد بخش را ہمراہ خود در حضور حضرت اعلی بردہ استشفاع جرایم او نمایند بنا برین اندیشہ جہان کشا عزم نہضت بجانب اکبرآباد مصمم نمودہ شاہزادہ محمد سلطان را با نجابت خان و فوجے از بہادران شجاعت مند بطریق منقلا غرہ جمادی الاول ۱۰۶۸ھ مطابق شانزدہم بہمن ماہ الٰہی روانہ برہان پور نمودند و شاہزادہ محمد معظم را بصوبہ داری دکن مقرر کردہ شاہزادہ محمد اکبر را کہ درہمان ایام سعادت ولادت یافتہ بود با پردگیان سرادقات دولت در قلعہ دولت آباد گذاشتند و شاہزادہ محمد اعظم را بر رکاب ظفر انتساب مقرر نمودہ روز جمعہ دوازدہم جمادی الاول درساعت ظفر اشاعت کہ منبع فتح و نصرت تواند بود از خطہ فیض بنیاد اورنگ آباد نہضت فرمودند

نظم

زمانے کہ با فرخی یار بود | نظر ہائے طالع سزا دار بود
گران شد بپایش شارع رکاب | برآمد بچرخ بلند آفتاب

منشور عاطفت بنام بادشاہزادہ محمد مراد بخش قلمی فرمودند کہ از گجرات متوجہ مالوا شود و میر محمد عساکر را کہ بخشی دویم بود بخطاب عاقل خانی و حراست قلعہ اورنگ آباد سرافراز فرمودند و مرشد قلیخان را از تغیر میر ضیاء الدین حسین بخلعت دیوانی نواختند و بحسب مصلحت معظم خان را کہ بموجب فرمان اعلی حضرت ارادہ اکبرآباد داشت و رفتن او صلاح نبود قید کردہ در قلعہ دولت آباد نگاشتند و اکثر امرا را باضافت مناصب سرافراز فرمودند بعد قطع مسافت بست و پنجم جمادی الاول مطابق دہم

استقرار در عمارات بلدهٔ برهان پور نزول اجلال فرمودند و عرضداشتی متضمن بیمار
پرسی و استکشاف احوال بدرگاه حضرت اعلی ارسال داشته بانتظار جواب یک ماه
اقامت ورزید درین اثنای عیسی بیگ وکیل که او را داراشکوه قید کرده بموجب حکم
حضرت اعلی بعد چندگاه خلاص نموده بود در برهان پور رسیده بادراک ملازمت
سعادت اندوز گردید و اخبار آزار حضرت اعلی بشدت تمام و استقلال داراشکوه
و آمدن مهاراجه بالشکر گران در مالوه گذارش نمود بنا برین عزیمت مستقر الخلافه اکبراباد
بتازگی بخاطر قدسی تصمیم یافت روز جمعه بست و پنجم جمادی الثانی مطابق دویم فروردین
ماه الهی در زمانیکه طنطنه مواکب ربیع صیت شادمانی در اکناف گیتی انداخت
و شاه عالمگیر بهار با افواج ازهار رایت سلطنت بجانب گلزار افراخت تا لشکر
کافرکیش دی راکه سد راه طراوت ریاحین بود علف تیغ بیدریغ سازد و تخت گاه
چمن و دار الملک گلشن را از شرارت خار بدنهاد ناخلف دودمان گلستان پرداز
برفاقت جنود شیمی مغیوشش آسمانی لوای توجه از بلدهٔ برهان پور برافراختند

بیت

برای صواب و بعزم درست باهنگ نصرت کمر بست چست

درین روز اکثر امرا باضافهٔ منصب و خطاب لایق سرفراز شدند و ازان
جمله محمد طاهر خراسانی صوبه دار خاندیس که پیش ازین پایهٔ وزارت داشت بخطاب
وزیر خانی و سید شاه محمد بخطاب مرتضی خانی و میر ملک محمد حسین بخطاب بهادر خانی
و میر ضیاء الدین بهمت خانی و میر هوشدار بهوشدار خانی و خواجه عابد بعابد خانی و
دیگران بخطاب‌های لایقه سرافراز شدند چون شاه نوازخان باندیشه‌های
نادرست از رفاقت رکاب دولت تعلل ورزیده در برهان پور مانده بود در دوم
از کوچ برهان پور که قریب ده کروه منزل بود شاهزاده محمد سلطان را بمعیت شیخ میر فرستادند
ایشان رفته شاه نوازخان را دستگیر کرده در قلعه برهان پور محبوس ساخته معاودت
نمودند و موکب والا ازانجا کوچ بکوچ متوجه شده برلب دریای نربده نزول
اقبال نمود عیسی بیگ وکیل که بخشی دویم شده بود بخطاب سرافراز خانی و خوش
حال بیگ قاقشال بقلیچ خانی و محمد طاهر داروغه توپ خانه صف شکن خانی و قاسمی

نظام مخلص خانی سرافرازی یافتند بعد عبور از دریائے نربده قطع منازل وطے مراحل نموده بتاریخ بستم رجب موضع دیپالپور مورد رایات عالی گشت و بست و یکم دوشنبہ راه که از دیپالپور کوچ شده بود بادشاهزاده محمد مراد بخش از گجرات آمده بدریافت ملازمت چهره مراد برافروخته آداب کورنش بتقدیم رسانید و نزدیک موضع دهرمات پور هفت کروهے از اوجین دایره لشکر فیروزی اثر گردید ازانجا که خدیو عالم بمقتضائے وفور دانش خدا داد نوعے ضبط گذرهائے دریائے نربده و مسالک دکن نموده بود که راجه جسونت سنگه و قاسم خان اصلا خبر دکن و نهضت موکب والا از برهانپور باین سمت نداشتند و این هر دو باتفاق یک دیگر بدفع مراد بخش تدبیرات می‌نمودند و از اوجین کوچ نموده متوجه محاربه مراد بخش شدند و به کروهے کاچرود که میان اینها و مراد بخش سیزده کروه فاصله بود رسیدند چون مراد بخش خبر آمدن راجه و قاسم خان شنید تاب مقاومت در خود ندیده عنان تاب گشته بخدمت خدیو آفاق روانه شده در نزدیکی دیپالپور چنانچه گذارش یافت رسیده ملاقات نمود راجه جسونت سنگه بعد از سه چهار مقام در نواحی کاچرود شنید که مراد بخش کوچ نموده رفت و از نهضت رایات والا بدین سمت اصلاً اطلاع نداشت و در تحقیق احوال مراد بخش می‌بود درین اثنائے از نوشته راجه شیورام خبر عبور رایات عالیات از دریائے نربده دریافت نمود و نیز بعضے از نوکران داراشکوه از قلعه دهار فرار نموده نزد راجه جسونت سنگه رسیده از آمدن موکب عالی اطلاع دادند راجه از استماع این معنی متعجب شده ازانجا کوچ کرده روانه شد و در برابر دهرمات پور بفاصله یک کروه فرود آمده آماده پیکار گردید ◆

دربیان جنگ خدیو آفاق بمهاراجه جسونت سنگه و فتح و نصرت یافتن

خدیو عالم نظر برانکه گرد رزم برانگیخته نشود و خون مسلمانان ریخته نگردد کب رائے نامی برهمن که فهمیده و دانائے وقت بود نزد راجه جسونت سنگه فرستاده پیغام نمودند که مارا جنگ عزم نیست ارزوے ملازمت حضرت اعلی داریم مناسب آنست که آمده ملازمت نماید و الا از راه برخیزد راجه این معنی قبول نه کرده کب رائے را رخصت نمود

وقرار بر جنگ داد چون کب رائے آمده این معنی بعرض رسانید عرق غیرت بادشاہانه بحرکت آمده آتش قهر خسروانه زبانه زده تنبیه دگوشمال ان بدسگال درکیش مردی و دین حیت واجب دانسته روز جمعه بست و دویم رجب مطابق هفتم اردی بهشت هنگام صبح که بادشاه عالمگیر مهر براورنگ چهارم سپهر بقصد انتقام هندومی شب تیره رونیه تیغ ظلمت سوز از نیام کشیده لشکر کافرکیش ظلام را انهدام داد خدیو افاق بتسویه صفوف جدال وآرایش افواج اقبال وآراستن فیلان کوه شکوه و پیش بردن توپ خانه ونواختن کوس جنگ وافراختن لوائے رزم فرمان داده مانند مهر تابان فیل سواره متوجه پیکار شدند وافواج میمنه ومیسره وهراول وچنداول وقول والتمش وطرح مقرر کرده جائے نصب نمودند راجه جسونت سنگه چون اهتزاز موکب ظفرطراز شنید لشکر رعب وهراس وجنود خوف واضطراب بر شهرستان خاطرش غالب آمد وکیل خود را بملازمت اقدس فرستاده اظهار عجز و نیاز نموده التماس کرد که مرا داعیه رزم وپیکار نیست عزم ملازمت دارم حکم شد که چون بفرخی سوار شده ایم توقف معنی ندارد واگر گفتار او فروغے از صدق دارد از لشکر خود جدا شده تنها نزد نجابت خان بیاید خان مشار الیه اورا بملازمت والا خواهد آورد مهاراجه این معنی قبول نکرده چیزے جواب نداد ونفرستاد وآماده جنگ گردید پنج وشش گهری روز برآمده از طرفین توپ وبان وتفنگ انداختند و هنگامه پیکار گرم گردید **نظم**

بلا آتش فتنه را کرد تیز | توگوئے پدیدار شد رستخیز
چنان تیغ کین را شده آتش بلند | که جستی زجا جوهرش چون سپند

ودرین اثنائے مکندسنگه هاده ورتن سنگه راتهور ودیال داس جهالا وارجن گود دیگر راجپوتان متهورانه از جانب مهاراجه دست از جان شسته جلوریز بر توپخانه سرکار والا آمده بجنگ پرداختند **بیت**

همه جاهل وسرکش وجنگ جو | چو شمشیر آهن دل وسخت رو

مرشد قلی خان دیوان سرکار معلی با راجپوتان جنگ مردانه نموده درجه شهادت یافت وذو الفقار خان زخمی گشت راجپوتان از وقوع این حال دلیر وخیره شده از

توپ خانہ گذشتہ بر ہراول موکب والا ریختند و جمعی دیگر بہ کومک راجپوتان رسیدہ جنگی عظیم نمودند اگرچہ جنود راجپوتان از کثرت وانبوہی یاد از تراکم افواج سحاب می داد لیکن تیغ آتش بار مجاہدان لشکر منصور کالبرق خاطف نمود و شاہزادہ محمد سلطان و نجابت خان و سایر بہادران ہراول از حملہ راجپوتان از جا نرفتہ پای ثبات محکم کردہ جنگ مردانہ نمودند نظم

شدی تیر چون سوی ہندو روان ۔ ہمہ صندل جبہہ کردی نشان

زبس بہر دین فتح در کار بود ۔ زدی بر ہمانجا کہ زنار بود

درین وقت شیخ میر با جمعی از بہادران طرح دست راست و صف شکن خان از طرح دست چپ و مرتضی خان از التمش بر سر راجپوتان ریختہ کوششہای مردانہ بتقدیم رسانیدند و خدیو آفاق از مشاہدہ ترددات نمایان بہادران جان ستان و دلیری و دلاوری راجپوتان بدولت و سعادت خود بکومک مبارزان جہاد نشان متوجہ شدند حتی کہ قول مبارک بہراول قرین شدہ با راجپوتان کوشش و کشش و قتال و جدال عظیم رو داد بضرب شمشیر و سنان این جماعت را پریشان و متفرق ساختند و بسیاری را از ہود بر خاک ہلاک انداختند نظم

زبس راجپوتان بہ پیکار و جنگ ۔ گذشتند از جان بناموس و ننگ

فتاد آنقدر کشتہ در کارزار ۔ کہ شد بستہ راہ گریز سوار

ز تیغ جہاد آتشی بر فروخت ۔ کزان ہندوی جنگ جو زندہ سوخت

دران عرصہ کارزار آن قدر خون بہادران[1] ریختہ شد کہ تا ابد سبزہ ان خاک لالہ گون روید و آن قدر پشتہ از کشتہ گردید کہ زاغ و زغن از وادی تا قیامت طعمہ از جای دیگر برای خود بجوید ازبسکہ سر از تن بہادران جدا کردہ دم تیغ جہاد کندی پذیرفت و ازبسکہ پیغام فنا بگوش مردان رسانید زبان خنجر از کار رفت نظم

دران کینہ جوی زبس طعن و ضرب ۔ ز کار خود افتاد آلات حرب

چو تیر شکستہ کمان شد ز دست ۔ زرہ پارہ شد چون گریبان مست

درین گیر و دار بلا و کارزار مرد آزما مکند سنگہ ہادہ و سجان سنگہ سیسو دیہ[2] و رتن سنگہ راتہور

---

(۱) ہندوان ۔ (۲) سیسودھیہ یا سنبودیہ در عالمگیر نامہ صفحہ ۷ سیسودیہ نوشتہ ۔

وارجن سنگھ گور و دیال داس جهالا و موهن سنگھ هاده که متهورانه و دلیرانه آمده جنگ می نمودند و از سرداران و عمدهای آن لشکر بودند سر در جیب فنا کشیدند و جمعی کثیر و فرقهٔ انبوه همراه انها سالک مسالک عدم شدند دران وقت قیامت نشان از مشاهدهٔ سطوت و جلال موکب والا راجه رای سنگھ سیسودیه و راجه سجان سنگھ چندراوت و دیگر مردم از لشکر مهاراجه جدا شده با خیل و حشم و طبل و علم بجانب اوطان خودها روان شدند مقارن این حال بادشاهزاده مراد بخش از جانب برنگار بر بنگاه مهاراجه ریخته بغارت و تاراج پرداخت و این معنی باعث تزلزل در ارکان لشکر مخالف گردید و مهاراجه با وجود این همه شوکت و حشمت و دعوی تهور و جلادت از مشاهدهٔ این حال تیره روی اقبال بی زوال خدیو عدو مال تاب نیاورده عار فرار بر خود پسندیده راه جودهپور مسکن خود پیش گرفت بیت

چنان بیمناک و هراسان گریخت که زنار را از گرانی گسیخت

بعد آن قاسم خان و دیگر امرا نیز رو بفرار نهادند و مجموعه توپ خانه و خزانه و فیلان و اسپان و اسباب و اشیای انها بقید ضبط و تصرف اولیای دولت قاهره در آمد و تمامی اموال و سامان و خیام بنگاه مخالفان تاراج بهادران ظفرنشان گردید نظم

دلیران چو فارغ ز هیجا شدند بتاراج بنگاه اعدا شدند
ز دشمن کسی بخت گریاره داشت همین سر بدر برد و سامان گذاشت
بدست اندر آمد بسی باد پا زخون جمله را دست و پا در حنا
به بند آمد از هر طرف فیل مست چو مستی که افتد عسس را بدست

القصه اینچنین لشکر گران و حشم بی پایان که راجهای عظیم الشان و عمدهای جلادت نشان با توپخانه فراوان و سامان بیکران و فیلان کوه توان و سایر اسباب و ادوات پیکار فراهم آمده بودند از صلابت مهابت خدیو گیهان مانند انبوه حیوان که از حملهٔ شیر ژیان گریزان گردد یا بسان تراکم سحاب که از یورش باد پریشان شود منهزم شده پریشان و متفرق شدند و فتحی نمایان که از طراز فتوحات آسمانی و عنوان ظفرنامجات باستانی تواند شد نصیب اولیای دولت قاهره گردید و قریب شش هزار کس از کشتگان رزمگاه بموجب حکم والا بشمار در آمدند و از خستگان نیم جان حسابی نیست جایی که باز بلند پرواز بال کشا گردد کبوتر حقیری را بهوا در آمدن به پنجهٔ اجل رسیدنست و گاهی که شیر دلیر بقصد تسخیر نخچیر بر خیزد روباه

مستمندی مار و برگشتن از خون خویش دست شستن است نظم

کبوتر کہ پہلو زند با عقاب | بقصد سر خویش دارد شتاب
شغال ار کند پنجہ با نرہ شیر | سر بخت خود را درآرد بزیر
بجائے کہ شیران برآرند چنگ | چہ یارائے روبہ کہ ایستد بجنگ
کجا صعوہ را این میسر شود | کہ با باز و شاہین برابر شود
تذروے کہ برسے سرآید زمان | بنچیر شاہینش آید گمان

القصہ بعد ظہور فتح و نصرت خدیو آفاق حکم بنواختن شادیانہ فرمودند و امر جلیل القدر بصدور پیوست کہ از لشکر منصور ہیچکس تعاقب مہاراجہ مقہور نکند ہمہ کس بجا و مقام خود استادہ باشند و آن حضرت شکرانہ عنایت الہی بجا آوردند و نماز ظہر با جماعہ در درگاہ او اکردند و بادشاہزادہ مراد بخش در حضور مقدس رسیدہ کورنشات تہنیت بجا آورد تا آخر روز ہمانجا بسر بردہ بعد از نماز مغرب در دولتخانہ دار النزول اقبال فرمودند و بادشاہزادہ مراد بخش را بجلدوی تردد ات نمایان و محاربات بے پایان پانزدہ ہزار اشرفی و چہار زنجیر فیل مست مرحمت گشت و شاہزادہ محمد سلطان باضافہ پنجہزاری ذات و پنجہزار سوار کہ اصل و اضافہ پانزدہ ہزاری دہ ہزار شود سرفراز گشت و نجابت خان ولد شاہرخ میرزا بخطاب خانخانان بہادر سپہ سالار و یک لک روپیہ انعام سربلند شد و میر ضیاء الدین حسین کہ خطاب ہمت خانی داشت باسلام خانی سر برافراخت و ملتفت خان بخطاب اعظم خانی و بخدمت دیوانی پایہ برافزود و اسمٰعیل خویشگی بخطاب جان نثار خانی و محمد بیگ خویشگی بخطاب دیندار خانی و دیگر امرایان بقدر درجات خود ہر یک باضافہ مناصب و انعامات سربلند شدند و روز دویم ظاہر بلدہ اوجین مخیم سراوقات اقبال گشت و سہ روز دران مکان مقام فرمودند پس از نظم و نسق امور ممالک و بند و بست مہام سپاہ بست و ہفتم رجب بجانب اکبر آباد کوچ فرمودہ منزل بمنزل قطع مراحل و طے منازل نمودند٭

در بیان ماجرائے احوال دارا شکوہ

پیش از انکہ اخبار شکست مہاراجہ جسونت سنگہ برسد بحضرت اعلیٰ فی الجملہ فرستے انہیار دیبا

رو داده بود چون ایام تابستان در رسید اطبا در موسم گرما هوائے شاہجہان اباد نسبت باکبر اباد بہواسے ان حضرت بہتر تجویز کردند درینصورت حضرت اعلی برخلاف مرضی داراشکوہ بتاریخ بیزدہم رجب کر بست و دویم ان ماہ راجہ جسونت سنگہ در حوالی اوجین شکست خوردہ از اکبر اباد متوجہ شاہجہان اباد شدند دویم شعبان کہ ساحت بلوچ پور مخیم خیام اجلال بود حقیقت شکست وانہزام راجہ جسونت سنگہ وامدن خدیو آفاق ومراد بخش بعزم حضور والا بعرض حضرت اعلی رسید بحسب استدعائے داراشکوہ از بلوچ پور مراجعت فرمودہ نہم شعبان باکبر اباد نزول اجلال فرمودند داراشکوہ بجمع لشکر وسرانجام اسباب پیکار پرداختہ تمامی امرایان کہ در حضور بودند ومنصب داران بادشاہی کہ طلبیدن انہا از صوبجات وفوجداری ومحال جاگیر ممکن بود بجناب خلافت طلبداشتہ در استمالت خواطر وتسخیر قلوب ہرکدام کوشیدند در اندک فرصت از امرای عتبہ سلطنت وسپاہ قدیم وجدید خود قریب شصت ہزار سوار فراہم اوردہ واز اسلحہ وادوات توپخانہ وقورخانہ وخزانہ بادشاہی چندانکہ خواست گرفتہ بر لشکریان قسمت نمود **نظم**

زبیداد لشکی در دماغش فتاد	ہوائے کہ داد آخرش سر بباد
سرش زانکہ سودائے افسر گرفت	در گنج بکشاد ولشکر گرفت
بجمع سپہ زر پریشان نمود	پریشانی خویش اسان نمود

ومحمد امین خان خلف معظم خان راکہ خرجشی حضور حضرت اعلی بود بتہمت انکہ معظم خان بصلاح خویش خود را در دکن محبوس خدیو آفاق کنانیدہ در حضور نرسیدہ در قید نگاہداشت وپس از سہ روز کہ بیگناہی او بحضرت اعلی ظاہر گشت اورا از قید خلاص فرمودند حضرت اعلی کہ داراشکوہ را ہرچند از لشکرکشی ونبرد آزمائی منع می کردند ومی فرمودند کہ فرزندان من ہستند از امدن شان بملازمت حضور چہ مضایقہ ازانجا کہ روز ادبار داراشکوہ در رسیدہ بود نصایح ارجمند حضرت اعلی بسمع رضا نمی شنید **بیت**

چو بخت بدکسی راپیش آید | کند کاسے کہ کردن را نشاید

شانزدہم شعبان مطابق سلخ اردی بہشت ماہ الہی خلیل اللہ خان وقباد خان وامام قلی وفوزی بیگ ورام سنگہ راٹہور از مناسبے بادشاہی وداؤد خان وعسکری خان

وجمعی از نوکران خود را برسم منقلا تعیین نمود که در دهول پور رسیده گذرهای دریای چنبل مضبوط کنند وخود نیز با سپهر شکوه پسر کهین خود وسایر عساکر بادشاهی و نوکران خویش بست وپنجم شعبان از اکبرآباد برآمده به پنج منزل در دهول پور رسیده بدلالت زمینداران آن مرزبوم انضباط گذرهای چنبل هر جا که مظنه پایاب بودمی پرداخت و انتظار آمدن سلیمان شکوه خلف بزرگ خود که بموجب طلب او پس از اتمام کار محمد شجاع بتعجیل می آمد داشته چند روز بدفع الوقت می گذرانید وازین غافل بود که انکس را که تائید جنود الهی و جیش توفیق ایزدی یاور بود و معاون باشد کوه و دریا سد راه نمیتواند شد۔

در بیان محاربه خدیوگیهان با داراشکوه ولوای فتح برافراختن

چون ناظمان کارگاه قضا و متکفلان کارخانه تقدیر در روز ازل اورنگ خلافت و جهانداری برای آن حضرت که تفاول تام تامی بر اینمعنی دلیل است قاطع وحجتی است ساطع ترتیب داده وتا این زمان بامانت نگاهداشته انتظاری می بردند که باداسی و دیعت سبکدوش شوند درینولا وقت آن در رسیده که بجلوس مقدس زیب و زینت یابد اسباب ظهور این امر بمنصه شهود جلوه گر گردید مصداق اینمقال آنکه آن حضرت بعد نهضت از اوجین به بست وهشت کوچ و سه مقام بست وهشتم شعبان در حدود گوالیار نزول اجلال فرمودند واندیشه عبور از آب چنبل داشتند چون تمامی معابر در ضبط کسان داراشکوه بود عبور ازان دریای باسانی متصور نبود درینوقت حضرت را تمهیدات سبحانی راهبر گردید یعنی زمینداری ازان حدود گذر مهدوریه بست کروهی گوالیار بسمت دست راست نشان داد که قابل عبور عساکر اقبال است و داراشکوه تا حال بضبط آن نه پرداخته آن حضرت باستماع این مژده خوشوقت شدند نجابت خان خانخانان و صف شکنخان و ذوالفقار خان را با توپخانه تعیین فرمودند که ازان گذر دریای چنبل بگذرند تمام برده ها شبگیر کرده بجناح استعجال قطع مسافت نموده صباح آن که سلخ شعبان بود بی مزاحمت اعدای ازان گذر عبور نمودند و خاقان زمان نیز از گوالیار کوچ کرده بدو منزل سطی مسافت کرده غره رمضان المبارک از گذر مسطور عبور فرمودند داراشکوه از خبر عبور

موکب والا باین چستی و چالاکی از آب مرقوم کرفوق تصور او بود متعجب شده درلجه حیرت فرو رفت ذبا دلی خایف وخاطر اندیشه ناک از دهول پور متوجه مقابله گردیده به ترتیب صفوف پرداخت حضرت اعلی درین وقت نیز فراین نصایح درماده عدم جنگ وانداختن طرح مدارا بدارا شکوه نوشته باوجود بقیه کوفت وضعف بدنی بقصد اطفای نایره جدال درعین شدت گرما خواستند که از راه دریا تشریف برده سد باب کارزار شوند باین عزم صواب پیشگانه بیرون برامدند لیکن دارا شکوه این معنی را قبول نکرد و در تاخیر و تعویق عزیمت همایون کوشید و بار تکاب مجادله استعجال مینمود ازانجا که وقت ان رسیده بود که خورشید جهان افروز عالمگیری از افق دولت طلوع نماید و کوکب بخت سوز دارا شکوهی در هبوط بید ولتی فرو رود چگونه امور مصلحت امیز بسمع رضای دارا شکوه برسد وچه طور بمسلک خیر و صواب ره سپار گردد القصه خاقان زمان پس از عبور دریای چنبل بجهت اسودگی سپاه که مسافت بعیده طے کرده بودند دو روز مقام کردند چون اخبار امدن دارا شکوه بعرض رسید بکوچ متواتر ششم رمضان المبارک درعرصه موضع راجپور[۱] ده کروہے اکبرا باد بفاصله یک ونیم کروه از لشکرگاه دارا شکوه نزول اقبال فرمودند دارا شکوه درهمین روز بعد اطلاع وصول موکب والا ترتیب صفوف نموده از بنگاه خویش قدرے پیش آمده پیال بسته ایستاد و تمام ان روز با افواج خود که همه مسلح بودند در هوای سوزان دران میدان شعله خیز بسر برده لشکریان را تعذیب عظیم کرد چون لشکر دارا شکوه سایه پرورد و اسایش دوست بود جمعی کثیر از غلبه گرما و فرط تشنگی و قلت اب پیمانه هستی پر کردند و هنگام غروب افتاب که شام ادبارش نزدیک رسیده بود رخ از عرصه مقابله بر تافته بمنزلگاه معاودت نمود دران شب سپهداران لشکر منصور لوازم احتیاط وخبرداری بتقدیم رسانیده دیده بخت و دولت بخواب غفلت نبرده تا سحرگاه تمهید افواج ارای و معرکه پیرای مینمودند و منتظر طلوع صبح سعادت و نصرت و اقبال می بودند صبحگاه که هفتم رمضان المبارک مطابق بستم خورداد ماه الهی بوده باشد به ترتیب صفوف پرداخته توپ خانه و فیلان مست بجای و مکان مناسب ایستاده نمودند

---

[۱] جاجپور اما در عالمگیر نامه صفحه ۸۶ ساجپوره نوشته

شاہزادہ محمد سلطان ونجابت خان خانخانان با امرائے دیگر ہراول وذوالفقار خان وصف شکن خان کہ توپ خانہ باہتمام او بود پیش ہراول مقرر گشت وسرداری برنغار بنام شاہزادہ محمد اعظم قرار یافتہ سپاہ وحشم ایشان را باسلام خان واعظم خان و دیگر نامداران انتظام پذیرفت وبادشاہزادہ محمد مراد بخش بامردم خویش جرنغار صف ارا گشت وشیخ میر وسید میر با فوجے از میارزان کارطلب بسرداری التمش معین گردید وبہادر خان باجمعے از بہادران طرح دست راست نصب گشت ودخان دوران با فوجے از دلیران نامدار طرح دست چپ تعین شدند وخواجہ عبداللہ خان بقراولی قرار یافت وخدیو گیہان بفر فریدونی وحشمت جمشیدی معہ شاہزادہ محمد اعظم بر فیل کوہ شکوہ سوار شدہ زینت افروز قول شدند وجمعی از امرائے نامدار برکاب دولت سعادت پذیرفتہ بتوزکی کہ دیدہ روزگار در ہیچ معارک کارزار از بادشاہان والا اقتدار ندیدہ وسپہ سالار انجم مواکب کواکب باین ترتیب وارستگی بمیدان فلک نکشیدہ لوائے عزیمت درمیدان نبرد افراشتند وازین طرف داراشکوہ نیز بہ ترتیب افواج پرداختہ توپخانہ خود را بسرداری برقنداز خان بجانب دست راست وتوپخانہ بادشاہی بسرداری حسین بیگ خان دست چپ درپیش صف لشکر جاداده ورائے ستر سال ہادہ را کہ از عمدہ راجہائے بمزید شجاعت وولاوری امتیاز داشت وثبات قدم واستقلال او در معارک نزد مسلمین وراجپوت مسلم الثبوت بود معہ داود خان قریشی وعسکر خان بخشی واکثر از راجپوتان ہراول مقرر گشت وخلیل اللہ خان میربخشی بادشاہی معہ میر میران خلف خود وابراہیم خان خلف علی مردان خان با اسمعیل بیگ واسحاق بیگ برادرانش ودیگر امرائے برنغار جا یافت وسلطان سپہر شکوہ ورستم خان بہادر فیروز جنگ کہ از اعظم امرا بود وقاسم خان ودیگر بندہائے بادشاہی جرنغار انتظام یافت وکنور رام سنگہ وکیرت سنگہ پسران راجہ جے سنگہ ودیگر راجپوتان التمش مقرر شدند ومیمنہ ومیسرہ ویمین ویسار با امرایان نامدار مقرر کردہ داراشکوہ خود با چندی از نامداران درقول قرار گرفت ودر نصف النہار نخست ازطرفین باندا ختن بان وتوپ وتفنگ نیران جنگ افروختہ گشت ہوا از ابر دود تیرہ وچشم عالمیان از کثرت دخان خیرہ شد واز تا واز عنف گوش فلک اگندہ وزہرہ شیر دلان پراگندہ گردید توپ کوہ شکن

بمقصد جانہا خروشیدن اغاز نہاد و زلزلہ در زمین وزمان انداخت وتفنگ اژ دردہن جانگزاسئے بنیاد کرد وتیر شہاب سان جانہا را بہ دوخت وگولہ بندوق مانند ژالہ بہار بر فرق مخالفان ریخت رفتہ رفتہ کار بشمشیر وتیر در رسید از جرنغار دارا شکوہ کہ سردار آن سپہر شکوہ بود رستم خان بہادر روبروے توپ خانہ امدہ جنگ مردانہ نمود ناگہان فیل مست رستم خان بہادر کہ دلیرانہ می آمد بضرب بان از پا درامد ونیز از صدمہ توپ وتفنگ بسیاری از ہمراہیان رستم خان بر خاک ہلاک افتادند رستم خان چون دید کہ روبروے توپ خانہ کار پیش نمیرود از ان طرف عنان تاب گشتہ بسمت برانغار بفوج بہادر خان کہ طرح دست راست بود رسیدہ بجنگ وپیکار پرداخت وبہادر خان زخمی گشت و دفع ان از بہادر خان صورت نہ بست نزدیک بود کہ پاسئے ثبات اولغزد درین اثنائے اسلام خان واز طرف دیگر شیخ میر رسیدہ داد مردانگی دادند وخاک معرکہ بخون بسیاری از مردم لالہ گون کردند ودرین اویزش رستم خان بہادر ہدف تیر قضا گشت وسپہر شکوہ از دیدن این حال رو بفرار نہاد وادا شکوہ کہ از قواعد پیکار وقوانین کارزار ومراسم رزم ازماسئے ولوازم سپہ ارائے بہرہ نداشت بعد از تیز جلوسے سپہر شکوہ خود نیز متعاقب او بسرعت امدہ روبروے توپ خانہ وہراول لشکر منصور روان شدہ از توپ خانہ خود گذشت واز خوف اسیب توپ وتفنگ موکب والا در اضطراب افتاد وتاب ثبات نیاوردہ از ان طرف منحرف شدہ بجانب دست راست خود میل نمود وہراول لشکر دارا شکوہ با فوج مراد بخش روبرو شد خلیل اللہ خان نیز حلہ اوردہ دست جرات بجنگ کشود ودرین اویزش چند زخم نیز بمراد بخش رسید واز حملہ راجپوتان اندک عقب رفت خدیو افاق نظر برین حالت نمودہ روے فیل سواری مبارک بسمت دارا شکوہ گردانیدند درین اثنا راجپوتان تہور منش کہ مراد بخش را ہزیمت دادہ بودند رخش جلادت برانگیختہ بر قلب موکب ظفر پیرا تاختند وجنگ عظیم در پیوست کہ چرخ بیدادگر از فتنہ سازیہاسئے خود اندیشید واز صدمات بہادران چون بید بر خود لرزید وشہسوار فلک یعنی خورشید عالم افروز بسمت الراس رسیدہ از بیم اشوب ان نبرد تعلل دتامل در زیدہ نظارگی تماشائے رزم بود

نظم

زبیداد تیغ جہائی فگن | سر از تن جدا ماند و تن از کفن
دو شمشیر ہر گاہ می شد علم | چو مقراض میدوخت تیرش بہم
جدا بازرہ دست ہا سو بسو | چو دامی کہ یک پائے افتد درو
شد از تیغ بیداد در یک نفس | بری مرغ ارواح این نہ قفس

مرتضی خان و ذو الفقار خان و دیندار خان ترددات مردانہ بظہور رسانیدہ زخمی شدند اگرچہ ملازمان رکاب خدیو گیہان چپقلش ہائے بہادرانہ نمودہ داد مردانگی دادند و کارنامہ مبارزت و رزم آزمای بر طاق بلند نہادند لیکن راجپوتان جلادت منش مردانگی ہائے عظیم و سپاہ گری غریب بوقوع آوردند چنانچہ رائے ستر سال ہادہ و راجہ رام سنگہ راتہور و دیگران بپایمردی جرات و دلاوری بقول ہمایون نزدیک رسیدہ ترددات رستانہ نمودہ رہ نورد ملک عدم شدند خصوص راجہ رام سنگہ[1] راتہور کہ بہ رومتہ مشہور بود از ہمہ تقدیم نمودہ خود را بفیل سواری مبارک رسانیدہ آثار تہور و جلادت بظہور آورد خدیو آفاق تماشائے جرات او مشاہدہ فرمودہ ملازمان رکاب سعادت را از قصد ہلاک او منع نمودند لیکن بہادران عقیدت منش نظر بر جسارت او ضبط خود نتوانستند کرد و آن بے باک را بشمشیر ہمت از پا در آوردند بیت

چو پروانہ خود را زند بر چراغ | نمیرد چراغ او بمیرد بداغ

داراشکوہ از مشاہدہ این حال و اطلاع برگشتہ شدن رستم خان و رائے ستر سال ہادہ و راجہ رام سنگہ راتہور کہ اعتضاد قوی و استظہار مطلق او بودند متردد گشت و از فرط غم کمرش بشکست درین اثنائے محمد صالح المخاطب بوزیر خان کہ دیوان او بود و یوسف خان برادر دلیر خان کہ در شجاعت و مردانگی ہمسر دلیر خان بود و سید ناہر بارہہ و اسمعیل بیگ و اسحاق بیگ پسران علی مردان خان شربت ہلاک چشیدند و مقارن این حال چند بان متواتر از توپ خانہ رکاب ہمایون نزدیک داراشکوہ رسیدہ ماند و یو رجیم کہ از شہاب ثاقب بیم خورد و بر دل داراشکوہ ہراس و خوف مستولی گردید و از غایت بیدلی از فیل فرود آمدہ بے سلاح و یراق پا برہنہ بر اسپ سوار شد ازین حرکت و اضطراب بے ہنگام کہ از داراشکوہ بوقوع آمد لشکریانش دل از دست دادہ پراگندہ و پریشان

(۱) راجہ روپ سنگہ راتہور۔ عالمگیر نامہ صفحہ ۱۰۲ منتخب اللباب حصہ دوم صفحہ ۲۰ + (۲) روکتہ

شدند وراه فرار پیمودند و درین اثنا یکے از خدمتگاران نزدیکی او که ترکش بر میانش مے بست هدف تیر قضا گشته از پا در امد داراشکوه چون بهره از شجاعت و مردانگی نداشت از مشاهده این حال بیش ازین تاب مقاومت نیاورده بگام ناکامی معه سپهر شکوه راه فرار پیش گرفت و منهیان اقبال درطرفة العین این مژده فرح افزا بعرض حضرت خدیو افاق رسانیدند و مبشران بخت و دولت نوید نصرت و فیروزی بگوش خیراندیشان انداختند صدائے کوس فتح و فیروزی باوج اسمان رسید و مژده مبارک باد از زبان اولیائے دولت برامد هنوز تیغ بها دران فیروزی منش از خون اعدا که در اوجیح و داده بود رنگ الود و جراحت مجروحان عرصه دغا بالتیام نیامده که این نمایان فتح از تمدیدات ایزدی بتازگی بمنصه ظهور رسید **بیت**

قرین شد بهم این دو فتح قریب　　　　چو نصر من الله فتح قریب

حکم مقدس بظهور پیوست که احدی از لشکر منصور تگامشی جاعة مقهور نکند از عرصه رزمگاه تا اکبراباد که ده کروه مسافت بود گریختگان لشکر غنیم در هر گام از زخمهائے کاری و جراحت هائے سخت و فرط حرارت و غلبه تشنگی فوج فوج جا بجا افتاده جان بجان افرین دادند و اکثرے در شهر رسیده از شهر بند حیات راه عدم پیمودند و بحکمت قادر مطلق درچنین نبرد مرد از ناکه امرائے ذیشان و راجهائے رفیع المکان که هریک صاحب طبل و علم و مالک خیل و حشم بودند و هزاران هزار مردم دیگر از طرف مخالف بر خاک هلاک افتادند از لشکر خدیو گیهان غیر از اعظم خان که بعد فتح از غلبه حدت هوا قالب تهی کرد و عیسی بیگ المخاطب به سزاوار خان و هادی دادخان و سید دلاور خان دیگر کسے بکار نیامد و اسیب زخم تیر غیر از بهادرخان و ذوالفقارخان و مرتضی خان و دیندارخان و عزت بیگ و محمد صادق بدیگرے از عمده نرسید القصه داراشکوه پس از انهزام از غایت رعب و هراس چون سیماب بے قرار گشته با پسر خود و چندی از نوکران بوقت شام که روز بخت و دولت او را شام ادبار رسیده بود باکبراباد امده بمنزل خویش که سعادت و اقبال ازان رخت بربسته بود درامد و از فرط خجالت و انفعال در انزا بر روے اشنا و بیگانه بربست و از کمال شرمساری بملازمت حضرت اعلی نیز نرفت و سه پاس شب در نهایت بیم و هراس در انجا بسر برد صلابت و مهابت حضرت خدیو جهان انچنان بر دلش مستولی گشت که از سایه خود می ترسید

واز در و دیوار دہشت داشت وپیش ازین درانجا صلاح اقامت ندیده اواخر شب برامده بجانب شاہجهان اباد روان شد وز وجه خود با بعضے از پرگیان و سپہرشکوه، همراه گرفت و برخی از جواهر و مرصع الات و پاره اشرفی که دران سراسیمگی و اضطراب دست قدرتش بران رسید همراه برداشت دران وقت همگی دوازده سوار همراهش بو چون لشکر او شکسته و انتظام سپاه او گسسته واکثرے زخمی و بسیاری از شدت گرما بے تاب بودند و مراکب ودواب وخیمه وپرتال هرکدام بتاراج رفته بود وهیچکس را احتمال نبود که باین زودی رو بفرار خواهد نهاد دران شب احدی رفاقت نکرد صباح ان پاره مردم بقدر ما یحتاج سرانجام نموده باو رسیدند و درسه روز پنجهزار سوار ملحق گردید و بعضے کارخانجات نیز با دپیوست واکثر نوکران قدیم وجدیدش جداے گزیده بدرگا خدیوگیهان رسیده بمناصب مناسب سرافراز شدند واکثر خزاین وجواهر مرصع الات وکارخانجات وفیلان واسپان وسایر اسباب شوکت وتجملش در اکبرباد ماند **نظم**

زر و سیم و مالش بنا چار ماند | چمن بے خس و گنج بے مار ماند
ازو دولت عاریت تافت رو | فلک داده خویش بگرفت ازو

خدیو فیروزبخت بعد از فتح ونصرت سپاس بیقیاس بدرگاه خدیو حقیقی بجا اورده بارسیادگی و توزک تمام بخیمه داراشکوه امده شرف نزول ارزانی داشتند وتا رسیدن اردوے معلی وافراخته شدن دولتخانه والا درانجا بسر بردند وتفقدات ومراحم بحال بادشاهزاده محمد مراد بخش مبذول داشته بچرب زبانی ولطف ونوازش مرحم جراحت ہاے او فرمودند وجراحان واطبا بمعالجه اوگماشتند وهمچنین دیگر زخمیان عساکر منصو را بمرحمت خسروانه مرهم بخشیدند وکشتگان وشهیدان را نوازش فرموده از خاک برداشتند وبخاک سپردند وجمعی را که درین نبرد مردانه مصدر ترددات نمایان شده بودند و ارادت وعقیدت انها بر پیشگاه ضمیر والا جلوه ظهور نموده بود بشرایف عواطف بادشاهانه نواختند وروز دیگر ازان سبه منزل نهضت فرموده درعمارات سموگر برلب اب جمنا نزول فرمودند وازین منزل عرضداشت مشتمل بر صورت حال واعتذار وقوع صفت ارائی بخدمت حضرت اعلی ارسال داشتند و درین مکان محمد امین خان

خلعت معظم خان بملازمت رسیده باضافه هزاری ذات وهزار سوار که از اصل واضافه
چهار هزاری وسه هزار سوار بوده باشد سرافراز شد و روز دیگر امرا سعادت اندوز
شدند دوهم رمضان المبارک ساحت باغ نور منزل که بباغ دهره مشهور و نزدیک اکبرآباد
واقعه است نزول اجلال فرمودند حضرت اعلی بر حاشیه عرضداشت جواب بخط مبارک
نوشته بایک قبضه شمشیر موسوم بعالمگیر مصحوب فاضل خان میرسامان فرستادند آگاه دلان
هوشیار خرام از آن شمشیر تفاول بر عالمگیری نموده بعرض والا رسانیدند درین وقت نوکران
مراد بخش از عدم ضبط او در اکبرآباد رسیده دست تطاول بمال مردم دراز کردند حسب الحکم
معلی شاهزاده محمد سلطان ونجابت خان خانخانان در شهر رفته آن ستم پیشگان را از مردم آزاری
باز داشته مژده امن وامان ونوید عاطفت واحسان باهل شهر رسانیدند چهاردهم
رمضان المبارک خانجهان خلعت بزرگ آصف خان مرحوم که حضرت اعلی او را باغوای
داراشکوه قید کرده بعد دو روز خلاص نموده بودند بملازمت حضرت خدیو آفاق
رسیده مشمول عواطف گردید و درین تاریخ حضرت اعلی بعضی پیغام بزبانی خلیل الله خان
و فاضل خان فرستادند خدیو گیهان جواب پیغام بزبانی فاضل خان فرستاده خلیل الله خان
را در حضور خود داشته مصالح ملکی درمیان آوردند و میر میران خلعت خان مشار الیه نیز
بملازمت رسید واکثر امرا تعبیه بوسی رسیده مورد الطاف شدند چون شورش
مفسدان چکله متهرا بعرض والا رسید جعفر ولد الله وردیخان را از اصل واضافه بمنصب
سه هزاری ذات وسه هزار سوار سرافرازی بخشیده برای انتظام مهام چکله مذکور رخصت
فرمودند وهژدهم رمضان المبارک شاهزاده محمد سلطان بموجب امر والا بملازمت حضرت
اعلی رسیده کامیاب سعادت گشت و درون قلعه ارک کسان خود بمحافظت مقرر گردانیده
مردم بادشاهی را برداشت نوزدهم بیگم صاحب آمده ملاقات کردند جعفر خان دیوان اعلی
و دیگر امرایان فوج فوج باستلام عتبه فلک رتبه رسیدند خدیو گیهان بار عام داده فرمودند
که هرکس که برای ملازمت آید منع نکنید و حسب الحکم والا بخشیان عظام و میر توزکان
پایه شناس ویساولان مرتبه دان بر وفق درجات مراتب و بر حسب تفاوت مناصب
هرکدام را در مقام ایستاده کرده ملازمت کنانیدند و برای رایان که بحسن کفایت و
کاردانی سر دفتر اهل دیوان بود با جمیع متصدیان دیوانی و زمره اهل قلم و ارباب

محاسبات جبهه سای عتبه علیه گشت و از مراتب ملک و مال بعرض والا رسانید و بعد انچه مامور گشت بعمل در اورد و درین تاریخ بست و شش لک روپیه از خزانه عنایت برادر بخش مرحمت گردید پس از نه مقام هنر باغ مذکور کوچ نموده بفر و شوکت و بخت و اقبال بر فیل سوار شده لوای توجه بر سپهر افراختند و خلایق را از مشاهده خورشید جمال جهان آرای شهنشاه جهان و بادشاه نوجوان دیده امید روشنای پذیرفت و جمعیت و اسودگی طرح استغنای والفت افگند ساکنان ان شهر چون بیامن الطاف بیکران و مآثر عدل و احسان والا جان تازه یافته بودند از خورد و بزرگ از هر گوشه زبان دعا و ثنا کشودند و بلسان حال مضمون این مقال ادا نمودند نظم

خدایا ورا مملکت پرورا — سکندر سریرا جهان داورا

ز ادم بمیراث عالم تراست — جهان بادشاهی مسلم تراست

همین گوهر سلک ادم توئی — بهین میوه باغ عالم توئی

جهان سر بسر در پناه تو باد — سر دشمنان خاک راه تو باد

عمارات دارا شکوهی به نزول همایون زینت یافت و جمعی کثیر از امرا باضافه مناصب سرافراز شدند از انجمله خلیل الله خان از اصل و اضافه بمنصب شش هزاری و شش هزار سوار و چهار هزار دو اسپه سرافراز گشت و محمد امین خان بدستور سابق بخدمت میر بخشی گری سربلندی یافت پیش نهاد خاطر والا ان بود که در ساعت مسعود احرار دولت ملازمت حضرت اعلی نمایند و در استرضای خاطر ملکوت مناظر کوشیده عذر وقوع حوادث درمیان اورند و بالکلیه حجابی که حادث شده مرتفع سازند از انجا که حضرت اعلی را کمال توجه بحال خسران مال دارا شکوه بود و برعایت خاطر او چشم از صلاح دولت پوشیده در اصلاح و تربیت ان نهال بی ثمر میکوشیدند رضامند نشدند که خدیو گیهان بملازمت بکوشند لاجرم بحکم تقاضای وقت خدیو افاق ترک عزم ملازمت نمودند و درخلال این حال خبر اقامت دارا شکوه بشاهجهان اباد و فراهم اوردن لشکر بقصد جنگ بمسامع والا رسید تهاون و تاخیر در کار او صلاح دولت ندانسته عزیمت بمدافعت دارا شکوه مصمم نمودند و شاهزاده محمد سلطان را دو لک روپیه انعام مرحمت فرموده در اکبر اباد گذاشته اسلام خان را

اتالیق شاهزاده و فاضل خان میر سامان را بملازمت حضرت والا و پرداخت مهات بیوتات و حکیم نصرت خان را که بمزاج اقدس آشنا بود برای معالجه بقیه کوفت بعد عطای سه هزار اشرفی مقرر کردند و ذوالفقار خان را بحراست قلعه اکبر اباد نصب کرده بست و دویم رمضان المبارک از اکبر آباد بعزم شاهجهان آباد نهضت فرمودند **نظم**

ظفر از یمین نصرتش از یسار | فلک یاور و اختر و بخت یار
زمین تابع و آسمان پیروش | بسان جم و شان کیخسروش

روز اول ساحت بهادر پور مخیم سراوقات اقبال گشت و درین روز شاهزاده محمد اعظم بملازمت حضرت اعلی رسیده پانصد مهر و چهار هزار روپیه نذر گذرانید حضرت علی بدیار قرة العین خلافت خوشوقت شده در اغوش گرفتند و انواع مهربانی نموده رخصت فرمودند یک روز در ساحت بهادر پور مقام شد ازانجا در عمارات گهات سامی نزول واقع گشت و ازان منزل خانه دوران را برای تسخیر قلعه اله اباد که سید قاسم بارهه دارا شکوه مضبوط داشت و قاسم خان به فوجداری مراداباد که محال مفسد خیز است و ارادت خان بصوبه داری اوده و شیخ عبدالنبی به فوجداری اتاوه تعین شدند و سلخ ماه رمضان المبارک که ساحت باغ سلیم پور مضرب خیام والا بود بهادر خان را از اصل و اضافه بمنصب چهار هزاری و دو هزار سوار نواخته با جنود نصرت بتعاقب دارا شکوه تعین فرمودند درین منزل فرخنده هلال عید الفطر از افق سعادت طلوع نموده عرصه جهان را بانوای بهجت و شادمانی و لوامع عشرت و کامرانی نورانی ساخت کوس شادی بلند آوازه گشت و طنطنه مبارک بادی بائین همایونی تازه گردید درین روز بهجت افروز خانجهان عرف شایسته خان خلف بزرگ اصف خان را بخطاب امیر الامرائے و منصب جلیل القدر هفت هزاری ذات و هفت هزار سوار دو اسپه و انعام محالی که یک[1] کرور دام جمع داشته باشد سرافراز فرمودند و دیگر بندهای درگاه والا را باضافه مناصب و انعامات نواختند و دلیر خان که از نزد سلیمان شکوه آمده بود بملازمت مقدس سرافراز گشته بمنصب ارجمند پنجهزاری و پنجهزار سوار و عبدالله خان ولد سعید خان

---

(۱) دو کرور

که او نیز از همراهی سلیمان شکوه امده بخطاب سعید خانی و عنایت خسروانی سرافرازی یافت و عبداللہ بیگ ولد علی مردان خان و اعتماد خان و دیگر امرائے که رفاقت سلیمان شکوه گذاشته امده بودند بملازمت مشرف شدند*

دربیان قید گردیدن بادشاهزاده محمد مراد بخش

ازانجاکه بادشاهان والا اقتدار ظلال حضرت افریدگار هستند لهذا امر جلیل سلطنت و مشغل نبیل خلافت بسان رتبه درگاه الوهیت و مانند درجه بارگاه ربوبیت مقتضی عدم شریک و انباز و از سهیم و ندیل مستغنی و بے نیاز است **نظم**

بے آنکس که ظل ذوالجلال است | شرکتش چون شریک حق محال است
شهنشه فردی باید در اقلیم | دریکتا بود در خورد دیهیم

چون کارفرمایان قضا منشور خلافت و جهانداری بنام نامی خدیوگیهان رقم اقبال کشید و ذات قدسی را در سلطنت و شهریاری تفرد و یکتائے بخشیده از ینجهت از نقص مشارکت شرکا مبرا میخواندند و مدعیان شرکت اندیش را حرمان نصیب ساخته چمن دولت و گلشن سلطنت اورا از نخل بے ثمر دعوے داران معرا میدارند مصداق اینمقال احوال خسران مال مراد بخش است او از خودسری و بے حوصلگی مدعی و شریک خلافت بود چتر و تخت و سایر لوازم فرمان روائی با خود داشت چون دید که امر سلطنت بخدیو افاق قرار گرفته و زمام حل وعقد امور خلافت بکف اقتدار والا در امده عرق حسد بر پیشانی او حرکت نمود و اغواے خوش امدگویان و فتنه جویان ضمیمه سودا و غرور دگر دید و با وجود فقدان خزانه و وجه تنخواه مواجب سپاه در صدد توفیر لشکر گردید و بعضے امرائے ناعاقبت اندیش را بانواع استمالت بخود کشیده باضافه مناصب و خطابها سرافراز ساخت و اسباب شورش و سرکشی سرانجام داده خیالهاے فاسد بخود راه داد و در هنگام نهضت موکب والا از اکبراباد بهال در دیده پیغام کرد که در بدایت این شورش قرار چنان بود که بعد فتح بر دارا شکوه خزاین و ممالک بالمناصفه بقسمت در اید اکنون وعده بایفائے باید اورد خدیوگیهان فرمودند که تا حال مهم دارا شکوه بانجام نرسیده بعد اتمام کار ان بموجب قرار داد عمل خواهد در امد بالفعل بر سر غنیم باید رفت

مصلحت نیست کہ اینچنین خیالات فاسد بخاطر راہ دہند بہر حال اورا استمالت کردند
و او از اکبرآباد برآمدہ عقب لشکر فیروزی اثر می آمد و درکمین فرصت انتظاری بود و
بعد از فتح بر داراشکوہ تا حال بملازمت نرسیدہ بود بخاطر مقدس رسید کہ بہر صورت
ان بطرد را دستگیر کردہ رفع شورش باید نمود بنابرین اندیشہ چہارم ماہ شوال کہ عرصہ
متہرا مورد سرادقات اقبال بود دران روز مرادبخش بملازمت رسید بحسن تدبیر اورا
دستگیر نمودہ خلایق را از شورش و فساد رہانیدند و بعد از دو پاس شب اورا بشیخ میر
و دلیرخان سپردند کہ بقلعہ شاہجہان آباد بردہ محبوس گردانند روز دیم ازین سانحہ راجہ
جے سنگھ کچھواہہ کہ از رفاقت سلیمان شکوہ برخاستہ آمدہ و کرت سنگہ پسرش
کہ پس از جنگ داراشکوہ بوطن رفتہ بود و رائے رائے سنگہ برادرزادہ راجہ
جسونت سنگہ و ابراہیم پسر علی مردان خان کہ بعد از شکست داراشکوہ بمقتضائے
نادانی سود از زیان ناد انستہ ہمراہی مرادبخش اختیار کردہ بودند بسعادت استان
بوس مشرف شدند و دیگر امرائے بادشاہی کہ در سلک رفاقت مرادبخش بودند
بملازمت رسیدہ خلعت نوازش یافتند و ہمچنین مجموعہ سپاہ و لشکریانش کہ سابق
و لاحق بست ہزار سوار بود بموجب حکم اقدس اعلی بخشیان عظام جوق جوق و فوج فوج
از نظر والا گذرانیدند ہمگنان بمناصب مناسب سرافرازی یافتند و خدیو گیہان
بعد قطع مسافت در باغ اعزاباد واقعہ شاہجہان آباد رسیدند ٭

در بیان بقیہ ماجرای احوال داراشکوہ

او بعد فرار از اکبرآباد با پنجہزار سوار بتاریخ چہاردہم رمضان المبارک در شاہجہان آباد
رسیدہ در قلعہ شہر کہنہ کہ بمناسبت خرابی و بے رونقی شایان نزول او بود مانند
چغد بویرانہ فرود امدہ بقصد سامان جنگ و سرانجام سپاہ اسپان و فیلان و اجناس
و امتعہ سرکار بادشاہی و امرا ہر جا ہر چہ یافت تصرف می نمود و بسلیمان شکوہ خلعت بزرگ
خود نوشت کہ از پتنہ بمعہ امرائے بادشاہی خود را در شاہجہان آباد برساند و با مرائے صوبجات
و جاداران اطراف نوشتجات فرستادہ نزد خود طلب داشت چون پسرش نتوانست کہ
در موسم برشگال رسید بخاطر اورد کہ مبادا از کثرت بارش و دو فوج گل ولای سد راہ شود

گردد در رسیدن بلاهور که گوشه عافیت است محال شود و مقارن این حال خبر توجه موکب
مقدس از اکبراباد بجانب شاهجهان اباد شنید لهذا مغلوب رعب و هراس گشته بست و
یکم رمضان از دهلی روانه لاهور شد و سلیمان شکوه نوشت که اگر تواند ان روی اب
جمنا براه بوریه و سهارن پور بجناح استعجال در سهرند رسیده بلاهور ملحق گردد و بعد رسیدن
در سهرند دست تعدی بر اموال راجه تودرمل متصدی انجا که خود را از دور اندیشی بگوشه
کشیده بجانب لکهی جنگل رفته بود دراز کرده قریب بست لک روپیه که در بعضی امکنه
از راجه مذکور مدفون بود و مردم نشان دادند برا ورده متصرف گشت و چون بکنار
دریای ستلج رسید از جمیع گذرها کشتیها فراهم اورده بعد عبور ازان دریا کشتی ها را
شکست و غرق نموده داؤد خان قریشی را که از سرداران عمده او بود بالشکر دیگر بر گذر
تلون گذاشت و چنان بخاطر اورد که چون موسم برشگال است و راهها از گل و لای
مسدود است و از طغیان اب دریا پایاب نایاب و کشتیها مفقود تا انکه موسم برشگال
نگذرد و راه صاف و دریا پایاب نگردد توجه رایات والا بسمت لاهور صورت نخواهد بست
در عرصه این مدت بلاهور رسیده خزانه بادشاهی که یک کرور روپیه موجود است و قورخانه
و توپ خانه و اسباب تجمل بدست اورده لشکر جمع سازد و اماده پیکار گردد بدین قصد
لشکر بر معابر ستلج گذاشته روانه گشت و هفدهم[1] شوال بلاهور رسیده داخل قلعه
بادشاهی گردیده در اطراف و اکناف ان صوبه مردم را استمالت نامجات ملاطفت
امیز مبنی بر وعدهای احسان فرستاده سپاه ان مرز و بوم را از هر جا و هر قوم و قبیله
ترغیب نوکری می کرد و نیز زمینداران و فوجداران ملتان و بهکهر و تهته که مجموع با قطاع
او متعلق بود و نیز لشکرهای پشاور و کابل را که مهابت خان ایالت انجا داشت خلعت
فرستاده بجانب خود دعوت می نمود و بر خزانه بادشاهی و قورخانه و توپ خانه و دیگر
کارخانجات که در لاهور بود دست تصرف دراز نموده بیدریغ بسپاه و لشکر میداد و بر
تهیه اسباب کارزار همت می گماشت و در اندک فرصت قریب بست هزار سوار
فراهم امد و راجه راجروپ زمیندار نورپور که قبل از صف ارای عساکر والا بموجب
فرمان حضرت اعلی از وطن خود روانه اکبراباد شده بود در میان دهلی و سهرند ملحق گردید

(۱) نوزدهم

برفاقت امد در لاهور رسید و خنجر خان فوجدار بهیره و خوشاب فریفتهٔ افسون او گشته نیز امده ملاقات نمود روز بروز مواد شوکت و اقتدار افزون می شد اگر یک چند از نهیب ورود عساکر منصور مهلت می یافت اغلب که جلوس بر سریر سلطنت می نمود و همواره در اغوای نوئینان بارگاه والا خفیه نوشتجات می فرستاد و نیز بامرای صوبجات و راجپوتان که در اوطان بودند خطوط شورش افزا مشتمل بر تحریر سرکشی و مخالفت با خدیو گیهان می نوشت و به بادشاهزاده سلطان محمد شجاع بحکم ضرورت مصالحه نموده حرف دوستی و التیام در میان اورده مکاتیب مواخات اسالیب نوشته و از ترغیب حرکت از بنگاله و تکلیف لشکرکشی و سپه ارای نموده مقرر ساخته بود که چون خود در پنجاب تهیه اسباب شورش مینماید او نیز از بنگاله لوای عزیمت تا اله اباد بر افرازد و مراتب مواثیق موکد بایمان در میان اورد که بعد حصول مدعا ملک و مال بمساوات قسمت نماید افسون داراشکوه بمحمد شجاع اثر کرد و از بنگاله لشکرکشی نمود چنانچه در جای خود بقلم خواهد آمد بالجمله داراشکوه اگرچه بحسب ظاهر در سرانجام سامان نبرد میکوشید لیکن در باطن مغلوب رعب و هراس گشته محاربه بعساکر همایون از حوصله طاقت خویش افزون میدانست و داعیه رفتن بجانب ملتان و قندهار مینمود این معنی را به نزدیکان و محرمان خود برمز و ایما میگفت و مردم بتفرس میدانستند که هرگاه موکب جاه و جلال باین سمت توجه نماید بی اقدام جرات در پیکار قدم بوادی فرار خواهد نهاد ازینجهت از داهنگ جدائی میکردند چنانچه راجه راجروپ به بهانه انکه بوطن رفته سرانجام سپاه لشکر و استمالت قلوب زمینداران کوهستان نماید رخصت گشته جدا شد و بنا بر مصلحت پسر وکیل خود را در لاهور گذاشت بعد چند روز پسر او نیز شبی برخاسته رفت و نیز گورو مهر رای سجاده نشین بابا نانک که بالشکرکشیر امده بود به بهانه فراهم اوردن لشکر بدر رفت و همچنین اکثر مردم جدا شدند و داراشکوه انتظار سلیمان شکوه پسر بزرگ خود داشته در لاهور اقامت میداشت +

در بیان ماجرای سلیمان شکوه خلف بزرگ داراشکوه

او بعد هزیمت بادشاهزاده محمد شجاع بموجب طلب داراشکوه از پتنه با راجه سنگه

و دلیر خان بتعجیل می آمد سه منزل از اله اباد گذشته خبر انهزام داراشکوه شنید سنگ تفرقه در سلک جمعیت لشکرش افتاد و مضطرب و سراسیمه شده ثبات و استقلال از دست داد و راجه جے سنگه را طلبیده مشورت در خواست کرد راجه مصلحت داد که چون لشکر همراه داری بصوب دهلی شتافته خود را به پدر برسان واگر نتوانی صواب انست که باله اباد مراجعت نموده تا رسیدن خبر منقح در انجا بسر بری چندانکه سلیمان شکوه راجه را تکلیف رفاقت نمود او از عاقبت اندیشی راضی بهمراهی نگشت و صریح جواب هم نداد و بمنزل خود امده باز پیش او نرفت سلیمان شکوه روز دویم مقام کرده بدلیر خان کنگش مصلحت کرد خان مشار الیه مصلحت داد که باله اباد مراجعت نموده از دریاے گنگ گذشته بشاهجهان پور مسکن افغان رفته در انجا لشکر از قوم افغانان وغیر ذالک فراهم اورده انچه صلاح وقت خواهد بود بعمل خواهد امد و رفاقت او بشرط تدبیر قبول نمود راجه جیسنگه بر این معنی اطلاع یافته دلیر خان را که درین صورت محض خانه خرابی او و قبیله او بود ازین مقدمه باز اورده و عزیمت رسیدن تعبیه خلافت با خود متفق گردانید روز دیگر که سلیمان شکوه بموجب قرار داد بسمت اله اباد کوچ کرد دلیر خان عذر کرده با راجه در همان منزل مقام کرد و همچنین دیگر بندهاے بادشاهی و نیز جمعی از نوکران جدیدی او و پدرش که در اثناے این مهم نوکر شده بودند ترک همراهی کردند سلطان سلیمان شکوه از وقوع این حال متحیر شده خواست که با جمعی که همراه مانده بودند متوجه بسمت دهلی شود باقی بیگ المخاطب به بهادر خان که از نوکران عمده داراشکوه و اتالیق او و سردار لشکر بود رفتن بسمت دهلی پسند نکرده معه صلابت خان بارهه که او نیز پرورده دولت داراشکوه بود بصوب اله اباد عنان عزیمت برتافت درین ایام قریب شش هزار سوار همراه بود هفت روز در اله اباد اقامت داشته هردم نقش تدبیر بر لوح خاطر می بست و هر نفس بناے عزیمت بر صواب دید هر کس می گذاشت هر طایفه مصلحتے می اندیشیدند و هر فرقه تدبیرے می نمودند راے جمعی بران گشت که در اله اباد رحل اقامت انداخته ان حدود و پتنه در ضبط باید اورد و برخی صلاح میدادند که در پتنه رفته با محمد شجاع طرح صلح و الفت باید انداخت و باتفاق یکدیگر هنگامه شورش گرم باید ساخت و سادات بارهه که عمدهاے داراشکوه بودند و

درمیان دواب وطن داشتند صلاح بیدا دندکہ بدمیان دواب رفتہ براہ سہارن پور وبوریہ بہ پنجاب باید رفت سلیمان شکوہ کہ از اختلاف مشورت حیران بود این مصلحت را از ہمہ بہتر دانست چون کہ داراشکوہ ہم باو نوشتہ بود کہ بہر حال ازان طرف گنگ امدہ براہ بوریہ خود را بہ پنجاب رساند از نجہت زیادتی اموال وکارخانجات و بعضے از پردگیان در قلعہ الہ اباد گذاشت وسید قاسم بارہہ راکہ از عمدہ نوکران داراشکوہ حکومت وحراست ان قلعہ داشت ہمانجا گذاشتہ از دریاے گنگ عبور نمودہ طے منازل می نمود و در ہر منزل نوکران خود و پدرش جدا می شدند وسلک جمعیت از ہم می گسیخت تا انکہ بہ پرگنہ ندینہ کہ باقطاع بیگم صاحب تعلق داشت رسیدہ کروڑے انجا را با متعلقانش قید کردہ دست تطاول بمال سکنہ دراز نمودہ زیادہ از دو لک روپیہ بدست اورد وازین منزل صلابت خان بارہہ از وجدا شدہ روانہ درگاہ والا گشت چون سلیمان شکوہ در ہیچ گذر محال عبور از دریاے گنگ نیافت بہوانی داس دیوان بیوتات راکہ با مرزبان سری نگر معرفتے داشت نزد او فرستاد وکشتیہا براے عبور از اب گنگ از و استمداد نمودہ در چاندی اقامت داشت درین اثنا امیر الامرا فداے خان با جنود فیروزی رسیدہ محاذی فرود امدند سلیمان شکوہ تاب مقاومت نیاوردہ ومغلوب لشکر ہراس ویاس گشتہ وکوہ سری نگر را امن خود اندیشیدہ از چاندی کوچ کردہ بجانب سری نگر رفت کسان راجہ امدہ او را بکوہستان بردند وراجہ خود نیز امدہ ملاقات نمودہ اظہار کرد کہ ولایت من جاے مختصر است گنجایش لشکری کہ با شما است ندارد ومعہذا راہ عبور اسپ وفیل ودیگر دواب نیست اگر بودن شما اینجا باشد سپاہ را مرخص کنند وبا اہل وعیال ومعدودے از نوکران بسر برند باقی بیگ بہادر خان کہ بمرض سخت مریض بود رخصت شدہ جدا شد وبعد از برامدن کوہستان قالب تہی کرد وسلیمان شکوہ کروڑے پرگنہ ندینہ را کہ سید بیگناہ بود باغواے فتنہ سازان از ہم گذرانید وبعد ہفت ہشت روز کہ مشورت در چارہ خود می کرد وبرفتن سری نگر بعنواے کہ مرزبان انجا میگفت متفکر بود نوکرانش از بہبود حال او نومید گشتہ بودند ودر کوہستان کہ راہہا باختیار زمیندار بود جدا نمیتوانستند شد ہمہ باتفاق خاطر نشان او می نمودند کہ رفتن سری نگر بطریقے کہ مرزبان یعنی راجہ میگوید خلاف

آئین حزم و احتیاط است چون لشکر منصور باینطرف گنگ عبور نمیتوانند کرد
بالفعل اینطرف احدی را راه نیست از راهی که امده ایم بسمت اله اباد مراجعت نمائیم
واز جانب سید قاسم بارهه قلعه دار اله اباد خط گذرانید ند که محمد شجاع از بنگاله امده
نقصه اله اباد دارد شاه هم برگشته باله اباد بیایید درین صورت سلیمان شکوه فسخ عزیمت
سری نگر نموده از زمیندار انجا عذر خواست و بعضی از جواهر مرصع آلات با و داده براهی
که آمده بود بسمت اله اباد برگشت و باز در پرگنه ندینه رسید مردمانش که بجهت صلاح
کار خود درین مشورت داده بودند فرصت یافته اکثرے جدا شدند همگی مقصد سوار
با او ماند انها نیز در فکر جدا شدن بودند سلیمان شکوه از برامدن کوهستان پشیمان شده
دانست که باین نمط که صورت حال لشکر چنین است باله اباد نمیتواند رسید بالضرور
ازانطرف باز عزم سری نگر کرد و از ندینه معاودت نموده راهی گشت قاسم خان که تازه
براد اباد رسیده بود بقصد دستگیر کردنش در ندینه آمد پیش از رسیدنش سلیمان شکوه
کوچ نموده افتان وخیزان بپاے کوه سری نگر رسید و درین روا رو تمامی همراهانش جدائی
گزیدند و زوجه و چندی از پرد گیان و خلاصه جواهر و مرصع الات و اشرفی دران سراسیمگی همراه
او رسید و کسان راجه امده او را در سری نگر بردند +

دربیان جلوس حضرت خدیو جهان بر اورنگ خلافت و جهانبانی

چون حکمت کامله حضرت افریدگار داناے نهان و اشکار اقتضاے ان مینماید که در هر مدتے
که حال روزگار باختلال گراید و مزاج زمانه از منهج اعتدال انحراف یابد بنابر تجدید نظام کارخانه
عالم کون و فساد و زینت پذیری این دیرکهن بنیاد افسر خلافت و فرمان روائی برفرق
بختیاری گذارد و زمام اختیار سلطنت و جهان کشائی بقبضه اقتدار جهانداری سپارد
تا ملک و ملت در ظل رافتش از خلل و نقصان ایمن گردد و سپاه و رعیت در پناه سایه
عاطفتش مطمین باشد قدم بر سریر دولت باین نیت گذارد که احکام شریعت بر کرسی
نشاند و خلعت فرمان روائی باین قصد پوشد که برهنگان وادی احتیاج را تشریف
عطا و احسان پوشاند بجهت دانش و بینش خریدار متاع هنر و قدردان جوهر هنرمندان
باشد هم کشور صورت بیامن فیض جودش معمور شود و هم دار الملک معنی از وجود

مسعودش رونق پذیرد و بہ تنظیم ادا مر الہی لوائے عزت و عظمت برافرازد و بجواہر مفاخر والا لی معالی ممالک را بیارا ید و ازانجا کہ بوارق این مجاہد ولوامع این محاسن از اغاز طلوع صبح ولادت از پیشانی نورانی ان مشمول عواطف یزدانی واضح ولایح بود لاجرم کارکنان اسمانی باقتضائے حکمت ربانی پیوستہ ابواب حصول امال و امانی برروے روزگار فرخندہ اثار می کشودند و اسباب جمعیت و کامرانی و تمہید موجبات خلافت و جہانبانی مینمودند بخت ہواخواہ بود و تخت چشم براہ روزگار دیدہ امید بر شاہراہ نہادہ انتظار می برد و چرخ در ترصد وصول این عید دل افروز روز می شمرد روز مبارک جمعہ غرہ ذی قعدہ سال ہزار و شصت و ہفت ہجری مطابق یازدہم امرداد الہی در عمارت دل نشین باغ اعزاباد مصرع

کہ ہمچو روضہ جنت مدام خرم باد

کارپردازان اشتغال سلطنت بساط نشاط گستردہ جشنی والا و مجلسی دل کشا ترتیب دادند و ابواب عیش و طرب برروے عالمیان کشادند نظم

جہان مجلس اراسے از سر گرفت	زمین رانگین دار ور زر گرفت
چو گل عالمی ساز عیش و طرب	فراہم نمی آید از خندہ لب

بعد از انقضاے پانزدہ گہری و بست و دو پل شہنشاہ کام بخش با بخت بیدار و دل ہوشیار بر تخت سلطنت و سریر فرمان دہی جلوس اجلال فرمودہ پایہ افزاے اورنگ و دیہیم شدند نظم

برامد بر اورنگ شاہنشہی	شرف دادش از فضل الہی
شہنشاہ شد زینت افزای تخت	وطن کرد اقبال در پاے تخت
چہ از پاے او تخت اثر گرفت	با فلاک خود را برابر گرفت

صداے نقارہ شادیانہ و نواے کوس طرب بنوازش گوش دولتخواہان برخاست و اہنگ زمزمہ تہنیت و گلبانگ ترانہ غنا از حضار محفل بہشت مشاکل براَمد امراے رفیع القدر و نوئینان اخلاص نہاد تسلیمات مبارک باد بجا اوردہ درخور رتبہ و منزلت دران خجستہ محفل بر اطراف سریر گردون مصیر صف کشیدند واورنگ والا پایہ اسمان سایہ از جلوس مقدس سعادت پذیر گشت و تاج ہفت ترکی از فرق فرقدان

سا کامیاب نوازش گردید واز خلعت خانہ افضال جامہاے رنگارنگ و خلعت ہاے گوناگون زینت بخش قامت اہل انجمن گردید واز زرپاشی و بخشش دامن آرزوے کا مجویان مالامال نقد مراد گشت نظم

دران محفل از بذل شاہنشہی — دل و دیدہ پر گشت مخزن تہی
شد از بخشش شاہ والا گہر — جگر گوشہ بحر و کان در بدر
ز خلعت دران بزم گردون اساس — چو خورشید شد خلق زرین لباس

ازانجا کہ خدیو آفاق بحکم اقتضاے وقت لوازم این جشن مختصر قرار دادہ اکثر مراسم کہ لازمہ سریرارائیست بجلوس ثانی حوالہ کردہ بودند درین جلوس میمنت مانوس سکہ وخطبہ وتعیین لقب اشرف بعمل نیاوردہ موقوف داشتند وامراے نامدار ونوئینان عالی مقدار چون وقت تقاضا نمی کرد پیشکش ہاے لایق این بزم فرخندہ و جلوس خجستہ نتوانستند سرانجام نمود ونذرے درخورحال گذرانیدہ سامان پیشکش ہنگام فرصت کہ خاطر از ہم اعادی پرداختہ اند قرار دادند ودرین جشن والا شاہزادہ محمد اعظم را کہ تا حال منصب نیافتہ بود بمنصب دہ ہزاری وچہار ہزار سوار سرافراز فرمودند واکثر امرا باضافہ مناصب وعطاے خلعات وافیال واسپان و دیگر عطایا ومراتب گوناگون سرافرازی یافتند میر سلطان حسین ولد اصالت خان بخطاب افتخار خان و میر ابراہیم حسین برادرش بخطاب ملتفت خان چہرہ امتیاز برافروختند درین وقت بعرض مقدس رسید کہ ابراہیم خان ولد علی مردان خان ارادت گوشہ نشینی دارد لہذا شصت ہزار روپیہ سالیانہ او مقرر کردہ از منصب معزول نمودند اگرچہ سابقا امیر الامرا با فواج قاہرہ تعیین شدہ بود کہ بہر دوار رفتہ نگذارد کہ سلیمان شکوہ از آب گنگ عبور نماید درینولا چہارم ذی قعدہ بنابر مزید احتیاط شیخ میر و دلیر خان وصف شکن خان را تعیین فرمودند کہ اگر سلیمان شکوہ از جاے فرصت گذشتن گنگ یابد این لشکر منصورہ درین روے آب جمنا بودہ سد راہش شوند و نہ گذارند کہ این طرف دریاے جمنا عبور تواند کرد ٭

دربیان نهضت موکب مقدس بدفع داراشکوه بجانب ولایت پنجاب

چون خاطر جهان کشائے از جشن مسرت اندوز جلوس والا براورنگ جهانبانی و انتظام مهام ممالک و امور سپاه و رعیت و تعیین افواج بر سر سلیمان شکوه انفراغ حاصل نموده عزیمت توجه رایات ظفرایات بجانب پنجاب بجهت دفع فتنه داراشکوه مصمم گردید و تاخیر دران باب منافی تدبیر مینمود تا انکه موسم برشگال بود و از کثرت اب و وفور گل ولائے عبور عساکر جهان کشائے متعسر بل متعذر و بر تقدیر طے مسالک و قطع مراحل گذشتن از اب ستلج و بیاه بفقدان کشتی و عدم پایاب و با وجود ممانعت و مدافعت غنیم در تصور و خیال همگنان نمیگنجد و قطع نظر ازین مراتب چون موکب والا درین سال تعب و محنت کمال کشیده مسافتهائے بعیده پیموده بودند بے انکه روزی چند تمکن و اقامت واقع شود و سپاه منصوره از رنج سفر و یساق براسایند این یورش بغایت صعوبت داشت و اکثر عمدا نیز درین موسم تجویز حرکت نمیکردند **نظم**

مند زین اسپان لشکر هنوز　　عرقناک و اسپان لاغر هنوز
نیاسوده از بار خسته تنی　　نرسته هم از رنج ره توسنی

انحضرت رائے ظاهر بینان و کنکاش عاقبت گزینان منظور نداشته بتعلیم سروش غیب از باغ اعزاباد هفتم ذی قعده مطابق سنه هم امرداد قریب بصبح که وقت ظهور انوار فیض آسمانی و محل ورود الطاف ربانی است پائے عزیمت در رکاب دولت گذاشته بجانب پنجاب نهضت فرمودند درین روز جعفر خان از اصل و اضافه بمنصب ششهزاری و ششهزار سوار دو اسپه و صوبه داری مالوه سرافرازی یافت و از پیشگاه خلافت رخصت شد و نامدار خان خلعت بزرگ و بعنایت نقاره ممتاز شده همه میرزا کامگار برادرکهین همراه پدر دستوری یافت چون خدیو عالم بعد قطع منازل بکرنال رسیدند بسبب کثرت اب و خلاب از شاهراه بسمت یمین متوجه شدند که از راه بالاکه گل ولائے کم نشان میدادند قطع مراحل شود در منزل اندری از رودے عرضداشت بهادرخان که متعاقب داراشکوه تعیین شده بود و برگذر تلون دریائے ستلج روبروے لشکر مخالف قیام داشت حقیقت عبور لشکر منصور از دریائے مذکور بعرض مقدس

رسید تفصیل این جبرا اینست که چون داؤد خان که باستحکام گذر تلون اہتمام داشت بموجب طلب دارا شکوه روانه لاہور شد بہادر خان بدلالت زمینداران به روپر که بسمت بالاے اب واقع است رفته بست و پنج منزل کشتی که بعرا بہا ہمراه داشت اماده گردید یکپاس شب مانده قریب ہشتصد کس از ہمراہان خود با ظرف گذرانیده ان بہادران از کشتیہا فرود امده و توپ خانه که ہمراه داشتند پیش رو کرده بجانب مخالفان غفلت منش که از طرف دارا شکوه درانجا بودند روانه شدند ان گروه تاب ثبات نیاورده رہگراے وادی فرار گشتند و این نہنگان دریاے شہامت بجاے مخالفان رفته فرود امدند وان مقہوران در تلون رسیده بخذولان دیگر اطلاع دادند انہا رانیز قرار اقامت نماند واز گذر مذکور برخاسته روانه سلطان پور شدند و دیگران نیز از جا بجا برخاسته مجموع در سلطان پور فراہم امده صورت حال بدارا شکوه نوشتند و خلیل الله خان که نزدیک سرلے راے رایان منزل داشت یکپاس شب گذشته خبر عبور بہادر خان از دریا شنید و بلا فرصت کوچ کرده ہفدہم ذی قعده در روپر رسیده به بہادر خان ملحق گردید و باتفاق یکدیگر لشکر از اب گذرانیدند ہمدرین ایام از درامدن سلیمان شکوه بکوه سری نگر بموقف عرض والا رسید و شیخ میر و دلیر خان که براے انداد طرق او تعین شده بودند بدرگاه والا رسیدند لہذا فرمان عالیشان بنام امیر الامرا صادر گشت که از کناره اب دریاے گنگ برخاسته در اکبر اباد بملازمت شاہزاده محمد سلطان برسد و بندگان خدیو زمان بعد قطع مراحل بست و پنجم ذی قعده در ساحت روپر بر کنار دریاے ستلج نزول اجلال فرمودند درین منزل مہاراجه جسونت سنگه که بعد از واقعه جنگ اوجین بوطن رفته بود بصدارت راجه جے سنگه امده جبین نیاز برزمین عبودیت سوده پانصد اشرفی و ہزار روپیه بر سبیل نذر گذرانیده مورد عواطف والا گشت و خلعت خاصه و یک زنجیر فیل مزین بجل زربفت و ساز نقره باماده و شمشیر مرصع و کرور دام انعام مرحمت گشت و بعد از دو سه روز رخصت فرمودند که تا معاودت رایات عالیات بدار الخلافه شاہجہان اباد اقامت ورزد و را جے سنگه و دلیر خان و عقب انہا صف شکن خان از حضور والا رخصت شدند که بخلیل الله خان و بہادر خان پیوسته متوجه فتح دارا شکوه شوند در منزل گره سانکر خلیل الله خان

وبہادرخان بعد از کوچ از کنار دریا روانہ شدہ بودند راجہ جے سنگہ و دیگر امرا بنام
بُردہ ملحق گشتہ ازانجا بدفع شورش داراشکوہ پیشتر روانہ شدند ٭

دربیان فرار داراشکوہ از لاہور بجانب ملتان بعجلت تمام

چون خبر گذشتن خلیل اللہ خان و بہادرخان بالشکر منصور باسانی و سہولیت تمام از دریائے
ستلج بداراشکوہ رسید بارکان لشکر خود کہ از گذر تلون برخاستہ بودند نوشت کہ در
سلطان پور توقف کنند و داؤدخان را تعین نمود کہ بر دریائے بیاہ رفتہ اقامت ورزد
اگر صلاح باشد از بیاہ گذشتہ بالشکرے کہ در سلطان پور است یکجا شدہ بمحاربہ
و مدافعہ عساکر منصور پردازد داؤدخان در گوبند وال رسیدہ بحسب صلاح لشکر از
سلطان پور پیش خود طلب داشتہ و دانست کہ مقابلہ افواج و فیروزی از اندازہ طاقت
افزون است حقیقت حال را بداراشکوہ نوشت بنابران داراشکوہ لشکر کثیر و توپخانہ
فراوان ہمراہ سپہرشکوہ دادہ در گوبند وال فرستاد کہ گذرہائے دریائے بیاہ
مضبوط نماید چون خبر قرب عساکر فیروزی و نزول رایات عالیات در روپڑ بداراشکوہ
رسید در لاہور تاب اقامت نیاوردہ رو بوادی فرار نہاد و جمیع ذخایر و خزاین
لاہور از اشرفی و روپیہ وطلا و نقرہ غیر مسکوک کہ مجموعہ زیادہ از یک کرور روپیہ
بودہ باشد با نفایس امتعہ و اجناس کارخانجات بادشاہی کہ ہمراہ توانست برداشت
و اکثر توپہا و سایر اسباب توپخانہ بر کشتیہا و دواب بار کردہ بست و دویم
ذی قعدہ با چہاردہ ہزار سوار از لاہور روانہ ملتان گردید و سپہرشکوہ را از گوبند وال نزد
خود طلب داشت و بداؤدخان نوشت کہ چند روز در گوبند وال بودہ کشتیہا را سوختہ
و غرق کردہ برخاستہ بیاید چون این خبر بخلیل اللہ خان و راجہ جے سنگہ رسید
خوشوقت شدہ حقیقت را بدرگاہ والا عرضداشت نمودند و جمعی را بسبیل تعجیل
بہ گوبند وال فرستادند کہ تا رسیدن جیوش فیروزی کشتیہا از اطراف و نواحی و
اماکن بالائے آب کہ از تضییع و اتلاف اعادی سالم ماندہ باشد بہم رسانند و طاہرخان
و نوری بیگ و امام قلی و غیرہ را بلاہور فرستادند کہ آنچہ از اموال داراشکوہ و نوکرانش
ماندہ باشد بدست آرند و نگہبانی شہر لاہور کہ از حاکم خالیست و استمالت سکنہ

انجا نمایند ششم ذی الحجہ طاہر خان و دیگران داخل لاہور شدند و خلیل اللہ خان و راجہ جے سنگہ با دیگر امرا دہم ماہ مذکور کہ روز عید الضحی بود در ظاہر لاہور رسیدہ خیمہ زدند کثیری از نوکران دارا شکوہ کہ از و مفارقت گزیدہ بودند آمدہ ملحق شدند و فرمان عالیشان صادر شد کہ امرای مذکور داخل لاہور نشدہ و توقف نکردہ تعاقب دارا شکوہ نمایند و او را ہیچ جا مجال درنگ ندہند خلیل اللہ خان و راجہ جے سنگہ یازدہم ذی الحجہ کوچ کردہ و راچہرہ النظرف لاہور منزل کردند و برای انتظام لشکر یکروز مقام کردہ روانہ پیشتر شدند*

دربیان نہضت موکب مقدس بجانب ملتان بتعاقب دارا شکوہ

بعد نزول موکب معلی در ساحت روپر چند روز در ان مکان اتفاق اقامت افتاد و جشن عید الضحی ہمانجا مسرت بخش خاطر اقدس گشت شانزدہم ذی الحجہ از دریا عبور فرمودہ منزل بمنزل قطع راہ نمودند و بوسیلہ عرضداشت خلیل اللہ خان و راجہ جے سنگہ در اثنای راہ راجہ راجروپ کہ از دارا شکوہ منحرف شدہ بوطن خود رفتہ بود بعتبہ خلافت رسیدہ سعادت اندوز ملازمت گشت و بعطای خلعت و از اصل و اضافہ سہ ہزار و پانصدی ذات و سہ ہزار و پانصد سوار سرافرازی یافتہ بہ تہانہ داری چاندی سرحد ولایت سری نگر متعین گشت کہ بضبط و بند و بست بر ون کوہستان و انسداد راہ برآمدن سلیمان شکوہ و در آمدن مردم نزد او پردازد درین ایام صفدر خان برادر بزرگ بہادر خان کہ بفوجداری سہارن پور در میان دو آب قیام داشت آمدہ بملازمت اقدس سعادت اندوز گشتہ رخصت شد کہ نزد خلیل اللہ خان رفتہ بتعاقب دارا شکوہ برود و عبد اللہ بیگ ولد علی مردان خان بخطاب گنج علیخان سرافرازی یافتہ داخل فوج حضور گردید و جمعی کثیر از نوکران دارا شکوہ و محمد صادق بخشی از و جدا شدہ بدرگاہ آسمان جاہ رسیدہ بمناصب سرافراز شدند و خنجر خان فوجدار بہیرہ از رفاقت دارا شکوہ مفارقت نمودہ بملازمت اشرف رسیدہ بفوجداری کوہستان پنجاب متعین گردید القصہ خدیو جہان بعد قطع مراحل بست و دویم ذی حجہ بر دریای بیاہ نزول اقبال فرمودند اردوی معلی از راہ جسر و خدیو گیہان کشتی از دریای بیاہ عبور کردہ بست و چہارم نواحی

ہیبت پور پتی مخیم سرادقات اجلال گشت درین منزل از عرضداشت خلیل الله خان و دیگر امرا بعرض اقدس رسید که داراشکوه با چہار ده ہزار سوار و توپ خانہ بسیار و سامان پیکار بملتان رسیده ارا ده ان دارد که درانجا اقامت ورزیده اما ده مجادله گردد لہذا از ہیبت پور پتی مقرر گشت که بطریق ایلغار متوجه ملتان شوند ازین منزل شاہزاده محمد اعظم و محمد امین خان میر بخشی و اعتقاد خان و رائے رایان متصدی معاملات دیوانی و بعضے کارخانجات در لاہور فرستاده خیمه مختصرے برکاب گرفته بست و پنجم ذی حجه از ہیبت پور پتی ایلغار فرمودند و راجه جے سنگه از لاہور آمده ملازمت نموده رخصت وطن یافت و فدائے خان بموجب حکم از نزد خلیل الله خان بدرگاه والا رسیده بفوجداری اوده گورکھپور از اصل و اضافه بمنصب چہار ہزاری ذات و چہار ہزار سوار سرافرازی یافته رخصت گشت بست و نہم ذی حجه ساحت موضع مومن پور مضرب خیام اقبال گردید درین منزل بمسامع اجلال رسید که داراشکوه باستماع خبر توجه موکب والا در ملتان ثبات نورزیده بست و پنجم ذی حجه بعد ہشت مقام بست و دو لک روپیه از خزانه ملتان بدست آورده بسمت بہکهر فرار نمود اکثر نوکرانش ہمراہی اختیار نکرده مفارقت گزیدند و حاجی خان بلوچ با جمعی بر سر کشتیہائے خزانه رسیده میخواست که سد راه شود با کسان داراشکوه اورا اندکے آویزش رو داد اخر الامر از عہده ممانعت نتوانست برامد بعد معروض این کیفیت خدیو گیہان از مومن پور ایلغار موقوف کردند حکم والا صادر شد که صف شکن خان میر آتش تعاقب نموده داراشکوه را از ممالک محروسه بر آرد و جماعة اوزبکان و غیر ان که مجموعه شش ہزار سوار بوده باشد بہمراہی خان مذکور مقرر گشت و بست ہزار اشرفی بجہت تنخواه سپاه مرحمت گردید و فرمان عالیشان بنام خلیل الله خان صادر گشت که تا رسیدن موکب والا در ملتان توقف نماید ہفتم محرم سنه ۱۰۶۹ کناره دریائے راوی و چناب که یکجا میرود ده کروہے ملتان مضرب خیام والا گردید خلیل الله خان و بہادر خان و طاہر خان و سایر امرا که پیشتر رفته بودند بعز بساط بوس والا مشرف شدند و شیخ موسے گیلانی که از طرف داراشکوه حکومت ملتان داشت و سید عزت خان که از نوکران عمده داراشکوه بودند باستلام عتبه خلافت سربلندی یافتند و سید عزت خان بعطائے خلعت و منصب سه ہزاری ذات و پانصد سوار سرافراز

گشت اگرچہ صف شکن خان با شش ہزار سوار بتعاقب داراشکوہ سابقا تعین شدہ بود لیکن درینولا بنابر مزید احتیاط شیخ میر را معہ دلیرخان و دیگر امرائے کہ مجموع نہ ہزار سوار بودہ باشد خنجر خاصہ معہ علاقہ مروارید و یک لک روپیہ انعام مرحمت فرمودہ تعین نمودند کہ باتفاق صف شکن خان داراشکوہ را از ممالک محروسہ برارند نہم محرم الحرام بزیارت روضہ منورہ فیض آئین عارف صمدانی قطب ربانی شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی قدس اللہ سرالعزیز تشریف بردہ استمداد ہمت واستفاضہ انوار توجہ نمودند و بوقت آمدن و رفتن از زر فشانی جیب مراد مساکین برامودند دران ایام فرمان والا شان بنام شاہ نواز خان کہ تا این زمان در قلعہ برہان پور محبوس بود صادر فرمودہ از اصل واضافہ بمنصب شش ہزاری ذات و شش ہزار سوار ازانجملہ پنجہزار سوار دو اسپہ سرافراز فرمودہ بصوبہ داری گجرات کہ تا حال بتصرف کسان مراد بخش بود تعین کردند و لشکر خان را از صوبہ کشمیر تغیر کردہ بصوبہ داری ملتان نواختند +

دربیان معاودت موکب مقدس از ملتان بجانب شاہجہان آباد بدفع شورش محمد شجاع

درزمان بودن نواحی ملتان از روے نوشتجات واقعہ نگاران بعرض اقدس رسید کہ محمد شجاع باغواے داراشکوہ اندیشہائے باطل بخود راہ دادہ در بنگالہ لشکر فراہم نمودہ واسباب پیکار سامان کردہ بعزم مجادلہ روانہ شدہ ازینجہت حضرت خدیو گیہان افواج قاہرہ بتعاقب داراشکوہ بجانب بہکھر تعین کردہ دوازدہم محرم ۱۰۶۹ھ از ظاہر بلدہ ملتان بسمت شاہجہان آباد نہضت فرمودند ہمگی پنجروز در نزدیکی ملتان اتفاق اقامت افتاد درین تاریخ حاجی خان بلوچ کہ از عمدہ زمینداران ملتان بود باستلام عتبہ مقدس فایز گشت و بعنایت خلعت و فیل واسپ سرافراز شدہ بوطن مرخص گردید درایات جہانکشا بعد قطع مراحل بست و چہارم محرم در ساحت اچھرہ نزدیکی لاہور نزول اقبال فرمودند امرا کہ در لاہور بودند سعادت اندوز ملازمت شدند بست و پنجم از اچھرہ بر فیل کوہ شکوہ سوار دولت شدہ براہ شہر لاہور رایت توجہ برافراشتہ بعد رسیدن

بر دروازہ ہتیہ پول قلعہ مبارک لمحہ سواری توقف فرمودند قلعہ را بنظر احتیاط ملاحظہ نمودہ عنان اقبال منعطف ساختند و در مسجد جامع وزیر خان کہ در اثنائے راہ واقع است فرود آمدہ نماز ظہر با جماعت گذرانیدہ نزدیک سہ پاس در ساحت باغ فیض بخش المشہو بشالامار نزول فرمودند درین منزل خلیل اسد خان بصوبہ داری لاہور و یک کرور دام انعام سرافراز شد و میر میران خلعت او کہ خطاب میر خانی یافتہ بود بفوجداری کوہستان پنجاب مقرر گشت د بجہت نظم و نسق مہمات صوبہ پنجاب و رفاہیت و آسودگی سپاہ کہ در سفر تعب کشیدہ بودند روزے چند مقام شد حاجی بقاکہ از جانب بادشاہزادہ محمد شجاع تہنیت نامہ اوردہ بود بعطائے خلعت و انعام سرافراز گشتہ رخصت انصرف یافت چون از نوشتہ صف شکنخان کہ بتعاقب داراشکوہ متعین بود حقیقت کارطلبی نوری بیگ و امام قلی اغر بعرض والا رسید اولین را بخطاب ترکتاز خانی و دویمی را بخطاب اغر خانی سرافراز فرمودند و قباد خان از کومکیان شیخمیر بصوبہ داری تہتہہ از اصل و اضافہ بمنصب چہار ہزاری و سہ ہزار سوار سرفراز گردید سلخ محرم الحرام از باغ فیض بخش بصوب شاہجہان اباد نہضت شد پنجم صفر از دریائے بیاہ براہ جسر عبور فرمودند بعد قطع مراحل در سہرند رسیدہ در عمارات باغ نواحی سہرند نزول اقبال واقع شد و پیشکش راجہ تودرمل از نظر گذشت و درجہ پذیرائے یافت شانزدہم عرصہ تہانیسر مضرب خیام اقبال گشت و شیخ عبد الکریم از تغیر راجہ تودرمل بہ تنظیم مہمات چکلہ سہرند مقرر شد بست و چہارم صفر ساحت باغ اعزاباد از نزول اشرف خورمی و طراوت یافت مہاراجہ جسونت سنگہ کہ بموجب حکم اقدس در شاہجہان اباد اقامت داشت و دیگر بندہائے سعادت ملازمت دریافتند چہارم ربیع الاول مطابق نہم اذر چون ساعت داخل شدن دولتخانہ قلعہ مبارک نیک بود شہنشاہ جہان نخست بشکارگاہ توجہ نمودہ نشاط اندوز شکار شدند بعد از مراجعت قریب دو پاس اندوز گذشتہ بباغ سہندباری کہ پائین شہر و باغ اعزاباد واقع است نزول سعادت نمودہ ساعتے باستراحت گذرانیدند و اخر روز با نکہت فیروز و اقبال عدو سوز چون خورشید جہانتاب و بدر عالم افروز کہ براوج سپہر براید بر فیل کوہ شکوہ بدیع منظر کہ تخت زرین بر پشت ان نصب گردیدہ بود سوار دولت شدہ لوائے عزیمت بصوب مصر اقبال برافراختند نقارہائے نشاط شادی بنوازش دیامد

وعزیو طبل وکوس وکرنا ونفیر طنطنه شوکت و غلغله حشمت در گوش روزگار پیچید وگیتی خدیو همعنان نصرت وظفر از میان بازار شهر عبور فرمودند چون وقت نماز عصر رسیده بود مسجد جامع پرتو نزول افگنده نماز بجماعت ادا کرده از انجا سوار شده دو نیم گهری روز مانده قلعه مبارک از فر نزول اشرف سرکوب حصار افلاک وشرافت بخش مرکز خاک گشت ؞

در بیان جشن وزن حضرت خدیو گیهان خداوند جهان

درین ایام فرخنده فرجام که سال چهلم از عمر گرامی صورت انجام یافته آغاز سال چهل ویکم بحساب شمسی ؛ بفرخی وفرخندگی گردیده جشن وزن بآئین مقرر ورسم معهود صورت انعقاد یافت هفتم ربیع الاول مطابق دوازدهم اذر ماه الهی سنه ۱۰۶۶ بزمی والا وجشنی دلکشا ترتیب یافته در ایوان گردون اساس غسل خانه والا اوایل روز که ساعت میمنت قرین ومیزان فلک را چشم بر زمین بود کفه ترازو از گوهر عنصر مقدس گران بار قدر وشرف گشت وان پیکر دولت وهیکل اقبال را که از فرط بزرگی وعظمت با گوهر جانهای پاک وجواهر وخزاین افلاک نتوان سنجید بمقتضای رسم وعادت بزر وسیم وسایر اشیای معهود سنجیدند بعد از ادای این جشن دولت قرین خاقان زمان وزمین چون افتاب از برج میزان برآمده سریر آرای دولت وکامرانی شدند دران خجسته روز بندهای عتبه خلافت بمواهب ومکارم ارجمند بافزایش مناصب وعطایای خلاع وشمشیر وخنجر واسپ وفیل ونقاره وعلم وانعام نقود وخطابهای لایقه نوازش یافتند نجابت خان که بنابر صدور تقصیری عظیم بتغیر منصب وجاگیر وعزل از رتبه شوکت واعتبار وسلب خطاب خانخانی وسپه سالاری معدود بی عنایتی گشته مدتی از دولت بار وسعادت کورنش محروم بود درینولا بوساطت باریافتگان محفل والا رقم عفو بر جریده جرایمش کشیده رخصت کورنش ارزانی یافت و داؤد خان که در حدود بهکر از دارا شکوه جدا شده در حصار مسکن خود رسیده بود باستان بوس معزز شده بمنصب چهار هزاری وسه هزار سوار کامیاب عنایت گشت و امیر الامرا که در مستقر الخلافه اکبرآباد دو روز جهت سنگ کرد وطن بود وجعفر خان صوبه دار مالوه وخلیل الله خان

صوبه دارالاهور بارسال خلاع و مهابت خان صوبه دار کابل باضافه هزاری بمنصب
ششش هزاری و پنج هزار سوار اسانانجمله سه هزار و پانصد سوار دو اسپه بلند پایگی یافت
و اسلام خان باضافه دو هزار سوار بمنصب پنجهزاری و پنجهزار سوار سرافراز گشته بخدمت
بادشاهزاده محمد سلطان مرخص گشت و بهادر خان باضافه هزاری ذات و هزار سوار بمنصب
پنجهزاری و چهار هزار سوار مباهی گشت چون آن روز بفرخی و مبارکی بانجام رسید شب هنگامه
آتشبازی که باشاره والا ان روے اب جمنا محاذی درشن مبارک آلات و ادوات
ترتیب داده بودند مسرت افروز خواطر نظارگیان و فروغ افزائے بزم عشرت
گشت شب دیگر چراغانے که هم دران روے اب درکمال خوبی سرانجام یافته بود
بهجت بخش تماشائیان گردید تا سه روز بساط نشاط این جشن والا ممهد بود دوازدهم
سیر باغ صاحب آباد که در وسط شهر شاهجهان اباد بیگم صاحب طراوت و نظارت
داده اند فرمودند روز دوم بزیارت روضه منوره حضرت جنت اشیانی همایون بادشاه
کشتی سوار تشریف برده فاتحه خوانده پنجهزار روپیه بمجاوران مرحمت کرده بطواف مزار
فایض الانوار حضرت شیخ نظام الدین اولیا تبرک جسته هزار روپیه بمستحقان و مجاوران
عنایت فرمودند و از انجا بروضه قدسیه شیخ قطب الدین کاکی قدس الله سره که هفت کروهی شاهجهان اباد
واقع است توجه نموده و رسم زیارت بجا آورده و استمداد همت نموده و هزار روپیه نذر گذرانیده ازانجا
معاودت نموده داخل دولتخانه والا شدند سابقا بشاهزاده محمد سلطان فرمان عالیشان
صادر شده بود که امیر الامرا در اکبر اباد گذاشته با توپخانه و لشکر بمدافعه محمد شجاع
که نزدیک باله اباد رسیده روانه شود درینولا بعرض والا رسید که شاهزاده هفتم
ربیع الاول از اکبر اباد روانه اله اباد گردید رعد انداز خان را بقلعه داری اکبر اباد
تعین فرموده فرمان والاشان بنام ذوالفقار خان صادر گشت که قلعه حواله رعد
انداز خان نماید و یک کرور روپیه با برخے از اشرفی از خزانه عامره
گرفته معه توپخانه روانه اله آباد شود و به بادشاهزاده محمد سلطان ملحق گردد و بسیاری
از مبارزان تهور شعار بهمراهی او تعین شدند *

دربیان ماجرائے احوال بادشاهزاده محمد شجاع و توجه موکب والا بدفع او

او همیشه با حضرت خدیو گیهان لاف موافقت و مصادقت و دم یکجهتی و موالفت
میزد بوسایل رسل و رسایل اظهار این معنی نموده عهود صفوت و آئین اخوت مستحکم میگرد
و خدیو عالم نیز بمقتضائے مهراندیشی و یگانگی در رواج کار و رونق حال او کوشیده
درصدد اعانت و رعایت بودند و از قضیه شکستی که او را از سلیمان شکوه روداده بود
خاطر اقدس ملالت اندود بود میخواستند که جز این انکسار فرموده مجدد اساس دولت
او را استحکام بخشند ازینجهت بعد انهزام داراشکوه از نواحی اکبرآباد نزد دل
عساکر منصور در باغ نورمنزل از حضرت اعلی بمبالغه تمام مونگیر را با صوبه بهار که همیشه
محمد شجاع از زوسے آن داشت و میسر نمی شد ضمیمه ولایت بنگاله باقطاع او مقرر
کرده فرمان حضرت اعلی و ملاطفت نامه متضمن تفویض ولایات مذکوره مصحوب محمد میرک
گزدار فرستادند و ضمیمه مضمون عاطفت نامه نموده بودند که بالفعل ان ولایت متصرف
شود بعد اتمام کار داراشکوه چون رایات عالیات بمستقر خلافت معاودت کنند
مطالب و مدعیاتے که داشته باشد اظهار نماید در حصول آن کوشش بکار خواهد رفت
محمد شجاع از رسیدن محمد میرک و ظهور این عطیه مسرور شده در پیراهن نگنجید و تهنیت نامه
مشتمل بر مراسم مبارکباد مصحوب محمد بقا بجناب والا ارسال داشت و خود از اکبرآباد
که حاکم نشین بنگاله است در تپنه آمد چون عقل معامله دان نداشت وسود از زیان
نمیدانست بعد تصرف بر صوبه بهار و استماع توجه رایات جهانگشا بسمت پنجاب
بتعاقب داراشکوه و تصور این معنی که اتمام این مهم بزودی متصور نیست و خالی بودن
تختگاه از موکب جلال و اغوائے خوشامدگویان واقعه طلب در طمع افتاد و در
اواسط سفرکه رایات اقبال در پنجاب بود فرصت یافته بجانب الهآباد روانه گردید
بعد رسیدن در نواحی قلعه رهتاس رام سنگه نوکر داراشکوه که حراست آن قلعه
داشت باشاره داراشکوه که بعد فرار از اکبرآباد بهمه قلعه داران سمت الهآباد نوشته بود

که قلاع بمحمد شجاع بسپارند ملاقی شده مکاتیب قلعه مذکور داد و همچنین سید عبد الجلیل
بارهه حصار چنادهگده حواله کرد و سید قاسم قلعه دار اله اباد بمحمد شجاع نوشت که هرگاه
با منصوب بیایند بموجب امر داراشکوه قلعه را تسلیم مینمایم سنوح این مقدمات
باعث رسوخ عزم محمد شجاع گردید خدیو زمان باستماع این حرکات اونخواستند
که پرده از روی کار او کشیده اید این ناهنجاری او ناکرده انگاشته موعظت نامه
بمحمد مرقوم فرمودند که شاید سرمایه شعور او گردیده از کرده ناصواب خود باز اید
با وجود اینهمه مراتب از روی ناعاقبت اندیشی قدم جرات از حد خود بیرون نهاده
بحدود بنارس نزدیک رسیده قصد اله اباد نمود و این اخبار مکرر بسمع اقدس رسید
بنابران هفدهم ربیع الاول مطابق بست و سوم اذر ماه الهی به اماین روز با بخت
فیروز از قلعه مبارک بر فیل ظفر پیکر سوار دولت شده بهم عنانی جنود اسمانی
رایت عزیمت برافراختند قلعه داری دار الخلافه شاهجهان اباد و محافظت
مراد بخش بدستور سابق بسید امیر خان تفویض یافت و راه سورون مقرر کرده
بعد قطع مراحل سوم ربیع الثانی نواحی قصبه سورون مخیم خیام جاه و جلال گشت
ازان منزل نیز فرمانی صحیفه مبنی بر مراتب وعظ و نصیحت در باب مصالحه و مدارا
بمحمد شجاع نوشتند که تا ممکن باشد کار بستیزه نکشد چون خبر نزدیک رسیدن محمد شجاع
روز بروز میرسید و یقین انجامید که ان شوریده دماغ سودای سلطنت در سر
دارد پنجم ماه مذکور از سورون نهضت فرمودند بعد قطع دو سه مرحله بوضوح پیوست
که محمد شجاع بعد برامدن از پتنه چون به بنارس رسید از ظلم پرستی و بیدادی بر سکنه
ان بلده دست تعدی کشاده از هنود و مسلمین بقهر و عنف قریب سه لک روپیه
گرفت متصدیان او اضعاف مبلغ انبهان برده انواع تعرض بر دم رسانیده بود
انا نجا هفتم ربیع الثانی باله اباد رسید و سید قاسم قلعه دار انجا از قلعه فرود امده ملاقی
شد محمد شجاع این را بدستور سابق باو گذاشت نه روز در اله اباد توقف کرده بجانب
اکبراباد روانه شد القصه چهاردهم ربیع الثانی خدیو افاق در کن پور نزول اقبال
فرموده بروضه قدسیه حضرت سید بدیع الدین قدس سره که بزبان عوام
بشاه مدار و شاه باز مشهور هستند تشریف برده مراسم زیارت بجا اوردند

هفدهم طاهر قصبه کوره مضرب سرادق نصرت شد شاهزاده محمد سلطان که درانجا بود بملازمت اشرف شرف گشت و نیز معظم خان که بموجب فرمان عالی شان از دکن روانه شده بود درین منزل بملازمت اقدس سعادت اندوز گردید و از رسیدن او بوقت حسن اخلاص و کارطلبی او بظهور پیوست ٭

دربیان شرح شوخی مهاراجه جسونت سنگه در جنگ حضرت خدیو گیهان بمحمد شجاع و رایت فتح برافراختن وفرار محمد شجاع از معرکه کارزار

نوزدهم شهر ربیع الثانی مطابق بست وسویم دی ماه الهی شنبه عزم صف آرائے جزم گردید بموجب حکم والا توپخانه رعد نهیب برق نشان برابر غنیم برده صاعقه بار و آتش فشان شد ند نهنگان شیرافگن دیلان دشمن شکن تن بزیب چلته وجوشن پیراسته فوج فوج مانند موج ازپے هم برخاستند وسیل سالاران جنود دولت ومیر توزکان بهرام صولت بترتیب وتسویه عساکر پرداخته صفوف قتال راستند شاهزاده محمد سلطان وخانعالم با امرائے دیگر هراول و ذوالفقارخان باتوپ خانه و اکثر برقندازان وامرائے والاشان بهراولی شاهزاده قرار یافت ومهاراجه جسونت سنگه باراجپوتان برنغار مقرر گشت واسلام خان با امرائے نامدار بهراولی مهاراجه انتظام یافت وسرداری فوج جرنغار بشاهزاده محمد اعظم نامزد شد وخاندوران وامرائے دیگر بهراولی این فوج عظیم وسرکردگی التمش بحسن جرات وکوشش بهادرخان تفویض یافت ودر دست راست موکب مقدس داؤدخان باجمعی از دلیران معین گشت وراجه سجان سنگه وسید فیروزخان وحسن علی خان ودیگر نوئینان والاجاه در دست چپ طرح ثابت قدم شدند وقلب لشکر منصور بفرشوکت مقدس معلی که پرتو انوار عظمت الهی است قوت گرفت شاهزاده محمد اعظم را بدستور معارک دیگر همرکاب وسعادت همراهی نموده باخود در حوضه فیل خاصه جا دادند ومعظم خان را در فیل دیگر جا داده

فرمودند که فیل مرکوب او در جنب فیل خاصه بوده باشد و سرداری میمنه قول مبارک
بجوهر شهامت محمد امین خان خلف معظم خان و کار فرمای میسره بحسن شجاعت
مرتضی خان تفویض یافت و سیف خان بیجاپوری داکشر و کهنیان بقراولی مقرر شدند
خواص خان و سردار خان و جمعی دیگر بچنداولی قرار یافتند و فیلان فلک شکوه خصم
افگن دشمن ربا با اسلحه و یراق شکوه اسمانی یافته برق افگنان چابک دست و
تفنگچیان موشگاف بر پشته پشت انها جا گرفتند و در هر فوج چندی ازان
عربده جویان با توپ خانه جداگانه معین گشتند دران روز از کثرت سپاه و جوش
لشکر اثار شور محشر هویدا بود و از غبار سم ستوران و فر مواکب منصور چهره اسمان
در زمین ناپیدا لشکری اراسته و رنگین چون سبزه و ریاحین تو گوئے از زمین بجوشید و جیشی
پر قهر و طیش مانند امواج بحر مواج از شورش کین میخروشید و زمین با همه تحمل و
سخت جانی از حمل گرانی این خیل انبوه ستوه بود و از بسیاری فیلان اهن جوش فلک
شکوه سراسر صحرا کوه مینمود **نظم**

زمانے شور محشر عرضه می کرد ۔ زمین از چرخ وسعت قرض میکرد
چنان از جوش لشکر قحط جا بود ۔ که نقش سایه بر دوش هوا بود
اگر سیماب باریدی چو باران ۔ بماندی بر سنان نیزه داران

القصه قریب نود هزار سوار که کم وقتے در ظل رایت سلاطین نامدار فراهم امده باشد
مهیا به پیکار و اماده بگیر و دار گردید و در همین روز محمد شجاع نیز بترتیب و تسویه افواج
خویش پرداخت و خود با له وردیخان و عبدالرحمن ولد نذر محمد خان در قول جا گرفت و
بلند اختر پسر او با سید قاسم بارهه قلعه دار اله اباد و پسر اله وردیخان هراول و زین الدین خان
پسر بزرگ در برنغار و حسن خویشگی را هراول او کرد و مکرم خان صفوی و امراے دیگر در
جرنغار مقرر ساخت و شیخ ظریف را با فوجے در طرح انتظام داد و اسفندیار معموری را
التمش و ابوالمعالی میر اتش و میر علاء الدوله دیوان خود را به چنداولی و سید قلی اوزبک را
بقراولی گماشت بالجمله بعد انقضاے چهار گهری از روز مذکور خدیو افاق سوار دولت
شده بکمال اهستگی و ادام مسافتے که بالشکرگاه غنیم بود بگام نصرت لگام می پیمودند پاس
از روز گذشته بفاصله نیم کروه از عساکر مخالف صف ارائے گردیدند محمد شجاع امده

قدم جرات از جاے خود پیش نگذاشت پاره توپخانه پیش فرستاد و بروے جنود والا توپ و تفنگ سر دادند ازین طرف نیز توپ خانه شعله افروز حرب و پیکار گشت و تا شب از طرفین اژدهاے آتش فشان بان و نهنگ خون آشام از توپ و تفنگ سر برمیداد ندچون شب در رسید صف محاربه درهم پیچید و یرلیغ والا صادر شد که عساکر ظفر قرین بهمان ترتیب که صف بسته بودند از اسپان فرود آمده باجوشن وسلاح شب را پاس دارند و سرداران هر یک در پیش فوج خود مورچل بسته از غدر وکید اعدا غافل نباشند و خدیو گیتی بعد از فراغ لوازم حزم و احتیاط از فیل فرود آمده بدولتخانه مختصری نزول اجلال فرمودند و بعد اداے نماز مغرب و عشا استدعاے نصرت و فیروزی از حضرت صمدیت نموده با بخت بیدار و دل هوشیار بر بستر راحت تکیه زدند و در اواخر شب مهاراجه جسونت سنگه که ظاهر سر بر خط بندگی وانقیاد نهاده اظهار دولتخواهی مینمود و در باطن از خبث سریرت خویش مخالف و نا آیین میزیست بعزم شورش انگیزی از معرکه کارزار فرار نموده شباشب کسان نزد محمد شجاع فرستاده و او را از داعیه فاسد خود اطلاع داد و بتمامی لشکر خود و راجپوتان که در برنغار بادتعیین بودند روگردان شده عنان ادبار برتافت و بار دوے شاهزاده محمد سلطان که بر سر راه بود مردمش دست جسارت بغارت کشودند و هر چه توانستند تاراج نمودند وبعد ان بلشکرگاه والا رسیده دست اندازیهاے عظیم کردند و در راه هر چه و هر کس که پیش آمد دست خوش تاراج و پایمال راجپوتان گشت از بنجهته شورش و انقلاب عجبی در اردوے معلی که بفاصله دو کروه بود راه یافته مردم بهم برامدند و خبرهاے موحش آشوب امیز شایع شد مفسدان فتنه جو و هرزه کاران از دو سر بغضا برداشته دست جرات بخزانه و کارخانجات و دواب بادشاهی وامتعه و اموال امرا و سپاهی دراز کردند و بخودسری و شورش افزایی پرداختند نزدیک بصبح این خبر بلشکر رسید و باعث برهمزدگی جنود فیروزی گشته سلک جمعیت از انتظام افتاد و بسیاری از مردم پست فطرت و کم حوصله براے خبرگیری بنگاه و از روے سراسیمگی و اضطراب بعسکر والا شتافتند و باین تقریب رخ از عرصه کارزار برتافتند و جمعی کوته اندیش طرف مخالف رجحان داشته شباشب به لشکر محمد شجاع پیوستند و فریقے بدولان نا عاقبت اندیش پاے

ت کشیدہ از دولت مرافقت باز ماند چون این سانحہ بسامع اجلال حضرت خدیو گیہان
ماناں نجا کہ ذات قدسی معدن تحمل و وقار و در شداید مہالک بسان کوہ استوار است ازین
اصلا انجا نرفتند و تزلزل در استقلال راہ ندادند و از سراپردہ اقبال بیرون خرامیدہ
ت روان سوار ایستادند و بخواص امراکہ در رکاب سعادت حاضر بودند خطاب فرمودند کہ در
ا این ضلالت کیش عین مصلحت دولت گردید عنقریب بپاداش کردار خواہد رسید و
م خان زا کہ ہراول برنغار بود بجائے او سردار کردند و دیگر بار صفوف نصرت آراستند
ا ہندوی تیرہ روزگار شب رو بفرار نہاد و خسرو گردون مہر بقصد جہان کشائے ترکش
ت برمیان بست شہنشاہ فلک بارگاہ بدستور روز پیشین بعزم رزم و اہنگ جنگ
ل کوہ پیکر سوار شدند اگرچہ لشکری کہ دیروز برکاب سعادت بود بسبب این سانحہ
رق شد لیکن جنود غیبی و ہمت والا رفیق حال فرخندہ مال بود از ان طرف محمد شجاع نیز
وف دیروزہ را تغیر دادہ مجموعہ لشکر خود را یک صف کردہ در عقب توپخانہ باز داشت
ہری از روز گذشتہ نخست از طرفین جنگ توپ و بان و تفنگ درمیان امدہ نیران
ل اشتعال یافت و ہنگامہ برق اندازی و عدو گدازی گرم شد از نہیب صور ضرب ن
بش زنبورک خصم فکن اثار قیامت آشکار و رگ جان دشمن فگار گردید توپ سیاہ درون
ن ول باواز بلند اوازہ اجل در شش جہت معرکہ در داد و مہرہ تفنگ جان گسل از مہرہ
ت مخالفان گذر کردن اغاز نہاد از گرمی برق بندوق و بان اب تیغ دوستان آتش امیز
ر و بسکہ نوایر دشمن سوز برافروخت تو گفتی زمین شعلہ خیز و اسمان شرارہ ریز گشتہ نظم

شد از برق کین گرم بازار جنگ — خروشید باز اژدہائے تفنگ
زبس آتش کینہا در گرفت — عرق بر بدن رنگ اخگر گرفت

م ینجال توپی از توپ خانہ ہمایون بفیل مرکوب زین الدین پسر محمد شجاع رسید یکپائے
ل و یکپائے شخصی کہ در عقب نشستہ بود بپرانید زین الدین پسر محمد شجاع از ان فیل برامدہ
فیل دیگر سوار شد رفتہ رفتہ کار جنگ از توپ و تفنگ در گذشتہ بناوک خدنگ
رسید مبارزان پیکار جو بہادران شہامت خو از ہر دو سو دست کوشش و کشش از
ین جرات برادردہ بمقابلہ و ستیزہ پرداختند و باتش غیرت ہنگامہ کارزار گرم ساختند از
رت بارش تیر کمان نمودار ابر مطیر بود و عرصہ دار وگیر از مبارزان دلیر نیستان پر شیر مینمود و

نوک پیکان جگر فرسا سوزن آسا خار آرزوے باطل از دل اعدا بیرون کرد و ناوک مغفر
شگاف جانربا بتشبیک سازی و درخنه پردازی هواے پندار و غرور آن مدبر پرشور مخالفان برآورد بیت

زبرج کمان طایران خدنگ پریدند بر روے مردان جنگ

درین اثنا سید عالم بارهه که رکن اعظم لشکر محمد شجاع بود با فوجی عظیم و سه فیل مست جنگی از دست
راست غنیم بر برنغار موکب والا حمله کرد و کمال تفرقه و فتور بعساکر منصور راه یافت پاے ثبات
اکثر مردم بجا نمانده راه گریز درپیش گرفتند و سلک جمعیت قول همایون نیز از هم گسیخت
زیاده از دو هزار سوار در رکاب فیروزی نمانده مخالفان از مشاهده تزلزل افواج نصرت اثر خیره
تر شده بهمان هیئت اجتماعی با فیلان مذکور روی جسارت بقلب لشکر ظفر اثر آوردند درین هنگام از
میسره جنود قاهره مرتضی خان و از التمش حسن علیخان و از طرح دست چپ بعضی بهادران
رخش شجاعت برانگیخته بر سر راه دشمنان در آمدند درهمین وقت خدیو آفاق روی فیل مرکوب
مقدس بطرف اعدا بدسگال گردانیدند بهادران ظفر پیوند به نیروے جرات و استقلال
حضرت سایه ذو الجلال بر اعادی حمله بردند چون باد صرصر که بر خاشاک سبک روان شود
جسارت کیشان را از پیش برداشتند و به تیغ تیز و سنان خونریز بسیاری از برگشته بختان را
بخاک هلاک افگندند سید عالم بارهه را بمشاهده جوهر شهامت مجاهدان فیروزی لوا باد نخوت از سر بدر رفته
و بازوے همت سست شده بگام فرار براهے که آمده بود بازگشت لیکن آن سه فیل مست
عربده جو که پیش فوج او بود به دفع و منع بهادران و تیر و تفنگ رخ از عرصه برنتافتند بر همان وتیره
خیره پیش می آمدند و از آن سه کوه پیکر یکے پیش آمده بفیل مرکوب مبارک قریب شد چون ابر تیره بخورشید
تابان نزدیک رسیده آمد خدیو آفاق کوه بوقار بحمله آن سیه مست از جا نرفته سررشته ثبات و قرار از دست
نگذاشتند درینوقت قراولی که در حوضه بریکے از فیلان همراه نشسته بود باشاره والا سوار آن فیل مست
که باشاره کجک محرک بود بچالاکی بندوق انداخت آن مقهور لئیم مانند دیو رجیم که بشهاب ثاقب از آسمان
فرود آید بر زمین افتاد و فیلبانان بادشاهی رسیده فیلبان چالاک خود نشانده آن فیل را در قید اطاعت
آوردند و آن دو فیل دیگر از قول همایون گذشته بجانب دست راست جنود مسعود حمله بردند
درین اثنا بلند اختر پسر محمد شجاع و چندے دیگر روی جسارت بر برنغار موکب فیروزی آوردند
و هم از رفتن فیلان مذکور و هم از حرکت بلند اختر آثار برهم زدگی و انقلاب در موکب معلی رو داده درین
وقت خدیو عدو مال با کمال نثار شجاعت و پردلی سررشته دانائی از کف نداده و پاے ثبات

افشرده بشاهزاده محمد سلطان و ذوالفقار خان که هراول بودند پیغام کردند که شما به جمعیت خاطر و دل قوی در برابر غنیم بوده سررشته کوشش و پایداری از کف ندهید این جسارت کیشان محال اندیش را دفع کرده بکومک شما رسیده می شود و بعد ان به نیروے همت خسروی روے فیل مبارک بجانب دست راست گردانیدند و به مدافعه مخالفان توجه نمودند و درخلال این حال فیلی که اسلام خان بران سوار بود بصدمه بان رم کرده برافواج انطرف تاخت اکثر مردم ان سمت از جا رفته توفیق ثبات نیافتند درین اثنا خدیو عالم رسیدند جنود فیروزی قول قوی دل شده قدم استقلال فشردند و بیمن دلیری و دلاوری ان حضرت مجاهدان بهرام صولت مساعی جمیله بکار برده با اعدائے تیره بخت اویختند و بکوششهائے دلیرانه سلک جمعیت انها از هم گسیختند درین دار و گیر شیخ ولی فرملی که هراول بلند اختر بود با اکثر مردم کشته شد و دیگران زخمی شدند بلند اختر از مشاهده اینحال برگشته خود را بمحمد شجاع رسانید خدیو فیروزبخت چون خورشید جهانتاب که بیک تیغ کشیدن ساحت میدان سپهر را از هجوم نجوم پرداز د و مانند صباکه بیک وزیدن صحن چمن را از خس و خاشاک پاک سازد بیک توجه عرصه برنغار از غبار تسلط و استیلائے مخالفان پرداختند و بعد دفع ان مقهوران قرین عظمت و جلال متوجه پیش شده لوائے همت بدفع محمد شجاع برافراختند قدمی چند نرفته بودند که مکرم خان صفوی و عبد الرحمن ولد نذر محمد خان و سنجر پسر الله وردی خان از لشکر محمد شجاع جدا شده روے ارادت بلشکر ظفر اثر اورده باحراز ملازمت چهره مباهات برافروختند درین اثنا مبشر اقبال مژده نصرت رسانیده خبر فرار محمد شجاع سامعه افروز اولیائے دولت گشت از گلشن عنایت ازلی باد بهار مسرت و خوشدلی بر غنچه خاطر بندهائے عقیدتمند وزیده گل فتح و فیروزی از نهال امید شگفت همائے دولت بال سعادت کشوده شهباز حشمت اوج گرفت زمانه تهنیت و دستکامی داد سپهر بشارت کامرانی فرستاد دهان تیر از خنده لبریز نشاط گشت تیغ را زنگ غم از دل زدوده شده کمان ابروے باز بالا کشید سنان قدر عنائے برافراخت نقاره شادیانه و نشاط برپشت فیلان و اسپان منوازش در امدنائے بنوائے دلکشائے بهجت و کامرانی بلندگر دید هوا ز صدائے کوس کرنائے و خروش نفیر طنطنه عظمت و جلال بگوش گردون رسید بالجمله باوجود تفرقه لشکر و به هم

خوردگی افواج ظفر اثر و ظهور انواع نفاق منافقان[1] واقعه طلب و چندین فتور و چشم زخم عظیم محض بیمن تائید ربانی و حسن ثبات قدم و نیروے ہمت خاقانی چنین فتح نمایان که طراز فتوحات اسمانی و عنوان مآثر کامرانی تواند بود نصیب اولیاے دولت گردید شجاع دیده بخت بهزاران خسران و ناکامی و خذلان و بد سرانجامی با پسران خود و الله وردی خان راه فرار پیش گرفت دار و دو بنگاه و اکثر اسباب تجمل او بتاراج افواج ظفر پناه رفت و تمام توپخانه و بیشتر فیلان بزرگ و تانی و یک صد و چهارده توپ بقید ضبط در آمد خدیو جهان بعد چنین فتح شگرف که فی الحقیقت بے منت سپاه و لشکر و مشارکت کوشش خدمتگر و شان دست داد روے نیاز بدرگاه ایزد نصرت بخش نهاده سپاس مواهب نامتناهی الهی بجا آوردند و باجنود مسعود از لشکرگاه غنیم که نزدیک تالاب موضع کهجوه بود گذشته منزل آرائے اقبال شدند جمعی از عساکر نصرت مال بپاسلقی شاهزاده محمد سلطان بتعاقب شجاع تعین نموده حکم فرمودند که براسم تگامشی پرداخته هیچ جا او را مجال اقامت و درنگ ندهند و تا اقصائے بنگاله ساحت ولایات شرق از خار وجودش پاک سازند بعجالت تا یک عقد مروارید که بپوشش اقدس پذیرائے سعادت بود باد و پته که برکتف مبارک داشتند بشاهزاده مرحمت شد شاهزاده بهمان ساعت پیشتر رفته منزل گزید تا بست و ششم اماه دران منزل مقام شد و معظم خان که بعد رهائی از قید تا امروز بمنصب سربلند شده بود بمنصب والائے هفت هزاری و هفت هزار سوار و انعام ده لک روپیه نقد و عطائے خلعت خاص و فیل خاصه باساز نقره و جل زربفت و سپر و شمشیر مرصع مشمول مراحم گوناگون گردید و دیگر بندهائے درگاه باضافه مناصب و عطائے فیل و اسپ و خلعت خاص و خدمتگاران حضور مقدس بانعام سی هزار روپیه سرافرازی یافتند درین وقت راجه جے سنگه از وطن آمده پانصد مهر و یک هزار روپیه نذر گذرانیده غبار استان سلطنت صندل ناصیه دولت خود ساخت بست و هفتم از نواحی کهجوه کوچ کرده ساحل دریائے گنگ به نزول اقدس نور پذیر فرمودند تا سلخ این ماه دران مکان اتفاق اقامت افتاد معظم خان و ذوالفقار خان و اسلام خان و داؤد خان و فدائی خان و کنور رام سنگه و راجه اندرمن و رائے بهادر سنگه و راجه

---

[1] منافقان

امر سنگه چندراوت و احتشام خان و فتح جنگ خان و اخلاص خان خویشگی و خواص خان و یکه تاز خان و رشید خان لودی و فیروز خان بارهه و سید شیر خان بارهه و سید مظفر خان بارهه و زبردستخان و علی قلی خان و قزلباش خان و سکندر روهیله و کارخان و دلاور خان و نیک نام خان و نیاز خان و قادر انصاری دگروهے دیگر از مردم کاری و دلیران عرصه جانسپاری بتعاقب شجاع بهمراهی شاهزاده تعیین شدند حضرت خدیو عالم انان مکان غره جمادی الاول سنه ۱۰۶۹ عنان عزیمت بسمت اکبر اباد برتافتند و در نزدیکے کوره بعرض والا رسید که سید قاسم بارهه که از طرف داراشکوه قلعه دار اله اباد بود بموجب نوشته داراشکوه بشجاع ملاقی شده رفاقت اختیار نموده سید عبدالجلیل برادرخود را در قلعه مذکور گذاشته بود بعد هزیمت یافتن شجاع سید قاسم یلغار کرده داخل قلعه مذکور گردید چون شجاع در نزدیکے قلعه رسید هرچند تلاش کرد که قلعه متصرف خود در ارد و سید قاسم دین باب تن نداده بمقتضائے زمانه سازی فی الجمله مدارا کرده قول و قرار گرفته امده ملاقات نموده مرخص شده باز بقلعه رفت چون خبر امدن شاهزاده محمد سلطان و معظم خان شنید از صدمات صولت سپاه ظفر پناه حصار عافیت بر خود تنگ دیده غلطی بخاندوران که از کومکیان شاهزاده بود و پیش ازین تسخیر قلعه مذکور تعیین شده بود متضمن عجز و نیاز نوشت و مشار الیه خط مذکور و عرضداشت او از نظر شاهزاده گذرانید شاهزاده این معنی را بدرگاه والا معروض داشت ازانجاکه عذر نیوشی و پوزش پذیری خاصه ذات ملکی صفات است فرمان والا صادر گشت که خاندوران بصوبه داری اله اباد قیام دارد و سید قاسم را روانه درگاه والا گرداند و نیز فرمان جهان مطاع بنام داؤد خان بصدور پیوست که بعد رسیدن در پتنه بصوبه داری بهار متصرف باشد چون اخبار رسیدن داراشکوه از ملتان بسمت گجرات بقصد شورشے متواتر بعرض والا رسید بداعیه دفع داراشکوه و تادیب و تخریب مهاراجه جسونت سنگه که بتازگی مصدر شوخی و بے اعتدالی و حرام نمکی گردیده بعد قطع منازل در فتح پور نزول اجلال فرمودند ازین منزل محمد امین خان میر بخشی با فوجے از امرائے نامدار برائے تنبیه مهاراجه که اراده پیوستن بداراشکوه

داشت تعین شد و رائے رایسنگه برادرزاده مهاراجه را بخطاب راجگی و عنایت فیل با ماده و شمشیر مرصع و نقاره و انعام یک لک روپیه و از اصل و اضافه بمنصب چهار هزاری و چهار هزار سوار سرافراز فرموده همراه محمد امین خان تعین فرمودند و رایات عالیات نیز از انجا نهضت فرمودند*

در بیان بقیه حقیقت تعاقب افواج قاهره و آمدن دارا شکوه از تهتهه بجانب گجرات

درزمان بودن ملتان اولا صف شکن خان بعد ان شیخ میر و دلیر خان بتعاقب دارا شکوه تعین شده بودند این هر دو لشکر در قصبهٔ جهنی(۱) و اهن باهم پیوسته چند روز مقام کردند و انانجا خبر رسید که دارا شکوه از بهکر گذشته بست و پنجم محرم در سکهر نزول نموده ازین منزل تا سکهر شصت و سه کروه باین روے اب و قریب صد کروه ازانطرف دریا فاصله دارد شیخ میر و دلیر خان و قباد خان از اب گذشته بجانب سکهر روان شدند و صف شکن خان باکومکیان خویش ازین طرف دریا راهی گردید شیخ میر بعد قطع منازل پنجم صفر و از ده کروهے سکهر رسیده بسبب کثرت بیشه و تراکم اشجار خار دار و مراحل دشوار گذار و داب بسیار تلف شد و لشکریان تعب و آزار کشیدند درین منزل خیمه و بار و اذوقه نرسید ششم ماه مذکور در سکهر رسیدند و صف شکن خان سه روز پیشتر در بهکر رسیده بود ظاهر شد که دارا شکوه احمال و اثقال و پردگیان با برخی از خزانه و طلا و آلات بقلعه در اورده بسنت خواجه سرائے رامعه عبد الرزاق بحراست قلعه گماشته توپ خانه و بندوقچی و دیگر لوازم قلعه داری درانجا گذاشته سلخ محرم روانه پیشتر شده براه بیشه و جنگل درخت بریده راه ساخته میرود داود خان و شیخ نظام و دیگر نوکرانش قریب چهار هزار سوار از نواحی بهکر ازو جدا شده امد چنانچه داود خان براه جیلمیر بسمت حصار فیروزه که وطن اوست رفت و دیگر مردم بصف شکن خان ملحق شدند و خان مذکور انجا عنقه راستال نموده روانه

(۱) جهنی*

حضور پرنور گردانید چون شیخمیر بعد رسیدن در سکهر یک روز مقام کرده پیشتر روانه شد از تقریر زمینداران ظاهر گشت که از بست و پنج کروهے سکهر راهی بجانب قندهار جدا می شود داراشکوه میخواهست که روانه قندهار شود نوکرانش همراهی نکردند و زوجه او نیز راضی نگشت ناچار عنان عزیمت بجانب تهته انعطاف نمود از ینجهت شیخمیر بجلدی از انجا روانه شد و صف شکن خان بعد از بند و بست بهکر و مقرر کردن اغر خان عرف امام قلی بفوجداری انجا و فوج علی بیگ را بفوجداری سکهر پنجم صفر از بهکر روانه شده دوازدهم سیزده کروهے سیوستان رسید و نوشته محمد صالح ترخان فوجدار و قلعدار سیوستان بخان مشار الیه رسید که داراشکوه پنجکروهے قلعه رسیده شما خود را زود رسانیده کشتیهاے خزانه اموال و اشیاے او را که عقب می اید بر کنار دریا سد راه شوند لهذا خان موی الیه هزار سوار برق انداز و بان و شترنال و جمعی بیلدار و سقا فرستاد که نزدیک بقلعه جاے که عرض دریاے کمتر بوده باشد بر کنار مورچال باز ند و توپها نصب ساخته باندازان و توپ اندازان را بجا بنشانند و خود بسرعت کوچ کرده سه کروهے محاذی لشکرگاه داراشکوه نزول نموده مترصد کشتیهاے غنیم بود و محمد صالح نوشت که از انطرف کشتیها بفرستد و خود از قلعه برامده توپ و تفنگ انداز د درین اثنا خبر رسید که داراشکوه مقام کرده دران روز مصلحتے که کرده بود نیز موقوف ماند روز دویم که داراشکوه کوچ کرد و کشتیها نمودار شد مخالفان از خبر رسیدن صف شکن خان کشتی ها را از انطرف دریا روانه ساختند صف شکن خان توپ خانه باد شاهی را که بر کنار دریا نصب شده بود رسانید لیکن از جهت مسافت بعید کارگر نشد و کشتیهاے مانعت از طرف قلعه عبور نمود محمد صالح توفیق خدمت گذاری نیافت اگر محمد صالح سد راه می شد داراشکوه را عبور ازین جا مشکل می بود چون عنقریب شیخمیر نیز میرسید اغلب که داراشکوه گرفتار میگردید لیکن از انجا که برامد هر کار در وقتے معین و حصول هر مطلب بازبسته بزمانے مقرر است از محمد صالح کوتاهی بوقوع امده القصه چون داراشکوه بدعا قبت کشتی عافیت ازان گرداب خوف و موج خیز بساحل نجات رسانید از کریوه سیوستان که محل بیم و مکان هلاکت بود عبور نموده در تهته رسید ازین طرف دریا صف شکن خان

و ازان طرف دریا شیخ میر و دلیر خان نیز در تهته رسیدند و داراشکوه از خبر رسیدن
انها در تهته نتوانست اقامت ورزید بست و نهم صفر از دریا عبور نموده بسمت
گجرات روانه شد صف شکن خان بر دریا پل بسته هفتم ربیع الاول انطرف رفته
منزل نمود در خلال این حال فرمان عالیشان بنام شیخ میر و دلیر خان وارد گشت
که ترک تعاقب داراشکوه نموده روانه حضور شوند جمیع امرا باهم مشورت کردند که درین
یورش لشکریان تعب کشیده اند و مرکوب و باربردار اکثرے تلف شده و در خزانه
زیاده از یک ماه زر موجود نیست و راهی که داراشکوه رفته جول و بیابان بے اب و
ابادانی است درین صورت ازینجا معاودت نموده روانه حضور باید شد ازینجهت از
همان جا عنان عزیمت برتافتند و زبانی جاسوسان شنیدند که داراشکوه هشتم
ربیع الاول سی کروهی تهته بسمت گجرات بکنار جول رسیده چون درین سال بسبب
کمی باران تالابها بے آب بود و در دو سه منزل از کمی اب اکثر لشکر داراشکوه و دواب
تلف گردید حقیقت جول انست که نوعے شورستان واقع شده که تا چهل کروه بر کنار
دریا سئے شور اب شیرین اصلا نیست و بواسطه قرب دریا نوعے خلاب است که دواب
عبور نمیتوانند کرد القصه شیخ میر و صف شکن خان معاودت کرده شانزدهم[1] ربیع الثانی
به بهکر رسیدند و نظم و نسق آن دیار نموده جمعی از عساکر و دواب و الات توپ خانه همراه
اغر خان فوجدار بهکر گذاشته هشتم ماه مذکور ازانجا روانه درگاه حضرت والا شدند و
قباد خان بموجب فرمان والا بصوبه داری تهته قیام ورزید *

---

(۱) هفتم *

فہرست اغلاطے چند کہ در حین انطباع سرزده

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۱۲	سوزس	شورش
۱۶	۲۱	خواہش	خرامش
۴۵	۱۷	بہ و	برو
۴۶	۴	دا دان	فراوان
۵۷	۱۰	بخی کرد	نمی کرد
۵۹	۱	جانور	حانور
۶۱	۷	بخدوم	مخدوم
۷۰	۴	ہرگوبیند	ہرگوبند
۷۸	۱۷	گر دارد	کم دارد
۹۸	۷	سائب	ساحت
۹۸	۱۸	بر	بہ
۱۰۲	۱۳	نمی گردد	می گردد
۱۱۳	۱۸	نہجنگ	نہنگ
۱۷۰	۲۲	میتخزید	میخزید
۱۷۱	۱۵	واز	دار
۱۸۸	۲۵	ییبک	ایبک
۲۰۸	۳۰	کو دان	کور دان

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۲۵	۸	استحفاف	استعفاف
۲۲۶	۸	باشه	بهانه
۲۳۶	۲۴	سوهنت	سوهیت
۲۶۸	۲۱	بدوهزا	بدوهزار
۲۸۴	۲۵	ترله	نرله
۳۰۱	۱۵	فران	فرمان
۳۱۰	۷	کال	کابل
۳۱۵	۱۱	منوهن	منوون
۳۲۱	۱۹	پورن کل	پورن مل
۳۳۷	۱۷	هربانه	هریانه
۳۳۹	۱۴	یلجا	یکجا
۳۴۳	۵	نفیل	انفیل
۳۴۳	۲۰	جسب	بحسب
۳۵۴	۲۱	قلعه تعمیر	تعمیر قلعه
۳۶۵	۲۴	کراه یافته	راه یافته
۳۷۹	۱۳	درزمگاه	دررزمگاه
۳۹۰	۴	دانش و هیربل	دانش وسهیربل
۳۹[illegible]	۱۴	طن	باطن
۳۹[illegible]	۱۴، ۱۸	محمد حاشم	محمد هاشم
۴۱۳	۲۴	میرزاجان	میرزاخان
۴۶۲	۱	زو	زرو
۴۸۰	۲۴	شدن	زنان
۵۳۴	۱	برون	بیرون
۵۳۴	۱	ازدن	ازدل

فہرست اسمائے مردمان و بلاد و قلعجات و آبہا وغیرہ کہ در کتاب خلاصۃ التواریخ مذکور شدہ اند بترتیب حروف ہجا۔

الف

ب

پ

ت

ج

چ

د

ز

س

ش

غ

ف

ق

ک

ن

و

Apparently it does not seem difficult to publish an old manuscript, but those who have an experience of it know the difficulties to be met with in the acquisition of various manuscripts, perusal of bad handwriting and correction of clerical mistakes, when the transcribers of ancient times were not bound to give dots and *markaz*. The time and patience required for reading several manuscripts hardly needs any comment, specially when the editor undertook to do it during his leisure hours. I fully realize that the magnitude of work was beyond my individual labour, and its accomplishment would have been almost impossible, especially when five different manuscript copies have been used in the collation of this book, had there not been the valuable assistance of my relatives and friends who have a taste for history. I therefore feel it my duty to express my thanks individually to them. My best thanks are due to Pir Wilayet Shah, B.A., B.T., Assistant Master, Anglo Arabic High School, Delhi, and Maulvi Ashfaq Ali, Munshi to the Superintendent, Muhammadan and British Monuments, Northern Circle, for their valuable assistance, and I also acknowledge my indebtedness to my brothers Hafiz Muhammad Hasan, B.A., Maqbul Hasan, Fazal Hasan and Bashir Ahmad Hashmi, who assisted me in comparing the manuscripts, reading proofs and preparing index. I should not omit to mention the name of my revered father Maulvi Shariat Ullah, and my elder brother Maulvi Abrar Hasan, Secretary, Hewett Muslim High School, Moradabad, who by their vast learning and sagacity solved many difficulties for me. The fact is that it was the wish of the Providence to get this book published through my efforts, otherwise I do not feel myself in any way equal to the task.

Apology.

I began to work upon the book in the month of June 1917. Although the correction of the manuscript did not take much time, and it was expected that it would be out of the press by the end of that year, yet some unforeseen and extraordinary difficulties had to be encountered in printing, disappointing me many times in its very publication. Owing to these reasons I express with regret that it could not be printed so nicely as desired, and mistakes which are inseparable from lithograph crept in, notwithstanding that no pain was spared in proof reading. It is, however, expected that the readers would take into consideration my difficulties, and overlook the defects in the publication.

DELHI,
11th August, 1918.

ZAFAR HASAN, B.A.

Part I.—The geography of India during the reign of the emperor Aurangzeb.

Part II.—The history of the rajas of India from the time of Raja Judhishtar Pandu to the reign of Rai Pithura, better known as Raja Pirthiraj.

Part III.—The history of the Muhammadan emperors from the time of Nasir-ud-din Subuktagin until the reign of the emperor Aurangzeb.

The first part is the most valuable portion of the work. It begins with a description of Hindustan, its products and inhabitants, and proceeds with an account of its geography as known during the reign of Aurangzeb. The 18 *Subas*, into which the *Mughal* empire was then divided, have been treated separately at some length, with the description of their chief towns, manufactures, interesting localities and buildings and the courses of rivers. It also enumerates the *Sarkars* and *Muhals* of these *Subas* and gives their revenue returns supplementing the Ain-i-Akbari with new and original information. The account of the Panjab, particularly that of Lahore and the Sarkar of Batala, to which the author belonged, deserves especial mention, containing very minute detail based on his personal knowledge.

The second part, which comprises the narrative of the *rajas* of India, especially the rulers of Delhi, giving a list of their names and a short account and the period of their reigns, has its own importance. This is perhaps the first published Persian work, which deals with the early history of India, although the events of this period are generally of legendry nature.

The third part also is not without some interest. A greater portion of it has been borrowed from other historical works, a list of which has been given in the preface, but the copious account of the contest between Aurangzeb and his brothers supplies some additional information, and may be considered as reliable on the ground that it was written on the personal information of the author. Khulasat-ut-Tawarikh is probably the first ancient published history, wherein the narrative of the Muhammadan emperors has been written by a *Hindu*. As there are reasons to believe that it was not composed under the court influence, it may be considered as the best source of informtion to the students of history, indicating the opinion of a *Hindu* historian some 250 years hence about the Muhammadan emperors and particularly his contemporary emperor Aurangzeb.

to the college authorities particularly Maulvi Abdul Rahman, the Arabic professor, for permitting me to use it for the collation of the book.

The Author.

Nothing is forthcoming about the author from the text, which does not contain even his name. The book begins with a long preface wherein the author has stated the reason for its compilation, its name and date, and has also given a long list of Persian and Sanskrit historical works, which supplied material for it, but he has been contented with mentioning only so much about himself, that since his age of discretion he had been in the service of the nobles and officers, who were entrusted with the management of the state, in the capacity of a *Munshi* or scribe of letters (*vide* page 6). The transcribers have, however, given his name as Sujan Rai Bhandari of Batala in the endorsements at the end of manuscripts. Nos. II., III., and IV. Professor Dowson (Elliot's History of India, Volume VIII., page 5) has read this name as Subhan Rai and Batala as Patyala. As the date of composition is recorded not only in Hijra and *Jalus* years of Aurangzeb but also in various other *Hindu* eras, it may be presumed that the book was written by a *Hindu*. It is, however, an admitted fact that the author of this work was Sujan Rai of Batala. Now the point at issue is as to why he preferred to conceal his name, although he ought to have given it in the preface according to the usual practice. Apparently it seems that Sujan Rai was only an ordinary and unknown person, who could not expect that his name would add to the popularity of his production, nor does he appear to have desired any fame or honour by it. His object, on the other hand, was evidently to express the truth which is the ideal of a historian. Under these circumstances we can conclude that his statement is mostly unbiased and based on facts, particularly in the case of the accounts of the reign of Aurangzeb, of which he might be conceived an eye witness.

The scope of the book.

The Khulasat-ut-Tawarikh was written in the 40th year of the reign of Aurangzeb, corresponding to 1107 A. H. (1695-6 A. D.), and the author spent some two years in its compilation. It is chiefly a history of Delhi, wherein the narrative of all its *rajas* and *sultans* has been related from the very beginning of its foundation in the time of Judhishtar until the period when this book was written. Other monarchies have also been briefly dealt with at the time of their final absorbtion in the *Mughal* empire.

It is written in elegent Persian, replenished with metaphors and quotations of appropriate verses. As regards the subject matter the book may be divided into three parts.

The transcriber seems to have been a *Hindu*, as he did not know the exact Hijra year. The year of the reign of the emperor Akbar Shah II. appears to have been omitted by oversight.

At the lower margin the number of leaves contained in the manuscript is written as follows.

"Total 63 juze (1 juz = 8 leaves) and one leaf."

This manuscript also belongs to me and was purchased at Lucknow.

III. The third manuscript is of 495 leaves, size 8½″ by 5½″ with 14 lines to a page. It is written in *Nastaliq* characters, but the date of transcription is obliterated. The endorsement from the transcriber at the end runs as follows.

"It (the book) is completed and my engagement is over. The book Khulasat-ut-Tawarikh was finished at noon on Friday, the 19th Jamada I., the year . . . ."

This manuscript also belongs to me and was procured at Moradabad through my elder brother Maulvi Abrar Hasan

IV. The fourth manuscript is written in *Nastaliq* characters. It is worm eaten but is complete. It is of 282 leaves, size 11½″ by 7¾″ with 20 lines to a page. The endorsement at the end, which does not bear the date of transcription, runs as follows.

"The book Khulasat-ut-Tawarikh of *Munshi* of *Munshis* Sujan Rai Bhandari, the resident of Batala, who was accomplished in Hindi, Persian and Sanskrit, is finished."

This manuscript belongs to Sayyid Ahsan Shah, the *Rais* of Sardhana, District Meerut, and *Tahsildar* of Gonda, who evinced his great interest in the publication of this book by kindly lending me his manuscript, for which I am much indebted to him.

V. The fifth manuscript is incomplete and goes down only as far as the deposition of the emperor Shah Jahan (see page 490). The first three pages are also missing. The number of the existing leaves is 308 of the size 10½″ by 6″. The number of lines in a page is not fixed. In nearly first half of the book it contains 18 or 19 lines per page, but later on the number of the lines increases until it reaches to 24 or 25 to a page at the end. The manuscript is written in *Shakasta*. It belongs to the library of the St. Stephen's College, Delhi, and I am much obliged

noted above I may say that it is most reliable of all the MSS. hitherto noticed by historians.

The style of its transcription is not without some interest; each of its pages has been divided into two parts which are written diagonally while at the centre and its upper and lower ends are two lines running cross-wise in the usual fashion. The number of the lines in each page range from 35 to 38. It contains 273 leaves of the size 11½" by 8½". The first ten leaves of the original MS. seem to have been lost but subsequently copied and added. The ninth leaf is, however, to be found at the end among a few others, which do not form part of the real work, and thus there are only nine original leaves which are missing. The date of the MS. written at the end runs as follows.

"Finished on Sunday, the 9th Rabia II. of the first year of the reign of Muiz-ud-din Alamgir II., the king and champion of faith, corresponding to one thousand one hundred and sixty eight Hijra when one *ghari* had passed from the night. It (the book) is completed and my engagement with it is over. *Verse.*

O reader, do not be so angry with me if any mistake has been committed in the book."

This MS. belongs to me and was purchased at Delhi.

II. The second manuscript, written in *Nastaliq* characters, is in a well preserved condition. It contains 505 leaves, size 9" by 6" with 15 lines to a page. At the end is the following endorsement containing the date of the manuscript.

"This book, named Khulasat-ut-Tawarikh, written by *Munshi* of *Munshis*, Sujan Rai Bhandari, the resident of Batala, in the Province of the Panjab, was finished on Saturday, the 26th of the month of *Shaban* the year *circa* one thousand two hundred Hijra and the . . year of the august reign of the emperor Abkar, son of His Majesty Shah Alam, the king champion of faith, and during the time of Maharaja Dhiraj Raj Rajindar Siri Savai Jagat Singh Bahadur in the town of Sawai Jaipur. *Verse.*

From him, who reads it, I am expectant of prayer, as I am a sinful creature.

Samwat Raja Vikramjit one thousand eight hundred and sixty four."

"May God reward them that they have helped those who had no friends or helpers."

Collation of the book.

It is most essential for editing an old book that it should be collated with various and different MSS., which are not supposed to have been transcribed from one and the same copy, and which should at the same time be old and correct. I had this principle in view, and by the grace of God was successful beyond expectation in my attempts, for I could procure five manuscript copies of this old and rare historical work. Different readings of these MSS. have, however, been copied in the foot-notes, while the text has been marked with the letter " ں ". Other historical works have also been referred to, and a list of them has been attached at the end of this introduction.

Manuscripts

A brief description of the five manuscript copies, used in collation of this book, seems necessary for the information of the readers.

I. One of these MSS. has special distinction. The Khulasat-ut-Tawarikh, as it will be known hereafter, was written in the 40th year of the reign of Aurangzeb, and it goes down to the accession of this emperor and the account of his pursuit of Shah Shuja and Dara Shikoh. But it is strange that all the MSS., so far known to the historians, except the one under notice, contain at the end a brief account and the date of the death of Aurangzeb written abruptly in a few lines. Professor Dowson (Elliot's History of India, Vol. VIII., p. 5) in his review on the Khulasat-ut-Tawarikh has mentioned this fact, and he is of opinion that it is an insertion from a transcriber who added it in a very early copy, and later on it was repeated in the copies made therefrom. Three of my manuscripts also contain this insertion which I translate from No. II.

"At last after the management of affairs on the auspicious day of Friday, the 28th Zulqada of the year 1118 A. H., three hours after dawn, his majestv the king having paradise for his resting place filled the cup of his life (died) at the age of 91 years 17 days and 2 hours, the period of his reign being 50 years 2 months and 28 days. This event happened at the city of Ahmadnagar, in the Deccan."

It was this manuscript which was first obtained. It is written in *Shakasta* or running hand, and has been partly worm eaten, but it is complete and comparatively old and correct. Taking in view the fact

INTRODUCTION.

Innumerable thanks to the glorious God, who, with the word "Kun" (let it be) brought all the earthly and celestial creatures into existence, and infinite praises to him (the Prophet), who is endowed with excellent qualities, and in whose favour God said, "Had it not been for thy sake, I would not have created the earth and heaven."

The Khulasat-ut-Tawarikh was first brought to my notice by its references in Asar-us-sanadid, the well known book of Sir Sayyid Ahmad Khan on the Archaeology of Delhi. It was after a long search that I could procure a manuscript copy of it, and on perusal I found it so important and interesting that I conceived its publication highly desirable. I was, however, conscious of the difficulties to be met with in such an undertaking, and knew that its accomplishment was beyond my resources, but "When God intends a thing to be done He provides means for the same." I represented the matter to the Hon'ble Mr. W. M. Hailey, C.S.I., C.I.E., I.C.S., the Chief Commissioner, Delhi, who is well known for his keen interest in the history and literature of India, and submitted the manuscript for his examination. He listened to my requests with great concern, and encouraged me in the publication of the book with the promises of his valuable help. He was pleased to write a letter to Jaipur State asking the *Darbar* to permit me to use the manuscript copies of the book available in the State library. The reply received from the State was very favourable, but in the meantime I had the good fortune of securing a few other MSS., and so I did not deem it necessary to utilise the *Darbar's* liberality, in which case there was a likelihood of an interruption in the performance of my duties. I also communicated this proposal to Sir John Hubert Marshall, Kt., C.I.E., etc., Director General of Archaeology, who was then in Kashmir, and requested him to favour me with his help and advice. The reply from the latter officer was very encouraging, and last year when he visited Delhi on his winter tour he was pleased to examine all my MSS., and favoured me with valuable criticism and esteemable suggestions. I must admit, that without the sympathy and encouragement from both these gentlemen, I would not have entertained the idea of such an undertaking rather than accomplishing it. I take this opportunity to offer my most sincere thanks to them for the kindness they have ever shown to me, although I am conscious of my inability in giving a full expression to my sense of gratitude. *Verse.*